بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
بہارستان تاریخ
معروف بہ
گلزار شاہی
مطبع نامی منشی نولکشور

فہرست مطالب مندرجہ کتاب بہارستان تاریخ المعروف گلزار شاہی

مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان
تاریخ ہندوستان
معروف بہ
گلزار شاہی
مطبع نامی منشی نولکشور میں مقبول جہاں ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت خالق کی کیا عالی ہے ذات ‏ ‏ ‏ جس سے ہے بودِ وجودِ کائنات

ایک وہ حاکم ہے سب پر حکمران ‏ ‏ ‏ ہے وہی فرماندہِ دورِ زمان

سرزمین پر جتنے شاہنشاہ ہین ‏ ‏ ‏ جتنے دولتمند و عالیجاہ ہین

ہو چکے اور ہونگے اور ہین جسقدر ‏ ‏ ‏ ملکِ عالم مین شہانِ بحر و بر

حکم مین رہتے ہین اوسکے سرنگون ‏ ‏ ‏ ہے وہ بیچون خالقِ چون و چگون

اہلِ فرمان اوسکے ہین فرمان پذیر ‏ ‏ ‏ بادشہ سارے ہین اوس در کی فقیر

سرورانِ دہر اسے سرور مدام
تابعِ فرمان ہین اوسکی صبح و شام

شہسوارِ دین رسول اللہ ہے ‏ ‏ ‏ کشورِ دنیا مین شاہنشاہ ہے

ابتدا و انتہائے کائنات ‏ ‏ ‏ فی الحقیقت ہی رسول اللہ کی ذات

تا قیامِ گردشِ دورِ سما ‏ ‏ ‏ حکم جاری ہے رسول اللہ کا

مانتے ہین جسکو ختم المرسلین جسقدر ہین شاہ با تاج و نگین
سرورِ عالم کے در پر ہر زمان گردنین سب کہتے ہین خم گردنکشان
دوستداران جنابِ مصطفےٰ جان نثاران شہ خیرالورا
اونکا صدیق یار غار سے تھے وقت رنج و درد و غم غمخوار تھے
صاحب صدق و صفا و راست گو سرخرو ہر وقت حق کے روبرو
دوسرے حضرت عمرؓ وہ شیر نر توڑ دی کفار کی جسنے کمر
حاکمانِ روم و روس و مصر و شام کانپتے تھے اوس کے سایہ سی مدام
دینِ حق کو زیب و زینت اوس سے تھی کافرون کے دل مین دہشت اوس سے تھی
سروران دہر و شاہانِ دیار تاجدارانِ جہان لیل و نہار
سرنگون تھے زیر شمشیر عمرؓ سب کو تھی منظور توقیر عمرؓ
تیسرے عثمان حبیب مصطفےٰ جسکو ذی النورین حضرت نے کہا
مہربان حاکم شہ عالی وقار جان و دل سے دین حق پر جان نثار
جامع صدق و صفا حلم و حیا کان لطف و معدن جود و سخا
چوتھے وہ شیر خدا حق کے ولی ابن عم مصطفےٰ مولے علیؓ
جسم پیغمبر تھا جسم مرتضےٰ کچھ نہ دونون مین دوئی کو دخل تھا
اونکو امت کی امامت مل گئی زوجہ خاتونِ قیامت مل گئی
تھے بوقت جنگ وہ شیر دلیر پنجہ گیر دشمنان مانند شیر
جان فشان ہر دم رسول اللہ پر تھے علی المرتضےٰ شام و سحر
نور چشم مصطفےٰ حضرت حسن محسنِ دوران محبت ذوالمنن
سید عالم شہید کربلا سرور عالی حسین المجتبےٰ
در گہِ مولےٰ سے ہو لیل و نہار اون پہ نازل رحمت پروردگار

بعد حمد کردگار و نعت سید ابرار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم احقر المحقر غلام سرور
خلف مفتی الشرع الامجد مولانا مفتی غلام محمد ولد مفتی رحیم اللہ قریشی لاہوری شائقین
علم تواریخ کی خدمت مین ملتمس ہے کہ اگرچہ پہلے ہی سلاطین روے زمین کے ذکر سے مملو
کتابین سیکڑون تاریخین مورخان سلف نے بزبان عربی و فارسی وغیرہ لکھہ چکے ہین مگر بسبب
طوالت اون کے بیان اور وسعت کتاب کے شائق کی طبیعت دیکھتے ہی گھبراتی ہے اور اسقدر
طول وطویل کتاب کے دیکھنے کو ایک مشکل کام وہ تصور کرکے اوسکے مطالعہ سے دست بردار
ہوجاتا ہے اسواسطے بندۂ نحیف وموضعیف **غلام سرور** نے اون تاریخون کا خلاصہ
کرکے یہہ چہوٹا سا مجموعہ لکہا اور وہ مشکل کہ شائقین تواریخ کو بڑی کتابون کے مطالعہ مین
پڑتی تہی رفع کردی اور نام کتاب کا بہارستان تاریخ المعروف **گلزار شاہی** رکہا
اور کتاب کے حصص علیحدہ علیحدہ مقرر کرکے ہر ایک حصہ کی الگ الگ چمن مجہہ اسکے
ہر ایک چمن مین ایک ایک خاندان و والیان ملک کا حال جدا جدا لکہا جس کی فہرست
مین مفصل تفصیل ہے بہارستان تاریخ کے مادہ سے سنہ بکرمی حاصل ہوتا ہے جس سال مین
اس کی تالیف ختم ہوکر پہلی دفعہ چہاپی گئی تہی اس دوسرے چہاپے کے وقت کسقدر حالات
سلاطین نامدار کے ایزاد بہی ہوئے خداوند تعالے میری اس عرقریزی کو قبول فرما کر
انسان بہائیون کو اس سے فائدہ پہونچاوے ۔

قطعہ تاریخ

ہوگئی ترمیم جب دوسری بار	یہہ نسخہ معتبر گلزار شاہی
رقم کر مصرع تاریخ سرور	کتاب نامور گلزار شاہی

پہلا حصہ

ہندوستان کے سند و راجون کے ذکر مین اس مین دو چمن قرار پائے ہین پہلا چمن
مہاراجگان متقدمین کے ذکر مین دوسرا چمن اولاد جون مہاراجون کے حال مین

جو فی زماننا گورنمنٹ ہند کے ماتحت اپنے اپنے علاقون اور ریاستون پر قابض و متصرف ہین بالفعل بیان کیا جاتا ہے واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین ٭

پہلا چمن مہاراجگان متقدمین کے ذکر مین

ہنود کی قدیم زمانہ کی کتابون مین ابتداے ایجاد و آغاز عالم کائنات کے بیان مین اسطرح تحریر ہے کہ سب سے اول جب عالم ایجاد کا آغاز ہونے لگا تو خالق اکبر نے برہما جی مہاراج کو پیدا کیا اور اوسی کی ذات بابرکات سے تمام پیدایش کا ظہور ہوا تمام بنی آدم اوسکے صلبی اولاد سے تمام سرزمین پر پہیل گئی مختصر حال اس مقال کا یہہ ہے کہ برہما کے دو بیٹے تھے ایک کا نام وچہ اور دوسرے کا نام دتت تہا وچہ سے سورج پیدا ہوا اور اوسی سے خاندان سورج بنسی کا نکلا اور بڑے بڑے راجے اوس خاندان کے سرزمین پر قابض و دخیل ہو گئے اور اترے سوم یعنے چاند نے ظہور پکڑا اور اوسکی اولاد سے چندربنسی خاندان روشن ہوا سب سے اول ہندوستان کی سلطنت صوبہ اودہ مین قایم ہوئی اور دارالسلطنت اوسکا شہر اجودہا تہا اور سورج بنسی راجہ اوس پر حکمران و فرمان فرما تھے دوسری ریاست و سلطنت بمقام پریاگ یعنے الہ آباد قائم ہوئی جسپر چندربنسی حکومت کرتے تھے ان دونو عالیشان خاندانون مین بے شمار راجے اور صاحب فرمان روا ہزارہا سال کے عرصہ مین گذر چکے ہین اور بسبب گذرنے عرصہ دراز کے ٹہیک ٹہیک حال اونکا کتب اہل ہنود سے بہی ملنا مشکل ہے تاہم سلسلہ مختصر احوال جسقدر مل سکا لکہا جاتا ہے ٭

خاندان مہاراجگان سورج بنسی

اس خاندان مین سب سے اول راجہ اکشواکو ہوا تہا جسنے رہنا اور سلطنت کی بنیاد ہندوستان مین قائم کی اور شہر اجودہیا پوری آباد کرکے اوسکو اپنا تخت گاہ بنایا اور دور دور تک ملک فتح کیا والیان ملک سے خراج لیا راجہ اکشواکو سے لیکر مہاراجہ رامچندر اوتار تک ساٹھ راجے پشت بہ پشت اس خاندان مین تخت نشین ہوتے چلے آئے تھے جسکا دارالحکومت

وہ کا ملک تہا لیکن اِن تمام راجون مین مہاراجہ رامچندر اوتار بڑے عظیم الشان اور مشہور
نامور و بہادر تہے جنکی بزرگی و عظمت و قدرت اور بہادری کا حال بڑے بڑے پرانون
اور تاریخ کی کتابون مین لکہا ہے خصوصاً رامائن بالمیک مین مع فصل و مشرح زیب اندراج
پایا ہے یہہ مہاراج راجہ دسرتہہ کے گہر پیدا ہوئے جسکا راج ترتیا جگ مین عالمگیر تہا اور بسبب
اِسکے کہ مظہر انوار ربانی و مورد تجلیات سبحانی تہے ہندو اونکو اوتار مانتے ہین اور سمجہتے ہین
کہ خالق جن و بشر نے ان کے وجود ہی جو دمین سے ظاہر ہوکر اپنی قدرت کے نمونے اپنی مخلوق کو
دکہلائے ہین مہاراجہ رامچندر کی سوتیلی والدہ رانی کیکئی راجہ دسرتہہ کی بڑی محبوبہ مقبولہ
تہی اوس نے اپنے خاوند سے دو بات کے پورا کرنیکا بریتے اقرار لیا ہوا تہا جب رامچندر جی کو راج
ملک یعنے ولی عہدی کا ٹیکہ ملنے لگا تب اوس نے راجہ دسرتہہ سے اون دو سوال کے پورا کرنیکا سوال
کیا ایک یہہ کہ یہ راج ملک بہرت جی اوسکے بطنی بیٹے کو ملے دوسرے رامچندر بڑا بیٹا چودہ برس
بن باس کرے یعنے جلا وطن ہوکر جنگل مین رہے اس بات کو سنکر راجہ دسرتہہ بڑا حیران ہوا نہ بچن
سے پہرنا مناسب جانا اور نہ ایسے لایق بڑے بیٹے کو حق سے محروم رکہہ کر جنگل مین نکالدینا گوارا
ہوا جب کچہ بن نہ آئی طبیعت پر بیہوشی چہائی اِس حال کو دیکہکر رامچندر جی نے اپنی ماتا کے منشا
کی تعمیل کی اور اپنے پتا کے اقرار کی تکمیل اپنی سعادت سمجہا اور چودہ برس کا بن باس اپنی اوپر اختیار
کیا روانگی کے وقت سیتا جی اپنی رانی جو راجہ جنک کی بیٹی تہی اور لچہمن جی اپنے حقیقی بہائی کو
ساتہہ لیا اور تینون شخص آبادی چہوڑکر جنگل کو نکل گئے اِس بن باس مین راون لنکا کا
راجہ فقیری بہیس بدلکر جنگل مین آیا اور اسحالت مین کہ رامچندر اور لچہمن جی شکار کو گئی ہوئے
تہے اور سیتا جی تنہا ایک خط کے مرکز کے اندر بیٹہی تہین براہ فریب سیتا جی کو ہر کرلے گیا وجہ
اِسکی یہہ تہی کہ سورپ نکہا راون کی بہن رامچندر جی پر عاشق تہی اور چاہتی تہی کہ اپنی شادی
رامچندر جی کے ساتہہ کرے رامچندر جی کو دوسری شادی ہرگز منظور نہ تہی وہ انکار کرتے رہے
آخر جب وہ بیحد ہوئی تو لچہمن جی نے اوسکی ناک کاٹ ڈالی اِس بات کی خار و عداوت راون

کے دل مین تہی اور چاہتا تہا کہ کسی طرح سیتا رامچندر جی کی بیانی کو فریب دیکر لے آوے اون
تنہائی کا غم پہونچاوُن رامچندر جب شکار سے واپس آئے سیتا جی کو نہ پایا تو اون کے ڈہونڈنے
کو قدم اوٹہایا دور دور تک تلاش کی مگر کہین سے سُراغ نہ ملا جب رام و دو وحش و طیور بہی
تلاش مین مصروف ہوئے تو ثابت ہوا کہ سیتا جی کو راون فریب دیکر جزیرہ لنکا کو لیگیا ہے
اوسوقت رامچندر دشمن کے فکر مین ہوئے اتفاقاً اُسی عرصہ مین ہنومان منتری یعنی مشیر
سگریو راجہ کشکندہ نگر ملک دکن کا جسکو اوسکے بہائی بالی نے اوس سے بیدخل کردیا ہوا تہا ملا
اور رامچندر اوسکے حامی ہوکر دکن کو گئے جنگ مین بالی مارا گیا اوسکے بعد دوبارا اپنے ملک پر
قابض ہوکر رامچندر جی کا مطیع ہوا تب رامچندر جی نے راون پر چڑہائی کی سگریو اور ہنومان
بہی اپنی اپنی فوج لیکر ہمراہ ہوئے دکن سے گذر کر اُس آبنائے پر جو درمیان ہندوستان اور
لنکا کے واقع ہے رامچندر جی نے ایک پل باندہا اور اوس سے عبور کرکے داخل علاقہ راون کے
ہوئے راون مقابلہ پیش آیا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی آخر راون مارا گیا اور رامچندر
جی فتحیاب ہوئے لنکا کا ملک رامچندر جی نے راون کے چہوٹے بہائی بہبہیشن کو بخشدیا اور سیتا
جی کو قید سے چہوڑا کر ہمراہ لے آئے ہنومان اور سگریو نے اس مہم مین بڑی بڑی خدمتین کین

خاندان چندر بنسی

سری بہاگوت وغیرہ کتب معتبرہ ہنود سے ایسا پایا جاتا ہے کہ جب برہما جی مہاراج خداوند
اکبر کے حکم سے دنیا کی پیدایش پیدا کرنے مین مصروف ہوئے تو اونہون نے ایک مرد شمبہو نام
اپنے دہنے بازو سے پیدا کیا اور ایک عورت ست روپا نام بائین جیب سے ظاہر کی اور
ان دونو کو آپس مین وصلت دیا اور شمبہو من کل سرزمین کا بادشاہ اور راجہ بنایا اوسکے
اولاد بہی مدت مدید تک فرمان فرما ہندوستان وغیرہ کی رہی جب راجہ بین کی سلطنت کا
عہد آیا تو اوس نے ظلم و تعدی پر کمر باندہ لی رعایا کو بہت ستایا اسواسطے رکہیشرون خدا پرستون نے
اوسکے حق مین بددعا کی اور وہ بے اولاد مرگیا اوسکے مرنیکے بعد جب کوئی وارث تخت

وراج نہ رہا اور ضرورت ہوئی کہ کسی رِکھی کو مالک حاکم بنایا جائے تو اونہین کھیون نے راجہ بین کے
جسم کو متھ کر اوسکے قلب کے مقام سے جو بسبب کثرت ظلم و تکبر اور گناہون کے سیاہ ہو رہا تھا
ایک شخص بد شکل سیاہ رنگ نکالا جسکی اولاد سے جھیور وخاکروب وغیرہ قومین جو سیاہ رنگ کی
ہین پیدا ہوئین جب جسم راجہ کا ظلم و تکبر و گناہ کی کدورتون سے پاک ہوگیا تو اوسکے بازو سے
بہت سی راجہ پرتھ اور بازو سے رانی راج رکھیون نے پیدا کی اور سلطنت کا انتظام اونکے
حوالے کیا اوس کی اولاد سے بودہ ایک مشہور راجہ ہوا بدھ کے بعد اوسکے پڑ و تا بیات بادشاہ
بنا اوسکی وفات کے بعد بدو آلو تر مشہور ہی پور پانچ بیٹے رہے مگر راج یدو کے خاندان مین
رہا جب نوبت راجہ چتیر بیرج کی سلطنت کی پہونچی وہ بے اولاد مر گیا اسلیے راجہ کی والدہ
ستیونتی نے بیاس رکھی کو یاد کر کے کہا کہ بھائی تیرا چتیر بیرج بے اولاد مر گیا ہے دو زوجہ اور ایک
کنیزک اوسکی موجود ہین مین چاہتی ہون کہ تو اون سے اولاد حاصل کرے اوس نے جواب دیا
کہ وہ تینون عورتین برہنہ ہو کر میرے سامنے سے گذرین اور مین انکو دیکھون تو یقین ہے کہ وہ
حاملہ ہو جاینگی اوس نے ایسا ہی کیا پہلے عورت جب بیاس جی کے روبرو آئی تو اوس نے
شکل مہیب دیکھکر آنکھین بند کر لین اسلیے اوس کے گھر نابینا بیٹا پیدا ہوا اور نام اوسکا دہرتراشٹر
رکھا گیا دوسری عورت نے ایسا خوف کھایا کہ رنگ اوسکا زرد ہو گیا اوس کے پیٹ سے زرد رنگ
بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام پانڈو مقرر ہوا تیسری عورت کنیز سے جو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا
نام بدر قرار پایا اور سلطنت و حکومت منجھلے بھائی پانڈو کے نام قرار پائی جو بڑا زبردست
بہادر پرزور اور سخی تھا ایک روز پانڈو جنگل مین شکار کھیل رہا تھا دور سے اوس نے دیکھا
کہ ایک ہرنی اور ہرن آپس مین جفت ہو رہے ہین راجہ نے نزدیک جا کر اونکو ایک تیر مارا
جس سے وہ دونو شکار ہو گئے چونکہ در اصل وہ ہرن ایک رکھی یعنی عابد شخص تھا اور دونو
بی بی میان بزور کرامت ہرنی ہرن کے جسم مین آکر آپس مین صحبت کر رہے تھے مرتے وقت
دونون نے راجہ کے حق مین بددعا کی اور کہا کہ جیسا کہ تو نے عین لذت وعیش کے وقت ہمین

ہم کو بیجان کیا ہے تو بھی ایسے ہی وقت مین دنیا سے رحلت کرے یعنے جب اپنی عورت سے
جمع ہو مر جائے یہہ بد دعا جب اون خدا پرستون کی راجہ نے سنی بہت غمگین ہوا اور عہد کر لیا
کہ آیندہ کبھی عورت کے نزدیک نہ جائیگا بلکہ سلطنت کا کام اپنے بھائی دہرتراشٹر نابینا کو دیکر
خود جنگل مین سکونت کی اور بعبادت حق مشغول ہوا ایک روز بڑی رانی کنتی اور رانی مادری
عبادتگاہ مین بیٹھی تھے راجہ نے رانی سے کہا کہ بے اولاد شخص بہشت مین نہین جاتا اور ہمارے
دین مین درست ہے کہ اگر کوئی شخص بے اولاد ہو یا اولاد کے پیدا کرنے پر قادر نہو تو کسی برہمن
سے فرزند حاصل کرلے جسطرح کہ میرا باپ بے اولاد مر گیا اور تولد تناسل میرا اور میرے بھائیونکا
بیاس دیو کے ذریعہ سی عمل مین آیا تھا اسیطرح تو بھی اگر کسی برہمن سی اولاد حاصل کرلے اور مین
صاحب اولاد ہو جاؤن تو مستحق جانے بہشت کا ہو جاؤن یہہ بات سنکر رانی کنتی نے جواب
دیا کہ مجکو یہہ تو اپنی زندگی تک منظور نہین ہی کہ تیرے بغیر کسی بیگانے اور نامحرم مرد سے
ہم بستر ہون مگر تو خاطر جمع رکھ کہ مینے ایک بڑے رکھی یعنے خدا پرست آدمی سے ایک منتر
سیکھا ہوا ہی اوسکو پڑھون تو میرا اختیار ہے کہ جسکو چاہون عالم ملکوت سی طلب کرکے اولاد
حاصل کرلون اگر تیری مرضی ہو تو دہرم دیوتہ کو سرگ سے طلب کردن یہہ تقریر سنکر
راجہ بہت خوش ہوا اور رانی کو اجازت دی کہ وہ اسیوقت منتر پڑھے اور دہرم دیوتہ کو
طلب کرکے ہم بستر ہو یہہ بات کہکر راجہ نے حجرہ خالی کر دیا اور دروازہ بند کرکے خود دروازہ
پر بمحافظ دیاسبان ہو بیٹھا رانی نے حجرہ کے اندر وہ منتر پڑھا اور دہرم دیوتہ کو یاد کیا فی الفور
دہرم دیوتہ حاضر ہوا اور رانی اوسکے ساتھ ہم بستر ہو کر حاملہ ہوئی جب یہہ کام ہوچکا رانی
نے حجرہ سی نکلکر راجہ کو مبارک دی نو مہینہ کے بعد لڑکا ماہ طلعت پیدا ہوا اوسکا نام جدھشٹر
رکھا دوسری مرتبہ پھر رانی نے دہرم دیوتہ کو یاد کرکے اولاد حاصل کی اور دوسرا لڑکا بہیم سین
نام پیدا ہوا تیسری مرتبہ بھی اوسی عمل کے ذریعہ سی ارجن نام ایک لڑکے کی ولادت عمل مین
آئی یہہ تین بھائی ایک رانی کے پیٹ سے جسکا نام کنتی تھا پیدا ہوئے یہہ حال دیکھکر

دوسری رانی راجہ کی جسکا نام مادری تہا راجہ سے ملتمس ہوئی کہ کسی طرح اوس کے پیٹ سے
بہی اولاد پیدا ہو راجہ نے اوسکے واسطے بہی رانی کنتی سے سفارش کی اور فرمایا کہ ایک مرتبہ
اسکی بہی تو منتر پڑہ اور جس دیوتے کو یہہ رانی کہے اوسکو بلوا دے رانی نے راجہ کے کہنے سے
وہ منتر پڑہا اور مادری نے اشنی کمار دیوتے کو جو دو دیوتے ہمیشہ یکجا رہتے ہین یاد کیا فی الفور
وہ دونو آئے اور آنے سے ہم بستر ہوکر چلے گئے بعد انقضائے ایام حمل مادری کے پیٹ سے دو لڑکے توام
پیدا ہوئے جنکا نام نکل و سہدیو رکہا گیا ان پانچون بہائیون نے جنگل مین باپ کے پاس پرورش
پائی اور اکثر اوقات سیر و شکار مین مصروف رہتے اونہین دنوین راجہ دہرتراشٹر کی رانی حاملہ
ہوئی اور وضع حمل کے وقت ایک مضغہ گوشت کا جو لوہے سے بہی زیادہ سخت تہا رانی کے پیٹ
سے نکلا وہ اوسکو دیکہکر پشیمان ہوئی اور چاہا کہ کہین اوسکو پہینک دے مگر اوسیوقت بیاس جی
تشریف لائے اور کہا کہ اسکو پہینکو مت کہ اس سے ایکسو بیٹا پیدا ہوگا پہر بیاس جی نے اوسپر
سرد پانی ڈالا تو وہ مضغہ ایکسو ٹکڑے ہوگیا اور بیاس دیو نے اون ٹکڑونکو علیحدہ علیحدہ
تیل کے برتنون مین ڈالدیا اور حکم دیا کہ ان کو بہت چہپا رکہو دو سال کے بعد انکو کہولنا
چنانچہ وہ برتن اوسیطرح دو سال برابر رکہے رہے جب دو سال گذر چکے تو ہر ایک برتن سے
ایک ایک لڑکا نکلا سوا اونکی دوسری زوجہ دہرتراشٹر سے اونہین ایام مین ایک لڑکا جنا
اور کل اولاد کی تعداد ایکسو ایک ہوگئی بڑا اونمین جرجودہن نام تہا جو زور آور قوت مین
رستم ثانی کہلاتا تہا بدن اوسکا ایسا سخت تہا کہ کوئی ضرب تیر و تفنگ اوسکے جسم پر کارگر نہوتا
چند سال کے بعد راجہ پانڈو جنگل مین مرگیا چہوٹی رانی اوسکے ساتہ ستی ہوئی پانچون لڑکونکو
رکہیون نے شہر ہستناپور مین پہونچادیا اور سب کو کہدیا کہ یہہ راجہ پانڈو کے بیٹے مین جرجودہن
نے انکار کیا اور کہا کہ راجہ پانڈو نے عورت کی صحبت ترک کی ہوئی تہی یہہ لڑکے کہان سے
پیدا ہوئے اوسیوقت آسمان سے آواز ہوئی کہ بیشک یہہ راجہ پانڈو کے صاحبزادہ ہین چنانچہ پانچ
عالم ملکوت اوسکی دو نو رانیون کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہین علاوہ اوس کے پہولون کی بارش

آسمان سے آواز پیدا ہوئی تو سب کو یقین آ گیا کہ یہہ پانڈوان یعنے راجہ پانڈو کے بیٹے ہین اور بہت
بہیکم پتامہ جو راجہ پانڈو کا چچا تہا اون پانچون کو اپنی گہر لیگیا اور اونکی تربیت و تکمیل مین
بیجان ساعی رہا جب یہہ پانچون جوان ہوئے ایک ایک اونمین ایسا پہلوان پر زور و پر قوت
ہوا کہ کوئی پہلوان روئے زمین کا اونکے ساتہہ برابری کا دعوی نکر سکتا اور پانچون کا
اتفاق باہم ایسا تہا کہ گویا ایک جان پانچ قالب ہین انہین مین بہیم سین ایسا پر زور پہلوان تہا
کہ کوئی اوسکے روبرو میدان مین منہہ نہ دکہلاتا شیر دلیر اوسکے رعب سے روباہ بنجاتا جب یہہ
پانچون بہائی ایسے لایق و بہادر نکلے تو راجہ دہرت راشٹر نے ان مین سے بڑے لڑکے جدہشٹر کو اپنا
ولیعہد کیا تاج حکومت کا اوسکے سپرد کیا اس بات سے جرجودہن اوسکا بڑا بیٹا نہایت رنجیدہ
خاطر ہوا اور باپ سے کہا کہ تم نے میرے جیسے لایق فرزند کو سلطنت سے محروم کرکے اپنے بہائی کے
بیٹے جدہشٹر کو ولی عہد کیا ہی یہہ بات مجہکو منظور نہین ہے مین اپنے آپ پر خنجر مار کر مر جاؤنگا
اس بات کے علاوہ اوس نے کئی مرتبہ بہیم سین کے کہانے مین زہر ڈالا اور کئی مرتبہ نیند کی حالت مین
اوسکے ہاتہہ پانو باندہ کر دریاے گنگ مین ڈالدیا مگر حافظ حقیقی کی حفاظت سے اوسکے کچہہ اذیت
پہونچی راجہ دہرت راشٹر جب اس حال سے آگاہ ہوا بیٹے کی خاطر اوس نے عزیز سمجہی اور کل علاقہ
متعلقہ اپنے سے آدہا ملک جرجودہن کو بوجہ دار الخلافت کے دیدیا اور پانڈوان کو یہ حکم دیا کہ تم شہر
برناوا کو مسکن و تخت گاہ بنا کر اپنی علیحدہ حکومت قائم کرو جدہشٹر معہ چارون بہائیون اور
والدہ کے شہر برناوا کو روانہ ہوا اور جرجودہن نے اپنے آدمی شہر برناوا کو بہت جلدی کے
ساتہہ روانہ کئے اور حکم دیا کہ پانڈوان کے پہونچنے سے اول وہان ایک عمارت لاکہہ اور رال سے
بنا کر تیار کرو جب پانڈوان وہان پہونچین تو اونکو وہان ہی اوتارو رات کو جب سو جائین
تو مکان کو آگ لگادو جس سے وہ پانچون جلکر خاکستر ہو جائین چنانچہ حسب الحکم جرجودہن کے
وہ مکان بہت جلد تیار ہو گیا جب پانڈوان وہان پہونچے تو اونکو اوسی مکان مین اوتارا
مگر وہ کسی طرح دشمنون کے مکر و فریب سے آگاہ ہو گئے اور رات رات براہ نقب اوس مکان سے

تھلکہ مکان کو آگ لگا گئی اور وہ مکان معہ ایک عورت مسافر کے جو ساتھ اپنی پانچ لڑکون کے
شب باش تھی جلکر خاکستر ہوگیا ملازمان جرجودہن نے جو اسکام پر مامور تھے عریضۂ تہنیت
جرجودہن کے نام لکہا اور تحریر کیا کہ پانڈوان پانچون بہائی معہ اپنی والدہ کے مکان بیچ
جلکر خاک ہوگئے یہہ خبر دہ سنکر وہ بہت خوش ہوا اور وہ پانچون بہائی اوس مہلکہ سی نجات
پاکر جنگل کو نکل گئے اور کتنی مدت تک سیر و شکار مین مصروف رہی بعد ازان شہر کنپلہ مین پہونچے
وہان کے راجہ دروپد کے گہر مین ایک جوان لڑکی تہی اور اوس نے اپنی بزرگون کے دستور کے
بموجب ایک جشن مقرر کر کے کل قرب و جوار کے راجون کو بلایا اور ایک بڑی لکڑی میدان مین
کہڑی کر کے ایک سونے کی مچہلی اوسپر لٹکائی اور ایک گہی کی بہری ہوئی دیگ یکدان
بناکر اوس کے نیچے رکہی اور ایک کمان انہایت سخت اور تیر اوس کے پاس رکہا اور اہل مجلس کو کہا کہ جو
شخص اپنی زور و قوت سے اس کمان کا چلہ چڑہائے اور تیر مار کر لکڑی کے اوپر سے مچہلی کو گرا کے
اندر گرا دے تو راجہ کی لڑکی کی شادی اوس سے ہوگی اوس مجلس مین چند راجے اور شہزادے
حاضر تہے مگر کوئی اس کام کو بانجام نہ پہونچا سکا اتفاقاً پانڈوان بہی پانچون بہائی فقیرون
کی شکل وہان ایک گوشے مین بیٹھے تہے اونمین سی ارجن اوٹہا اور کمان چڑہا کر ایک ایسا
تیر مارا کہ مچہلی گر کر دیگ مین آ پڑی جب ارجن یہہ شرط جیت چکا راجے کی لڑکی دروپدی
کو جو مجلس مین بیٹہی تہی بے اجازت اوسکے باپ کے اوٹہا لیا اور مجلس کے احاطہ سی باہر نکل آیا
اہل مجلس مین سی کسیکو یہہ جرات نہوئی کہ اوسکو پکڑ سکین جب ارجن اوس راجے کی لڑکی کو اپنی
والدہ کے پاس لایا تو اوس کے حکم سے وہ پانچون بہائی اوس ایک عورت کے شوہر بنے اور یہہ
قرار پائی کہ وہ بہتر بہتر روز ہر ایک شخص کے پاس رہا کرے اونہین ایام مین یہہ خبر ہستناپور
مین پہونچی کہ پانڈوان زندہ و حیات موجود ہین اور رانی دروپدی راجہ دروپد کی
لڑکی کو وہ جیت کر لے آئے ہین یہہ خبر پاکر راجہ دہرتراشٹر نے اونکو اپنے پاس بلا
اور دوبارہ تمام ملک کا نصف حصہ اونکو بانٹ دیا اپنے بیٹون کے ساتہہ ہی اونکی صلح کرادی

پانچون بہائی پانڈوان وہانسے رخصت ہوئے اور دریائی جمن پر آکر شہر اندرپت آباد کیا اور
وہان بہی سکونت اختیار کی اور جدہشٹر جو چاپر بہائیون سے بڑا تہا راجہ و فرمان فرما بنا اور تہوڑے
عرصہ مین ایسی دولت و شوکت بہم پہونچائی کہ راجگان ہفت اقلیم سے کسی کو نصیب نہین
ہوئی تہی جب کل فرمانروایان و راجگان روئے زمین اوسکی متابعت مین آگئی تو جدہشٹر نے
ایک جگ کیا اوس مین تمام راجے اور فرمان فرمار روی زمین بہی حاضر ہوکر شامل جلسہ ہوئے
اور کروڑہا روپیہ خیرات مین صرف ہوا چونکہ جرجودہن بہی جلسہ مین حاضر تہا یہہ عزت
و شوکت اوسکی دیکہکر جرجودہن کے دل مین حسد پیدا ہوا اور چاہا کہ کسیطرح پانڈوان کی
دولت پر زوال آوے چونکہ راجہ جدہشٹر کو جوا کہیلنے کا بہت شوق تہا یہہ ذریعہ اوسکو بہا
ملا کہ جوا کہیل کر جدہشٹر کا ملک و مال جیت لے اس ارادے پر اوسنے پانڈوان کو ملاقات کی
بہانے اندرپت سے بلایا اور بڑی خاطرداری سے پیش آیا چند روز کے بعد ایک روز
جوا کہیلنا شروع کیا جدہشٹر سبسے آگے بڑہا اور جرجودہن کے ساتہہ کہیلنے لگا قضاکار
ہر ایک بازی جدہشٹر نے ہاردی چند بازیون مین تمام ملک مال و دولت خزانہ معہ دروپدی
دروپدی کے جرجودہن نے جیت لیا اخیر بازی پر یہہ شرط ٹہہری کہ اگر اب کی بازی بہی
جدہشٹر ہارے تو معہ اپنے بہائیون ملک و مال سے دست بردار ہوکر بارہ برس ویرانہ مین
رہے تیرہوین برس ویرانے سے کسی شہر مین آئے مگر ایک سال تک اپنے آپ کو ظاہر نہ
کرے اگر ظاہر کرے تو بارہ برس تک پہر ویرانہ مین رہے اتفاقاً یہہ آخر بازی بہی جرجودہن
کی ہاتہہ آئی اور جدہشٹر معہ اپنے بہائیون و دروپدی کے بازی کی شرط کے بموجب جنگل مین نکلگیا بارہ برس تک جنگل
مین رہکر بڑی بڑی مصیبتین اوٹہائین تیرہوین برس شہر بیراٹہہ مین پہونچے اور بہ تغیر
تمام و لباس فلان کے راجہ کی نوکری کری جب وہ سال گذر چکا تو جرجودہن کیطرف پیغام
کیا کہ نصف حصہ راج کا جو حق ہمارا ہے چہوڑ دو اگر نصف نہین دیتے تو بقدر گزارہ و حصول
معاش دیدو کہ ہم سب بہائی ملکر اوس مین اوقات گذاری باسودگی کرین راجہ جرجودہن

نے اسکی درخواست پر کچہہ لحاظ نہ کیا اور نہ چاہا کہ وہ باسودگی گذارہ اوقات کرین اسواسطے فریقین
سے لڑائی کی تیاری ہوئی چونکہ اس مقدمہ مین حق بجانب پانڈوان کے تہا بہت راجے ہندوستان
کے مددگار پانڈوان کے تہے اور مہاراجہ کرشن بہی برعایت ہم جدی وحقداری کے حامی پانڈوان
کے ہوئے اور بمقام کورچہتر جسکو تہانیسر بہی کہتے ہین فریقین کی فوجین جمع ہوئین اوسکا اڑتالیس
کوس کا میدان جنگ کے لئے قرار پایا باعث یہہ تہا کہ یہہ مقام ہنود کے مذہب مین نہایت متبرک
گنا جاتا ہی کیونکہ آغاز آفرینش کا خالق حق فرشتہ برہمانے اسی مقام سے کیا تہا اور لکہا ہے کہ جو شخص
اس اڑتالیس کوس کے اندر مرجائیگا اوس کی مکتی ہو جائیگی بعد اجتماع فوج کے فریقین مین ایسی
لڑائی ہوئی کہ آجتک وہ جنگ ضرب المثل اہل روزگار ہے اس جنگ مین لکہہ آدمی فریقین
کیطرف سی کام آیا اور دونو فریق کی فوج سے اکیانوین لاکہہ اٹہایس ہزار ایکسو ساٹہہ آدمی سوا
ہاتہی اور گہوڑون اور بیلون اور اونٹون وغیرہ کی کام آئے اور صرف گیارہ کس کل فوج
اور افسران فوج سے باقی رہے اون مین سی سات کس تو پانڈوان کیطرف سے یعنے پانچون بہا
بہائی چہٹے مہاراجہ کرشن اور ساتگ جادو جان بر ہوئی اور چار کس کورون کیطرف سے زندہ رہی جرجودہن
بہی بکمال جوانمردی و دلاوری عین معرکہ مین کام آیا اور یہہ معرکہ اٹہارہ روز برابر کورچہتر
کے میدان مین قائم رہا اگرچہ آخر راجہ جدشٹر کی فتح نصیب ہوئی مگر بسبب اسکے کہ تمام خویش و
اقربا دوست و آشنا راجہ کے قتل ہوچکے تہی نہایت پشیمانی وغمگینی شامل حال اوسکے ہوئی اور
چاہا کہ دنیا اور سلطنت کو چہوڑ کر جنگل مین نکلجائے مگر مہاراجہ کرشن جی سمجہانے سی دل کو
ٹہرایا اور میدان سی شہر ہستناپور مین آیا راجہ دہرتراشٹر اور اوسکے وابستگان کے اتفاق
سے جرجودہن کا ماتم کیا پہر باجازت راجہ دہرتراشٹر کل سلطنت کا مالک بنا اور مدت مدید
تک سلطنت کیے گہوڑے کی قربانی اور جگ جو بڑے بادشاہ اور ہندو راجے کرتے ہین اسنے
کیا کل سلاطین روئے زمین کو اپنی اطاعت مین لیا جب طبیعت بادشاہت سے سیر ہو گئے
اور کچہہ بسبب قتل کشن جی کی طبیعت بحال برقرار نرہی تو ترک سلطنت کرکے پانچون

بہائی کوہ ہمانچل کو چلی گئے اور برف مین بیٹھکر جان بجان آفرین سپرد کی کوہ ہمانچل کے پہونچنے سے اول پانچون نے باتفاق سیر تمام تیرتھون کی کی اور بڑے رکھیون سے فوائد باطنی حاصل کئے مدت سلطنت کیرو اور پانڈوان کی ایکسو چھبیس سال ہوئی جس مین سے اول چہتر سال تو فریقین باتفاق سلطنت کرتے رہے بعد ازان جرجودہن نے بعد اخراج پانڈوان کے تیرہ سال حکومت کی پہر چھتیس سال تک بعد معرکہ کورچہتر کے راجہ جدہشٹر فرمان فرما سلطنت کا رہا پہر ترک سلطنت کرکے راجہ جدہشٹر نے راجہ پریچہت بن ابہمن کو کہ پانچون بہائیون کی اولاد سے کوئی اور اوسکے بغیر وارث تخت وتاج نہ تہا سلطنت سپرد کرکے سیر اقالیم دکوہ ہمانچل کی راہ لی۔

راجہ پریچہت بن ابہمن بن ارجن

پانڈوان کے ترک سلطنت کے بعد یہہ راجہ فرمان فرمائی تخت ہستنا پور ہوا اسنے اپنے زمانہ مین رعایا کو بہت خوش رکہا اور نہایت ہی رعیت پروری و دادگستری کے ساتھہ بادشاہت کی جب ساٹھہ برس تک راج کرچکا تو ایک روز شکار کہیلنے جنگل کو گیا جب عین ویرانہ مین شکار کہیلنے کہیلتے جا پہونچا تو اچانک ایک خوبصورت ہرن درختون کے اندر سے نکلکر راجہ کے روبرو آیا راجہ نے اوسکے پیچہے گہوڑا دوڑایا اور ایک تیر بہی اوسکو مارا ہرن نے باوجودیکہ تیر کا زخم بہی کہایا مگر اوسی طرح کودتا اور اوچہلتا ہوا جنگل کو چلا گیا اس تگ ودو مین راجہ اپنی فوج و امرا اوسی جدا ہوگیا اور ایسے جنگل بے آب مین پہونچا کہ جہان چشمہ آفتاب کے بغیر کہین پانی کا قطرہ نہ تہا جب ہرن جنگل مین چہپ گیا اور راجہ کو تشنگی نے سخت تنگ کیا تو پانی کی تلاش مین چارون طرف پہرنے لگا دورسی ایک فقیر کی جہونپڑی نظر آئی جانا کہ اس مین کوئی آدمی رہتا ہوگا ادہر کو باگ اوٹہائی جب پاس گیا تو دیکہا کہ ایک فقیر خدا پرست سر نیچے ڈالے ہوئی بیٹہا ہے دنیا اور اہل دنیا سے کچھ خبر نہین رکہتا راجہ نے گہوڑے سے اوترکر فقیر سے پانی مانگا مگر فقیر نہ بولا اسلیے راجہ اوسکے قریب جا کہڑا ہوا اور زور زور سے آوازین دین تسپر بہی فقیر نے مراقبہ

سے سر نہ اوٹھایا اور نہ راجہ کے سوال کا جواب دیا اِس بات پر راجہ رنجیدہ خاطر ہوا اور غضب
کی حالت مین عابد کے صومعہ سے باہر نکلا دیکھا کہ باہر جھونپڑی کے نزدیک ایک مرا ہوا سانپ
پڑا ہوا ہے وہ راجہ نے کمان کے گوشے سے اوٹھا لیا اور پھر صومعہ کے اندر جاکر عابد کے گلے
مین لٹکا دیا اور اپنا راستہ لیا جب تھوڑی دیر گذری تو اوس عابد کا لڑکا سرنگی نام جسکی
عبادتگاہ بھی اوسی جنگل مین تھی باپ کی خبرگیری کے لئے وہان آ پہونچا دیکھا کہ باپ کے
گلے مین مرا ہوا سانپ لٹکتا ہے اور وہ مست جام عبادت ہوکر بے خبر بیٹھا ہوا ہے یہہ حالت
باپ کی دیکھکر سرنگی غضب مین آیا اور بولا کہ الٰہی جس شخص نے بحالت بیخبری میرے
باپ کے گلے مین سانپ ڈالدیا ہے وہ سات دن کے بعد تچھک سانپ کے کاٹنے سے مرجائے
یہہ بات کہکر باواز بلند رونے لگا اوس کے رونے کی آواز جب عابد کے کان مین پہونچی تو
ہوش مین آیا اور بیٹے سے باعث رونے کا پوچھا اوس نے سب حال بیان کیا عابد جب تمام
حال سن چکا اپنے باطنی علم سے معلوم کیا کہ جس شخص نے میرے گلے مین سانپ لٹکایا تھا وہ
راجہ پریچھت تھا یہہ حال دریافت کرکے اوس نے اپنے بیٹے کو سخت ملامت کی اول کہا کہ تو نے
برا کیا کہ ایسے عادل رحیم و کریم راجہ کے حق مین بددعا کی مگر اب کیا ہو سکتا تھا تیر چل چکا
تھا آخر عابد نے اپنا ایک خادم بھیجکر راجہ کو تمام کیفیت سے اطلاع دی اور راجہ یہہ حال سنکر
سخت غمگین ہوا اور یقین کرلیا کہ عابد کی بددعا خالی نہ جائیگی اور بیشک ساتوین روز
تچھک سانپ آکر مجھکو کاٹے گا اور مین اِس ناپائدار دنیا سے ساتوین روز سفر کر جاؤنگا
آخر یہہ تجویز کی کہ دریای گنگ کے عین پانی کے اندر ایک مکان بنایا اور خود چند برہمنون بید
خوانون کو ساتھہ لیکر وہان جا بیٹھا اور ممانعت کردی کہ کوئی متنفس سوای برہمنون کے اوسکے
پاس نہ آئے اور دریا کے دونو طرف اپنی فوج کو مستعد رکھکر حکم دیا کہ وہ کسی سانپ یا کسی جانور
یا انسان کو میرے پاس آنے نہ دین ساتوین روز تچھک سانپ بحکم قادر جانستان آدمی کی صورت
سے ہمصورت ہوکر راجہ کے کاٹنے کو اپنے مکان سے چلا راہ مین اوسکو ایک شخص جسکا نام

دنتہر تہا ملا اوس سے تچہک نے پوچہا کہ تو کون ہے اور کدہر کو جاتا ہے اوس نے کہا کہ مینے سنا ہے
کہ آج راجہ کو تچہک سانپ کاٹیگا اور وہ اوسکے زہر کے صدمہ سے مرجائیگا اسواسطے مین جاتا ہون
کہ راجہ کو سانپ کی زہر سے نجات دون اور اوسکی جان کو بچالون تچہک یہہ تقریر سنکر حیران ہوا
اور کہا کہ مین تچہک سانپ ہون اور جاتا ہون کہ راجہ کو کاٹکر اوسکو ہلاک کرون میری زہر سے
کوئی ذیجان جانبر نہین ہوسکتا تم کیونکر اوسکو بچاسکتے ہو آؤ مین تمہارے روبرو ایک درخت
کو کاٹتا ہون اور وہ درخت میری زہر کی آگ سے جلکر خاک ہوجائیگا اگر تم نے اوسکو سبز کرلیا تو جانونگا
کہ راجہ کو بہی تم پہر زندہ کرلوگے یہہ بات کہکر تچہک ایک بڑے درخت کے نیچے گیا اور سانپ بنکر
درخت کی لکڑی کو کاٹا فی الفور درخت کو آگ لگ گئی اور کئی ہزار جانورون کے ساتہہ
جو اوسپر رہتے تہے جلکر خاکستر ہوگیا دنتہر نے جب یہہ حال دیکہا ایک چلو پانی کا لیکر اوسپر منتر
پڑہا اور درخت کے راکہہ پر چہڑک دیا اوسیوقت درخت بہر بدستور سبز ہوگیا اور جسقدر جانور
جل چکے تہے دوبارا زندہ ہوگئے دنتہر کا یہہ کمال تچہک نے دیکہکر اوسکو کہا کہ میری خاص عداوت
راجہ کے ساتہہ کچہہ نہین خداوند حقیقی کے حکم سے اوس کے کاٹنے کے لیے جاتا ہون اور حکم تقدیر
یہہ ہے کہ آج وہ میری زہر کے صدمہ سے ہلاک ہوا گرچہ تو اپنے فن مین کمال ہے مگر خدا کے حکم کو تو روک
نہین سکتا علاوہ اس کے تو دنیا کی دولت کی طمع کے مارے جاتا ہے کہ راجہ کو زندہ کرکے انعام پاوے
وہ طمع تو مجہہ سے ہی سے لے اور اسی جگہہ سے اپنے گہر کو چلا جا یہہ کہکر تچہک نے ایک نگینہ الماس کا
دنہتر کو دیا اور کہا کہ اگرچہ یہہ نگینہ بذات خود بہی بڑا قیمتی ہے مگر اس مین یہہ بہی تاثیر ہے
کہ جو چیز تو اس سے قسم مال و دولت وغیرہ سے مانگیگا فی الفور موجود ہوجائیگی دنتہر نے اوسوقت
دل مین سوچا کہ بیشک مین خدا سے زیادہ زبردست نہین ہون اگر مین راجہ کے پاس گیا اور
میرا عمل اوسپر نچلا تو شرمندگی کے بغیر کچہہ نہ حاصل ہوگا اور اب یہہ دولت بے زوال جو مجہکو تچہک
سے ملتی ہے چاہیے کہ لیلون اور اپنے گہر کو چلدون چنانچہ دنتہر تو الماس لیکر اوسی مقام
سے واپس اپنے گہر کو چلا گیا اور تچہک دریاے گنگ کے کنارے جہان راجہ دریا کے اندر مکان

محفوظ بیٹھا ہوا تھا جا پہونچا تمام دن بیٹھا رہا شام کے قریب راجہ کی بیٹی راجہ کو ملنے کو آئی اور
برہمنون کے لباس پہنکر اور چند خوان میوہ جات کے ساتھہ لیکر راجہ کی خدمت مین نذر لیکر
کشتی سے گئی تچھک بھی ایک چیونٹی کی شکل بنکر میوون کے خوان مین ہو بیٹھا جب وہ خوان راجہ کے
روبرو رکھا گیا راجہ نے وہ تمام میوہ برہمنون کو بانٹ دیا اخیر کا ایک میوہ اپنے ہاتھہ مین لیا
دیکھا کہ ایک چھوٹا سا کرم میوہ کی ساتھہ لگا ہوا ہے کہا کہ تچھک سانپ پہونچا یہہ کرم کہ میوے
کے ساتھہ ہے بیشک یہی تچھک ہے اب اکی تقدیر سے بہاگا نہین جاتا یہہ کہکر اوس کرم
کو پکڑ لیا اور اپنی گردن پر رکھہ لیا تچھک نے فی الفور ایک مہیب سانپ کی شکل بنگیا اور راجہ
کو کاٹ کر ہلاک کیا بلکہ اوسکی زہر کی یہہ تاثیر ہوئی کہ وہ مکان جس مین راجہ بیٹھا تہا جلکر خاک
ہوگیا اور وہ ستون جسپر وہ مکان بنایا گیا تہا اس زور سے پہٹا کہ بجلی کی سی آواز اوس سے نکلی دوسرے
روز امرای دربار نے دریا پر جاکر راجہ کی نعش تلاش کی اور حسب دستور ہنود کے دریاے گنگا کنارے جلائی

راجہ جنمی جی پسر راجہ پریچھت

راجہ پریچھت کی وفات کے بعد باتفاق امرا و وزرا کے راجہ جنمی جی اوسکا بڑا بیٹا تخت نشین
ہوا اس نے اپنی حکومت کی وقت سلطنت کا انتظام بخوبی کیا بڑے بڑے راجون کو جو اسکے
باپ کے مرنے کے بعد اطاعت سے منحرف ہوگئی تہی اونکو اس نے بزور شمشیر و تیر سیدہا کیا اوسی عرصہ مین
جرنگا نام ایک عابد راجہ کے دربار مین حاضر ہوا اور راجہ کو نصیحت کی کہ تو نے اسقدر جنگ اور معرکے
جو راجون کے ساتھہ کئے ہین اس سے سوا اس کے کہ دونو طرف سے ہزارون آدمیون کا خون ہوا صدہا
جانین مفت ضایع ہوئین اور کیا حاصل تجھکو چاہیے کہ کوئی ایسا کام کر جس سے ہمیشہ کے لئے تیرا
نام باقی رہے وہ یہہ ہے کہ تچھک سانپ نے تیرے باپ کو ہلاک کیا تہا اگر تو باپ کا خلف بیٹا ہے تو
چاہیے کہ سانپ سے بدلا لی آئندہ کے لئے اوس کے پنجہ سے بنی آدم کو رہائی دے اگر یہہ کام
تجھسے انجام پاگیا تو یہہ جان کہ ہمیشہ کے لئے تیرا نام زمانہ پر رہیگا عابد کے کہنے سے راجہ اس کام
پر مستعد ہوگیا اور چاہا کہ تچھک سانپ سے اپنے باپ کے خون کا عوض لے بلکہ کسی سانپ کی قسم کو

زمین کے کوہ بیابان کے اندر باقی نہ چھوڑے یہہ ارادہ جب راجہ کے دل مین قائم ہوگیا تو اوسنے
بڑے بڑے کامل منتری جن کے عمل کے زور سے تمام پیدایش روی زمین کی مسخر ہوسکتی ہی بلایا
اور فرمایا کہ تم اپنی منترون کے عمل سے روی زمین کے سانپ پکڑ منگواؤ اور سب کو آگ مین جلادو
عامل راجہ کے حکم کے موجب اپنی عمل مین مصروف ہوئے اور میدان و جنگل مین ایک بڑی آگ روشن
کی آخر اون کے عمل کی یہہ تاثیر ہوئی کہ ہزارون سانپ پر ور خود بخود اوس آگ کی طرف دوڑے
آتے اور آگ مین پڑکر جل جاتے جب لاکھون کروڑون سانپ جل چکے اور یہہ نوبت پہونچی کہ سیکہہ
ناگ نے بہی جسکے سر پر بقول اہل ہنود کرہ زمین قائم ہے چاہا کہ اپنے مقام سے حرکت کرکے اپنے
آپ کو اوس آگ مین ڈالدیوی تو استیک نام ایک عابد راجہ کے دربار مین حاضر ہوا اور بعد دعا و
ثنا کی قصور سانپون کا معاف کرایا اور راجہ کی غضب کی آگ فرو ہوئی [illegible]
[illegible] چلا گیا اور بعض کہتے ہین کہ تچہک جہان بچا کے لئے راجہ اندر کی خدمت مین حاضر ہوا اور راجہ اندر کے اشارہ سے [illegible]
عابد راجہ کی خدمت مین آیا اور تچہک کا قصور معاف کرایا اسکام کے انفراغ کے بعد ایک روز بیاس
دیوجی راجہ کے دربار مین تشریف لائے راجہ نے اون سے پوچہا کہ میرے بزرگ پانڈوان باوجودیکہ
عقیل و دانا و ذی ہوش عابد زاہد تہے اور جانتے تہے کہ دنیا ناپائدار ہے آخر ایک روز مرنا ہے
جہان فانی سے کنارہ کرنا ہے پہر اونہون نے کسواسطے کیرون کے ساتہہ جنگ کیا لاکہون آدمیون کا
خون اپنی گردن پر ناحق لیا اپنے بہائی بیٹے برادر عزیز قتل کئے ہزارون جانور ماردیے بیاس دیوجی
نے جواب دیا کہ اس مین وہ ناچار تہے کیونکہ ارادہ خدا کا یہی تہا کہ بہائیون کے آپس مین جنگ
ہون اور اتنی مخلوق اوس مین ماری جائی بلکہ تجہسے بہی عنقریب ایک ایسا عمل صادر ہونے
والا ہے کہ تو اوسوقت جان بوجہکر آنکہین بند کرلیگا اس لئے مین تجہکو پہلے سے اطلاع دیتا ہون
کہ فلان روز کوئی سوداگر فلان رنگ کا گہوڑا بیچنے کو لائیگا تو اوسکو ہرگز خرید نہ کرنا اگر خرید
لیگا تو اوسپر سوار نہونا اور اگر سوار ہوگا تو اوسکو جنگل کیطرف نہ لیجانا اور اگر وہ تجہکو بے
بسی کی حالت مین جنگل کو لے گیا تو وہان تجہکو ایک عورت نوجوان باطلعت دلفریب

خبردار تو اوس پر فریفتہ نہو جانا اور اگر ہو گیا تو اوسکو گہر مین نہ لانا اور اگر لایا تو رانی نہ بنانا اپنے ازدواج مین نہ لانا اور اگر لایا تو اوسکا محکوم نہو جانا اوسکو پردہ مین رکہنا کسیکے روبرو ہونے نہ دینا یہہ بات کہکر بیاس رکہ پونا ئیچ گئے اور بروز مقررہ ایک سوداگر دربار مین آیا اور ایک ایسا عجیب غریب گہوڑا اوسنے پیش کیا کہ راجہ نے بے اختیار ہوکر اوسکو خرید لیا اور سوار ہوکر چاہا کہ اوسکی رفتار کا لطف دیکہی گہوڑا راجہ کو اپنی پشت پر لیکر دوڑا ہرچند روکتا تہا مگر نہ رکتا آخرش جنگل مین جاکر کہڑا ہو گیا اوسی وقت جنگل کے اندر سے ایک عورت نوجوان خوبصورت حسینہ جمیلہ نکل آئی اور راجہ اوسکو دیکہکر ایسا مفتون ہوا کہ بیاس جی کی نصیحت بالکل بہول گیا فی الفور اوسکو گہوڑے پر چڑہاکر گہر لے آیا اور اپنی رانی بنایا اوس رانی نے راجہ کی مزاج پر ایسا اختیار پایا کہ راجہ کی حکومت برائے نام رہ گئی ایک روز راجہ کے گہر برہمنون کا کہانا تہا صدہا برہمن مائدہ شاہی پر حاضر تہے جب کہانا ہر ایک کے آگے رکہا گیا تو وہ رانی بے حجاب اپنا ناز و کرشمہ دکہلاتی ہوئی برہمنون کے سامنے آموجود ہوئی چونکہ حسن گلو سوز اوسکا ایسا تہا کہ اگر چاند بہی روبرو آتا حلقہ بگوش بنجاتا سورج اوسکے سامنے شرماتا برہمن سب کے سب اوسکو دیکہکر آئینہ کیطرح حیران رہ گئے اور کہانا چہوڑکر سب اوسی کو دیکہنے لگے یہہ حال دیکہکر راجہ کو غیرت و حمیت لاحق حال ہوئی اور کل برہمنون کے قتل کا حکم نافذ کیا چنانچہ فی الفور قتل ہوئے جب یہہ بد عمل راجہ سے دیدہ و دانستہ سرزد ہوا تو بیاس جی حاضر ہوئے اور کہا کہ مین نے پہلے تجہکو اس عمل سے آگاہ کر دیا تہا پہر تو کسواسطے مرتکب اس عمل کا ہوا راجہ اون کے کہنے سے متنبہ ہوا اور زار زار رونے لگا اور ہاتہہ باندہکر عرض کی کہ اب مجہکو کوئی ایسا عمل فرمایئے جو عوض اس بد عمل کا ہو جائے فرمایا کہ خیرات بہت کر اور ہر روز کتہا کتاب مہابہارت کی سناکر کہ کفارہ اوس گناہ کا سوا اس کے اور کوئی نہین ہے جب اسّی برس اس راجہ کے راج کو گذر گئے تو اس جہان فانی سے رحلت کی ؞

ذکر راجہ سمند وغیرہ اولاد پانڈو اونکا بطور اجمال

راجہ جنبھی جی کی مرنے کے بعد اوسکا بیٹا اسمند رجہ بنا اور بیاسی سال تک بادشاہت کی بعد اسکے
راجہ اوہن اٹھاسی سال دو ماہ اور راجہ جہاجی اکیاسی سال گیارہ ماہ اور راجہ جسرتھ
پچہتر سال دو ماہ اور راجہ دشت وان چہتر برس اور راجہ اوگرسین اٹہتر سال اور راجہ سورسین
اسی سال اور راجہ شدھشٹ پینسٹھ سال دو ماہ اور راجہ بہمی اٹہتر سال پنج ماہ اور راجہ پرچہل
چوسٹھ سال سات ماہ اور راجہ سونہپال باسٹھ سال اور راجہ نرہرد بو اکیاون سال گیارہ
ماہ اور راجہ سدہجرت بیالیس سال اور راجہ بہوپ اٹھاون سال تین ماہ اور راجہ سوہن پچپن
سال آٹھ ماہ اور راجہ سینالی باون سال نو ماہ اور راجہ سرون اٹھاون سال اور راجہ
بہیکہم سینتالیس سال سات ماہ اور راجہ بیدرتھ سینتالیس سال گیارہ ماہ اور راجہ دسوان چوالیس
سال نو ماہ اور راجہ اوتی چوالیس سال دو ماہ اور راجہ اولی چہیاسی سال دو ماہ اور راجہ استی
اکیاون سال اور راجہ وندپال اڑتیس سال پنج ماہ اور راجہ درسال چالیس سال تین ماہ اور راجہ
تساک چہتیس سال اور راجہ کہیم اٹھاون سال پانچ ماہ پشت بپشت بعدل وداد بادشاہی کرتے
رہے جب راجہ کہیم کی وفات کے بعد راجہ کہیمن تخت نشین ہوا تو اوس نے بخلاف طریق اپنے
باپ داداکے رعایا پر ظلم وستم کرنا شروع کیا اور رعایا وفوج اس کے ظلم سے بجان تنگ آگئی
آخر سب امرا و وزرا آپس مین ملگئی اور راجہ کو قتل کرڈالا اور بسراؤ نام وزیر کو تخت نشین
کیا راجہ کہیمن نے اڑتالیس سال سلطنت کی اسکی ذات پر سلطنت خاندان پانڈوان کی ختم ہوگئی
اور ابتدائے عہد راجہ جدشٹر سے اس راجہ تک اکتیس راجون نے راج کیا اور ایکہزار آٹھ سو چوسٹھ
سال مدت راج کی شمار مین آئی ؎

ذکر خاندان راجہ بسراؤ اور اوسکی اولاد کا

راجہ کہیمن کے قتل کے بعد اوسکا وزیر بسراؤ تخت نشین ہوا سترہ سال چار ماہ اوس نے نہایت
عدل وداد سے راج کیا پھر اوس کے بعد اوسکا بیٹا سورسین بیالیس سال سات ماہ اور راجہ
بیرسا باون سال دو ماہ اور راجہ انگ ساہ سینتالیس سال نو ماہ اور راجہ ہریجیت تیس سال

گیارہ ماہ اور راجہ دربہہ چوالیس سال تین ماہ اور راجہ سودہ پال تیس سال نو ماہ اور راجہ پدمت
بیالیس سال تین ماہ اور راجہ امرجودہ ستائیس سال چار ماہ اور راجہ مین پال بائیس سال گیارہ ماہ
اور راجہ سروسی سینتالیس سال سات ماہ اور راجہ بیدار نہہ پچیس سال پانچ ماہ پُشت بہ پُشت
فرمان فرمائی ہند ہوئی راجہ بیدار نہہ کے بعد بدہ مل اوسکا بیٹا راجہ ہوا چونکہ یہ راجہ ہمیشہ شراب
اور بھنگ اور چرس کی نشہ مین مستغرق رہتا تہا اسلئے اوسکو اوسکے وزیر پرباہ نے قتل کر ڈالا
اس خاندان نے پانسو ایک سال دو ماہ سلطنت کی اور چودہ کس راجہ ہوئے۔

ذکر سلطنت راجہ پرباہ اور اوسکی اولاد کا

راجہ پرباہ جب مالک سلطنت کا ہوا تو پنتیس سال اوس نے بآرام تمام راج کیا بعد اوس کے راجہ جنجاب
ستائیس سال سات ماہ اور راجہ شترگن اکیس سال اور راجہ ہیپ پچیس سال اور راجہ بہادر لنت چوبیس
سال آٹھ ماہ اور راجہ سروپ دت اٹھائیس سال اور راجہ مترسین چونتیس سال تین ماہ اور راجہ
سکھدان بتائیس سال دو ماہ اور راجہ جی مل اٹھائیس سال اور راجہ کلنکوار تتالیس سال چار ماہ
اور راجہ کلمن چیالیس سال اور راجہ شترمردن آٹھ سال گیارہ ماہ اور راجہ جیون جات چھبیس سال
نو ماہ اور راجہ مری چک سترہ سال دو ماہ و راجہ بیرسین چھبیس سال دو ماہ راجہ رہی مین بعد
راجہ ادہت راجہ بنا اور عیش و عشرت مین پڑگیا بد انتظامی تمام ملکون مین پہیل گئی آخر
وزیر دندہر نے راجہ کو قتل کر ڈالا سولہ راجے اس خاندان مین راجہ ہوے چار سو چھیالیس
سال تک یہہ راج رہا ❖

ذکر سلطنت راجہ دندہر اور اوسکی اولاد کا

راجہ دندہر نے تخت نشین ہو کر بعدل و داد اکتالیس سال سلطنت کی پہر راجہ سین دہج
پینتالیس سال تین ماہ پہر راجہ میگنگ اکتالیس سال پہر راجہ مہاجودہ تینتیس سال
پہر راجہ ناتہہ ستائیس سال پہر راجہ جیون راج پینتالیس سال پہر راجہ اودے
سین چھتیس سال پہر راجہ انند جل ایکیاون سال پُشت بہ پُشت راجہ ہوتے رہے پہر اوس کے

بعد راجپال راجہ بنا یہہ شخص مغرور و متکبر و خود پسند تہا اس لیئے سب نے ملکر راجہ سکونت کو وہ
بلائون کسے راجہ کو بلا بہیجا جنگ مین راجپال مارا گیا اور چہبیس سال سلطنت کی تو راجون
نے اس خاندان مین رائج کیا ٭

ذکر راجہ سکونت

اس راجہ نے سلطنت پاکر غفلت اختیار کی کوکنار کا نشہ اسپر ایسا غالب آیا کہ رات دن نشہ مین
مستغرق رہتا آخر راجہ بکرماجیت نے اسپر چڑہائی کی اور یہہ لڑائی مین مارا گیا

ذکر راجہ بکرماجیت اور راجہ بہرتہری

راجہ بکرماجیت بہت بڑا راجہ ہو گذرا ہے اوس کے قصے اور فسانے عجیب عجیب لوگون کی زبان
پر جاری ہین اور یہہ بات سب اہل ہند یقین کرتے ہین کہ اوس سے پیچہے کوئی راجہ موصوف
باوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ نہین ہوا اور تمام ہندوستان مین سنہ بکرماجیتی جو اب تک ۱۹۲۹
ہی جاری ہے اور شروع ہر ایک سال کا اوسکی جیت سے ہوتا ہے قصہ تولد اس راجہ کا اسطرح درج کتب
ہنود ہے کہ ایک روز راجہ اندر نے جو ایک دیوتا بارش باران جنت آلہی پر موکل ہے بہشت
مین مجلس عیش و عشرت کی گرم کی ہوئی تہی اور اپچہرا نام حور بہشت محفل مین رقص کر رہی تہی
گندہرب سین دیوتا اندر کا بیٹا بہی وہان موجود تہا اوسکو اپچہرا کی صورت بہت پسند آئی
اور محو تماشا ہوکر عاشقانہ نگاہ سے اوسکو دیکہنے لگا راجہ اندر کو یہہ حرکت اوسکی پسند نہ آئی
اور غضبناک ہوکر اوسکو سراپ دیا کہ تو بہشت سے نکلکر زمین پر چلا جا اور اس حالت مین ہو کہ تمام
دن تیری شکل گدہے کی اور رات بہر آدمی کی رہے اور جب تک کوئی تیرے اوس جسم کو جو گدہے
کی صورت مین ہوگا قتل کرکر آگ مین نہ جلائیگا تو پہر بہشت مین آنیکے قابل نہوگا یہہ سراپ دیکر
اندر نے ایک منتر اوسپر پہونکا جسکی تاثیر سے وہ گدہے کی صورت بنگیا اور آسمان سے گرکر دہار نگری
شہر کے پاس تالاب مین آپڑا چند سال تک اوسی تالاب مین رہا ایک روز چند برہمن تالاب پر
غسل کو گئے گندہرب سین نے تالاب کے اندر سے اونکو آواز دی کہ مین گندہرب سین دیوتا

اندر کا بیٹا اس تالاب مین بیٹھا ہون تم اس شہر کے راجہ کو کہہ دو اپنی لڑکی میری نکاح مین دے تو مین تالا
ب سے نکلون برہمنون نے اس آواز پر کچھ دہیان نہ کیا مگر جب چند روز پیچھے وہی آواز سنتے رہے تو
راجہ کی خدمت مین حاضر ہوکر اطلاع اس امر کی کردی راجہ اس امر کی تصدیق کے لیئے خود تالاب
پر آیا تو اوسکو بہی گندہرپ سین نے اسیطرح کی آواز دی اوس نے جواب دیا کہ اگر تو دیوتا اور اندر
کا بیٹا ہے تو میرے شہر دہارا نگری کی فصیل لوہی کی کردے چنانچہ اوسی رات مین وہ فصیل لوہی کی
ہوگئی [illegible] مین آئی تو راجہ کو یقین ہوگیا اور دوسرے روز تالاب پر جاکر کہا
کہ مہاراج اب اگر تم تالاب سے باہر آجاؤ تو مین اپنی لڑکی کی شادی تم سے کردون یہہ بات سنکر
گندہرپ سین [illegible] باہر نکل آیا راجہ اوسکو دیکھکر سخت غمناک ہوا اور سوچا
کہ اگر اب مین اسکو لڑکی نہین دیتا تو یہہ دیوتا ہی ایک دم مین میری سلطنت کو زیروزبر کردیگا
اور اگر دیتا ہون تو زمانہ کا مطعون ہونگا اور لوگ کہینگے کہ گدہے کو راجہ نے لڑکی دی ہے
یہہ حال دیکھکر گدہے نے آواز دی کہ مین بیشک دیوتا ہون مگر کسیقدر مدت تک دن کو گدہا
اور رات کو آدمی ہوجایا کرونگا جب میعاد گذر جاویگی تو اس جسم سے میری رہائی ہوجاویگی تم
کچھ غم نہ کرو آخر راجہ اوسکو رسی ڈالکر طویلہ مین لیگیا جب رات ہوئی اور وہ آدمی کی
شکل بنا تو اپنی لڑکی کا نکاح اوس سے کردیا چند سال یہی حال رہا کہ دن کو وہ گدہا بادشاہ کے
طویلے مین بندہا رہتا اور رات کو آدمی بنکر بادشاہ کی محلون مین چلا جاتا تمام رات وہان رہتا
آخر شہزادی کی ایک کنیزک گندہرپ سین کے نطفہ سے حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا جنی جسکا
نام بہرتہری رکہا گیا پہر شہزادی کو حمل ہوا حمل کے وضع کے دن جب قریب آئے تو ایک روز
راجہ اپنے گہوڑون کے دیکھنے کے لیئے طویلہ مین گیا اور اوس گدہے کو بہی جو اوسکا داماد تہا
بندہا دیکھا تو راجہ کی طبیعت نے اوس سے نہایت نفرت کہائی اور حکم دیا کہ اس گدہے
کو تلوار مار کر مار دو نوکرون نے فی الفور تعمیل کی اور اوس کے جسم کو آگ مین جلادیا جب
جل چکا تو آسمان سے آواز ہوئی کہ ای راجہ تیرا احسان مجہپر آج تمام ہوا کہ تیرے ذریعہ سے

مین نے گدہی کر جسم سے رہائی پائی کہ مجھکو میرے باپ اندر نے یہہ سراپ دیا تہا کہ جبتک گدہے
کی جسم مین تو منتقل ہوا اور تیرا وہ جسم آگ مین نہ جلے تب تک تو دیوتا نہ بنیگا آج مین پہر
دیوتا بنگیا اب مین بہشت کو جاتا ہون اور میری رانی جو میرے نطفہ سے حاملہ ہے جب لڑکا
پیدا ہوا وسکا نام بکرماجیت رکہنا اور وہ بڑا پہلوان مرد میدان ہوگا کیونکہ خدا کی جناب
سے ایکہزار ہاتہی کا زور اوسکے جسم مین دیا گیا ہی یہہ تقریر سُنکر راجہ کے دل مین خدشہ پیدا
ہوا کہ یہہ لڑکا جس مین ایکہزار ہاتہی کی قوت ہوگی بیشک بڑا ہوکر میری سلطنت چہین لیگا
جاوے کہ پیدا ہوتے ہی اوسکو قتل کرادون یہہ سونچکر اوسنے رانی کی کنیزون کو حکم دیا کہ
جسوقت وہ لڑکا پیدا ہو قتل کے لئے میرے روبرو حاضر کرو چونکہ راجہ کی لڑکی کو ایک تو اپنے شوہر کے گم
ہو جانیکا غم تہا دوسرے بیٹے کے مارے جانیکا اندیشہ لاحق حال ہوا تو اوس نے اپنے پیٹ مین خود چہری
کہالی اور مر گئی کنیزون نے لڑکا اوس کے پیٹ سے زندہ نکالا اور راجہ کے روبرو لے گئین راجہ نے
بسبب بے مادری و بے پدری اوسپر رحم کیا اور پرورش کا حکم دیا جب سن بلوغ کو پہونچا راجہ نے
اوسکو ہر کام مین لائق و فائق پایا اور مالوہ کا ملک اوسکو عطا فرمایا بکرماجیت آداب بجا لایا اور
عرض کی کہ بڑا بہائی میرا بہرتہری اس لائق ہے کہ راجہ اوسکو مالوے کا راج عطا کرین اور مین چہوٹا
ہون اونکی خدمت مین حاضر رہا کرونگا راجہ کو یہہ آداب بکرماجیت کا پسند آیا اور اوسکے کہنے سے
راج ملک مالوہ کا بہرتہری کو دیا اور وزارت کا عہدہ بکرماجیت کے سپرد کیا پس یہہ دونو بہائی
مالوہ مین گئے اور شہر اُجین کو دار الریاست بناکر راج کرنے لگے چونکہ راجہ بہرتہری عیش
دوست تہا اور رانی سیتا المشہور پنگلا کے ساتہہ اوسکی کمال محبت تہی اکثر اوقات وہ محلون
مین عیش و عشرت مشغول رہتا اس باب مین بہت مرتبہ بکرماجیت نے اوسکو سمجہایا وہ باز نہ آیا
بلکہ رانی پنگلا بکرماجیت کی جانی دشمن ہوگئی اور راجہ بہرتہری نے رانی کے کہنے سے بکرماجیت
جیسے خیرخواہ بہائی اور لئیق وزیر کو سلطنت سے خارج کر دیا بلکہ حکم دیا کہ یہ شخص کو میری
قلمرو سے باہر نکالدیا جائے فوراً حکم کی تعمیل ہوئی اور بکرماجیت تنہا وطن سے بے وطن

ہوکر نکالا گیا اور وہ دنیا کے کم مہر و بیوفا کی حرکت سے ایسا دل سرد ہوا کہ ویرانی مین جاکر یاد
حق مین مشغول ہوا چند سال کے بعد ایک روز راجہ بھرتھری دربار مین بیٹھا تھا کہ ایک برہمن چند آیت
حاضر آیا اور ایک میوہ نئی وضع کا بادشاہ کی حضور مین گذرانا اور عرض کی کہ چند سال کی ریاضت
و عبادت کے بعد مجھکو خدا کی جناب سے یہہ بہشتی میوہ جسکے کھانے سے انسان موت کو نہ پہنچے [illegible]
خضر کی طرح زندہ جاوید ہو جاتا ہے عطا ہوا ہے چونکہ مجھکو مرجانا زندہ رہنے سے عزیز تر ہے اس لیے
مین نہین چاہتا کہ اسکو کھاؤن بلکہ چاہتا ہون کہ آپکو کھلاؤن کہ راجہ کی دائمی زندگی سے تمام
زمانہ کا فائدہ ہے راجہ نے وہ میوہ برہمن سے لے لیا اور اسکے عوض مین بہت کچھ انعام دیا مگر راجہ
کا بھی دل نہ چاہا کہ اوس میوہ کو خود کھائے بلکہ یہہ چاہا کہ رانی پنگلا کو جسکے ساتھ راجہ کی کمال محبت تھی
کھلائے غرض راجہ محل مین گیا اور وہ میوہ رانی کے حوالے کر دیا اور حکم دیا کہ تو اسکو کھا لے کہ کبھی ضعیف
نہو اور نہ موت کے صدمہ کا صدمہ اوٹھائے چونکہ اوس رانی کا ایک دوست بادشاہی میر آخور تھا اور وہ
اوسکو اپنی جان سے زیادہ چاہتی تھی اوس نے راجہ سے پوشیدہ وہ میوہ اوسکو دیدیا اور کہا کہ تم
اسکو کھاؤ تو موت کے پنجہ سے اپنی جان بچاؤ میر آخور اوس میوہ کو اپنی آشنا بیسوا کے پاس لے گیا جسکا
نام لاکھا بیسوا تھا اور کہا کہ آج خدا کی مہربانی سے مجھکو یہہ میوہ جسکے کھانے سے حیات ابدی
ملتی ہے ملا تھا مگر مین اپنی جان سے تجھکو زیادہ چاہتا ہون تو اسکو کھا لے بیسوا نے وہ میوہ میر آخور
سے لے لیا اور جی مین سوچی کہ مین تمام عمر زنا و بدکاری کرتی رہی ہون اب جو حیات ابدی
پاؤنگی تو بھی میرا کام وہی رہیگا گناہ سے بچنا میرا محال ہے بلکہ یہہ حیات میرے لیے موت ہے
یہہ میوہ تو اس لائق ہے کہ راجہ کھائے اور زندہ جاوید ہو جاوے جسکے جسم سے ہزارون فیض
جاری ہین خلق خدا تمام اوسکے سایہ دولت مین آرام پاتی ہے یہہ سوچکر وہ دوسرے روز
راجہ کے دربار مین آئی اور وہ میوہ نذر گذرانا راجہ نے فوراً پہچان لیا اور بعد تحقیقات
اصل حال مقدمہ کا راجہ پر ظاہر ہو گیا رانی نے جب دیکھا کہ میری دوستی کا پردہ جو میر آخور کے
ساتھ ہے سب کھل گیا ہے نہایت شرمسار و خجل ہو گئی اور اپنے آپ کو محل سے گرا کر مر گئی

وس روز راجہ بہی عورت کی ساتہہ محبت رکہنے اور اپنی حقیقی بہائی بکرماجیت کے جلا وطن
کر دینے سے پچہتایا اور رونیا اوسکے دلپر ایسی سرد ہوگئی کہ دوبارہ اوسکو سلطنت کی خواہش نہ ہوئی
دولت وحکومت کو ترک کرکے جنگل مین گیا اور بذریعہ عبادت وریاضت کے حیات ابدی پائی
راجہ جب سلطنت چہوڑکر اوجین سے نکل گیا اور سلطنت بے راجہ وفرمانفرما رہ گئی تو کمال خرابی
و ویرانی مالوہ مین برپا ہوئی تمام علاقہ دیوان خونخوار وحشیان مردم آزار نے اوجاڑ دیا اور
دار الحکومت اوجین پر ایک دیو سرپتال نام نے قبضہ کرلیا اوسکی خوراک آدمی کا گوشت تہا ہزارون
آدمی اوس نے شہر کی رعایا مین سے کہا لیے ہزارون جان بچاکر بہاگ گئے ہزارون نے دیو کے
خوف سے خودکشی کی آخر جب سرپتال نے دیکہا کہ اگر یہہ شہر ایک ہی مرتبہ اوجڑ گیا تو مین اپنی
خوراک روزمرہ کہان سے لونگا تو اوس نے یہہ بات مقرر کردی کہ شہر کے لوگ ہر روز ایک آدمی
مجکو کہانے کے لیے دیدیا کرین اور اوسکے ساتھ طعام قسم شیرینی وحلوا وغیرہ سے مہیا کردیا کرین وہ
آدمی جو میری خوراک کے لیے آیا کرے ہر روز تمام روز تخت شاہی پر بیٹہکر حکومت کیا کرے
شام کو وہ تخت پر ہی اوسکو مین کہا لیا کرونگا ناچار یہہ امر شہر والون نے منظور کیا اور ہر روز
جو نیا بادشاہ قرار پاتا شام کو وہ لقمہ شکم دیو کا ہوجاتا چند سال اسیطرح گذر گئے آخر یہہ اتفاق
حسنہ وقوع مین آیا کہ گجرات سے ایک قافلہ سوداگران غلہ فروش کا مالوہ کو آیا جب سوداگر
متصل اوجین کے پہونچے شہر کی بربادی کا حال سنکر رات کو وہ دریا کے کنارے پر اتر پڑے
اون مین راجہ بکرماجیت بہی تہا جو اپنے وطن مالوہ کے دیکہنے کے شوق سے گجرات سے
سوداگرون کے ہمراہ ہولیا تہا جب آدہی رات گذری جنگل سے ایک گیدڑ نے آواز دی کہ اس
دریا کے اندر ایک آدمی کی نعش بہتی ہوئی چلی آتی ہے اوسکے پاس چار لعل قیمتی ہین
پس جو شخص اوس مردہ کو دریا سے نکالکر میرے کہانے کے لیے خشکی مین ڈالدیوے وہ چارون
لعل لے لیوے بلکہ اس کار ثواب کے عوض مین اوسکو تمام ہندوستان کی سلطنت بہی ملیگی
بکرماجیت چونکہ دام ودد وحش وطیور کی زبان سمجہتا تہا یہہ آواز سنکر دریا پر جا کہڑا ہوا ایک

گھڑی کے بعد یک آدمی کی نعش بہتی ہوئی اوسکو نظر آئی وسکو اوس نے پکڑ لیا چارون لعل
اوسکی جیب سے نکال لیے اور اوسکو گیدڑ کے کہانے کے لئے خشکی مین ڈالدیا اور بہید وار حصول
سلطنت کا ہوا جب دن ہوا تو شہر کے دیکہنے کے لیے بکرماجیت گیا تمام کارخانہ برہم و درہم
دیکہا محلون کے محلے اوجڑے ہوئے پائے جب بازار مین گیا تو دیکہا کہ ایک شخص فیل سوار سوار
پیادہ کے تجمل کے ساتہہ سوار چلا جاتا ہے اور ماباپ اوس کے جو قوم کے کمہار تہے اوس کے پیچہے روتے
چلاتے سر پر خاک اوڑاتے ہوئی چلے جاتے ہین یہہ دیکہکر بکرماجیت کو حیرت دامنگیر ہوئی اور لوگون
سے اصل حال دریافت کیا بازار والون نے تمام قصہ بیان کردیا کل ماہیت سے واقف ہوکر بکرماجیت
دربار مین گیا اور کہا کہ تم آج اس کمہار کے لڑکے کی جگہہ مجہکو راجہ بناؤ مین اپنی جان اس شہر
پر فدا کرتا ہون اگر رات کو مین دیو پر غالب آیا تو سلطنت حق میرا ہے اور اگر دیو نے مجہکو
مار لیا تو اختیار ہے کل اسکو پہر راجہ بنادینا لوگون نے مسافر جانکر ہرچند بکرماجیت کو اس ارادہ
سے باز رکہا مگر اسنے نمانا اور راجہ ہونے پر مصر ہوا آخر امرا نے بکرماجیت کو ایک روز کے لیے
راجہ بنایا تمام روز یہہ تخت نشین ہوکر سلطنت کرتا رہا جب شام ہوئی تو تمام امرا و ملازم
شاہی اسکو تنہا تختگاہ مین چہوڑکر اپنے اپنے گہر چلے گئے دو گہڑی رات گئے تو بیتال پہر
دیو آیا پہلے اوس نے ایکسو من شیرینی وغیرہ لذیذ غذائین نوش کین پہر بکرماجیت کی طرف متوجہ
ہوا اور چاہا کہ اسکو بہی نوش جان کرے بکرماجیت اوسکو دیکہکر اوٹہہ کہڑا ہوا اور دیو کے ساتہہ
کشتی شروع کی چونکہ بکرماجیت کے جسم مین ایکہزار ہاتہی کا زور تہا فی الفور دیو کو گرالیا اور چاہا
کہ دیو کو مارڈالے دیو بخوشامد پیش آیا اور بہزار منت عرض کی کہ مین اس شہر سے چلا جاتا ہون
تخت سلطنت کا تجہکو مبارک ہو آیندہ مین کبہی اسطرف رخ نہین کرونگا بلکہ جب تو مجہکو
کسی مشکل کے وقت یاد کریگا حاضر ہوکر خدمت کرونگا غرض بکرماجیت نے اوس سے عہد لیکر رخصت
کیا اور خود تخت شاہی پر تمام رات آرام تمام سورہا جب صبح ہوئی شہر کے لوگ بکرماجیت
کے حال دیکہنے کو آئے دیکہا کہ صحیح وسلامت موجود ہے اس بات پر سب خوش ہوئے اور اسنے

بلکہ اوسکو ملک راج کا دیا جب ثابت ہوا کہ یہہ شخص وہی بکرماجیت راجہ بہرتہری کا بہائی اور وزیر ہے تو سب نے شکرانہ ادا کیا کہ حق بحقدار عاید ہوا۔

یہہ بادشاہ بڑا دانا عالم فاضل بہادر سخی جامع طریقت و حقیقت تہا علما و فضلا کی بہہ بڑی توقیر کرتا اسکے وقت شہر اجین معدن علوم و فنون ہو گیا تہا خزانہ شاہی مین سے یہہ اپنی گذارہ خاص کے لیے کچہہ نلیتا اور اپنی اجرت و محنت روزمرہ سے گذارہ کرتا تمام جانور دن کی زبان سے اسکو آگاہی تہی اپنی سلطنت کے وقت اس نے اپنی قلمرو کو وسیع کیا ولایت دکن و اوڑیسہ و بنگ و بہار و گجرات و سومنات کو بزور شمشیر اپنے تصرف مین لایا پہر شہر اندرپت جو دہلی کی بجاے سکونت راجہ اندرپت اسکے مقابل ہوا اور لڑائی مین مار گیا اسکے مارے جانے کے بعد تمام ولایت وسیع ہند کی اسکے تحت مین آگئی خطہ پنجاب کا بہی شہر کابل تک اسکی حکومت مین شامل ہوا اخیر عمر مین راجہ سالباہن والی دکن جو پہلے اسکا مطیع تہا اطاعت سے پہر گیا بکرماجیت نے اوسپر لشکر کشی کی عند المقابلہ بکرماجیت کی فوج بہاگ نکلی اور یہہ راجہ سالباہن کی قید مین آگیا اوس نے براہ بیرحمی ایسے رحیم و کریم و ہنرمند راجہ کو قتل کر دیا قتل کے وقت جب سالباہن نے بکرماجیت کو روبرو بلایا تو کہا کہ جو تیرے دل کی آرزو ہو بیان کر بکرماجیت نے جواب دیا کہ اگر تو میری تاریخ کو اپنے دفترون مین جاری رکہے تو جو امر دینے مین داخل ہے اسبات کو اوس نے منظور کیا اور سمت بکرمی کے رائج رہنے کا حکم دیا کہ اوس روز سے آجتک رائج ہے۔ نسخہ راجہ ولی اور راج ترنگی مین قصۂ وفات راجہ بکرماجیت کا اسطرح پر درج ہے کہ راجہ کی اخیر عمر مین سمندرپال جوگی راجہ کا مصاحب و مقرب بنا اور اوسنے اپنے شعبدے و طلسمات عجیب و غریب دکہلا کر راجہ کو اپنا معتقد بنایا آخر جوگی کے دل مین ہوس سلطنت کی دامنگیر ہوئی تو اوس نے راجہ کو کہا کہ تمہارا جسم اب ضعیف ہو گیا ہے تم کو چاہیے کہ اس جسم کو چہوڑ کر کسی جوان جسم مین آ رہو اور مجہکو یہہ علم یاد ہے کہ ایسے عمل مین لانے سے انسان کی روح ایک جسم سے نکلکر دوسرے جسم مین جا سکتی ہے راجہ نے یہہ

عمل اوس سے سیکھا اور ایک روز امتحاناً اپنا جسم چھوڑ کر دوسرے جسم مین کہ ایک نوجوان آدمی کا
جسم تھا داخل ہوا جب راجہ کا جسم خالی ہوگیا تو سمندرپال اپنا قالب چھوڑ کر راجہ کے قالب مین
آگیا اور جس قالب مین راجہ کی روح داخل ہوئی تھی اوسکو قتل کر ڈالا اس فریب سے سلطنت
کا مالک ہوا بعضون کا قول ہے کہ راجہ بعمر طبعی پہونچکر مرگ اتفاقیہ سے مرگیا عمر راجہ بکرماجیت کی بقول
اہل ہند ایکہزار ایک سو سال ہوئی ۞

ذکر خاندان سمندرپال اور اوسکی اولاد کا

بعد وفات راجہ بکرماجیت کے سمندرپال جوگی باتفاق اہل دربار بادشاہ ہوا اور چوبیس سال
سلطنت کی پھر راجہ چندرپال چالیس سال پانچ ماہ پھر راجہ نین پال اکیاون سال پانچ ماہ پھر راجہ
دیس پال سینتالیس سال دو ماہ پھر راجہ سنگہ پال اڑتالیس سال پھر راجہ سوبہ پال ستائیس سال
گیارہ ماہ پھر راجہ لکھپال اڑتیس سال چھ ماہ پھر راجہ امرت پال ستائیس سال چھ ماہ پھر راجہ بہی پال
پچپن سال پانچ ماہ پھر راجہ بھیم پال اڑتالیس سال آٹھ ماہ پھر راجہ گوبند پال سینتیس سال نو ماہ
پھر راجہ بینی پال اوّل تنتالیس سال دو ماہ پھر راجہ ہرپال چوبیس سال نو ماہ پھر راجہ مدن پال اکتیس
سال دو ماہ پھر راجہ کرم پال سینتالیس سال پانچ ماہ پھر راجہ بکرم پال چوالیس سال تین ماہ پشت
بپشت سولہ راجے راجہ ہوتے رہے راجہ بکرم پال آخری اپنی آخیر عمر مین راجہ تلوک چند والی
بہرائچ پر لشکر کشی کی اور لڑائی مین مارا گیا تین سو تنتالیس سال اس خاندان کی سلطنت رہی۔

ذکر خاندان تلوک چند اور اوسکے خاندان کا

بعد اختتام خاندان سمندرپال جوگی کے تلوک چند بہادر ساسی علاقہ بہرائچ سے آکر اندرپت
کے تخت پر بیٹھا اور دو سال سلطنت کی مرگیا اوسکے بعد راجہ کرم چند بائیس سال سات ماہ پھر راجہ
کلیان چند چار سال تین ماہ پھر راجہ رام چند چودہ سال دو ماہ پھر راجہ ہرچند اٹھارہ سال چھ ماہ پھر راجہ کلیان چند تیرہ
سال سات ماہ پھر راجہ بھیم چند اٹھارہ سال تین ماہ پھر راجہ گوبند چند بائیس سال دو ماہ چونکہ راجہ گوبند چند لاولد تھا اوسکی بیوہ
اوس کی جگہہ جانشین ہوئی مگر وہ بھی ایک سال کے بعد رحلت کر گئی اس خاندان مین بس

راجون نے راج کیا اور ایکسو پنیتالیس سال سلطنت رہی ؛

ذکر خاندان راجہ مہر پریم اور اوسکی اولاد کا جو فقیری سے بادشاہ ہوا

بعد اختتام خاندان تلوک چند کے اُمرا ے دربار نے ایک شخص فقیر خدا پرست کو جسکا نام مہر پریم تہا تخت نشین کیا وہ سات سال پانچ ماہ راجہ رہا پہر راجہ گوبند پریم تیئیس سال تین ماہ پہر راجہ گوپال پریم پندرہ سال تین ماہ پہر راجہ مہا پریم جانشین ہوا اسنے چہہ سال آٹھہ ماہ راج کیا چونکہ یہہ شخص عابد خدا پرست تہا اسکو دنیا کی سلطنت خوش نہ آئی اور تارک ہوکر گوشہ نشین ہوا چار راجہ اس خاندان کے ترپن سال تک فرمانفرما رہے ؛

ذکر راجہ دہبی سین اور اوسکے جانشینون کا

مہا پریم کی ترک سلطنت کے بعد جب تخت دہلی کا خالی ہوا تو بہت سے راجون کو اسکی طمع دامنگیر ہوئی مگر راجہ دہبی سین راجہ بنگالہ نے سب سے اول سبقت کی اور آکر قابض ہوگیا اور بہارہ سال پانچ ماہ راج کیا اوسکے مرنے کے بعد راجہ بلاول سین بارہ سال چار ماہ اور راجہ کیشو سین پندرہ سال دو ماہ اور راجہ مادہو سین گیارہ سال چار ماہ اور راجہ سور سین بست سال دو ماہ اور راجہ بہیم سین پنجسال دو ماہ اور راجہ کانگ سین چار سال نو ماہ اور راجہ ہری سین بابیسال دو ماہ اور راجہ لکہمن سین بیسال گیارہ ماہ اور راجہ نراین سنگہ دو سال تین ماہ اور راجہ لکہمن سنگہ چہبیس سال گیارہ ماہ اور راجہ دہور سین گیارہ سال تین ماہ فرمانفرماے ہندوستان رہے مگر چونکہ راجہ دہور سین بڑا ظالم و خود پرست و بے انصاف تہا اوسکے امرا اوس کے دشمن ہوگئے اور یہہ بے انتظامی دیکہہ کر راجہ دیپ سنگہ کوہ سوالک سے اوسپر حملہ آور ہوا اور دہور سین لڑائی مین مارا گیا بارہ راجے اس خاندان کے فرمان فرما ہوئے اور ڈیڑہ سو سال تک سلطنت رہی ؛

ذکر سلطنت راجہ دیپ سنگہ اور اوسکی اولاد کا

دیپ سنگہ جب کوہ سوالک سے آکر دہلی مین فرمان فرما ہوا تو ستائیس سال سلطنت کی پہر راجہ رن سنگہ بائیس سال دو ماہ پہر راجہ راج سنگہ نو سال آٹھہ ماہ پہر راجہ ہر سنگہ چہیالیس سال

آٹھہ ماہ پہر راجہ نرسنگہ پچیس سال تین ماہ پہر راجہ جیون سنگہ آٹھہ سال پانچ ماہ پشت بپشت
فرمان فرما ہے چونکہ راجہ جیون سنگہ نہایت غافل اور بیخبر تہا اسپر پرتہی راج المشہور
رائے پتہورا حاکم سیر اٹہہ جو پہلے جیون سنگہ کا مطیع و نائب تہا حملہ آور ہوا اور جنگ مین فوج
دہلی کی بہاگ نکلی جیون سنگہ پہاڑ کو بہاگ گیا دہلی کا تخت رائے پتہورا کے نصیب ہوا اس خاندان
کے چہہ راجون نے ایکسو اونتالیس برس راج کیا۔

ذکر سلطنت رائے پتہورا آخری راجہ دہلی کا

یہہ راجہ قوم کا چوہان راجہ بلدیو چوہان کی اولاد مین سے تہا راجگان قوم تونور المشہور تونور پر
غالب آکر بلدیو نے حکومت پائی اور راجہ ہائے قوم تونور انگپال وغیرہ تہے جنہون نے شہر اندرپت
کے پاس شہر دہلی کو آباد کیا تہا بلدیو کی ساتوین پشت مین یہہ رائے پرتہی راج المشہور رائے پتہورا
تہا جسنے دہلی کے تخت پر قبضہ پایا اور بڑا راجہ ہندوستان کے راجون مین ہوگیا علما و فضلا و منجم
اسکے دربار مین بہت رہا کرتے تہے ایکدفعہ منجمون نے اس سے کہا کہ ایک ستون لوہے کا بنواکر
اور اوسپر آپ کا نام لکہہ کر اگر بساعت مقررہ باشک ناگ کے سرپر جو زیر زمین ہے ٹہوک دین
تو پہر باشک ناگ اس سرزمین سے سر ہلا نہ سکیگا اور ہمیشہ کے لئے سلطنت تمہاری خاندان مین
رہیگی راجہ کو یہہ تجویز پسند ہوئی اور منجمون نے اپنی تجویز سے وہ کیلی بطور ستون بنواکر بوقت مقررہ
از روے علم نجوم زمین مین ٹہونک دی اور راجہ سے جاکر مبارکبادی کہ اب آپ کی سلطنت
تاقیام قیامت قائم رہیگی کیونکہ وہ کیلی باشک ناگ کے عین سرپر لگی ہے یہہ بات سنکر راجہ کے
دل مین شبہ پیدا ہوا اور منجمون کی تقریر نے اوسکی عقل کے میزان مین کچھہ وزن نہ پایا اور چاہا
کہ منجمون کے قول کی تصدیق کرے اسلیے کیلی کے اوکہاڑنے کا حکم دیا جب وہ کیلی اوکہاڑی
گئی تو کیلی کے نیچے کے سرے کو خون لگا ہوا نظر آیا یہہ حال دیکہہ کر راجہ بہت پچہتایا اور منجمون سے
کہا کہ کسیطرح دوبارہ یہہ کیلی زمین مین اوسیطرح ٹہوکی جاوے منجمون نے کہا کہ وہ وقت
اب پہر ہاتہہ نہین آسکتا اور نہ ممکن ہے کہ اب وہ کیلی پہر باشک ناگ کے سرپر لگے حسب الحکم

نے بہت اصرار کیا تو منجموں نے پہر وہ کیلے زمین مین ٹھونک دیے مگر وہ تاثیر حاصل نہ ہوئی اسکے
وقت سلطان شہاب الدین غوری نے ارادہ تسخیر دہلی کا کیا اور شکست کھاکر واپس گیا
اوسکو شکست دیکر اسکی مزاج مین بڑا غرور پیدا ہوا چونکہ راجہ جے چند حاکم قنوج نے جو قوم کا راٹھور
تھا اوہمین ایام مین چاہا کہ جشن جگ راجسو مہیا کرے اور کل راجاؤن کو جمع کرکے اپنی لڑکی کی شادی
کسی راجہ کے ساتھہ کردے اس تقریب سے اوسنے کل راجون کو طلب کیا پرتھی راج بھی اوسی مین بلایا
گیا مگر یہہ بعض و راندازون کے کہنے سے شامل جشن کے نہوا راجہ قنوج اسکی غیر حاضری سے رنجیدہ
ہوا اور رائے پتہورا کی سونے کی تصویر بنواکر بطور دربان جشن گاہ کے دروازے کی آگے کھڑی
کردی رائے پتہورا نے جب یہہ خبر پائی غیرت کی آگ سے جلگیا اور پانسو چیدہ جوان ہمراہ لیکر یکبارگی
قنوج پر جا پڑا اپنی تصویر اوٹھا لایا اور بہت سی فوج راجہ قنوج کی قتل کرکے واپس آیا چونکہ
راجہ قنوج اوسوقت پر جگ کے انتظام مین مصروف تہا بہرحال اوسنے اوس کام کو بانجام
پہونچایا مگر راجہ کی بیٹی نے حاضرین جلسہ مین کسی راجہ کو شوہری قبول نکیا اور رائے پتہورا کی چستی
و چالاکی دیکھہ کر دہ صدل سے عاشق ہوگئی اور چاہا کہ اوسکو اپنا شوہر بنائے جب یہہ حال راجہ قنوج
پر کھلا تو وہ بیٹی کی صورت سے بیزار ہوگیا اور شہر کے باہر اوسکے لیے علیحدہ ایک سونیکا مکان مقرر
کردیا یہہ خبر جب رائے پتہورا کو پہونچی چاند نام بادفروش کو اپنی طرف سے وکیل بناکر راجہ قنوج
کے پاس بدرخواست ناطہ دختر کے بہیجا اور خود بہی اون سوارون مین جو چاند کے ساتھہ قنوج
کو روانہ ہوے تھے بتغیر لباس ہمراہ ہولیا جب قنوج پہونچا چستی و چالاکی راجہ کی دختر کو اوس
محل سے نکال لایا اور بسبیل استعجال روانہ دہلی ہوا یہہ خبر جب راجہ قنوج کو پہونچی اسکی گرفتاری
پر فوج مامور کی اور فریقین کے آپس مین سخت محاربہ وقوع مین آیا اور سات ہزار آدمی فریقین
سے کام آیا اور رائے پتہورا راجہ قنوج کی لڑکی کو لیکر دہلی مین آیا اور ایسا مستغرق عیش و عشرت
ہوا کہ انتظام سلطنت سے بالکل غافل و بے خبر ہوگیا جب یہہ خبر سلطان شہاب الدین غوری کو
پہونچی اوسنے پہلے راجہ قنوج کے ساتھہ سازش کی اور اوسکو اپنے ساتھہ ملا یا پہر بڑے زور و شور

لشکر کے ساتھہ دہلی پر حملہ کیا چونکہ اوسوقت راجہ عیش مین تہا اور حکم تہا کہ تین ماہ تک کوئی بد خبر کوئی شخص راجہ کو نہ سنائے اس لئے کسی نے اطلاع اس امر کی راجہ کو نہ کی جب سلطانی لشکر پاس سے اوترا وزیر نے ترسان و لرزان معرفت چاند ابہاٹ کی کہ اوس سے زیادہ اور کوئی محرم راز و مصاحب خاص راجہ کا نہ تہا اس امر کی اطلاع راجہ کو کی چونکہ پہلے راجہ سلطان شہاب الدین کو شکست فاش دیچکا تہا اب دفعہ بہی راجہ نے اوسکی لڑائی کو کچھہ بڑی بات نہ جانا اور بعد اختتام مدت عیش کے محل سے نکلا چہ ایسی جلدی کہ دشمن سر پر آ کہڑا ہوا تہا اجتماع فوج کا ممکن نہ تہا اور دشمن دونو طرف سے حملہ آور تہے یعنے ایک طرف تو راجہ قنوج کی فوج اور دوسری طرف سلطانی لشکر قریب آ پہنچا تہا اس لئے راجہ کو لڑائی مین ایسی شکست ہوئی کہ فوج بہاگ گئی اور راجہ مع چند امراؤ کے گرفتار ہوکر مقتول ہوا اور راجہ کے بیٹے نے شہر دہلی حوالہ سلطان کے کرکے اپنی جان بچالی اور یہہ واقعہ سمت ۱۲۴۹ بکرمی مطابق ۵۸۸ ہجری وقوع مین آیا اوس روز سے حکومت اہل اسلام کی ہند مین ہوگئی ؞

دوسرا چمن ہندوستان کے راجون اور رئیسون کے حال مین جو فی الحال اپنے علاقون مین ماتحت حکومت ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا شاہنشاہ ہند و انگلنڈ دامت سلطنتہا حاکم ہین

ذکر خاندان جنوار یعنے ریاست بلرام پور ضلع گونڈہ علاقہ اودہ

فی زماننا مالک و رئیس اس ریاست کے جناب آنریبل مہاراجہ سر دگ بجی سنگہ صاحب بہادر کے سی ایس آئی ہین جن کے ارشاد اور ایما سے اس کتاب کی یہہ دوسری جلد تصنیف کی گئی یا اصلی وجہ ہوا کہ اپنے محسن کا حال اور اون کے بزرگون کا ذکر خیر راقم کو لکہنا منظور ہے اول اس جلد مین درج کرے اور جسقدر حال مولف کو کتاب احسن التواریخ مولفہ سید آقا حسن رضوی لکہنوی المتخلص بہ امانت و منشی جواہر سنگہ المتخلص بہ جوہر مصاحب حضور پرنور مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح سے حاصل ہوا ہے خلاصہ اوسکا بتقریر ناظرین و سامعین اہل یقین کے کان تک پہونچائے اور بہرہ اندوز سعادت ابدی ہو ۔

— وہو ہذا — یہہ خاندان اولاد راجہ بریار ساہی کی مشہور ہے جو سمت ۱۲۰۲ بکرمی مین تاج الدین
شاہ غوری کی قید مین بسبب عداوت بہائیون کے آگیا تہا اور مدت تک قید مین رہا آخر کسی
فقیر خدا پرست نے اوسکو خواب مین آکر ارشاد کیا کہ یہہ درخت برگد جو تمہارے روبرو ہے اسکی ایک
شاخ توڑ کر ہاتہہ مین لیلو اور جلد و کوئی شخص تمہارا مزاحم و مانع نہوگا اور جس مقام پر جاکر تم اس شاخ
کو زمین پر رکھ دوگے اوسی علاقہ کو تم اپنا وطن اور ریاستگاہ تصور کرو راجہ نے اوس خواب کو
الہام غیبی جانا اور اوسپر عمل کیا قید سے نکلکر اور وہ کو آیا جب مقام دہرسوان متعلق ضلع بہرایچ
پہونچا وہ شاخ زمین پر رکھ دی اور بنا ریاست و حکومت کی قایم کی اکثر لوگ اطاعت مین
آئے کچہہ عرصہ کے بعد بادشاہ بارادۂ زیارت مقبرۂ حضرت سلطان سالار مسعود غازی شہید کے
بہرایچ کو آیا تو راجہ بہی بادشاہی دربار مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسپر مہربان ہوکر انتظام
اس علاقہ کا راجہ کے اختیار مین دیدیا پہر تو شاہی نایب ہوکر راجہ نے بڑے بڑے سرکشون کو
جو اس علاقہ مین رہتے تہے زیر کیا اختیار حکومت کا اپنے اختیار مین لیا آخر سینتیس سال حکومت
کرکے فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اچل دیو سمت ۱۲[illegible] بکرمی مین جانشین ہوا اور سولہ برس حکومت
کرکے مرگیا پہر اوسکا بیٹا دہیر ساہی گدی نشین ہوا اوس نے بیالیس سال حکومت کی پہر راجہ رام ساہی
پہر راجہ بشن ساہی پہر راجہ گنگا سنگہ پہر راجہ گنیش سنگہ پہر راجہ لچہمی نرائن پہر راجہ کلیان ساہی پہر
پہر راجہ مادہو سنگہ بن گنیش سنگہ پہر راجہ بلرام ساہی ایک دوسرے کے بعد حاکم و فرمان فرما
ریاست کے رہے بلرام ساہی نے شہر بلرامپور آباد کیا اور بڑی نیکنامی کے ساتہہ دنیا سے رحلت کی
اوسکے بعد راجہ کلیان ساہی پہر راجہ پران چند پہر راجہ تیج ساہی پہر راجہ مہر سنگہ پہر راجہ
چتر سنگہ اپنے اپنے وقت مین فرمانروا رہے چتر سنگہ کے وقت نواب سید وجد علی ناظم اودہ نے
اوسپر لشکر کشی کی اور شکست کہا کر قتل ہوا راجہ چتر سنگہ کے بعد راجہ نرائن سنگہ جانشین ہوا
اوسپر نواب منصور علی خان ناظم نے یورش کی اور شکست کہا کر بہاگ گیا نرائن سنگہ کے
بعد راجہ انوپ سنگہ پہر پرتہی پال سنگہ پہر انوپ سنگہ پہر راجہ نول سنگہ اپنے اپنے عہد تک حاکم رہا

ریاست کے ہیے راجہ نول سنگہ بہادر وجو افردر جہ تہا بائیس لڑائیان یہہ اپنی حکومت کے عہد مین
لڑا اور ہر ایک مین فتحیاب رہا احمد علیخان ناظم سے بہی اس نے جنگ کئے اور اوسکو شکست دے
اوس کے بعد ۱۸۳۴ بکرمی مین راجا ارجن سنگہ جانشین ہوا اسکے گہر جب راجہ جے نرائن سنگہ پیدا
ہوا تو پنڈت بشرام نام نے از روئے علم نجوم حکم دیا کہ یہہ لڑکا نہایت تیز طبع و عقیل و فہیم ہوگا
مگر عمر اسکی پچیس برس سے زیادہ نہو گی اس بات سے راجہ نہایت غمناک ہوئے بشرام نے پہر احکام نجوم
مین غور کی تو خوشخبری دی کہ آج سے ساتوین سال ایک اور نونہال نور چشم جاہ و اقبال کا نشانہ ظفر
اجلال مین پیدا ہوگا جسکے روی منور سے تمام خاندان آفتاب کیطرح منور ہو جائیگا اور تالیس برس کی
عمر مین وہ تلسی پور وغیرہ پر قبضہ پائیگا غرض جب وہ عرصہ گذر چکا تو راجہ کے گہر امیدواری ہوئی
اور باوجود گذرنے عرصہ دس ماہ کے بیٹی بیٹا پیدا نہوا اوسپر سب لوگون کو گمان گذرا کہ یہہ کوئی بیماری
ہے اور پنڈت بشرام کو بلا کر حال بیان کیا اوس نے کہا کہ یہہ مولود سعادت آمود گیارہ ماہ کے بعد پیدا
ہوگا جب ایک ماہ اور گذر چکا تو بماہ اگہن ۱۸۴۰ بکرمی مہاراجہ ڈگبجی سنگہ بہادر فرمان فرمای حال پیدا
ہوئے راجا ارجن سنگہ نے اس شکرانہ مین بہت سا روپیہ خیرات کیا جب مہاراج سات برس کے
عمر کو پہنچے نہایت ہوشیار اور باخبر نکلے بے مدد غیر گہوڑے پر سوار ہو جاتے اور اوسی زمانہ مین
جو لال بہادر سنگہ راجہ اکونا جسکو جنون کا مرض تہا بہت سا لشکر اور توپین لیکر راجا ارجن سنگہ پر
چڑہ آیا اور دو کوس پر ڈیرہ کر کے راجہ کو لڑنے کے لئے بلا بہیجا گئے اور اوسکو جنونی ہم خاندان
تصور کر کے گہر بیٹہہ رہے مگر مہاراجہ ڈگبجی سنگہ بہادر باوجود کمسنی کے نہ رہ سکے بڑے بہائی
سے جا کر ذکر کیا جب اونہون نے نہ سنا تو والد کی خدمت مین عرض کی اونہون نے براہ خوش مزاجی
فرمایا کہ اگر ہم کچہہ نہین کر سکتے تو تم جاؤ دیکہین کیا کرتے ہو یہہ حکم پاتے ہی فوج کی تیاری کا
حکم دیا اور اپنی والدہ سے روپیہ لیکر تنخواہ کی تقسیم شروع کی اگرچہ افسران فوج اونکو بچہ سمجہکے
آڑے حیلے کرتے رہے اور نہ چاہا کہ بے حکم بڑے راجہ کے سوار ہون مگر بعض لوگون نے کمرین
باندہ لین اور ہمراہ روانہ ہوئے اور چہٹ پٹ بیلا گہاٹ اوتر گئی یہہ حال سنکر مہاراج کی

بڑی ہوا الدولہ نے ایکہزار سپاہی مدد کو بہیجا جب راجہ صاحب نے سُنا کہ صاحبزادہ پار اُتر گیا تو اُمراؤ
کو واپسی کے لئے مامور کیا وہ دوڑے آئے اودہر جب دشمن نے سُنا کہ فوج آتی ہے بہاگ کر
موضع تتہرا کو چلا گیا اور مہاراج واپس آئے دوسرے روز خبر پہونچی کہ راجہ کونانے کئی ایک
گانو کہ لوٹ کے جلا دیا ہے تمام علاقہ مین قیامت برپا کر دی ہے اسلئے فوج اوسکی سرکوبی کو
مامور ہوئی اور بعد ایک جنگ صعب کے دشمن مغلوب ہوا اُسی عمر مین مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر
ہر طرح کے علم و ہنر مین طاق و شہرۂ آفاق ہوئے تیر لگانا والد بزرگوار سے سیکہا گہوڑے کی
سواری کی تعلیم بڑے بہائی سے پائی علم ناگری دیوان رام پرشاد اور فارسی میرزا ذوالفقار
بیگ سے پڑہا شناوری کے فن مین کامل ہوئے علم موسیقی مین بہی یگانۂ روزگار ہوئے
نظم و نثر مین بہی وہ کمال پایا کہ متقدمین سے گوئے سبقت لے گئے سنہ ۱۸۳۰ بکرمی مین راجہ ارجن سنگہ
سرگباش ہوئی اور ریاست کی گدی پر راجہ جے نراین سنگہ نے قیام کیا یہہ نوجوان بعد حصول ریاست
کے صرف پانچ سال زندہ رہا سنہ ۱۸۹۳ مین رحلت کی اخیر وقت اس راجہ نے اپنی سواری کے گہوڑے
روبرو طلب کئے ایک ایک کو دیکہا خاص گہوڑا جب روبرو آیا تو کس مایوسی سے اوسکی طرف مخاطب
ہو کر کہا کہ تجہکو خبر ہے کہ اب ہمارا دنیا سے سفر ہے کیا تو ہمراہ نہ چلیگا بس یہین تک ساتہہ تہا اس
کلمہ دردآمیز اثرانگیز نے اس بے زبان بے عقل کے دل مین یہہ تاثیر کی کہ گہوڑا سسکنے لگا آنسو
جاری ہوئی آثار مرگ کے طاری ہوئے فی الفور زمین پر گرا اور مرگیا سوار سے پہلے ہی چلدیا
راجہ جے نراین سنگہ نے بہی اوسیوقت جان دی اون کی وفات کے بعد جانشین حال یعنی مہاراجہ
دگبجی سنگہ بہادر نے مسند پائی پہلے یہہ رئیس ماتحت سلطنت بادشاہ لکہنؤ کے اپنی ریاست
پر قابض رہا اور اپنے رئیس ہمسایون کے ساتہہ جو اسکے دشمن تہے کئی مرتبہ لڑ کر فتحیاب ہوتا
رہا پہر جب سلطنت لکہنؤ کی سرکار انگریزی کی ضبطی مین آئی تو یہہ ریاست بہی انگریزی
متابعت مین آگئی سنہ ۱۸۵۷ع ماہ مئی مین دہلی کا مفسدہ اور انگریزی فوج کا بلوا شروع
ہوا اوسوقت مہاراج ونگفیلڈ صاحب کی ساتہہ تہراپور کے جنگل مین شکار کہیل رہے تہے چار شیر شکار کر چکے

تھے کہ میرٹھ سے مفسدی کی خبر وہان پہونچی یہہ سنکر مہاراج نے صاحب کو رخصت کیا اور آپ
بہرائچ ہوتے ہوئے سکروڑہ مین پہونچے پہر جب لکھنؤ مین غدر ہوا تو ونکفیلڈ صاحب نے
مہاراج کو معہ فوج اپنی حفاظت کو بلایا یہہ فی الفور صاحب کے پاس سکروڑہ مین گئے اور خدمات
لائقہ بجا لائے پہر رستہ کی حفاظت کے لئے مہاراج بلرام پور آئے اوسی شام کو چند انگریزون
کو ونکفیلڈ صاحب نے بغرض حفاظت بلرام پور مین بہیجدیا اور خود گونڈے مین گئے اور اُس جگہہ کی
انگریزون کو ساتھہ لیکر بلرام پور مین آئے اور کل رئیسون کے نام خطوط بمضمون شمول و امداد
صاحبان عالیشان کے جاری کئے چونکہ اوسوقت تمام زمانہ کی ہوا بدل چکی تہی کسی نے جواب
باصواب دیا آخر ونکفیلڈ صاحب کلکتہ کو روانہ ہوئی مہاراج نے اپنے محافظ ہمراہ کرکے صاحب
کو گورکہپور تک پہونچا دیا جب ہزار حیلہ و تدبیر کلکتہ پہونچے تو مہاراج کے نام خط لکہا کہ
اپنے اہل و عیال کو ملک نیپال مین پہونچا کر خود میرے پاس چلے آؤ یا اپنے قلعہ ہٹوہان مین
قیام رکہو بلرام پور مین تمہارا رہنا اب مناسب نہین ہی اور اِس مضمون کا خط مہاراجہ جنگ
بہادر نائب ریاست نیپال کے نام لکہا کہ جب متعلقین مہاراجہ بلرام پور کے آپکے پاس آئین
اونکی حفاظت اپنے متعلق سمجہو چنانچہ مہاراج بلرام پور سے قلعہ ہٹوہان مین چلے گئے اور
آٹھہ نو مہینے وہان رہی اوسوقت بہی حکام انگریزی سے برابر نوشت خواند رہی اس عرصہ مین
چار مرتبہ مفسدون نے قلعہ پر حملہ کیا مہاراج ہر طرح حسب ایماے حکام انگریز مفسدون کے مقابلے
سے پہلو تہی کرتے رہے مگر ایسا کیا کہ خود تو نہ لڑے مگر مفسدون کو آپس مین لڑوا دیا ایک
گروہ اون مین سے لکھنؤ پہونچا اور قیامت برپا کی برجیس قدر کو زبردستی بادشاہ بنایا
احمد اللہ شاہ فقیر نے علیحدہ سر بشورش اوٹھایا اور قدرے حکومت قایم کی شرف الدولہ
محمد ابراہیم علیخان کو وزارت ہوئی ممون خان کو کل کا حاکم بنایا دس ماہ تک لکھنؤ مین
توپ چلی آخر انگریز فتحیاب ہوے بیگم صاحبہ والدہ برجیس قدر لکھنؤ سے بہاگ کر بوندے
مین آئین اور لشکر باغی نے بہرائچ اور بوندے مین قیام کیا ادہر سے ونکفیلڈ صاحب

کلکتہ سے واپس آکر کمشنر گورکھپور کے ہوئے میر محمد حسن کلکٹر کو جو علاقہ گورکھپور پر قابض تھا
نکالدیا راجہ دیبی بخش رئیس گونڈہ بھی صاحب کے ساتھ بہت لڑائیان لڑا آخر شکست کھائی
بالا راؤ اور نانا راؤ و مفسد بہت سے مفسدونکو لیکر قلعہ میٹھوان پر چڑھ آئے مہاراج نے ونگفیلڈ
صاحب سے مدد طلب کی بسبب کمی فوج کے مدد نہ آئی اور لکھا آیا کہ کسی حکمت عملی سے مفسدونکو
ٹال دو مہاراج نے تیس ہزار روپیہ مفسدون کو دیا اور روپیہ کی پینڈا مارکر اونکو دور کیا اس بار
جو روپیہ پایا دوسری بار اوسی چاٹ پھر آئی جب دیکھا کہ ادہر سے بھی جنگ تیار ہی تو واپس
چلے گئے سنہ ۱۲۶۶ فصلی مین کمانڈر انچیف صاحب بہادر جنرل ہوپ گرانٹ صاحب گھاگرا کے پاس
پار آئے اور باغیون کی سرکوبی کی شکست کھا کر بیگم صاحبہ پہاڑ کو بھاگ گئین بالا راؤ اور نانا راؤ
باغی سولہ توپین چھنوا کر بھاگے مہاراج بھی حسب الطلب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے بہرایچ
گئے اور پرگنہ تلسی پور ضلع گونڈا و علاقہ بانکی ضلع بہرایچ جسکے عوض مین یہ علاقہ چروہ ملا
بطور حقیت و ملکیت سرکار سے پانچ و توپین بھی عطا ہوئین بیگم صاحبہ والدہ برجیس قدر نے
فوج انگریزی کے ہاتھ سے بہت سی صدمے پائے آخر ہٹول مین پہونچی وہان فوج انگریزی اور مہاراج
نیپال نے جنکی مدد سے دوبارا لکھنؤ بقبضہ سرکار انگریزی آیا تھا اوسکو گھیر لیا مفسد بہت سے
قتل ہوئے اکثر بھاگ گئے برجیس قدر معہ اپنی والدہ کے دستگیر بدست افواج گورنمنٹ نیپال
ہوئے اور پناہ یاب بامن عاطفت اہالیان سلطنت کوہ نیپال ہوئے انگریزی فوج کی واپسی
کے بعد نانا راؤ اور بالا راؤ اور راجہ دیبی بخش پھر پہاڑ سے اوترے اور غارت شروع کی
صاحب چیف کمشنر بہادر نے لکھنؤ کے مقام پر مہاراج کو حکم دیا کہ آپ باتفاق جنرل گرانٹ
صاحب و کرنیل بروس صاحب کے جا کر مفسدون کی سرکوبی کیجئے پس مہاراج دونو صاحبون کے
ساتھ فیض آباد آئے وہان سے مفسد بھاگ گئے وہان جنرل گرانٹ صاحب نے فوج کے دو حصے
کر دئیے ایک گروہ تو اپنے ہمراہ لی اور گجادھر سنگہ مفسد کے تدارک کو گئے اور مہاراج اور
کرنیل بروس صاحب کو دیوی دین کے تعاقب پر مامور کیا گجادھر سنگہ کو تو جنرل صاحب نے بن گنگا نو

کے قلعہ مین گھیر کر مار لیا اور دیوی دین مہاراج سے تین لڑائیان لڑکر جنگل کو بھاگ گیا پھر
جنرل صاحب مہاراج کی معیت سے مقام سپری ضلع گورکھپور کو چڑھ کے مفسدون کی سرکوبی کو نکلے
پہونچکر ڈبل کوچ بولدیا جب چھتیس کوس تک گئے ممو خان اور نانا راؤ و بالا راؤ مفسدان
کو ایک ہی جگھہ پایا دو گھنٹہ برابر لڑائی ہوئی باغی لوگ مین جہوا کر بھاگے مہاراج نے اونکا تعاقب
کرکے بہت سے قتل کئے آخر وہ پہاڑ مین گھس گئے تو مہاراج ہمرکاب صاحب کے واپس آئی میر محمد جعفر
سردار بہادر ایک پلٹن اور ترپ سوارون کے ساتھ علاقہ دامن کوہ مین مامور ہوئے پھر بھی
مہاراج نے بہت مرتبے باغیون سے مقابلے کئے اون کے خون کے دریا بہا دیئے ۱۸۵۹ء کو
نواب گورنر جنرل بہادر لکھنؤ مین آئی تمام راجون اور تعلقہ دارون کو یاد فرمایا ہر ایک کو
حسب وفاداری و خیرخواہی خلعت و انعام عطا کیا سب سے اول مہاراجہ دگبجی سنگہ صاحب بہادر والی
بلرام پور سے ملاقات ہوئی دربار مین سب سے اول درجہ جانب راست پر کرسی مہاراج کی بچھی تھی
دو نو راج یعنے تلسی پور اور بانکے کے نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنے ہاتھ سے دین بلرام پور
کی ریاست پر یہہ ریاست زائد افزود کی مہاراجگی کا خطاب بخشا اختیارات دیوانی و فوجداری
و کلکٹری اون اضلاع مین عطا کئے سات ہزار روپیہ کا خلعت کلگی و سرپیچ و مالا مروارید و شمشیر
ولایتی و سپر و گھڑی طلائی دوربین و گاڑی معہ اسپ ولایتی دو دو شالہ و رومال دستار کارچوبی
وگوشوارہ و کمربند و نیمہ زرین و جامہ زرین و رومال دستی کارچوبی دربار عام مین پہنایا خلعت
پاکر مہاراج ابھی لکھنؤ مین ہی تھے کہ سمسن صاحب کمشنر بہرایچ نے مہاراج کو لکھا کہ یہان باغی
آگئے ہین اون کی سرکوبی ضرور ہے یہہ خبر پاتے ہی مہاراج مقام ملکھیا مین کہ نیپال کے
علاقے مین ہی جا پہونچے اودہر سے مہاراجہ جنگ بہادر نایب راج نیپال اپنا لشکر لیکر آ موجود
ہوئے اور مفسدون کے ساتھہ سخت لڑائی ہوئی رانا بینی مادہو مالک بیسواڑہ مارا گیا دیبی بخش
راجہ گونڈہ اور ہردت سنگہ راجہ بوندی اور نانا راؤ اور بالا راؤ کانپوری چھپلے ہی
مرچکے ہے ممو خان اور خان بہادر نواب بانسی بریلی اور دیبی دین کو دو ہزار آدمی کے

ساتھہ مہاراجہ جنگ بہادر نے گرفتار کیا اور معرکہ بغاوت تمام ہوا مہاراجہ صاحب باعزت و
اقبال بلرام پور مین تشریف لائے ۲ جون سنہ ۱۸۶۲ء کو مہاراج نے اپنے فرزند دلبند جوانمرد
سعادتمند نے بہادر راجہ جنگ بہادر کی شادی کے خزانہ وافر خرچ کیا سنہ ۱۸۶۶ء مین
جو ایک دربار فیض آثار اکبرآبادی مین بتاریخ شانزدہم نومبر سنہ مذکور منعقد ہوا مہاراجہ
دگبجی سنگھ بہادر کو تمغہ ستار آف انڈیا یعنے خطاب ستارۂ ہند پیشگاہ سلطان السلاطین ملکہ
معظمہ کوئین وکٹوریا فرمانفرمائے کشور ہند و انگلنڈ سے ملا اور ایک فرمان بھی اوسکے
ہمراہ عطا ہوا — مہاراجہ دگبجی سنگھ بہادر والی بلرام پور و تلسی پور بڑے جوانمرد و دلیر میدان
کے شیر طالب کارزار دشمن شکار دلاور بہادر ہین شکار کا کمال شوق ہے زور آزمائی
کا ذوق ہے ہر سال متعدد شیر شکار فرماتے ہین بہت سے ہاتھی پکڑ منگوائے آپکی ذات بابرکات
ایک معدن علم و فضل اور چشمۂ فیض ہے علما و فضلا و شعرا کی آپکے دربار مین بہت قدر ہے
اہل ہنر و صاحب فن کی توقیر ہے خود بھی مہاراج شاعر ہین راجہ تخلص ہے چنانچہ دیوان
مخزن فصاحت جو اسم بامسمی ہے مہاراج کی تصانیف مین سے عطیہ مہاراج راقم کے مطالعہ مین
بھی گذرا ایک ایک مصرع دیوان کا بجائے خود دیوان ہے سچ پوچھو تو دیوانون کی جان ہے
کیون نہو کلام الملوک ملوک الکلام مہاراج کے دربار دُربار کو منبع علم کہین تو بجا ہے
دریائے فیض کہین تو روا ہے بڑے بڑے علما اچھے اچھے فضلا بلند اقتدار اہلکار ہوشیار
ہر وقت حاضر دربار ہین عزیز و جان نثار مین اول سب سے عالی گوہر جامع علم و ہنر
افضل الشعرا اعلم العلما جامی و نظامی سید آقا حسن رضوی نظامی ہین جنہون نے اپنی لیاقت و
فضیلت سے اس دربار مین نام پایا کتب حسن التواریخ و احسن التواریخ یعنے شجرہ و سوانح
عمری مہاراجہ صاحب بہادر لکھا علاوہ بران اور بھی کتابین مثل نوشتہ ادو نامہ
نامی و ذخیرہ جنگ بہادر و افاضت وغیرہ بکمال فصاحت و بلاغت تالیف و تصنیف
کین اب تک یہہ مہاراجہ اپنی ریاست پر قابض زندہ و حیات موجود ہے ٭

خاندان ریاست کوہ نیپال

یہہ ریاست قدیمی چوہان راجپوتون کی چلی آتی ہے اصلی وطن انکا علاقہ اودے پور تہا جب علاء الدین خلجی بادشاہ دہلی نے راجہ رتن سین پر چڑہائی کی اور چوہان اودے پور سے متفرق ہوئے تو سنہ ۱۳۰۳ء میں اس خاندان کے بزرگ اودے پور سے جلا وطن ہوکر اس پہاڑ مین آئے اور مامن بنایا یہان انکی ایسی ترقی ہوئی کہ آلات حکومت ریاست ہوگئے اور پشت بہ پشت راج کرتے چلے آئے آخر سنہ ۱۷۶۹ء مین خاندان نوار کا معدوم ہوکر نیپال غارت ہوا راجہ پرتہی نراین کو شکست ہوئی گورکہ سلطنت نے ظہور پکڑا اگرچہ اوسوقت صاحبان انگریز بہی حامی و مددگار خاندان نوار کے تہے مگر جب فتح نصیب طرف ثانی کی ہوگئی تو انگریزون نے بہی انہیں کا راج مان لیا سنہ ۱۷۹۲ء مین گورکہیون نے بہت سا ملک سلہٹ کی طرف فتح کیا اور تمام علاقہ فتح کرتے کرتے مقام ڈگارچی تک پہونچ گئے اوسکو بہی انہون نے خوب لوٹا چونکہ ڈگارچی علاقہ شاہ چین کا گورو تہا اوس نے گورکہیون کی زبردستی کا حال شاہ چین کی خدمت مین لکہہ بہیجا شاہ چین نے جب سنا کہ گورکہیون نے اوس کی پاک عبادتگاہ مقام ڈگارچی کو لوٹا ہے تو اوس نے ایک قاہر فوج گورکہیون کے مقابلے کو مامور کی اوسوقت راجہ نیپال نے بحالت ناچاری صاحبان انگریز کی مدد طلب کی اور انگریزون سے صلح کرلی اوسوقت ایک عہدنامہ مہاراجہ رن بہادر شمشیر جنگ کے اقرار سے بذریعہ ولکن صاحب بہادر رزیڈنٹ کی دونو سرکارون مین درباب اجرای تجارت کے تحریر ہوا اوسوقت انگریزون نے یہہ چاہا تہا کہ کسی طرح مہاراجہ نیپال اور شاہ چین کی آپس مین صلح ہوجاے اور اس کام کے انجام کے لیے میجر کرک پاترک دربار گورنری سے مامور ہوا مگر وہ ابہی نیپال کی سرحد تک بہی نہین پہونچا تہا کہ یہہ خبر آئی کہ گورکہیون نے مجبور ہوکر شاہ چین سے صلح کرلی کیونکہ چین کی فوج چند میل کے فاصلے پر مقام نیپال سے پہونچ گئی تہی چونکہ مہاراجہ رن بہادر نے پہلے راجہ کو جو اوسکا حقیقی چچا تہا قتل کرکے زبردستی ریاست لے لی تہی اور چند سال بکمال ظلم و تعدی کے اوس نے راج کیا تہا اس لیے تمام امرائو و رعایا اوس کی قتل کے فکر مین ہوگئے اور نوبت یہان تک پہونچی کہ سنہ ۱۸
مین مجبوری مہاراجہ نے راج کو چہوڑا اور گردان جودہ بکرم ساہ اپنے بیٹے کو جو غیر منکوحہ رانی کے

بیٹے سے تھا تاج پر بٹھلایا اور اوسکی والدہ کو مختار کل کیا خود ہندوستان کو چلا آیا اور تجویز
ہوئی کہ مہاراجہ جلاوطن ہو کر انگریزی سلطنت میں رہا چاہیے چنانچہ اوس نے بنارس کا رہنا
منظور کیا اور بنارس کو چلا آیا یہ ذریعہ انگریزوں کو واسطے قائم کرنے دوستی اور رسائی کرنے تجارت
نیپال کے بہت اچھا مل گیا اس لئے گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ کی پرورش خاطر کی بہت سا روپیہ اوسکے
ضروری خرچ کے واسطے بھی دیا اور اوس سے سازش کر کے کپتان نوکس صاحب مہاراجہ معزول کے
تقرر گذارہ و اجرائے تجارت یعنے تعمیل عہدنامہ مجوزہ ۱۸۰۱ء و انتظام گرفتاری مجرمان کے لیے جو
سرحدی علاقوں سے بھاگ کر نیپال کے علاقے میں چلے جاتے تھے نیپال کو گئے تھے چنانچہ وہاں پہونچکر
صاحب ممدوح نے تینوں امور ضروری کا انتظام بخوبی کر لیا تھا کہ ناگاہ بڑی رانی مہاراجہ رن بہادر
کی جو اوسکے ہمراہ بنارس گئی تھی بخفا خاطر علیحدہ ہو کر کھٹمنڈو دار الریاست میں پہونچگئی
اوسکے آتے ہی سب اہل دربار اوسکی مددگار ہو گئے اوس نے رانی مختار کو بیدخل کیا اور کل اختیار
اپنے قبضے میں لیا اور مہاراجہ گردان جودہ بکرم ساہ کو جو ابھی خورد سال تھا اپنی حفاظت میں لیا
اوسکے آنے سے اہل دربار کی تجویز بدل گئی اور چاہا کہ تعمیل عہدنامجات جو پہلے ہو چکے وقت
لکھے گئے ہیں نہ کیجائے رزیڈنٹ انگریزی کو بھی جو نیپال میں مقرر ہوا تھا نہ رہنا دیا جائے
اسواسطے کپتان نوکس صاحب رزیڈنٹ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۰۳ء میں نیپال سے چلے آئے اور ماہ مارچ سنہ مذکور
میں لارڈ ونسلی صاحب بہادر نے دوستی دربار نیپال کی ترک کی اور مہاراجہ رن بہادر شاہ
راجہ معزول کو لکھا کہ وہ بنارس سے چلا جائے چنانچہ وہ پھر نیپال میں گیا اور گروہ مخالف کو
قتل کر کے دوبارا مالک سلطنت کا ہوا عرصہ قلیل کے بعد مہاراجہ اور اوسکے بھائی کے درمیان
عداوت پیدا ہو گئی اور اوس نے موقع پاکر مہاراجہ رن بہادر کو قتل کر ڈالا اوسکے قتل کے بعد
مالک گدی کا تو وہی گردان جودہ بکرم ساہ قرار پایا مگر مختاری و کار پردازی بھیم سین
کی رہی بڑی رانی مہاراجہ متوفی کے بھی اوسکے ممد و معاون ہو گئی اوسی سال یعنے سنہ ۱۸۰۵ء میں
نیپالیوں نے علاقہ راجہ پالپا کا فتح کر لیا بلکہ پرگنہ بٹول و شیوراج پر جو انگریزوں کے نواب

دون کو ولی ہونے ... تھی قبضہ کر لیا اس عرصے مین کہ یہہ علاقہ بھی پہلے راجہ پالپا کے ماتحت تھا گورنمنٹ
انگریزی نے اوس سے چشم پوشی کی سنہ ۱۸۱۳ء مین ناظم [illegible] گورکھا نے جو موزنگ مین مامور تھا کل زمینداری
[illegible] واقع سرحد پورنیا پر بھی قبضہ کر لیا اسلیے ماہ جون سنہ ۱۸۱۳ء مین انگریزی فوج سرحد کو مامور
ہوگئی اوسکا نتیجہ ہوا کہ دربار نیپال نے وہ زمین چھوڑ دی اور ۱۸۱۴ء مین دوبارا اوس علاقہ پر قبضہ
انگریزی ہو گیا ۱۸۱۴ء پھر گورکھا فوج سرحد انگریزی کیطرف آئی اور چند رسے علاقہ بٹول و رتنا
پر قابض ہو گئی اوسوقت سرحدی فوج نے اونکا مقابلہ کیا اور ایک سخت لڑائی ہوکر افسران فوج
انگریزی و دربار نیپال رفع تنازع سرحدی کے لیے مقرر ہوئے اگرچہ چند تحقیقات حق سرکار انگریزی
کا ثابت ہوا مگر دربار نیپال نے اوسکی واپس دینے سے انکار کیا اسلیے ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۴ء مین
انگریزون نے بزور دستی اوسپر قبضہ کر لیا اور فریقین کیطرف سے جنگ کی تیاریان ہوئین ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ء
مین فریقین کا لشکر میدان مین آیا اور بہت مرتبہ آپس مین مقابلے و معرکے ہوئے اس لڑائی مین
گورکھا فوج بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑے بڑے بڑے حملے انگریزون کے اونہون نے روکے
چونکہ اوسی زمانہ مین چند پلٹنین فوج گورکھا کی بسرکردگی سردار امر سنگہ تھاپا کے کوہستانی علاقہ
کی فتح کرنے کو مامور ہوئی تھی امر سنگہ نے تمام کوہستانی علاقہ جو دریا جمن اور ستلج کے درمیان ہے
فتح کر کے کل پہاڑی راجون کو اون کی ریاستون سے بیدخل کر دیا تھا اور دریا بیاسا تک فوج
لیجا کر قلعہ کانگڑہ کا محاصرہ کر لیا تھا اور راجہ سنسار چند والی کانگڑہ کو محاصرہ مین لیکر اوسکا دم
ناک مین کر دیا تھا ادہر بھی حسب درخواست راجگان کوہی کے انگریزی فوج مامور ہوئی اور علاقہ جات
ریاست ٹیہری و کیونتھل و سرمور و کہلور و ہنڈور و باگل و جبل و کمارسین [illegible] و دریا ستلج تک جو
گورکھون نے فتح کیے تھے تمام و کمال اون سے چھوڑا لیے اور قلعہ کانگڑہ و علاقہ کوہی دوالبہ سے
مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے گورکھون کو بیدخل کیا بعد جنگ و جدال و معرکہ آرائی علاقہ ترائی
دیناک کے دربار نیپال نے انگریزون سے صلح کی مگر دو مرتبہ عہد شکنی ہوئی اور علاقہ ترائی انگریزی
قبضہ مین نہ آیا اسلیے انگریزون نے پھر تیاری جنگ کی ابھی مقابلہ نہین ہوا تھا کہ صلحنامہ

ثانی مقام سکولی دوسری ستمبر ۱۸۱۶ء کو لکہا گیا جسکے روسے تمام علاقہ دامن کوہ جو درمیان دریاے
کالی اور راپتی کے واقع ہے اور علاقہ بٹول خاص جو درمیان راپتی اور گنڈک کے ہے اور وہ علاقہ
درمیان دریاے گنڈک اور کوسی کے ہے اور وہ علاقہ جو درمیان دریاے مچی اور ٹیسٹا کے واقع ہے
اور تمام علاقہ جو درمیان کوہستان مشرقی جس مین قطعہ زمین نگری اور ناگرکوٹ کا شامل ہے
سرکار نیپال کے قبضہ سے نکلکر انگریزی تحت مین آیا اور قرار پایا کہ عوض اس علاقہ کے سرکار انگریزی
دو لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن اہلکاران دربار نیپال کو جنکا نقصان اس سپردگی ملک مین ہوا ہے
دیا کرے گی اور راجہ سکم جو پہلے انگریزی اطاعت مین آچکا تہا نیپال کی حکومت سے بری
رہیگا بعد ازان ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء کو سرکار انگریزی نے علاقہ ترائی مع بٹول و شیوراج مہاراجہ نیپال کو
واپس بعوض دو لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن مقررہ کے دیدیا اور تقرری رزیڈنٹ کی عمل مین آئی ۱۸۱۶ء مین
مہاراجہ گیروان جدہ بکرم ساہ بعمر اٹہارہ سال کے مرگیا اور اوسکا بیٹا خورد سال جسکی عمر دو سال کی
تہی گدی نشین ہوا اسکے وقت بہی وزارت و مختاری بہیم سین تہاپا کی قائم رہی چنانچہ جانشینی
کے دن سے سنہ ۱۸۳۲ء تک برابر وہ کل مختار و وزیر رہا کسی امر مین مداخلت مہاراج مالک ریاست کی نہ
تہی اور بسبب اسکے کہ فوج اور ملک کے ہر ایک عہدہ مین بہیم سین کے خویش و اقربا و عزیز دخیل تہے کوئی
اوس پر ہاتہہ نہین ڈال سکتا تہا سنہ ۱۸۳۳ء کے بعد قوم پانڈے نے جو مدت سے مقہور ہو چکی تہی اور اونکا
سردار بوقت والیسی مہاراجہ رن بہادر کے قتل ہو چکا تہا سر اوٹہایا اور دربار مین بڑی
مہارانی کے وہ پہر دخیل ہوئی اور تجویز یہہ ہوئی کہ قوم پانڈے کو زور دیکر بہیم سین کو کمزور کیا جاے
سنہ ۱۸۳۸ء مین مہاراج کا خورد سال لڑکا یکایک مرگیا اور مشہور ہوا کہ بہیم سین کی ترغیب سے اوسکو
زہر ملا ہے اس شبہہ مین بہیم سین وزیر اور جرنیل مہتبر سنگہ سپہ سالار دونو پابزنجیر ہوئے اونکے تمام عزیز
و اقربا گرفتاری مین آئے چند ماہ قید رہے بعد ازان دونو کی رہائی عمل مین آئی بہیم سین تو بعزت
و آبرو اپنے گہر جاکر خانہ نشین ہوا اور جرنیل مہتبر سنگہ لاہور مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس چلا
گیا دو سال کے بعد پہر بعض فتنہ اندازون نے مہاراج کو بہیم سین کیطرف سے بدظن کیا اور وہ دوبارا

گرفتار ہو کر قید شدید مین رکہا گیا اوس قید مین اوس نے خودکشی کی اور مہاراج کے حکم سے اوس کی نعش
ٹکڑے ٹکڑے کرکے بازار کے کتون کے آگے پہینکدی گئی بعد بربادی خاندان بہیم سین کے پہر دربار
نیپال کی دشمنی انگریزون سے شروع ہوئی اور خفیہ تحریریں اور پیغام سازشی راجہ جودہ پور و راجہ
گوالیار و نواب حیدرآباد و ناگپور و لاہور اور ریوان و روسای راجپوتانہ بخلاف صاحبان انگریز
کے جاری ہوئے اور سب کو کہا گیا کہ کل روسائے ہند درباب اخراج حکام انگریزی کے یک دل و یک
زبان ہو جائین ظاہرا اس مین بہانہ نامہ و پیغام بہیجنے کا شادی ولیعہد کا تہا راجہ سکم اور بہوٹان
کو بہی انگریزون کی مخالفت کی ترغیب دی گئی جب یہہ راز فاش ہوا تو انگریزون کو سخت اندیشہ پیدا
ہوا مگر چونکہ اوسی زمانہ مین انگریزون نے کابل کو فتح کرکے شاہ شجاع کو کابل کے تخت پر بٹہلایا تہا اوس سے
دربار نیپال کے حوصلے بہی ٹوٹ گئے اور حسب التحریک انگریزون کے ایک عہدنامہ درباب عدم تحریر سازشی کے
دربار نیپال کی طرف سے تحریر ہوا ۱۸۴۰ع مین سرکار نیپال نے اکثر دیہات علاقہ رام نگر متعلقہ انگریزی
پر قبضہ کرلیا اور دوستی مین فرق آگیا انگریزی فوج نیپال کی سرحد تک پہونچی اسطرف سے بہی جنگ
کی تیاری ہوئی مگر لڑائی وقوع مین نہ آئی اور سرکار نیپال نے وہ دیہات سرکار انگریزی کو
واپس کردیے اور آیندہ کے لیے بہبود دوستی و اتحاد تسلی گورمنٹ انگریزی کی کردی چونکہ
ولیعہد اس مہاراج کا آدمی ظلم دوست اور سخت دل پر غرور تہا اوسکے زور و تعدی سے امرای
دربار اور تمام رعایا ناراض ہوگئی بلکہ کل ریاست اوس سے بدل گئی اس مین فریب اور سازش
ایک رانی کی بہی تہی جو چاہتی تہی کہ بعد مہاراجہ کے میرا بیٹا جانشین ہو اوسوقت دربار والون
مین طرح طرح کے فساد اور دشمنیان ظاہر ہوئین اسواسطے جرنیل معتبر سنگہ جو پنجاب سے دوبارا طلب ہوکر
آیا تہا وزیر و مدار المہام قرار پایا چونکہ تقرری اوسکی رانی کی بے مرضی عمل مین آگئی تہی اوسکو یہہ
امر سخت ناگوار گذرا اور اوسنے اپنی مشیر گگن سنگہ کی تجویز سے جرنیل معتبر سنگہ کو قتل کرادیا ۱۸۴۵ع
مین جرنیل معتبر سنگہ کے قتل کے بعد گگن سنگہ کو عہدہ وزارت کا ملا مگر ایک برس سے زیادہ یہہ
رتبہ اوسکے نصیب نہوا اور ۱۸۴۶ع مین وہ بہی مخالفون کے ہاتہ سے مارا گیا اوسکی قتل کے وقت

بڑی خونریزی ہوئی کتنیں سرادر اور بہی جو اوسکے خیرخواہ وہمدم تھے مارے گئے اور عہدہ وزارت جنگ بہادر نے پایا کچہہ عرصہ کے بعد مہارانی کی طبیعت اوس سے بہی برگشتہ ہوگئی اور بیابا کہ جنگ بہادر کو بہی قتل کرا دیوے مگر یہہ خبر جنگ بہادر کو پہونچ گئی اور وہ ہوشیار ہو گیا بہت سے تکرار کے بعد یہہ تجویز قرار پائی کہ مہارانی اپنے دو لڑکون کو لیکر علاقہ نیپال سے نکلجاوے چنانچہ وہ نکلکر بنارس کو چلی آئی مہاراجہ بہی مہارانی کے ساتہہ بیدخل ہوکر بنارس پہونچے مگر دو سرے سال پہر نیپال میں گئے اور مہاراجہ دہراج سورا مند بکرم ساہ شمشیر جنگ کو ریاست دیکر کل راج کا مالک بنایا جسکی گدی نشینی سب کو منظور ہوئی اور فساد رفع ہوا ۱۸۵۰ء مین وزیر جنگ بہادر انگلستان کی سیر کو گیا اور سرکار انگریزی اور دربار نیپال مین سررشتہ اتحاد نہایت مضبوط ہو کر آئندہ کا خلش رفع ہو گیا ۱۸۵۵ء مین ایک عہدنامہ درباب سپردگی مجرمان مفرورہ سرکار سرکار انگریزی اور دربار نیپال مین تحریر ہوا اور جنگ جو نیپال کی راجہ تبت کے ساتہہ وقوع مین آئی چند مقابلون کے بعد راجہ تبت نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ خراج سرکار نیپال کو ادا کیا کریگا اور سفیر نیپال بمقام لاسا رہا کریگا ۱۸۵۶ء مین مہاراجہ دہراج سورامند بکرم ساہ والی نیپال نے خطاب مہاراجگی کا وزیر جنگ بہادر کو دیا اور راجگی دو ضلاع کی کلیتاً اوسکو بخشدی کیونکہ خیرخواہی و نمک حلالی اس وزیر کی بظاہر و باطن مہاراجہ کو ثابت ہو چکی تہی بلکہ ایک فرزند و دو دختر اوسکی کی شادی مہاراج کے خاندان مین ہو چکی تہی جب بلوہ فوج ہندوستانی ملازم انگریزی کا ۱۸۵۷ء مین وقوع مین آیا تو وزیر جنگ بہادر خیرخواہ اور دوست وفادار سرکار انگریزی کا رہا اور بوقت مہم فتح گورکہپور و قبضہ شہر لکہنو فوج گورکہہ نے باتفاق وزیر کے بڑی بڑی جانفشانیان کین اور مفسدان فتنہ پرداز جو علاقہ سرکار نیپال مین جاکر پناہ گزین ہوئے اونکو اوس نے بہ کمال دلاوری وجوانمردی قتل و مجروح و گرفتار کیا اس خدمت مین ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا نے اوسکو خطاب نائٹ اوف دی گرینڈ کراس اوف دی نائٹ کا عطا کیا اور تمام علاقہ سرحدی ملک اودہ جو ۱۸۱۶ء مین

شامل علاقہ انگریزی ہوچکا تہا وہ تمام و کمال مہاراجہ نیپال کو واپس ملا اور یہہ سرکار گورنمنٹ انگریزی
کے وفادار دوست قرار پائے چنانچہ اب تک دونو سرکاروں میں بدستور اتحاد و یگانگت چلی
آتی ہے باشندگان علاقہ نیپال کی تعداد اگرچہ درست اور ٹہیک ٹہیک معلوم ہونا غیر ممکن ہے
مگر بیس لاکہہ تک تخمینہ ہوچکا ہے شہر کہٹمنڈو دار الریاست نیپال میں پچاس ہزار آدمی آباد ہیں
اور رقبہ تمام علاقہ کا قریب چون ہزار میل مربع کے ہے اور آمدنی کل راج کی قریب ستر لاکہہ
روپیہ کے انتظام ریاست کا بسبب سرگرمی وزیر لائق کے بہت اچہا ہے کل اختیار ریاست میں
وزیر مہاراجہ جنگ بہادر کا ہی یہہ ریاست گورنمنٹ انگریزی کو کچہہ خراج نہیں دیتی مگر ہر پانچ
سال کے بعد ایک سفیر مع تحائف لائقہ ملک چین کو جسکے متعلق ہے روانہ ہوا کرتا ہے ∴

ذکر ریاست سکہان و خاندان مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب

بانی مذہب سکہی کا بابا نانک کہتری قوم بیدی کا لو کہتری کا بیٹا موضع تلونڈی ضلع لاہور تحصیل
شرقپور کے رہنے والا تہا اوس نے تارک الدنیا ہوکر فقیری حاصل کی اور تمام عمر سیر و سیاحت
میں گذرانی وہ سمت ۱۵۹۶ بکرمی میں مر گیا اور اوسکی جگہہ لہنا کہتری قوم کا تہن جسکو گورو انگد کہتے ہیں
جانشین ہوا وہ سمت ۱۶۰۹ بکرمی میں مر گیا اوسکی جگہہ امرداس کہتری ذات بہلہ جانشین ہوا وہ
سمت ۱۶۳۱ بکرمی میں فوت ہوا اوسکی جگہہ رامداس کہتری قوم سوڈہی نے گدی پائی وہ سمت ۱۶۳۸
میں مر گیا پہر ارجن سنگہ اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا وہ سمت ۱۶۶۳ بکرمی میں چندو دیوان کے
ہاتہہ سے قتل ہوا پہر ہرگوبند اوسکا بیٹا گدی پر بیٹہا وہ سمت ۱۶۹۶ میں مر گیا پہر ہر راے ابن گوردتا
بن ہرگوبند نے مسند پائی وہ سمت ۱۷۱۸ بکرمی میں فوت ہوا پہر ہرکشن خورد سال بن ہر راے
جانشین ہوا اور سمت ۱۷۲۱ میں بعارضہ چیچک مر گیا پہر تیغ بہادر بن ہرگوبند نے مسند پائی وہ سمت ۱۷۳۲
میں بحکم اورنگزیب عالمگیر قتل ہوا پہر گورو گوبند سنگہ بن تیغ بہادر گورو بنا اس نے سکہی
مذہب جو اس زمانہ میں رائج ہے ایجاد کیا احکامات مذہب سکہی جاری کئے بادشاہی لشکر کے
ساتہہ چندبار یہہ معرکہ آرا ہوا علاوہ اور دو بیٹے اسکے ناظم سرہند نے پکڑ کر قتل کئے

آخیر کی عمر مین یہہ پنجاب سے دکہن کو چلا گیا اور سنہ ۱۷۰۸ع مین مقام اچپلا نگر ایک مسلمان کے
ہاتہہ سے زخمی ہوکر مر گیا ان دسون گورون کو سکہہ دس بادشاہ کہتے ہین گوبند سنگہہ کے
بعد بندا براگی اسکا جانشین ہوا اوس نے بہی مسلمانون کے ساتہہ بڑے معرکے کیے عبد الصمد خان نے
گرفتار کیا آخر عبد الصمد خان ناظم لاہور نے اوسکو پکڑ کر فرخ سیر بادشاہ کے پاس بہیجدیا اور وہ دہلی
کے بازار مین قتل ہوا اسکے بعد جب سلطنت دہلی کی ضعیف ہو گئی تو سکہہ زور پکڑ گئے
اور تمام پنجاب کا علاقہ آپس مین بانٹ کر علیحدہ علیحدہ ریاستین قایم کر بیٹہے اگرچہ چہوٹے
سکہہ سردار تو بہت تہے مگر بارہ مثلین سکہون کی بڑی مشہور ہین پہلی مثل بہنگیون کی دوسرے
رام گڈہیون کی تیسری گہنیون کی چوتہی نکیون کی پانچوین آلو والون کی جنکے خاندان
مین سے ابتک مہاراجہ کپورتہلا اپنے علاقہ مین فرمان فرما ہین چہٹے ڈلی والون کے ساتوین نشان والون کی
آٹہوین فیض اللہ پوریون کی نوین کروڑہی سکہون کی دسوین شہید سنگہیون کی گیارہوین پہلکیون
کی جن کے خاندان مین ابتک مہاراجہ پٹیالہ وجیند ونابہہ موجود ہین بارہوین سکرچکیون کی
اس مثل مین سے مہاراجہ رنجیت سنگہہ بڑا اولو العزم مہاراجہ ہوا مختصر حال اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ
رنجیت سنگہہ کا مورث اعلے نکالو جاٹ قوم سانسی تہا اوس نے قزاقی و رہزنی کا پیشہ اختیار کیا
اوسکے پوتون مین سے بدہو نام نے سکہی مذہب اختیار کر کے بدہ سنگہہ اپنا نام رکہا اور عام
رہزنی کا پیشہ اختیار کر کے کچہہ ثروت بہم پہونچائی پہر اوسکا بیٹا چڑہت سنگہہ مثل کا سردار رہا
اور دور دور تک جا کر قزاقی کرنے لگا پہر اوسکا بیٹا سردار مہان سنگہہ اوسنے گوجرانوالہ
و رسولنگر وغیرہ پر قابض ہو کر اپنی ریاست علیحدہ قایم کی وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا رنجیت سنگہہ
مالک ریاست کا ہوا اس نے اپنی اولو العزمی سے لاہور پر قبضہ کر لیا اور بسبب اسکے کہ دہلی کی
سلطنت بالکل برباد تہی اور کابل کی بادشاہت بہی بسبب نا اتفاقی باہمی کے ہاتہہ پانو
ہلانے کے قابل نہ تہے اور انگریزون نے ابہی دہلی بہی فتح نہین کی تہی کوئی پرسان حال
اسکا نہوا اور اسکے زور و قوت بہم پہونچا کر قصور و ملتان و دوابہ بست جالندہر جہنگ

سیالکوٹ گجرات کشمیر پشاور پر بزور شمشیر قبضہ پالیا اور بڑا عالیجاہ مہاراجہ بن گیا چونکہ اس نے
اپنے رفع کے وقت رؤساے ریاست سس ستلج یعنے پٹیالہ جیند نابہ وغیرہ کو بہت ستایا تہا
اور ہر سال ہزارہا روپیہ رقم بزبردستی وصول کر لیتا تہا اون تمام رئیسون نے انگریزی اطاعت
قبول کر لی اور صاحبان عالیشان نے اونکو اپنی حمایت مین لے لیا اور انگریزی علاقہ دریاے ستلج
تک قایم ہوگیا یہہ دریا دونو سلطنتون مین حد فاصل قایم ہوگئے اس کے بعد رنجیت سنگہ نے کانگڑہ
منڈی وسکیت وغیرہ علاقہ کوہی پر تسلط پایا اور پہاڑی راجون کو اپنا تابعدار بنایا اور شاہ شجاع
الملک کو جو کابل سے معطل ہو کے رنجیت سنگہ کے پاس آیا تہا اوسکو قید کر کے اس سے جواہر کوہ نور
چہین لیا انگریزون سے بہی رنجیت سنگہ نے دوستی پیدا کی اور عہدنامہ دوستی کے تحریر کیے سنہ ۱۸۵۶
بکرمی مین اس مہاراج نے لاہور پر قبضہ پایا اور سمت ۱۸۹۶ مین مرض فالج مر گیا فوج اسکی قریب ستر ہزار
کے سوار و پیادہ تہین اور تخمیناً چار سو ضرب توپ اور آمدنی کل علاقہ پنجاب کی تخمیناً تین کروڑ روپیہ
سالانہ تہی اس کی وفات کے بعد کہڑک سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا چونکہ وہ آدمی نرم مزاج
اور سادہ لوح تہا اوسکا بیٹا نونہال سنگہ کل امور سلطنت مین دخیل ہو گیا بلکہ سردار چیت سنگہ کو جو
مشیر و مصاحب کہڑک سنگہ کا تہا قتل کرا دیا اس بات پر آپس مین باپ بیٹے کی رنجیدگی پیدا ہوئی
اور اوسی غم و غصہ مین کہڑک سنگہ بیمار ہوا یا اور سنہ ۱۸۹۷ مین مر گیا نونہال سنگہ کو بہی اوس کے
بعد سلطنت نصیب نہوئی کیونکہ جب وہ باپ کی نعش کو جلا کر واپس آیا تو دروازہ قلعہ سے
ایک سل سنگ سرخ کی تقدیراً اوسکے سر پر آ پڑی جس سے وہ بہی اوسی روز جان بحق تسلیم ہوا
اوسکے مرنے کے بعد راجہ دہیان سنگہ وزیر نے چاہا کہ شیر سنگہ خلف رنجیت سنگہ جانشین ہو اور
سرداران سندہانوالیہ جو ہم جدی رنجیت سنگہ کے تہے یہہ چاہتے تہے کہ رانی چند کنور زوجہ
کہڑک سنگہ والدہ نونہال سنگہ جانشین ہو اور سرکار پر دار ہی سرداران مذکور کی رہے آخر رانی
چند کنور گدی نشین ہوئی اور شیر سنگہ کو حکم ہوا کہ وہ شہر بٹالہ اپنی جاگیر کو چلا جائے
چند ماہ کے بعد شیر سنگہ نے در پردہ تمام فوج کے ساتہ سازش کر لی اور ناگاہ بٹالہ سے

لاہور آ پہونچا اوسکے آتے ہی تمام فوج شیر سنگہ کے ساتھ ہو گئے اور رانی چند کنور معہ سرداران
سندہانوالیہ قلعہ مین محصور ہوئے تین روز برابر قلعہ پر گولہ چلتا رہا آخر قلعہ فتح ہوا اور مہاراجہ
شیر سنگہ کی گدی نشینی عمل مین آئی اور سرداران سندہانوالیہ جو شیر سنگہ کے مخالف تھے انگریزی
علاقہ مین بہاگ گئے دو سال کے بعد مہاراجہ شیر سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ وزیر کی آپس مین رنجیدگی
پیدا ہوئی اور مہاراجہ شیر سنگہ نے سرداران سندہانوالیہ کو ستلج پار سے بلا کر پہر سرفراز کیا اور
چاہا کہ انکو قوت دیکر راجہ دہیان سنگہ کو کمزور کرے مگر سرداران سندہانوالیہ نے جو دونوکے دشمن تہے
قابو پا کر راجہ دہیان سنگہ اور شیر سنگہ دونوکو بیدردی سے ستمبر ۴۳ء مین قتل کر ڈالا اور مہاراجہ
دلیپ سنگہ رنجیت سنگہ کے بیٹے خورد سال کو گدی نشین کیا اور قلعہ مین جا کر ایسے عیش مین
مستغرق ہوئے کہ خویش و بیگانہ کی خبر نہ رہی اوس وقت راجہ ہیرا سنگہ پسر راجہ دہیان سنگہ
نے کل پیادہ فوج سے سازش کر لی اور کہا کہ اگر تم مجھکو سرداران سندہانوالیہ سے عوض خون
مہاراجہ شیر سنگہ اور میرے باپ کا لے دو تو فی پیادہ بارہ روپیہ سوار اور فی سوار ایک روپیہ
یومیہ تنخواہ کر دونگا اس طمع پر تمام فوج ہمراہ اوسکے ہو گئی اور سب نے ملکر قلعہ پر حملہ کیا آٹھ پہر
لڑائی ہوتی رہی آخر اجیت سنگہ و لہنا سنگہ سرداران سندہانوالیہ قلعہ کے دیوار سے کودتے
ہوئے پکڑے گئے اور قتل ہوئے فوج نے شہر اور خزانہ بہی لوٹ لیا پہر مہاراجہ دلیپ سنگہ کا نائب
اور وزیر راجہ ہیرا سنگہ مقرر ہوا اور فوج آئین کی بارہ روپیہ مشاہرہ اور سوار کی فوج کی تنخواہ
تیس روپیہ ماہوار مقرر ہوئی چہ سات مہینے کے بعد راجہ سوچیت سنگہ چچا ہیرا سنگہ وزیر کا پہاڑ سے
بطمع وزارت لاہور مین آیا فوج نے اوسکو بہی قتل کیا اور ہیرا سنگہ سے فی کس ایک ایک
تنگی طلائی قیمتی سات روپیہ اوسکے عوض مین انعام پایا پہر چند ماہ کے بعد راجہ جواہر سنگہ
مہاراجہ دلیپ سنگہ کے ماموں نے فوج سے سازش کی اور بعوض قتل راجہ ہیرا سنگہ ایک ایک کنٹھہ
طلائی قیمتی پچیس پچیس روپیہ انعام دینا کیا چنانچہ فوج نے ملکر راجہ ہیرا سنگہ کو قتل کیا اور
انعام موعودہ اوس خدمت مین راجہ جواہر سنگہ سے لیا چند ماہ کے بعد سکہی فوج راجہ

جواہر سنگھ بسبب قتل سردار پشورا سنگھ رنجیت سنگھ کے بیٹے کے غضبناک ہوئی اور اُسکو فوج مین بلا کر
قتل کر ڈالا اتنی خونریزیان جب پے در پے فوج سے وقوع مین آئین تو سرداران لاہور نے فوج کو
انگریزون کی لڑائی پر آمادہ کیا اور تمام فوج پیادہ و سوار دریاے ستلج کو روانہ ہو گئی اور پانچ لڑائیان
انگریزون کے ساتھہ ہوئی آخر کو مغلوب ہو کے کل توپین سکھون کی انگریزون نے چھین لین ہزارون سکھہ قتل
ہوئے اور ہزارون بھاگنے کے وقت دریا مین غرق ہو گئے تمام سامان لُٹ گیا اِس فتح کے بعد انگریزی
فوج داخل علاقہ لاہور ہوئی اور راجہ گلاب سنگھ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو ساتھہ لیکر بمقام قصور نواب
گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین حاضر ہوا اور یہہ قرار پایا کہ علاقہ دوابہ بست جالندھر کا ضبط
ہو کر شامل علاقہ انگریزی ہوا اور ایک کروڑ روپیہ خرچہ فوج سرکار لاہور انگریزون کو ادا کرے
چونکہ ایک کروڑ روپیہ نقد اوس وقت ادا ہونا مشکل تھا اِس لیئے وہ روپیہ راجہ گلاب سنگھ
سے بتعداد پچہتر لاکھہ روپیہ کے وصول کیا گیا اور علاقہ کشمیر وغیرہ کوہستانی علاقہ اوسکے پاس
فروخت ہوا اور خطاب مہاراجگی کا راجہ گلاب سنگھ کو گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے عطا ہو کر
کوہستانی ملک مین اوسکو حاکم بالاستقلال کیا گیا اور قرار پایا کہ نو ماہ تک انگریزی فوج لاہور
مین رہے اور خرچہ فوج کا سرکار لاہور سے لیا جائے مگر نو مہینے تک بھی کچھہ انتظام نہوا تو یہہ بات
مقرر ہوئی کہ مہاراج کی عمر بلوغ تک فوج انگریزی لاہور مین قیام رکھے چند ماہ کے بعد پہلے
مولراج ناظم ملتان برسر فساد ہوا پھر شیر سنگھ و چتر سنگھ سرداران اٹاری نے شورش برپا کی اور
بڑا اجتماع سکھون کا عمل مین آیا انگریزون نے بڑے زور و شور سے سکھون کا مقابلہ کیا جب مین
سکھہ شکست کھا کر بھاگ گئے شیر سنگھ و چتر سنگھ وغیرہ مفسد از خود حاضر آگئے اور ملتان فتح ہو کر
مولراج پکڑا گیا اس انتظام کے بعد گورنمنٹ انگریزی نے لاہور کی کل ریاست ضبط کر لی اور مہاراجہ
دلیپ سنگھ کی پنشن ساڑھے چار لاکھہ روپیہ سالانہ مقرر ہوئی اور لاہور سے مہاراج فتحگڑہ
کو بھیجا گیا اور حکومت سکھون کی خطۂ پنجاب سے ختم ہوئی ⁂

ذکر ریاست کوہ جمون و کشمیر

ہندوستان کے متعلقہ ریاستون مین یہہ بڑی ریاست ہے اگرچہ پہلے ہی شہر جمون قدیم سے
دارالریاست وہ اور ڈگوست پہاڑی ملک متعلقہ پنجاب کا چلا آیا ہے مگر اس خاندان حال نے
جنکی ابتدا و آغاز مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ذریعہ سے ہوا ہے ایسی ترقی پائی ہے کہ پہلے کبھی
جمون کی ریاست کو نصیب نہین ہوئی تھی اب حدود اس کے تا تار چین کے ملک کے ساتھہ ملتے
ہین ملک کشمیر و لداخ و تبت خورد و کلان و کشتوار وغیرہ کوہستانی بڑے بڑے علاقے جو دریاے
بیاس سے دریاے سندہ تک ہین سب کے سب اس ریاست کے متعلق و ماتحت ہین مہاراجہ رنبیر سنگہ
خلف مہاراجہ گلاب سنگہ فی زماننا اس تمام ریاست کے مالک و فرمان فرما ہین جنکی بزرگ قوم
کے ڈوگرا جوت پہلے ہی جمون کے راج کے راجے ہے اور یہ آپ کو مہاراجہ رام چند سورج
بنسی کی اولاد سے بیان کرتے ہین اسطرح پر کہ جب سورج بنسیون کی سلطنت ہندوستان
مین ضعیف ہو گئی اور چندر بنسی خاندان نے ترقی پائی تو سورت شاہ اعلے اس قوم کا بہوم
دت نام اپنے بہائیون کے ساتھہ رنجیدہ ہو کر اجودہیا سے اول کشمیر کو آیا پہر وہان سے واپس
ہوکر جہان اب قصبہ پنکوٹ آباد ہے مدت تک قیام پذیر رہا اوسکی اولاد سے چند پشت کے
بعد راجہ سون لوچن نبیرہ اقبال مند راجہ پیدا ہوا جس نے اپنے نام سے شہر جمون آباد کیا
ہے اور اپنی سلطنت اوس نے پہاڑی ملک مین قائم کی اوس کی چوتھی پشت مین
پہر جگ راج نام ایک نامی راجہ ہوا جو سنہ [illegible] بکرمی مین جمون کا راج کرتا تہا پہر اوسکی
گیارہوین پشت مین راجہ راما دیو ہوا جسکے تین بیٹے سمیان تیجے دیو اور جگو سنسار دیو
ہوئے پہر تیجے دیو کے دو بیٹے ہوئے نرسنگہ دیو و جی سنگہ پہر نرسنگہ دیو کا پوتا جودہ دیو ہوا
جسکے دو بیٹے مال دیو و جہنگر دیو تہے مال دیو کے تین بیٹے پکہار دیو ہمیر دیو ماناک دیو ہوئے
اونمین سے پکہار دیو تو دہنی کے علاقہ مین جاکر آباد ہوا اس کی اولاد اب بہی دہنی مین
رانا کہلاتے ہین مانک دیو نے قصبہ منکوٹ آباد کیا جو شہر جمون سے شرق کو بفاصلہ
پندرہ کوس کے آباد ہے اوسکی اولاد اب منکوٹہ کہلاتی ہے ہمیر دیو جمون کا راجہ رہا

اوسکی چوتھی پشت مین راجہ کہو کہہ دیو ہوا جسکے ایک بیٹے جسدیو نے شہر جسروٹہ آباد کیا اوسکی
اولاد جسروٹہ کہلاتی ہے دوسرا بیٹا ہمیر دیو کا کپور دیو تھا جسکے ایک بیٹے سمدیا نے قصبہ سمبا بسایا
اوسکی اولاد سمبیال کہلاتی ہے پھر سنگرام دیو ولد کپور دیو کی چوتھی پشت مین راجہ دہرب دیو ہوا اوسکے
چار بیٹے تھے ایک رنجیت دیو دوسرا بلونت دیو تیسرا انبسار دیو چوتھا سورت سنگہ ان چارون مین
رنجیت دیو بڑا نامی اور بتعصب جمہور ہے ایسے مہان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے باپ نے سکھون
کو جمع کرکے بارادۂ غارت جمون پر حملہ کیا اور غالب آکر شہر جمون کو غارت و تاراج کیا اوسکے بعد اوسکا
بیٹا برج دیو گدی نشین ہوا اوسپر بھی سکھ غالب آئے اور وہ سکھون کی لڑائی مین بمقام رومال متصل
چپرار قتل ہوا اور گدی راج کی رنجیت دیو کے خاندان سے جاتی رہی اب اوسکی اولاد موضع
کہروٹہ ضلع دینانگر مین آباد ہے مگر راجہ رنجیت دیو کے اور سب بہائی جمون مین رہتے ہین منجملہ
اون کے سورت سنگہ کے چار بیٹے ہوے میان موٹا و میان بہوپا دو بیٹے تو عورت قوم ... کے
بطن سے اور میان زور آور سنگہ و دلاور سنگہ اور عورت قوم چارگہ کے شکم سے زور آور سنگہ کا بیٹا
کسور سنگہ پیدا ہوا کسور سنگہ کے تین بیٹے راجہ دہیان سنگہ وزیر مہاراجہ رنجیت سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ
و راجہ گلاب سنگہ تھے چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قیام سلطنت سے پہلے پنجاب کے سکھون کے ہاتھ سے اوسکے
خاندان راج جمون نے بڑے بڑے صدمے اوٹھائے ہے اور سکھون نے راج کا خزانہ اور شہر کو لوٹ کر
برباد کر دیا تہا اس لیے راج کے متعلقین بہی خستہ حال مفلس ہو گئے تہے آخر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
کی دولت کا ستارہ چمکا اور اوسنے حکم دیا کہ کوہستان کے مہمون کے لیے ایک رسالہ پہاڑی نوکر
بہرتی کیا جائے تو میان کسور سنگہ بہی جو تن سے مع اپنے تینون بیٹون دہیان سنگہ اور گلاب سنگہ
اور سوچیت سنگہ کے بامید نوکری لاہور مین آیا اور پہاڑی رسالہ مین نوکر ہو گیا انتظار کی عرصہ
کے وقت مہاراج نے جب میان کسور سنگہ کو آدمی معزز و شریف دیکہا تو اوسکے حسب نسب کا
حال دریافت کیا اوسنے اپنا تمام احوال اور خاندان کی ابتری کا قصہ مہاراج سے کہہ سنایا
[illegible] مہاراج نے اوسکی توقیر کی اور حکم دیا کہ کسور سنگہ ہمارے دربار کے مصاحبین مین حاضر ہو کر

اور اوسکے تینون بیٹے بہی ڈیوڑہی پر کام دیا کرین چونکہ ارادہ احکم الحاکمین کا تہا کہ یہہ خاندان بہرہ ور ہے
پائے اور تمام کوہستان و دربار لاہور کی حکومت مین آئے روز بروز مہاراج کے دربار مین ترقی ان
کی ہوتی گئی تینون بہائیون کو راجگی کا خطاب ملا اور راجہ دہیان سنگہ وزیر اعظم سلطنت پنجاب
کی قرار پائے علاقہ جمون وغیرہ جو متعلق پہاڑ کے تہا مہاراج نے انکی جاگیر مین دیا مہاراج کی وفات کے
بعد جب مہاراجہ شیر سنگہ کا وقت آیا تو سرداران سندہانوالیہ نے جنکا نام جیت سنگہ و لہنا سنگہ تہا براہ
عداوت راجہ دہیان سنگہ وزیر اور مہاراجہ شیر سنگہ کو قتل کر ڈالا اوسکے عوض مین راجہ ہیرا سنگہ راجہ
دہیان سنگہ کے بیٹے نے سرداران سندہانوالیہ کو تہہ تیغ کیا اور وزارت کا عہدہ خود لیا پہر راجہ
ہیرا سنگہ اور راجہ سوچیت سنگہ کی آپس مین عداوت پیدا ہوئی اور ہیرا سنگہ نے سکہون کے ہاتہہ سے
اپنے چچا سوچیت سنگہ کو بہی قتل کرا دیا اور اوسی سال مین خود بہی سکہون کے ہاتہہ سے قتل ہوا راجہ
گلاب سنگہ بڑا عقیل اور دانا شخص تہا ایسے پر آفت وقت مین کہ سکہہ روز بروز لاہور کی سلطنت
کا نیا وزیر بناتے تہے جمون مین ہی قیام پذیر رہا اوس نے کسی طرح اپنا دخل دربار لاہور مین نہ دیا بعد
قتل راجہ ہیرا سنگہ کے جب سردار جواہر سنگہ دربار لاہور مین وزیر ہوا تو اوس نے سکہی فوج جمون پر
لاہور کی [illegible] اور راجہ گلاب سنگہ نے بڑی لیاقت اور دانائی سے اپنا ملک و مال و عزت سکہون کے
ہاتہہ سے بچائی اور اون کے ساتہہ لاہور چلا گیا اور بعد تقرر کچہہ روپیہ نذرانہ کے پہر لاہور سے جمون
آیا آخر جب سکہون نے انگریزون سے شکست کہائی تو رانی جندہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کی والدہ نے
اسکو جمون سے بلایا اور بیچ مہاراج کو ساتہہ لیکر نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گیا اور بعد انتظام
امور دربار لاہور کے تمام علاقہ کشمیر تبت و لداخ وغیرہ جو متعلق علاقہ کوہستان کے تہا عوض
پچہتر لاکہہ روپیہ نقد کے اس نے انگریزون سے خرید لیا اور گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے جمون
کی سلطنت علیحدہ قایم ہوئی اور مہاراجگی کا خطاب راجہ گلاب سنگہ نے ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریا
سے حاصل کیا اور بعد علیحدہ ہونے اس ریاست کے گیارہ سال تک زندہ رہکر آخر سنہ ۱۸۵۷ء کو مر گیا
اوس کے بعد اوسکا خلف الرشید مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر جانشین و مالک ریاست کے قرار پائے

جواب تک زندہ و حیات موجود ہین اور اونکا بڑا بیٹا میان پرتاب سنگہ ولیعہد ریاست
قرار پایا ہے یہہ ریاست گورنمنٹ انگریزی کی مطیع ہے اور تعمیل اون شرائط کی جو بوقت سپردگی
ملک کے باہم مہاراجہ گلاب سنگہ اور گورنمنٹ انگریزی کے قرار پائی ہین راج کیطرف سے بخوبی ہوتی
ہے عورتون کا ستی ہونا اور بردہ فروشی وغیرہ بالکل مسدود ہے وہان کے مفسدے مین بہی جمون کی
فوج نے وہان پہونچکر بڑے بڑے کار نمایان کئے اور ایک بڑا افسر فوج کا ہری چند دیوان کا نام
اب یہہ سلطنت علم و ہنر کی ایک معدن ہے مہاراج کو علم کی ترقی کا بڑا شوق ہے امرا و وزرائے
ریاست بہی بڑے بڑے لایق اس دربار مین ہین چنانچہ راجہ موتی سنگہ فرزند راجہ دہیان سنگہ و دیوان
جوالا سہائے وزیر اعظم و وزیر زور آور سنگہ و دیوان کرپا رام و دیوان نہال چند وغیرہ مشیران ریاست
بڑے بہادر و جوانمرد و عالم و فاضل مشہور ہین انمین سے دیوان نہال چند تو اس سال یعنی ۱۸۸۳ع
مین بعارضہ ہیضہ وبائی گذر گئے اور باقی سب صحیح و سلامت ہین - اس ریاست کا طول شرق سے
غرب تک تین سو پچاس میل اور جنوب سے شمال تک عرض دو سو ستر میل کل علاقہ پچیس ہزار میل مربع

خاندان ریاست پٹیالہ

پنجاب کے ملک مین جسقدر کہ سکہون کی ریاستین باقی ہین اون سب سے ریاست بڑی اور قدیم اور
معزز ریاست ہے رئیس اس ریاست کا دولت و جاہ و عزت و رتبہ و توقیر و انتظام مین سب رئیسون سے
گوی سبقت لے گیا ہے مہاراجگی کا خطاب بہی اس رئیس کو حاصل ہے مورث اعلے اس خاندان کا سہی پہول
قوم جاٹ گوت برار سندہو تہا اوس نے سلطنت چغتائی کی ضعف کے وقت بہت سی زمینداری حاصل
کی اور موضع پہول جو اب سرکار نابہہ کی علاقہ مین ہے آباد کیا اوس کے چہہ بیٹے تہے تلوکا راما رگہو
چند و جہنو تخت مل راما کی اولاد مین سے بہر پانچ بیٹے ہوئے آلا سنگہ دونا سنگہ بخت مل سوبہا سنگہ
لدہا سنگہ اون مین سے آلا سنگہ نے اس ریاست کی بنیاد قائم کی اور بہت سا ملک بزور شمشیر اپنے
قبضہ مین لیا پہلے جان عیسا ملیر کوٹلہ پر بہی فتحیاب ہو کر بہت سا علاقہ اوسکا اپنے علاقہ کے شامل
کیا شہر پٹیالہ کو بہی اسی نے آباد کیا ۱۸۱۰ بکرمی مین جب احمد شاہ درانی ہند پر حملہ آور ہوا

تو اوسنے اول قلعہ بہادرگڈھ کو لوٹا پہر پٹیالہ کو متوجہ ہوا آلا سنگہ نے اطاعت قبول کرلی اور چار لاکھ روپیہ
بادشاہ کو دیکر اپنے ملک کو بچایا احمد شاہ نے خطاب راجگی کا آلا سنگہ کو دیا اور بادشاہی سند عطا کی
جب احمد شاہ چلا گیا تو آلا سنگہ نے باتفاق اور سکہون کے سرہند پر حملہ کیا اور فتحیاب ہوکر زین خان ناظم
کو قتل کیا اور شہر کو لوٹ کر ویران کردیا و تاراج کیا اسکو بڑی دولت حاصل ہوئی اور کل علاقہ سرہند
متعلقہ شہر سرہند پر اسکا قبضہ ہوگیا آلا سنگہ کی وفات کے بعد سردول سنگہ دوسرے دول سنگہ کا بیٹا
امر سنگہ جانشین ہوا امر سنگہ کے وقت اوسکا بہائی ہمت سنگہ دعویدار ریاست کا ہوا مگر اوسکی ریاست
قایم نہ ہوسکا بلکہ اوس کی مرنے کے بعد اوسکا علاقہ مقبوضہ بہی ریاست کے شامل ہوگیا امر سنگہ نے
قلعہ بہٹنڈہ فتح کرکے اپنے علاقہ کے شامل کیا جب وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے صاحب سنگہ نے ریاست پائی
اوسکے وقت مین پہلے مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کے پٹیالہ پر ہوئے اور کل ریاستین یعنی نابہہ
جیند و مالیر کوٹلہ وغیرہ رنجیت سنگہ کی زور و تعدی سے تنگ تہین اسواسطے سب رئیسون نے
ملکر درخواست اطاعت اور حفاظت اپنے کی بحضور صاحب ریذیڈنٹ دہلی کے گذرانی اور بعد
تشخیص مسٹر مٹکاف صاحب سفیر انگریزی تو لاہور مین پہنچے گئے اور جنرل اوکٹرلونی صاحب بہادر
مع فوج انگریزی لودہانہ مین داخل ہوگئے بعد سوال و جواب بہت کے لاہور و سرکار انگریزی کی حد
فاصل دریاے ستلج مقرر ہوگئی اور کل ریاستین علاقہ سس ستلج کی انگریزی حفاظت و حمایت
مین آگئین مگر اوسوقت بہت سا علاقہ رئیسون کے قبضہ مین تہا انگریزی مداخلت اس مین کچہہ نہی
صرف ایک انگریز پولیٹکل ایجنٹ لودہانہ مین رہا کرتے تہے جب کوئی تنازع حدود وغیرہ کا باہم
رئیسون کے برپا ہوتا تو وہ فیصل کردیتے تہے رفتہ رفتہ دخل سرکار انگریزی کا اس ملک مین بہی
ہوتا گیا اسطرح جو رئیس لاوارث مرجاتا اوسکا علاقہ انگریزی ضبطی مین آتا راجہ صاحب سنگہ کی
وفات کے بعد راجہ کرم سنگہ گدی نشین ہوا وہ بسنہ ۱۸۴۵ مین مرگیا تو اوسکی جگہہ راجہ نرندر سنگہ
گدی پر بیٹہا اوسکی وفات کے بعد اب مہاراجہ مہندر سنگہ مالک فرمان فرماے ریاست کا ہے
یہ باپ کی وفات کے وقت نابالغ رہ گیا تہا مگر بدستور قدیمی اہلکاران محکمہ جلالہ کے انتظام

ریاست کا بخوبی رہا اب مہاراجہ با اختیار اپنے علاقہ میں ہیں اور سید محمد حسن [illegible]
مالی و ملکی میں مصروف رہتے ہیں۔ کل رقبہ اس ریاست کا جو فی زمانا اس ریاست کی حکومت میں ہے
پانچ ہزار چار سو بارہ میل مربع ہے اور مردم شماری پندرہ لاکھ چھیاسی ہزار نفری اور آمدنی سالانہ
تیس لاکھ روپیہ کی مہاراجہ کو اختیار قتل کرنے کا حاصل ہے اور خطاب ستار آف انڈیا یعنی اختر ہند سرکار
گورنمنٹ سے مل چکا ہے سترہ ضرب توپ کی سلامی ہوتی ہے اور مہاراج ایک سو نفر سوار بطور کنٹنجنٹ
واسطے کارروائی حکام انگریزی کے دیتے ہیں اس علاقہ کے رئیس نے سرکار انگریزی کے ساتھ
دل سے دوستی قائم رکھی اور ہمیشہ وقت ضرورت مددگار رہا پہلے بوقت جنگ نیپال کے اپنی
اپنی فوج سے انگریزوں کو مدد دی اور بعد اختتام مہم گورکھے جزو علاقہ کیونتھل و کہیات جمعی
پینتیس ہزار روپیہ سالانہ بعوض مبلغ دو لاکھ اسی ہزار روپیہ سالانہ کے اسنے انگریزوں سے
لیا پھر سنہ ۱۸۳۰ء میں انگریزوں نے پہاڑی علاقہ شملہ کا اس رئیس سے لیکر تین مواضع پرگنہ بھرولی
اوس کے عوض میں اوسکو دیے پھر سنہ ۱۸۴۵ء و ۱۸۴۶ء میں جب سرکار انگریزی اور فوج لاہور کی
آپس میں لڑائی ہوئی اور اس رئیس نے وفاداری ظاہر کی تو جو علاقہ سرکار نابھہ کا انگریزوں
نے ضبط کیا تھا وہ بھی اسکے حوالے ہوا اور سرکار انگریزی نے تمام دعاوی خراج و مالگذاری و
خرچ فوج وغیرہ اس رئیس کو معاف کیے بلکہ علاقہ منضبطہ سرکار لاہور سے جمعی دس ہزار روپیہ
سالانہ کا دوام کے لیے اس رئیس کو بعوض چھوڑ دینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا سنہ ۱۸۵۷ء
میں بوقت مفسدہ بھی یہ رئیس خیرخواہ گورنمنٹ کا رہا اور فوج اسکی دہلی گئی اور دہلی کے راستے
میں انتظام ڈاک کا قائم رکھا گوالیار اور دھولپور میں بھی اسکی فوج نے خدمتیں نمایاں کیں
اور زر نقد سے بھی بہت مددگار گورنمنٹ کا رہا تو سرکار نے پرگنہ نارنول واقع علاقہ
جھجر جمعی دو لاکھ روپیہ سالانہ اور حکومت علاقہ بھدوڑ کی اس مہاراج کو ملی بعد ازاں جزو علاقہ
پرگنہ کنوڈ واقع علاقہ جھجر اور تعلقہ کہانوڑ مہاراج کو بتقریب بعوض زر قرضہ اصل و سود کے جو مہاراج
نے گورنمنٹ سے لینا تھا گورنمنٹ نے فروخت کر ڈالا۔

خاندان ریاست نابھہ

رئیس اس ریاست کا ہم جدی رئیس پٹیالہ کا ہے اسکا مورث اعلیٰ وہی پھول مہنداس ہے جسکا ذکر
پٹیالہ کی ریاست کے حال میں آچکا مگر اسکی شاخ علاحدہ ہے اسطرح پر کہ پھول کا بڑا بیٹا تلوکا تھا اوسکا
بیٹا گوردت سنگھ صاحب اقبال ہوا اوس نے بوقت ضعف حکومت چغتائی کے آلا سنگھ برادر چچیرا دادے کے
ساتھ ملکر بڑا علاقہ زیر حکم کر لیا اور حیثیت مستقل بہم پہونچائی اوسکے مرنے کے بعد سورت سنگھ اوسکا
بیٹا پھر سورت سنگھ کا بیٹا ہمیر سنگھ جانشین ہوا ہمیر سنگھ نے نابھہ کی آبادی کی بنیاد رکھی قلعہ بھی
بنوایا وہ مرگیا تو جسونت سنگھ رئیس بنا اوسکے وقت صاحب سنگھ والی پٹیالہ اور اوسکے درمیان
ایک قطعہ زمین پر تنازع برپا ہوا اور نوبت بہ جنگ پہونچی چونکہ رنجیت سنگھ والی لاہور خاندان
جیند کا دھوتا تھا جسونت سنگھ نے اپنا حامی سمجھکر اوسکو بلایا وہ فوراً چڑہ آیا اور زمین متنازعہ
پر پہونچکر پٹیالہ اور جیند دونو ریاستوں سے نذرانے معقول وصول کیے اور زمین متنازعہ جسونت سنگھ
کو دیکر واپس چلا گیا جسونت سنگھ کے بعد راجہ دیوا اندر سنگھ نے راج پایا اوسکے وقت ہنگامہ جنگ
سکھوں کا گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ وقوع میں آیا اوسوقت دیوندر سنگھ انگریزی اطاعت
سے نکلکر سکھوں کا حامی بنگیا جب سکھوں کو شکست ہوئی اور انگریز فتحیاب ہوئے تو دیوندر سنگھ
کو انگریزوں نے ریاست سے معزول کرکے لاہور بھیجدیا کہ اپنی زیست تک لاہور میں رہے اور پچاس
ہزار روپیہ سالانہ خرچ ریاست سے پاتا رہا اوس کی معزولی کے بعد بھرپور سنگھ اوسکا خوردسال بیٹا
گدی پر بیٹھا اور گوربخش سنگھ کو سربراہ کاری ملی چہارم علاقہ ریاست کا سوا بارہ ہزار دوسو روپیہ
کے ضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا فیمابین مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جیند کے حصص میں بالعوض
اون کی خدمات شائستہ کے تقسیم ہوا ۱۸۵۷ء میں جب مفسدہ دہلی برپا ہوا تو اس رئیس نے
خدمات شائستہ کیں اوسکے عوض میں علاقہ کانٹی علاقہ منضبطہ نواب جھجر میں سے جمعی ایک لاکھہ
چھہ ہزار سالانہ اس رئیس کو اور بعوض زر قرضہ جو گورنمنٹ نے اس رئیس سے بوقت مفسدہ دہلی
لیا تھا ایک جزو علاقہ متصل کنند ضلع جھجر کا اس رئیس کو ملا ۱۸۶۱ء میں راجہ بھرپور سنگھ نے وفات پائی

رحلت کی اور بسبب لاولدی راجہ کے کوئی وارث تخت و تاج کا نرہا اس لیے گورنمنٹ نے مہاراجہ
پٹیالہ اور جیند کو اس باب مین اختیار دیا کہ جو شخص ہم جدی لائق گدی نشینی کے ہو اوسکو مقرر کرین
چنانچہ ان دونوا کابرون نے راجہ ہیرا سنگہ کو جو ہم جد اور مستحق ریاست کا تہا مقرر کیا اور وہ
بمنظوری گورنمنٹ گدی نشین ہوا گدی نشین حال نہایت لائق اور ہوشیار ہی اس نے انتظام
ریاست کا بہت اچھا کیا ہے۔ کل رقبہ اس ریاست کا آٹہہ سو تریسٹہہ میل مربع ہے اور مردم شماری
دو لاکہہ چہتر ہزار نفر ہی کی آمدنی علاقہ کے چار لاکہہ روپیہ سالانہ یہہ راجہ سوار کنٹنجنٹ کا سرکار
انگریزی کے لیے نہین دیتا کیونکہ اونکی تنخواہ کا روپیہ اوس جزو علاقہ کی ضبطی مین جو بعد جنگ
ستلج کے ضبط ہوا تہا محسوب ہو چکا ہے سلامی راجہ کی گیارہ ضرب توپ سے ہوتی ہے

خاندان ریاست جیند

مورث اعلیٰ اس ریاست کا بہی وہی پہول زمیندار تہا جسکا ذکر ریاست پٹیالہ اور نابہہ مین ہو
ہو چکا ہی پہول کے بعد اوسکا بڑا بیٹا تلوکا اور تلوکا کا بیٹا سکہہ ہوا جسنے موضع بالاوالی آباد کیا ہمہ
سکہہ کا بیٹا گجپت سنگہ رئیس ہوا اس نے بہت سا علاقہ بزور شمشیر سر کیا اور گوہانہ مین سکونت
اختیار کی اوس کے تین بیٹے مہر سنگہ بہوپ سنگہ بہاگ سنگہ اور ایک دختر راج کنور تہی راج کنور
سردار رمان سنگہ رئیس گوجرانوالہ کے ساتہہ بیاہی گئی جس کے بیٹے سے مہاراجہ رنجیت سنگہ پیدا ہوا اور
تینون نے علحدہ علحدہ ریاست قائم کی مہر سنگہ تو مالک ریاست کہنہ کا ہوا اوسکے بعد ہری سنگہ
اور ہری سنگہ کے بعد مسمات دیا کنور زوجہ ہری سنگہ رئیسہ ہوئی جب وہ لاولد مر گئی تو ریاست
اوسکی ضبط سرکار انگریزی ہوئی اور بہوپ سنگہ نے اپنا قبضہ بارندہ پور کی ریاست پر کیا
اوسکے دو بیٹے بساوا سنگہ و کرم سنگہ ہوئے سروپ سنگہ کرم سنگہ کے بیٹے نے آخر ریاست نابہہ کی
پائی تیسرا بیٹا گجپت سنگہ کا بہاگ سنگہ ہوا اوس نے باپ کے مرنے کے بعد ریاست جیند و لودہانہ
وغیرہ کی پائی اس راجہ نے سرکار انگریزی کی مہم دہلی مین مدد کی اور بعد فتح دہلی اور شکست
فوج مرہٹہ کے لارڈ لیک صاحب کی خدمت مین حاضر رہا اور جب لارڈ لیک صاحب ہولکر مرہٹہ

مرہٹا کے تعاقب مین پانیپت تک آئے تو یہہ راجہ بھی ہمراہ تھا اسکو کچھہ جاگیر شاہ دہلی اور مرہٹا
سندھیا سے بھی ملی تھی جو قریب پچیس ہزار روپیہ کے تھی اوسوقت انگریزون نے بھی علاقہ
فریدپور واقع ضلع پانی پت جمعی ستر ہزار روپیہ کا اسکو بطور جاگیر حین حیات کے دیا تھا جو اوسکے
وفات کے بعد ضبط ہوا تھا بہاگ سنگہ کے تین بیٹے پرتاب سنگہ مہتاب سنگہ فتح سنگہ تھے پرتاب سنگہ اور
مہتاب سنگہ لاولد مر گئے اور فتح سنگہ گدی نشین ہوا اسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے بلحاظ
رشتہ داری کے کہ یہہ اوسکے ماموں کا بیٹا تھا کچھہ علاقہ دیا جو اسکے حین حیات تک واگذار رہا فتح سنگہ
کے بعد اوسکا بیٹا راجہ سنگت سنگہ جانشین ہوا اسکو راجگی کا خطاب ملا مگر وہ لاولد مر گیا اسواسطے
کل علاقہ اوسکا گورنمنٹ انگریزی نے ضبط کر لیا اسلیے راجہ سروپ سنگہ بن کرم سنگہ بن بہوپ سنگہ
بن گجپت سنگہ دعویدار ریاست کا ہوا چنانچہ دعوی اوسکا مسموع ہوا مگر آخرکار یہہ منظور ہوا
کہ جسقدر علاقہ پہلے راجہ گجپت سنگہ نے حاصل کیا تھا وہ اسکے نام پر بحال ہو باقی ضبطی مین آوے
چنانچہ علاقہ جنید وسفیدون وسنگروڑ وبالانوالی واگذار رہ کر باقی علاقے کی ضبطی عمل
مین آئی اور ریاست جنید کی دوبارہ بحالی ہوئی ۱۸۵۷ء کے مفسدے مین اس رئیس نے انگریزون
کی مدد مین بڑی جانفشانیان کین اور رئیس جنید اول شخص تھا جو بمقابلہ مفسدان
دہلی کے آگے گیا اسکی فوج بطور ہراول کار دیتی فوج مقدم انگریزی فوج کے آگے کوچ کرتی
تھی اور ہمراہ فوج انگریزی دہلی کی لڑائی مین حاضر رہے بلکہ تہوڑی سی فوج اسکی شریک لکہنؤ
بہی ہوئی تھی ان خدمات کے عوض مین ایک علاقہ جمعی ایک لاکھہ سولہ ہزار آٹھہ سو ستر روپیہ کا
متصل علاقہ سابق کے پرگنہ دادری سے مین اسکو ملا بلکہ ۱۸۶۰ء مین گورنمنٹ نے ایک جزو علاقہ
تحصیل کنوڈ ضلع جہجر کا اسکو بعوض زر قرضہ جو گورنمنٹ کے ذمہ تھا دیدیا اب اس ریاست
مین راجہ رگبیر سنگہ فرمانروا ہین رقبہ اس ریاست کا دو ہزار دو سو چھتیس میل مربع ہے
اور تین لاکھہ گیارہ ہزار آدمی کی آبادی آمدنی چار لاکھہ روپیہ سلامی رئیس کی گیارہ
ضرب توپ سے ہوتی ہے اور رجمنٹ پچاس سوار بطور کنٹنجنٹ کے گورنمنٹ انگریزی کو دیتا ہے

خاندان ریاست کلسیا

اس خاندان کے بزرگ بہی کلسیا علاقہ ماںجہہ سے آکر اس علاقہ پر قابض ہوئے جب کل حصص علاقہ سمت
ستلج کے انگریزی حمایت مین آگئے تو سوبہا سنگہ رئیس کو بہی اطلاع دی گئی اوس نے اطاعت انگریزی
اطاعت مین بہت تامل کیا اسلیئے اوس کے نام لکہا گیا کہ اگر وہ اور رئیسون کے ساتہہ اتفاق
نہین کرتا اور بہ اتفاق رنجیت سنگہ والی لاہور کے رہتا ہے تو گورنمنٹ انگریزی اوسکو دشمن تصور کریگی
اور علاقہ اوسکا ضبط سرکار ہوگا آخر سوبہا سنگہ رئیس بہی مطیع گورنمنٹ کا ہوا سردار سوبہا سنگہ
ماہ فروری ۱۸۵۸ع مین گیا اور اوسکا بیٹا بہیا سنگہ جانشین ہوا رقبہ اس ریاست کا ایکسو
چہبیس میل مربع باسٹہ ہزار مردم شماری آمدنی ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ ہے —

خاندان ریاست فریدکوٹ

علاقہ فریدکوٹ کا فریدکوٹ اور کوٹ کپورا دو حصون مین منقسم ہے جنوب و مغرب کیطرف اسکے
ضلع فیروزپور واقع ہے رقبہ اسکا ایکسو چہتالیس میل مربع ہے آبادی اکیاون ہزار آدمی کی
آمدنی پچہتر ہزار روپیہ رئیس اس علاقہ کا جاٹ قوم برار ہے بزرگ اسکا بہلن نام اکبر بادشاہ کے
وقت ذی رتبہ ہو گیا تہا اوسکی برادرزادہ نے کوٹ کپورا کا قلعہ بنایا اور خود سر حاکم وہان کا
ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت دیوان محکم چند نے لاہور سے آکر کوٹ کپورا پر قبضہ کر لیا پہر سنہ ۱۸۰۹ع
مین بعد فتح لاہور انگریزی قبضہ مین آیا مگر تہوڑے دن بعد بابت کے جو رئیس نے مہم ستلج مین کی تہین
گورنمنٹ نے علاقہ کوٹ کپورا اوسکا پہر رئیس کو بطور جاگیر دیدیا اسوقت رئیس اس ریاست
کا راجہ وزیر سنگہ ہے اور ولیعہدی بکرمان سنگہ کو ملی ہے یہ راجہ کچہہ مالگذاری سرکار انگریزی
کی نہین کرتا اور نہ کچہہ فوج دیتا ہے صرف پچاس سوار ایک سو پیادہ اوسکے گہر کے نوکر ہین

خاندان ریاست کپورتہلہ

اس خاندان کا مورث اعلیٰ جسا سنگہ ہے [illegible] قوم سکہہ تہا جب کپورتہلہ فیض اللہ پوریکی مثل
کے شمول رہتہ عزت وقبل کی بہہ آدینہ بیگ خان ناظم دوابہ جالندہر مر گیا تو جسا سنگہ

نے اپنی علیحدہ مثل قائم کی اور سرہند کے علاقہ مین جاکر قصبہ فتح آباد فتح کیا بہرے ابراہیم خان
رئیس کیو تجھد پرورش کی اور کل مال املاک وخزانہ اوسکا لے لیا اور کپورتھلہ کو ریاست گاہ
بنایا جسا سنگہ کی وفات کے بعد بہاگ سنگہ گدی نشین ہوا جب وہ مرگیا تو فتح سنگہ نے ریاست پائی
یہ رئیس بڑا بہادر وجوانمرد مشہور ہے اس نے مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کی رفاقت مین
بڑی بڑی خدمتین کین اور فتوحات ملک مین اوسکے شامل رہا ۱۸۲۵ء مین سردار فتح سنگہ
رنجیت سنگہ کی زیادتی سے بہاگ کر سرکار انگریزی کے علاقہ مین چلا گیا اور درخواست حمایت
کی کی درخواست اوسکی منظور ہوکر مشتہر ہوا کہ سردار فتح سنگہ زیر حفاظت انگریزی آگیا بباعث
اسکے کہ علاقجات موروثی اسکے دریاے ستلج کے مشرقی علاقہ مین ماتحت انگریزی مین اور نیز
بسبب اسکے کہ دار الریاست اوسکا وہ بابت علاقہ لاہور مین واقع ہے یہ رئیس مطیع دربار لاہور
کا بھی متصور ہوگا مگر انگریزی حفاظت دونو طرف مربوط ہے فتح سنگہ کی وفات کے بعد سردار نہال
سنگہ اوسکا بیٹا گدی نشین ہوا اسکے وقت جنگ پار ستلج کا فیما بین سرکار لاہور و گورنمنٹ
انگریزی کے واقع ہوا اور حکم انگریزی اوسکے نام بہی درباب شمول فوج انگریزی کے نافذ ہوا
اگرچہ اسکا دلی ارادہ تہا کہ وہ شامل انگریزون کے ہو مگر اسکی فوج سرکش ہوگئی اور راجہ کے
وزیر کو قتل کر ڈالا اسواسطے راجہ کیطرف سے تعمیل حکم انگریزی کی نہوئی بعد فتح پنجاب کے انگریزون
نے اس ریاست کا علاقہ جو ستلج پار تہا ضبط کرلیا اور علاقہ واقع بست جالندہر اسکے نام بحال
وبرقرار رکھ کر راجگی کا خطاب عطا کیا ماہ ستمبر ۱۸۵۲ء مین سردار نہال سنگہ مرگیا اور
رندہیر سنگہ بڑا بیٹا اوسکا جانشین ہوا اس نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین وفاداری ظاہر کی اور
اپنی فوج کے ساتھ خدمات لائقہ مین حاضر رہا اس لیئے اوسکو ایک سال کا پورا نذرانہ معاف ہوا
جو تعداد ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کے تہا اور دس ہزار روپیہ کا خلعت ملا دوسری مرتبہ
۱۸۵۸ء مین مہاراجہ لکہنو کو گیا اور انتظام ملک مین خدمات نمایان کین تو دوبارہ
دس ہزار روپیہ کا خلعت اور زمینداری جمعی ایک لاکھ روپیہ کی نصف جمع پر بصیغہ استمراری

علاقہ بونڈی وڈہولی بیت ہلوئی اور پچیس ہزار روپیہ سالانہ زر مالگذاری ریاست سے کم کیا گیا و
جو جاگیر جمعی پچیس ہزار روپیہ سالانہ بنام نہال سنگہ کے علاقہ باری دوآب مین اوسکے حین حیات
واگذار تہی اور سنہ ۱۸۶۰ع مین ضبطی اسکی عمل مین آچکی تہی اب مہاراجہ رندہیر سنگہ نے درخواست
کی کہ بعوض معافی مالگذاری پچیس ہزار روپیہ سالیانہ وہ جاگیر موروثی اوسکی واگذار ہو چنانچہ
درخواست اوسکی بحضور گورنمنٹ منظور ہوئی سنہ ۱۸۷۰ع مین مہاراجہ رندہیر سنگہ بعزم سیر ولایت کے
روانہ ہوا مگر جب جہاز عدن کے قریب پہونچا بیمار ہو کر مر گیا اور اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا راجہ کہڑک
سنگہ فرمانروای ریاست ہوا جناب زندہ و حیات موجود ہے - رقبہ اس ریاست کا پانسو ساٹہ
میل مربع ہے اور آبادی دو لاکہ بارہ ہزار سات سو گیارہ نفری جمع پانچ لاکہ ستر ہزار روپیہ

خاندان کٹوچ یعنے راج کانگڑہ

کانگڑہ کی سلطنت بہت بہاری اور قدیمی تہی پانڈوان کی سلطنت کے وقت راجہ کانگڑہ کا
راجہ سسرم چند رتہا اوسنے تمام کوہستانی علاقہ مین اپنی حکومت قائم کی ہوئی تہی اور میدانی
علاقہ مین بہی کچہہ سسلم مین تا حد وہ پٹیالہ اور دوابہ بست جالندہر اور دوابہ باری مین تا
دریای راوی اوسکا راج تہا اسی راجہ نے قلعہ کانگڑہ جو استحکام و مضبوطی مین تمام ہفت اقلیم
کے قلعون پر فوق لیگیا تہی اپنا یادگار بنایا مگر جب وہ راجہ کیروان اور پانڈوان کی لڑائی
مین مارا گیا تو اوسکے بعد تا عہد سلطنت راجہ میگہہ چند وسو بائیس راجے پشت بہ پشت راج کرتے
ہوئے چلے آئے اوسکے وقت مین فیروز شاہ بادشاہ دہلی نے کانگڑہ پر حملہ کیا چند سال تک
محاصرہ رہا آخر راجہ نے اطاعت قبول کی اور قلعہ پر بادشاہ کا دخل کرادیا بادشاہ نے قلعہ
کا نام محمد آباد رکہا اور دیوی کی مورت جو قلعہ کے اندر تہی نکالکر دہلی لیگیا اور وہان سے
اپنی شان و شوکت کے اظہار کے لیئے مکہ و مدینہ کیطرف بہجوادی مگر بادشاہ نے حسب الوعدہ سوائے
اس قلعہ کے راجہ کے اور ملک و مال سے غرض نہ رکہی جب میگہہ چند مر گیا تو راجہ کرم چند جانشین
ہوا اوسکے وقت سے راجہ رام چند کے عہد تک چہہ جانشین ہوئے اوسکے عہد مین سلطان سکندر

افغان اکبر بادشاہ سی بہاگ کر اِس پہاڑ مین جا چہپا راجہ جی نے براہ مہمان نوازی اوسکی بہت
خاطر کی چند ماہ وہ کانگڑے مین رہا پہر اوسکے پہاڑ کو چہوڑ گیا جب اکبر بادشاہ اوسکا تعاقب چہوڑ
کر ہندوستان کو گیا تو سکندر پہر پہاڑ سے اُتر آیا اور پنجاب مین پہونچکر دست اندازی شروع
کی اِس لیے اکبر بادشاہ پہر اوسکے تعاقب پر سوار ہوا اور نورپور تک پہونچا اوسوقت راجہ دہرم چند نے
اکبر بادشاہ سے دوستانہ ملاقات کی راجہ دہرم چند کی وفات کے بعد دہرم چند کی ابعد مانک چند
پہر جے چند پہر بدن چند اپنے اپنے عہد مین راجہ ہوئے بدن چند نے اکبر بادشاہ کی فوج کے ساتھ
جنگ کیا اور بڑی جوانمردی سے اپنے ملک کو اکبر کے تسلط سے بچایا اوسکے بعد ترلوک چند راجہ ہوا اوسنے
بہی اکبری فوج کو شکست دی مگر دوسری لڑائی مین خود پکڑا گیا چند سال قید مین رہا آخر اوسنے
شہزادہ سلیم اکبر کے بیٹے کے ساتھ سازش کی اور اوسکی سعی سے دوبارہ تاج و ملک اپنے قبضہ علاقہ
مین آیا اوسکے بعد راجہ برش چند راجہ بنا اِس نے مسلمانون کی اطاعت کو اپنا عار تصور کیا
اور شاہی اہلکارون کو اپنے علاقہ سے نکالدیا اِس لیے جہانگیر بادشاہ اکبر کے بیٹے نے راجہ
بکرماجیت اپنے ایک امیر کو اسکی تادیب کو مامور کیا مدت تک بہت محصور ہوکر لڑتا رہا آخر راجہ کی
فوج طول محاصرے سے تنگ آگئی اور قلعہ سپرد راجہ بکرماجیت کے کردیا انہین ایام مین راجہ
برش چند لاولد مرگیا شاہ جہانگیر نے بنظر قدامت اِس راج کے کلیان چند راجہ برش چند
کے برادرزادے کو علاقہ راجگیر جاگیر مین دیا اور خطاب راجگی کا عطا کیا اوس روز سے قلعہ
کانگڑہ شاہی قبضہ اور تسلط مین آگیا کلیان چند کے بعد بیجی رام جانشین ہوا مگر وہ بہی لاولد
مرا اِس لیے عالمگیر اورنگزیب بادشاہ نے بہیم چند اوسکے برادرزادہ کو اوسکی علاقہ پر بحال
کیا اوسکے مرنے کے بعد راجہ عالم چند راجہ بنا اسکے عہد مین سلطنت چغتائی نہایت ضعیف
ہوگئی اور راجہ نے کوشش کرکے سوائے جاگیر مقررہ کے اپنا علاقہ بڑہالیا جب وہ مرگیا تو
ہمیر چند راجہ بنا اوسکے گہر اولاد نہوئی آخر اوسنے ابہے چند اپنے بہائی کو متبنے بنایا ہمیر چند
جب مرگیا تو گہمیر چند ہمیر چند کا بہائی راجہ بنا اوسنے پہلے چنبہ کا قلعہ فتح کیا پہر کوٹلہر کو

راجے کے ملک کو لیا پہر جیت چند کے بعد تیغ چند جانشین ہوا اسکی وقت رام گدہیہ مثل کے سکہ پہاڑ پر حملہ آور ہوئے راجہ نے بڑی چستی سے اونکا مقابلہ کیا اور اون کو شکست دی پہر راجہ جموں کے ساتہ معرکہ آرا ہوا اوس مین بہی فتحیاب رہا جب وہ مرگیا تو راجہ سنسار چند اوسکا بیٹا دس سال کی عمر مین گدی نشین ہوا اور بارہ برس کی عمر مین اوس نے کلو والی راجے کے ساتہ جنگ کیا اور اوسکو اپنی اطاعت مین لیا پہر پہاڑ سے اوترکر دوابہ بست کے میدان کو آیا اور علاقجات ہوشیارپور و بجواڑہ وغیرہ سکہون سے چہین لئے بجواڑہ مین اوس نے ایک قلعہ بہی تعمیر کیا پہر قلعہ کانگڑہ کے لینے پر مستعد ہوا اوس وقت کانگڑہ کے قلعہ مین نواب سیف علیخان بادشاہی قلعدار قابض تہا او قلعے کے پاس پاس کے علاقہ پر اوسکے بطور خود مختار حکومت تہے بلکہ اوسکو ایک فقیر مجذوب کی زبانی بشارت ہو چکی تہی کہ جب تک تو زندہ رہیگا تیری حکومت قلعہ مین رہیگی راجہ سنسار چند نے کئی سال تک قلعہ کا محاصرہ رکہا مگر سیف علیخان مغلوب نہوا آخر اوسی محاصرے مین سیف علیخان مرگیا اور رہیرنا ہون بیگ خان اوسکے بیٹے نے قلعہ چہوڑ دیا چونکہ اوسوقت سردار جے سنگہ کہنیہ جو سکہون کے بارہ مثلون مین بڑا سردار تہا حسب طلب راجہ سنسار چند کی اوسکی مدد کو گیا ہوا تہا جیون بیگ کے نکلتے ہی جے سنگہ قلعہ پر قابض ہوگیا جب راجہ سنسار چند نے یہہ بیوفائی جے سنگہ کی دیکہی ناچار قلعہ اوسیکے پاس چہوڑکر اپنے علاقہ کو چلا گیا چند سال کے بعد سردار مہان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے باپ اور راجہ سنسار چند نے آپس مین اتفاق کیا اور چاہا کہ آپسمین ملک قلعہ کانگڑہ علاقہ مقبوضہ جے سنگہ سے لے لین اس ارادہ پر فوج سکہی و کوہستانی جمع ہوئی ابہی نوبت بجنگ نہین پہونچی تہی کہ جے سنگہ نے خوف کہاکر قلعہ کانگڑہ راجہ سنسار چند کے حوالے کردیا اور مہان سنگہ کے بیٹے رنجیت سنگہ کے ساتہ اپنی پوتی کی نسبت کرکر اوسکو راضی کرلیا قلعہ پر قبضہ پاتے ہی راجہ سنسار چند نے اپنا تسلط بڑہایا تمام پہاڑی راجون کو مطیع بنایا پہاڑی رئیسون سے بڑے بڑے نذرانے وصول کیئے اسلیئے سب جی دل سے اوسکے دشمن ہوگئے اور سب نے ملکر پوشیدہ عرضی مہاراجہ رنبہادر والی

نیپال کی خدمت مین روانہ کی اور لکہا کہ اگر اسوقت مہاراج کی فوج اس پہاڑ پر آگئی تو کوہ
جمون و کشمیر تک تسلط مہاراج کا ہو جائیگا رن بہادر نے باوجود اسقدر بعد مسافت کے ایک جرار
فوج بافسری مسمی امرسنگہ تہاپہ کی ادہر کو مامور کی فوج گورکہیہ نے پہلے کل ریاستون کو جو مابین
دریای جمن و ستلج تہین فتح کیا پہر ستلج سی اوترکر داخل علاقہ کانگڑے کے ہوئی اوسوقت راجہ
سنسار چند نے کل پہاڑی راجون کو اپنی مدد پر بلایا اور لشکر جمع کرکر گورکہیون کا راستہ
روک لیا مگر عند المقابلہ سب سے پہلے راجون کی فوج بہاگ گئی اور راجہ سنسار چند شکست کہا
قلعہ کانگڑہ مین محصور ہوا چار سال تک برابر گورکہیون نے قلعہ کا محاصرہ رکہا اور تمام
علاقہ راجہ سنسار چند کا اونہون نے لوٹ کر اجاڑ دیا آخر جب راجہ سنسار چند تنگ آیا تو
مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور سے مدد طلب کی اور لکہا کہ اگر تم گورکہیون کا مت کر میرے
علاقہ سے نکالدو تو قلعہ کانگڑہ آپ کی نذر کرونگا بشرطیکہ میرے اور علاقہ سے مزاحمت نہو
رنجیت سنگہ نے یہہ درخواست منظور کی اور فوج لیکر کانگڑے جا پہونچا چونکہ اوسوقت گورکہون
کی فوج بہی بسبب نملنے رسد کے تنگ تہے علاوہ اوس کے اون کی فوج مین بیماری اور وبا
پہیل گئی تہی اونہون نے رنجیت سنگہ کے جاتی ہی محاصرہ چہوڑ دیا اور بار برداری کا سامان
رنجیت سنگہ سے لیکر ستلج پار اوتر گئے اون کے جانے کے بعد قلعہ کانگڑہ پر رنجیت سنگہ نے قبضہ پایا
اور اپنے عہد کے برخلاف راجہ سنسار چند کے کل علاقہ مین اپنی کاردار بہیجدیے اور کل علاقہ متعلقہ
مین سے صرف تعلقہ نادون و کوٹہر وغیرہ راجہ سنسار چند کے گذارہ کے لیے چہوڑ دیے اس تنزل
کے بعد راجہ سنسار چند چند سال زندہ رہا آخر سنہ [illegible] بکرمی مین مرگیا اور انرودہ چند اوسکا بیٹا
نادون مین جانشین ہوا مگر رنجیت سنگہ کے تشدد اور فتح چند اپنے چچا کے نفاق سے تنگ آکر
ترک ریاست کرکے انگریزی علاقہ مین جا بیٹہا اوس کے جانے کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جودہ
چند راجہ سنسار چند کے دوسرے بیٹے کو جو رانی گدن کے پیٹ سے تہا راجگی کا خطاب دیکر
جانشین کیا اور خود نادون جا کر راجہ جودہ بیر کی دو بہنون سے جو نہایت خوبصورت تہین

شادی کی اور فتح چند سنسار چند کے بہائی کو راج گیر کا قلعہ جاگیر مین دیکر راجگی کا خطاب عطا کیا
اور راجہ ازرودہ چند سمت ۱۸۹۵ بکرمی مین بمقام ہردوار مرگیا رنبیر چند و پرمودہ چند اوسکے
دو بیٹے باقی رہے اونہون نے اپنی حق رسی کے لئے بحضور نواب گورنر جنرل بہادر درخواست
کی اور بذریعہ صاحب ایجنٹ رزیڈنٹ بہادر کے اون کی سفارش دربار لاہور مین ہوئی کو نونہال
سنگہ نے انگریزون کے کہنے کے موجب علاقہ مہوری محل جمعی پنجاہ ہزار روپیہ اونکو دیا اور ازرودہ
چند کے بڑے بیٹے رنبیر چند کو راجگی کا خطاب عطا کیا اور وہ علاقہ اونکی جاگیر مین مہاراجہ
دلیپ سنگہ کی عہد تک قائم رہا پہر جب بعد فتح پنجاب دوابہ بست جالندہر انگریزی علاقہ کے
متعلق ہوگیا تو یہہ ریاست بہی ماتحت صاحبان انگریز کے ہوگئی اور سمت ۱۹۰۰ مین رنبیر چند
فوت ہوگیا اور بحکم مسٹر کارنک صاحب کمشنر کانگڑہ کے پرمودہ چند اوسکا بہائی جانشین
ہوا مگر اوسی سال مین جب سکہون کی فوج انگریزون کے برخلاف گجرات وغیرہ مین جمع
ہوئی تو پرمودہ چند نے بہی سرکشی کی اور مسٹر بارنس صاحب کے ساتہہ جنگ کر کر قید ہوا
اور بحالت قید الموڑہ کو بہیجا گیا اور وہانہی بحالت قید سمت ۱۹۰۸ بکرمی مین مرگیا یہہ علاقہ
تو اسطرح ضبط سرکار ہوا اور دوسرے خاندان فتح چند کا یہہ حال ہوا کہ فتح چند کے مرنے
کے بعد لار چند اوسکا بیٹا جانشین ہوا جب وہ مرا تو تین بیٹے پرتاب چند وغیرہ وارث
چہوڑے اونکی نسبت گورنمنٹ کا حکم نافذ ہوا کہ فتح چند کی ریاست تینون بہائیون کو تقسیم
کر دی جاوے مگر پرتاب چند نے اپنے بہائیون کو راضی کرکے سب کیطرف سے یہہ درخواست
دی کہ ہماری جاگیر تقسیم نہو وہ درخواست منظور ہوگئی اور سمت ۱۹۲۰ مین خطاب راجگی
کا پرتاب چند کو ملا مگر تقسیم کا حکم بدستور قائم رہا ۰

خاندان ریاست کوہ کلو

یہہ علاقہ ہندوستان کے ملک کی کوہ شمالی کانگڑہ سے شرق کیطرف سرکار انگریزی
کے اخیر حد حکومت کے اوپر واقع ہے شرقی حد اسکی چینی تاتار کے ساتہہ ملتی ہے اور غرب اور

شمال کیطرف چنبہ کی ریاست کا علاقہ اور کچھہ غرب و جنوب کی سمت کو علاقہ منڈی اور جنوب و شرق کی
جانب علاقہ حکومت بسیہر واقع ہے اور تمام ملک کوہستان دشوار گذار و ویرانہ و جنگل بکثرت ہیں
ہرن اس جنگل کے بکثرت ہوتے ہین۔ سلطنت اس خاندان کی قدیمی چلی آتی ہے اور مختصر حال اوسکا
یہہ ہے کہ اول راجگان دکن سے ایک چھتری راجہ بوند پال نام کسی تقریب سے اس پہاڑ پر آیا
اور ریاست قایم کی اوسکے بعد راجہ کیلاس پال کے عہد تک اٹہتر پشت بہ پشت اس پہاڑ کی حکومت
کرتے رہے مگر ایک ہی علاقہ وزیری پر قناعت رکھی علاقہ کیلاس پال کے بعد اوسکے بیٹے سدہ سنگہ نے ریاست
پائی اوس نے اپنا علاقہ بڑہایا اور سوا علاقہ وزیری کے اور چہہ علاقے سلراج کے بھی قبضے مین کیے
بعد اوسکے تین پشت تک اوسیقدر علاقہ رہا جب چوتہا جانشین پرتہی سنگہ راجہ ہوا تو اوس نے
ایک اور پرگنہ سراج کا فتح کرلیا اوسکے بعد کلیان سنگہ پہر جگت سنگہ نے حکومت پائی اوس نے پانچ
تعلقے سراج کے اور لیے اوسکے پیچھے پرتہی سنگہ ثانی راجہ بنا اوس نے کل علاقہ سراج کا اپنے قبضہ مین کرلیا
اور بہی تسلط اپنا بڑہایا یعنی دریای ستلج سے اتر کر کوٹ گرو پر متسلط ہوا بعد اوسکے چار پشت تک
ریاست اوسیقدر قایم رہی جب پانچوان جانشین بکرمان سنگہ رئیس بنا تو اوسکے عہد مین وزیری کا
چہارم حصہ منڈی کے راجہ نے اوس سے چہین لیا علاقہ کوٹ گورو بہی اوس سے نکل گیا بعد اوسکے
جیت سنگہ نے گدی پائی اوسکے وقت ۱۸۹۷ بکرمی مین لاہور کی سکھی فوج مرگ مفاجات کی
طرح اوسکے سر پر جا پہونچی اور کل ملک و مال و خزانہ راجہ کا لوٹ لیا تمام علاقہ کلو کا ضبط ہوکر
شامل سرکار لاہور کے ہوا اس غم و غصہ مین راجہ جیت سنگہ بیمار ہوکر مرگیا وارث بہی اوسکا باقی نہ
رہا جب مہاراجہ شیر سنگہ اونہین ایام مین لاہور کے راج پر بیٹہا تو اوس نے بلحاظ قدامت خاندان
و سفارش سردار لہنا سنگہ ناظم کوہستان جیت سنگہ راجہ متوفی کے چچا مسمی ٹہاکر سنگہ کو راجہ بنایا اور
علاقہ وزیری اور جو موروثی ورثہ اس خاندان کا تہا اوسکو عطا کیا اور باقی تمام علاقے ضبط
کرلیے جب سنہ ۱۸۴۶ء مین بعد فتح پنجاب یہہ علاقہ صاحبان انگریز کی ماتحتی مین آیا تو حکام انگریزی نے
بہی بعد تقرر بارہ ہزار روپیہ خراج کے علاقہ بدستور ٹہاکر سنگہ کی تحویل مین رکھا کہ اب اوسکے

بیٹے کے قبضہ مین ہے ۔

خاندان ریاست منڈی

دوابہ بست جالندھر کی پہاڑی ریاستون مین سے ایک مشہور ریاست ہے پہلے پہل شہر منڈی
راجہ کرک سین نے آباد کیا جو سکیت کے راجون مین ایک راجہ کا بیٹا تھا اوس نے یہان آکر اپنے
الگ ریاست قائم کی اور شہر کی آبادی کی بنا ڈالی چونکہ کرک سین نے سب سے اول یہان آکر ریاستی
محل اور دار الحکومت بنایا اور پہاڑی زبان مین منڈی راجہ کی محل کو کہتے ہین اسلئے یہہ شہر
بھی منڈی کے نام سے مشہور ہوا راجہ کرک سین کے وقت سے تب جوالا سین کے عہد تک تخمیناً راجے
پشت بہ پشت یہان راج کرتے آئے جوالا سین کی بعد شمشیر سین پہر اسیری سین راجہ ہوا پہر
ظالم سین اسیری سین کے بہائی نے حکومت پائی اوس کے عہد مین رنجیت سنگہ کی حکومت نے
یہان دخل پایا اور پے در پے نذرانے لینے اور تکلیفین دینی شروع ہوئین ظالم سین کے بعد بلبیر سین
کنیز زادی نے بڑا بہاری نذرانہ سرکار لاہور کو دیکر گدی حاصل کی مگر پہر بہی نذرانے دیتی دیتی
تنگ آگیا اور ریاست مفلس ہوگئی رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد کنور نونہال سنگہ نے بسبب عدم حصول
نذرانے کے منڈی پر فوج کشی کی اور بل بیر سین محبوس ہوکر قلعہ گوبند گڈہ مین بہیجا گیا چند
سال محبوس رہا جب مہاراجہ شیر سنگہ کا وقت آیا تو اوسکو سرافرازی ہوئی اور دوبارہ اپنے
علاقہ پر بحال ہوا کچہہ نوکری اوسکے ذمے قرار پائی بعد اختتام سلطنت سکہی کے جب تسلط
انگریزی دوابہ بست جالندھر مین ہوا تو گورنمنٹ انگریزی نے بہی ایک لاکہہ روپیہ سالانہ نذرانہ
اس ریاست پر مقرر کیا اور ریاست بدستور بحال و برقرار رکھی سنہ ۱۸۵۱ء مین بل بیر سنگہ مرگیا اوسکا
بیٹا خورد سال راجہ بجی سین باقی رہا گورنمنٹ نے اوسکو گدی نشین کیا اور انتظام ریاست کا اپنے
ذمہ پر لیا صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندھر مہتمم مقرر ہوئے اور وزیر گوشاون کار پرداز ریاست
کا قرار پایا سنہ ۱۸۶۶ء مین راجہ منڈی بعد بلوغ پہونچا اور اختیارات ریاست کے اوسکو عطا ہوے
رقبہ اس ریاست کا ایکہزار اسی میل مربع آبادی ایک لاکہہ اوڑتالیس ہزار دوسو اوٹہہ نفری

کی آمدنی ریاست کی تین لاکھ روپیہ ہے *

ریاست خاندان سوکیت

یہہ خاندان بہی ہم جدی خاندان منڈی کا ہے اور ریاست بہی بہت قدیمی ہے علاقہ اس ریاست کا باون میل لمبا اور بیس میل چوڑا ہے اور کل سطح چارسو بیس میل مربع ہے کل علاقہ مین چالیس ہزار پانسو باون آدمی کی مردم شماری ہے اور اسی ہزار روپیہ ریاست کی آمدنی ہے سنہ ۱۸۴۶ع مین یہہ ریاست بہی اور کوہی ریاستون کے ساتھہ بعد ضبطی ملک دوابہ بست جالندہر کے انگریزی اطاعت مین آئی اور راجہ اگر سین اپنی ریاست پر بحال و برقرار کیا گیا

خاندان ریاست چنبہ

کوہستان شمالی پنجاب مین یہہ ایک نامی گرامی ریاست ہے حکومت اس خاندان کی اسمین بہت زمانہ قدیم سے چلی آتی ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عملداری سے پہلے اس ریاست کی حکومت مین بہت سا علاقہ تہا مگر رنجیت سنگہ نے بہت سا ملک اسکا چہین کر اپنے ملک کے متعلق کرلیا جو بعد ضبطی سلطنت لاہور کے صاحبان انگریز نے مہاراجہ گلاب سنگہ والی جمون وکشمیر کے پاس فروخت کرڈالا باقی علاقہ جواب ریئس چنبہ کی ماتحت ہی بنام راجہ سری سنگہ واگذار کیا سری سنگہ کی وفات کے بعد اب فرمانفرما اس پہاڑ کا راجہ گوپال سنگہ بہائی اوسکا ہی اور سوچیت سنگہ دوسرا بہائی اوسکا جو دعویدار ریاست کا ہوا اوسکی دعوی کو گورنمنٹ نے قبول نکیا طول اس ریاست کا لاحل سے کشٹوار تک تخمیناً دوسو میل اور عرض ہاتہی دہار سے جسکر تک اسی کوس کل سطح اسکا تین ہزار دوسو سولہ میل مربع شمار مین آیا ہی شرق کیطرف اسکی علاقہ لاحل و کلو جنوب کی سمت کو نورپور و کانگڑہ غرب کی سمت بسوہلی و جسروٹہ شمال کیطرف جسکر وکشتوار و بہدرواہ ہین مگر یہہ تمام علاقہ سرد و زرخیز ہے سردی کے موسم مین بسبب بارش برف کے تمام علاقہ سفید نظر آتا ہے بہار کے موسم مین وہ بہار ہوتی ہے کہ اوسکو دیکہکر سیر کرنے والون کو باغ بہشت یاد آتا ہی مردم شماری اس ریاست کی ایک لاکہہ بیس ہزار نفری

اور آمدنی سالانہ بھی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ہے اوس مین سے مالگذاری سرکار انگریزی کی دس ہزار روپیہ ہے ٭

خاندان ریاست سیبہ

علاقہ دون کے شمال دریای بیاس کے کنارے اس ریاست کا علاقہ تمام پہاڑ ناہموار دشوار گذار جنگل غدار و ویرانہ پرخار ہے رہنے والے اس کے عموماً راجپوت بلیہ کا جنگل اس علاقہ مین بہت ہے اور ادویات کریانہ بھی بہت پیدا ہوتی ہین اور خوشبودار پہول بکثرت عطر سیبہ کا تحفہ مشہور ہے بانی اس قدیمی ریاست کا پہلے راجہ برنس چند کٹوچ کی اولاد مین سے راجہ سری چند تہا جس نے اپنے بہائی گیان چند راجہ گلھر سے ناراض ہوکر یہہ جنگل آباد کیا اور اپنی ریاست الگ قایم کی اوس کے بعد بھی چند سے نانک چند تک کئی پشتین برابر راج کرتی رہین جب نانک چند کے دو بیٹے ہوئے بڑا بیٹا انوکھیپ چند تو باپ کی گدی کا مالک بنا اور دوسرے بیٹے ملوپ چند پرفی وانا پور کا مالک علیحدہ کرکے راج اپنا علیحدہ قایم کیا پہر انوکھیپ چند کا بیٹا اجی چند ہوا اجی چند سے پرتہی چند تک آٹہہ راجے علی الاتصال حکومت کرتے رہے پرتہی چند نے اورنگ زیب عالمگیر کی اطاعت قبول کی بعد اوس کے امیر سنگہ پہر جسونت سنگہ پہر بہاؤ سنگہ پہر مادہو سنگہ پہر شیو سنگہ پہر گوبند سنگہ برابر حکومت کرتے چلے آئے گوبند سنگہ نے رنجیت سنگہ کی اطاعت قبول کی اوس کے پیچھے راجہ رام سنگہ جاگیردار و مجسٹریٹ بہادر قابض و متصرف ہوا اور جمع اس علاقہ کی بیس ہزار روپیہ تک ہے ٭

خاندان ریاست گلھر

یہہ ریاست کانگڑہ سے جنوب دریای بان گنگا اور بیاس کے کنارے پر واقع ہے مورث اعلی اس خاندان کا راجہ مسکیہہ چند کٹوچ تہا اوسکے دو بیٹے ہوئے ایک کرم چند دوسرا برپش چند کرم چند اپنے باپ کی جگہہ جانشین ہوا جسکا راج اسی پہاڑ کے بلند علاقہ مین تہا اور برپش چند دوسرا بیٹا محروم الریاست ہوکر گلھر مین آیا اور شہر ہری پور آباد کرکے اپنی علیحدہ حکومت قایم کرلی بیتر چند کا بیٹا گنی چند اوسکا بیٹا اودمان چند اوسکا بیٹا سوبران چند ہوا سوبران چند کے

چار بیٹے ہوئے جن سے خاندان علیحدہ علیحدہ قائم ہوئے پہلا بیٹا اوسکا گیان چند راس راج کا مالک ہوا
گیان چند سے روپ چند تک بارہ نشتین علی الاتصال خود مختار راجہ رہے روپ چند شاہان دہلی کا
مطیع ہوا اور اکبر کے وقت کشمیر کی مہم مین بمعیت علیخان فوجدار کے ہمراہ مارا گیا بعد اوسکے مان سنگہ
نے ریاست پائی یہہ راجہ عالمگیر اورنگ زیب کے وقت مین بہ صاحب [illegible] ہوا اوسکے بعد بکرم سنگہ جانشین
ہوا بکرم سنگہ سے بہوپ سنگہ تک پانچ راجہ ہوئے بہر بہوپ سنگہ کا بیٹا راجہ شمشیر سنگہ سکہون کا مطیع ہوا
اس کی اولاد اب تک باعزت وآبرو شہر ہریپور مین جاگیردار موجود ہے اور تابع
گورنمنٹ انگریزی کی ہے ❊

خاندان ریاست سرمور المشہور ناہن

ستلج پار کے کوہستانی علاقہ مین یہہ ریاست واقع ہے بزرگ اس ریاست کے پہلے جیسلمیر علاقہ مین
حکومت کرتے تہے جب جیسلمیر کو سلطان فیروز شاہ تغلق نے سنہ [illegible]ء مین فتح کیا تو یہہ خاندان
وہان سے بیدخل ہوا اور بادشاہ کی حکم سے اونکو اس پہاڑ مین جاگیر عطا ہوئی تب سے برابر یہہ اس
علاقہ پر قابض ہین سنہ ۱۸۰۳ء مین گورکھیہ فوج نے بحکم مہاراجہ نیپال اس علاقہ پر قبضہ کرلیا اور راجہ
بیدخل ہوکر صاحبان انگریز سے خواستگار امداد کا ہوا گورنمنٹ نے شمول اور راجون کے اسکی امداد کی اور
نظر بقدامت خاندان اسکو حقدار جانا اور گورکھیون کو بیدخل کرکے سنہ ۱۸۱۵ء مین یہہ علاقہ پہر راجہ کے
حوالے فرمایا جب سے اس خاندان کی عزت و توقیر زیادہ ہوئی پہلے آمدنی اس ریاست کی چالیس ہزار
روپیہ تہی بعد شمول علاقہ کیارہ دون کے ایک لاکہہ روپیہ آمدنی ہوگئی کل علاقہ اسکا ستائیس
پرگنون مین منقسم ہے اور راجہ بیدر رشتہ چوبیس سے یہان حکومت کرتا ہے بوقت دخل فوج گورکہیہ کے
راجہ اس پہاڑ کا کرم پرکاش نام تہا اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا فتح پرکاش جانشین ہوا راجہ
حال شمشیر پرکاش نام ہے جسنے مفسدہ سنہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کو اپنی خدمات سے خوش کیا
اور پانچہزار روپیہ کا خلعت پایا سلامی اس راجہ کی سات ضرب توپ سے ہوتی ہے اور دوسو
پچاس سپاہی مستعد قواعد آموختہ راجہ کے پاس نوکر ہین کل علاقہ کی مردم شماری پچہتر ہزار

پانسو پچانوے نفری ہے اور آمدنی ایک لاکہہ روپیہ کی اوس مین سے یہہ گورنمنٹ انگریزی کو
کچہہ نہین دیتا مگر بوقت ضرورت اپنی فوج سے مدد دیتا ہے

خاندان ریاست کہلور المعروف بلاسپور

یہہ ایک چہوٹی سی ریاست کوہ ہمالہ کی نچلی قطارون مین واقع ہے اس کے شمال کو دریای ستلج
شرق کیطرف ریاست بہاگل جنوب مین بہی اوسی ریاست کا علاقہ مغرب کی طرف سرحد علاقہ
سرہند ہے پہلے اس ریاست کا کچہہ حصہ جو دہنے کنارے دریای ستلج کے تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ والی
لاہور کے قبضہ مین آگیا تہا علاقہ اس ریاست کا تمام سرسبز و شاداب ہے بہت سی ندیان اور نالے
اوس مین جاری ہین اور ایک بڑی جہیل کہندالو نام بہی اس مین واقع ہے اس ریاست کے
رئیس کا پہلے بڑا علاقہ تہا مگر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بہیر یورش کی اور بہت سا علاقہ اوس
سے چہین لیا تو طاقت اس کی بہت کم ہو گئی تو بہی اس نے ستلج کے بائین کنارے پر کچہہ علاقہ
اپنا بڑہا لیا اور بارہ ریاستین اور بہی جمعی ایک لاکہہ چہتیس ہزار روپیہ کے اسکے مطیع ہو گئین
سنہ ۱۸۱۴ع مین امر سنگہ تہاپہ سپہ سالار فوج گورکہہ نے نیپال سے آکر اسکا کل علاقہ چہین لیا بعدہ
کے راجہ جگت سنگہ اس ریاست کے رئیس نے التماس اور رجوع کے سرکار انگریزی سے مدد طلب کی
اور فوج انگریزی اس علاقہ مین داخل ہوئی امر سنگہ اوسوقت قلعہ مالون مین محصور ہوا آخر جب گورکہیہ
فوج اس علاقہ سے نکل گئی تو علاقہ دوبارہ راجہ جگت سنگہ کو عطا ہوا اسکے بعد اوسکا پوتا مہر چند
جانشین ہوا سنہ ۱۸۴۶ع مین جب سرکار انگریزی نے پنجاب کو فتح کیا تو وہ علاقہ اس راجہ کا جو دہنے
کنارے دریای ستلج کے سرکار لاہور کے قبضہ مین تہا گورنمنٹ کے حکم سے اس راجہ کے حوالے
ہوا راجہ حال ہیرا چند نام ہے اس نے سنہ ۱۸۵۷ع کے مفسدہ مین اپنی خدمات سے گورنمنٹ کو خوش
کیا اور پانچ ہزار روپیہ کا خلعت پایا آمدنی اس علاقہ کی قریب پچہتر ہزار سالانہ کے ہے اور باشندے
چہیاسٹہ ہزار آٹہہ سو اڑتالیس نفری سلامی رئیس کی سات ضرب توپ کی ہے چار سو سپاہی
رئیس کے گہر کا نوکر ہے خراج اس سے سرکار انگریزی کچہہ نہین لیتی مگر حسب ضرورت فوج سے

مدد کرتا ہے اِس ریاست مین بڑے قصبے بلاسپور کہلور نندپور نلکو والی ہین اور خاص
کہلور ریاست گاہ ہے ❊

خاندان ریاست ہنڈور عرف مالاگڑھ

یہہ ایک ریاست کوہستان کے جنوب مغرب کی گھاٹیون مین واقع ہے اسکے شمال کو کہلور شرق کو
بہاگل و مہلوگ جنوب مغرب مین علاقہ سرہند کل سطح اسکا دو سو تینتیس میل مربع ہے اور اونچاس
ہزار چہہ سو اٹھتر مردم شماری آمدنی ساٹھ ہزار روپیہ ہے علاقہ اسکا آباد و سرسبز و زرخیز ہے بہت
سے چشمے اور چھوٹی ندیان اوس مین جاری ہین دریاے سرسا و نند و کالاکنڈ و بلاد وغیرہ اسکو
سیراب کرتے ہین انار آلو بیر سیب اکھروٹ زرد آلو خوبانی رس بہری اشتا و رمی وغیرہ طرح طرح کے
میوے یہان پیدا ہوتے ہین کل علاقہ مین ایکسو چھپن گانو ہین سنہ ۱۸۰۴ء مین اِس ریاست پر بہی فوج گورکہہ
قابض ہوئی اور سنہ ۱۸۱۵ء مین بامداد صاحبان انگریز کے بہر وہ بیدخل ہوئے اور راجہ رام سنگہ کو دوبارہ
انگریزون نے اِس علاقہ پر قائم کیا اوسکے بعد راجہ بجی سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا و سنہ ۱۸۴۹ء مین لاولد
مرگیا مگر بنظر خدمات لائقہ اِس خاندان کے سرکار انگریزی نے میان اگر سنگہ کو جو راجہ متوفی کا بیٹا
غیر منکوحہ عورت سے تہا جانشین کیا جو آجتک فرمانروا اِس ریاست کا ہے ❊

ریاست خاندان کیونتھل

یہہ ایک پہاڑی ریاست دریاے ستلج اور جمنا کی درمیان ہے شمال کیطرف اسکی کوہ شملہ و کوٹی و مدہان
و تہیوگ و گوند شرق مین بلسن جنوب مین سرمور و علاقہ راجہ پٹیالہ مغرب مین بگہاٹ و علاقہ پٹیالہ ہے
طول اسکا پندرہ میل شمال سے جنوب کو اور اسیقدر چوڑائی ہے سنہ ۱۸۰۴ء مین یہہ راجہ بہی گورکہون کے
حملے سے بیدخل ہوکر انگریزون سے مستدعی امداد کا ہوا سنہ ۱۸۱۵ء مین بعد اخراج گورکہون کے سرکار
انگریزی نے اسکو دوبارہ اِس علاقہ مین گدی نشین کیا اور ایک حصہ اس کے علاقہ کا اس سے لیکر
مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت کرڈالا اور راجہ کے لئے آئندہ کے لئے خراج مالگذاری معاف کی اور
حکومت دوامی علاقہ خورد تہوگ کوٹی و گوند گہیاری پر راجہ کو دی گئی اور سرداران علاقجات

مذکور کو پیدا ہوئی کہ وہ دو سو پچاس روپیہ سالیانہ اس راجہ کو بطور خراج دیا کرے ۱۸۲۳ء میں علاقہ پوترہی اس جج کو علاقہ
اور علاقہ شملہ جو اسی ریاست کے علاقہ میں تھا اس سے لیا گیا اور عوض اوسکے اور علاقہ دیا گیا ۱۸۵۷ء کے مفسدہ میں بھی اس ریاست کے راجہ نے
خدمات لائقہ کیں اور اوسکے عوض میں دس ہزار روپیہ کا خلعت پایا آمدنی اس علاقہ کی تیس ہزار روپیہ
ہے اور مردم شماری اٹھارہ ہزار اٹھاسی نفر کی ہے راجہ حال کا نام مہندر سنگہ قوم راجپوت ہے
جسکا خاندان قدیمی ہے ۞

خاندان ریاست باگہل

یہہ ایک ریاست پہاڑ کی ریاستوں میں ہے شمال کیطرف اس کے علاقہ سکیت شرق کیطرف علاقہ
بہکی و دہامی و پٹیالہ جنوب مشرق کو کنیار غرب کو ہنڈور و کہلور طول اسکا شمال سے جنوب کو اٹھارہ
میل اور دس میل عرض ہے کل سطح ایکسو میل ہے بارہ اسکے پرگنہ ہیں اور آبادی بائیس ہزار چہہ سو پانچ
نفری کی آمدنی پینتیس ہزار روپیہ ۱۸۷۵ء میں فرمانروا اس ریاست کا راجہ شیوسرن تہا اوسکے
بعد کشن سنگہ جانشین ہوا اب بھی یہہ علاقہ اسی خاندان کے قبضہ میں ہے تین ہزار چہہ سو روپیہ خراج
اس سے سرکار انگریزی لیتی ہے ۞

خاندان ریاست جوبل

یہہ ایک پہاڑی ریاست جنوبی کوہ ہمالہ میں واقع ہے شمال کیطرف اس کے علاقہ پنڈر و کیونتہل
و بسہر مشرق کیطرف علاقہ بسہر و گڑہوال شرق کے درمیان دریا پابر و ٹونس جاری ہیں جنوب کو ریاست
سرمور مغرب میں سرحد علاقہ ریاست بلسن کل سطح تین سو تیس میل مربع ہے قصبہ دیوارہ اسکا دارالریاست
ہے آمدنی کل ریاست کی اٹھارہ ہزار روپیہ سالانہ اور آبادی سترہ ہزار دو سو اٹھتہ نفری کی ہے تین سو
سپاہی فوج کے ہیں ۱۸۰۳ء میں یہہ علاقہ بھی گورکہیوں نے لے لیا اور جب راجہ پورن سنگہ اس ریاست سے
بیدخل ہوا ۱۸۱۵ء میں انگریزوں کی مدد سے دوبارہ بحالی اوس راجہ کی اس ریاست پر ہوئی چونکہ
اوس سے انتظام ریاست کا نہو سکا اسواسطے ۱۸۳۲ء میں اوس نے ریاست سے استعفا دیا اور علاقہ سرکار کے
حوالے کر دیا اور گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے چار ہزار چار سو روپیہ نقد پنشن اوسکی مقرر ہوئی مگر

اوس نے نذلی اور ریاست کے چھوڑنے پر بہت پچھتایا اور درخواست اس امر کی کی کہ علاقہ دوبارہ
اوسکو یہہ علاقہ ملجائے بہت سے سوال و جواب اور رد و بدل کے بعد ۱۸۴۰ء مین گورنمنٹ نے بہ نظر منظوری
کیا کہ علاقہ راجہ کو واپس کیا جاوے ہنوز یہہ تجویز ظہور مین نہین آئی تھی کہ راجہ اوسی سال مر گیا
اور حکم ہوا کہ ریاست اب اوسکے نابالغ بیٹے ٹیکا کرم چند کو دیجاوے اور راجہ کے بالغ ہونے تک
ریاست کا انتظام سرکار انگریزی کے متعلق رہے ۱۸۵۶ء مین راجہ کرم چند بالغ ہوا اور کامل اختیار
ریاست کا اوسکو ملا کہ اب تک اوسکے قبض و تصرف مین ہے اس راجہ کا قدیمی خاندان قوم راجپوت سے
ہے منافع دو ہزار پانسو روپیہ اس ریاست سے گورنمنٹ خراج لیتی ہے اور علاقہ [illegible] جو پہلے سے اس
راجہ کو گورنمنٹ نے دیا جو شامل اوسکے علاقہ کے ہے ۔

خاندان ریاست کمہارسین

یہہ ایک پہاڑی ریاست جمنا اور ستلج کے درمیانی ریاستون مین ہے اسکے شمال مین علاقہ کلو
اور دونو علاقون کے درمیان دریاے ستلج جاری ہے شرق کی سمت کو ریاست کوٹ گڈہ اور انگریزی
ضلع سندوکہہ کوٹ کہائی جنوب مین بلسن غرب مین گوند ضلع متعلقہ کیونتھل مین کل طول [illegible]
میل ہے [illegible] بائین کنارے ستلج کے ہے افیون اس علاقہ مین اعلی قسم کی ہوتی ہے انگور
سیب ناشپاتی [illegible] اخروٹ بکثرت پیدا ہوتے ہین بانس کے درختون کا حد و حساب نہین
ہے تین ندیان جاری ہین جو کل علاقہ کو سیراب کرتی ہین راجہ اس ریاست کا پہلے مطیع راجہ بسہر کا
تہا پھر جب اس پہاڑ پر گورکہیا فوج غالب ہوئی اور دوبارہ قبضہ اس ملک کے راجون کا بامداد انگریزی
عمل مین آیا تو یہہ راجہ خود مختار قرار پایا اور بتقرر خراج ایکہزار چار سو چالیس کے یہہ علاقہ انگریزون
کیطرف سے حوالہ راجہ کہیر سنگہ کے ہوا راجہ کہیر سنگہ ۱۸۳۹ء مین لاولد مر گیا اور کل علاقہ سرکار انگریزی
کے قبضہ مین آیا چند ماہ کے بعد نواب گورنر جنرل بہادر نے بنظر اتحاد و خدمتگذاری راجہ متوفی اور
قیام خاندان کے یہہ علاقہ رانا پریم سنگہ راجہ متوفی کے رشتہ دار کو جو وارث حقیقی نہ تہا دیدیا اور
رقم خراج انپر اضافہ ہو کر دو ہزار روپیہ قرار پایا اوسکے مرنے کے بعد رانا بہوانی سنگہ جانشین

ہوا

ہوا ہے اس خاندان کا بڑے خاندان راجپوت سے ہے اور آمدنی علاقہ کی سات ہزار روپیہ سالانہ ہے

خاندان ریاست بیجے

یہہ ایک پہاڑی ریاست کوہ ہمالہ کی ریاستون مین سے ہے اسکی شمال کو علاقہ سکیت ہے اور دونو علاقون کے درمیان دریا ستلج بہتا ہے مشرق مین ریاست گوند جنوب مین علاقہ کوٹی و دہامی اور علاقہ پٹیالہ کا غرب کیطرف بہاگل علاقہ اسکا طول مین شرق سے غرب کو بیس میل اور عرض مین جنوب سے شمال کو سات میل کل سطح ستر میل مربع ہے یہہ ایک لمبا ٹکڑا زمین کا ستلج کے بائین کنارے پر پہیلا ہوا ہے یہہ ریاست بہی بارہ ٹہکرائی کی ریاستون مین تہی جو گورکہیون کے حملے سے پہلے دریائے ٹونس اور ستلج کے درمیان خود مختار تہین جب سرکار انگریزی نے گورکہیون کو اس پہاڑ سے نکالا تو یہہ علاقہ راجہ رودرپال راجپوت کے نام بحال فرمایا جو [illegible]ع مین مر گیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بہادر سنگہ جانشین ہوا جو موجود ہے آمدنی اس ریاست کی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ اور خراج انگریزی ایکہزار چارسو چالیس روپیہ ہے اور آبادی نو ہزار نفری کی اور کل علاقہ ریاست کا دس پرگنون مین منقسم ہے ✣

خاندان ریاست کوٹہار

یہہ ایک قدیمی ریاست کوہی ریاستون مین سے ہے شرق کیطرف اسکے کوہ سپاٹو اور باقی طرفون مین ریاست ہلوگ اور بیجا کا علاقہ ہے علاقہ اسکا پانچ میل لمبا اور تین میل چوڑا ہے ۱۸۱۵ع مین بعد فتح اس پہاڑ کے انگریزون نے یہہ علاقہ رانا بہوپ سنگہ کے نام واگذار کیا اور ایکہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر فرمایا اب اوس رانا کی جگہہ اوسکا بیٹا جے چند جانشین ہے آمدنی اس علاقہ کی پانچہزار روپیہ سالانہ اور آبادی تین ہزار نوسو نوے نفری کی ✣

خاندان ریاست دہامی

اس پہاڑی ریاست کے شمال کو علاقہ بیجے کے شرق اور جنوب کو علاقہ پٹیالہ غرب مین بہاگل ہے طول اسکا چہہ میل و [illegible] عرض کم کل سطح پچیس میل ہے آمدنی ریاست کی چار ہزار روپیہ

آبادی دو ہزار آٹھہ سو تیرہ نفری کی اور سات آبادیان ہین ۱۸۱۵ء مین جب سرکار
انگریزی نے گورکہیون کو اس ملک سے نکالا تو رانا گوبردہن وارث اس ریاست کا خوردسال
تہا اوسکے نام پہلا علاقہ واگذار ہوا اور سات سو تین روپیہ خراج قرار پایا چونکہ ۱۸۵۸ء کو مفسد
مین رانا خدمتگذار رہا اسلئے خراج کی کم ہوکر تین سو ساٹھہ روپیہ باقی رہ گئی ۔

خاندان ریاست بگہاٹ

ستلج کے پار کی ریاستون مین یہہ ایک قدیمی ومشہور ریاست ہے اس کے شمال کو علاقہ پٹیالہ
شرق کو ریاست کیونتھل جنوب شرق و جنوب کو بہی علاقہ پٹیالہ غرب کو بیجا و کوٹہار و سپاٹو
ہے طول اسکا جنوب شرق سے شمال غرب کو نو میل اور عرض چہہ میل کل سطح تیس میل مربع ہے چونکہ
بوقت مہم گورکہے کے اس ریاست کے رانا نے سرکار انگریزی کے ساتھہ کچھہ اتحاد ظاہر نہ کیا اسواسطے
بعد اخراج گورکہیان کے تین حصے اس ریاست کے ضبط ہوکر راجہ پٹیالہ کے پاس ایک لاکھہ تیس ہزار روپیہ
کو فروخت ہوئے باقی ایک حصہ رانا مہندر سنگہ کے نام واگذار ہوا ۱۸۳۹ء مین راجہ مہندر سنگہ بے اولاد
مرگیا اس لئے کل علاقہ سرکار مین ضبط ہوگیا اور مبلغ ایکہزار دو سو بیاسی روپیہ پنشن رانا کے
وابستگان کے لئے قرار پائی گو کہ مہاراجہ پٹیالہ قیمت اس علاقہ کی بہی ایک لاکہہ پچاس ہزار روپیہ
دیتا تہا مگر اوسکو نہ ملا اور آبادی کے واسطے جابجا تقسیم ہوا اور کچہہ حصہ انگریزی چہاونی کے
نیچے آگیا اوسوقت رانا کی وارثون نے اس ریاست کے حصول کے لئے ولایت مین دعوی پیش
کیا وہان سے لارڈ النبرا صاحب گورنر جنرل بہادر سے کیفیت طلب ہوئی بعد گذرنے کیفیت کے
یہہ علاقہ رانا متوفی کے بہائی بجی سنگہ کے نام واگذار ہوا اوسوقت چہاونی کسولی بہی مسمار
ہوچکی تہی اگرچہ رانا راضی تہا کہ وہ زمین سرکار اپنے قبضہ مین رکہے مگر سرکار سے اوسی کو
دی گئی ۱۸۴۹ء مین رانا بجی سنگہ بہی لاولد مرگیا اور یہہ علاقہ دوسری مرتبہ ضبط سرکار ہوا
۱۸۶۱ء مین دوبارہ منظوری اس علاقہ کی بنام رانا امید سنگہ کے ہوئی ابہی دخل اوسکا
نہین ہوا تہا کہ وہ بہی مرگیا اور اوسکی درخواست کے بموجب جو اوس نے اپنے آخری وقت

گورمنٹ مین بہیجی تہی ۱۸۴۶ء مین دلیپ سنگہ اوسکا بیٹا مدنا بگہات کا قرار پایا جو اتبک زندہ وحیات قابض علاقہ کا ہے ؛

خاندان ریاست بکسن

پہلے یہہ ریاست ماتحت ریاست سرمور کے تہی بعد اخراج فوج گورکہہ کے انگریزی اطاعت مین آئی اور ایکہزار اسی روپیہ سالانہ خراج انگریزی اسپر قرار پایا اسکے شمال کو ریاست کمارسین و کوٹہکہائی دگوند شرق کو علاقہ ہنڈور جنوب مغرب کو سرمور مغرب مین کسیولی طول اسکا جنوب و شرق سی شمال مغرب کو بارہ میل اور آٹہہ میل عرض ہے کل سطح چونسٹہہ میل مربع ہی کل آبادی اسکی چارہزار سات سو بیانوی نفری چہہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہی چارسو کی قریب فوج ٹہاکر جوگراج راجپوت ۱۸۴۰ء مین ریاست کی موروثی گدی پر بیٹہا تہا ؛

خاندان ریاست مہلوک

پہاڑی ریاستون مین یہہ بہی ایک قدیمی ریاست ہے شمال مین اسکے ہنڈور شرق مین علاقہ پٹیالہ و ریاست کوٹہار جنوب مین ریاست بیجا غرب مین پنجور دون و ہنڈور طول اسکا شمال جنوب کو بیس میل اور شرق سے غرب کو عرض سات میل اور آمدنی سات ہزار روپیہ سالانہ مردم شماری سات ہزار مین سو اٹہاون خراج انگریزی ایکہزار چارسو چالیس روپیہ مقرر ہے ٹہاکر دلیپ چند رئیس حال قوم راجپوت رئیس ہے

خاندان ریاست بیجا

یہہ ایک چہوٹی سی ریاست پہاڑی ریاستون مین ہے اسکے شمال کو کوٹہار مشرق کو بوگہاٹ جنوب کو علاقہ پٹیالہ مغرب کو مہلوک ہے جنگل غیر آباد اس مین پانچ کوس تک ہے دو ہزار روپیہ آمدنی ایکسو روپیہ خراج انگریزی نوسو اکیاسی آدمی کی آبادی ہے اور ایکسو روپیہ سالانہ بابت معاوضہ زمین کسولی رئیس یہان کا سرکار سے پاتا ہے اور ماودے چند نام ٹہاکر یہان کا رئیس اب اس علاقہ پر حکومت کرتا ہے جسکا خاندان قدیم سے یہان کا حاکم ہے ؛

خاندان ریاست تروج

پہاڑی ریاستون مین یہہ بہی قدیمی ریاست ہے سنہ ۱۸۱۵ء مین جب فوج گورکہہ سرکار انگریزی نے پہاڑ سے نکالا تو ٹہاکر کرم سنگہ کے نام یہہ علاقہ بحال کیا جب مر گیا تو اوسکا بہائی ٹہاکر بہو نام کہ بہائی متوفی کے وقت سے کارپرداز تہا جانشین ہوا سنہ ۱۸۳۱ء مین جو بہو کے برادرزادے رنجیت سنگہ نے دعوی ریاست کا کیا اور بہت لوگ اپنے حامی بنا لئے بعد رد و بدل سوال و جواب کے جو بہو کو حکم ہوا کہ اپنے بیٹے سیام کے نام یہہ علاقہ کر دیوے چونکہ سیام کو لیاقت ریاست کی نہ تہی اسواسطے سنہ ۱۸۴۱ء مین گورنمنٹ نے حکم دیا کہ سیام کو برخاست اور علاقہ ریاست جوبل کے شامل کر دیا جائے سنہ ۱۸۴۲ء مین گورنمنٹ نے دعوی رنجیت سنگہ کا منظور کیا اور علاقہ دوام کے لئے اوسکو مل گیا اس ریاست کی سالانہ آمدنی دو ہزار پانسو روپیہ اور مردم شماری تین ہزار نوسی اور خراج انگریزی دو سو اسی روپیہ ہے ۔

خاندان ریاست کنیار

پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک چہوٹی سی ریاست ہے اس کے شمال مغرب مین بہاگل اور تین طرف انگریزی علاقہ پہیلا ہے طول اسکا پانچ میل عرض تین میل کل سطح پندرہ میل مربع ہے آمدنی سالانہ تین ہزار روپیہ آبادی دو ہزار تین سو چہہ نفری کی خراج انگریزی ایکسو روپیہ رئیس حال کا نام کشن چند ہے جو اپنی موروثی ریاست پر قابض ہے ٭

خاندان ریاست منگل

یہہ ریاست پہلے ریاست کہلور کی مطیع تہی سنہ ۱۸۱۵ء مین بوقت اخراج گورکہا انگریزی کے تحت مین آئی آمدنی اس کی ایکہزار روپیہ سالانہ آبادی نوسو ستر نفری بہتر روپیہ خراج انگریزی ٹہاکر جیت سنگہ جسکا خاندان قدیمی راجپوت سے ہے رئیس حال ہے ٭

خاندان ریاست درکوٹی

یہہ چہوٹی سی ریاست پہاڑی ریاستون مین ہے اس کے شرق کو علاقہ سبہاٹو اور تین طرف انگریزی علاقہ ضلع کوٹکہائی کل سطح اسکا ساڑہے پانچ میل آمدنی اسکی پانسو روپیہ سال اور آبادی چہہ سو بارہ نفری کی خراج انگریزی کچہہ مقرر نہین ہے پہلے یہہ علاقہ سنہ ۱۸۱۵ء مین ٹہاکر سیتا رام

کے نام انگذار ہوا اب تک اوس کی اولاد قابض ہے*

خاندان ریاست بسہر

پہاڑی ریاستون مین بہت بڑی اور مالدار ریاست ہے اسکے شمال کو انگریزی ضلع سپتی شرق کو علاقہ
چینی تاتار جنوب کو ریاست گڑہ وال غرب اور جنوب غرب کو مختلف علاقجات پہاڑی ریاستون کے
مین یہہ علاقہ پچانوے میل لمبا شمال شرق سے جنوب غرب کو اور پچپن میل چوڑا اسکل سطح اسکا تین ہزار میل
مربع ہے اور تمام علاقہ اونچے پہاڑون اور بلند چوٹیون کے اندر واقع ہے اسقدر کہ اسکے ساتھ کا اور
کوئی بلند پہاڑ روے زمین پر نہین ہے دریاے ستلج اس ملک مین شرق سے غرب کو بہتا ہے
اوس کے اجزائے سے یہہ ریاست دو حصون مین منقسم ہوگئی ہے جنوبی حصہ کو بسہر اور شمالی حصہ کو
کناور کہتے ہین کناور کے رہنے والے لوگ بڑے جوانمرد اور سپاہی مشہور ہین اور انہون نے گورکہون
کی فوج کا مقابلہ اور اپنے راجہ کی حمایت بڑی مضبوطی سے کی تہی اور روانہ رکہا کہ گورکہا فوج ستلج
سے اوترکر کناور کے علاقہ مین داخل ہو آخر امر سنگہ تہاپہ افسر گورکہا سات ہزار روپیہ سالانہ لینا کرکے
کناور سے واپس آیا۔ اس پہاڑ مین طرح طرح کی کانین ہین کئی جگہہ سے تانبا اور لوہا نکلتا ہے پتہر
بہی اعلے قسمون کا بہت نکالا جاتا ہے پیدائش انگور وغیرہ میوون کی بکثرت بہار کے موسم مین
پہولون کے جنگل ایسے پہولتے ہین کہ انسان کو اون کے دیکہنے سے بہشت یاد آتا ہے جابجا بہی اعلے قسم
کی ہوتی ہے شراب خام انگوری بکثرت عورتین بہت خوبصورت اور مرد بیغیرت دیوث ہین
جنکو اپنی عورت کی غیرت نہین ہے ایک عورت کے پانچ پانچ چہہ چہہ شوہر ہوتے ہین یہان نام رسم ہے
جس گہر مین چار یا پانچ بہائی ہوتے ہین وہ ایک عورت روپیہ دیکر خرید لاتے ہین اور وہ سب کی زوجہ
ہوتی ہے نوبت بنوبت سب کے پاس رہتی ہے جنوبی حصہ کے لوگ گنیش کی پوجا اور کالی دیوی کی
پرستش کرتے ہین اور ہندو کہلاتے ہین مگر شمالی حصہ کناور کے لوگ سب بدہ لامہ مذہب کے ہین
بعد اخراج فوج گورکہیا کی سنہ ۱۸۱۵ع یہہ علاقہ بہی انگریزی اطاعت مین آیا اور راجہ مہندر سنگہ یہان کا
مین دوبارہ بسہر کے راج پر مقرر ہوا اوسوقت انگریزی خراج پندرہ ہزار روپیہ راجہ مہندر سنگہ پر قرار

پایا تہا مگر پہر سنہ ۱۸۶۰ء مین جب راجہ نے محصول پرمٹ وغیرہ معاف کردیا تو تین ہزار [illegible]
روپیہ مقرر ہوا بوقت تقرری راجہ کے اکثر قلعجات اس علاقہ کے بضرورت [illegible]
کے راجہ سے سرکار انگریزی نے لی تہی آخرہ واپس لی گئی زاواہن جو دریا [illegible]
باہین کنارے تہا وہ سرکار انگریزی نے راجہ کتیہل کو دیدیا اور یہ ریاست کوٹ گڈہ [illegible]
راجہ کی ماتحتی سے الگ کی گئی سنہ ۱۸۵۷ء مین راجہ مہندر سنگہ مرگیا اور بیٹا اوسکا خوردسال [illegible]
اوسکی سرپرست ہوئی اور اپنی سرپرستی سے ملک کا انتظام راجہ کنور کے حوالہ کیا [illegible]
شمشیر سنگہ با اختیار راجہ اس ریاست کا ہے آبادی اس ریاست کی [illegible]
اور آمدنی ستر ہزار [illegible] راجہ کو لوہے اور تانبے اور پتہر کی فروخت سے [illegible]
روپیہ حاصل ہوتا ہے تجارت چاول وغیرہ کی بہی راجہ کرتا ہے ٭

ریاست کوٹ گڈہ المشہور بارہ ٹہکرائی

پہاڑی ریاستون مین یہہ بہی ایک ریاست ہے اسکے شمال کو دریائے ستلج مشرق [illegible]
جنوب مین کوٹہکائی مغرب مین کارسین ہے یہہ علاقہ سات میل لمبا پانچ میل [illegible]
اس ریاست کا نام پہلے بارہ ٹہکرائی تہا اس لئے کہ بارہ ریاستین جو [illegible]
ہین وہ اسکے ماتحت تہین اور یہہ ریاست بسہر کی ریاست کے مطیع تہی مگر جب [illegible]
پر فتحیاب ہوے تو اونہون نے اس ریاست کو بسہر کی ماتحتی سے علیحدہ کرلیا اور علاقہ سندوکہ جو اس
ریاست کے حد پر ہے وہان انگریزی فوج کی چہاونی مقرر ہوئی ٭

ریاست کوٹی

پہاڑ کی ریاستون مین یہہ بہی ایک چہوٹی سی ریاست ہے اسکے شمال کو علاقہ بہجی مشرق کو [illegible]
جنوب مین شملہ و کیونتہل مغرب مین علاقہ پٹیالہ کل سطح بتیس میل مربع آبادی تین ہزار تقریبی
آمدنی سالانہ چار ہزار روپیہ ہے اور راجہ قوم راجپوت یہان کا رئیس ہے ٭

ریاست کوند

پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک قدیمی ریاست ہے اسکے شمال کو علاقہ کلو مشرق مین کہار سیین جنوب کو ... مغرب مین ... طول اسکا شمال سے جنوب کو بارہ میل اور عرض مشرق سے مغرب کو ... بعد فتح فوج گورکہہ کے یہہ علاقہ بہی انگریزون نے قدیمی رئیس کو دیدیا ۱۸۱۵ع مین ... مر گیا اور ریاست اوسکے پوتے کو ملی *

ریاست رائین

یہہ ایک پہاڑی ریاست قدیمی خاندان کی ہے اسکے شمال کو علاقہ سکیت ہے جسکے اندر دریائے بیاس بہتا ہے مشرق و جنوب مین علاقہ بہاگل مغرب مین کہلور طول اسکا شمال سے جنوب کو ... و عرض مشرق سے مغرب کو چار میل آمدنی سالانہ ایکہزار روپیہ اور آبادی ایکہزار آدمی کی ہے *

خاندان ریاست بنارس و جونپور وغیرہ

اس خاندان کی ابتدا منسا رام زمیندار ساکن گنگاپور سے ہے جسنے خاندان مغلیہ کے ضعف کے وقت اپنی علحدہ حکومت قائم کرلی تہی وہ ۱۷۳۸ع مین مر گیا اور بلونت سنگہ جانشین ہوا ۱۷۶۵ع مین حکام انگریزی کی تجویز سے یہہ علاقہ ماتحت حکومت اودہ کے ہوگیا بلونت سنگہ ۱۷۷۰ع مین مر گیا اور نواب اودہ نے چاہا کہ اوسکا علاقہ ضبط کرلے مگر انگریزون نے بنظر قیام خاندان چیت سنگہ اوسکے بیٹے کو جانشین کیا اور حکم ہوا کہ راجہ بائیس لاکہہ چہیاسٹہہ ہزار ایکسو اسی روپیہ سالانہ نواب اودہ کو دیا کرے اور اپنا سکہ جاری رکہے ۱۷۷۵ع مین یہہ تجویز ہوئی کہ راجہ پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ تین پلٹن فوج کا خرچ بہی ادا کیا کرے وہ روپیہ بہی راجہ نے تین سال تک ادا کیا آخر مستعد ہنگامہ پردازی ہوا انگریزون کے دشمنون سے بہی اوسنے خط کتابت شروع کی اسواسطے راجہ پر فوج کشی ہوئی اور راجہ ۱۷۸۱ع مین مقید ہو کر نظر بندی مین رکہا گیا مگر راجہ نے ایسی چالاکی کی کہ سنگین گارد کو قتل کرکے بہاگ گیا اور فوج جمع کرکر آمادہ جنگ و پیکار ہوا چند لڑائیون مین اوسنے شکست کہائی آخر ناچار ہوا اور مہاراجہ سیندہیا کے پاس بہاگ کر چلا گیا اور وہان ہی رہا اور اوسی مقام پر ۱۸۱۰ع مین مر گیا اوسکی بیدخلی کے بعد اوسکا علاقہ اوسکے برادر زادے راجہ مہیپ نراین

راجہ بلونت سنگہ کے پوتے کو بشرط ادائے مالگذاری چالیس لاکھ روپیہ انگریزون کیطرف سے
ملا اور راجہ لے سکہ و اختیارات ملکی و مالی موقوف ہوئی ۱۷۹۵ء مین وہ مرگیا اور اوسکا
بیٹا اودت نراین جانشین ہوا وہ ۱۸۳۵ء مین مرگیا اور اوسکا برادرزادہ و متبنی ایسری پرشاد
نراین سنگہ بہادر بہی ۱۸۸۹ء مین مرگیا اب اوسکا بیٹا جانشین ہے اس رئیس کی سلامی تیرہ
ضرب توپ مقرر ہوئی ہے اور اختیار ہے کہ بصورت لاولدی کسی وارث شرعی کو متبنی بنائے —

خاندان ریاست گڈہ وال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۵ء کے راجہ سودرسن ساہ جسکا علاقہ گورکہیون نے چہین لیا تہا نہایت
مفلس کو ناچار ہوکر بمقام دہیرہ رہا کرتا تہا گورنمنٹ انگریزی نے اوسکی قدردانی کی اور ایک حصہ
اوسکے موروثی علاقے کا جو بجانب شرق دریائے الکنندا کے واقع ہے فتح کرکر اوسکو دیا علاوہ اوسکے علاقہ
ڈیرہ دون اور پرگنہ رام گڈہ بہی پاس سے عطا کیا اور دوبارا رئیس و راجہ بنایا اس راجہ نے مفسدہ
۱۸۵۷ء مین بہت سی خیرخواہی و وفاداری ظاہر کی اور انگریزون کے فائدے مین سرگرم رہا آخر
۱۸۵۹ء مین مرگیا اور وارث صاحب حق کوئی نہ چہوڑا انگریزون نے راجہ متوفی کی خدمات
لائقہ پر لحاظ کرکر اوسکے بیٹے بہون ساہ کو جو غیر منکوحہ عورت سے تہا جانشین کیا جو اب تک
موجود ہے آمدنی اس ریاست کی قریب اسی ہزار روپیہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکھ
نفری کی راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور نہ وہ خراج دیتا ہے —

خاندان راج مرہٹا پیشوا یعنے سلطنت پونا

اس خاندان کا بانی سیواجی مرہٹا تہا جسنے سترہ برس کی عمر مین قزاقی و رہزنی کرکے جمعیت و دولت
حاصل کی اور اکثر اضلاع کوکن بیجاپور دکن کے ملک مین سے قابض ہوگیا وہ ۱۶۸۰ء مین مرگیا اور
اوسکا بیٹا سنبہاجی جانشین ہوا اوسکو شاہ اورنگ زیب عالمگیر نے بامور فوج قید کرکے قتل
کیا اور اوسکے فرزند ساہوجی کو قید مین رکہا تسپر بہی اوسکی فوج کے افسر جو قوم مرہٹا تہے یا منسری
مختلف سردارون کے شاہی علاقہ مین حملہ اور غارتگری کرتے رہے اور اپنے آپکو دولتمند بنایا انکے ظلم

دارالراج سے تمام ملک جو دریائے نربدا کے جنوبی کنارے پر ہے اوجڑ گیا اگرچہ شاہ اورنگ زیب نے
بہت مرتبہ ان کے انتظام کے لیئے فوج مامور کی مگر کچہہ نبنا اور یہہ قوم بڑہتی چلی گئی شاہ اورنگ زیب کی
وفات کے بعد ساہوجی قید سے چہوٹا جب وہ دکن مین گیا تو اوسکا ہمشیرہ زادہ سیواجی اور
اوسکی خالہ تارابائی اوس کے برخلاف تہی اونکو منظور نہ تہا کہ وہ پہر راج پاوے مگر اوسکے وزیر بالاجی
بسوناتہہ نے اپنی لیاقت اور ہمت سے دوبارہ اوسکو حاکم بنایا اوس نے قیام اپنا بمقام ستارا رکہا چونکہ
ساہوجی ایک عیاش اور آرام طلب آدمی تہا اِس لیئے کل ریاست کا مالک و مختار بالاجی بسوناتہہ ہو گیا
بالاجی ماہ اپریل ۱۷۲۰ء مین مرگیا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا باجی راؤ جانشین ہوا اِس نے بیس برس تک ریاست
کی گجرات کو بہی اِسنے لوٹا اور مالوہ کا ملک فتح کیا اپنی راج کو وسعت دی ناچار شاہ دہلی نے بہی صوبہ
داری ملک مالوہ کی اِسکے نام پر کردی چونکہ نظام الملک ناظم حیدرآباد دکن بہی اوسوقت شاہ دہلی سے
منحرف تہا وہ بہی مددگار باجی راؤ کا ہوا اسلیئے کہ اوسکو منظور تہا کہ علاقہ مرہٹا کا میرے اور شاہ
دہلی کے درمیان سد راہ رہے باجی راؤ خود دہلی مین گیا اور بادشاہ کو چوتہہ یعنے چہارم حصہ آمدنی
ملک کا دینا کرکے بہت سا علاقہ دکن اور مالوہ وغیرہ کا اپنے نام پر لکہا لایا وہ ایسی کیچ وقت جب متصل
دریائے نربدا کے پہونچا تو ۱۷۴۰ء مین مرگیا اوسکے تین بیٹے بالاجی باجے راؤ - رگہوبا -
شمشیر بہادر رہے دو بیٹے تو اصل رانی سے تہے اور تیسرا شمشیر بہادر ایک مسلمان کنیزک کے پیٹ سے
تہا وہ علاقہ بندیلکہنڈ مین جانشین ہوا اور اوسکی اولاد بنام بہادر نواب باندہ کے مشہور ہوئی
اور بالاجی باجے راؤ المعروف بہ ناناصاحب نے اپنے والد کی جگہہ پیشوا کے دربار مین مالک بنا اوسکو
ساہوجی نے بہی جو برائے نام مہاراجہ بنا بیٹہا تہا کل مختاری کی خلعت دی بالاجی باجی راؤ نے
اپنی سستی و آرام طلبی کے سبب سے انتظام کل مملکت کا اپنی ہمشیرہ زادی سداشیو بہاؤ کے سپرد کیا
اور افسری فوج کی اپنی بہائی رگہناتہہ المعروف راگوبا کو تفویض کی بالاجی باجی راؤ کے
عہد مین سرداران سندیا اور ہولکر کم رتبہ سے بڑہ کر افسران فوج ماتحت راگوبا کے مقرر ہوئے
اور تمام ملک مالوہ کا باستثنائے چند جاگیرداروں کے اون کی آپس مین تقسیم ہو گیا [illegible] مین

سبب سازش آدینہ بیگ خان ناظم دوابہ بست جالندہر کے مرہٹہ نے پنجاب کے تمام علاقہ لاہور وملتان
وغیرہ لے لیا و قلعہ اٹک تک ان کی حکومت ہوگئی اور دریا سندہ حد فاصل مقرر ہوئی تہا
جب احمد شاہ درانی شاہ کابل کی طرف سے پنجاب کا حاکم تہا مرہٹون کے خوف سے پنجاب کو چہوڑ کر چلا گیا
یہہ حال سنکر احمد شاہ ابدالی کابل سے بجلی کی طرح مرہٹون کے سیر آگرا اور فوج مرہٹا کی اوسکے خوف سے
خودبخود پنجاب کو خالی کر کے چلے گئے بادشاہ نے تعاقب کیا اور پانی پت کے میدان مین فریقین مین
سخت لڑائی ہوئی جس مین مرہٹون نے شکست فاش کہائی اگرچہ اوسوقت احمد شاہ کی فوج [illegible]
ہزار سوار سے زیادہ نہ تہا اور فوج مرہٹا ڈیڑہ لاکہہ سوار و پیادہ و تین سو ضرب توپ تہی مگر فتح
خداداد سے احمد شاہ فتحیاب ہوا اسی ہزار فوج مرہٹہ کی قتل ہوئی وتا سندہیہ [illegible] بہی میدان مین
کام آیا لاکہہا روپیہ نقد و توپخانہ وغیرہ سامان دشمن کے ہاتہہ لگا دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب
ہوئی کر مرہٹہ سے ہوئی اوس مین بہی شکست کہائی پہر شیودیو راؤ مرہٹہ ایک لاکہہ چالیس ہزار سوار
لیکر میدان مین آیا احمد شاہ نے جمنا سے اوتر کر اوسپر حملہ کیا اور ایسا لڑا کہ مرہٹے بہاگ نکلے بائیس ہزار
مرہٹہ مفقود ہوا پچاس ہزار گہوڑے غارت مین گئی توپخانہ وخزانہ سب چہن گیا باعث اس شکست کا
باوجود کثرت فوج کے یہہ تہا کہ اوسوقت افسری فوج کی راگوبا سے تبدیل ہو کر سداشیو راؤ بہاؤ
کو ملگئی تہی اس سبب سے کل افسر فوج کے بیدل و نافرمان ہوگئے تہے اس شکست کے صدمہ سے بالاجی
باجے راؤ پیشوا چند ماہ زندہ رہا پہر مر گیا حکومت بہی اوسکی اکثر ممالک واقعہ ہند سے جاتی رہی
اوسکے مرنے کے بعد دوسرا بیٹا اوسکا مادہو راؤ بلال سترہ سال کی عمر مین جانشین ہوا اور مدار المہام
اوسکا چچا راگوبا قرار پایا اوسنے انگریزون سے بہی اتحاد پیدا کیا اسلئے کہ نواب نظام الملک سے
اوسکو کمال اندیشہ تہا اگرچہ راگوبا مدار المہام نے بہت کوشش کی کہ مادہو راؤ کو اپنے حکم
اختیار مین رکہے مگر یہ اپنی لیاقت وہوشیاری سے کل امور سلطنت مین دخیل ہوگیا اور گیارہ سال
حکومت کرکے ۱۷۷۲ء مین لاولد مر گیا اوسکے بڑے اول ہی سال سندہیا مرہٹا نے اپنی حکومت
پہر ہندوستان مین قائم کی اور روہیلکہنڈ کو فتح و غارت کر کے دہلی جا پہنچا اور شاہ عالم بادشاہ

تخت نشین کر کے اپنا دست نگر رکھا تہا مادہو راؤ کے بعد اوسکا بھائی نرائن راؤ جانشین ہوا مگر راگھوبا نے
اوسکو قتل کرا دیا اور خود محیط امور سلطنت کا ہوا اور چاہا کہ خود گدی نشین ہو مگر اونہین دنون مین
بائی گنگا بائی بیوہ نارائن راؤ مقتول کی پیٹ سے بعد قتل اوسکے خاوند کے بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام
مادہو راؤ نارائن رکہا گیا اور امرای دربار نے اوسکو جانشین تصور کیا اور برخلاف راگھوبا کی بہت
سا مجمع امراؤ اور فوج کا وقوع مین آیا اور چاہا کہ راگھوبا کا کام تمام کرین یہہ حال دیکہکر راگھوبا نے
سندہیا اور ہولکر اور انگریزون سے سازش کی اور چاہا کہ انکی مدد سے مخالفین پر غالب ہو مگر چند روز
بعد سندہیا اور ہولکر اوس سے الگ ہوگئے اور انگریزون نے مقام بسین و جزیرہ سالسٹ وغیرہ خراج
لیکر راگھوبا کی بات تسلیم کی اور اوسکو مدد دی اور فوج انگریزی نے اوسکی مدد پر جاکر کار نمایان کئے اسپر
راگھوبا بہت خوش ہوا اور اضلاع بہروچ وغیرہ جمعی دو لاکہہ ستر ہزار روپیہ سالانہ لشکر انگریزی
انگریزون کے حوالے کر دیئے مگر یہہ تجویز حکام اعلی انگریزون نے منظور نہ کی کیونکہ راگھوبا حق پر نہ تہا
اور حق پر وہ تہا جسکو سب امرائے ملک پونہ نے گدی پر بٹہلایا تہا یہہ بات سوچکر انگریزون نے
بامور کرنیل اپٹن صاحب وکیل کے پنڈت دیالے جی وغیرہ امرائے دربار مہاراجہ پیشوا سے صلح
کی اور راگھوبا کی دوستی کو بالائے طاق رکھا چند عرصہ کے بعد امرائے دربار مہاراجہ پیشوا سبب اسکے
کہ مہاراجہ خوردسال تہا باہم ایک دوسرے کے مخالف ہوگئے ایک فریق تو سبزواری نانا فرنویس
مرہٹہ اور سندہیا کی حامی مہاراجہ خوردسال کا ہوا اور دوسرا فریق باسری موروبا پہنیس
نانا فرنویس و امداد ہولکر کے راگھوبا کا مددگار رہا مگر ہولکر کے دل مین استقلال نہ تہا اسلئے
نانا فرنویس کا گروہ لڑائی مین سبقت لے گیا اور ہولکر کی لڑائی مین شامل نہوا نانا فرنویس نے
جب اختیار کلی دربار مہاراجہ مین پایا تو اوسنے برخلاف انگریزون کے فرانسیسون کے ساتہہ
سازش کی اور اونکو انگریزون کے مقابلے پر بامداد اپنی مستعد کیا اور چاہا کہ بامداد فرنسیس کے
اپنی مراد کو پہونچے . انگریزون کو اندیشہ پیدا ہوا کہ اب علاقہ مغرب ہندوستان
مین جو انگریزی قبضہ مین ہے ضرور خلل پیدا ہوگا یہہ حال دیکہکر گروہ موروبا کی جو مخالف

نانا فرنادیس کے تہا انگریزون سے مدد طلب کی اور وعدہ کیا کہ بعد فتحیابی کے مہاراجہ خوردسال بدستور
جانشین ہر اک رہیگا اور راگوبا اوسکا کاربرداز عمر بلوغ تک متصور ہوگا یہہ امر انگریزون کو منظور
ہوا اور راگوبا کے ساتہہ دوبارہ صلح کی اور فوج بمبئی کی اوسکی مدد پر پونا کو روانہ ہوئی جب فوج مقام
تلنگانو کو پہونچی تو مخالف بڑی جمعیت کے ساتہہ اوسکے مقابل ہوئی اور شکست دیکر انگریزی لشکر کے
معاودت کا رستہ بہی بند کردیا جب کوئی وجہ رہائی کی نہ دیکہی تو انگریزون نے بہ مجبوری منظور کیا
کہ جس قدر علاقہ بعد وفات مادہو راؤ بلال کے انگریزی تصرف مین آیا ہے وہ تمام وکمال سرکار مرہٹہ
کو واپس کیا جائیگا مگر سرکار مرہٹہ بہی اپنے علاقہ سے تمام افسر و سپاہی قوم فرانسیس نکال دیوے
چنانچہ اس باب مین عہدنامہ تحریر ہوا اور فوج مقید نے رہائی پائی فرانسیسی ملازم بہی مرہٹہ کی علاقہ سے نکل
گئی چند ماہ تک یہہ صلح قائم رہی پہر دشمنی کا آغاز ہوا کیونکہ اہلکاران دربار مہاراجہ کا یہہ منشاء ہوا کہ
سرکار انگریزی راگوبا مرہٹہ کو جو انگریزی حفاظت مین ہے اون کے حوالے کردیوے جب یہہ منشاء
اونکا ظہور مین آیا تو اونہون نے حیدرعلی والی میسور کے ساتہہ جسکی دلی دشمنی انگریزون سے تہی سازش
کی مگر اپنی مراد کو نہ پہونچا چونکہ اونہین ایام مین انگریزون کو چند فتوحات ملک مالوہ اور کوکن مین
نصیب ہوئین اسلئے پہر اہلکاران دربار مہاراجہ نے انگریزون سے صلح کی اور علاقہ سالسٹی انگریزون کو
دیدیا اور قرار پایا کہ جسقدر انگریزی علاقہ حیدرعلی نے لیا ہے واپس کردیوے اور قیدی چہوڑ دے
اور راگوبا کبہی انگریزون سے لشکر اور روپیہ کی مدد نہ پاوے بلکہ اوسکے گذارہ کے لئے سرکار
مہاراجہ سے خرچ ملا کرے اور یہہ صلح ایسی عام ہوئی کہ نواب نظام علیخان والی حیدرآباد و حیدرعلیخان
والی میسور کے ساتہہ بہی انگریزون کی صلح ہوگئی اور صلحنامہ پر بموجب عملدرآمد ہوا چونکہ یہہ صلح
راگوبا کے برخلاف تہی وہ اونہین ایام مین نہائت غم وغصہ مین بیمار ہوکر مرگیا حیدرعلی نے
بہی ماہ دسمبر ۱۷۸۲ء مین وفات پائی مگر اوسکا بیٹا سلطان ٹیپو پہر انگریزون کا مخالف ہوا اور
ویسے لڑائیان شروع کین اور تجویز قرار پائی کہ مہاراجہ پونا اور نواب حیدرآباد اور انگریز
باتفاق سلطان ٹیپو سے لڑین اور جو ملک فتح ہو آپس مین بانٹ لین چنانچہ بعد جنگ جسقدر علاقہ

فتح ہوا تینون سلطنتون نے آپس مین تقسیم کر لیا تہا انگریزون کی ترقی روز بروز ترقی پر تہی اسلئے
پہر اہلکاران سرکار پونا کو رشک ہوا اور بعد انگریزون کی اونہون نے مقابلے سلطان ٹیپو کے
نا منظور کی ۲۷ اکتوبر ۱۷۹۵ع مین بہو راؤ نرائن مہاراجہ خورد سال پونا کا فوت ہوا اور باجی
راؤ پسر رگہناتہہ راؤ اور دولت راؤ سندہیا مختار ہنا دولت راؤ نے پہر انگریزون کے ساتہہ صلح کی مگر
شرائط صلح کو جو قرار پائی تہی مہاراجہ ہلکر کو ناگوار گذرین اور بڑی فوج کی ساتہہ باجی راؤ اور دو
راؤ کی ساتہہ مقابلہ کرا ہوا اور ۱۸۰۲ع مین ایک سخت معارکہ ہوکر باجی راؤ اور دولت راؤ کو شکست
ہوئی اور خواہان مدد کے سرکار انگریزی سے ہوئے اوس فرصت مین اختیار کلی انگریزون کو دربار پونا
مین حاصل ہوا اور چہہ پلٹنین اور توپخانہ انگریزی مہاراج کی مدد کو آئی ۱۳ مئی ۱۸۰۳ع کو حمایت
انگریزی کی امداد سے دوبارہ باجی راؤ پونا کی راج پر قائم ہوا اور مختاری دولت راؤ نے باقی ہولکر
کی فوج دار الریاست سے نکالی گئی کچہہ عرصہ کے بعد دولت راؤ کو اطاعت انگریزون کی ناگوار گذری
اور در پردہ ہولکر وغیرہ کو انگریزون کی مخالفت پر مستعد کیا انگریزون نے بڑے زور و شور سے
سندہیا اور ہولکر کا مقابلہ کیا اور شکست فاش دی اور دونو کو زیر کیا بلکہ وہی فتح موجب قیام
سلطنت انگریزی کا ہندوستان مین ہوا تیسرے بہی انگریزون نے حسب شرط عہد نامہ جسقدر علاقہ
سندہیا اور راجہ برار کا فتح کیا اوس سے حصہ برابر نظام الملک اور مہاراجہ پونا کو دیدیا اور مہاراجہ
پونا کے حصہ مین شہر اور ضلع احمد نگر آیا بعد ازان کئی سال تک کوئی امر خلاف دوستی فیمابین
باجی راؤ اور راجہ پونا اور انگریزون کے واقع نہوا مگر ۱۸۱۵ع مین جب وزیر گیکوار کا گنگا دہر
شاستری جو دوست سرکار انگریزی کا تہا بضمانت انگریزون کے معاملات باہمی تصفیہ کے
لئے پونا مین آیا تو مہاراجہ پونا نے اوسکو بشرارت اور ترغیب ترمبک جی وزیر کے قتل کرا دیا
اسلئے انگریزون نے مہاراجہ کو مجبور کرکے ترمبک جی وزیر کو اوس سے لے لیا اور قلعہ تہانہ مین
قید کیا ستمبر ۱۸۱۶ع مین ترمبک جی قلعہ سے بہاگ گیا اور مہاراجہ پونا نے خفیہ اوسکو اپنے پاس
رکہا اگرچہ بظاہر مہاراجہ دوستی کا دم مارتا مگر باطن انگریزون کا دشمن ہوگیا اور خفیہ خط و

انگریزی مرفوج کنٹنجنٹ کی انگریزون کو دیا اور اقرار کیا کہ وہ اپنے ملک کا انتظام صاحب ریذیڈنٹ کی منظوری سے کریگا چندروز کے بعد وہ اوس اقرار سے بھی پھر گیا اور انگریزون نے اوسکو گرفتار کرلیا چند ماہ قید مین رہکر وہ بھاگ گیا اور گوندون مین پناہ گزین ہوکر حصول سلطنت کے لئے بہت تدبیرین کرتا رہا مگر کچھہ پیش رفت نہ گئی سنہ ۱۸۱۹ء مین وہ بھاگ کر ہندوستان مین گیا اور آوارہ جابجا پھرتا رہا آخر سنہ ۱۸۴۰ء مین بمقام جودہپور آکر مرگیا آپا صاحب کا بہونسلے کے اخراج کے بعد راگہوناتہ ۔ دو سال بڑے رگہوجی کا دہوتا جسکا نام ہمنام اپنے ناناکے تہا باجازت صاحبان انگریز کے جانشین ہوا اور انتظام ریاستکا باختیار صاحب ریذیڈنٹ بہادر رہا سنہ ۱۸۲۶ء مین بعد بلوغ اختیار ریاست کے راجہ کو ملے اوس نے کچھہ ملک بابت خرچ فوج انگریزی کے جسقدر اوسنے اپنے پاس رکھی تہی علیحدہ کردیا اور وعدہ کیا کہ اوسکی فوج بہی زیر حکم انگریزون کے رہیگی اور وہ زیر حکم صاحب ریذیڈنٹ کے حکومت کریگا سنہ ۱۸۲۹ء مین راجہ کو اوسکے علاقجات جو انگریزون نے لے لئے تہے واپس کردیے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ نقد اوس سے لینا مقرر کیا اور فوج ملکی برخاست ہوئی اور راجہ کو اختیار ملا کہ وہ جسقدر مناسب سمجھے اپنے ملک کے انتظام کے لئے لوگ رکھہ لے گیارہوین دسمبر سنہ ۱۸۵۳ء کو راگہوجی مرگیا اور بسبب لاولدی اوسکے کل علاقہ ضبط سرکار ہوا سنہ ۱۸۵۷ء مین بیوگان راجہ مرحوم نے ایک شخص جانوجی بہونسلا نامی کو جو اون کی دختری اولاد سے تہا متبنے کیا اوس نے مفسدہ دہلی سنہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کی بڑی خدمتین کین اسواسطے بنظر قدردانی و قدرشناسی اوسکے گورنمنٹ نے اوسکو راجگی کا خطاب بخشا اور علاقہ دیوار واقع ضلع ستارا دوام کے لیے اوسکو اور اوسکے ورثا و متبنے کے لئے عطا فرمایا اور جمیع خاندان کو بہی دو لاکہہ تینتیس ہزار روپیہ کی پنشن ملی *

خاندان حکومت بندیلکہنڈ

قدیمی خاندان ہندوون کا جو اس ملک مین فرمانفرما تہا اوسکے راجون نے مدت مدید تک اپنی آزادی قائم رکہنے کے لئے مسلمان بادشاہون کے ساتہہ بڑے بڑے جنگ کئے آخر شاہجہان

بادشاہ کے وقت راجہ چمپت رانے اس ملک مین اپنی آزادی ظاہر کی اور اوسکے فرزند چھترسال
نے ایک خاندان جدید مشہور کے ملک مین قائم کیا اور ایک کروڑ کی آمدنی کا ملک اپنے تصرف
مین لایا اوسکے پاس قلعہ کالنجر بہا مضبوط قلعہ تہا اس لیے دشمن کچھ اوسکا بگاڑ نہ سکتا دہمنیا نامی
تہا شہر پناہ مین اوس کی سکونت تہی جسکے پاس کان الماس مشہور ہے راجہ چھترسال کے ضعف پیری
کے وقت محمد خان بنگش افغان رئیس فرخ آباد نے اوسپر حملہ کیا جب راجہ تنگ آیا تو اوسنے مہاراجہ
پیشوا باجے راؤ کو دکن سے بلایا اوسنے آکر افغانون کو راجہ کے علاقہ سے نکال دیا راجہ چھترسال نے
باجے راؤ پر خوش ہوکر اوسکو اپنا بیٹا قرار دیا اور تمام علاقہ اپنی ریاست کا اپنے دو فرزندون
اور باجے راؤ پر بحصص مساوی تین حصص تقسیم کردیا اس اتفاق سے پیشوا قابض تہائی علاقہ
ملک بندیلکہنڈ کا ہوگیا اور یہہ ملک گویا پہلے پہل ہندوستان مین سے سواے علاقہ دکن کے
مرہٹون کے قبضہ مین آیا بعد ازان اور ملک بہی فتح کرکے اوسکے شامل کیا گیا باقی دو حصے
فرزندان چھترسال کے پاس چہوٹے چہوٹے حصون مین رہے کیونکہ اون کے نوکرون نے بباعث
ضعف خاندان کے جا بجا اون کے علاقے دبا لیے اور اونکو جواب صاف دیدیا تہا پہر مادہوجی
سندہیا کے وقت جو اوسنے منسکے شمالی ملکو پر حملہ کیا تو علی بہادر پوتا باجے راؤ اور بیٹا
شمشیر بہادر مسلمان کنیزک زادہ مہاراجہ پیشوا کا اوسوقت سندہیا فوج کا افسر تہا اوسنے
بترغیب راجہ ہمت بہادر کے جسکے قبضہ مین تہوڑا سا ملک بندیلکہنڈ کا تہا مادہوجی سے
علیحدگی اختیار کی اور ارادہ کیا کہ وہ تمام علاقہ بندیلکہنڈ کا فتح کرکے اپنی علیحدہ ریاست
قائم کرے چنانچہ وہ تہوڑی ہی عرصہ مین ایک بڑی جز و بندیلکہنڈ پر قابض ہوگیا مگر
اوسکو اتفاق جنگ کا نہ پڑا صرف قلعہ کالنجر پر سخت جنگ ہوئی جو اوسوقت بقبضہ کہیم
راجہ چوبہ کے تہا وہی محاصرہ کے عرصہ مین علی بہادر مرگیا اوسکے دو بیٹے شمشیر بہادر و
ذوالفقار علی تہے مگر وہ پونا کے دربار مین رہتے تہے اسواسطے ہمت بہادر نے علی بہادر
کا علاقہ اوسکے خسر پوزہ غنی بہادر کے حوالے کر دیا اور خود اپنے علاقہ مین بدستور حاکم رہا

بعہد مخالفت دربار پونا اور صاحبان انگریز کی پونکے راجستھان [illegible] انگریزی علاقہ جو دوآبہ
گنگ کے درمیان ہے حملہ کیا [illegible] اور فوج کشی مرزا [illegible]
اوسے اور شمشیر بہادر دربار پونا کی طرف سے اس کام پر [illegible] اسوقت راجہ
بہادر کو سخت اندیشہ پیدا ہوا اور سمجھا کہ اگر مرہٹوں کی فتح [illegible] راجہ سے
تو میری ریاست کا قیام محال ہے اسلئے اوس نے توسل اپنا مرہٹوں سے ترک کیا اور انگریزوں سے
موافقت پیدا کی اور مرہٹوں کے روکنے میں وہ بدل و جان ساعی رہا اور انگریزی فوج [illegible]
دریائے جمن سے بسعی ہمت بہادر کی اتر کر بندیلکھنڈ میں پہونچی اور قابض ہوئے انگریزوں نے اس
خیرخواہی کے عوض میں جاگیر دوامی بیس لاکھ روپیہ کی راجہ ہمت بہادر کو بندیلکھنڈ میں [illegible]
کنارہ مغرب دریائے جمن و الہ آباد سے کالپی تک علاقہ تھا بخشا [illegible] ہمت بہادر [illegible]
انگریزی نے کل علاقہ اوسکا ضبط کرکے کچھ جاگیر اور پنشن اوسکے خاندان کے لیے مقرر کر دی
نواب شمشیر بہادر بن علی بہادر بن شمشیر بہادر نے جب سنا کہ راجہ ہمت بہادر اور انگریزوں
کی آپس میں صلح ہو گئی اور سرکار انگریزی کا قبضہ بندیلکھنڈ پر ہو گیا تو وہ بھی بندیلکھنڈ
کو آیا اور دربار حاصل کرنے علاقہ مفتوحہ علی بہادر کے بہت کوشش کی مگر کچھ فائدہ
نہوا آخر راضی ہو کر سرکار انگریزی سے چار لاکھ روپیہ سالانہ لینا منظور کیا اور حسب الاجازت
گورنمنٹ بمقام باندہ سکونت اختیار کی ۱۸۲۳ء میں نواب شمشیر بہادر مر گیا اور پنشن مقررہ
اوسکے بھائی ذوالفقار علی کے نام قرار پائی اوسکے بعد علی بہادر چار لاکھ روپیہ سالانہ
لیتا رہا آخر علی بہادر ۱۸۵۷ء میں مفسدوں کے شریک ہوا گورنمنٹ نے اوسکو پکڑ کر اندور بھیجدیا

ریاست خاندان اودی پور یا میواڑ

یہ راجپوتی خاندان رؤسائے اہل ہنود اور راجگان ہندوستان میں بڑی شان اور شوکت کا
تصور کیا جاتا ہے بسبب اسکے کہ شجرہ نسب انکا صحیح صحیح مہاراجہ رامچندر اوتار سے ملتا ہے
اور [illegible] مخالفت اہل اسلام کے اس خاندان کے راجوں میں سے کسی نے اپنی لڑکی مسلمان کو نہ دی

گذار ہوئی اور مہارانا اودے پورنے مہاراؤ ہولکر مرہٹے سے اسباب مین مدد طلب کی اور ٹہرا گیا
کہ اگر مہاراؤ ہولکر بسبب خلل و مغزولی الیشری سنگہ کے مادہو سنگہ کو جے پور کی گدی دلادیوے
تو مہارانا اوسکو اسی لاکہہ روپیہ دینگے اور بابت جزو مقدار اس روپیہ کے مہارانا نے علاقہ رام پورہ
ہولکر کو دیدیا اوس روز کے بعد ایک رسم قایم ہوگئی کہ اگر کوئی نزاع یا پیچ باہم راجون کے پیدا
ہوتا تو اوسکے عوض لینے کے لیے مرہٹون سے مدد طلب ہوتی اسطرح مرہٹوں کا قدم میواڑ مین
قایم ہوتا چلا گیا اور اصل حاکم وہی قرار پاگئے اور یہہ نوبت پہونچی کہ اودے پور کے علاقہ کو فوج
سندہیا و ہولکر و امیر خان و دیگر سرگروہ فوج پنڈارہ نے خوب لوٹا اور مہارانا کی یہہ حالت ہوگئی
کہ گذارہ اوسکا ظالم سنگہ کارپرداز علاقہ کوٹا کی فیض بخشی پر منحصر ہوگیا وہ ایکہزار روپیہ ماہوار
مہارانا کو بطور گذارہ دیا کرتا اوسوقت مہارانا کی بڑی اہلکار و جاگیردار تمام اپنے اپنے
علاقون مین جاکر اپنی اپنی حفاظت و خودداری مین مصروف ہوگئے رانا جگت سنگہ بہادر کے بعد
سنہ ۱۷۵۲ء مین پرتاب سنگہ ثانی اور ۱۷۵۴ء مین راج سنگہ ثانی پہر ۱۷۶۲ء مین رانا اری سنگہ نے
ریاست پائی اوسکے وقت رانا کی بے پرواہی و بدمزاجی سے تمام سردار اوس سے الگ ہوگئے
اور اضلاع جاد و جیرنے و نیمچ و مور و مہاراؤ سندہیا نے لے لیے اور علاقہ نیم بہرا ہولکر نے اور
گودوار راجہ جودہ پور نے چہین لیے ۱۷۷۱ء مین ہمیر سنگہ گدی نشین ہوا اسکے وقت سندہیا
نے اضلاع رتن گڈہ و کہیری و سنگاولی اور اضلاع جانہ و بخور د ند وتی مہاراؤ ہولکر نے
اپنے اپنے تصرف مین کر لیے پہر ۱۷۷۸ء مین رانا بہیم سنگہ گدی پر بیٹہا اس نے اپنی ریاست
سرکار انگریزی کی حفاظت مین دیدی اور انگریزون نے بنظر قدامت اس خاندان کے
بہت سعی و کوشش ریاست کے انتظام و ترقی مین کی ۱۸۲۸ء مین رانا بہیم سنگہ مرگیا اور
جوان سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا اور دس برس ریاست کر کے ۱۸۳۸ء مین لاولد مرگیا
پہر اوسکا متبنے سردار سنگہ رئیس ہوا وہ ۱۸۴۲ء مین مرگیا اور سروپ سنگہ اوسکا بہائی
جانشین ہوا وہ ۱۸۶۱ء مین فوت ہوا اور اوسکا برادرزادہ اور متبنے سمبہو سنگہ مالک

راج کا ہوا چونکہ یہہ نا خوردسال تہا ریاست کا انتظام بصلاح وصوابدید صاحب پولیٹیکل اجنٹ کے
راج کے اہلکارون کے تفویض ہوا کچہہ عرصہ کے بعد راج کونسل کے تین اہلکار بعلت بدوضعی و بددیانتی
برخاست ہوئے اور اختیارات کل دیوانی و فوجداری و کلکٹری کی صاحب پولیٹیکل اجنٹ بہادر کے
متعلق ہوئے۔ رقبہ اس ریاست کا گیارہ ہزار چہہ سو چودہ میل مربع ہی اور آبادی گیارہ لاکہہ اکہتر
ہزار چار سو نفری کی نکاسی خام قریب چالیس لاکہہ روپیہ کے ہے مگر منجملہ اسکے قریب بارہ لاکہہ روپیہ کے
جاگیردار ہین اور وہ ششم حصہ اپنی آمدنی کا دیتے ہین پس بعد منہائی جاگیر و دہرم ارتہہ و خرچ
انگریزی وغیرہ کے قریب چودہ لاکہہ روپیہ سالانہ ریاست کو بچتا ہے اور مہاراجا کی سلامی
سترہ ضرب توپ کی ہوتی ہے ❊

خاندان ریاست جے پور

یہہ خاندان متعلق کچہواہا راجپوتون کے ہے جو اپنا شجرہ نسب مہاراجہ رامچندر اوتار مہاراجہ
اجودہیا کے ساتہہ ملاتے ہین اور اونکا بیان ہے کہ مہاراجہ رامچندر سے دہولا رای تک جو بانی
اس خاندان کا ہے چونتیس پشتین گذری تہین جب دہولا رای کا عہد آیا تو اوس نے سنہ ۹۶۷ع
مین بنیاد خاندان حال کی قائم کی اس ریاست کے آغاز کی وقت ملک راجپوتانہ چہوٹے چہوٹے
رئیسون راجپوت اور مینون مین منقسم تہا اور سب کے سب اطاعت ہندو راجون کی جو دہلی کے
تخت پر تخت نشین ہوتے تہے کیا کرتے تہے مگر دہولا رای نے چند سال مین اپنی دولت و حشمت
کو ترقی دی اور عزت و مرتبہ مین سب سے بڑہ گیا جب مسلمانون کی سلطنت کا وقت آیا تو
اس ریاست کے رئیس نے بنظر خودداری و مآل اندیشی کے سب سے اول اطاعت مسلمانون کی کرلی
اور ان مین سے راجہ بہگوانداس اول راجہ راجپوت تہا جسنے اپنی لڑکی کی شادی شاہنشاہ دہلی
کے ساتہہ کی اور اس خاندان کے بڑے بڑے نامی افسر اور سردار دربار دہلی مین صاحب عزت و
توقیر تہے راجگان جے پور سے ایک راجہ جی سنگہ ثانی تہا جو سنہ ۱۶۹۹ع مین راج کی گدی پر بیٹہا
تہا یہہ شخص علم و فضل و ذکاوت طبع و علوم ہیئت و نجوم وغیرہ مین فضلائے متقدمین

کم تہا اوسی عرصہ مین راجہ جے پور وجودہ پور و اودے پور نے باہم اتفاق کیا کہ ہم آپس مین
یکدل و یکجان ہو کر اپنی آزادی کو قائم رکہین مسلمانون کی اطاعت کو چھوڑ دین اور
دربارہ دوبارا جاری کرنے رسم شادی کے جو خاندان اودے پور نے اس خاندان کے ساتہہ
ترک کر دی تہی یہہ شرط قرار پائی کہ جو نرینہ اولاد راجہ جے پور کی گہر مہارانا اودے پور کے
دختر کے بطن سے پیدا ہو وہی جانشین مالک ریاست کی متصور ہوا۔ بعد مضبوطی اس امر کے
ایک عہدنامہ لکہا گیا جب اوسپر تعمیل نہوئی تو اون راجون کی آپس مین بڑے بڑے فساد
تکرار واقع ہوئے اور اسی سبب سے بعد ضعف سلطنت اہل اسلام کے حکومت قوم مرہٹہ کی اس ملک
پربہی حاوی ہوئی آخر راجہ جگت سنگہ والی جے پور نے صاحبان انگریز کے ساتہہ سنہ ۱۸۰۳ء مین
اتفاق کیا مگر جو شرائط صلح کے قرار پائے تہے اونکا انجام بخوبی عمل مین نہ آیا اسواسطے گورنمنٹ
انگریزی نے حفاظت کی ذمہ داری اس ریاست سے اوٹہالی مگر راجہ پہر بہی انگریزون کے ساتہ
وفادار رہا اور مقابلہ ہولکر مرہٹہ کے لارڈ لیک صاحب کے ہمراہ ہوکر بڑے بڑے کام نمایان کئے
اور لارڈ ممدوح نے پہر اس ریاست کو اپنی حفاظت مین لیا مگر یہہ تجویز حکام اعلے کے حضور مین
منظور نہوئی آخر ۱۸۱۷ء مین جب گورنمنٹ انگریزی کو قصد ان قوم پنڈارا کی سرکوبی
کی ضرورت ہوئی اور دیگر رؤسائے جو اس ریاست کے ہمسائے تہے اس کام مین انگریزون کے مطیع ہوئے
اور امیر خان کی فوج نے اپنے حملون سے اس ریاست کو ستایا تو یہہ راجہ بہی انگریزی اطاعت
مین آیا اور عہد ہوا کہ راجہ اس راج کا وقت ضرورت اپنی فوج سے گورنمنٹ کو مدد دیگا اور
آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ اوسوقت تک ادا کریگا جب تک آمدنی ریاست کی چالیس لاکہہ روپیہ تک
رہیگی جب زیادہ آمدنی ہوگی تو اوسکا پانچ آنہ سوائے اس رقم واجب الادا کے ہوگا اور
جو علاقہ اس ریاست کا اور سردارون نے دبالیا ہوا ہی وہ راجہ کو واپس ملیگا ۱۸۱۸ء مین
مہاراجہ جگت سنگہ مرگیا اور بسبب لاولدی اوسکے یہہ تجویز قرار پائی کہ موہن سنگہ جو ایک رشتہ
دار بعیدہ مہاراجہ کا تہا جانشین ہو مگر جب ۲۵ اپریل ۱۸۱۹ء مین راجہ کے گہر بیٹا پیدا ہوا

ہوا اور اوسکا نام جی سنگہ رکھا گیا سب نے اوسکی جانشینی منظور کی اور ایک افسر انگریزی انتظام امور
مالی و ملکی ریاست کے لئے گورنمنٹ کیطرف سے بنظر خورد سالی مہاراجہ کے مامور ہوا اور دربار کی
طرف سے رانی مہاراجہ مرحوم راجہ جی سنگہ کی والدہ امورات ریاست مین دخیل و کارپرداز رہی ۱۸۳۳ء
مین رانی نے وفات پائی اوسکے دو برس بعد مہاراجہ جی سنگہ نوجوان ۱۸۳۵ء مین مر گیا اور رام سنگہ
شیرخوارہ بیٹا اوسکا باقی رہا چونکہ مہاراجہ کی مرگ ناگہانی سے شبہ اسبات کا تہا کہ کسی شخص نے
اوسکو زہر دیدیا ہے اور اکثر لوگ یہہ گمان کرتے تہے کہ امیر جوتی رام نے جسکو رانی کی عنایت
سے بڑا رتبہ و اقتدار حاصل ہوا تہا اور اوسی نے راول بہری لعل آوردہ گورنمنٹ کو عہدہ وزارت
پر مقرر کرایا مہاراج کو زہر دیا ہے اسلیے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس مقدمہ کی تحقیقات کے
لیے گیا جوتی رام نے اوسوقت بلوا کرا دیا اور چاہا کہ صاحب ایجنٹ کو قتل کرا دے اگرچہ صاحب
ایجنٹ تو بچ گیا مگر صاحب اسسٹنٹ مارا گیا اور خاندان صاحب اسسٹنٹ کا گرفتار ہوکر بحکم
راول بہری لعل وزیر کے جسکو صاحب ایجنٹ نے ہی وزیر مقرر کرایا تہا سزایاب ہوا آخر جوتی رام
اور اوسکے ہمراہی سرکش گرفتار ہوکر مادام الحیات قلعہ چنار مین قید ہوئے چونکہ بسبب بے
انتظامی عدم توجہی امراؤ کے بہت سا روپیہ خراج انگریزی کا ریاست کیطرف سے جمع ہو گیا
تہا اور آمدنی مالک کی بند ہو گئی تہی اسواسطے گورنمنٹ انگریزی نے راج مین مداخلت کی
اور انتظام و انصرام امورات سنگین کا بسررشتہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے ہوا فوج مین بہی کمی ہوئی
اور دختر کشی و بردہ فروشی کی سخت ممانعت وقوع مین آئی اور ستی ہونا بالکل موقوف
ہوا ۱۸۴۳ء مین چہالیس لاکہہ روپیہ بقایے خراج کا گورنمنٹ انگریزی نے ریاست کو چہوڑ دیا
اور آئندہ چار لاکہہ روپیہ سالانہ قرار پایا مہاراجہ رام سنگہ والی جے پور نے ۱۸۵۷ء
مین گورنمنٹ کے ساتہہ خیرخواہی و وفاداری ظاہر کی اور انگریزون کی خوبی و بہبود
مین حتی الامکان مصروف رہا اس لیے پرگنہ کوٹ قاسم اوسکو شکرانہ مین ملا اور خیرخواہان
باصفا دوستان باوفا مین شمار ہوا [illegible] لقب اس راجہ کا فرزند دلبند [illegible]

مربع کی ہے اور باشندے اونیس لاکہہ نفری آمدنی اس راج کی اکثر دہرم ارتہہ اور جاگیرون مین
منقسم ہے تاہم چہتیس لاکہہ روپیہ سالانہ آتا ہے اور قریب چار لاکہہ روپیہ کے آمدنی نمک سانبر کی ہے
جو اس علاقہ مین پیدا ہوتا ہے کسی فوج لوکل یا کنٹنجنٹ کی تنخواہ جے پور کی آمدنی سے سرکار
انگریزی کو نہین ملتی اصلی فوج راجہ کے گہر کی لائق کار چار ہزار چہہ سو پیادہ پانچہزار ایک سو
پینتالیس سوار چار سو باون گولہ انداز چار ہزار چہیانوی متفرق مین مہاراجہ کی سلامی سترہ ضرب توپ
کی ہوتی ہے مہاراجہ کو اختیار متبنے کرنے کا بہی گورنمنٹ سے حاصل ہے اور قرار پایا ہے کہ استحقاق
گدی نشینی اس راج کا در صورت ہونی کسی اصلی وارث کے منحصر اوپر اولاد راجہ پرتہی راج کی جو اس
خاندان کا بزرگ تہا بنادیگا فی زماننا انتظام اس ریاست کا بہت اچہا ہے اور مہاراجہ نیکنام *

خاندان ریاست جودہ پور مارواڑ

یہہ ریاست اودی پور اور جے پور کی ریاست سے چہوٹی اور تمام راجپوتانہ کی ریاستون سے بڑی ہے
شہر جودہ پور اور اس ریاست کی بنیاد پہلے پہل جودہا نام ایک شخص نے جو راٹہور راجپوت جیچند راجگان
قنوج کے اولاد سے تہا قایم کی اور مشہور ہے کہ شہر جودہ پور قریب سنہ ۱۴۵۹ع کے آباد ہوا اور یہہ شخص
یہانکا خراج گذار مسلمانون کا تہا بلکہ کئی لڑکیان اس خاندان کی مسلمان بادشاہون کے گہر
مین گئین اور مغلون کی سلطنت کے وقت بہی اچہے نامی سردار اس خاندان کے شاہی دربار مین
عہدہ دار تہے اور اس خاندان سے راجہ اجیت سنگہ نے بشمول راجہ جے پور کے مہارانا اودے
پور کے ساتہہ ایک عہد نامہ لکہا اوس مین تحریر کیا کہ آئندہ یہہ تینون ریاستین باہم یکدل و یک
جان ہوکر مسلمانون کی اطاعت چہوڑ دین اور راجہ اودے پور نے جو بسبب دینے لڑکیون کے
مسلمان بادشاہون کو خاندان جے پور اور جودہ پور کے ساتہہ رشتہ داری ترک کی ہوئی تہی
وہ پہر جاری ہو مگر اس شرط پر کہ جو لڑکا مہارانا اودی پور کی لڑکی کے بطن سے پیدا ہووے
جے پور اور جودہ پور کا جانشین اور مالک تصور کیا جاوے اس باہمی انتظام کا یہہ نتیجہ نکلا کہ ریاستون
مین کمال فتور پیدا ہوا اور جو شخص سوائے اولاد دختری اودے پور کے مستدعی گدی نشینی

کی ہوئی اونہوں نے مرہٹوں سے امداد طلب کی اور مرہٹوں کا عمل دخل ریاستوں مین ہو گیا بلکہ کل ریاستین راجپوتانہ کی خراج گذار مرہٹوں کی ہو گئین اور سندھیا مرہٹا نے جودہپور کو فتح کرکے سات لاکھہ روپیہ خراج لیا قلعہ اجمیر پر بھی اوسنے اپنا قبضہ کرلیا ۱۸۰۳ء مین سرداران علاقے نے راجہ مان سنگہ کو رئیس جودہپور کا مقرر کیا اور بہیم سنگہ اوسکے ہمشیرہ زادہ کو بعد جنگ و جدل بیدخل کیا مان سنگہ نے انگریزون کی ساتہہ صلح کی مگر اوسپر قایم نرہا اور ہولکر مرہٹا سے طالب مدد کا ہوا اور بام دہونکل فرزند بہیم سنگہ اور مان سنگہ کے سخت سخت تنازع برپا ہوئی اور خاندان کو سخت نقصان پہونچا علاوہ اوسکے جو معرکہ راجہ جیپور کی ساتہہ واقع ہوا اوس سے نقصان پر نقصان ریاست کو زیادہ ہوا امیر خان والی ٹونک نے بھی بار بار حملے اس ریاست پر کئے اور علاقے کو لوٹا ۱۸۱۸ء مین جگت سنگہ راجہ مان سنگہ کا بیٹا بسبب دیوانگی مان سنگہ کے گدی نشین ہوا اوسنے پہر انگریزون کی اطاعت کی اور جسقدر خراج وہ سندہیا کو دیتا تہا انگریزون کو دینا منظور کیا اور بوقت ضرورت پندرہ سو سوار بھی دینے قبول کئے ۱۸۱۸ء مین جگت سنگہ بعد انعقاد اس صلح کی مرگیا اور اوسکے باپ مان سنگہ نے پہر ریاست پائی ۱۸۳۹ء مین بیسلپور پرگنہ جاہانگ وغیرہ کی راجہ نے گورمنٹ کو دیئے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ بھی لوکل فوج کے لئے ادا کرنا قبول کیا اوسی سال مین راجہ اپنے علاقہ کے اُمراؤ اور ٹہاکرون سے برگشتہ مزاج ہو گیا بعض کو تو اوسنے قتل کیا بعض کو قید بعض سے جرمانہ لیا بعض کو جلاوطن کردیا بعض خود بہاگ کر نکل گئے اُن سبنے ملکر انگریزون سے امداد طلب کی اور اپنا انصاف چاہا انگریزون نے امداد تو ندی مگر اون کی رضامندی و آبادی کے لیے حکم نافذ کیا وہ اوسپر راضی نہوئی اور سبنے آپس مین ملکر بڑا اجتماع کیا اور چاہا کہ جودہپور پر حملہ آور ہوں چونکہ مخالفین کا حامی و مددگار مہاراجہ جیپور تہا اس لئے گورمنٹ نے اوسپر بڑی ناراضی ظاہر کی اور حسب درخواست راجہ جودہپور کے اپنی فوج راجہ کی مدد کو بہیجی اور وہ فوج پانچ مہینے جودہپور مین رہی دہونکل سنگہ جو سرگروہ بلوائیوں کا تہا حسب التحریر انگریزون کے اون سے علیحدہ ہو گیا پانچوین ستمبر ۱۸۴۳ء کو راجہ مان سنگہ مرگیا چونکہ کوئی وارث اصلی

یا مقتبنے اوسکا نہ تہا اِس لیئے گدی نشینی وہ خاندان پر منحصر رہی ایک تو رئیسان ایدر دوسرے روسائے
احمد نگر اونمین سے راجہ کی بیوہ ون نے تخت سنگہ کو جو خاندان احمدنگر سے تہا پسند کیا اور وہ طلب ہو کر
گدی نشین ہوا اوسوقت دہونکل سنگہ بہیم سنگہ کے بیٹے نے بہی دعوی ریاست کا کیا مگر سماعت
نہوا مہاراجہ تخت سنگہ اِس سال ۱۸۷۳ء مین مر گیا اور جسونت سنگہ بیٹا اوسکا مالک ریاست ہے اس
رئیس نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین وفاداری ظاہر کی اور خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کا رہا۔ رقبہ
جودہ پور کا پینتیس ہزار چہہ سو بہتر میل مربع ہے اور آبادی سترہ لاکہہ اسی ہزار نو سو
نفری کی آمدنی ریاست کی قریب سترہ لاکہہ روپیہ سالانہ کے علاوہ اوسکے آمدنی نمک کی
پانچ لاکہہ روپیہ فوج چہہ ہزار سوار و پیادہ ہی جس مین اکثر تغیر وتبدل رہتا ہی ٭

خاندان ریاست بوندی

یہہ قدیمی خاندان ریاست بوندی کا راجپوت قوم ہاڑا سے ہے عرصہ ایکسو برس سے زیادہ گذرتا ہے
کہ راو امید ناجی اس ریاست کا فرمان فرما تہا اوس نے گورنمنٹ انگریزی سے اتفاق کیا اور
ہولکر مرہٹا کی جنگ مین مدد دی ۱۸۰۴ء مین پچاس سال ریاست کر کے وہ راجہ مر گیا اور اوسکا
نابالغ بیٹا بشن سنگہ نامی جانشین ہوا اوس نے ہولکر وغیرہ مرہٹون سے بڑے بڑے صدمے اوٹہائے
اور انگریزون کا دوست بنا رہا اور جب ۱۸۱۷ء مین پنڈارا مفسد انگریزون سے بہاگ کر اسکی علاقہ
سے گذرا تو اس نے اوسکی گرفتاری مین بڑی کوشش کی اسی ہزار روپیہ سالانہ خراج اوسنے انگریزون
کو دینا کیا بشن سنگہ چودہوین جولائی ۱۸۲۱ء مین مر گیا اور رام سنگہ نابالغ اوسکا بیٹا جانشین
ہوا بسبب نابالغی راجہ کے گورنمنٹ انگریزی کو اوسکے انتظام مین مداخلت ضرور ہوئی
جب سن بلوغ کو پہونچا اختیارات کلی اوسکے تفویض ہوئی ۱۸۵۷ء کی مفسدہ کے وقت یہہ راجہ بے پروا
رہا بلکہ گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے اوسنے دوستانہ خط وکتابت بہی نرکہی مگر مفسدون کے
ساتہہ بہی کسی طرح کی مدد وآمیزش اوسکی ثابت نہوئی۔ اس ریاست کا رقبہ دو ہزار دو سو
اکیانوے میل مربع ہے اور آبادی دو لاکہہ بیس ہزار نفری کی آمدنی سالانہ پانچ لاکہہ روپیہ

فوج اسکی سات سو سوار اور دو ہزار سات سو پیادہ اور بارہ ضرب توپ ہے سترہ ضرب توپ کی اوسکو سلامی ملتی ہے ✣

خاندان ریاست کوٹا

دو سو پچاس سال کا عرصہ گذرا ہے کہ اس ریاست کی بنیاد بہی بوندی کی رئیس سے قائم کی گئی مہارانا اودی پورنے اوسکو مجبور کرکے نصف علاقہ ریاست کا اوسکے چہوٹے بہائی کو دلادیا اور وہ رانا امید سنگہ کے وقت تک اوسپر قابض رہا پہر تمام و کمال علاقہ رانا امید سنگہ کی قبضے میں آگیا مرہٹوں کے وقت میں ریاست نے اونکی تاخت و تاراج و ظلم و تعدی سے بڑے بڑے صدمے اوٹہائے اور تمام علاقہ ویران و برباد ہوگیا خاندان پوار و سیندہیا و ہولکر و پونا چاروں حکام مرہٹہ کے علیحدہ علیحدہ خراج اس ریاست سے لیتے تہے اور شرائط ایسی سخت قرار پائی تہین کہ رانا کوٹا اوسے عہدہ برا نہیں ہو سکتا تہا اگرچہ اوسوقت قریب تہا کہ یہہ ریاست بالکل معدوم ہو جائے مگر بسبب لیاقت وزیر ظالم سنگہ کے جو اس ریاست مین رانا امید سنگہ رئیس بوندی کی طرف سے نیابتاً کام کرتا تہا یہہ ریاست قائم و بحال رہی اور اوسوقت رانا اس ریاست کا گویا ظالم سنگہ ہی قرار دیا جاتا تہا رؤسائے راجپوتانہ میں سب سے اول بوقت جنگ پنڈارا کی سنہ ۱۸۱۷ع مین ظالم سنگہ نے گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت کی اور یہہ ریاست زیر حفاظت انگریزی کی آگئی اور انتظام ریاست کا متعلق ظالم سنگہ کے ہوگیا اور دعاوی خراج شاہ آباد کی جو ذاتی علاقہ ظالم سنگہ کا تہا انگریزوں کی طرف سے متعلق ریاست کوٹا کی متصور ہوئی اور چار ضلع اس ریاست کے جو ہولکر نے چہین لئے تہے بعوض خیر خواہی ظالم سنگہ کے جو اوسسے جنگ پنڈارا مین واقع ہوئی تہی بطور انعام گورنمنٹ سے عطا ہوئی امید سنگہ رانا بوندی کی حیات تک انتظام عہد قدیم بدستور قائم رہا اور یہہ ریاست برائے نام اوسکے متعلق سمجہی گئی سنہ ۱۸۲۱ع مین امید سنگہ کے بیٹے نے چاہا کہ اپنا قبضہ بردستی اس ریاست پر کرے لڑائی مین بہی اوسنے شکست پائی آخر انگریزوں نے یہہ فیصلہ کیا کہ کشور سنگہ ایک لاکہ چہپن ہزار روپیہ نقد سالانہ اس ریاست سے لیا کرے سنہ ۱۸۳۸ع مین

ظالم سنگہ مرگیا اور اوسکا فرزند مادہو سنگہ جانشین ہوا چونکہ وہ لیاقت اِس امر کی نہین رکھتا تہا اسلیئے وہ معزول ہوا اور سنہ ۱۸۲۸ء مین رام سنگہ برادرزادے کشور سنگہ نے ریاست پائی اور وزارت متعلق اولاد ظالم سنگہ کے رہی سنہ ۱۸۳۴ء مین مدن سنگہ بن مادہو سنگہ اور رئیس کی آپس مین سخت تکرار ہوئی اور رئیس نے چاہا کہ اوسکو خارج کردے آخر گورنمنٹ انگریزی نے بمنظوری رئیس کے یہہ تجویز کی کہ منجملہ علاقہ ریاست بارہ پرگنے جمعی بارہ لاکہہ روپیہ مدن سنگہ کو دیئے جائین اور فوج کمکی جسکا خرچ تین لاکہہ روپیہ سالانہ ہوا اوس سے لیا کرے مگر سنہ ۱۸۴۴ء مین خرچ اوس فوج کا کم کرکے دو لاکہہ روپیہ باقی رکہا گیا سنہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین ریاست کی فوج کنٹنجنٹ نے میجر برٹن صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو معہ اوسکے دو پسران کے قتل کر ڈالا چونکہ رئیس کیطرف سے اوس وقت کچہہ مدد صاحب کے بچانے کے باب مین وقوع مین نہین آئی تہی اسلیئے ناراضمندی گورنمنٹ کی رئیس پر ہوئی اور حکم ہوا کہ رئیس کی سلامی سترہ ضرب توپ سے کم ہوکر تیرہ ضرب باقی رکہی جائین — رقبہ اِس ریاست کا قریب پانچہزار میل مربع کے ہے اور آبادی چار لاکہہ ہفتیس ہزار نفری آمدنی سالانہ ریاست کی پچیس لاکہہ روپیہ ایک لاکہہ چوراسی ہزار سات سو بیس روپیہ خراج انگریزی مقرر ہے اور دو لاکہہ فوج کا اور رئیس کو پندرہ ہزار تک فوج ملازم رکہنے کی اجازت ہے ٭

خاندان ریاست جہالاوار

یہہ ریاست ایک شاخ ریاست کوٹا کی ہے جو سنہ ۱۸۳۸ء مین گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے ظالم سنگہ کے پوتے مادہو سنگہ کے بیٹے مدن سنگہ وزیر کو کوٹا کی ریاست سے بنظر حقداری اوسکی کے علیحدہ ہوکر عطا ہوئی اور اسی ہزار روپیہ سالانہ خراج اوسپر قرار پایا اور خطاب مہارانا کا ملا سنہ ۱۸۴۵ء مین مدن سنگہ مرگیا اور پرتہی سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا مفسدہ سنہ ۱۸۵۷ء مین یہہ رئیس خدمات لائقہ بجا لایا اور اکثر صاحبان انگریز کو اوس نے اپنی حفاظت مین رکہا اور مفسدون کے ہاتہہ سے اونکی جان بچائی — آمدنی اِس ریاست کی چودہ لاکہہ روپیہ سالانہ

رقبہ دو ہزار پانسو میل مربع آبادی دو لاکھہ بیس ہزار نفری کی فوج پانسو سوار اور تین ہزار پیادہ پندرہ ضرب توپ کی سلامی اسّی ہزار روپیہ خراج انگریزی مقرر ہے ❊

خاندان ریاست قرولی

صاحبان انگریز کے دخل کے وقت مہاراجہ ہربخش پال مالک اس ریاست کا تہا اور پچیس ہزار روپیہ سالانہ خراج مہاراجہ پونا سرکار مرہٹا کو دیتا تہا پہر جب از روے شرط چہارم عہد نامہ پونا کے یہہ ریاست گورنمنٹ کے تحت مین آئی تو انگریزون نے یہہ خراج راجہ کو معاف کر دیا اور قرار پایا کہ راجہ حسب ضرورت انگریزون کو مدد فوج سے دیگا سنہ ۱۸۲۵ع مین درجن سنگہ ہمشیرزادہ بلونت سنگہ رئیس بہرتپور نے سرکشی کی تو اس راجہ نے خلاف مرضی حکام انگریز کے درجن سنگہ کی مدد کی اور راجہ بہرتپور کا دشمن بنا مگر بعد فتح بہرتپور کے پہر انگریزون کا مطیع ہو گیا سنہ ۱۸۳۷ع مین ہربخش پال مر گیا اور اوسکا بیٹا پرتاب پال جانشین ہوا اوسنے بیس برس ریاست کی اور سنہ ۱۸۴۸ع مین فوت ہوا اور بسبب لاولدی اوسکے امراؤنے ایک طفل خوردسال نرسنگہ پال نام کو جانشین کیا چونکہ ایک لاکہہ چون ہزار تین سو ستر روپیہ قرضہ گورنمنٹ کا اس ریاست کے ذمہ تہا اوسکے ادا کی تدبیر کے لیے ایک صاحب ایجنٹ قرولی مین مامور ہوا کہ وہ انتظام ریاست کا اپنے قبضہ مین رکہے سنہ ۱۸۵۰ع مین نرسنگہ پال بہی مر گیا اور بہرت پال کا ایک رشتہ دار بعیدہ ریاست کا جانشین ہوا مگر اسکے جانشینی گورنمنٹ نے منظور نہ کی اور تجویز ضبطی ریاست کی در پیش ہوئی وہ تجویز ولایت سے نامنظور ہوئی اور مدن پال نام جو رشتہ دار قریبی ریاست کا تہا جانشین بنا اور مداخلت پولیٹیکل ایجنٹ کی ریاست سے موقوف ہوئی سنہ ۱۸۵۷ع مین بوقت مفسدہ فوج یہہ راجہ وفادار و خیرخواہ سرکار انگریزی کا ہوا اور اوسکے عوض مین اسکو رقم قرضہ انگریزی جو ذمہ راجہ کے بتعداد ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ کی تہی معاف ہوئی اور ایک خلعت گران بہا عطا ہوا اور سلامی توپ کی پندرہ ضرب سے بڑہ کر سترہ ضرب ہو گئی اختیار متبنے کرنے کا بہی راجہ کو ملا اس ریاست کا رقبہ ایکہزار آٹہہ سو اٹہتر میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکہہ اٹہاسی

ہزار نفری کی اور آمدنی قریب تین لاکہہ روپیہ سالانہ اور فوج قریب دو ہزار نفری کی ہے ؛

خاندان ریاست کشن گڈہ

یہہ ریاست ایک شاخ ریاست جودہ پور کی ہے اور پرتہی سنگہ راجہ یہان کا سنہ [illegible] مین
اس ریاست پر منظور رہی کلیان سنگہ اپنی باپ کے قائم ہوا گورنمنٹ نے اوسکو اپنی حفاظت مین
رکہا اور واضح ہو کہ پہلا راجہ کشن گڈہ جو سنہ [illegible] سے اس ریاست کا مالک تہا راجہ پرتہی سنگہ
کا باپ کلیان سنگہ تہا مگر بسبب دیوانہ مزاجی کی اوس سے انتظام ریاست کا نہو سکا اور ٹہاکر فتحگڈہ
وغیرہ سردار جو اوسکے دشمن تہے مارج اوسکے انتظام کے ہوئی اور نوبت بجنگ و جدل پہونچی
اسلیے سب سردار راجہ پرتہی سنگہ اسکے بیٹے کی حکومت پر راضی ہوئی گورنمنٹ نے بہی یہہ امر
منظور کیا اور کلیان سنگہ نے اپنی مرضی سے ریاست اپنے بیٹے پرتہی سنگہ کو دیدی اوس روز
یہہ ریاست بقبضہ پرتہی سنگہ اور اوسکی اولاد کی سمجہی گئی - رقبہ اس ریاست کا سات سو میل مربع
ہے اور آبادی ستر ہزار آدمی کی چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی دو سو پچاس سوار اور تین سو
پیادہ تیس ضرب توپ فوج ریاست ہے پندرہ ضرب توپ کی سلامی یہہ ریاست انگریزی سرکار کو
کچہہ خراج نہین دیتی اور نہ کچہہ خرچہ فوج کا اسکے ذمہ ہے ؛

خاندان ریاست دہولپور

یہہ خاندان قوم جاٹ سے ہے اور راجے راؤ پیشوا مرہٹا کے وقت اس خاندان کا بزرگ لکندر سنگہ
اوسکے دربار کا ایک امیر اور مشہور رانا گوہد کا تہا جب مرہٹون نے بمقام پانی پت احمد شاہ ابدالی
کے جنگ مین شکست فاش کہائی تو لکندر سنگہ کے چچا نے مرہٹا کی حکم سے سرکشی اختیار کی اور صاحبان
انگریز کے ساتہہ سازش کر کے اوس نے قلعہ گوالیار پر بہی قبضہ کر لیا اوسوقت لکندر سنگہ نے بہی
انگریزون کو اپنا مالک سمجہا اور اقرار کیا کہ ایک تو وہ علاقہ انگریزی پر حملہ نکرے دوسرے دشمنون
کے حملے کے وقت سد راہ ہو تیسرے جو انگریزی فوج بمبئی کیطرف سے آوے وہ یہان آکر
آرام پاوے اور انگریزون کی طرف سے بہی اقرار ہوا کہ وہ مدد مہاراجہ کی مقابلہ اوسکے

دشمنون کے کرینگے اور جسقدر ملک مرہٹا کا باتفاق باہم دگر فتح ہوگا اوس مین دونو فریق کا
حصہ ہوگا پہر جب ۱۸۰۵ء مین انگریزون نے مرہٹا کے ساتھہ صلح کی تو صلحنامہ مین یہہ بہی درج کردیا
کہ جب تک مہارانا گوہد اپنی عہد و قول پر جو انگریزون کے ساتھہ منعقد ہے قایم رہیگا سرکار مرہٹا
کو اختیار نہوگا کہ اوسکے ملک مقبوضہ مین دست اندازی کرے بعد اس تحریر کے انگریز مہارانا کیطرف سے
بدظن ہوگئی اور اونکو ثابت ہوگیا کہ مہارانا گورنمنٹ انگریزی کے دشمنون کے ساتھہ خط کتابت
رکھتا ہی اس لئے اوسکی دوستی ترک کی اور مرہٹون نے موقع پاکر گوہد اور گوالیار دونو علاقے
مہارانا سے چہین لیے اور انباجی کلمیا سرکار مرہٹا کیطرف سے حاکم گوہد کا بنا انباجی نے بہی اطاعت
مرہٹہ کی چہوڑ دی اور ۱۸۰۵ء مین سندہیا سے منحرف ہوکر سرکار انگریزی کا مطیع ہوا اور قبول کیا
کہ وہ قلعہ گوالیار اور بعض اضلاع جو گورنمنٹ انگریزی کی نیت مین حسب موقع انتظام رانا
لکندر سنگہ کو دینے منظور ہین انگریزون کے حوالے کردیگا اور باقی علاقہ بلا ادائے خراج اپنے قبضہ
مین رکہیگا چنانچہ سرکار انگریزی نے جسقدر علاقہ انباجی کلمیا سے لیا وہ تمام وکمال رانا
کیرت سنگہ کو جو وارث وجانشین رانا لکندر سنگہ کا تہا دیدیا اور قلعہ وشہر گوالیار شامل علاقہ
انگریزی کے ہوا اسباب مین بہت سی تکرار انگریزون کی مرہٹون کے ساتھہ ہوئی آخر پرگنہ دہولپور
وباڑی وراجکہیڑہ وغیرہ رانا کیرت سنگہ کو دیا گیا اور دریا چمبل علاقہ سندہیا اور دہولپور کے
درمیان حد فاصل قرار پائی مہارانا کیرت سنگہ بڑی عمر پاکر ۱۸۳۶ء مین مرگیا اور اوسکی جگہہ
بہگونت سنگہ نے ریاست پائی اوس نے ۱۸۵۷ء کی مفسدہ مین مدد مفرورین گوالیار کی کی
اور اونکی جان کا حافظ ہوا مگر مہارانا کی وزیر دیو ہنس نے اضلاع آگرہ کی دیہات کو غارت کرکے
گورنمنٹ انگریزی کو اپنے سے ناراض کرلیا چنانچہ بعد اختتام مفسدہ وزیر بنارس مین نظربند ہوا
اور مہارانا بعوض خیرخواہی سرکار کے مورد تحسین سمجہا گیا اس ریاست کا دیوان عالی منقبت
حکیم عبدالغنی خان بڑا لایق و دیانتدار تہا وہ اسی سال یعنی ۱۸۷۳ء مین بقضائے الہی مرگیا
رقبہ اس ریاست کا ایکہزار چہہ سو چہبیس میل مربع ہے آبادی پانچ لاکہ نفر کی ہی اور آمدنی

سالانہ زر ریاست کی چھہ لاکھہ روپیہ ہے رئیس کی سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے ۔

خاندان ریاست بہرت پور

بنیاد اس ریاست کی ایک شخص برج نام قوم جات نے قائم کی جسکے قبضہ مین موضع سنسنی پرگنہ دیگ تہا اوس نے بہت سا علاقہ غارت کرکے استقامت بہم پہونچائی پہر بہنگام ضعف سلطنت مغلیہ برج کے پر پوتہ سورج مل نے بہت سا شاہی علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا وہ سنہ ۱۷۶۳ء مین قتل ہوا اوسکے پانچ بیٹے تہے منجملہ اون کے تین بیٹون نے تو ایک دوسرے کی بعد راج کیا جب چوتہا فرزند نامل سنگہ جانشین ہوا تو رنجیت سنگہ اوسکے بہائی سورج مل کے پانچوین بیٹے نے سرکشی کی اور نجف خان دہلی سے اوسکا مددگار ہوا جب امدادی فوج فتحیاب ہوگئی تو کل علاقہ نجف خان کے قبضہ مین آگیا صرف قلعہ بہرت پور رنجیت سنگہ کی قبضہ مین رہا کچھہ عرصہ کے بعد نجف خان نے سورج مل کی بیوہ کو نو لاکھہ روپیہ کا علاقہ واپس کیا جب نجف خان مر گیا تو بہرت پور کے علاقے پر سندہیا مرہٹا کا تسلط ہوگیا مگر حسب خواہش بیوہ سورج مل کے اوس نے بہی علاقہ جمعی دس لاکھہ روپیہ اوسکے حوالے کردیا پہر بجلدوے خدمات شایستہ جو راجہ رنجیت سنگہ نے جنرل پیرون صاحب کے عوض مین کین تہین تین پرگنے جمعی چار لاکھہ روپیہ کے اونکو ملے وہ بہی اوس علاقے کی شامل ہوے کہ یہہ چودہ پرگنے اب بہی بہرت پور کی ریاست کے مشہور ہین شروع جنگ مرہٹا مین جو سنہ ۱۸۰۳ء مین انگریز مرہٹون کے ساتھ لڑے تہے انگریزون کی دوستی راجہ رنجیت سنگہ کے ساتھ ہوئی اور ضلع کشن گڈہ و ریواڑی و گوکل و ساہر و بٹی و کہتو ور اوسکو ملے بعد جنگ کے ہولکر مرہٹا نے قلعہ بہرت پور مین پناہ لی اور لارڈ لیک صاحب نے اوسکے تعاقب مین بہرت پور جا کر رنجیت سنگہ سے ہولکر کو مانگا جب وہ نے ندیا تو بہرت پور کا محاصرہ عمل مین آیا راجہ رنجیت سنگہ نے سخت سخت حملے انگریزون کے ساتھ کیے اور چار مرتبے بہ کمال جوانمردی انگریزی فوج کے حملے کو روکا جس مین تین ہزار سپاہی انگریزی مارا گیا افسر بہی بہت سے کام آئے اون معرکون کے بعد رنجیت سنگہ نے مآل کار کو سوچا اور بسبب مسدودی رسد وغیرہ بواعث کے قلعہ حوالے

انگریزوں سے صلح کردیا اور وعدہ کیا کہ وہ ہولکر کو اپنے علاقہ سے نکالدیگا بیس لاکھ روپیہ نقد معاوضہ نقصان کا بھی دینا منظور کیا جس مین سے سات لاکھہ دیے اوسکو معاف ہوئے اور جسقدر علاقے اوسکو بجلدوے خدمت ملے تہے وہ سب سرکار انگریزی نے ضبط کرلیے اور وہی قدیم علاقہ بدستور اوسکے پاس رہا راجہ رنجیت سنگہ ۱۸۰۵ء مین مرگیا اوسکے چار بیٹون مین سے بڑا بیٹا راجہ رندہیر سنگہ جانشین ہوا اوس نے اٹہارہ سال ریاست کی اور ۱۸۲۳ء مین مرگیا اوسکے بعد راجہ بلدیو سنگہ نے ریاست پائی اٹہارہ مہینے کے بعد وہ بہی فوت ہوا اور بلونت سنگہ اوسکا بیٹا جو بیندرہ سال کی عمر کا تہا جانشین ہوا اوسپر درجن سال اوسکا ماموں غالب آیا اور اوسکو قید کرکے خود مالک و متصرف بن بیٹہا چونکہ اوسکی جانشینی انگریزون کی مرضی کے برخلاف تہی اور اوس نے مرہٹون سے سازش کرکے سامان جنگ وغیرہ کا درست کرلیا تہا اسلیے انگریزی فوج اوسکی سرکوبی کو مامور ہوئی اور ۱۸ جنوری ۱۸۲۶ء کو بہرت پور پر حملہ ہوا لڑائی مین درجن سنگہ نے شکست کہائی اور گرفتار ہوکر الہ آباد کو بہیجا گیا اوسکے اخراج کے بعد پہر راجہ بلونت سنگہ خوردسال باجازت گورنمنٹ انگریزی کے جانشین ہوا اور اوسکی والدہ کارپرداز مقرر ہوئی اور ایک انگریز پولٹیکل ایجنٹ واسطے نگرانی انتظام سلطنت کے مامور ہوا کچہہ عرصہ کے بعد رانی کی مداخلت امور ریاست سے برطرف ہوئی اور ایک مجمع سرداران ریاست کا بنام نہاد کونسل قرار پایا ۱۸۳۵ء مین بعد بلوغ مہاراجہ بلونت سنگہ کے اختیار کلی اوسکے سپرد ہوا اوس نے اٹہارہ برس راج کیا اور ۱۸۵۳ء مین فوت ہوا اوسکی جگہہ مہاراجہ جسونت سنگہ خوردسال جانشین ہوا اور ریاست کا انتظام پانچ کس سرداروں و صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے تفویض ہوا اور رقبہ اس ریاست کا ایکہزار نوسو چوہتر میل مربع ہے اور آبادی چہ لاکہہ پچاس ہزار نفری کی آمدنی اکیس لاکہہ روپیہ انگریزی خراج مقرر نہیں ہے اور نہ کسی طرح کی فوج کا خرچ ریاست کے ذمے ہے تین ہزار تین سو اٹہتر پیادہ اور دو ہزار دو سو سوار اور تین سو تیرہ سپاہ توپخانہ کی ہے سلامی مہاراج کی سترہ ضرب توپ کی ہے ؂

خاندان ریاست الور

یہہ علاقہ مشتمل اوپر چند ریاستون خورد کے ہے اور پہلے علاقہ متعلقہ اس ریاست کا مہاراجہ
جے پور و بہرت پور کے متعلق تہا حصہ جنوبی اسکا ہنگام خورد سالی مہاراجہ جی پور کے مسمی
پرتاب سنگہ نے جو قوم کا نرا کہا راجپوت تہا سنہ ۱۷۷۱ع مین غصباً لے لیا پہر مقام ماچیڑی بہرت پور کے
علاقی مین سے فتح کر کے اپنے قبضہ مین لایا پرتاب سنگہ کی وفات کے بعد بختاور سنگہ پسر متبنے اوسکا
جانشین ہوا اوسکے ساتہہ اول رابطہ گورنمنٹ انگریزی کا شروع ہوا راجہ بختاور سنگہ پسر متبنے کی
طرف سے نواب احمد بخش خان وکیل حاضر باش حضور لارڈ لیک صاحب بہادر کے تہا اوس نے جنگ مرہٹا
مین بڑی بڑی خدمتین کین اوس کے عوض مین احمد بخش خان کو سرکار انگریزی نے علاقہ
لوہارو تو راجہ الور کیطرف سے دلایا اور علاقہ فیروز پور خود عنایت کیا اونہین ایام مین ریاست
الور کی انگریزی حفاظت و حمایت مین آگئی اور وہ چند اضلاع جو سرکار انگریزی نے ریاست
بہرت پور سے واپس لیے اس ریاست کے متعلق کر دیے سنہ ۱۸۱۱ع مین انگریزون کو دریافت
ہوا کہ راجہ الور نے جے پور کی ریاست کے بعض امور مین مداخلت کی ہے اور محمد شاہ خان نام
ایک پٹہان کے ساتہہ اقرار کیا ہے کہ وہ ضامن بابت ادای ڈیڑہ لاکہہ روپیہ ماہواری خرچ
فوج کا واسطی تقرری مقدار جے پور کے ہوگا چونکہ یہہ مداخلت عہد نامہ کے برخلاف تہی
اس لیے عہد نامہ جدید راجہ سے در باب عدم مداخلت کسی امر مین ریاست غیر مین لیا گیا سنہ ۱۸۱۲ع
مین راجہ بختاور سنگہ نے قلعہ دہوبی و قلعہ سکراوا وغیرہ علاقجات متعلقہ جے پور پر بزبردستی
قبضہ کر لیا اس لیے گورنمنٹ نے الور پر لشکر کشی کی جب فوج قریب الور کے جا پہونچی راجہ
حاضر ہو گیا اور تین لاکہہ روپیہ خرچہ فوج کا دیکر وہ تمام علاقہ مہاراجہ جے پور کو واپس کیا
سنہ ۱۸۱۵ع مین راجہ بختاور سنگہ مر گیا اور گدی نشینی پر سخت تکرار ہوئی بنی سنگہ جو برادرزادہ
و متبنے راجہ متوفی کا تہا اوسکے حامی سب ہندو سردار تہے اور بلونت سنگہ جو راجہ مرحوم
کا بیٹا غیر منکوحہ کے پیٹ سے تہا اوس کے مددگار مسلمان امراو ہوئی جنکا سرگروہ نواب

احمد بخش خان تھا آخر دو نو فریق مین فیصلہ اسبات پر ہوا کہ بنی سنگھ برادرزادہ و متبنی جانشین ہو
اور بلونت سنگھ وزیر و کارپرداز ریاست کا قرار پائے چونکہ اوسوقت دونو نابالغ تھے اس
راضی نامہ کی تصدیق گورمنٹ انگریزی نے بھی کی جب دونو سن بلوغ کو پہونچے تو بنی سنگھ
نے کل کاروبار ریاست کے اپنے متعلق کر لیے اور بھائی کو قید کر دیا اور نواب احمد بخش خان
کے قتل کی تجویز کی چونکہ یہہ ارادہ راجہ کا چند مصاحبون کے اغوا سے ہوا تھا سرکار انگریزی نے
راجہ سے اونکو طلب کیا راجہ نے انکار کیا اسلیے فوج الور کو مامور ہوئی ناچار راجہ نے اطاعت کی اور
گورمنٹ کے حکم سے بلونت سنگھ وغیرہ وارثان راجہ بختاور سنگھ مرحوم کے لیے علاقہ جس مین نصف
نقد اور نصف جاگیر تھا مقرر کر دیا ۱۸۵۷ء مین دہلی کے مفسدہ کے بعد راجہ بنی سنگھ مر گیا
اور شیودان سنگھ اوسکا بیٹا بعمر بارہ سال جانشین ہوا اوسیر مصاحبان اہل اسلام حاوی ہو گئے
یہہ امر سرداران ہنود قوم راجپوت کو ناگوار گذرا اسلیے وہ سب لوگ ریاست سے نکالے گئے
اور حکم ہوا کہ بنارس مین جا کر زیر حراست رہین اور ایک انگریز پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہو کر
انتظام ریاست کا کرے ۱۸۶۳ء مین راجہ شیودان سنگھ بعمر بلوغ پہونچا اور کل انتظام
ریاست کا اوسکے سپرد ہوا مگر بسبب عیاشی و بیخبری اوسکی کے پانچ چھہ برس مین ریاست
کا انتظام خراب ہو گیا اسلیے پھر مداخلت انگریزی ریاست مین ہوئی اور اب تک ہے ۔ رقبہ ریاست الور
کا تین ہزار تین سو میل مربع ہے مردم شماری دس لاکھہ آدمی کی سولہ لاکھہ روپیہ آمدنی سالانہ ہے دو ہزار
پیادہ ڈیڈہ ہزار سوار ریاست کی فوج ہے گورمنٹ کسی طرح کا فوج کا خرچ ریاست سے نہین لیتی ۔

خاندان ریاست بیکانیر

پہلے اس علاقہ مین قوم جاٹ بہی سکونت پذیر اور خود مختار رہتے اور علاقہ چھوٹی چھوٹی ریاستون پر
تقسیم تھا پہر بسبب نااتفاقی باہمی اون کے راجہ بیکا سنگھ نے جو ایک شخص فرزندان خاندان راجہ جودہ پور تھا
اس ملک کو فتح کیا علاقہ بہٹیان او جیسلمیر کا بہی اوس نے لیا شہر بیکانیر کی آبادی کی بنیاد رکھی بعد
آبادی اس شہر کے وہ ۱۵۰۴ء مین مر گیا اور ریاست اوسکی اولاد مین ہے چوتھی پشت مین اوسکے

جب راجہ رائے سنگہ سنہ [illegible] مین جانشین ہوا تو اوس نے اکبر بادشاہ کی اطاعت منظور کر لی اور اکبر بادشاہ نے
اپنی فوج سواری کا اوسکو افسر بنایا اور باون پرگنے مع علاقہ ہانسی حصار اوسکی جاگیر مین دی اور اوسکے
بعد بھی پشت بپشت اس خاندان کے راجہ اس ریاست پر قائم ہوتے چلے آئے سنہ [illegible] مین راجہ صورت سنگہ
نے ریاست پائی چونکہ اوس پر راجہ جودہ پور وغیرہ نے چند بار حملے کئے اور چاہا کہ اوسکا علاقہ چھین لین
تو اوس نے گورنمنٹ انگریزی کی حمایت طلب کی چونکہ اوس وقت حکام مرہٹا اور گورنمنٹ انگریزی کے
درمیان عہد ہو چکا تہا کہ جو ریاستین دریائے جمن کے مغرب کیطرف ہین اونمین کسی طرح کی دست اندازی
و معاملہ انگریزون کا نہوگا اس لیے گورنمنٹ نے راجہ کی درخواست نامنظور کی آخر جب جنگ قوم
پنڈارا کی شروع ہوئی تو یہہ ریاست بھی انگریزی حفاظت مین آگئی چونکہ اس ریاست نے کبھی خراج
اپنے علاقہ کا مرہٹون کو نہین دیا تہا انگریزون نے بھی اسکو ادائے خراج سے معاف رکہا سنہ ۱۸۲۸ء
مین راجہ سورت سنگہ مر گیا اور اوسکا بیٹا رتن سنگہ جانشین ہوا اوسکا تنازع درباب حدود علاقہ
راجہ جیسلمیر کے ساتہہ ہو گیا اور نوبت بجنگ پہونچی آخر گورنمنٹ نے درمیان آکر بثالثی مہارانا
اودے پور اوسکا فیصلہ کرا دیا سنہ ۱۸۵۱ء مین راجہ رتن سنگہ فوت ہو گیا اور راجہ سردار سنگہ نے
ریاست پائی اس رئیس نے مفسدہ سنہ ۱۸۵۷ء مین اپنی خدمات لائقہ سے گورنمنٹ انگریزی کو خوش
کیا اور جسقدر انگریز مفسدون کے خوف سے بہاگ کر اسکے پاس پناہ گزین ہوئے اونکو اس نے
اپنے پاس پناہ دی اور بمقابلہ مفسدان ہانسی حصار یہہ مددگار سرکار انگریزی کا رہا اس خدمت کے
انعام مین اکتالیس موضع ضلع سرسہ سے اوسکو ملے سنہ ۱۸۷۲ء مین یہہ راجہ مر گیا چونکہ اسکا کوئی متبنے
اور اصلی وارث باقی نہ تہا راجہ کی رانی نے ایک طفل خورد سال کو جو اسی خاندان سے ہے متبنے کر کر
اوسکی گدی نشینی کی تجویز کی سر رقبہ اس ریاست کا سترہ ہزار چہہ سو چہتر میل مربع ہے اور آبادی
پانچ لاکہہ اڑتالیس ہزار نفری کی آمدنی قریب چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کے فوج دو ہزار ایکسو سوار اور
ایکہزار پیادہ اور تیس ضرب توپین ہین سرکار انگریزی کچہہ خراج اس ریاست سے نہین لیتی اور نہ کچہہ
خرچہ فوج کا اس ریاست پر مقرر ہے ❊

خاندان ریاست جیسلمیر

یہہ ریاست بہی قدیمی ریاست ہے جب دخل انگریزون کا ہندوستان مین ہوا تو مہاراول مولراج
اس علاقہ کا رئیس تہا جس نے ۱۷۶۲ع مین گدی پائی تہی اور اپنے علاقہ کو اوس نے مرہٹون کے تاخت
وتاراج سے بچایا ۱۸۱۸ع مین اوس نے اطاعت انگریزون کی قبول کی مگر بسبب اسکے کہ اوسوقت گورنمنٹ
کو دریای جمن کے مغربی علاقی مین حسب شرط عہدنامہ کے دست اندازی کا اختیار نہ تہا درخواست راجہ کی
منظور نہوئی ۱۸۱۸ع مین یہہ علاقہ انگریزی حفاظت مین آگیا اور یہہ ریاست نسلاً بعد نسل راجہ کو ملی مہاراول
مولراج ۱۸۲۰ع مین فوت ہوا اور اوسکے پوتا گج سنگہ نے ریاست پائی چونکہ ظالم سنگہ مدار المہام اس
ریاست نے بوقت تحریر عہدنامہ ۱۸۱۸ع کے گورنمنٹ سے یہہ حکم حاصل کرلیا ہوا تہا کہ عہدہ کارپردازی
و اہتمام ریاست ہمیشہ کے لیئے اوس کے متعلق رہیگا اسلیئے اب بہی وہی مہتمم مقرر ہوا مگر اوس نے ایسے
ظلم و تعدی سے تمام علاقے کو برباد کردیا مہاراول کے قریبی رشتہ دارون کو قتل کرڈالا تجارت بہی
موقوف ہوئی رعایا بہاگ کر چلی گئی ۱۸۲۴ع مین ظالم سنگہ مرگیا امراؤنے چاہا کہ اب بڑا بیٹا اوس کا
مہتمم مقرر ہو مگر مہاراول نے اوسکو قید کرلیا انگریزون نے بلحاظ آبادی ملک کے اوسکی وزارت
نامنظور کی ۱۸۴۳ع مین جب انگریزون نے سندہ کا ملک فتح کیا تو قلعجات شاہ گڈہ و گورسیا و کٹورا
جو علاقہ جیسلمیر سے جنکر شامل سندہ کے ہوگئے تہے میر علی مراد حاکم سندہ نی گورنمنٹ کے حکم سے حوالہ اس ریاست کے
کردیئے ۱۸۴۶ع مین گج سنگہ مرگیا اور اوسکی بیوہ نی رنجیت سنگہ نامی کو بسبب لاولدی اپنے
گدی دی ہی - رقبہ جیسلمیر کا بارہ ہزار دو سو باون میل مربع ہے اور آبادی تہتر ہزار سات سو نفر تہی -
محاصل پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ فوج ایکہزار سپاہی پندرہ ضرب توپ کی سلامی ہے *

ریاست سروہی

یہہ ریاست بہی قدیمی ریاستون مین سے ہے اور ابتدا خاندان سے پشت بہ پشت اس
خاندان کے راجے جانشین چلے آئے ۱۸۱۷ع مین راؤ شیو سنگہ حسب تجویز رعایا اور سرداران
ریاست کے رئیس سروہی مقرر ہوا اور بڑا بہائی اوسکا پہلا فرمانفرما جسکا نام اودی بہان تہی

تہا باعث ظلم و تعدی و زیادتی کے معزول ہوکر مقید ہوا راجہ مان سنگہ رئیس جودہ پور جو آ
ریاست کو اپنی زیر حکومت تصور کرتا تہا اوسکے بہانجے کا حامی بنا اور فوج اوسکی رہائی کے
لیے بامداد روانہ کی مگر بے اسباب ہوا اور راو دسی بہانجی تاحیات قید مین رہکر سنہ ۱۸۳۰ء مین مرگیا پہر راجہ
اودی پور نے اس ریاست پر فوج کشی کی اور رہ شیو سنگہ نے اوسکے ہاتہہ سے تنگ آکر گورنمنٹ
انگریزی کی مدد طلب کی اور اطاعت مین آیا اور سواے شرائط مندرجہ عہدنامہ کے یہہ بہی قرار کیا کہ
کل آمدنی سالانہ سے شش آنہ فی روپیہ خراج گورنمنٹ کو راجہ دیا کریگا گورنمنٹ نے اوسکی درخواست
منظور کی اور حکم دیا کہ اگر بعد وفات شیو سنگہ کے کوئی وارث شرعی اودے بہانجے کا ہوگا تو
ریاست حق اوسکا تصور کیا جائیگا شیو سنگہ کی اولاد مستحق نہ سمجہی جائیگی مگر جب اودے
بہانجی مرگیا اور اوسکا کوئی وارث باقی نرہا تو شیو دان سنگہ ہی مالک بالاستقلال قرار پایا
اور اوسکا بیٹا ولیعہد سمجہا گیا بعد مداخلت انگریزی کے بسبب سرکشی بعض ٹہاکرون کے نئی
فوج بہرتی ہوئی اور پچاس ہزار روپیہ نقدی سود گورنمنٹ نے ریاست کو دیا اور تین حصے
محصول پرمٹ کے اوس تنخواہ کے عوض مین لیلیے منجملہ اون ٹہاکرون سرکش کے ایک ٹہاکر نیمچ کا بڑا
قوی اور صاحب جاہ تہا اوسکو گورنمنٹ نے اوسکے علاقے پر بحال رکہا اور چہہ آنے دلوانے
تجویز کئے سنہ ۱۸۴۵ء مین کچہہ زمین کوہ آبو کی واسطے قائم کرنے مقام ہواخوری صاحبان انگریز
کے گورنمنٹ نے راو سے لی اور راو نے دیدی مگر یہہ شرط کی کہ اوس مین گاؤ کشی نہوا کرے
سنہ ۱۸۵۴ء مین حسب درخواست راو کے منظر ادا ہونے زر قرضہ انگریزی جو قریب ۸ لاکہہ روپیہ کے تہا
ریاست آٹہہ سال کیلئے حوالے گورنمنٹ انگریزی کے ہوئی سنہ ۱۸۶۲ء مین بسبب نالیاقتی
راو کے امید سنگہ اوسکے بیٹے کو ریاست دیگئی اور راو کی فقط عزت و توقیر باقی رہی کچہہ
عرصے بعد راو مرگیا اور امید سنگہ رئیس بنا اوسکے تین بہائی اور تہے وہ مستعد فساد کی ہوئے
آخر کار گذارہ پاکر راضی ہوئے سنہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین یہہ ریاست خیرخواہ و وفادار
سرکار انگریزی کی ہوئی اوسکے عوض مین نصف جمع خراج ادا کی جو مبلغ نیدہ ہزار

روپیہ سالانہ مقرر تہا معاف ہوکر مبلغ سات ہزار - پانسو آٹھہ روپیہ قرار پایا - اس ریاست کا کل رقبہ تین ہزار میل مربع ہے آبادی پندرہ ہزار نفری کی جمع محاصل سالانہ اسی ہزار سات سو روپیہ ہی اور سپاہ اونہتر سوار اور دوسو تیئس پیادہ اور پندرہ ضرب توپ ہی کسی طرح کی فوج آپ ریاست کو دینی نہین پڑتی ؁

خاندان ریاست دونگرپور

یہہ ریاست خاندان اودے پور سے شمار کیجاتی ہے جب سلطنت چغتائی مین ضعف آیا تو یہہ ریاست بہی اور راجپوتانہ کی ریاستون کی طرح مرہٹون کی ماتحت ہوگئی اول یہہ تجویز قرار پائی کہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ محاصل اسکا تینون خاندان یعنی سندہیا اور ہولکر اور دہار آپسمین تقسیم کرلیا کرینگے مگر آخرکار دہار کا خاندان غالب آیا اور اوس نے اپنی حقیت اسپر قائم کی ۱۸۱۸ع مین یہہ ریاست انگریزی ماتحتی مین آئی اور مہارادل جسونت سنگہ مطیع ہوا انگریزون نے بسبب شورش ملک اور نالیاقتی اور عیاشی جسونت سنگہ کے اوسکو معزول کرکے اسکے پسر متبنی دلیپ سنگہ کو جو کہ پوتا سادونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا تہا رئیس مقرر کیا ۱۸۲۵ع مین گدی پرتاب گڈہ کی بہی دلیپ سنگہ کو ملی اور تجویز درپیش ہوئی کہ دونگرپور اور پرتاب گڈہ کو شامل کرکے ایک ریاست مقرر کیجائے یا راجہ دونگرکسیکو متبنے کرکے پرتاب گڈہ مین مقرر کریے یا پرتاب گڈہ سرکار انگریزی مین ضبط ہو آخر گورنمنٹ نے یہہ حکم صادر کیا کہ اودی سنگہ پسر نابالغ ٹہاکر ساہ بلی کو دلیپ سنگہ متبنے کرکے دونگرپور مین قائم کریے اور خود حاکم پرتاب گڈہ کا رہی مگر بعہد نابالغی اودی سنگہ کی حکومت دونگرپور کی بہی اپنی متعلق رکہی اوسوقت بہی جسونت سنگہ معزول نے بہت سی کوشش کی کہ کسی طرح سے دوبارہ حکومت اوسکی دونگرپور مین ہوجائے اور ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر [illegible] کو اپنا جانشین قرار دیوے مگر یہہ سعی اوسکی رائیگان گئی بلکہ حکم ہوا کہ وہ نظربند ہوکر متہرا مین قیام پذیر رہے دس ہزار دوسو روپیہ سالانہ گذارہ پاوی ۱۸۵۲ع مین بسبب بدنظمی دلیپ سنگہ کے حکومت اوسکی دونگرپور سے اوٹہائی گئی اور ایک ہندوستانی ایجنٹ خبرگیر ریاست کا

تا ایام نابالغی اودے سنگھ کے سرکار انگریزی کیطرف سے مامور ہوا - رقبہ اس ریاست کا ایکہزار میل مربع آبادی ایک لاکھ آدمی کی آمدنی بعد ادائی خراج و خرچہ فوج و جاگیرداری قریب بہتر ہزار روپیہ کے ہے سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہی کسی فوج کنٹنجنٹ وغیرہ کا خرچ اس ریاست سے نہین لیا جاتا ذاتی فوج ریاست کی ایکسو پچیس سوار اور دوسو پیادہ ہے ؂

خاندان ریاست بانسواڑہ

علاقہ اس ریاست کا ایک جزو علاقہ میواڑ کا ہے جو انگریزی حکومت سے پہلے ہی اوسکی ماتحتی سے آزاد ہو چکا تھا ۱۶ ستمبر ۱۸۱۲ء مین انگریزون کی ماتحتی مین آیا اور عہدنامہ راجہ امید سنگھ کے نام سے منعقد ہوا جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا بھوانی سنگھ جانشین ہوا پھر اوسکا متبنے بہادر سنگھ پھر لچھمن سنگھ متبنی بہادر سنگھ کا جانشین ریاست کا ہوا جو اب موجود ہے - رقبہ اس ریاست کا ایک ہزار پانسو میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکھ پچاس ہزار نفری کی آمدنی تین لاکھ روپیہ سالانہ اس میں سے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کی تو جاگیرداریں ہیں اور باقی رئیس لیتا ہے رئیس کی سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے

خاندان ریاست پرتاب گڈہ

یہہ ریاست ایک شاخ خاندان اودے پور کی ہے پہلے یہہ ہولکر مرہٹہ کے ماتحت تھی ۵ اکتوبر ۱۸۱۸ء مین گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہوئی اور چہپن ہزار آٹھہ سو ستاسی روپیہ خراج اسپر قرار پایا اب رئیس اس ریاست کا دلیپ سنگھ پوتا رئیس پرتاب گڈہ کا ہی جو پہلے ڈونگر پور کا رئیس تھا - رقبہ اس ریاست کا ایکہزار چار سو ساٹھہ میل مربع آبادی ایک لاکھ پچاس ہزار نفری کی آمدنی بعد مجرائی خراج انگریزی دو لاکھ باسٹھہ ہزار چار سو روپیہ سالانہ اوس مین سے قریب دو لاکھ روپیہ کے جاگیرداریں ہین باقی رئیس لیتا ہی کسیطرح کی فوج کا خرچ ریاست کے ذمے پر نہیں ہے اور سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے ؂

خاندان سیندھیا مرہٹہ یعنے ریاست گوالیار

راناجی جو اول اس خاندان سیندھیا مین نامی اور مشہور سردار ہوا ہے وہ ابتدا مین کفش بردار

برداربالاجی راوپیشوا کا تها مگر اوس نے اس کمینے کام کو ایسی خوبصورتی اور هوشیاری کے ساتهه انجام دیا که مالک نے اوس سے خوشنود هوکر اوسکو عهده خاص پاکا یعنے خاص طرح پلی کا اهتمام مقرر کر دیا اس خدمت سے وه بهت جلد ترقی کر کر بڑا نامی سردار بنگیا اور مالوا مین جهان آج سکی جاگیر تهی مر گیا اوسکی جگهه اوسکا بیٹا مادهوجی سیندهیا رئیس بنا یهه شخص احمد شاه ابدالی کے جنگ مین زخمی شدید هوکر بهاگ گیا پهر جب ١٧٦١ع مین مرهٹے پهر هندوستان مین آئے تو اون مین بڑا سردار بهی مادهوجی سیندهیا تها اسکی فوج نے جس مین اهل فرانس افسر تهے اسکو کل هندوستان کا حاکم بنا دیا اور وه اوسوقت برائے نام ملازم مهاراجه پیشوا مرهٹا کا کهلاتا تها اصل مین خود مختار تها اوسوقت انگریزون نے چاها که اس سے صلح کرین مگر اس نے اپنے غرور اور بلند نظری سے نمانا آخر جب انگریزی فوج بنگاله سے آکر اسپر حمله آور هوئی اور لڑائی مین اس نے شکست کهائی تو ١٣ اکتوبر سنه ١٧٨١ع کو اس نے انگریزون کے ساتهه صلح کی اور اقرار کیا که وه اور رئیسون کی صلح و صفائی مین بهی کوشش کریگا بخلاف انگریزون کے کسیکا مددگار نهوگا بلکه جب دربار پونا کے ساتهه صلح انگریزی کی هوئی تو یهه ضامن هوا که وه دونو سرکارین صلحنامه کی تعمیل کرینگی اس حسن خدمت و شکرانه مین انگریزون نے پرگنه اور شهر بروچ سیندهیا کو دیا اگرچه از روے عهدنامه کے مادهوراو سیندهیا کی خودحاکمی درباب معاملات فیمابین اوسکے و سرکار انگریزی کے قائم هوچکی تهی مگر اور امور مین وه صریح اپنے آپ کو تابعدار دربار پیشوا کا ظاهر کرتا تها اور طریق عدم جانبداری جو گورنمنٹ انگریزی نے اوسوقت اختیار کر لیا تها اوسکا یهه نتیجه هوا که مهاراجه سندهیا نے اپنی حکومت تمام ممالک شمالی هند مین قائم کر لی حتے که تخت دهلی بهی اوسکے اختیار مین آگیا ١٨٠٣ع مین جب مهاراجه پیشوا اور نواب حیدرآباد اور انگریزون نے درباب استیصال سلطان ٹیپو کے اتفاق کیا تو اوس نے اپنا متفق هونا بدین شرط منظور کیا که گورنمنٹ تا ایام غیر حاضری اوسکے ملک کی حفاظت کرے اور مقابلے میں چهوٹے رئیسون کے اوسکی مدد کرے پهر انگریزون نے منظور نکیا اور سیندهیا درپرده بدخواه انگریزون کا رها ١٧٩٤ع مین مادهوجی سیندهیا مر گیا اور

اور اوسکے برادر زادے کا بیٹا دولت راؤ سیندھیا جانشین ہوا اوسنے بعد وفات مادھو
نارائن پیشوا مہاراجہ پونا کے اوسکے خاندان پر اختیار پاکر باجے راؤ کو گدی نشین کیا اکثر علاقے
دربار ہولکر کے بھی اس نے لے لیے قلعہ احمدنگر بھی اسکے قبضہ مین آیا جو عین دروازہ علاقہ دربار
پونا اور حیدرآباد کا تھا اس بات پر گورنمنٹ انگریزی کو کمال خطرہ پیدا ہوا مگر اونہین ایام مین سبسیڈری
انگریزی بھی دربار پونا مین ہوگئی اور دربار برار کے ساتھ عہدنامہ جدید منعقد ہوکر فوج انگریزی
پونا مین مامور ہوئی دولت راؤ سیندھیا کو اس بات پر نہایت رشک ہوا اور چاہا کہ مہاراجہ برار کے
ساتھ اتفاق کرکے پونا کے عہدنامہ کو منسوخ کرادیوے آخر فریقین کیطرف سے جنگ کی تیاری ہوئی
اور چند لڑائیون مین دولت راؤ نے شکست کھائی اور صلح پر راضی ہوا انگریزون نے اوسوقت
کل ملک خاص ہندوستان اور علاقہ جنوب کوہستان ریتی باستثنای چند دیہات موروثی کے
سیندھیا سے لے لیا اور جن ریاستون نے اوسوقت متابعت انگریزی کرلی تھی اون کے سر سے سیندھیا
کی حکومت اوٹھائی گئی اور سیندھیا نے اقرار کیا کہ استیصال سلطان ٹیپو مین دربار پونا اور حیدرآباد
کی طرح وہ بھی شامل و مددگار انگریزون کا رہیگا اور چھ پلٹنین انگریزی علاقہ سرحدی سیندھیا پر
آکر قیام پذیر ہوئین بعد اس انتظام کے انگریزون کو دریافت ہوا کہ دولت راؤ سیندھیا دربار ہولکر
کے ساتھ خط وکتابت رکھتا ہے اور ماسوای اوس کی یہہ بھی حرکت اوس سے ہوئی کہ اوسنے
صاحب ریذیڈنٹ کی کوٹھی کو لوٹکر صاحب کو قید کرلیا اوسپر پھر خصومت برپا ہوئی مگر بوقت ورود
آنے لارڈ کورنوالس گورنر جنرل بہادر کے اونکی تجویز سے علاقہ گوہد اور گوالیار حوالہ سیندھیا کے
ہوئی اور جو زر نقد بخشش پندرہ لاکھہ روپیہ سالانہ امرای سیندھیا کو بعوض محالات منضبطہ گوہد
وغیرہ کے دیا جاتا تھا موقوف ہوا اور حد شمالی علاقہ سیندھیا کی دریاے چنبل قرار دیا جسکے رو سے
گورنمنٹ انگریزی مجاز عہدنامہ جدا کرنیکے ساتھہ راجہ اودے پور وجودھ پور و کوٹا وغیرہ
ریاستہا ماتحت سیندھیا کے نرہے اور تمام ریاستین مالوہ و مارواڑ کی سیندھیا کی ماتحت شمار
کی گئین اور سیندھیا کو چار لاکھہ روپیہ سالانہ نقد اور دو لاکھہ روپیہ کی جاگیر اوسکی زوجہ رانی

بیرا بائی اور ایک لاکہہ روپیہ اوسکی دختر جمنا بائی کو گورنمنٹ نے دینا منظور کیا پہر جب جنگ
قوم پنڈارا اونکا انگریزون کے ساتہہ شروع ہوا تو اونہون نے مہاراجہ سیندہیا سے بہی مدد طلب کی
مہاراجہ پونا نے بہی انگریزون سے برگشتہ ہوکر سیندہیا سے مدد مانگی اور سیندہیا نے اگرچہ بظاہر کوئی
حرکت خلاف نہ کی مگر در پردہ سب کے ساتہہ خط کتابت رکہی اور چاہا کہ بعد جنگ جو فریق غالب
ہوا اوسکیطرف ہوجاے اسواسطے انگریزون کیطرف سے اوسکو اطلاع دی گئی کہ اگر تم جانبی دوست
سرکار انگریزی کے ہو تو اپنی فوج مقامات متعینہ پر قائم رکہو جہان سے وہ بغیر حکم گورنمنٹ کے حرکت نکرے
اور قلعجات اوسیرگڈہ اور ہنڈیا تا اختتام مہم پنڈارا انگریزون کے حوالے کردو اگرچہ اس حکم کی سیندہیا نے
فوراً تعمیل کی مگر جب قبضہ انگریزون کا قلعہ اوسیرگڈہ پر ہوگیا تو اوس مین سے ایک پروانہ دربار سیندہیا
کا اسمی قلعہ دار بدینمضمون نکلا کہ قلعہ دار مہاراجہ پیشوا کی حکم کی تعمیل کرے جو بخلاف انگریزون کے
رزیڈنسی پونا پر حملہ کریگا چونکہ یہہ مضمون پروانہ کا خلاف عہدنامہ دوستی تہا مہاراجہ کو لکہا گیا
کہ اب قلعہ اوسیرگڈہ ہمیشہ کے لئے سرکار انگریزی کی قبضہ مین رہینگے سال آئندہ مین انگریزون نے
مقام اجمیر و دیگر اضلاع سیندہیا سے لیکر اوس کے عوض مین اور علاقہ اوسکو دیدیا ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۷ع
مین دولت راو سیندہیا مرگیا اور موکت راو نامی ایک لڑکا گیارہ برس کا جو رشتہ دار مہاراجہ کا
تہا جانشین ہوا اور دولت راو کی پوتی کے ساتہہ اوسکی شادی ہوئی عالیجاہ مہنگو راو
سیندہیا اوسکا خطاب قرار پایا اور رانی بیرا بائی کارپرداز و مختار مقرر ہوئی کچہہ عرصہ کے بعد
رانی نے چاہا کہ جانشین خورد سال کو قید کرلے اور خود مالک راج کی بنے اسواسطے وہ بہاگکر
صاحب رزیڈنٹ کے پاس چلا آیا اوس رانی کی نسبت حکم ہوا کہ وہ ریاست سے نکلجاے چنانچہ
وہ نکل گئی اور سینتیس لاکہہ روپیہ نقد خرچ ذاتی روپیہ رانی کا خزانہ بنارس مین جمع ہوا کچہہ
عرصہ کے بعد پہر اوسکو گوالیار مین آنے کی اجازت ہوئی اور رانی سنہ ۱۸۶۳ع ایک زندہ بچہ
مرگئی بعد اخراج و بیدخلی رانی کے مہاراجہ کا ماموں کارپرداز مقرر ہوا سنہ ۱۸۴۳ع مین
مہاراجہ مہنگو راو مرگیا اور تارا رانی اوسکی رانی بعمر بارہ سال بے اولاد رہ گئی اور اہل

دربار نے باجہ راؤ سیندھیا پسر بلونت راؤ کو مہاجی راؤ کا خطاب دیکر جانشین کیا چونکہ یہہ جانشین
آٹھہ برس کا تہا اس لیئے بابا صاحب نام ایک امیر مدار المہام و وزیر مقرر ہوا چونکہ بابا صاحب خیر خواہ
سرکار سیندھیا و سرکار انگریزی دونو سرکارون کا تہا گروہ مخالفین نے اوسپر غالب آکر اوسکو ریاست
سے نکالدیا اور دادا خاص جی کو وزیر بنایا اوسکے وقت فوج مفسدہ پردازنے بڑی قوت حاصل
کی اور اونکا ارادہ ہوا کہ علاقہ سرونج متعلقہ نواب ٹونک پر حملہ کرکے بابا صاحب کو کہ وہ اوس
جگہ پناہ گزین تہا پکڑلائین جب ایسی پر شور حالت ہوئی تو گورنمنٹ نے صاحب رزیڈنٹ کو
ریاست سے بلالیا اور مہارانی کے نام خط لکہا کہ اگر تم کو دوستی سرکار انگریزی کی منظور ہی تو دادا
خاص جی کو حوالے گورنمنٹ کے کرد و فوج مفسد کو برخاست کرو اوسپر دربار والون نے دادا خاص جی
کو پکڑلیا اور چاہا کہ گورنمنٹ کے حوالے کردین مگر مفسد فوج اوسکی حامی ہوئی اور بلوا کرکے اوسکو
چہوڑا دیا اوسپر فوج انگریزی گوالیار کو روانہ ہوئی اوراہل دربار نے دادا خاص جی کو پکڑکر
حوالہ افسران فوج انگریزی کے کردیا اور واسطے تقرری مدار المہام اور تجویز تخفیف فوج کے
یہہ بات قرار پائی کہ ۲۶- دسمبر ۱۸۴۳ء کو رانی صاحبہ اور مہاراجہ کی ملاقات افسران انگریزی
کے ساتہہ بمقام ہنگونا ہوگی مگر اوس روز سرکش فوج نے مہاراجہ و مہارانی کو شہر سے نکلنے ندیا
اسلیے ۲۹- دسمبر ۱۸۴۳ء کو فوج انگریزی آگے بڑہی اور ایک لڑائی بمقام مہاراجپور فیمابین
فوج سیندھیا اور انگریزی کے وقوع مین آئی اگرچہ اس لڑائی مین فوج مرہٹا بڑی بہادری
سے جم کر لڑی اور انگریزون کا نقصان بہت کیا مگر آخر شکست کہائی اور بہاگ گئی سوائے
اوسکے اور دو لڑائیان ایک بمقام چاندا دوسری بمقام پنیر ہوئیں اون مین بہی انگریز فتحیاب ہوئے
اس شکست کے بعد اہل دربار نے اطاعت منظور کی اور اقرار ہوا کہ علاقہ جمعی اٹہارہ لاکہہ روپیہ
سالانہ سرکار گوالیار گورنمنٹ انگریزی کو بابت صرف فوج کنٹنجنٹ کی دیگی سوائے اسکے اور بہی
علاقہ ادائی قرضہ اور مصارف جنگ کی بابت دیا جائیگا بعد ازان فوج مین تخفیف ہوئی
اور صرف چہہ ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ اور دو سو گولنداز اور بتیس ضرب توپ باقی رہین

اور انتظام ملک کا اختیار یعنی مہاراجہ بصلاح و تجویز گورنمنٹ ہونا مقرر ہوا ماہ جون ۱۸۵۷ء مین فوج کنٹنجنٹ
متعینہ گوالیار نے بلوا کیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ بمجبوری گوالیار سے چلا آیا ۱۸۵۸ء مین جب مفسدون
کی فوج بگڑ گئی یعنی تانتیا ٹوپی کے گوالیار مین آئی تو مہاراجہ کی فوج نے اوسکو تنہا چھوڑ دیا اسواسطے مہاراجہ
اور اوسکا دربار دیگر ادہر بہاگ کر آگرہ مین آئے تہی اور انگریزی فوج نے گوالیار پہونچکر علاقہ پہر مفسدون کے
ہاتھ سے چھڑایا اور دوبارہ حوالے مہاراج کر دیا اس وفاداری مین تین لاکھ روپیہ کا اور علاقہ مہاراج کو
گورنمنٹ سے ملا اور دوہزار نفری کی ایزادی فوج پیادہ مین ہوکر پانچہزار مقرر ہوئی اور بتیس
ضرب توپ کے عوض چھتیس ضرب کے رکھنے کی اجازت ہوئی اور بہی عنایات گورنمنٹ کی درباب
معافی زر قرضہ وغیرہ کی نسبت اس ریاست کے عمل مین آئین کل آبادی اس ریاست کی پچیس لاکھ
نفری کی اور آمدنی سالانہ تہتر لاکھ نوہزار ایکسو دو روپیہ منجملہ اوسکے اٹھاون لاکھ جمع مالگذاری
اور چودہ لاکھ نوہزار ایکسو دو روپیہ آمدنی متفرقات سائر وغیرہ باقی آمدنی دیہات جاگیرداران
سے وصول ہوتی ہے مہاراجہ کو خطاب اختر ہند گورنمنٹ سے عطا ہوا ہے اور اونیس ضرب
توپ کی سلامی ہے ❊

خاندان ہولکر مرہٹہ یعنی ریاست اندور

رئیس اس خاندان کے ذات کے سودراہ قوم گڈریے ہین اول جو ان مین سے نامی سردار ہوا وہ ملہار راؤ
نامی مرہٹہ تہا جب مرہٹون نے اول ملک شمالی ہند پر یورش کی تو یہہ بہی فوج کے افسرون مین تہا
آخر چہیاسٹہ سال کی عمر پاکر مرگیا اور اسکا پوتا مالی راؤ جانشین ہوا اور نو ماہ حکومت کی پہر
دیوانہ ہوکر مرگیا اوسکے بعد اوس کی والدہ اہلیا بائی جسکا خطاب پاکدامن تہا منتظمہ ریاست کے
قرار پائی اور توکاجی ہولکر فوج سالار مقرر ہوا اہلیا بائی ۱۷۹۵ء مین مرگئی اوسی سال مین توکاجی
ہولکر نے بہی وفات پائی اوسکے بعد جسونت راؤ توکاجی کا بیٹا جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے
تہا کار پرداز ریاست کا ہوا اس نے ۱۸۰۲ء مین فوج مجموعی مہاراجہ سندہیا و پیشوا کو متصل
پونا کی شکست دی مگر جب فیمابین سرکار پونا اور گورنمنٹ انگریزی نے صلح ہوکر عہدنامہ مقام

بہین لکہا گیا تو جسونت راؤ فتح پونا سے نا امید ہوگیا سال آئندہ جب راجہ سندہیا اور راجہ برار شامل
ہوکر سرکار انگریزی کی لڑائی کو سوار ہوئی تو جسونت راؤ نے بہی اون کے ساتہہ شامل ہونیکا عہد
کیا مگر جب جنگ شروع ہوئی تو وہ سب سے علیحدہ ہوگیا اصل مین اوسکی نیت یہہ تہی کہ سندہیا کے
نقصان سے اپنے علاقے کو ترقی دے پہر جسونت راؤ نے بلا اعانت غیر بذات خود مقابلہ انگریزون
کا کیا اور شکست کہا کر بہاگا لارڈ لیک صاحب بہادر نے اوسکا تعاقب ستلج پار تک کیا جہان
ہولکر سکہون کی مدد لینے کے لئے امرتسر تک گیا تہا آخر تنگ آکر طالب صلح کا ہوا اور عہدنامہ
برلب دریا بنارس تحریر کیا جسکے روسے بہت سا ملک اوسکا انگریزون کے قبضے مین آگیا اور اضلاع
ٹونک و رام پورہ بہی اوس سے علیحدہ ہوگئی اور علاقہ منضبطہ مین سے صرف ضلع کونچ واقعہ
بندیلکہنڈ بیجا بائی دختر جسونت راؤ کی جاگیر مین قائم رہا جو ۱۸۵۸ء مین حیات بائی مذکورہ
تک اوسکے قبضہ مین رہا پہر ضبطی مین آیا اس شکست اور چہن جانے بڑے ملک کے غم مین جسونت راؤ
بیمار ہوا اور چند ماہ بحالت دیوانگی بیمار رہکر ۱۸۱۱ء مین مر گیا اور اوسکا بیٹا خورد سال ملہار
راؤ جانشین ہوا مسمات تلسی بائی طوائف دخیل امور انتظام ریاست ہوئی چند سال کے بعد ریاست
کی فوج نے ایسا زور پکڑا کہ امرائے دربار مغلوب ہوگئے اور تلسی بائی نے چاہا کہ انگریزون کی
حفاظت مین آکر مہاراجہ خورد سال کی ریاست کا انتظام کرے جب اس نے پیغام خفیہ انگریزون
کے پاس بہیجا اور فوج سرکش کو اطلاع ہوگئی تو اونہون نے تلسی بائی کو بڑی ذلت سے قتل کیا
اور انگریزون کی لڑائی پر مستعد ہوگئی کیونکہ اوسوقت دربار پیشوا بہی انگریزون کا دشمن
تہا اور لڑائی در پیش تہی ان کو بہی عداوت کا موقع ملا مگر جب مقابلہ ہوا تو مہدپور کے
مقام پر ہولکر کی فوج نے شکست فاش کہائی اس فتح کے بعد تمام راجپوت راجے مثل اودیپور
و جی پور وغیرہ انگریزی اطاعت مین آگئے امیر خان والی ٹونک سے بہی صلح ہوگئی بہت
سا علاقہ ہولکر کا دوبارہ انگریزی تصرف مین آگیا علاقہ اندر اور سے جانب جنوب کوہ ستپڑہ
تمام و کمال ریاست سے چہوٹ گیا قلعہ سندوا بہی انگریزی تصرف مین آگیا آئندہ کے لئے

ریاست انگریزی اطاعت وحفاظت مین آگئی ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۳ء مین ملہار راؤ ہولکر اٹھائیس
سال کی عمر مین لاولد مر گیا مہاراجہ کی بیوہ اور والدہ نے ایک طفل ۳ سالہ کو خطاب مارتنڈ راؤ کا
دیکر گدی نشین کیا اس سے مطلب مہاراجہ کی والدہ کا یہہ تہا کہ اس خورد سال کی گدی نشینی مین
عرصہ دراز تک حکومت میری بالمختار رہیگی امرا نے یہہ تجویز منظور نہ کی اور چاہا کہ ہری راؤ ہمشیرہ
زادہ مہاراجہ متوفی کا جانشین ہو چنانچہ ہو گیا اور مارتنڈ راؤ کو معزول کر کے پانسو روپیہ ماہوار
گزارہ مقرر کیا مہاراجہ ہری راؤ نے کل انتظام ملک کا ریواجی وزیر کے سپرد کر دیا آخر وزیر کے
ظلم وتعدی سے لوگ ناراض ہو گئے اور ۸ دسمبر سنہ ۱۸۳۵ء مین جانبداران مارتنڈ راؤ نے بارادہ
قتل ہری راؤ اور وزیر کے محل پر حملہ کیا مگر مطلب حاصل نہوا بلکہ حملہ کرنے والے گرفتار ہو کر قتل ہوئے
سنہ ۱۸۴۱ء مین مہاراجہ نے ایک سردار کم قدر ہم قوم کا لڑکا ولیعہد بنایا اور کھانڈے راؤ بہادر
خطاب بخشا اور خود سنہ ۱۸۴۳ء مین مر گیا اوسکی جگہہ کھانڈے راؤ جانشین ہوا دوسرے سال ۱۷ فروری
سنہ ۱۸۴۴ء کو کھانڈے راؤ بھی مر گیا اور پسر کو جی راؤ ہولکر مہاراجہ حال ہولکر گدی نشین ہوا سنہ ۱۸۵۲ء
مین یہہ سن بلوغ کو پہونچا اور ریاست اوسکے سپرد ہوئی جناب تک زندہ وحیات ہے - آبادی ملک
ہولکر کی پانچ لاکھ چہتر ہزار نفری کی ہے اور رقبہ آٹھہ ہزار تین سو اٹھارہ میل مربع آمدنی ہر قسم کی قریب
تیئیس لاکھہ روپیہ کے خرچ ریاست کا قریب بائیس لاکھہ روپیہ کے ملازم فوج دو ہزار پچاس سپاہی آئینی
پیادگان اور چار ہزار تین سو غیر آئین پیادے دو ہزار ایک سو آئینی اور بارہ سو غیر آئین سوار پانسو
گولہ انداز چوبیس ضرب توپ سلامی اونیس ضرب توپ کی ہوتی ہے*

خاندان ریاست پوار

مرہٹون کے اوائل حکومت کے وقت یہہ خاندان نہایت مشہور تہا اور نندراؤ پوار بانی اس
خاندان کا بڑا امیر کبیر وبہادری وشجاعت مین شہرت رکہتا تہا اوسکا بیٹا جسونت راؤ پوار
جب احمد شاہ ابدالی کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا خورد سال کہانڈے راؤ جانشین ہوا جب
وہ مر گیا تو اوسکے بیٹے انندراؤ پوار نے ریاست پائی اور سنہ ۱۸۰۷ء مین مر گیا پہر اوسکا بیٹا رام چند

پوار کہ اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا جانشین قرار دیا گیا اور انتظام ریاست کا مسمات مینا بائی والدہ رام چندرائو کے متعلق ہوا وہ بھی بہت جلد فوت ہوا اور مینا بائی نے بصلاح امرائے دربار اپنی ہمشیرہ زادی کو جانشین کرکے نام اوسکا رام چند پوار رکھا بیس سال قبل فتح مالوا کی جو انگریزون نے کی تھی سندھیا اور ہولکر اکثر ریاست پوار مین تاخت و تاراج کرتے رہے مگر بسبب لیاقت مینا بائی کی یہہ ریاست قایم رہی آخر یہہ ریاست بھی زیر حفاظت انگریزی آگئی اکثر اضلاع ریاست کے جو مرہٹون نے چھین لیئے تھے انگریزی فوج کے ذریعہ سے رئیس کو واپس ولائی گئی اور جو استحقاق خراج اسکا اور بانسواڑہ و ڈونگرپور وغیرہ ریاستون کے تھا وہ گورنمنٹ انگریزی نے لے لیا بلکہ گورنمنٹ انگریزی نے پرگنہ بیرسیا بابت قرضہ دو لاکھہ پچاس ہزار روپیہ جو اس ریاست سے لینا تھا پانچ سال کے لئے اپنے قبضہ مین کرلیا سنہ ۱۸۳۸ء مین پرگنہ بیرسیا اور خراج علی موہن کا گورنمنٹ انگریزی کو بابت ادای مبلغ ایک لاکھہ دس ہزار روپیہ کے ریاست کی طرف سے دیدیا گیا رام چند پوار کے بعد اوسکا متبنے بیٹا جسونت راؤ پوار جانشین ہوا وہ سنہ ۱۸۵۷ء مین مرگیا پھر اوسکا بھائی انندراؤ پوار جو دوسری والدہ سے تھا بعمر تیرہ سال کے جانشین ہوا اور ریاست نے بھی مفسدون کے ساتھہ شمول پیدا کیا اس جرم مین سرکار انگریزی نے ریاست ضبط کرلی مگر بعد رد و بدل و سوال جواب کے پھر بنام انندراؤ کے باستثنائی پرگنہ بیرسیا کے واگذار ہوئی اور تا عمر بلوغ انندراؤ کی انتظام ریاست کا متعلق گورنمنٹ کے رہا - رقبہ اس ریاست کا دو ہزار اکیانوین میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکھہ پچیس ہزار نفری کی آمدنی سالانہ چار لاکھہ سینتیس ہزار روپیہ ہے اور ایک کمپنی فوج ریاست بھوپال کی جو قلعہ کی نگہبانی کرتی ہے تنخواہ اس ریاست سے پاتی ہے اور مبلغ اونیس ہزار چھہ سو چھپن روپیہ سالانہ خرچ فوج انگریزی کا یہہ ریاست دیتی ہے اور سلامی رئیس کی پندرہ ضرب توپ کی ہے ؛

خاندان ریاست دیواس

بانی اس ریاست کے دو بھائی توکاجی اور جیواجی مرہٹے تھے جو باجی راؤ پیشوا کے ساتھہ مالوہ کی

ملک مین آئے تھے جب بعد فتح اسکے تقسیم ہوئی تو اونہون نے دیواس اور سارنگپور معہ دیگر
اضلاع جمعی دو لاکھہ بیالیس ہزار نوسو روپیہ کے پائی اور قابض ہوئی منجملہ اوسکے وہ چھبیس ہزار روپیہ
سالانہ اکثر رؤساے گریسیا کو دیتے تھے اور بعض اضلاع دیگر کا خراج تعدادی اٹھتر ہزار ایکسو بائیس روپیہ
سالانہ خود لیتے تھے بعد ازان خراج علاقہ ہمیرپور واقع بندیلکھنڈ جمعی پچھتر ہزار روپیہ اور ضلع کندوبا
واقع دواب بھی شامل اسکے ہوا اسی سال تک انگریزی عملداری سے پہلے حکام سندہیا وہولکر وپنڈارا
اس ریاست کو غارت کرتے رہے اور اکثر اوقات حاصلات ہمیرپور وکندوبا لیتے رہے سنہ ۱۸۱۸ء مین دوم رئیس
اس ریاست کے توکاجی کا پوتا توکاجی جو اپنے دادا کے نام سے ہمنام تھا اور آنند راؤ ہمشیرہ زادہ اور متبنے
جیواجی کا زیر حمایت انگریزی آگئی سنہ ۱۸۲۴ء مین توکاجی کی جگہہ اوسکا متبنے کمار آنند راؤ معروف خاصہ
صاحب جانشین ہوا اور سنہ ۱۸۶۰ء مین مر گیا اور کرشنا جی اور اوسکا متبنے جانشین ہوا اور رئیس خورد
دیواس نے ہیبت راؤ کو سنہ ۱۸۲۶ء مین متبنی کیا اور وہی اوسکا جانشین قرار پایا سنہ ۱۸۶۰ء مین ہیبت راؤ نے ایک شخص کو اس شرط پر متبنے
کیا کہ اگر اوسکے متبنی ہونے کے بعد کوئی بیٹا اصلی پیدا ہوگا تو متبنے اپنا استحقاق چھوڑیگا نہ سمبر سنہ ۱۸۶۲ء مین اوسکے گھر ایک لڑکا نارائن راؤ
جانشین حال پیدا ہوا اور خود ہیبت راؤ سنہ ۱۸۶۴ء مین مر گیا اور ریاست نارائن راؤ کو ملی کار پردازی ریاست کی مسمیان
گوبند رام ورام چند کے حوالے ہوئی اور صاحب بحیثیت نگران حال ہے ان دونو رئیسون نے مفسدہ
سنہ ۱۸۵۷ء مین اپنی خدمات سے گورنمنٹ کو خوش کیا اور مورد تحسین ہوئے آمدنی سالانہ اس ریاست
کی چار لاکھہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ اور رقبہ دو سو چہین میل مربع آبادی پچیس ہزار نفری کی
توقیر مین دونو رئیس برابر ہین کل آمدنی ملک کی برابر حصہ مین تقسیم ہوتی ہے سلامی ہر ایک
رئیس کی پندرہ پندرہ ضرب توپ کی ہے بتیس ہزار چھہ سو روپیہ سالانہ خراج گورنمنٹ
انگریزی کو دیا جاتا ہے ؎

خاندان ریاست تراونکور

یہہ ریاست متعلق علاقہ مدراس ہے سنہ ۱۷۵۸ء مین جبکہ اس ریاست کا مسمی بالا پربال ہوا اور
اپنی قوت وزور سے کل ریاستین اس علاقہ کی اپنے ماتحت کرلین جب جنگ انگریزون مین ٹیپو

سلطان کے ساتھ شروع ہوئی تو یہہ راجہ دوست صادق انگریزون کا تھا سنہ ۱۷۸۹ء مین ٹیپو
سلطان نے اسپر حملہ کیا اور غالب آکر اسکے تمام علاقہ پر متصرف ہوگیا انگریزون نے راجہ کی حمایت
کی اور سلطان کو شکست دیکر دوبارا علاقہ اسکا اسکو دلوایا سنہ ۱۷۹۸ء مین راجہ مرگیا اور رام راجہ
دریا پرل جانشین ہوا وہ سنہ ۱۸۱۰ء مین مرگیا اور رانی لچھمی جانشین ہوئی اور صاحب رزیڈنٹ
وزارت کا کام دیتے رہے اسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا نابالغ رئیس ہوا اور اوسکی نیابت اوسکی ہمشیرہ
کرتی رہی سنہ ۱۸۲۹ء مین وہ سن بلوغت کو پہونچا اور سنہ ۱۸۴۷ء مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بھائی مارتنڈ
دریا جانشین ہوا وہ سنہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا اور ریاست اوسکی ہمشیرہ زادی راما ورما کو ملی جو موجود ہے
رقبہ اس ریاست کا چھ ہزار چھ سو تریپن میل مربع ہے اور آبادی بارہ لاکھ باسٹھ ہزار چھ سو
سنتالیس نفری - آمدنی بیالیس لاکھ پچاسی ہزار روپیہ فوج ایکہزار چھ سو اسی پیادہ اور تین
نفر گولہ انداز معہ چار ضرب توپ کے ہین اور وراثت وگدی نشینی اس خاندان کی خاندان کے
رسم کے موجب اولاد دختری کو پہونچتی ہے ؂

خاندان ریاست کوچین

اس ریاست کے راجے چھتیار قوم سے ہوتے آئے ہین اور بایام قدیم تمام ملک گوکرن ستمالکھٹ سے
کنب کون تک اون کے زیر حکم تھا سنہ ۱۷۵۰ء مین راجہ اس راج کا پرمبادیو دلیار ابادو یا تھا
اوسپر راجہ کالیکٹ نے حملہ کیا اس لیے راجہ ترنگور سے مدد لی اور اوسکو نکال دیا اوس وقت سے بعض علاقہ جات
راجہ ترنگور کے متعلق ہوگئے سنہ ۱۷۷۶ء مین یہہ علاقہ نواب حیدر علی نواب میسور نے فتح کرلیا جسکے
قبضہ مین سنہ ۱۷۹۲ء تک رہا جب انگریز اوسپر فتحیاب ہوئے تو یہہ علاقہ پھر قدیمی خاندان کے حوالے
ہوا اور راجہ کا جانشین اوسپر حکومت کرنے لگا سنہ ۱۸۵۳ء مین جب اگلا مہاراجہ مرگیا تو اوسکا
بھائی راوی دریا جانشین ہوا جو موجود ہے رقبہ اس ریاست کا ایکہزار ایکسو اکتیس میل
مربع ہے آبادی تین لاکھ ننانوے ہزار ساٹھ نفری کی آمدنی دس لاکھ ستاون ہزار چار سو
ننانوے روپیہ فوج تین سو سنتالیس نفری اور دو ضرب توپ ہے دو لاکھ روپیہ خراج ادا کرتی ہے

سرکار انگریزی کے خزانہ مین داخل ہوتا ہے اور وراثت گدی نشینی کی اس خاندان مین ہمیشہ شوہر کی اولاد کو پہونچتی ہے ؀

خاندان ریاست ستارا

جب ساہوجی سیواجی مرہٹہ کا پوتا عالمگیر کی قید سے رہا ہوا اور ستارا مین آکر پھر اوس نے اپنی ریاست قایم کی تو اوس نے کلیتاً انتظام ریاست کا اپنے وزیر بالاجی بشوناتھ المشہور پیشوا کو حوالے کر دیا اور قبل از وفات اوس نے رام راجہ نبیرہ اپنی خالا تارا بائی ملا پوروالی کو جو فرع کوچک خاندان سیواجی سے تھا متبنے کیا اور ایک سند اس مضمون سے پیشوا کو لکھہ دی کہ وہ مالک مرہٹے کی کل سلطنت کا ہوگا بشرطیکہ وہ مرتبہ اور شان وشوکت راجہ رام کی ہمیشہ بعد قایم رکھیگا مگر ساہوجی کے مرنے کے بعد وصیت پر کچھہ عمل نہوا اور پیشوا اور اوسکے خاندان کی جانشین سیواجی خاندان کے جانشینون کو قیدیون کی طرح رکھتی اور کمال بے اختیاری کی حالت مین گذارہ کرتے رہی بلکہ جب انگریزون کے ساتھہ خاندان پیشوا کی لڑائی شروع ہوئی تو پیشوا نے راجہ ستارا کو پا بزنجیر کرکے قید مین ڈالدیا تھا اسلئے کہ وہ میرے برخلاف انگریزون کے ساتھہ سازش کرتے سنہ ۱۸۱۸ء مین خاندان پیشوا کی سلطنت برباد ہوگئی تو اوس وقت پرتاپ سنگہ راجہ ستارا کا جو اپنے والد ساہوجی ثانی کے جسکو رام راجہ نے متبنے کیا تھا جانشین اس ریاست کا تھا اور اوسی کو پیشوا نے بوقت جنگ انگریزون کے پا بزنجیر رکھا تھا بعد فتح خاندان پیشوا کے انگریزون نے یہہ تجویز مشہور کی کہ راجہ ستارا کو ایک اور ریاست اوسقدر جسقدر اوسکے پاس ہے دیجائیگی جس سے عزت خاندان کی ہو ۲۵ ستمبر ۱۸۱۸ع کو راجہ قید سے چھوٹا اور راجہ ستارا دوبارا اپنی ریاست پر قایم ہوا ارضی واقع کوہستان مہابلیشر کو راجہ سے انگریزون نے انگریزون کی ہوا خوری کے لئے بعوض موضع کاندلا کے لی سنہ ۱۸۳۹ع انگریزون کو ثابت ہوا کہ راجہ ستارا نے خلاف عہدنامہ کے خط کتابت ناجائز حکام علاقہ گوا اور آپا صاحب راجہ معزول ناگپور کے ساتھہ جاری کی ہے بلکہ افسران جمعیت ہندوستانی نمبر ۲۳ بمبئی کو ترغیب مجرمانہ دی ہے اسلئے راجہ ریاست

سے معزول ہوا اور دس ہزار روپیہ ماہوار گذارہ پاکر بنارس کو بہیجا گیا اور اوسی مقام پر
۱۸۴۲ء مین مرگیا اوس کے اخراج کے بعد اوسکا حقیقی بہائی المشہور آپا صاحب بہی مقرر
ہوا وہ پنجم ۱۸۴۸ء مین مرگیا اوس نے اپنی بیماری کے وقت جے راؤ جی نام اپنے جد کی رشتہ دار
کو جو خاندان سیواجی بانی خاندان کی اولاد سے تہا متبنے کیا مگر اوسکی منظوری گورنمنٹ سے نہ
ہوئی اور ریاست ضبطی مین آئی ؛

خاندان ریاست کولہاپور

راجگان کولہاپور بہی ایک شاخ خاندان سیواجی سرہٹا کی ہے یعنے جب ساہو سرہٹا شاہ دہلی کی قید
مین آیا تو اوسکے غیبت مین راجہ رام پسر خورد سیواجی رئیس قوم کا ہوا جب وہ مرگیا تو اوس کی
بیوہ تارا بائی نے اپنے فرزند سیواجی ثانی کو گدی نشین کیا وہ بہی ۱۷۱۲ء مین مرگیا تو سنبہا
جی اوسکا بہائی یعنے دوسرا بیٹا تارا بائی کا جانشین ہوا ۱۷۶۰ء مین سنبہاجی مرگیا اوسکے بعد
اولاد نسلی سیواجی کی نابود ہوگئی اور ایک شخص خاندان بہونسلا سے جانشین قرار پایا
اوسکا نام بہی سیواجی رکہا گیا اور مدار المہام سنبہاجی کی بیوہ قرار پائی اسکے وقت
انتظام مین کمال خرابی واقع ہوئی اور تری اور خشکی کے رستون مین غارت گری کا بازار
گرم ہوا اسواسطے صاحبان انگریز نے ۱۷۶۶ء مین کولہاپور پر فوج کشی کی راجہ نے خرچہ فوج
کا ادا کیا اور مقرر ہوا کہ آئندہ وہ انسداد غارت کریگا ۱۷۷۲ء مین بیوہ سنبہاجی مدار المہام
ریاست نے وفات پائی اور بسبب تکرار باہمی امرا کے ریاست مین کمال ضعف آگیا
۱۷۹۲ء مین یہہ ریاست انگریزی حفاظت مین آگئی اور انتظام کی صورت نمودار ہوئی جب سیوا
جی تریپن سال حکومت کرکے مرگیا تو دو فرزند اوس کے آپا صاحب و ساہ جی باقی رہے
اون مین سے آپا صاحب جانشین ہوا یہہ رئیس جنگ مہاراجہ پیشوا مین بہی حامی و شامل
انگریزون کے تہا اس خدمت مین اوسکو ضلاع چکوری و منولی گورنمنٹ سے ملے ۱۸۲۱ء
مین آپا صاحب دشمنون کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور اوسکا خورد سال بیٹا دوسرے سال

مرگیا اوسکے بعد ریاست ساہوجی المشہور بپا صاحب کی حکومت مین آئی اس نے انتظام بگاڑ دیا
جاگیرداروں کی جاگیرین ضبط کرلین وہ مستعد فساد کے ہوئے فضول خرچی سے ریاست مقروض
ہوگئی چند بار گورنمنٹ نے اوسکو فہمایش کی مگر کارگر نہوئی ناچار انگریزی فوج اوسپر مامور ہوئی تو
راجہ اطاعت مین آیا اور بہ تعمیل حکم گورنمنٹ اپنی فوج اوس نے صرف چارسو سوار اور آٹھہ سو پیادے
باقی رکھکر برخاست کردے چکورے و منتولی دو نو علاقے عطیہ گورنمنٹ چھوڑ دئیے قلعون مین انگریزی
فوج مامور کردی جاگیرداروں کی جاگیرین بحال کردین عہدہ وزارت کا ایک شخص متوسل انگریزی
کو دیا آخر سنہ [illegible] مین مرگیا اوسکے بعد اوسکے خوردسال فرزند سیواجی نے گدی پائی اور چہہ
کس ایسے جن مین ایک سیواجی کی والدہ اور خالہ اور چار امیر اوتھے منتظم ریاست کے مقرر
ہوئے کچھ عرصے کے بعد اون مین مخالفت پیدا ہوگئی اور راجہ کی خالہ نے کل انتظام اپنے متعلق کر لیا
کرشنا پنڈت المشہور دواجی وزیر بنا اوسوقت تمام علاقہ مین سرکشی پھیل گئی ناچار گورنمنٹ نے
مناسب جانا کہ تا سن بلوغ راجہ کی مداخلت کیجائے اس لئے حکومت متعلق انگریزون کے ہوگئی قلعجات
مسمار ہوئے فوج ریاست کی برخاست ہوئی سنہ ۱۸۶۲ مین بعد بلوغ ہونے راجہ کے اختیارات ریاست کے
اوسکو دیئے گئے اس راجہ نے انتظام ریاست کا بخوبی کیا مفسدہ سنہ [illegible] مین بھی یہہ راجہ یار سرکار
گورنمنٹ انگریزی کے مفسدون کی سرکوبی مین رہا اور دوسرا بھائی اوسکا جنبا صاحب جو
شامل مفسدون کی سپاہ کے قید مین آیا رقبہ اس ریاست کا تین ہزار ایکسو چوراسی میل مربع ہے
اور آبادی پانچ لاکھ چھیالیس ہزار ایکسو چھپن نفری کی آمدنی سالانہ دس لاکھ روپیہ کی ہے
اوس مین سے چار لاکھ روپیہ جاگیرداران ماتحت لیتے ہین +

خاندان ریاست ساونت واری

یہہ خاندان ساونت وییش مو کہہ بھی کہلاتا ہے اصل انکا خاندان بہونسلا مقام واری سے ہے
جو متصل گوا کے واقع ہے پہلا رئیس اس خاندان کا کہیم ساونت تہا جسنے سنہ [illegible] مین سیواجی
جانشین سیواجی سے یہہ علاقہ پایا اور بشرکت رئیس کولابا کے نصف آمدنی علاقہ کولابا کی

بہی حاصل کی وہ [illegible] مین مرگیا اور برادرزادہ اوسکا مسمی بلونت ساونت جانشین ہوا
اوس نے بخوف کشوجی غارتگر ریئس کولابا کی انگریزون سے راہ و رسم پیدا کی وہ [illegible] مین
مرگیا اور اوسکا پوتا رامچند ساونت رہا وہ [illegible] مین مرگیا اور کہیم ساونت جانشین ہوا اوس نے
اٹہائیس سال حکومت کی اور راجہ کولہاپور اور پرتگال وغیرہ کی ساتہہ بڑے بڑے جنگ کیے اور کئی اضلاع
اوسکے دشمنون کے قبضہ مین آگئی چونکہ اکثر پیشہ اس راجہ کا غارت و رہزنی تہا صاحبان انگریز اس سے
بکمال تنگ ہوئی اور نوبت بہ فوج کشی پہونچی اور راجہ نے مغلوب ہوکر علاقہ درمیانی دریا کرلی و
سالسی سمندر کے کنارے سے دامن کوہ تک انگریزون کو دیدیا ایک لاکہہ روپیہ بابت خرچہ فوج
بہی ادا کیا انگریزون کو اپنے علاقہ مین تجارت کرنے کا بہی اختیار دیا اور ایک کوٹہی تجارت
انگریزی کی اپنی علاقہ مین بنوادی یہہ راجہ [illegible] مین مرگیا اور راجہ فہید ساونت المشہور بہاؤ صاحب
جانشین ہوا یہہ شخص [illegible] مین قتل ہوا اور پہوند ساونت نے ریاست اسکی کارپرواز مسماۃ درگا
بائی دوسری بیوہ کہیم ساونت کے مقرر ہوئی اسکو قتیمین بسبب قزاقی اور رہزنی ریاست کے
قلعہ ونگورلا اور ریڈی اور نبوتی انگریزون نے لے لیا پہوند ساونت کے مرنے کے بعد کہیم ساونت
ثانی اوسکا خوردسال بیٹا جانشین ہوا اور درگا بائی کل مختار ہوئی اس نے شروع حکومت
مین قلعہ بہرت گڈہ و نرسنگ گڈہ راجہ کولہاپور کی ریاست کے جو حفاظت انگریزی مین تہے
لے لئے علاقہ بہی اوسکا بہت سا چہین لیا انگریزون نے اوسوقت چاہا کہ اوسپر فوج کشی کرین
مگر ملتوی رہی اسلئے کہ ریاست کے امرا ہی مین فساد برپا ہوا درگا بائی اور دادا بائی دونو
عورتین جو ایک خاوند کی بی بیان تہین کل مختاری کی طلبگار ہوئین اور امراؤ مین سے
سنبہاجی ساونت مددگار درگا بائی کا اور چندر روما ساونت مددگار دادا بائی کا ہوا
دادا بائی کے حامی فرقہ کا یہہ بیان تہا کہ بہاؤ صاحب [illegible] مین قتل نہین ہوا وہ ہمارے پاس
موجود ہے اور ایک شخص جعلی بہاؤ صاحب بنا کر وہ دعویدار ریاست کی اوسکے لئے ہوئی
ناچار ہوکر درگا بائی نے انگریزون سے مدد طلب کی مگر منظور نہوئی اوسوقت کہ ریاست مین

دونی پڑہی ہوئی تہی غارت گری کا بازار گرم تہا آخر درگا بائی غالب ہوئی اور اوس نے انگریزان کے دشمن ہوکر پیشوا مرہٹا کو مدد دینا اور انگریزی علاقہ کو غارت کرنا شروع کیا بعد شکست پیشوا کے خاندان پیشوا کے انگریزون نے اس ریاست پر بہی لشکر کشی کی جب قلعہ اشونت گڈہ فتح ہوا تو درگا بائی مر گئی اور سیرابی ریاست کی دو عورتون مسماتان ساوتری بائی و نرمدہ بائی بیوگان کہیم ساونت اول کے متعلق ہوئی وہ انگریزی اطاعت مین آئی اور انگریزون نے سنہ ۱۸۱۹ء مین صلح منظور کرکے علاقہ ریاست کا کنارہ سمندر دریا کارنی سے حدود ویہ تکالی تک لی لیا فوج انگریزی ریاستہا مین قایم ہوئی سنہ ۱۸۳۸ء مین بعد بلوغ کہیم ساونت کے علاقہ ریاست کا اوس کے سپرد ہوا پہر سرداران متعلقہ ریاست نے فساد برپا کیا اور چاہا کہ کسی طرح انگریزی اطاعت سے بری ہو جائین اون کی سرکوبی بخوبی ہوئی اور سنہ ۱۸۴۴ء سے سنہ ۱۸۴۵ء تک بالکل امن ہو گیا — رقبہ اس ریاست کا نو سو میل مربع ہے آمدنی دو لاکہہ روپیہ آبادی ایک لاکہہ باون ہزار دو سو چہہ نفری کی —

خاندان ریاست گیکوار یعنی راج برودا

افسران کلان قوم مرہٹا سے ایک شخص سردار کہنڈے راو دہابری تہا گجرات اور کاٹہیاواڑ کے علاقہ مین اوسکی جاگیر تہی جب مرہٹون کی آپس مین عداوت و نزاع پیدا ہوئی تو کہنڈے راو نے جانبداری ساہوجی کی کی اور ساہوجی نے اوسکو عہدہ سینا پتی کا دیا اور اوسکے سفارش سے داماجی گیکوار کو اپنا نایب مقرر کیا کہانڈے راو اور داماجی دونو نے سنہ ۱۷۲۱ء مین وفات پائی کہانڈی راو کی جگہہ اوسکا بیٹا ترمبک راو دہابری اور داماجی کی جگہہ اوسکا برادرزادہ پیلاجی گیکوار قایم ہوا سنہ ۱۷۳۲ء مین پیشوا باجی راو مرہٹا نے سربلند خان صوبہ دار گجرات سے جو منجانب شاہنشاہ دہلی مامور تہا چہارم حصہ آمدنی صوبہ کا لینا کرکے اپنا تابعدار بنایا اور حکم دیا کہ آیندہ وہ کسی اور افسر قوم مرہٹا کو اپنے علاقہ مین دست انداز نہونے دے اور یہہ انتظام اوس نے صرف بخیال فساد انگیزی و دست اندازی ترمبک راو دہابڑی اور پیلاجی گیکوار کے کیا تہا چونکہ ترمبک راو اور پیلاجی کی جاگیرین بہی علاقہ گجرات سے ملتی تہین اور وہ چاہتے تہے کہ گجرات کا علاقہ ہمارے

قبضہ مین آجائے اسلیئے اونہون نے گجرات کی فوج کے افسرون کی سازش سے گجرات پر حملہ کیا
مگر [illegible] مین ترمبک راؤ مارا گیا اور سب حقوق پیشوا مرہٹا کی گجرات مین قایم ہو گئے
اور قرار پایا کہ جسونت راؤ پسر خوردسال ترمبک راؤ نامزد عہدہ سناپتی کا ہو اور پیلاجی گیکواڑ
عہدۂ سناخاص پر قایم رہے اور راجہ پیشوا اور سناپتی مین ایک دوسرے کے علاقہ مقبوضہ سے مزاحم ہون
جسونت راؤ کے اختیار مین کل انتظام گجرات کا رہے مگر نصف آمدنی خاندان پیشوا کو ادا کیا کرے
چونکہ سربلند خان صوبہ دار گجرات نے آمدنی چوتہ بے اجازت شاہ دہلی کے راجہ پیشوا کو دینی کی
تھی اسلیئے بادشاہ نے اوسکو برخاست کر کے نظامت گجرات کی ابہی سنگھ راجہ جودہپور کو دی
راجہ جودہپور نے جب اپنی فوج گجرات کو بھیجی تو اوسکے ایک شخص کے ہاتھ سے پیلاجی گیکوار
مارا گیا مگر داماجی گیکوار پیلاجی کے بیٹے نے قاتل پر خروج کر کے اوسکو قتل کیا اور شاہ دہلی کے
دربار مین بڑا نذرانہ ادا کر کے کل علاقہ گجرات کا اپنے نام پر لکہوا لایا جسونت راؤ دابہڑے جب
سن بلوغ کو پہونچا تو محض نالایق نکلا اس لیئے خاندان گیکوار نے زور و رتبہ حاصل کیا مگر خراج
گذار دربار پونا کا رہا سنہ [illegible] مین جب حکومت مغلیہ بالکل گجرات سے جاتی رہی تو شہر
احمدآباد اور اوسکا علاقہ نصف نصف دربار پیشوا اور گیکوار نے آپس مین بانٹ لیا
داماجی کے مرنے کے بعد اوسکے چار بیٹے باقی رہے ایک سیاجی بڑا بیٹا دوسری رانی سے اور
گوبندراؤ دوسرا بیٹا پہلی رانی سے اور ماناجی اور فتح سنگھ تیسری رانی سے ان مین سے گوبندراؤ
بوقت وفات اپنے باپ کے پونا مین تہا اوسنے راجہ پیشوا کو ایک بڑی رقم نذرانہ کی دیکر حکومت
اپنی ریاست کی اپنے نام پر حاصل کی سیاجی بڑا بیٹا داماجی کا بجانبیت فتح سنگھ اپنے بہائی
کے دعویدار ریاست کا ہوا اوسکا حق بہی دربار پونا مین منظور ہوا اور بعد بعضی نذرانہ کے
حکومت سیاجی اور سرکار پردازی فتح سنگھ کو ملی چونکہ دربار پونا دل سے دشمن اس خاندان کا
تہا اوسنے دونو کی حکومت اور حق منظور کر کے چاہا کہ بہائیون مین خونریزی ہو اور خاندان
برباد ہو کر انکا علاقہ بہی سرکار پونا کے شامل ہو جاوے چنانچہ بہائیون مین بڑے بڑے فساد اور

اور تنازع ہوئے آخر ریاست پر سیاجی اور فتح سنگہ قایم ہوگئے جب عہد سلطنت راگوبا پیشوا کا
آیا تو اوس نے بہ حق گوبند راو کا منظور کیا مگر عمل و دخل اوسکا نہوا اور فتح سنگہ بہ نیابت سیاجی
بدستور حاکم رہا فتح سنگہ ۲۱ - ماہ دسمبر ۱۷۸۹ء مین مر گیا اور اوسکے بہائی ماناجی نے فوراً انتظام ریاست
کا اپنے بہائی سیاجی کے نام سے اپنے قبضے مین کر لیا چونکہ گوبند راو طرف ثانی کا مددگار مہاراجہ
مادہوجی سندہیا تہا اسلئے ماناجی نے خائف ہوکر انگریزون سے مدد طلب کی مگر حسب توقع وقت مطلوب
نہوئی ماہ اگست ۱۷۹۳ء مین ماناجی مر گیا اور بسبب لیاقتی سیاجی کے گوبند راو جانشین ہوا اس
جانشینی کے عوض مین گوبند راو نے دوبارہ ایک رقم نذرانہ کی دربار پونا مین داخل کی اور اضلاع
جنوب تاپتی اور حصہ محاصل پرٹ مقام سورت بہی حوالے راجہ پیشوا کے کر دیا مگر پیشوا نے کچہہ عرصہ کے بعد
انگریزون کی سفارش سے یہہ علاقہ واپس کر دیا گوبند راو نے انگریزون کے ساتہہ بہی ایک معاہدہ در
سیا کی تہی ماہ ستمبر ۱۸۰۰ء مین گوبند راو مر گیا اور اوسکا بڑا بیٹا انند راو جانشین ہوا چونکہ
یہہ کم عقل تہا کانوراجی اوسکا بہائی جو غیر منکوحہ عورت کے بطن سے تہا مختار و مدار المہام تہا مگر
اوسکو سرکش سپاہ نے باشارہ راو آپاجی وزیر کی ریاست سے بیدخل کر دیا اوسپر ملہار راو
ہمشیرزادہ گوبند راو نے کانوجی کی اعانت کی اور راو آپاجی کو ترک وزارت پر مجبور کیا
اس لئے راو آپاجی نے انگریزون کو اپنا حامی بنایا اور انگریزون نے ملہار راو پر فوج کشی کی
اور اوس نے حاضر ہوکر ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ اپنا گذارہ لینا قبول کیا اور بمبئی کو روانہ
ہوا اس انتظام کے بعد چہارم حصہ علاقہ سورت اور پرگنہ چوراسی اس ریاست سے انگریزون کو ملا
اور وزارت راو آپاجی کی دوام کے لئے قایم ہوئی چونکہ اوسوقت عرب کی فوج کا اس ریاست
مین بڑا زور و شور تہا اور بڑے بڑے مقامات مستحکم اون کے قبضہ مین تہے اور مہاراج کو
بیس لاکہہ روپیہ اونکی تنخواہ کا دینا تہا اسلئے اونہون نے مہاراج کو بطور قیدیون کے رکہا
تہا اختیار کل ریاست مین فوج کا تہا بنظر رفع کرنے اس قباحت کے انگریزون نے بیس لاکہہ روپیہ ریاست
کو اپنے پاس سے قرضہ دیا اور فوج سرکش کو برخاست کیا مہاراجہ انند راو نے ماہ اکتوبر

سنہ ۱۸۱۹ء مین وفات پائی اور اوسکا بہائی سیاجی گدی نشین ہوا اور دو فرزند اصلی اوس کے بلونت راؤ اور سیاجی کار پرداز مقرر ہوے ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۷ء کو راؤ سیاجی نے بہی وفات پائی اور بڑا بیٹا اوسکا گنپت راؤ جانشین ہوا وہ نو برس تک حکومت کرتا رہا آخر سنہ ۱۸۵۶ء مین مرگیا اوسکا کوئی فرزند نہ تہا اس لئے اوسکا بہائی کہانڈے راؤ مہاراجہ بنا اور بڑی سخاوت و دریا دلی و عالی ہمتی کے ساتہہ حکومت کرتا رہا آخر سنہ ۱۸۷۰ء مین فوت ہوا چونکہ یہہ بہی بے اولاد تہا اسلئے منظوری گورنمنٹ ذی اقتدار سے دیبار اوسکا بہائی مہاراجہ ملہر راؤ رئیس نامور بالک و حاکم ریاست کا ہے - رقبہ اس ریاست کا چار ہزار تین سو نناوی میل مربع ہے آمدنی ساٹہہ لاکہہ روپیہ کی آبادی سترہ لاکہہ دس ہزار چار سو چار نفری کی فوج ریاست کی پانچہزار سات سو پچاس سوار مع فوج کنٹنجنٹ اور چار ہزار پیادہ پچیس گولانداز تین ہزار سپاہ سہ بندی ہے گورنمنٹ انگریزی کو استحقاق حکومت کا زخانجات تمک و اختیار قائم کرنے لنگر کا ہون کا اس ریاست مین حاصل ہے ؞

خاندان ریاست گولابار

بانی اس ریاست کا اول انگریا کانوجی نام ملازم سیواجی مرہٹا کا ہوا اوس نے سیواجی اور اوسکی اولاد کے وقت بڑی ریاست حاصل کی یہہ علاقہ بہی اور علاقون کے جو متعلق علاقہ سورت کی تہا اوس کے قبضہ مین آیا اوس کے بعد یہہ علاقہ دو حصون مین منقسم ہوگیا یعنے سنبہاجی و سیکوجی دو بیٹے اوس کے حصہ نصفا نصف اسپر قابض ہوئی یہہ خاندان دور دور تک جاکر سمندر کے جہازون کو لوٹتا تہا اسلئے اوسکو تمام لوگ دریائی چور کہتے تہے جب ترقی خاندان پیشوا یعنے دربار پونا کی ہوئی تو تولاجی پسر سنبہاجی سے نصف علاقہ تو چہن گیا اور وہ قید مین مرگیا سیکوجی دوسرا رئیس بہی لاولد مرا چونکہ اون دو رئیسون کی بغیر کانوجی کے اور تین بیٹے غیر منکوحہ کے پیٹ سے تہے اون مین سے بڑے بیٹے ماناجی نے دربار پونا سے فرمان ریاستی پائی اور اوسکا بیٹا راگہوجی سنہ ۱۷۹۳ء مین ذی اختیار ہوا اور آرام تمام ستائیس سال حکو

آخر [illegible] مین مرگیا اور ریاست بسبب فساد خانگی کے دربار پونا کے حکم سے ضبط ہوئی [illegible] مین
پھر ناناجی بن راگھوجی بن ناناجی نے ریاست اس علاقہ کی دربار پونا سے حاصل کی [illegible] مین
راجہ پیشوا نے بسفارش راجہ سندھیا کی ناناجی کو ریاست سے بیدخل کر کے اوسکے برادر زادہ جسونتاجی
کو رئیس بنایا وہ [illegible] مین مرگیا اور راگھوجی جانشین ہوا بعد استیصال دربار پونا کے یہہ ریاست
انگریزی حکومت مین آئی [illegible] مین راگھوجی مرگیا بعد مرنے اوسکے ایک لڑکا اوس کی
رانی کے پیٹ سے پیدا ہوا اور وہ جانشین قرار پایا مگر وہ بھی تین مہینے کی عمر پاکر فوت ہوا اسلئے
ریاست ضبط ہوکر شامل علاقہ انگریزی کی ہوئی ❊

خاندان ریاست نوانگر

یہہ ریاست ضلع ہلار علاقہ کاٹھیاوار مین واقع ہے رئیس یہان کے قوم جہاریجا راجپوت ہین اور جام
کے خطاب سے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہین اس ریاست کے ماتحت اور جاگیردار مثل رئیس گوندل و
راجکوٹ وغیرہ بہت ہین پہلے یہہ خاندان کیچھ کی ملک سے کاٹھیاوار مین آکر آباد ہوا شہر
نوانگر بھی اونہون نے ہی آباد کیا اور بعد اخراج خاندان جتوا کے خود قابض و متصرف ہو گئے
پہلا خاندان اب ریاست خورد دیو ربندر مین رہتا ہے چونکہ یہہ خاندان سمندر مین جہازی کرتا تھا
اس لیئے [illegible] مین گورنمنٹ انگریزی نے سنونت جی رئیس سے بزور یہہ عمل ترک کرایا بلکہ حقوق
محصول جہازہای طوفان زدہ کا بھی رئیس نے انگریزون کے کہنے سے چھوڑ دئی [illegible] مین اس
علاقہ کا جام برسر فساد ہوا اور صاحب ایجنٹ انگریزی جو اوسکی علاقہ مین تحقیقات دختر کشی
کے لیئے گیا تھا نکالدیا اور رؤسائی کو بھی اوس نے ترغیب دی کہ انگریزی اطاعت چھوڑدین
اسواسطے اوسپر فوج کشی ہوئی اور وہ بہت سے لیت و لعل کے بعد مطیع ہوا سنونت جی کی
وفات کے بعد رول جام برادرزادہ اوسکا جانشین ہوا اوسکے بعد وبیاجی نے حکومت پائی
آمدنی اس ریاست کی چھہ لاکھہ روپیہ سالانہ ہے جس مین سے پچاس ہزار تین سو بارہ روپیہ تو
گورنمنٹ انگریزی لیتی ہے اور مہاراجہ بروده چوبیس ہزار ایک سو تراسی روپیہ اور نواب

جوناگڈہ، چار ہزار آٹہہ سو تینتالیس روپیہ خراج اس سے وصول کرتا ہے۔

خاندان ریاست بہونگر

بہاؤنگر کا قوم سے گوہیل راجپوت ہے عرصہ ایکہزار دوسو برس کا گذرا ہی کہ یہہ قوم بسر کردگی اپنی رئیس سیجک نامی کے اس علاقہ مین جو متعلق کاٹہیاواڑ کے ہے آکر آباد ہوئی سیجک کے تین فرزند تہے اون تینون کی اولاد سے تین ریاستین ہوئین یعنی راؤجی سے رئیس بہاؤنگر اور سارنجی سے رئیس لاٹہی اور سیتاجی سے رئیس پالیتانا پیدا ہوا شہر بہاؤنگر کے بنیاد ۱۷۲۳ء مین بہاؤسنگہ جد وقت سنگہ نے ڈالی تہی اور وقت سنگہ ۱۷۷۲ء مین رئیس ہوا ۱۸۱۶ء مین وقت سنگہ مر گیا اور اوسکا بیٹا وجی سنگہ رئیس ہوا وہ ۱۸۵۲ء مین مر گیا اور اکراجی جانشین ہوا وہ ۱۸۵۴ء مین فوت ہوا اور اوسکا بہائی جسونت سنگہ رئیس حال جو اب موجود ہی۔ آمدنی اس ریاست کی آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ اوس مین سے ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ سالانہ گورنمنٹ انگریزی کو خراج ملتا ہے۔

خاندان ریاست کچ

یہہ ریاست جاریجا کچہ کی ایک فرع خاندان شاماسی سے ہے جو عرصہ قریب چار سو برس سے زیر حکم جام لاکہا پسر جاڑا سے سندہ کی ملک سے اس ملک مین آکر آباد ہوئی اوسی جاڑا کے نام سے اس قوم کا نام جاریجا مشہور ہے اوسکے بعد علاقہ مقبوضہ کچہ کا اوسکے تین پوتون مین تقسیم ہوگیا اور ۱۵۴۸ء مین تینون خاندان جام داود جام ہمیر جام راول اپنی اپنی حکومت پر قایم ہوئی جام داود کی حکومت علاقہ واگر یعنے طرف شرق اس علاقہ کے تہی جام راول نے اپنے رشتہ دار ہمیر کو قتل کرکے اوسکا علاقہ جو خاص کچہ تہا اپنی شامل کر لیا مگر کنہگار پسر ہمیر مقتول نے باعانت رحم احمد آباد کے جس سے اوس نے خطاب راؤ کا حاصل کیا تہا اپنا اور کل علاقہ راول کا چہین لیا داود کو بہی اپنی زیر حکومت کیا اوس کے بعد جب گیارہ پشتین برابر گذر چکین تو ۱۸۱۹ء مین راجہ رائے دہن رئیس تہا اسنے صاحبان انگریز سے اتفاق کیا چونکہ نہایت بیرحم و ظالم تہا امراؤ نے اسکو قید کر لیا اور ریاست ایک شخص مسلمان فتح محمد

ابرہہ اپنے ہاتھی اور لشکر لیکر سوار ہوا اور چاہا کہ آج اس متبرک مکان کو گرا کر خاک کے برابر کر دیا جاے
کہ یکایک سبز رنگ کی چڑیان جدہ کیطرف سے کہ دریای شور کا بندر ہے اور مکہ معظمہ سے مغرب کیطرف
واقع ہے غول کے غول جمع ہو کر ابرہہ کے لشکر کیطرف آئین اور ہر ایک چڑیا کے پاس ان چڑیون مین سے
تین تین کنکر تھے کہ مسور کے دانے سے کچھ بڑے تھے ایک ایک تو دو پنجون مین اور ایک ایک چونچ
مین جب وہ چڑیون کے غول لشکر کے سر پر پہونچے تو وہ کنکر اونہون نے پھینکنے شروع کیے اور وہ
کنکر ہاتھی یا آدمی جسکے سر پر پڑتا اوس کے پاخانہ کی راہ سے نکلجاتا اور وہ فی الفور گر کر مر جاتا ہزارون
آدمی اور ہاتھی اون کنکرون کے صدمہ سے قتل ہوئے یہہ حادثہ وادی محسر مین واقع ہوا جو مکہ سے بفاصلہ
چھہ کوس کے عرفات کے راستے مین ہے تمام اسباب لشکریون کا اوسی جنگل مین پڑا رہا چند روز کے بعد
آکر مکہ والون نے لوٹا اور وہ کنکریان مدت مدید تک شہر مکہ مین بطور یادداشت رکھی رہین قبل از
اسلام اہل عرب مین بڑا فخر فصاحت اور بلاغت کا تھا اور ایک فصیح صاحب تقریر جماعت کثیر کو
فقط اپنی قدرت کلام سے اپنا رام کر لیتا تھا جب معرکہ جنگ مین رجز خوانی منظوم اشعار سے
پڑھے جاتے تو اوس سے شجاعون کی شجاعت کا جوش دوبالا ہو جاتا تھا جب عرب اپنے کشتون پر
نوحہ کرتے تو اوس کلام کی تاثیر سے پتھرون کے دل موم ہو جاتے تھے بڑے بڑے صاحب کلام
اونمین سے خطیب کہلاتے تھے جبل عرفات کے پیچھے مکہ کے پاس عکاظ ایک مقام تھا وہان ہر برس بیس روز
بازار لگتا اور میلا ہوتا تھا اور ہزارون لوگ جمع ہو کر تجارت کا بازار گرم کرتے تھے اوس مین
بھی بڑے بڑے شاعر اور خطیب آکر اپنے اپنے کلام سے لوگون کو مستفید کرتے تھے اور بنظر
اشتہار اپنے اپنے قصائد کو کعبہ کے دروازہ پر آویزان کر دیتے تھے جب قصائد و خطبہ نویسی
کا چرچا پھیلا زبان کی اور لوگون کی عزت بڑھ گئی وحشی جنگلی آدمیت سیکھ گئی پاکیزہ
الفاظ فصیح محاورے نمکین اصطلاحین استعمال مین آنے لگین سب لوگ سخندان ہو گئے
غرض جب ستارہ بخت عرب کا اوج پر آیا اور احکم الحاکمین نے چاہا کہ عرب والون کی حکومت
دور دور ملکون مین پھیلے تو ایسے اچھے موقعے ظہور مین آنے لگے جن سے اہل عرب کے

شائستگی بڑہنے لگی آخر پوری تکمیل ملک عرب کی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہوئی جنکا ذکر تحریر ہوتا ہے اور حضرت کی ہدایت اور رہنمائی اور توجہ سے عرب کے رہنے والون نے دین اور دنیا کی وہ دولت پائی کہ ہفت اقلیم مین کسیکو نصیب نتھی اور نہوگی

پہلا چمن

حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اون کے خلفا کی بیان مین

اللہ کے رسول پیغمبر مقبول احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکو خدا نے نبی بنایا اونکے ذریعہ سے مسلمانی دین پھیلایا مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ زمین آسمان کے ظہور سے پہلے خدا نے محمد صاحب کا نور پیدا کیا تھا پھر اوس نور سے زمین آسمان جن انسان تمام جہان کل حیوان سب سامان سورج چاند نباتات جمادات بنائی طرح طرح کے جلوے دکھلائے غیب نمود پایا وحدت مین کثرت کا ظہور نظر آیا حضرت کے بزرگ قریشی ملکی اسماعیلی کہلاتے تھے انکے باپکا نام عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف اور والدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبد المناف تھا چالیس برس کی عمر مین مکہ مین حضرت کو پیغمبری اتری وحی نازل ہوئی وہ نہون نے خدا کے حکم سے لوگون کو دین اسلام کیطرف رہبری شروع کی مکہ مین ہی حضرت کو معراج ہوئی بارہوین سال بعثت کے بعد بسبب ایذا رسانی کفار کی حضرت نے خدا کی حکم سے مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ مین گئے مدینہ کے لوگ حضرت پر ایمان لائے اور مسلمانی دین کو فروغ ہوا شروع ہوا اور پے در پے لڑائیان مکہ والون وغیرہ کفار کے ساتھ ہوئین ؎

پہلی لڑائی

بدر کے مقام پر ہوئی اس مین مکہ کے کفار ایکہزار آدمی کی فوج لیکر مدینہ پر چڑہ آئے حضرت

تھی باتفاق تین سو تیرہ آدمیون کے ان کے مقابلہ کو نکلے اور عند المحاربہ ابوجہل و عتبہ بن ربیع و شیبہ
بن ربیع و حنظلہ بن ابی سفیان باتفاق ستر کس اپنے ہمراہیون کے مارے گئے بہت سے گرفتار ہوئے
حضرت کی طرف سے چودہ آدمیون نے شہادت کا جام پیا اور کفار کو شکست ہوئی مال و متاع لوٹا گیا۔

دوسری لڑائی احد کے مقام پر ہوئی اس مین پہلے مسلمان فتحیاب ہوئے اور کفار کا مال
لوٹنے لگے کفار دوسرے راستہ سے ان پر آ پڑے اور ستر آدمیون کو شہید کیا امیر حمزہ حضرت کے
چچا بھی اسی مین شہید ہوئے مگر باوجود اس غلبہ کے بھی کفار وہان نہ ٹھہر سکے اور واپس چلے گئے۔

تیسرا غزا بنی نضیر یہودیون کے ساتھ ہوا یہ لوگ حضرت کے دشمن تھے ان پر حضرت خود گئے۔
اور انکو گھیر لیا ناکہ سے بند کیا اور انکا مال اسباب و سامان جسقدر تھا غنیمت مین آیا جلا وطن کر دیا

چوتھا غزائے خندق مشہور ہے اس مین مکہ کے کفار بڑا ہجوم کر کر مدینہ پر چڑھ آئے اور حضرت نے
مدینہ کے گرد خندق کھدوائی کفار خندق کے باہر اترے رہے تیرون و پتھرون سے لڑائی
ہوتی رہی آخر کفار بسبب شدت سردی کے اور طوالت مہم کے فتح سے ناامید ہوکر واپس چلے گئے اس
جنگ مین کفار کی طرف سے عمرو بن عبدود جسکو اہل عرب ہزار بہادر کے برابر گنتے تھے مرتضی علی کے
ہاتھ سے قتل ہوا اس جنگ مین مرتضی علی حضرت کے عمزاد بھائی نے بڑے بڑے کار نمایان کئے۔

پانچوان غزا بنی قریظہ ہے ان کو حضرت نے بدعہدی کی سزا دی کہ وہ باوجود عہد کے
کفار مکہ سے ملگئے تھے حضرت نے ان کو جلا وطن کیا مال و اسباب لے لیا اور انکے املاک مسلمانون کو دیدیے

چھٹا غزائے خیبر ہے خیبر کے یہودی حضرت کے دشمن تھے انپر بھی حضرت خود چڑھ کر گئے
اور انکو غارت کیا قلعہ کا مضبوط دروازہ علی المرتضی کی پہلوانی کے زور سے ٹوٹا اور مرحب
یہودی یہودیون کا بہادر افسر علی المرتضی نے قتل کیا بڑی دولت یہودیونکی مسلمانونکے ہاتھ آئی

ساتوان غزائے فتح مکہ ہے اس مین بارہ ہزار سوار و پیادہ حضرت کے ساتھ مکہ کو گیا
اور مکہ فتح ہوا ابو سفیان جو کفار کا سپہ سالار و سردار تھا مسلمان ہوا عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ
خالد بن ولید کی تھوڑی سی لڑائی ہوئی اس مین ستر کافر مارے گئے اور سب کو امان ملی

اور کعبہ جسمین تین سو ساٹھہ بت رکھے گئے تہے اون نجاستون سے پاک ہوا تمام بت توڑے گئے ٭

آٹھوین غزا سے حنین ہے یہہ غزا حنین کے مقام پر طائف کے کفار کے ساتھہ ہوا حضرت اون پر بارہ ہزار اصحاب کے ساتھہ گئی اور فتح پائی اور اونکا مال جو لوٹا تہا وہ مکہ کے نومسلم لوگونپر تقسیم کردیا۔

نوین غزا ئے تبوک ہے اس مین حضرت تیس ہزار سوار کے ساتھہ روم و شام کی فوج کے مقابلہ کو گئی مگر مقابلہ نہوا۔ غرض کم عرصہ مدینے کے حضرت نے اپنی اصحاب کے اتفاق سے دین اسلام پھیلانے مین بڑی کوششین کین ہزارون آدمیون کو مسلمان کیا توحید الہی پھیلائی مین بہت ملک فتح کرکے لوگون کو اسلام کی ہدایت کی مگر افسوس ہے کہ حضرت کی عمر نے وفا نہ کی اور حضرت تریسٹھہ سال کی عمر ۱۱ سنہ ہجری ۱۲ ربیع الاول مین وفات پاگئے مدینہ مین مدفون ہوئی حضرت کی اولاد باقی نہین مگر آل سادات حسنی و حسینی موجود ہین ٭

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات بعد باجماع صحابہ ابوبکر صدیق جو قبیلہ بنی تیم مین سے تہے خلیفہ ہوئی فضیلت یہہ تہی کہ ابوبکر جوان آدمیون مین سب سے اول ایمان لائے تہے بی بی عائشہ صدیقہ حضرت کی زوجہ جو مکہ کے یہہ باپ تہے چارون اصحاب کبار سے یہہ پہلے اصحاب تہے انہون نے حضرت کے روبرو بڑی خدمتین کین تہین انکا مال حضرت اپنا مال جانتے تہے ہجرت کے وقت بہی یہہ غار مین رفیق اور سفر مین یار کار تہے ان کی خلافت کے وقت مسیلمہ کذاب نے پیغمبری کا یمامہ مین دعوی کیا اصحاب کے لشکر نے اوسکو مارا۔ دوسرا اسود بن عیسی نبوت کا جہوٹا دعوے دار جو فیروز دیلمی کے ہاتہہ سے قتل ہوا۔ تیسرے طلیحہ بن خویلد جو جہوٹا پیغمبر بناتہا اپنی سزا کو پہونچا چوتہے شجاع نام ایک عورت جو نبوت کی دعویدار ہوئی تہی اپنے دعوی سے تائب ہوکر مسلمان ہوئی۔ پانچوین عرب کے بہت سے قبائل جو حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تہے وہ دوبارا بزور شمشیر مسلمان کئے گئے۔ قرآن کی آیتین جو ایک مقام پر جمع نہ تہین ان کے حکم سے سب جمع کی گئین اور ولایت فارس ایران کے حکم سے اصحاب مامور ہوئی شام پر بہی لشکر بہیجا گیا اور

تام کے ہاتھ آئی اوس نے انتظام بہت اچھا کیا سنہ ۱۸۱۹ء مین انگریزون سے صلح کی سنہ ۱۸۳۰ء
مین مرگیا اور رباسے دہن کا بیٹا مان سنگہ المعروف بہارل جانشین ہوا اوسپر راؤ لادو یا
برادرزادہ راے دہن کا دعویدار ریاست کا ہوا مان سنگہ اگرچہ پسر راے دہن کا غیر منکوحہ عورت سے
تہا مگر حسین میان اور ابراہیم میان پسران فتح محمد اوسکے حامی ہوئے اسلئے مان سنگہ فتحیاب ہوا
چونکہ یہہ شخص علاقہ انگریزی مین غارتگری ورہزنی کرتا تہا اور چند مرتبہ کی فہمائش سے باز نہ آیا
اسلئے سنہ ۱۸۱۹ء مین اوسپر فوج کشی ہوئی اور راؤ کو معزول کرکے اوسکے بیٹے آدہی سال کو انگریزون
نے جانشین کیا فوج انگریزی بمقام کچہ مامور ہوئی حکومت مین بہی بدولت انگریزی ہو گئی
سنہ ۱۸۳۴ء مین دانشمندی وہوشیاری ولیاقت مین راؤ کو کل حکومت اوسکے حوالے ہو گئی کیونکہ اوسنے
انتظام دخترکشی وبردہ فروشی وغیرہ امور ناجائز کا بخوبی کیا تہا بلکہ علاقہ انجار بہی اوسکو
بعوض اٹہاسی ہزار روپیہ سالانہ کے گورنمنٹ سے عطا ہوا راؤ دیسل سنہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا اور
اوسکا بڑا بیٹا پراگ مل بعمر بیس سال جواب تک زندہ حیات ہے - آبادی علاقہ کچہ کی
چار لاکہہ نوہزار پانسو بائیس نفر کی ہے اور رقبہ تخمیناً نوہزار میل مربع آمدنی علاقہ کی
پندرہ لاکہہ روپیہ ہے جسمین سے نصف بطور جاگیرداروں کا اور نصف حق ریاست
کا ہے ایک لاکہہ چہیاسی ہزار چہہ سو اونسٹہ روپیہ خراج کا گورنمنٹ انگریزی لیتی ہے
اور ریاست بارونق وآباد ہے سواے ان ریاستون کے جو اس حصہ مین مذکور ہوئی ہین اور بہی
ریاستین ہندوستان مین چہوٹی چہوٹی بہت ہین مگر انکے تحریر حال سے طوالت ہوتی ہے -

دوسرا حصہ

مسلمان بادشاہون کی حال مین عہد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے آجتک معہ ذکر رؤساے اہل اسلام ہندوستان جنت نشان

چونکہ اس کتاب کے حصہ مین صرف مسلمانی سلطنت کا حال لکہنا منظور ہے اسواسطے بطور

اجمال عرب کے ملک کا حال جسمین مسلمانی دین کا شیوع وظہور ہوا ہے لکھا جاتا ہے بدینغرض
کہ شائقین تواریخ معلوم کرلیں کہ آیا اسلام سے پہلے ملک عرب کس حالت مین تہا اور
بعد ظہور اسلام وہ کس عروج کے رتبہ کو پہنچا واضح ہو کہ عرب کا ملک ایک بیابان اور کوہستانی
غیر آباد بے آب ملک ہے اسلام سے پہلے بہی عرب کے رہنے والے بیابانیون کیطرح جنگلون اور
ویرانون مین اپنا مال مویشی لیکر گزارہ کرتے تہے اور سب لوگ متفرق فرقون اور متفرق
قبیلون مین منقسم تہے ایک مذہب قایم نہ تہا بعض دہریہ اعتقاد رکہتے اور خدا کی ہستی کے
بہی قایل تہے اکثر اون مین سے بتون کو پوجتے اور ہر ایک فرقہ کا بت علیحدہ علیحدہ ہوتا تہا
ایک کو دوسرے سے مشابہت نہ تہی چنانچہ ہبل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اسناف اور
نایلہ صفا و مروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا بت طایف مین اور عزے قریش کے قبیلہ کا
اور منات اوس اور خزرج کے قبائل کا بت اسیطرح اور قبائل اپنا اپنا بت الگ الگ رکہتے
تہے بعض عرب فرشتون اور جنات کے معتقد تہے بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کا تعظیم
کرتے اکثر یہودی و نصرانی بہی تہے علم اوسوقت اون لوگون مین فقط یہہ تہا کہ ہمجدیون
کے نسب نامے اور شجرے یاد رکہتے اون کی تاریخ سے واقف تہے خوابون کی تعبیر جانورون
کے آواز اور پرواز کی شگون لیتے اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تہے بڑے بڑے
سن رسیدہ بڈہے دنیا اور دنیا کی لذتون سے تارک ہوکر جنگلون اور پہاڑون کی غارون
یا عبادت گاہون مین بیٹہکر غیب دانیون اور پیشین گوئیون کا دعوی باندہتے وہ لوگ
کاہن اور راہب کہلاتے تہے تمام عرب مین کعبہ مقدس مقام تہا اور سال بسال حج ادا ہوتا
تہا امور ضروری غسل مسواک کلی استنجا ناک مین پانی دینا بغل کو منڈانا ناخن اور ترشوانا
ختنہ کرانا ہر ایک قوم مین جاری تہے چور کا دہنا ہاتہہ سزا مین کاٹا جاتا تہا چونکہ سرزمین
اسکی خشک اور برسات بہی کم ہوتی تہی قبیلون کے قبیلے اپنے اپنے مویشیون کے
گلے لیکر اپنے مسکنون کو چہوڑکر جہان پانی یا چشمہ کا نشان پاتے مقیم ہوجاتے

چہارون طرف خیمے نمدون کی خرگاہین او نمل تانگر گوسون تک اور پڑے تے جب تک وہ پانی وہان
موجود رہتا انکا قیام بھی وہان رہتا پہر اور آسائشگاہ کی تلاش ہوتی مگر سب کے سب خانہ بدوش
بھی نہ تھے جہان گزارہ کا سامان دوامی دیکھتے وہان گھر بھی بنا لیتے تھی چنانچہ مکہ و مدینہ اور کچھ
اور مقام بھی تھے چونکہ شہر مکہ ایسے موقع پر واقع ہے کہ ہند اور افریقہ کی تجارت کے دو راستے
یہان ملتے تھے اسواسطے یہان اجتماع لوگون کا رہتا تھا تمام عرب مین کوئی بادشاہت نہ تھی
اگر تھی تو جمہوری طرز کی حکومت تھی ہر ایک قبیلہ کا جدا رئیس تھا جب کوئی باہر کا دشمن
آپڑتا تو سب یکدل و یکجان ہو جاتے قریش کا قبیلہ قدیمی و معزز مکہ کے قبائل مین سے تھا انکا
کام میں ان کی پیشدستی تھی مکہ کی آبادی اور شہر والون کی بہبود وسودمین اس قبیلہ کے
لوگ بیجان ساعی تھے تجارت کا انتظام بھی انہین کے متعلق تھا اون مین بنی ہاشم کا خاندان
نامی و بزرگ و صاحب عظمت شمار ہوتا تھا زیادہ تر عزت اون کی اس لحاظ سے تھی کہ کعبہ کے متولی بھی وہی
تھے اور وہ بھی اس خدمت کا حق بخوبی ادا کرتے تھے عرب کے لوگون مین فصاحت کلام و سخاوت
و مہمان نوازی و غیرت و حمیت و استقلال طبیعت و انتقام جوئی و شجاعت و جوانمردی جبلی
تعریف تھی اس ملک پر اکثر اوقات اطراف و جوانب کے حکام نے تسخیر کی ارادے کئے مگر ویرانی
ملک اور وحشت کے سبب سے اون کے ارادے ٹوٹ جاتے تھے اور یہہ قومین آزادانہ گزارہ کرتی رہین
مگر آپسمین انکے ذرہ ذرہ سی بات پر خونریزیان واقع ہو جاتی تہین یہودی عرب کے قدیمی رہنے
والے نہ تھی بلکہ جب اہل روم نے بیت المقدس کو برباد کیا تو بہت سے یہودی اوس ملک سے اوٹھکر
عرب مین آگئے اون کے بعد عیسائی بھی اون کے شامل ہوئی مقام کعبہ حضرت ابراہیم کی وقت سے
مرجع خلائق تھا اور ہزارون لوگ جمع ہو کر ہر سال حج کے لیے آتے تھے حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کی تولد سے اول سمی ابرہہ حاکم مین نے نجاشی بادشاہ حبش کے حکم سے صنعا مین
مین ایک عمارت عالیشان بنائی اور عام منادی کی کہ اہل عرب اس گھر کے حج کے لیے آئین
وہ گھر ایک کلیسا تھا اور لاکھون روپیہ اوس کی تیاری پر صرف ہو کر قلیس نام رکھا گیا تھا

در و دیوار اوسکے زر و جواہرات سے مرصع تھی عیسائی کلیسائی مذہب کے بُت اوس مین رکھے گئے
اور نہایت زیب و زینت کا سامان تیار ہوا باہر مکان کے مسافر خانے پختہ مسافرون کے آرام کے
لئے بنوائے گئے جب وہ مکان تیار ہوچکا کلیسائی مذہب کے لوگون کی آمد و رفت شروع ہوئی
عرب بہی بعض بعض اوسطرف رجوع لائے مگر خاندان قریش پر یہہ امر نہایت ناگوار گزرا انہی مین ایک
شخص بنی کنانہ کے قبیلہ کا یمن مین جا پہونچا اور اوس مکان کا جاروب کش و فراش مقرر ہوا جب
آمد و رفت اوسکی بخوبی اوس مین ہوگئی اور اعتبار بڑہ گیا تو ایک رات اوس نے جا بجا اوس مصفا
مکان مین پائخانہ پہرا اور صبح ہوتے ہی بہاگ گیا جب یہہ خبر ابرہہ کو پہونچی بکمال غضبناک ہوا اور
جانا کہ عرب کے رہنے والے لوگ جو کعبے کے حج کو مائل ہین اس مکان سے عداوت رکہتے ہین اور جب تک
کعبہ مسمار نہوگا اس مکان کی بزرگی شائع نہوگی ابرہہ اس ارادے مین تہا کہ ناگاہ ایک اور رنگ نیا پہیلا
کہ ایک قافلہ عربکا جو حرم کے رہنے والے لوگ اوس مین تہے رات کو اوس مکان کے پاس شب باش
ہوئی دو گہڑی رات رہی وہ جب چلنے لگے اور آگ جلائی اتفاقاً اوسوقت ہوا تیز چلتی تہی
آگ اوڑکر اوس گہر کے سامان و اسباب مین جالگی اور تمام فرش و فروش و زیور و جواہرات سب
جلگیا اور دیوارین و نقش و نگار سب دہوئین سے سیاہ ہوگئی یہہ حال دیکہکر عرب سب وہان سے
بہاگے چونکہ یہہ نقصان بہی اہل عرب کے سبب سے ہوا ابرہہ یمن سے ہاتہیون کا لشکر اور بیشمار
فوج لیکر مکہ پر چڑہ آیا اس ارادہ پر کہ کعبہ کو گرا کر مکان کو بے نشان کر دیوے جب وہ فوج
داخل عرب ہوئی ہزارون عرب جمع ہوکر ابرہہ کے پاس گئے اور نہایت زاری کی کہ کعبہ نہ گرایا
جائے مگر وہ باز نہ آیا پہر سب نے ملکر ایک رقم کثیر نقد اپنے ذمہ پر قبول کی تاکہ وہ لیکر اس
ارادہ سے باز آوے مگر ابرہہ نے کسیکی نہ مانی آخر جب وہ لشکر مکہ کے پاس آ پہونچا مکہ کے رہنے
والے سب کے سب خوف کے مارے اپنا مال و اسباب و عیال لیکر پہاڑون پر چڑھ گئے اور شہر
خالی رہ گیا تمام شہر مین صرف عبدالمطلب حضرت پیغمبر کے دادا جو متولی کعبہ کے تہے رہ گئے
اور حیران تہے کہ آیا اس مکان کے بچنے کے لیے کیا تجویز کیجائے تیسرے روز محاصرہ کے

ونقوش شام کے لشکر کا سپہ سالار مسلمانون کی قید مین آیا - دو برس تین ماہ اس خلیفہ نے
خلافت کے آخر بائیسوین جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری مین وفات پائی حضرت کے روضہ کے اندر
مدفون ہوئے ان کی اولاد صدیقی قریشی بکثرت موجود ہی

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ

ابو بکر خلیفہ اول کے وفات کے بعد عمر جو قبیلہ بنی عدی سے تھے باجماع صحابہ خلیفہ ہوئے یہ خلیفہ
پیمبر صاحب کے ہم جدی دوست بڑے ہوشیار دلاور زیور بہادر صاحب رعب تھے پیمبر صاحب کے
روبرو انہون نے بڑی بڑی جانفشانیان کین ہر ایک لڑائی مین تلوارین مارین کفار کی گردنین
اڑادین اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح حضرت کے ساتھ کیا فاروق اعظم خطاب لیا ان کی خلافت کے وقت
اسلام نے وہ رونق پائی کہ جسطرف انکی فوج جاتی فتح و نصرت استقبال کو آتی عدالت ان کی مشہور
ہے انصاف کا چرچا دور دور ہے عدالت کا درہ انہون نے ایجاد کیا مظلوم کا انصاف ظالم سے
لیا شہر کوفہ و بصرہ انہون نے ہی آباد کیا مصر و اسکندریہ و عراق و فارس و کرمان طبرستان کی
مہمون مین فتح پائی روم و شام کی ولایت قبضہ مین آئی کل ایکہزار چھتیس بڑے بڑے شہر انکے
مطیع فرمان ہوئے نو کروڑ آدمی مسلمان ہوئے چالیس ہزار مسجد تعمیر ہوئی چار ہزار بت خانے
گرائے گئے ایکہزار نو سو منبر جامع مسجدون مین رکھا گیا بیت المال کا انتظام ہوا سنہ
ہجری قرار پایا - شہر بعلبک و حمص ان کے تصرف مین آیا شاہ ہرقل عیسائی پے
در پے شکستین اصحاب کے لشکر سے کھاکر یورپ کو بھاگ گیا بیت المقدس کی پاک زمین
مسلمانون کے قبضہ مین آئی اور وہان ایک عالیشان مسجد بنی مقام مسجد وہ اصلی مقام
تھا جہان حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر تھی فارس کا بادشاہ یزدجرد مغلوب ہوا کاسری
کی سلطنت خاک مین ملی بڑے بڑے شہر مثل حلب انطاکیہ و تبریز وغیرہ فتح ہوئے شہر مدائن
دار الخلافت کسرے مسلمانون نے اپنے قبضہ مین کیا لاکھون روپیہ کا مال لوٹ مین لیا ایوان
کسرے بیخ سے کھود دیا گیا کتاب خانہ ایرانیون کا آگ اور پانی کے حوالے ہوا اسکندریہ

سے بھی بڑی دولت مسلمانون کو ملی دریاے شط العرب کے کنارے جو نہایت موزون موقع ایران
و ہندوستان وغیرہ ملکون کی تجارت کا تہا شہر بصرہ آباد ہوکر تجارت کی منڈی وہ شہر قایم ہوا
شہر اہواز و ملک شام و مصر کی جنگون مین مسلمانون نے اپنی جانین دین اور دین کو پہیلایا آذر
بائیجان و ہرات و جرجان تک فتوحات اسلامیہ نمایان ہوئین شہر نہاوند پر یزدجرد بادشاہ بکمال
سختی مسلمانون کے مقابل ہوا آخر شکست کہاکر بلخ کو بہاگ گیا اور دریاے جیحون سے اوتر کر ترکستان
کی راہ لی اوسوقت اسلام کی فوج نے ہندوستان کے کنارے کوہ مکران تک ملک فتح کرلیا
تہا وہان آکر ابوموسی اشعری سپہسالار نے اجازت نہ دی کہ فوج دریاے سندہ سے اوتر کر سندہ مین
داخل ہو اس خلیفہ نے امیر المومنین کا خطاب لیا دیوان و دفتر مقرر کئے شہرون مین چوکیدار
و عسس مامور فرمائے گہوڑون پر زکوۃ مقرر کی شہرون مین قاضی و حاکم بہیجے کوفہ بصرہ
الجزیرہ - شام - مصر - موصل کو شہر اعظم قرار دیا رمضان کے مہینے مین نماز تراویح عشا کی
نماز مین ایجاد کی ماہ رمضان مین مسجدون مین قندیلون کے روشن کرنے کی اجازت دی غریبون
و مفلسون و محتاجون و یتیمون کی صرف کے لئے اناج کا ذخیرہ مقرر کیا مسجد نبوی کو وسعت دی
یہودی قوم کو حجاز اور شام سے نکالدیا کعبہ مین مقام ابراہیم اوسکے قدیم جگہہ پر مقرر کیا علی المرتضے
ہر ایک امر مین اس خلیفہ کے وزیر اعظم تہے اور بڑے مشیر کوئی امر بغیر تجویز و منظوری علی المرتضے
کے جاری ہوئی نہین پاتا تہا بعض اوقات کہ خلیفہ کی تجویز مین کوئی امر کسی نوع پر ہوتا اور علی
برخلاف اوسکے فرماتے تو خلیفہ مان جاتے اور کہتے کہ اگر علی نہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتا -

دس برس چار ماہ پانچ روز انہون نے خلافت کی آخر ابولولو نام ایک مجوسی کے غلام کی تلوار سے
پہلی محرم اتوار کے روز سنہ ۲۴ ہجری مین شہید ہوئے تریسٹہہ برس کی عمر پائی اولاد ان کی فاروقی قریشی
کہلاتی ہے - ان کے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کی بیان سی تواریخ کی کتابین بہری
ہوئی ہین اتقا یہان تک تہا کہ یہہ اپنے ہاتھہ کی مزدوری سے کہانا کہاتے بیت المال کا مال
اپنی ذات کے تصرف مین نہ لاتے فقیرانہ گودڑی پیوند کی ہوئی اپنے ہاتھہ کی سی ہوئی پہنتے

اپنے کام کے انجام کے لئے کسیکو تکلیف نہ دیتے شجاعت و جوانمردی کا یہہ حال تہا کہ اگر شیر
دلیر روبرو آتا مارے خوف کے رد یا ہو بہجاتا۔

عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ

عمر دوسرے خلیفہ کی شہادت کے بعد کل صحابہ نے ان کو خلیفہ بنایا خلافت کا تاج پہنایا یہہ خلیفہ
بڑے غنی مالدار کم آزار کم گو کم زبان باحیا شرمناک کم غضب سخی متقی پیمبر صاحب کے ہم جدی بہائی
اور داماد تہے دو لڑکیاں حضرت کی ان کے نکاح مین آئین اور ذی النورین کے خطاب سے مخاطب
ہوے ان کی خلافت کے وقت بہی بہت سا حصہ روم کا اور ممالک افریقہ و جزیرہ قبرس و اندلس و خراسان و
اصطخر و طبرستان و کرمان و سجستان و ارگنج و نیشاپور و سیستان و قہستان و مرو و طالیقان سند و ہند پر
فوج کشی ہوئی شہر ہمدان و بلاد طبرستان و جرجان و مملکت ایران مسلمانون کے تصرف مین آئی قرآن
کو انہون نے جمع کیا کلام الٰہی کی آیات کو باہم انتظام دیا گیارہ سال گیارہ ماہ اٹہارہ روز انہون نے
خلافت کی آخر مصر والون کے بلوے مین اٹہارہوین ذی الحجہ جمعہ کے روز ۳۵ھ مین شہید ہوے انکی
اولاد عثمانی قریشی کہلاتی ہے مسجد الحرام کے چارون طرف کی زمین انہون نے خرید کر اوسکو وسیع کیا۔

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ

عثمان خلیفہ ثالث کی شہادت کے بعد علی پیمبر صاحب کے حقیقی چچا کے بیٹے اور داماد صحابہ کی اجماع
سے خلیفہ ہوئے یہہ خلیفہ بڑے دلیر خدا کے شیر صاحب ذو الفقار و دلدل اسوار قاتل کفار شاہ ولایت صاحب
ہمت تہے نادانی کی عمر مین یہہ حضرت کے رسالت پر ایمان لائے بدر و احد و خیبر وغیرہ لڑائیون مین انہون نے
بڑی بڑی شجاعتین کین اور پیمبر صاحب نے ان پر نہایت رضامند ہو کر لحمک لحمی جسمک جسمی و حلمک
روحی و دمک دمی کی حدیث ان کے حق مین جاری کی فاطمہ اپنی پیاری لڑکی ان کے نکاح مین دی
اسد اللہ الغالب ان کو خطاب دیا اپنے اہل بیت کے رتبہ سے سرفراز کیا چار سال نو مہینے انہون نے
خلافت کی مگر یہہ میعاد آپس کے جہگڑون اور فساد مین ضائع ہوئی پہلے ابی طلحہ اور زبیر عائشہ
صدیقہ کو ساتھہ ملا کر مستعد شورش کے ہوئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کے چہپا رکہنے کا دعوی

دعوی کیا اور آپس مین بڑی لڑایان ہوئین جب انکا خاتمہ ہوا تو معاویہ بن ابی سفیان حاکم شام نے فساد اوٹھایا اور عثمان کے خون کے عوض لینے پر آمادہ ہوکر باغی ہوا اسکے ساتھہ بھی بڑے بڑے معرکے اور جنگ ہوئے غرض ان لڑایون مین اسی ہزار مسلمان فریقین کیطرف سے کام آیا ستر کس بھی اصحاب جو اہل بیت تھے اور علی کے ساتھ اس معرکے مین خلیفہ برحق جانکر گئے تھے شہید ہوئے جب اس جنگ سے علی نے فراغت پائی قوم خوارج نے خروج کیا جو علی اور معاویہ دونو سے بیزار تھے تعداد مین وہ آٹھہ یا نو ہزار تھی علی نے ان کو بڑی جوانمردی کے ساتھہ تہہ تیغ کیا اور تمام خارجیون سے صرف نو کس بچی جو معرکہ سے بہاگ کر چلے گئے تھے اس جنگ کے بعد علی کا یہہ ارادہ تہا کہ بسبب نا تمام رہہ جانے مہم معاویہ کی پہر شام کیطرف فوج لیجائے مگر مرگ نے فرصت نہ دی اور صاحب ذو الفقار حیدر کرار ستر ہوین رمضان ۴۰ھ ابن ملجم خارجی کے ہاتہہ سے جسکا نام عبد الرحمن تہا کوفہ مین شہید ہوئے نجف مین انکا مزار ہے اولاد ان کی حسنی و حسینی سید موجود ہے علوی قریشی بھی انکی اولاد کہلاتے ہین جو حسنی و حسینی نہین ہین —

حسن بن علی رضی اللہ عنہ خلیفہ پنجم

مرتضے علی کی شہادت کے بعد حسن علی کے بڑے بیٹے پیمبر صاحب کے نواسے خلیفہ ہوئے شام والون کے بغیر کل مسلمانون نے ان کی بیعت کی کل صحابہ ان کی خلافت پر رضامند تہے مگر معاویہ امیر شام کو جو خود خلافت کا امیدوار تہا یہہ امر ناگوار تہا اوسنے ان کی خلافت کے وقت کئی ایک طرح کے فساد برپا کئے اور دوبارہ لڑائی کی تیاری ہوئی دونو مین سید ان مین آئین مگر حسن جو نہایت حلیم و نرم دل تھے خونریزی سے باز آئے اور خلافت معاویہ کو دیدی اور فرمایا کہ میرے نانا رسول مقبول فرماگئے ہین کہ خلافت میرے بعد تیس سال ہوگی سو اب وہ میعاد گذر چکی ہے اس لئے مین خلافت سے دست بردار ہون خلافت کی سپرد کرنے کے وقت حسن نے معاویہ سے ایک اقرار نامہ لکھا لیا تہا جس مین یہہ بھی شرط تھی کہ معاویہ اپنی جانشینی کسیکو ولیعہد نہ بنائے اسکے مرنے کے بعد صحابہ کے اجماع سے کوئی اور خلیفہ مقرر ہوگا یہہ امر اگرچہ معاویہ کو منظور نہ تہا مگر حسب مصلحت وقت اوسنے

اوس نے منظور کرلیا اقرار نامہ لکھہ دیا اور نو برس کے بعد جب حسن نے زہر کے صدمہ سے شہادت پائی تو معاویہ
نے اپنے بیٹے یزید کو ولیعہد بنایا روضۃ الصفا و حبیب السیر و شواہد النبوت و حدیقۃ الاقالیم وغیرہ تاریخ
کی کتابوں میں اگرچہ لکھا ہے کہ معاویہ نے بطمع ولیعہدی اپنے بیٹے کے حسن کو زہر دیا اور شہید کیا
مگر اسبات سے منکر اہل سنت وجماعت ہیں وہ کہتے ہیں کہ حسن کو یزید معاویہ کے بیٹے نے جعدہ اونکی زوجہ
کے ساتھہ سازش کرکے زہر دلوایا اور وہ نبی کا پیارا فاطمہ کا جگر پارہ ۵۰ پچاس ہجری میں شہید ہوا۔ امام
حسن کی نعش بموجب اونکی وصیت کے اور اجازت عائشہ صدیقہ کی رسول صلعم کے روضہ میں دفنانے کے لئے
روضہ کے دروازہ پر لیگئے مگر مروان مانع ہوا اسواسطے جنت البقیع میں دفنائے گئے

دوسرا چمن۔ خلفائے بنی امیہ کے بیان میں

معاویہ بن ابی سفیان

یہہ خاندان بنی امیہ کہلاتا تھا انکا شجرہ نسب سطر جد عبد المناف پیغمبر خدا کے جد چہارم کے ساتھہ ملتا ہے
کہ عبد المناف کے دو بیٹے تھے ایک کا نام ہاشم اور دوسرے کا نام عبد الشمس تھا ہاشم کے بیٹے عبد المطلب
اور اون کے بیٹے عبد اللہ اور اوسکے بیٹے محمد تھے اور عبد الشمس کا بیٹا امیہ اسیہ کے بیٹے ایک
حرب دوسرا ابو العاص حرب کا بیٹا صخر اور صخر کا بیٹا ابو سفیان اور ابو سفیان کا بیٹا معاویہ جو بنی امیہ
کے خاندان میں پہلا خلیفہ تھا اسکا باپ ابو سفیان فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا جنگ بدر و احد میں
وہ کفار کا سردار تھا اسکی والدہ کا نام ہندہ تھا جو جنگ احد میں کفار کی ساتھہ آئی تھی اور سبب اسکے
کہ عتبہ اوسکا بھائی بدر کے جنگ میں مارا گیا تھا اس نے امیر حمزہ کی شہادت کی بعد اوسکو اپنے بھائی
کا قاتل جانکر اونکے ناک و کان و ہاتھہ پانو و عضو تناسل اپنے ہاتھہ سے کاٹا اور سینہ سے کلیجا نکال کر
دانتوں میں چبایا اسلام کے بعد نبی صاحب نے ان کو اپنا دوست بنالیا خلیفہ ثانی و ثالث کی وقت
معاویہ شام کا حاکم رہا جب عثمان نے شہادت پائی یہہ ان کے قتل اور خون کا مدعی ہوکر علی کا مخالف
اور باغی بن گیا پے درپے کئی لڑائیاں انکی ساتھہ لڑا علی کی شہادت کے بعد حسن انکے بیٹے نے اسکی
مزاحمت سے تنگ آکر خلافت اسکو دیدی اور یہہ مستقل خلیفہ بنگیا اس نے اپنی حین حیات یزید اپنے
بیٹے کو ولیعہد کیا تمام مسلمانوں سے باکراہ و اجبار و طمع درہم و دینار بیعت کرالی صرف امام حسین

بن علی و عبد اللہ بن زبیر و عبد اللہ بن عمر و محمد بن ابی بکر وغیرہ چند آدمی بیعت کے نہ کرنے میں ثابت
قدم و راسخ دم رہے اس خلیفہ نے خلیفہ ہو کر دمشق کو دار الحکومت بنایا خلافت کا طریق چھوڑ کر
بادشاہی نقشہ جمایا پانچوں خلیفوں کے برخلاف منبر پر بیٹھکر خطبہ پڑہا فوج کی تنخواہیں افسروں کے روزینے
مقرر کیئے رعایا سے خراج لیئے شاہی محل نہائی دربار عام تعمیر کرائے زنانہ محل میں خواجہ سرا مقرر فرمائے
ایک بڑی مسجد دمشق میں تعمیر کی سنہ ۵۰ ہجری میں مدینہ و مکہ کو گیا حج کیا دونو شہروں کے رہنے والوں سے
یزید کی بیعت لے آخر کار بقضائے کردگار سنہ ۶۰ ہجری میں مر گیا — یہہ خلیفہ دنیا کے کام اچھے انجام دیتا
تھا ہر ایک سے اپنا مطلب نرمی کے ساتھہ لیتا مکر و فریب میں استاد تھا دولت کا بڑہانا ریاست کا اپنے
قبضہ میں لانا اسکو خوب یاد تھا خوشگوئی میں طاق تھا رمز و کنایہ میں شہرۂ آفاق تھا سخاوت عام
تھی لوگوں کی دلجوئی کیطرف رغبت تمام تھی غصہ کے وقت بردبار رہتا انصاف کے وقت نہ کسی کا حامی
نہ مددگار رہتا ملک کا انتظام سلطنت کا کام یہہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھہ انجام دیتا مگر بقول
صاحب صفۃ الصفا و حبیب السیر وغیرہ جو جو کام کہ خلاف عدالت و مروت و اسلام اس سے وقوع
میں آئے وہ بھی بہت ہیں — اول خلیفہ برحق علی کا یہہ فرمان ہوا باغی و خاطی بنا دوسرے حسین پانچویں
خلیفہ کو اسکے حکم یا اس کی چشم پوشی کے سبب سے زہر ملا تیسرے عبد الرحمن بن خالد بن ولید کو اس نے
زہر دیکر شہید کیا چوتھے محمد بن ابو بکر کو اسنے آگ میں جلایا — پانچویں حجر بن عدی نبی کے اصحاب کو
اسنے ناحق قتل کیا عمرو بن حکم کو پھانسی دیا چھٹے یزید اپنے بیٹے کو جو فاسق و فاجر و شرابی و زانی
تھا اسنے خلیفہ بنایا جس سے بڑے بڑے فتور اسلام میں پیدا ہوئے اس نے کچہری خلافت کی مدینہ سے
دمشق میں منتقل کی روم اور یونان کی تسخیر کے لیئے اس نے لشکر بھیجا اور یزید اپنے بیٹے کو اوسکا
سپہ سالار بنایا اور اوس نے ایشیاے کوچک کا رستہ تمرد ریاستوں سے صاف کرکے استنبول کو جا گھیرا
مگر فتح نصیب نہ ہوئی ناچار لشکر واپس آیا اس خلیفہ کے حکم سے عبد اللہ سردار خراسان کو مامور ہوا
اور سعید ماوراء النہر کیطرف بھیجا گیا خنک خاتون بخارا کی ملکہ خراج گذار ہوئی اور سمرقند کا محاصرہ
ہو کر پانچ لاکھہ تنکہ سرخ سالانہ خراج قرار پایا اور عبد الرحمن بن سمرہ نے کابل فتح کیا اور نوجوان کابل کے

رستہ پشاور تک پہونچی افغانستان مین اسلام پہیلا سندہ کی ملک مین بہی پے درپے فتوحات نمایان
ہوئین سنتیس مین بیس سیر سونا سالانہ خراج شاہ یونان پر مقرر ہوا ہرکارون کی ڈاک اسنے مقرر کی
بادشاہی مُہرین کہدوائی گئین *

یزید بن معاویہ دوسرا خلیفہ

معاویہ کے مرنے کے بعد یزید اوسکا بیٹا جانشین ہوا اسکے وقت زمانے اور ہی صورت دکہلائی
بدمعاش اوباش اسکے اہل دربار تہے بہلے لوگ ذلیل اور خوار تہے انصاف کی تدبیر شرع کی توقیر تہی
عالم فاضل ٹکڑے کے محتاج تہے مفتی مطرب صاحب تاج تہے اجلاف امیر تہے اشراف فقیر تہے شراب کا
پینا برملا تہا جوئے کا کہیلنا جا بجا تہا مسلمانی اسلام شرع کے احکام ملت کے انتظام ٹوٹ گئے تہے دین
قواعد چہوٹ گئے تہے بیدادی کا زور تہا بیرحمی کا شور تہا اس کی کج ادائیون کا بیان ظلم کا داستان
قلم و زبان کہانتک لکہے واقعہ شہادت نور العین سید الکونین حسینؑ کا جو دشت کربلا مین اسکے حکم سے
وقوع مین آیا وہ مشہور ہے کہ ابن زیاد بدنہاد نے کوفہ کا لشکر لیجا کر کس کس بیرحمی کی ساتہہ
حسین مظلوم نواسہ سید معصوم کو بے آب و طعام تشنہ کام شہید کیا اور حسین کے ساتہہ کے بہتر تن
کس کس رنج و محن کے ساتہہ بہوکہے پیاسے قتل کئے اُن کے حرم محترم کو کیا کیا مصیبتین دکہلائین معصوم
بچون مستورات کو کیا کیا اذیتین پہونچائین پیمبر کے فرزندون پر خنجر چلائی شہیدون کی نعشون پر
گہوڑے دوڑائی سرنیزون پر چڑہائے اس صدمہ کے علاوہ جو دوسرا صدمہ یزید کی حکم سے مکہ و
مدینہ دونو شہرون پر وقوع مین آیا اسکے ذکر سے زبان آورون کی زبان بل کہاتی ہے
کلک کی زبان حسرت کے آنسو بہاتی ہے وہ یہہ ہے کہ جب حسین شہادت پا چکے اہل بیت دکہ صدمہ
اوٹہا چکے مکہ و مدینہ کے علما و صلحا و صحاب یزید کے کردار سے بیزار ہوئی ہرچند بزرگانہ رعب دکہلایا خدا کے
غضب سے ڈرایا بہت سمجہایا کچہہ کام نہ آیا آخر مدینہ کی مہاجر و انصار نے یزید کا حاکم شہر سے نکال دیا
عبد اللہ بن حنظلہ کو قریش اور عبد اللہ بن حنظلہ کو انصار نے علیحدہ علیحدہ امیر بنا لیا اسیطرح مکہ
والون نے یزید کی بیعت سے ہاتہہ اوٹہایا عبد اللہ بن زبیر کو امیر بنایا یہہ حال سُنکر یزید غضب مین آیا

اور مسلم بن عقبہ کوفی کو حکم دیا کہ تم بہت جلد شام کی فوج لیکر مدینے جاؤ اور اونکو میرا حکم سناؤ کہ اگر تم
بدستور سابق اب انپہنچاؤگے بیعت میں دوگے تو امان پاؤگے ورنہ قتل کیئے جاؤگے پس اگر وہ میرے حکم کو
مان جائیں بیعت میں آئیں تو بہتر ورنہ زن و مرد پیر و جوان بچے ناداں سب کو قتل کرو سب کا مال ضبط کرلو
یزید کے حکم کے بموجب مسلم نامسلم مدینے گیا مگر مدینے والوں نے اسکے پہونچنے سے اول شہر کے گرد خندق
کہود لی تہی اسکے دخل کے راستے بند کر دیئے تہے کچہہ مدت تک یہہ خندق کے باہر اترا رہا آخر اس نے مروان کے
ساتہہ سازش کی اور اس نے برخلاف قول و قسم اپنے کے بنی حارثہ کی چند آدمیوں کے ساتہہ جو
محافظ دروازے کے تہے ملکر راستہ کہولدیا اور مسلم نے شہر میں داخل ہوکر قتل عام شروع کی شہر کو لوٹ لیا
سات سو مہاجر و انصار نبی کی یار و تابعین جان نثار شہید ہوئے اور اسقدر حاملان و حافظان قرآن
علما و صلحا و محدث مارے گئے بیشمار رعایا قتل ہوئی ہزاروں لڑکیوں لڑکوں کو یزید کے
غلام بنالیا ہزاروں عورات کی ساتہہ بدفعلی کی باقیماندوں سے بیعت یزید کی اس عہد پر لی کہ ہم
عبد یعنی غلام یزید کی ہوئی وہ چاہے ہمکو آزاد کرے چاہے فروخت کرلے طاعت کا کام ہے یا معصیت
سکا حکم دے اسوقت جو چند آدمیوں نے یہہ کہا کہ ہم نے بیعت یزید کی قرآن و حدیث کے حکم پر کی وہ بے
ساعت عذر گردن مارے گئے مسلم نامسلم نے اُسوقت حضرت کے حرم مسجد نبوی میں گہوڑے
بند ہوا دیئے اونکے ستونوں کے گلے کہڑے کرا دئے تہے جس سے اس پاک مکان میں مینگنے کے ڈہیر اور
لید کے انبار لگ گئے روضہ رسول میں کئی روز تک نہ آذان ہوئی نہ شمع روشن ہوئی اس ضروری
کار سے جب مسلم نے فراغت پائی مکے کیطرف باگ اوٹہائی مگر تین دن کے سفر کے بعد عین راستہ
میں ملک الموت نے اُس کی روح قبض کرلی اُسی مقام پر وہ دفنایا گیا اور اُسکی وصیت کے
بموجب حصین بن نمیر سکونی فوج کا سردار بنا اور فوج کو لیکر وہ مکہ کیطرف چلا اُسکی جانے کے
بعد ایک قریشیہ عورت جسکا بیٹا مسلم کے ہاتہہ سے مدینہ میں مارا گیا تہا مسلم کی قبر پر آئی اور اُسکی
نعش کو نکالکر اُس میں آگ میں جلادی دوزخ کے پہلے منزل تک پہونچادی حصین بن نمیر نے
مکے پہونچکر شہر کو گہیر لیا اونچے اونچے مقامات پر منجنیق نصب کرادئے شہر میں گولے لگانے

شروع ہو گئے چونکہ خانہ کعبہ کے اندر عبداللہ بن زبیر تھا حصین وہان بھی گولے مارتا تھا جنکے صدمہ سے
حجر الاسود ٹوٹ گیا کعبہ کے پردے جلگئے اکثر مکانات مسمار ہو گئے ابھی حصین نامراد اپنی مراد کو
نہین پہونچا تھا اور شہر مفتوح نہین ہوا تھا کہ یزید کے مرنے کی خبر وہان آپہونچی یہہ خبر پاتے
ہی شامی بخت ناکامی کے ساتھہ وہان سے بھاگی اور تمام سپاہ بہزار حسرت وآہ اپنا اجتماع توڑ کر تتر
بتر ہو گئی — یزید پلید چہ مہینے چار سال اپنی کمال ظلم و ستم حکومت کرکے ذات الجنب کی مرض کے ساتھ
بحالت تشنہ شراب ۶۴ ہجری مین مر گیا بیت نماند ستمگار بد روزگار ۞ بماند برو لعنت پایدار

معاویہ اصغر بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان

یزید کے مرنے کے بعد امراے شام نے اُسکے بیٹے معاویہ کو خلافت کی مسند پر بٹھلایا یہہ شخص بڑا نیک
اور نیک کردار تھا کل اطوار اسکے پدر بزرگوار کے برخلاف تھے اسکے تخت نشین ہونے کے بعد شام
کے امرا پھر متفق اس سلسلہ کے ہوئی کہ معاویہ خود فوج لیکے جاوے اور عبداللہ بن زبیر کے ساتھہ جنگ
کرے مگر معاویہ نے یہہ بات منظور نہ کی اور حرم پر فوج کا لیجانا اسنے نامناسب جانا اس لئے آپسمین
کچھہ صورت نا اتفاقی کی وقوع مین آگئی اور معاویہ اپنی رضامندی سے خلافت سے دست بردار ہوا
اور عبادت کے گوشہ مین بیٹھکر جبتک جی اسنے پھر کسیکو صورت نہ دکھلائی آخر نیکنام رہا اور مرگیا

مروان بن حکم

اس خلیفہ کا شجرہ بنی امیہ کے خاندان مین اسطرح عبد المناف کے ساتھہ پہونچتا ہے کہ مروان بیٹا حکم
کا اور حکم بیٹا ابو العاص کا اور ابو العاص امیہ کا اور امیہ عبد الشمس کا اور عبد الشمس بیٹا
عبد المناف کا — معاویہ بن یزید کی ترک خلافت کے بعد شامیون نے مروان بن حکم کو جو بنی امیہ مین
سے ایک سردار تھا خلیفہ بنایا اسکے باپ حکم کو پیغمبر صاحب نے بسبب وقوع کسی جرم قبیح کے مدینہ سے
نکالدیا تھا ابو بکر وعمر نے حضرت کی سنت پر عمل کیا بلکہ جہان وہ رہتا تھا وہان سے بھی دو فرسنگ دور
اسکے رہنے کا حکم دیا عثمان کے وقت اوسکی خطا معاف ہوئی اور مدینہ مین بلایا گیا اوسکی بیٹے
مروان کو خدمت حضور نویسی کی عطا ہوئی جب مروان نے خلافت مین دخل پایا اپنی شرارت سے

بازنہ آیا بصریون کو بلا کر اور بلوا کر عثمان کو شہید کرایا پہر معاویہ کا خیر خواہ اور یزید کا دوست بنا
دمشق کی حکومت وزارت مین سلطنت کا مددگار رہا معاویہ کے تخت سے اوترنے کے وقت سب نے اسکو لائق
خلافت ہوشیار اور تدبیر کیا اور خلیفہ بنا دیا مگر اسکے حکم مین سوا شام کی ولایت کے اور کوئی ولایت نہ تہی
کیونکہ تہامہ و حجاز و غیرہ بہت سا ملک عبد اللہ بن زبیر کے قبضہ مین آچکا تہا کوفہ کے لوگ بہی
اس سے روگردان تہے بصرہ کے رہنے والے نافرمان تہے سلیمان بن صیرو فی نے اسکے وقت کوفہ
بلوا اوٹہایا اور کوفہ والون کو اپنے ساتہہ ملایا بہت سی فوج لیکر شام پر چڑہ آیا اپنی مہم سے امام حسین
کے خون کی عوض کا طلبگار ہوا آمادہ جنگ وپیکار ہوا ادہر سے مروان جنگ کا سامان لیکر دمشق
سے نکلا اور آپس مین سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر کوفیون نے شکست کہائی اس واردات کو صرف
دس مہینے بہی گذرنے پائے تہے کہ یزید کی عورت نے اسکو زہر دیکر ہلاک کیا جہگڑا پاک کیا باعث
اسکے زہر دینے کا یہہ ہوا کہ مروان نے خلیفہ بنکر یزید کی بیوہ سے نکاح کیا اور نکاح کی وقت یہہ
عہد ہوگیا تہا کہ مروان اپنی حین حیات خالد یزید کے بیٹے کو ولیعہد کریگا اور اسکے بعد وہی
وارث تخت وتاج کا ہوگا مگر جب نکاح ہوچکا وعدہ وفائی ظہور مین نہ آئی بلکہ برخلاف
اسکے مروان نے خالد کو اپنی نظر سے گرا دیا اور اس بات پر آمادہ ہوا کہ اسکے بعد اسکا بیٹا
عبد الملک خلیفہ ہو یہہ بات یزید کی بیوہ کو سخت ناگوار گذری اور زہر دیکر مروان کا کام تمام کیا۔

عبد الملک بن مروان بن حکم

اس خلیفہ نے تخت نشین ہو کر یزید کی سنتون کو تازہ کیا ظلم وستم کو رواج دیا حجاج بن یوسف
ظالم کو جسکا نام ظلم کی بدنامی سے قیامت تک بدنام ہے اسنے کل مختار و امیر الامرا بنایا اس نے
ہزارون علما صلحا زاہد متقی اللہ کے ولی سادات کرام مشائخ عظام بے گناہ قتل کر دیئے کربلا کے
شہیدون کے روضے گرا دیئے اسکے وقت مظلوم بیچارے ظلم کے مارے مارے مارے پہرتے تہے کہین
اونکو پناہ نہ تہی **حکایت** ایک پیرزال صد سالہ کسی مقدمہ مین حجاج کے روبرو گرفتار ہوکر آئی
حجاج نے اپنی حسب العادت اسکی نسبت قتل کا حکم جاری کیا اسوقت لوگون نے بڑہیا کی تعریف

کی کہ یہہ قرآن بہت خوش الحانی کی ساتھہ پڑھتی ہے حجاج نے بڑھیا کو کہا کہ اگر تو قرآن کی کوئی آیت مجھکو سنائی تو مین تیری جان بخشی کردونگا وہ بولی کہ اِذَا جَاءَ غَضَبُ اللّٰهِ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَخْرُجُوْنَ مِنْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا یہہ تقریر سنکر حجاج بولا کہ یہہ تو نے کیا غضب کیا ہے کہ قرآن بدل دیا ہے اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح کی جگہہ اذا جاء غضب اللّٰہ والقہر سنایا ہے یدخلون فی دین اللّٰہ کے مقام پر یخرجون من دین اللّٰہ بنایا ہی بڑھیا نے جواب دیا کہ برخوردار وہ زمانہ سید ابرار احمد مختار کا تہا کہ جب اذا جاء نصر اللّٰہ کی آیت آئی ہزاروں کفار خدا کی دین مین داخل ہوئے تہے اب عبد الملک کی حکومت اور تیری امارت ہے لاکہون مسلمان مصیبت مین گرفتار مسلمانی سے بیزار ہین اب اور کون اس دین مین داخل ہوگا یدخلون کا موقع بدلکر یخرجون کا وقت آ پہونچا ہی یہہ بات سنکر حجاج شرمسار ہوا اور اوسکے خون سے درگذرا۔ اسی خلیفہ کے عہد مین مختار ثقفی نے کوفہ سے خروج کیا تمام عرب مین اوس نے ایک شور برپا کردی مجمل حال اوسکا اسطرح ہے کہ جب منتقم حقیقی کی یہہ مشیت ہوئی کہ مظلومون کی داد ظالمون سے لے حسین کے قاتلون کا نام و نشان زمانہ پر نرکہی تو یہہ موقع بنایا کہ مختار نے اپنی جاہ و حکومت کی حصول کے لئے حسین کے خون کا دعوی ایک حیلہ اوٹہایا پہلے اوس نے کوفہ والون کو اپنی ساتہہ ملایا اور کہا کہ تم سے یہہ سخت گناہ وقوع مین آیا ہے کہ تم نے اول حسین سے بیعت کی اسکو اپنی پاس بلایا جب وہ آیا تو بیوفائی سے پیش آئے اور اوسکو شہید کیا اب تمکو چاہیے کہ اسکا عوض لو مارو اوسکے دشمن کو مارو اپنی جانین دو وہ قاتلون سے بدلہ لو یہہ بات سنکر کوفی مختار کے تابعدار ہوئے لڑنیکو تیار ہوئی ابراہیم بن مالک اشتر جو علی کا یار کوفیون کا سردار تہا مختار کا کل مختار تہا یہہ خبر جب عرب مین مشہور ہوئی تو چارون طرف سے شیعان علی محبان اہل بیت نبی کوفہ کو آئے لڑنے کو قدم جمایے مختار نے جب اختیار پایا حسین کے قاتلون پر خنجر چلانا انکو جہنم مین پہونچانا شروع کیا ہزارہا دن خارجی بدمال معہ عیال و اطفال بہت برے حال سے مارے گئے سینکڑون کو آگ مین جلایا انکا نام و نشان گنوایا ابن زیاد بد نہاد اور شمر لعین کافر بیدین دو نو مختار کے حکم سے قتل ہوئے غرض اسی ہزار حسین کے قاتلون اور انکی

متوسلوں متعلقوں سے بیدریغ تہ تیغ ہوئی اِس کام سے فارغ ہو کر مختار نے چاہا کہ اب اپنی حکومت
اور مملکت کو وسعت دی تہامہ و حجاز کی ولایت کو لے اِس ارادہ پر اسنے لگے پر جڑہائی کی مصعب بن
زبیر سے لڑائی کی اُس مین خود بھی مارا گیا عبدالملک نے جب مختار کی مرنے کی خبر پائی بہت خوش
ہوا حجاج کو لشکر دیکر حجاز کو بھیجا اور باہم آسکے اور آل زبیر کے سخت جنگ ہو کر حجاج غالب آیا عمرو بن
سعید بھی قتل ہوا ان دونوں کے قتل کے بعد بڑی وسیع مملکت پر حجاج قابض ہوا اور عبدالملک کی خلافت
نے دوبارا رونق پائی اور اسنے دیوانی قانون اور آئین کی کتابیں فارسی سے عربی مین ترجمہ کرائین
اور حکم دیا کہ پہلے خلفا کی برخلاف جو کوئی امیر یا فقیر میرے روبرو آئے گردن جہکا کر تسلیم بجا لاوے صرف
سلام کے لفظ کو کافی نہ سمجھے اِس سے اول جو درہم و دینار عربی خط مین مسکوک ہوتے تھے وہ سکہ اسنے
موقوف کیا اور حکم دیا کہ آئندہ فارسی خط کی ضرب جاری ہو ایک بڑا بہاری قیمتی تاج اسنے بنوایا
اور پہلے خلفا کی برخلاف اسنے تاج پہنا اور اپنی بادشاہت کے زیب و زینت کے لئے نئی نئی رسمین
جاری کین آخر ۸۶ ہجری مین مرگیا ۔ مال و دولت اسکے خزانہ مین بے انتہا جمع تہا اور یہہ
اپنی جمع کئی ہوئی خزانہ کو بار بار دیکہکر بہت خوش ہوتا اور کہتا کہ ملک اور سلطنت کے حصول کیلئے خزانہ کا جمع ہونا
اِس خلیفہ نے عراق کا ملک فتح کیا ایشیا کو حکومت مین لیا اور ایک شہر افریقہ مین آباد کیا مسجد
گرا کر دوبارہ تعمیر کی کچھہ نیا علاقہ سوائے ممالک مفتوحہ سابق کے بہی اپنے قبضہ مین لایا اور سارے
سلطنت کو تمام دعویداروں سے صاف کرکے اپنی خلافت قائم کی ایک قسم کی اسکے سکہ مین سورۃ
اخلاص ضرب تہی دوسرے مین محمد رسول اللہ ارسلہ بالہدی و دین الحق مسکوک تہا اور کل ملک
اسلام مین فقر عربی خط کے جاری ہوئے اِس خلیفہ کے سرپر ہر وقت مسلح سپاہی ننگی تلوارین لیکر
کہڑے رہتے تھے یہہ خلیفہ کمال بخیل تہا اور اسکے منہ سے سخت بدبو آتی تہی جسسے مکھیون کو
بہی اسکے منہ پر بیٹھنے سے نفرت تہی لیکن زبان عربی نہایت صاف تہی

ولید بن عبدالملک

یہہ خلیفہ اگرچہ آدمی بے رحم ظالم بے باک خونریز و سفاک تہا مگر ملک کا انتظام اسنے بخوبی کیا

چونکہ زبان اسکی نہایت خراب اور تقریر بیعفو تھی اسلئے اسکے باپ نے حکم دیا کہ فصحا و بلغا عرب کے
پاس لے جاویں اور چھہ ماہ تک دیہہ اونکی صحبت مین بیٹھکر اپنی زبان صاف کرے چھہ ماہ کے بعد
جب اسکا امتحان ہوا تو پہلے سے بھی بدتر نکلا یہہ خلیفہ باوجودیکہ قران شریف کی تلاوت
بہت کرتا تھا تسپر بھی اسکے ظلم و جبر و بیرحمی کا کچھہ حد و حساب نتھا اس نے حجاج ظالم کو امیر الامرا کے
سے معزول کرکے عراق عجم کا حاکم بنایا اسکے وقت اسلام کے لشکر نے ہند کی طرف دیبل کے کنارے
بھی بڑی فتوحات حاصل کین جس ملک کو اب ٹھٹھہ کہتے ہین باعث اس مہم کا یہہ ہوا کہ اہل عرب کا
ایک جہاز مقام دیبل یعنی بندرگاہ سندہ مین پہونچا تو سندہ والون نے براہ زبردستی لوٹ لیا اس بات
پر حجاج حاکم عراق کا بہت غضبناک ہوا اور محمد قاسم اپنے برادرزادہ کو بہت سی فوج دیکر ہند
کو مامور کیا وہ پہلے کرمان مین آیا وہان سے مکران مین ہوتا ہوا مقام ارمابیل کو قابض ہوا
اور کمال جوانمردی کے ساتھہ سندہ مین پہونچکر دیبل کو فتح کیا پھر روڑی کو اپنے قبضہ مین لایا
اوسوقت سندہ کا راجہ مسمی داہر تھا جسکی حکومت مین تمام علاقہ سندہ کا اور تمام علاقہ
کنارے دریاے سندہ و دامن کوہ و کابل تابع کشمیر کی حد تک تھا محمد قاسم کے پاس اوسوقت ایک
منجنیق تھا جسکو عروس کہتے تھے اور پانسو آدمی اوسکے کھینچنے پر مامور تھے اوسکے ذریعہ
سے دشمن کے قلعہ پر پتھر برسائے جاتے تھے اور مسمی جیبہ سلمی اوسکے نشانہ کا قدرانداز تھا
دیبل کے فتح کے بعد علاقہ نیرون کا جسکو اب حیدرآباد دکن کہتے ہین فتح ہوا پھر سیوستان
کا قلعہ کہ نہایت مستحکم تھا سات روز کے عرصہ مین فتح ہوا ملتان اور اوسکا علاقہ بھی لے لیا
اور وہی شہر دار الحکومت قرار پایا محمد قاسم اگرچہ ایک نوجوان پہلوان سترہ برس کا
تھا مگر اوس نے بڑے بڑے ملک اپنی جوانمردی کے زور سے فتح کئے قندہار بلوچستان سندہ و ملتان
و پنجاب پر بہت جلد قبضہ پالیا قنوج تک تمام راجون کو اپنا باجگزار بنالیا باعث صرف یہہ ہوا
کہ اوسکے دل مین ہندؤن کیطرف سے تعصب بہت کم تھا مسلمان زمیندارون سے عشر یعنی دسوان
حصہ خراج لینا کیا اور ہندؤن سے زیادہ مالگذاری موجب رواج ملک کے لیا مندرون اور

شوالون کے گرانے مین تامل رکہا بلکہ اجازت دیدی کہ جو ہندو جزیہ قبول کرے اپنی مذہبی رسوم کے ادا کرنے مین مختار ہو برہمنون اور پوجاریون کے وظیفے تین روپیہ فیصدی کے حساب سے بموجب آئین قدیم کے بحال رکہی گئی سوداگرون اور پیشہ ورون کے لئے بہی وقت جنگ و کشت و خون کی بہی امان کا حکم جاری تہا فتح کے بعد وہی لوگ سزا پاتے تہے جو مقابلہ پر آتے تہے قریب تہا کہ محمد قاسم اپنی تدبیر اور شمشیر کے زور سے تمام ہند پر فتحیاب ہو جاتا کہ ناگہان ایک ایسا سبب پیدا ہو گیا جس سے اوس پہلوان کی جان مفت مین جاتی رہی اوسکا صحیح صحیح ذکر اسطرح ہے کہ جب محمد قاسم قنوج تک فتحیاب ہو چکا تو اوس نے کئی ہزار اونٹ زر نقد و تحائف سے لدوا کر خلیفہ کی خدمت مین روانہ کئے اور راجہ کنکن پور کی لڑکی کنواری جو نہایت خوبصورت تہی خلیفہ کی خدمت مین روانہ کی جب وہ خلیفہ کی خدمت مین پہونچی خلیفہ اوسکو دیکھکر بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ آج رات خلیفہ کے پلنگ پر یہہ حاضر ہو جب وہ رات کو حاضر ہوئی خلیفہ اوسوقت شراب کے نشہ مین سرمست تہا عورت نے عرض کی کہ مین خلیفہ کی ہم بستری کے لائق نہین کہ محمد قاسم پہلے میرے ساتہہ ہم بستر ہو چکا ہے خلیفہ یہہ بات سنتے ہی غصہ کی آگ مین لال ہو گیا اور اوسیوقت محمد قاسم کے نام اپنی دستخط سے حکم لکہا کہ محمد قاسم کو چاہئے کہ گدہے کے کچے چمڑے مین اپنے آپ کو سلا کر حضور مین حاضر کرے اوسیوقت شتر سوار کے حوالے وہ فرمان کر دیا جب وہ فرمان محمد قاسم کے پاس پہونچا حیران ہو گیا کہ آیا مجہسے کون قصور سرزد ہوا ہے جسکی یہہ سزا مجہکو دی گئی ہے اگرچہ فوج کے سردار اس فرمان کی تعمیل سے اوسکو مانع ہوئے اور کہا کہ تم اپنی سلطنت علیحدہ ہند مین قایم کرو خلیفہ کی اطاعت کا خیال ہی دل مین نہ لاؤ جب خلیفہ فوج بہیجیگا ہم جانبازیان کرنے کو طیار ہین مگر محمد قاسم نے کسی کی نہ مانی اور اپنے آپ کو کچے چمڑے مین سلا کر حکم دیا کہ مجہکو خلیفہ کی خدمت مین پہنچا دین چمڑے کے سوکھ جانے سے وہ پہلوان اوسیوقت مر گیا جب نعش محمد قاسم کی خلیفہ کے پاس پہونچی راجہ کی بیٹی بلائی گئی اور کہا کہ یہی محمد قاسم ہے جسنے تیرے ساتہہ ہم بستر ہو کر پہر مجہکو [illegible] یعنی

بہیجا تہا عورت محمد قاسم کی نعش دیکہکر بہت روئی اور کہا کہ افسوس ریاست و سلطنت بے
وقوفون کے ہاتہہ آگئی اس جوانمرد پہلوان پر مینے صرف تہمت برپا کی تہی اسواسطے کہ اس نے
میرے باپ و خاندان کو قتل کیا ریاست چہین لی تہی خلیفہ نے میری دروغ تقریر پر مغلوب الغضب
ہو کر ایسے جوانمرد کی جان مفت ضایع کی مناسب تہا کہ خلیفہ اول تحقیقات میرے بیان کی کرتا
اگر درست پایا جاتا تو اسکو سزا دیتا اور یہہ بات ظاہر تہی کہ اگر محمد قاسم میرے حسن پر خود فریفتہ
ہوتا تو خلیفہ کے پاس مجہکو کیون بہیجتا اپنے پاس رکہہ لیتا باوجود اسکے کہ خلیفہ نے ایسی سخت
سزا اسکو دی تو بہی وہ اپنی وفاداری سے نہ چوکا اور خلیفہ کے حکم کی فوراً تعمیل کی اگر یہہ
ہوجاتا تو بہی خلیفہ اسکا کچہہ نہین کرسکتا تہا کہ سندہ مین اس نے بڑی سلطنت حاصل کرلی تہی یہہ تقریر
سنکر خلیفہ بکمال شرمندہ ہوا اور تمیم نام ایک اور حاکم کو اسکی جگہہ مامور کیا ۳۶ - برس تک وہ
بلاد مفتوحہ پر قابض رہا جب بنی امیہ کی خلافت نابود ہوگئی تو سندہ کے راجون نے اسکو سندہ سے
نکالدیا - اس خلیفہ کے وقت شہر ملاطیہ فتح ہوا اور موسی اور طارق سالارانِ سپاہ نے ہسپانیہ
یعنے اندلس پر قبضہ کیا اور پہاڑی علاقہ کا نام اسروز سے جبل الطارق طارق کے نام پر
مشہور ہوگیا ممالک فرنگستان مین بہی دور دور تک اسکی سلطنت پہیل گئی بڑے بڑے
شہر فرغانہ و کوکان و شاش و تاشکند مفتوح ہوئے اسکے وقت عمارت کے علوم کی بڑی
ترقی ہوئی ایک عظیم الشان مسجد دمشق مین تعمیر ہوئی بے حساب روپیہ اسپر خرچ ہوا مسجد اقصے
کی عالیشان عمارت بہی اس نے بنوائی اور مدینہ منورہ جاکر مسجد نبوی کی تعمیر کا اس نے
حکم دیا مسجدون کے بلند مینار اسی کی تجویز سے بنوائے گئے اس مراد سے کہ موذن اوپر
چڑہ کر اذان نماز کی کہین اسکے وقت اگرچہ سلطنت کا انتظام اچہا تہا مگر ظلم بہی اسکا اندازہ
تحریر سے زیادہ ہے سعید بن جبیر جو بڑے بزرگ مذہبی کی تابعین مین سے تہے اسکے حکم سے قتل ہوئے
دوسرے امام زین العابدین بن حسین بن علی المرتضے جو گوشہ نشین و تارک الدنیا شخص تہے
بگفتہ غرض گویون کے مدینے سے دمشق مین بلائے گئے اور چند ماہ مقید رکہکر بعد مدت

روز شہید ہوئے اس خلیفہ نے گیارہ سال خلافت کی اور ۹۶ھ ہجری مین مرگیا ؛

حجاج بن یوسف

یہہ شخص وزیر و امیر الامرا خاندان بنی امیہ کا عبد الملک خلیفہ کے وقت مقرر ہوا اور ولید کے وقت
کل مدار مہمات خلافت کا اسی شخص پر تہا اسکا کہنا خلیفہ کبہی نامنظور نہین کرتا تہا اسنے تمام ایام
خلافت ظلم و تعدی و قتل پر رکہی ہوئی تمام زمانہ اسکی سیاست سے ڈرتا تہا ظلم مین اسنے اسقدر شہرت
پائی تہی جسقدر نوشیروان نے عدل اور حاتم نے سخاوت اور سکندر نے جہانگیری مین عبد الملک کے
بعد ولید کے وقت یہہ وزارت سے برطرف ہوکر عراق عجم کا حاکم تہا کوفہ عراق پر بڑا آہنی نازل ہوگیا کعبہ کے
تعمیر بہی اسکے اہتمام سے ہوئی شہر واسط اور اردبیل بہی خلیفہ کے حکم سے اسنے آباد کیا عرب مین
کشتیون پر ال کا روغن اسنے لگایا اور یہہ پہلا امیر تہا جسکے عالیشان قیدخانہ مین بارہ ہزار جوان ظلم سے
تہانون کا اہل مجلس کے آگے چپا گیا بے سقف قیدخانہ اسنے بنوایا اور قیدیون کے دہوپ و سردی اور
بارش کی تکلیف روا رکہی مردون اور عورتون کو ایک زنجیر مین قید کرتا اسکی شیوہ تہا ناک
اسکی چپٹی ہوئی تہی اور آدمی بدصورت تہا اسکے ظلم کی تلوار سے ایک لاکہہ بیس ہزار صحابہ اور
علما و فضلا و سادات قتل ہوئی آدمی کا قتل کرادینا اسکی آنکہہ مین کچہہ قدر نہین رکہتا تہا
گویا خالق حقیقی نے رحم اسکے جسم منحوس مین پیدا ہی نہین کیا تہا قنبر مرتضی علی کا وفادار غلام بہی
اسی کے حکم سے مارا گیا اور سادات کے بڑے بڑے صدمے اسکے ہاتہہ سے اٹہائے تمام زمانہ اسکی
موت خدا سے چاہتا تہا آخر خدا کے بندون کی دعا قبول کی اور وہ ظالم خدا کا دشمن ۹۵ھ ہجری مین
مرگیا موت اسکی خلیفہ ولید کی موت سے ایک سال اول ہوئی —

سلیمان بن عبد الملک

ولید کے مرنے کے بعد اسکا بہائی سلیمان خلیفہ ہوا اجلاس کے دن قیدخانہ کے کل قیدی آپ چہوڑ دیے
اور مفتاح الخیر خطاب لیا اور ایک بہاری لشکر اسنے روم کی فتح کے لیے مامور کیا مسلمہ
اپنے بہائی کو اوس مین افسر بنایا اگرچہ مسلمہ نے روم مین جاکر بڑے بڑی جنگ کیے مال بہت لوٹا

مگر اصلی قبضہ پایا اور لشکر واپس لایا دوسری فوج یزید بن مہلب کے سرداری میں جرجان و طبرستان خراسان
کے لینے کے لئے مامور ہوئی اس جوانمرد نے موقع پاکر بڑی جوانمردی دکھلائی اور کل ملک پر اپنی
حکومت جمائی — یہہ خلیفہ بڑا جوانمرد بھی عالی ہمت تھا مگر یہہ عیب اس مین تھا کہ کھانا بہت کھاتا تھا
کبھی سیر نہوتا ابوالاسود علامہ نے اسکے وقت نحو کا علم ایجاد کیا تمام عرب مین اسکو رواج دیا دو سال
آٹھ مہینے خلافت کی ۹۹ سنہ ہجری مین مرگیا پرخوری اس خلیفہ کی یہانتک درج تواریخ ہے کہ ایک
مجلس مین ستر انار ایک حلوان کا گوشت چھ مرغیان اور چھ سیر طائف کا منقی کھا گیا اور ایکدن
کہ اوسکی مرگ کا دن تھا دو ٹوکرے بھرے انجیر اور انڈون کے بھرے ہوئے تمام دکمال یہہ کھا گیا اور
بند ہیضہ ہوکر مرگیا اس خلیفہ نے حلب مین بڑی عالیشان مسجد بنوائی جیسے کہ ولید نے دمشق مین بنائی تھی

عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم

بنی امیہ کے خاندان مین یہہ خلیفہ نہایت نیکوکار و خداپرست عادل با انصاف مشہور ہے اسنے
اچھے اچھے کام عدالت و انصاف کئی اور نیکنام رہا مرتضی علی کا سب جو معاویہ کی عہد سے برسر
منابر کیا جاتا تھا اسنے موقوف کیا کربلا کے روضے دوبارا بنوائے اسکے وقت کوئی کسی طرح کا فساد
برپا نہوا دو سال پانچ مہینے اسنے خلافت کی انتیس ۲۹ سال کی عمر پائی سنہ ۱۰۱ ہجری مین مرگیا
اسکے مرنے کے باب مین اکثر اہل تواریخ کا قول ہے کہ یزید عبدالملک کے بیٹے نے اسکو زہر دیا تھا
جسکے سبب سے یہہ شہید ہوا باعث اسکے زہر دینے کا یہہ تھا کہ اسکی رغبت سادات کیطرف بہت
تھی باغ فدک بھی اسنے سادات کو دیدیا تھا اور چاہتا تھا کہ کبھی لائق سید کو اپنے حین حیات ولیعہد
کرے اور خلافت کا حق حقدارون کے حوالے کرے اس لئے بنی امیہ کے خاندان کے لوگ اسکی جانی
دشمن ہوئے اور زہر دیکر مار ڈالا ابن خلیفہ نے مسجد نبوی کو وسیع کیا اور حضرت کی بی بیون کا
گھر بھی مسجد کے شامل کردیئے کہ اوس سے میدان مسجد کا دو سو ہاتھ لمبا ہوگیا اسکے غلام نے اسکو
ایکہزار دینار کے لالچ سے زہر دیا مرض الموت کی حالت مین اسنے غلام کو تنہائی مین بلایا اور
حال پوچھا اوسنے قبول کرلیا کہ مینے تمکو زہر دیا ہے اور دینار جو لئے تھے پیش کردیئے

خلیفہ نے دینار رادھے لیکر بیت المال مین بہجوا دیئے اور غلام سی کہا کہ بہاگ جا نہین تو بکر قصاص مین مارا جائیگا چنانچہ وہ بہاگ گیا ❊

یزید بن عبد الملک

یہہ خلیفہ نہایت خود پرست خود پسند تہا بد مزاجی اسکی مزاج مین بدرجہ کمال تھی ہر ایک بات مین اپنی رائے کو بہتر جانتا کسیکا کہا نہین مانتا تہا اسکے وقت یزید بن مہلب نے باغی ہوکر بصرہ پر تسلط کرلیا اُسکے استیصال کے لئے خلیفہ نے مسلمہ اپنے بہائی کو ایک جرار فوج دیکر بہیجا جب یہہ بصرہ پہونچا فریقین مین سخت لڑائی ہوئی آخر مسلمہ نے فتح پائی اور یزید بن مہلب قتل ہوا - چار سال کی خلافت کے بعد ۱۰۵ہجری مین یہہ خلیفہ مرگیا اسکے مرنے کی ایک عجیب کہانی اسکے جہل کی نشانی سطر ہے کہ اس خلیفہ کے محل مین ایک خوبصورت کنیز تہی خلیفہ اُسکا عاشق زار تہا ایکروز خلیفہ اُس کنیز کو ساتھہ لیکر باغ کی سیر کو گیا اور آپسمین ملکر دونو بہار گلزار کی بہار دیکہہ رہے تہے پہرتے پہرتے ایک انگور کی درخت کے پاس جا پہونچے ایک ایک خوشہ دونو نے توڑلیا اور یہہ انداز شروع کیا کہ جو انگور کا دانہ خلیفہ کنیز کیطرف پہینکتا وہ اُسکو منہہ مین لے لیتی زمین پر گرنے نہ دیتی اور جو دانہ وہ خلیفہ کی طرف پہینکتی اُسکو خلیفہ مُنہہ پسار کر منہہ مین لے لیتا گرنے ندیتا اسی طرح آپس مین نازو انداز ہوتے رہے آخر ایک دانہ موت کا بہانہ جو خلیفہ نے پہینکا اور کنیز نے دوڑکر منہہ مین لیا وہ بجای زبان پر نہ ٹہرا فی الفور گلے مین اُتر گیا اور سانس کو بند کرلیا اور اُسی صدمہ سے ایک دم مین کنیز تڑپ کر مرگئی کنیز کے مرنے کا خلیفہ نے سخت غم کیا تین روز تک اُسکی نعش کو دفن ہونے ندیا اور اُس تین روز کے عرصہ مین کئی مرتبہ اُس مُردہ کے ساتھہ مباشرت کی چوتہے روز علمائے سمجہایا اور ایسی بدحرکت سے منع فرمایا تو کنیز کے دفن کرنے کی اجازت دی مگر خود بہی اوسی اندوہ بیمار ہوا اور نہایت غم والم کے ساتھہ چند روز مین مرگیا ❊

ہشام بن عبد الملک

بیالیس سال کی عمر مین اس خلیفہ نے خلافت پائی اگرچہ سخت بد مزاج تہا مگر ملک کا انتظام

سلطنت کا کام اسنے بخوبی انجام دیا اِس نے اپنی فوج ترکستان کی مہم پر مامور کی والی ترکستان نے
بہی مقابلہ پیش آیا مگر شکست کہائی اور مسلمانون نے فتح پائی - زید بن زین العابدین بن حسین
نے اسکے وقت دعوی امامت کا کیا اور خلافت کے حصول کی امید پر اُسنے ہزارون خیرخواہ اپنے
ساتہہ جمع کر لئے مگر جب جنگ کا موقع آیا تمام شیعے بہاگ گئے اور زید تنہا بیکس و بے یار شہید ہوئے
اس خلیفہ نے اپنی مملکت کو وسیع کیا بڑے بڑے متمردون سے خراج لیا اکثر تہہ اِس ترکستان
کے ساتہہ یہہ حج کرنے کے لئے مکے مین گیا کہ چہہ سو اونٹ صرف اسکی پوشاک و تجمل کے اسباب کا لدا ہوا
اسکے ساتہہ تہا علاوہ اسباب سلطنت کا کہ کسقدر تہا اسی پر خیال کر لینا چاہیئے اُنتیس برس اِس نے
خلافت کی اکہتر برس کی عمر پائی سنہ ۱۲۴ ہجری مین مر گیا لیلی و مجنون دونو عاشق و معشوق اسکے
ہمعصر تہے اسکے عہد مین بلاد روم کیطرف قیصریہ وغیرہ فتح ہوئی کوچک ایشیا اور وسط ایشیا مین
بہی فتوحات حاصل ہوئین مسلمانی فوج نے فرانس مین جا کر بڑے بڑے جنگ کئے چارلس مارٹل جب
شاہ فرانس بڑی جراءت کے ساتہہ مقابل ہوا اور مسلمانی لشکر کو پسپا کیا ؂

ولید بن یزید بن عبد الملک

یہہ خلیفہ مزاج کا تیز سخت خون ریز تہا ہزارون آدمی بے گناہ اس نے قتل کرا دئیے صدہا قید خانون
مین ڈلوا دئیے یحیی بن زید بن علی بن حسین کو اسنے شہید کیا سلیمان بن ہشام اپنے چچا کے بیٹے کو
جسنے خلافت کا دعوی کیا تہا اسنے پکڑ کر سخت قید مین ڈالا اور ذلیل ایسا کیا کہ اُسکی ڈاڑہی منڈوا کر
سر دربار تازیانے مارے ہشام کے زن و فرزند اہل و عیال تمام و کمال اسنے قید کر لئے خالد بن عبد اللہ قسری
کو اسنے ناحق قتل کیا اسلئے کہ خلیفہ اہل سنت کے مذہب سے بد اعتقاد ہو کر زندیقی مذہب کا پابند ہو گیا
تہا خالد بن عبد اللہ کو اسنے زندیقیون کی عداوت کے سبب قتل کرایا جب خلیفہ کی دائم الخمری و زنا
کاری و بد مزاجی و خونریزی سے اہل دربار تنگ آگئے تو سب نے ملکر اسکو مار ڈالا ایک سال تین مہینے
اسنے خلافت کی اس خلیفہ سے حمص اور فلسطین کے لوگ جو شام کے جنوبی حصے کنعان کے رہنے
والے تہے بگڑ گئے اور انہین نے اسکو قتل کیا -

یزید بن ولید بن یزید بن عبد الملک

باپ کے قتل ہونیکے بعد یزید نے سر دربار زندیقی مذہب سے توبہ کی اور خلیفہ بنا اسکے اوضاع و اطوار و اخلاق اُسکے باپ کے برخلاف سب نیک تھے مگر اُسکی عمر نے وفا نہ کی اور صرف چھہ مہینے سلطنت کر کے طاعون کی مرض سے مر گیا اپنی سلطنت کے وقت یہہ یزید ناقص کے نام سے مشہور ہو گیا تھا کیونکہ سلطنت پر خلیفہ ہو کر اُسنے فوج کی تنخواہین کم کر دی تہین اس خلیفہ کی والدہ جسکا نام شاہ فرند تھا یزدجرد بادشاہ کی پوتی تھی اور اُسکے نانا کی والدہ نوشیروان کی پوتی تھی اور اسکے پڑنانا کی والدہ بھی بہت عالی قدر شہزادی صاحب جاہ خاقان کی بیٹی تھی اور اسکے نانا کی نانی قیصر روم کی بیٹی تھی اسکے عہد مین راگ رنگ اور میخواری کا چرچا دار الخلافت مین بہت ہو گیا تھا مگر خلیفہ بذات خود شراب نہین پیتا تھا۔

ابراہیم بن ولید بن یزید

یہہ خلیفہ صرف تین مہینے خلافت کی تخت پر سریر آرا رہا اسکے خلیفہ ہونے ہی مروان خلیفہ کا سپہ سالار جو ارمینیہ کا حاکم باغی ہوا اور یہہ خود فوج لیکر اُسکی سرکوبی کے لئے گیا مگر جنگ مین شکست فاش کہا کر خلافت سے دست بردار ہوا اور مروان سے بیعت کر لی تسپر بھی بحالت قید قتل ہوا۔

مروان بن محمد

یہہ خلیفہ اگرچہ بڑا منتظم و عقیل تھا مگر اسکے وقت خلافت کا انتظام بالکل بگڑ گیا جا بجا فساد برپا ہوا اول سلمان بن ہشام نے خلافت کا دعویٰ کیا خلیفہ اُسکی سرکوبی کو خود گیا اور اُسکو شکست دی دوسرے عبد اللہ بن معاویہ نے خروج کیا بہت سا ملک اپنے دبا لیا تیسرے ضحاک نام ایک شخص نے شورش اٹھایا۔ چوتھے ایک شخص طالب الحق نام مین کیطرف باغی ہوا۔ پانچوین ابو حمزہ نام ایک امیر خلیفہ سے باغی ہو کر مکہ و مدینہ پر قابض ہو بیٹھا خلیفہ نے ایک جرار فوج اُسکی گرفتاری کو مامور کی وہ مقابلہ پیش آیا اور جنگ مین مارا گیا چھٹے ابراہیم بن محمد بن علی بن عباس نے امامت کا دعویٰ کیا اور جا بجا اپنے گماشتے و نائب اُسنے دعوت کے لئے مامور کر دیے اور زر بہت سے

لوگ اوسکی امامت پر راضی ہو گئے خلیفہ نے اُسکو مکر و فریب کے ساتھ اپنے پاس بلا کر قتل کرا دیا اُسوقت تک اُسکی دعوت خفیہ تھی جب وہ مارا گیا اسکا بھائی ابو العباس برملا باغی ہوا پہلے کوفے کے لوگ اُسنے اپنے ساتھ ملائے اور جمعیت بہم پہونچا کر عام دعوت شروع کی یہہ حال سُنکر ہزاروں لوگ جو بنی امیہ کے ظلم سے بجان تنگ آئے ہوئے تھے اُسکے پاس آ گئے تمام عراق و خراسان بلکہ تمام جہان خلیفہ کیطرف سے پھر گیا بنی عباس کی بیعت مین آیا یہہ خبر جب خلیفہ کو پہونچی اپنی تمام فوج ہمراہ لیکر اُس اجتماع کے توڑنے کے ارادہ پر دار الخلافت سے نکلا مگر جنگ مین خود مارا گیا اور خلافت بنی امیہ کے خاندان کی ختم ہوئی چھہ سال اُس نے خلافت کی سنہ ۱۳۳ ہجری مین مقتول ہوا عرب مین اس خلیفہ کو مروان الحمار کہا کرتے تھے اسلئے کہ اُسکے خاندان کے بزرگ ایکسو برس سے حاکم ہوتے چلے آئے تھے اور حمار عرب مین اُسکا خطاب ہے یعنی جس کے خاندان کی حکومت ایکسو برس تک برابر قایم رہتی چلی آئی ہو۔ ڈاکٹر لٹینر صاحب مورخ سنین الاسلام مین اس سلطنت و خلافت کے زوال کی حالت اسطرح پر بطور خلاصہ بیان کرتے ہین کہ جب خلافت بنی امیہ کی بسبب نفاق باہمی و عیش و عشرت و کمال غفلت ضعیف اور کم ہمت ہو گئی تو بنی ہاشم پھر خواہان اس امر کے ہوئی کہ خلافت کے حاصل کرنے مین کوشش کرین اور اپنی گم گشتہ دولت کو پھر کوشش کر کے گھر مین لائین تو اون مین سے ایک شخص ابراہیم نام جسکا شجرہ نسب حضرت عباس رسول مقبول کے حقیقی چچا کے ساتھ ملتا تھا اس کام پر کمر ہمت باندہ لی اور اپنے آپکو امام قرار دیا اور بہت ملکون کو اپنی بیعت پر راضی کر لیا مروان نے اوسکو بمکر و فریب و قول و قسم اپنے پاس بلا کر قتل کرا دیا مگر ابراہیم نے اپنی خلافت و نیابت کا عہدہ ابو مسلم کو جو گودرز پہلوان ایرانی یا بذرجمہر حکیم کی اولاد سے تھا دیکر مروان کے پاس آنے سے اول خراسان کو بھیجا ہوا تھا یہہ شخص بڑا اولو العزم بہادر زبان آور لیئق آدمی تھا اسنے اپنی مفوضہ خدمتین بخوبی ادا کین اور ایک زمانہ کو جو بنی امیہ کے ظلم سے تنگ تھا اپنی اطاعت مین کر لیا خراسان کے ملک مین ابو مسلم نے خوب جمعیت بہم پہونچائی ایک بھاری لشکر اور سامان سلطنت کا

اوسنے قائم کرلیا اور نقیب آل محمد اپنا خطاب مقرر کرکے ستر لائق شخص بتیز نائب اور خلیفے ملکون مین روانہ کردیئے چنانچہ وہ بہی جسطرف کو گئے کامیاب ہوئے اوسوقت لباس لشکر عباسیکا سیاہ قرار پایا اور برابر خبر پہونچادی گئی کہ ماہ رمضان کے اخیر روز جہان جہان عباسیہ خیرخواہ ہون وہہ کہڑے ہون ادہر تو یہہ حال گزر رہا تہا ادہر ابراہیم امام مروان کی قید مین مر گیا اور اپنی زندگی سے ناامید ہوکر دشمن سفاح اپنے حقیقی بہائی کو امامت کی پگڑی دی وہ بہی ادہر کو گیا جابجا بروز مقررہ بلوا کرکے ملک گیری شروع ہوگئی اور تمام ملک الجزیرہ مین کہ دریائے فرات اور دجلہ کے درمیان آبادہی سفاح کی خلافت کی منادی ہوگئی سفاح نے محمد بن علی اپنے چچہ کے بیٹے کو بڑے لشکر کے ساتہہ مروان الحمار کی سرکوبی کو روانہ کیا وہ اوسوقت ایران کے دفع فساد مین مصروف تہا وہانسے واپس آیا اور عباسیہ لشکر کے ساتہہ پے در پے لڑائیان لڑا آخری شکست مقام زاب پر کہائی اور مصر کو بہاگا دشمنون نے پیچہا نچہوڑا آخر پکڑا گیا اور دریائے نیل کے کنارے مقام ذات السلاسل مین قتل ہوا اور لشکر عباسیہ دمشق مین داخل ہوا بنی امیہ کے خاندان کے اراکین و امراؤ اور اون کے متوسل بیدریغ تہہ تیغ ہوئے اور بڑے بڑے وزراء امراؤ خلافت بنی امیہ کی محمد بن علی کے روبرو حمام مین مارے گئے اور بنی عباس نے اون کے لاشون کا فرش بناکر اور اوسپر مسند بچہاکر بکمال خوشدلی کہانا کہایا بنی امیہ کے خاندان کا آدمی اوسوقت جہان ملتا تہا بلاتامل قتل کردیا جاتا تہا صرف اوس تمام خاندان سے ایک شخص عبدالرحمان نام افریقہ کیطرف بہاگ گیا تہا جسنے اندلس مین پہر سلطنت بنی امیہ کی قائم ہوگئی اور ۱۴۲ ہجری تک خلفائے عباسیہ کے مقابل مین آزاد خودمختار رہے ❖

تیسرا چمن - خلفائے بنی عباس کے بیان مین

ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عباس

بنی امیہ کے خلافت کے خاتمہ کے بعد یہہ پہلا خلیفہ بنی عباس کے خاندان کا خلافت کی تخت پر

بیٹھا اس نے بنی امیہ کے خاندان کا نام ونشان گم کر دیا ہزارون آدمی قتل کیئے سینکڑون کو
قید مین ڈالکر مار دیا باقیماندہ جلاوطن ہوکر بہاگ گئے بنی امیہ کا گورستان اسنے بیخ وبنیاد
سے اوکہڑوا کر اُن کی ہڈیان آگ مین جلائین راکہہ دریا مین پہنکوادی معاویہ بن ابی سفیان
و یزید سے لیکر مروان آخری خلیفہ تک کسیکے قبر کا نام ونشان باقی نرکہا ان کے بڑے بڑے
مکان عمارتین عالیشان بادشاہی سلمان گرائی گئے بیخ سی نکلوائے گئے چار برس نو مہینے اس خلیفہ نے
حکومت کی ۱۳۶ہجری مین دنیا سے کنارہ کیا خاک مین گزارہ کیا یہہ خلیفہ نہایت سفاک
وخونریز تہا اسواسطے سفاح اسکا خطاب قرار پایا مگر جسقدر یہہ خونریز تہا اوسیقدر زرریز تہا
موت اسکی چیچک کے عارضہ سے وقوع مین آئی مرض الموت مین منصور اپنے بہائی کو اسنے
خلیفہ کیا اس خلیفہ کے وقت ترک لوگ اس استحقاق سے کہ خروج کے وقت وہ خلیفہ کے حامی تہے
دربار مین دخیل ہوکر بڑے بڑے عہدون پر سرفراز ہوئے ٭

ابوجعفر منصور بن محمد عباسی المخاطب بہ مہدی

ابوالعباس کے مرنے کی بعد ابوجعفر منصور اوسکا بہائی خلافت کے تخت پر بیٹھا مزاج اس کا
خونریزی کیطرف بہت مائل تہا ادنا ادنی گناہ پر مجرم کو قتل کی سزا دیدیتا اسکی وقت مین
سلطنت کا انتظام خوب ہوا اور جن جن مفسدون نے فساد برپا کئی وہ اپنی اعمال کی سزا کو پہونچے
پہلے اسکی حقیقی چچہ کا بیٹا عبد اللہ بن علی بن عباس جو بڑا امیر کبیر تہا سلطنت کا دعویدار ہوا
بہت سی فوج اُسنے جمع کی اور شورش برپا کی خلیفہ نے ابومسلم خراسان کے حاکم کو اُسکے مقابلہ
کے لئے مامور کیا اور فریقین مین سخت جنگ ہوکر عبد اللہ مقتول ہوا اور مہم انجام کو پہونچی
چونکہ خلیفہ کے دربار مین ابومسلم ایک بہاری امیر صاحب تدبیر تہا اور اُسی کی عرقریزی و
جانفشانی سی بنی امیہ کا استیصال اور بنی عباس کی حکومت کا آغاز ہوا تہا اور اُسی کی تلوار
کے زور سے عبد اللہ دعویدار خلافت کا مقتول ہوا تہا اسلئے وہ اپنی خدمات کے غرور مین
مغرور ہوکر خلیفہ کے حکم کو نمانتا بلکہ اُسکو براے نام خلیفہ جانتا خلیفہ کو یہہ خود مختاری اسکی

پسند نہ آئی اور چاہا کہ کسی طرح اُسکو قید کرے اپنے اختیار کو فروغ دے یہہ سوچ کر خلیفہ نے فرمان
اُسکی طلبی کا جاری کیا مگر وہ خلیفہ کے ارادہ سے متوہم ہو کر نہ آیا خلیفہ نے ایک عہد نامہ بھجوایا اور عہد
و رسول کو اپنے عہد پر ضامن دیا اور بظاہر اُسکی تسلی کر دی عہد نامہ کے پہونچنے کے بعد وہ حاضر
ہو گیا بظاہر خلیفہ اوس پر مہربان تھا در پردہ اسکے قتل کا سامان تھا آخر یہہ نوبت آئی کہ
اُس نمک حلال امیر نے خلیفہ کے ہاتھہ سے شہادت پائی - دوسری شورش جو اس خلیفہ کے
عہد میں ہوئی سنباد مجوسی نیشاپوری کا فساد ہے اُس نے سخت شورش برپا کی بہت سا ملک
اپنے قبضہ میں لے لیا خلیفہ نے جمہور بن مراد امیر کو ایک برجستہ فوج کے ساتھہ اُسکی سرکوبی کے
لئے مامور کیا مجوسی بہت سے لڑائیاں لڑا آخر مقتول ہوا - تیسرے راوندیہ قوم اس خلیفہ کے
وقت میں بر سر فساد ہوئی اور چاہا کہ اپنے نو ایجاد مذہب کو پھیلائیں سلطنت کی بنیاد ڈالیں
خلیفہ نے اس قوم کی سرکوبی سے بخوبی کی اور ایک ایک مفسد کو اُنمیں سے قتل کیا سنہ ۱۴۵ ہجری
میں خلیفہ نے شہر بغداد کی آبادی کی بنیاد رکھی اور زر کثیر خرچ کر کر اسکو آباد کیا پانچ برس کے
عرصہ میں اسکی عمارت باختتام پہونچی پہلے اس مقام پر دجلہ دریا کے کنارے نوشیروان عادل کا باغ
بنا ہوا تھا مقام نہایت سرسبز اور باغ داد کے نام سے مشہور تھا خلیفہ نے اُسی باغ کی مقام پر
شہر کی تعمیر شروع کی اور بہت توجہ کے ساتھہ تھوڑے سی عرصہ میں ایک شہر نمونہ بہشت
آباد کر دیا سنہ ۱۵۸ ہجری میں بائیس سال کی حکومت کے بعد تریسٹھہ برس کی عمر میں مر گیا خلیفہ
بہادر و منتظم تھا علم کو اس نے بڑی ترقی اور فوج کو رونق دی خزانہ بہت سا جمع کیا خانۃ الخلفا
خطاب لیا بخل بھی اسکی طبیعت میں کمال تھا اور اہلکاروں سے کوڑی کوڑی کا حساب لیتا
تھا اخلاق کے علوم کے رواج میں اس نے بہت کوشش کی بنی فاطمہ کے خاندان کے ساتھہ اس نے
عداوت ڈال لی اور امام حسن کی پڑوتے امام محمد کو شہید کیا اسبات پر امام محمد کے بھائی نے
خروج کر کے واسط اور اہواز پر قبضہ کیا اور لڑائی میں مارا گیا بہت سے جزائر مثل قبرس
وغیرہ اسکے وقت میں فتح ہوئی اور قیصر روم سے کتب علمیہ کے ترجمے اسنے منگوائے اور فلاسفہ

نظم ہاتھ پاؤں پیپلا اور ہی فارسی سنسکرت کی کتابیں عربی میں ترجمہ ہوئیں کلیلہ دمنہ کا ترجمہ بھی عربی
میں ہوا کتابوں کی جلدیں تیار ہوئیں کیونکہ اس سے پہلے علما مسایل مذہبی و علمی و تاریخی زبانی
بیان کیا کرتے تھے اور تحریریں کہال اور چہال اور پتون پر ہوتی تہیں اسکے وقت ہر ایک
علم کی تحریرین شروع ہوگئیں چنانچہ ابن جریج مکہ میں اور مالک مدینہ میں اور اوزاعی شام میں
اور ابن عروبہ و حماد و ابن سلمہ وغیرہ بصرہ میں اور معمر یمن میں سفیان ثوری صاحب تصوف کوفہ
میں علوم کے امام قرار پائے احادیث کی کتابیں بروایات صحیحہ تحریر ہوئیں اسی کے وقت میں امام
ابو حنیفہ کوفی نے فقہ میں اجتہاد کا جہنڈا بلند کیا اور دینی علم میں اپنی رائے ظاہر کی محمد بن اسحاق
نے کتاب سیر و المغازی سے تاریخ کا ڈہنگ نکالا اسحاق ابن حسین نے علم ہیئت میں شہرت پائی
بختیشوع بن جبرئیل ماسویہ و بختیشوع وغیرہ بڑے بڑے طبیب تہے غرض کہ ہر ایک علم کی ترقی خلیفہ کی قدردانی
کا نتیجہ تہا نجوم کے علم کیطرف خلیفہ کی کمال توجہ تہی اور اپنے عجمی غلامون کو اسنے بڑے بڑے
عہدے دیکر عربون پر مقدم کیا لمبی ٹوپیان سیاہ رنگ اپنی فوج کو پہنائیں ✣ اسکے وقت
روم کا فرمان روا پہلے جرجین تہا پہر قسطنطین ہوا جس نے شہر قسطنطنیہ آباد کیا اور وہ
اب تک آباد ہے ✣

ابو عبد اللہ محمد بن ابو جعفر مہدی منصور عباسی

اس خلیفہ نے اپنے باپ کے تخت پر تخت نشین ہو کر بغداد کو دار الخلافت بنایا اسکی قدردانی و جوہر
شناسی کے سبب بڑے بڑے علما و فضلا صاحب علم و ہنر بغداد میں آکر سکونت پذیر ہوئے اور وہ شہر
علم و ہنر و فضل کا ایک معدن بن گیا۔ اسی خلیفہ کے وقت مقنع نام ایک شعبدہ باز نے ماوراء النہر میں خدائی
کا دعوی کیا اور بہت سے جاہلوں بیعلموں کو اپنا تابعدار بنالیا خلیفہ نے ایک لشکر جرار اسکی استیصال
کے لئے بہیجا وہ کئی لڑائیاں لڑا آخر میدان سے بہاگ کر قلعہ کش میں قلعہ بند ہوا مسلمانوں نے قلعہ کا
محاصرہ کرلیا مدت تک محاصرہ رہا محاصرہ کے وقت وہ سر شام اپنی شعبدہ سے ایک مصنوعی چاند نخشب کے
چاہ سے نکال کر زیر آسمان نمودار کردیتا اسکی روشنی دو دو فرسنگ تک زمین کو روشن کرتی

ایسے ایسے اور بھی شعبدے وہ دکھلاکر اپنی خدائی کو ثابت کرتا مگر مسلمان اُسکی فریب مین نہ
آئے اور محاصرہ مین اُسکو سخت تنگ کیا محاصرہ مین تنگ آکر پہلے اُسنے شراب مین اپنے ہمراہیون
کو زہر دیا اور اُنکے جسمون کو تیزاب خمون مین ڈالکر گلا دیا پھر خود بھی ایک خم مین بیٹھکر
گل گیا اس عمل سے اُسکا مطلب یہہ تھا کہ مرگئے بعد بھی اُسکے معتقد یہہ اعتقاد رکھین کہ ہمارا خدا
قلعہ کے اندر سے گم ہوگیا مگر یہہ فریب اُسکا کہل گیا کیونکہ ایک عورت نے جو قلعہ کے اندر تہی مقنع
کے اس ارادہ سے مطلع ہوکر شراب زہر آمیز نہین پی تہی اور اپنے آپ کو اُسکی نظر سے چھپا رکھا تھا
جب وہ بھی مرگیا تو اُسنے قلعہ کا دروازہ کہولدیا اور مسلمانون کو قلعہ مین بلالیا تیزاب کے
خمون مین مسمومون کی جسم کا نام و نشان باقی نہین رہا تھا صرف اُنکے جسم کے بال باقی تہے جو
تیزاب مین بہی گلنی نہین پائے تہے بڑا گناہ جو اس خلیفہ سے وقوع مین آیا یعقوب بن داؤد
وزیر کا قید کرا دینا ہے مجمل حال اُسکا یہہ ہے کہ یہہ وزیر صاحب عقل و تدبیر خلیفہ کا خاص مشیر تہا خلیفہ
کو اُسپر نہائت اعتبار تہا ہر ایک کام مین اُسکو کامل اختیار تہا خلیفہ نے جب اُسکا پایہ اس پایہ کو
پہونچایا حاسدون کو سخت حسد ہوا اور سب نے ملکر خلیفہ کی مزاج کو وزیر کیطرف سے برگشتہ
کردیا اور اُسنے بے تحقیق ایسے خیرخواہ کو کنوئین مین ڈلوادیا سولہ برس تک اُسی کنوئین
مین وہ مقید رہا آخر ہارون رشید نے اپنی خلافت کے وقت اُسکو رہا کیا اور وزیر بنایا مگر اُسنے
یہہ عہدہ منظور نہ کیا اور تارک الدنیا ہوکر فقیر بنگیا - اس خلیفہ نے ملحدون اور زندیقون کی
کتابون کو ترجمہ کرایا جب اُنکا اعتقاد برخلاف اسلام کے پایا تو اُنکو اسیر کیا بہت سے اُن مین سے
قتل کرائے سنہ ١٦٩ ہجری مین یہہ خلیفہ مرگیا تینتالیس برس کی عمر پائی گیارہ سال خلافت کی
بغداد مین مدفون ہوا اس خلیفہ کے وقت اسلام کا لشکر پہر ہندوستان کیطرف حملہ آور ہوا
اور سندہ کے علاقہ مین ملک ٹہٹہ مفتوح ہوا روم کی علاقہ پر اسنے اپنے بیٹے ہارون رشید کو
بیشمار فوج کے ساتہ مامور کیا اگرچہ وہ خوردسال لڑکا تہا مگر اپنے اقبال و جوانمردی کی رو سے
پے درپے فتوحات حاصل کرتا ہوا خلیج قسطنطنیہ تک جا پہونچا اور دشمن کی لوٹ سے بقدر ہاتہ آئی

کہ تمام لشکر مالا مال ہو گیا لاکھوں روپیہ کا نقد و جنس حاصل ہوا اور گھوڑے اسقدر ملے کہ ایک ایک گھوڑا ایک ایک درہم کو فروخت ہوا اس خلیفہ نے شاہانہ شان و شوکت بہت بڑہایا بغداد اور مکہ معظمہ کے رستہ مین جابجا اسنے عمارتین و سرائین و تالاب بنوائی مدینہ و یمن و مکہ و بغداد کے رستون مین اسنے اونٹون کی ڈاک قائم کی مسجد الحرام کی مکان کو وسیع کیا اور بہت سے مکانات خرید کر اسکے شامل کئے اسکے وقت شریک نام ایک فاضل متبحر اور دیندار تارک الدنیا مشہور تہا خلیفہ نے اوسکو روبرو بلایا اور تین امر کی درخواست کی کہ یا عہدہ قضا کو قبول کرے یا خلیفہ کے لڑکون کو پڑہائے یا خلیفہ کے ساتھہ ایک نوالہ کہانی کا کہائے شریک نے عہدہ قضا اور خلیفہ کی اولاد کی تعلیم سے انکار کیا اور ایک نوالہ طعام کا خلیفہ کے ساتھہ ملکر کہانا منظور رکہا جب دستر خوان شاہانہ بچہا اور رنگا رنگ کہانے پر ذائقہ روبرو لاکر رکہے گئے تو شریک ایک نوالہ کہاتے ہی اوسکے ذائقہ پر محو ہو گیا اور پیٹ بہر کے کہانا کہا لیا بعد فراغت کے خلیفہ نے نہایت خوش ہوکر شریک کے خدمتمین التجا کی کہ اگر دو وقت کہانا میرے ساتھہ آکر کہایا کرین تو مین نہایت خوش ہونگا شریک نے بڑی خوشی کے ساتھہ منظور کیا چند روز کہانا کہلا کر جب خلیفہ نے اوسکو ممنون کر لیا تو عہدہ قضا کا خلعت اوسکو بخشا وہ انکار نکرسکا چار ماہ کے بعد حکم دیا کہ قاضی رات کے وقت جب کہانا کہانے کو آیا کرے دو گہنٹہ تک خلیفہ کی اولاد کو پڑہایا کرے وہ بہی شریک کو منظور کرنا پڑا غرض بادشاہی طعام کے ایک لقمہ لذیذ نے شریک کے عقل و ہوش و ترک دنیا و حشمت کو خاک مین ملا دیا اور کہانے کے طمع پر اوسکو ہر ایک بات منظور کرنی پڑی جسسے اوس نے پہلے سخت انکار کیا تہا ؎ طمع بگسلد دیدہ ہوشمند ٭ دہار د طمع مرغ و ماہی بہ بند۔

موسی ہادی بن محمد مہدی

محمد مہدی کی وفات کے بعد موسی ہادی تخت نشین ہوا اسکے وقت حسین بن علی بن حسن بن علی نے مکہ مین شورش برپا کر کے مکے پر قبضہ پا لیا عمر بن عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب جو خلیفہ کیطرف سے مدینہ کا حاکم تہا اپنی فوج لیکے گیا اور فریقین مین لڑائی ہوئی آخر مدینہ

کی فوج نے شکست پائی اور عمر مارا گیا اور مکہ و مدینہ دونو شہروں مین حسین کی عملداری ہو گئی
یہہ خبر پاکر خلیفہ نے محمد بن سلیمان ایک امیر کو بشمار لشکر دیکر حسین کے مقابلہ کیے لیئے مامور کیا جب حسین
گیا اور پیے در پیے لڑائیاں لڑا آخر حسین نے شہادت پائی — چونکہ اس خلیفہ کی وقت زندیقوں نے
بڑی طاقت حاصل کی تہی اور زندیقی مذہب بہت جاری ہو گیا تہا اور زندیقوں نے عبد اللہ
بن مقنع کو امام بناکر جابجا شورش برپا کر دیا تہا اسلیے خلیفہ بدل انکی سرکوبی کیطرف متوجہ ہوا
اور بہت سے قتل کرائے ہزاروں کو قید کر کر مار دیا ۱۶۹ھ میں یہہ خلیفہ مرگیا دس برس ایک مہینا
تین ماہ حکومت کی چھبیس برس کی عمر پائی بغداد کے مقبرہ سلطانی میں مدفون ہوا — یہہ پہلا خلیفہ ہے
جسکی اردلی مین فوج برہنہ تلوارین لیکر دوڑے اس خلیفہ کو لوگ طبق کہتے تہے سبب اسکا یہہ ہے
مین اسکے دونو ہونٹہ کہلے رکہنے کی عادت تہی مہدی نے ایک خادم تعینات کیا اور حکم دیا
کہ جب یہہ ہونٹہ کہولے وہ کہہ دیوے اطبق یعنے ہونٹہ بند کر اس لفظ کی یہاں تک شہرت ہوئی
کہ اسکا خطاب بہی اطبق قرار پا گیا — اس کی خلافت کے بعد اسکا ارادہ ہوا کہ ہارون رشید کو
مار ڈالے اسواسطے اسکی والدہ نے اسکو زہر دیکر مار دیا اور ہارون رشید کی جان بچائی —

ہارون الرشید بن جعفر بن محمد مہدی

عباسی خلیفوں کے خاندان مین یہہ خلیفہ بڑا عالی دماغ اپنے بزرگوں کے گہر کا چراغ عادل
باذل بہادر سخی خوش مزاج شیرین کلام عالم و فاضل و شاعر مشہور ہے اسکے وقت خلافت نے
ترقی پائی مملکت وسعت مین آئی علماء و فضلا و حکما اسکے مشیر ہوئے اہل علم و ہنر امیر ہوئے اسکی بی بی
زبیدہ خاتون بہی بڑی عاقلہ و لائقہ فاضلہ و عالمہ و سخیہ و متقیہ تہی ایکہزار کنیز حافظ قرآن
ہر وقت اوسکی صحبت مین حاضر رہتی تہی وزیر اس خلیفہ کے یحیے برمکی و جعفر برمکی تہے جنکا
اختیار کل سلطنت پر تہا اونکا اختیار و حکم خلیفہ کی کل مملکت و خلافت و دولت پر حاوی
تہا اس خلیفہ کا خطاب واسطۃ الخلفا مقرر ہو گیا تہا کیونکہ واسطہ عرب کے محاورہ مین آس فریدے
کو کہتے ہین جو موتیوں کے ہار کے وسط مین ہوتا ہے اس کے وقت یونان پر لشکر اسلام فتحیاب

ہوا اور یونان کا تمام علاقہ خلیفہ کا خراج گزار بنا اور روم کی سرزمین مین شہر ہرقلہ فتح ہوکر
اوسکا متعلقہ ملک مسلمانون نے لے لیا قلعہ صقلیہ جو بڑا نامی و مضبوط قلعہ تہا لشکر اسلام نے
مفتوح کیا فارس کے ملک کو بہی خلیفہ نے فتح کرکے باغیون کی بستیون کو آگ لگا دی اور سولہ ہزار
قیدی وہان سے گرفتار کیا خراسان کے ملک کا دورہ بہی خلیفہ نے بذات خود کیا عمر خورد سالی مین
قبل از خلافت بہی بہت لشکر روم کی فتوحات مین کئی سال تک مصروف رہا اور پے در پے
ملک فتح کرتا ہوا خلیج قسطنطنیہ تک جا پہونچا تہا ذاتی بہادری و شجاعت خداداد اسکو حاصل
تہی جنگ کے وقت کبہی خوف و ہراس اسکی طبیعت پر غالب نہین ہوتا تہا اول اس نے اپنے بیٹے
محمد کے لئے ولیعہدی کی تجویز کی اور امین خطاب دیکر لوگون کی بیعت اوسکی ہاتہہ پر کرائی پہر
عبداللہ دوسرے بیٹے کے لئے بیعت لیکر اوسکو مامون کے خطاب سے مخاطب کیا اور ملک خراسان
و فارس کی حکومت و بادشاہت اوسکو سپرد کی پہر تیسرے بیٹے قاسم کے لئے بیعت لیکر موتمن
اوسکو خطاب بخشا اور تمام علاقہ جزائر اور حدود کا اوسکے سپرد کیا معتصم چوتہا بیٹے کو اپنی بالکل
محروم رکہا جو بالکل اُمی و ناخوانده تہا مگر تقدیر الٰہی اوسکے برخلاف تہی کہ آخر وہ خلیفہ بہی ہوا
اور خلافت بہی آخر تک اوسکی اولاد مین رہی اس خلیفہ نے شہر طرسوس اور مصیصہ اور مرعش
کو آباد کیا اور یہہ تینون شہر بہت جلد خلیفہ کی توجہ سے آباد ہو گئے اہل علم کی جلسے اور مجلسین
ہر ایک شہر مین مقرر فرمائین اوسوقت خلیفہ کی قدر دانی کے سبب سے بڑی کتابین عربی
زبان مین تصنیف ہوئین کتاب الف لیلہ کا آغاز ہوا اور تیس راتین اسکے وقت تک بانجام
پہونچ گئین بغداد اور کوفہ اور اسکندریہ مین علوم دینی و دنیاوی کے بڑے بڑے مدرسے
جاری ہوئے حقیقت مین سلطنت اسلام و دین محمدی کی یہہ اوج کا وقت تہا کہ خلیفہ اور
اوسکے ارکین جامع خلافت و سلطنت و علوم و فنون تہے اس خلیفہ کے مزاج مین تعصب نہ تہا
ہر ایک مذہب کے بادشاہون کے ساتہہ بے تکلف و بے تعصب خطوط و تحائف کی آمد و رفت او ر
احتیاط جاری تہا یہودی و عیسائی و پارسی و ہندو فضلا و علما دربار مین حاضر رہتے تہے

شامل مین شہنشاہ فرانس کے ساتھہ اس خلیفہ کی دوستی قایم ہوئی اور فریقین کیطرف سے شاہانہ تحائف آتے جاتے تہے اور ایکمرتبہ جو خلیفہ نے اوسکے پاس تحائف روانہ کئی تو اوس مین ایک گہری قیمتی بغداد کی ساخت موجود تہی تجارتنے بہی اسکے وقت بڑی ترقی کی دور دور سے تجار اجناس نفیسہ لیکر اسکے ملک مین آتے اور کامل فائدہ اوٹہاتے ملکہ اریمینی جسکی سلطنت روم مین تہی اسکے وقت سرکش ہوگئی خلیفہ ادہر کو لشکر لیجانے کے لئے جہاز تیار کرلئے اور بے تعداد فوج لیجاکر اوسکو شکست دی اور بڑی دولت خراج مین لی یوروپ کی ولایت مین بہت سے ملک فتح کئے جب یوروپ سے لشکر واپس آگیا تو بین نیکو فورس یعنی نقفور بادشاہ روم نے خلیفہ کے نام نامہ لکہا اور درج کیا کہ عورت کی عقل ناقص ہوتی ہے ملکہ اریمینی بفرمانفرمائے سابق روم نے جو کچہہ کیا سو کیا اب جو مین تاجدار روم کا ہون آپ کو چاہیے کہ جسقدر دولت آپ ملک سے لے گئے ہین واپس بدین خلیفہ نے جب یہہ خط پڑہا غضب کی آگ سے لال ہوگیا چہرہ سے خون ہی جوش کے ٹپکنے لگا اوسوقت حاضرین دربار مارے خوف کے کانپنے لگے ہر ایک شخص اپنے اپنے گہر ٹل کر چلا گیا کسیکو یہہ طاقت نہوئی کہ خط کا مضمون دریافت کرسکے وزیر الممالک بہی اوسوقت الگ ہوگیا اور خلیفہ نے اپنی قلم سے اوس خط کی پشت پر یہہ جواب لکہا کہ ہم نے تمہارا خط پڑہا جواب اسکا تم کان سے نہ سنوگے بلکہ آنکہہ سے دیکہہ لوگے یہہ جواب سفیر کو دیکر فوج کو روانگی کا حکم دیا اور بذات خود روم مین جاکر بڑے بڑے جنگ کئے اور فتوحات پے درپے حاصل کین اور خراج لیکر واپس آیا جب خلیفہ واپس بغداد مین پہونچا پہر نقفور نے سرکشی شروع کی جب یہہ خبر اہل دربار کو پہونچی مارے خوف کے کوئی خلیفہ کی خدمتمین یہہ خبر پہونچا نہین سکتا تہا آخر عبد اللہ بن یوسف شاعر نے وہ مضمون نظم مین منظوم کرکے خلیفہ کو سنایا اور خلیفہ نے بڑے زور و شور سے روم پر فوج کشی کی اور اسقدر زور و شور سے لڑا کہ دشمن کے مسکن و قلعہ خاک مین ملا دئے اور دشمن کو کمال ذلیل و عاجز کرکے دوبارہ تاج بخشی کی اور جرمانہ مین بڑی دولت حاصل کی

یہہ خلیفہ باوجود اس شجاعت و بہادری کی عیش دوست بہی تہا باگ کے سننے کا اسکو کمال شوق
تہا اور ابراہیم موصلی ماہر علم موسیقی جو اسوقت یگانہ زمانہ مشہور تہا اسکے دربار کا حاضر باش تہا یہہ خلیفہ
چوگان بہی کہیلتا اور آویزان نشانہ پر شرط باندہ کر تیر اندازی کرتا تہا اور حکم اندازی کا یہہ حال تہا
کہ کبہی تیر اسکا خطا نشانہ سے نہ گیا شطرنج کے کہیلنے کا بہی اسکو کمال شوق تہا ۲۳ برس اس خلیفہ
نے خلافت کی آخر سنہ ۱۹۳ھ مین چون برس کی عمر پاکر مر گیا اسکی بیماری کے وقت کسیکو یہہ نہی کہ یہہ
مر جایگا مگر بختیشوع حکیم نے معالجہ مین غلطی کی اور خلیفہ کی جان برباد ہوگئی اوسوقت لوگون کو یہہ
بہی ظن تہا کہ امین خلیفہ کے بیٹے کے حکم سے طبیب نے معالجہ برخلاف مرض کے کیا تہا تمام عمر اس خلیفہ کی
دینداری و نیکوکاری و عدل و سخاوت و نیکنامی و خوش انتظامی مین بسر ہوئی سوائے قتل امام موسے
کاظم بن جعفر بن باقر بن علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ کے اور کوئی خون ناحق اسکے ہاتہہ سے
سرزد نہین ہوا اگرچہ دلی ارادہ اسکا امام کے قتل پر قائم نہ تہا مگر معاندان اہل بیت محمدی
نے اسکو شک و شبہ مین ڈالکر یہہ عمل اس سے کرایا چونکہ بڑا اختیار اس خلیفہ کے وقت یحیے و جعفر
برمکی کو سلطنت کے کام مین حاصل تہا اور آخر کو وہ خاندان اسی خلیفہ کے ہاتہہ سے ایسا برباد ہوا
کہ نشان تک باقی نرہا اسواسطے مناسب و لابد ہے کہ انکا حال بہی اس مقام پر زیب اندراج پانے

حال خاندان برامکہ

اس خاندان کا حال کتب سیر سے ایسا دریافت ہوتا ہے کہ ابو العباس سفاح خلیفہ اول خاندان عباسیہ
کے وقت برمک نام ایک ترک بچہ نے بلخ سے آکر سفاح کی خدمت مین ملازمت اختیار کی
اور تہوڑے عرصہ اپنی جوانمردی و حسن خدمات کے سبب سے وزارت کی عہدہ تک پہونچ گیا اور
اوسکا بیٹا خالد اور اوسکا بیٹا یحیے اور اوسکا بیٹا جعفر پشت بہ پشت عباسی خلفا کی دربار مین
وزیر مدار المہام و صاحب اختیار ہوتے رہے ان وزرا نے خلافت کو بڑی ترقیان دین اور علوم
دینیہ و دنیاوی کو اس اوج پر پہونچایا کہ خلفا کا تمام قلمرو علاوہ معدن علم و ہنر ہوگیا اس خاندان
مین تمام زمانہ کی دولت جمع تہی لاکہون روپیہ روزمرہ خیرات کیا جاتا تہا غرض کہ ان کی

قسمت دولت و اقبال کی تشریح تحریر و تقریر سے افزون ہے ہارون رشید کی محبت جعفر کے
ساتھہ بکمال تہی اوسکو منظور نہ تہا کہ جعفر کو ایک دم بہی نظر سے غایب کرے اکثر اوقات زنانہ
محل مین اوسکی طلبی ہو جاتی تہی اور ساری ساری رات آپسمین گفتگوئین رہتی تہین
چونکہ خلیفہ کی محبت عباسہ اپنی بہن کے ساتھہ بہی بکمال تہی بسبب پردہ داری کے جب یہہ محل مین
طلب ہوتا تو عباسہ خلیفہ کے پاس سے اوٹھہ کر پردہ مین ہو جاتی خلیفہ بہن کا الگ رکہنا بہی منظور
نہ تہا تو یہہ حیلہ شرعی کر لیا کہ عباسہ کا نکاح جعفر کے ساتھہ صرف اسواسطے کر دیا گیا کہ جب جعفر آوے
عباسہ بہی بے حجاب بیٹھی رہے مگر جعفر سے خلیفہ نے عہد لے لیا کہ وہ کبہی عباسہ کو اپنی عورت نہ سمجھے
اور کبہی ہم بستری کا نام نہ لے چند سال اسیطرح گزر گئے اور جعفر کو کبہی یہہ خیال نہوا کہ عباسہ کے
ساتھہ ہم بستر ہو مگر عباسہ جعفر کے حسن و جمال پر دل سے عاشق تہی اور چاہتی تہی کہ کسیطرح اپنے
شوہر کے ساتھہ ہم بستر ہو اسباب مین وکلاے زنانہ کی معرفت جعفر کی خدمت مین عباسہ نے
کمال خواہش ظاہر کی مگر وہ بخوف خلیفہ کے اسبات کا روادار نہین ہوتا تہا آخر عباسہ نے جعفر
کی والدہ کو اپنا ذریعہ بنایا اور یہہ بات قرار پائی کہ جب جعفر خلیفہ کے پاس سے رات کو شراب پی
کر گہر آوے عباسہ کو خبر کر دیجاوے چنانچہ ایک روز ایسا ہی اتفاق ہوا اور عباسہ نے فی الفور
جعفر کے پاس جا کر بحالت بدمستی جعفر کے اوسکے ساتھہ ہم بستر ہوئی اوسی رات حمل رہ گیا جب وضع
حمل کے دن قریب آئے بہ بہانہ بیماری عباسہ خلیفہ کے پاس نہ آئی اور خلیفہ کو ہرگز اس امر سے آگاہ
نہونے دیا آخر بیٹا پیدا ہوا اور وہ لڑکا ایک معزز دایہ کو دیکر مکہ معظمہ کو بہیجدیا گیا وہان ہی وہ
پرورش پا کر چہہ برس کا لڑکا ہو گیا چونکہ جعفر کے حاسد بہت تہے ایک کنیزون مین سے اس راز کی خبر
ہو گئی اور اوسنے خلیفہ کو آگاہ کر دیا یہہ بات سنتے ہی خلیفہ غضب کے مارے کلپنے لگا
اور دل سے جعفر کا دشمن ہو گیا جب خلیفہ کی یہہ حالت دیکہی فضل بن ربیع جو کہ منصور اور
مہدی اور ہادی کے وقت سے حاجب تہا اور جعفر کے رتبہ کو دیکہکر جلا کرتا تہا عداوت
پر کمربستہ ہو گیا اور کہا کہ جعفر چاہتا ہے کہ خلافت علی کے خاندان مین منتقل ہو جاوے اور

اور ایک سید علوی کو کہ خلیفہ کے حکم سے قید تہا اوسنے چہوڑ دیا ہے یہہ بات سنکر جعفر سے خلیفہ نے
پوچہا کہ فلان علوی کہ بحالت قید تیری سپرد تہا کہان ہے اوسنے جواب دیا کہ موجود ہی خلیفہ نے کہا
کہ تمہین میری جان کی قسم وہ موجود ہے یہہ بات سنکر جعفر سمجہہ گیا اور کہا کہ اوسی مین نے چہوڑ دیا
اسلئے کہ اوسکا قید رکہنا نہ رکہنا یکسان تہا اگر اوسکی رہائی مین کسیطرح کا اندیشہ ہوتا تو قید رکہا
جاتا یہہ تقریر سنکر خلیفہ خاموش ہوا مگر جب جعفر اپنے گہر گیا خلیفہ نے اپنا غلام بہیجکر جعفر کا سر کٹوا منگایا
اوسکے خاندان کے لوگ جسقدر تہے بہت سے قتل کئے اور بہت سے مقید اور بعضون کو جلا وطن کر دیا
اور تمام خاندان کا مال و اسباب لوٹ لیا سب کو ٹکڑے کا محتاج کر دیا لاکہون روپیہ کی عمارتین
عالیشان برامکہ کی مسمار کر دین حویلیان بیخ سے نکلوا ڈالین جعفر کی عمر قتل کے وقت سینتیس برس کی
تہی اور سترہ برس تک وزارت کے عہدہ پر سرفراز رہا اس وزیر نے خالص سونے کو مسکوک کرایا اور وہ
خالص سونا اوسوقت زر جعفری کہلاتا تہا اور ابتک بہی خالص سونے کو زر جعفری کہتے ہین سخاوت و مروت ذاتی جعفر کی طبیعت مین درجہ
کمال تہی جسکی تشریح کتب تواریخ مین اکثر لکہی ہی ایک اونمین سے یہہ ہے کہ جعفر وزیر کے ساتہہ حاکم مصر کی کچہہ رنجش تہی
ایک شخص بیکار نے جو اس معاملہ سے بیخبر تہا ایک جعلی رقعہ جعفر کیطرف سے لکہہ کر حاکم مصر کے پاس گیا اور اوس
مین درج کیا کہ حامل رقعہ میرا دوست ہے جو مروت اسکی نسبت کیجائیگی مجہپر احسان ہوگا حاکم مصر کو
بسبب اسکے کہ دونو ایک دوسرے سے رنجیدہ تہے ایسے رقعہ کی تحریر کا کمال تعجب ہوا اور وہ رقعہ بجنسہ جعفر کے
وکیل کے حوالے کر دیا کہ وزیر سے اسکی تصدیق کرے جب وہ رقعہ جعفر کے پاس پہونچا بکمال حیرت
مین آیا اور ارکین مجلس سے مشورت لی کہ ایسے جعلساز کو سزا کیا ہونی چاہئے کسی نے قتل کسی نے
ہاتہہ کٹوا دینے کی تجویز کی مگر جعفر نے کسیکا کہنا نمانا اور رقعہ جعلی کی پشت پر لکہہ دیا کہ بیشک یہہ خط میرا
لکہا ہوا ہے اور حامل خط میرا کمال دوست ہے اور مین نے ہی اسکو آپکی خدمت مین بہیجا ہی اور اگر
جسقدر مروت ہوگی مجہپر ہوگی جب یہہ جواب حاکم مصر کے پاس گیا بہت خوش ہوا اور رنجیدگی بالکل
دور کر دی اور کئی لاکہہ دینار سرخ حامل رقعہ کو دیکر رخصت کیا وہ مال لیکر وہ جعلساز جعفر کی خدمت
مین آیا اور پانو پر سر رکہہ کر رونے لگا جعفر نے کہا تو کون ہے بولا مین آپکا چور جہوٹہا جعلساز ہون

جعفر نے کہا کہ بتلاؤ تو کیا ملا اوس نے کل مال پیش کیا اوسکو دیکھکر جعفر بہت خوش ہوا اور کہا کہ چند روز اب میرے پاس ٹھہرو اسی قدر مال اور اوسکے ساتھہ مل جائیگا چنانچہ وہ چند روز جعفر کے پاس رہا اور جعفر نے اوسے بہی زیادہ زر نقد دیکر اوسکو رخصت کیا جعفر کے مروت و احسان کے قصے اور بہی بہت مشہور ہین اگرچہ خلیفہ نے حاسدون کے کہنے پر غضب مین آکر جعفر کو قتل اور اوسکے خاندان کو برباد کیا مگر تا دم عمر افسوس کرتا رہا کیونکہ ہر ایک امر مین جعفر سچا اور خلیفہ جہوٹہا تہا جعفر نے عباسہ کے ساتہہ ہم بستری بہی اگرچہ باختیار خود و قیام ہوش و حواس جعفر نے نہین کی تہی اگر کرتا تو بہی مضائقہ نہ تہا کہ خلیفہ نے روبرو اپنی بہن کا نکاح جعفر کے ساتہہ کر دیا تہا پہر ہم بستری مین کون گناہ تہا اور علوی کے چہوڑ دینے مین بہی کسیطرح کا فساد برپا نہین ہوا تہا اور جعفر نے اگر حسب مصلحت وقت اوسکو چہوڑ دیا تو عیب نہ تہا کہ اوسکو اس سے بہی بڑہکر خلافت مین اختیار حاصل تہے *

محمد امین بن ہارون رشید عباسی

اول تحریر مین آچکا ہے کہ ہارون الرشید نے اپنی حین حیات خلافت کا علاقہ بیٹون پر تقسیم کر دیا چنانچہ اوس کی وصیت کے تعمیل اوسکے مرنے کے بعد ہوئی اور محمد امین نے خلافت پائی مامون نے اپنی سلطنت ایران و خراسان مین علیحدہ قایم کی چند مدت باہم کچہہ تکرار ایک کو دوسرے سے سروکار نہ رہا آخر امین کے دل مین بدنیتی آئی اور چاہا کہ مامون کو کسی بہانہ کے ساتہہ بغداد مین بلاؤن اُسکو اپنے قابو مین لاؤن اُسکی ولائت پر تصرف پاؤن یہہ سوچکر ایک شوقیہ خط اُسکی طلبی کا بہیجا ملنے کا اشتیاق جتایا مگر وہ نہ آیا اور لکہا کہ میری حکومت کا ابہی نیا کام اور نیا انتظام ہے اسلئے آنہین سکتا بہائی کا دیدار پا نہین سکتا خلیفہ جب مکرر بستہ کر خط بہیجکر اُسکے آنے سے نا امید ہوا حکم دیا کہ وصیت نامہ رشید کا کعبہ کی دیوار سے اوتار کر پہاڑ دیا جائے خطبہ سے نام مامون کا نکال دیا جائے اور علی بن عیسے چالیس ہزار فوج اور چاندی کی بیڑیان لیکر خراسان کو جائے اور مامون کو پابزنجیر کر کے حضور مین لے آئے خلیفہ کے اس ارادے

مامون نے خبر پائی طاہر نام اپنے وزیر کو ایک برجستہ و مستعد فوج کے ساتھہ مقابلہ پر بھجوایا دونو
فوجون مین ایک سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر خلیفہ کی فوج نے شکست کہائی اور بہاگ کر
بغداد کو چلی آئی طاہر نے بغداد تک اونکا تعاقب کیا آتے ہی شہر کو محاصرہ کر لیا پندرہ ماہ تک محاصرہ
رہا منجنیقون سے تمام دیوارین شہر کی گر گئین شہر کے لوگ غارت ہونے کے خوف سے بہاگ گئے جو باقی
رہے سخت عذابین گرفتار ہوئے آخر خلیفہ کے تمام امیر بڑے بڑے مشیر طاہر کے ساتھہ ملگئے اور
خلیفہ تنہا دم بے یار و بے ہمدم رہ گیا ناچار اس نے حاضری کی درخواست کی طاہر نے درخواست
مان لی اور آنے کی اجازت دی جواب بامراد پا کر خلیفہ کشتی پر سوار ہوا چلنے کو تیار ہوا مگر جب
شہر کے حد سے باہر نکلا دشمن کی فوج نے کشتی کو گہیر لیا خلیفہ کو قتل کر دیا چار سال آٹھہ ماہ اپنے
خلافت کی سنہ ۱۹۸ ہجری مین مقتول ہوا — یہہ خلیفہ بدمزاج خودپسند نہائت عیاش خام طمع
تہا اسلئے اسکے ارکین دربار اسکے افعال سے بیزار تہے کام کے وقت کسی نے اسکو مدد نہ دی
سب کے سب دشمن کے ساتھہ ملگئے اس خلیفہ نے خلافت کے زمانہ مین کوئی عمدہ کام نہین کیا کہیل اور
عیش و عشرت مین مصروف رہا پچاس کشتیان شیر ہاتہی عقاب سانپ کی شکلون کے بنوا کر اور
اوس مین بیٹہہ کر دریا کی سیر کیا کرتا تہا۔

مامون رشید بن ہارون رشید عباسی

محمد امین کی قتل کے بعد مامون رشید خلیفہ بنا یہہ خلیفہ بلند حوصلہ عالی ہمت جوانمرد و ادب پسند
مشہور ہے اسکے وقت سادات نے اپنا حق ظاہر کیا جابجا شورش برپا کی اسلئے اسنے مصلحت وقت سے علی
بن موسی رضا کو مدینہ سے اپنے پاس بلایا اور ولیعہد بنایا غرض یہہ تہی کہ جب سادات اپنا دخل خلافت
مین پائنگے فساد سے باز آئینگے اس حسن تدبیر سے تمام فساد رفع ہو گئے اور انتظام کلی ہو گیا مگر اس نے
اپنا کام نکال کر علی رضا کو زہر دیکر شہید کر دیا۔ ابراہیم بن مہدی خلیفہ کا چچا بہی اسکے عہد مین
خلافت کا دعویدار ہوا لڑنے کو تیار ہوا خلیفہ نے اسکی سرکوبی کے لئے فوج مامور کی اور گرفتار
کر کر قید مین بہجوا دیا انیس سال بکمال استقلال اس خلیفہ نے سلطنت کی سنہ ۲۱۸ مین مر گیا یہہ خلیفہ

دولت و عظمت و سخاوت مین مشہور تہا خوش خلقی کا چرچا دور دور تہا جب اپنی بیٹی امام علی رضا
کو ولیعہد کرکے داماد بنایا تو حکم دیا کہ آل عباس سیاہ لباس کو ترک کرکے سبز لباس پہنین چونکہ سبز
لباس بنی فاطمہ کی پوشش تہی سب نے باتفاق انکار کیا ناچار خلیفہ نے وہی لباس قائم رکہا
جو پہلے تہا قرآن کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے مین اسکے وقت بڑی بڑی بحثین علما مین ہوئی
سنہ ۲۱۵ھ مین اسنے سنا کہ روم مین ایک فاضل علوم ریاضی مین تمام زمانہ سے ممتاز موجود ہے اس نے
قیصر روم کے نام خط لکہا اور اس فاضل کو اپنے دربار مین طلب کیا لیکن قیصر روم نے اسکے
بہیجنے سے صاف انکار کیا اسلیئے روم پر لشکر کشی ہوئی اور فوج اسلام نے پے درپے فتوحات
روم مین جاکر حاصل کین اور اسلام کا لشکر اوس فاضل کو لیکر واپس آیا دولت بے انتہا حاصل تہی
سلطنت کی شان و شوکت اس خلیفہ کے عہد مین ہارون الرشید کے وقت سے بہی زیادہ بڑہ
گئی تہی اور دولت اس ترقی پر پہونچی کہ جب خلیفہ نے اپنی شادی مسمات بوران بنت حسن
ابن سہل کے ساتہہ کی تو لاکہون مشک و عنبر کی گولیون مین کاغذون کی پرچے لپیٹ کر نثار
کئی اور ان پرچون مین جاگیرین اور سند نقد و خلعت و گہوڑے و غلام و کنیزون کی تعداد
لکہی تہی نثار کے وقت جس شخص کے ہاتہہ وہ پرچہ آیا سند انعام فی الفور اوسکو خلافت سے
ملگیا اس خلیفہ نے مختلف ولایتون سے علما و فضلائی اہل کمال و صاحبان ہنر و فن کو طلب کرکے
اپنے دربار مین جمع کیا اور ہر ایک علم کے مدارس جابجا کہول دیئے لاکہون روپیہ سالانہ و ماہانہ اس کار
خیر مین خرچ کیا جزیرہ قبرس سے بہت سی کتابین فلسفہ اور حکمت یونانی کی منگوائین اور اپنے
ایلچی شاہان یورپ کے پاس بہیجکر یونانی و رومی کتابون کے ترجمے اسنے منگوائے اور اپنی ترجم
بہیجکر ہزارون کتب کے ترجمے اسنے کرا منگائی جب علم کا سامان بخوبی جمع ہوگیا تو علمائے
اسلام نے وہ کمال پیدا کیا کہ معلم اول کی کتابون کے نقص ظاہر کئے اور انکی اصلاح کی اور خود
بہی ہزارون کتابین تازہ تصنیف لکہین اسکے زمانہ مین آل عباس کی مردم شماری ہوئی تو تیس
ہزار تین نکلے سنہ ۲۱۲ھ مین جزیرہ صقلیہ اغلبی خاندان کے قبضہ سے نکلکر دوبارہ اسکی قبضہ

مین آیا چونکہ طاہر ذوالیمنین اسکے وزیر کے ہاتھہ سے امین اسکا بھائی مارا گیا تھا جب وہ روبرو
آتا خلیفہ بھائی کے یاد مین چشم پر آب ہوجاتا اس لیئے اسنے اوسکو علیحدہ کرکے خراسان کا ملک بطور
وراثت اوسکو دیدیا اور خراسان کا حاکم بالاستقلال اوسکو کردیا یہہ خلیفہ شطرنج کے کہیلنے کا بہت
شائق تھا مگر اچھا کھیل نسکتا تھا اکثر اوقات بازی مین مات اسکو ہوجاتی تھی اور مات کہا کر
یہہ کہتا تھا کہ تمام سرزمین کا انتظام مین کرتا ہون مگر اس دو بالشت کپڑے کا انتظام مجہسے نہین
ہوسکتا اس خلیفہ کو سادات کیطرف بہت خیال تھا اور حقدار خلافت کا اونہین کو تصور کرتا
تھا اور اسی خیال سے اسنے امام علی رضا کو ولیعہد بھی کیا مگر عباسی خاندان کے لوگون نے اسکو
طعن و ملامت کرکے اونکی محبت سے باز رکھا اور امام کو زہر دلاکر قتل کرادیا مرگ کے روز یہہ خلیفہ بیمار
نہ تھا باعث مرگ کا یہہ ہوا کہ اوس روز اسنے کھجوربن اس کثرت سے کہائین کہ پیٹ پہول گیا اور مرگیا
مرتی دفعہ بھائی سے وصیت کی کہ آل نبی فاطمہ کو عزیز رکھنا چاہیئے ؀

محمد اسحاق بن ہارون رشید الملقب بہ معتصم باللہ عباسی

یہہ خلیفہ ہارون رشید کا تیسرا بیٹا بڑا جوانمرد صاحب اقبال فتحمند بخت بلند تھا جب اسنے خلافت
لی ولایت وسیع کی فتوحات پے درپے اسکے نصیب ہوئین بڑے بڑے بادشاہ اسکے ہوا خواہ
ہوئے مامون کے بیٹے عباس نے جو خلافت کی دعوی پر فساد اوٹھایا وہ قید مین آیا بابک نام ایک
مفسد نے جو شورش برپا کی اسنے اپنے اعمال کی سزا پائی خلیفہ نے افشین نام اپنے ایک امیر کو
اسکی سرکوبی کے لئے مامور فرمایا اور بہت سی لڑائیون کے بعد بابک قتل مین آیا روم کے لینے کے
ارادہ پر بہی اس خلیفہ نے فوج بیشمار پیادہ وسوار بھیجا ئے نوفل قیصر روم مقابلہ میں آیا اور
آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر خلیفہ کی فوج نے فتح پاکر بہت سی لوٹ حاصل کی اور
ہزارون رومی گرفتار آئے شہر سر من رای جو اب سامرہ مشہور ہے بغداد کے پاس اس خلیفہ
نے آباد کیا بغداد کی رعایا کو وہان رہنے کا حکم دیا اس خلیفہ کا نام خلیفہ مثمن مشہور ہوگیا تہا
اسلیئے کہ خدا نے اسکو ہر ایک چیز آٹھہ کی تعداد پر عطا کی تھی یعنے اسکے وقت عجم کے آٹھہ بادشاہ

ماحصل اسکے باقی گزرا ہوئے آٹھ لڑائیون مین اسنے فتح پائی شعبان مین پیدا ہوا سنہ ۲۱۸ھ مین خلیفہ
بنا اڑتالیس برس آٹھ ماہ آٹھ روز کی عمر پائی عباسی خلیفون مین وہ آٹھوان خلیفہ تھا آٹھ برس آٹھ ماہ
آٹھ روز اسکی خلافت قایم رہی آٹھ اسکے گھر بیٹے ہوئے آٹھ محل آٹھ باغ آٹھ مسجدین تعمیر
فرمائین آٹھ شہرون کو چھوڑ وائین آٹھ شہر آباد کئے آٹھ ہزار غلام آزاد کئے خاص سواری کے
گھوڑے بھی آٹھ ہزار تھے آٹھ ہزار اونٹ خاصہ بردار تھے آٹھ ہزار کنیز آٹھ ہزار غلام اٹھارہ
ہزار ترکی سوار خلیفہ کی خدمتگار تھے غرض خلیفہ کی ہر ایک چیز کا آٹھ پر حساب تھا اسلئے مثمن
خطاب تھا مگر جب مرگ قریب آئی آٹھ روز بھی مہلت نہ پائی سنہ ۲۲۷ھ کے آغاز مین رحلت فرمائے
یہہ خلیفہ بڑا جوانمرد قوی ہیکل وو بھلا آدمی تھا ترکی غلامون کو اسنے بڑے بڑے کام
دئیے اور انکو امیر کبیر کردیا ترکون کا گویا یہہ خلیفہ عاشق تھا زبان بھی ترکی اونکے ساتھہ
بولتا لباس بھی ترکی ہوا کرتا تھا اکثر غلام سمرقند اور فرغانہ سے منگوائے گئے تھے ہر ایک
غلام کا لباس شاہانہ ہوتا تھا اونکے کمر بند زرین مرصع بند بھی جو تمغا ہوتی تھی چونکہ وہ غلام تمام
روز گھوڑون پر چڑھے ہوئے شہر مین پھرا کرتے تھے اور رعایا سے زبردستی پیش آتے تھے تمام شہر والے انکے
ہاتھہ سے بیجان تنگ آگیا اور سب نے ملکر خلیفہ کے روبرو فریاد کی کہ اگر خلیفہ اپنا ترکی لشکر لیکر شہر سے
نہ نکل جائیگا تو ہم خلیفہ کے ساتھہ لڑینگے اور خلیفہ پر جادو کرینگے خلیفہ نے شہر والون کی التجا
قبول کی اور شہر قاطول کے پاس نیا شہر سر من رای آباد کیا اور غلامون کے ساتھہ وہان سکونت
کی قیصر روم کے کی ساتھہ اسکی بڑی دھوم دھام سی لڑائی ہوئی باعث یہہ ہوا کہ قیصر نے پیش قدمی کرکے
ممالک اسلام سی شہر عموریہ را بطرہ فتح کرلیا اور تمام مسلمانون کو جو وہان تھے مقید کرلیا اوسوقت
ایک عورت علویہ قیدیون مین سے پکار کر بولی کہ وا معتصما محافظ سپاہی یہہ بات سنکر سننے اور
کہا کہ دیکھیہ ابھی معتصم ابلق گھوڑے پر سوار تیری چھوڑانی کو آتا ہی جب واقعہ نویس کے ذریعہ سے
یہہ خبر خلیفہ کو پہونچی اوسیوقت تخت سی اوٹھہ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ ایک لاکھہ تیس ہزار سوار
جنکی سواری مین سب ابلق گھوڑے ہون سواری مین حاضر ہون اور خود بھی ابلق گھوڑے

پر سوار ہوا اور برق کی طرح دشمن پر جا پڑا پہلے شہر زبطرہ کو دشمن سے چھڑایا پھر عموریہ پر جا پہنچا اور بڑی تلاش کے بعد اوس علویہ عورت کو دشمن سے لیکر آزاد کر دیا اور اوسکی ایذا دہی کی بڑی سختی سے خبر لی حیدر ابن کاؤس جو اسکا ایک خاندانی ترک تھا اوس نے افشین خطاب پایا تھا مگر اوسکی تقریری اور حکومت سے اور ارکین دربار ناراض ہو گئی اور صورت بغض و فساد کی پیدا ہو گئی آخر خلیفہ نے اوسکو قید کرکے زہر دیدیا اندلس کی تسخیر کا ارادہ اپنی آخر سلطنت میں کیا تھا مگر تقدیر نے یاوری نہ دی یہہ خلیفہ کھانا نہایت لذیذ کھاتا تھا جسکے پکانے پر ہزار ہا اشرفی روزمرہ خرچ ہوتی تھی ایک عالیشان محل اس نے بغداد کے میدان میں بنایا اور خود ہی ویران کر دیا عجیب نام ایک غلام ترک کے ساتھ اسکی کمال محبت تھی اکثر اوقات اوسکی تعریف میں خود بھی شعر کہتا اور اور شاعرون سے بھی کہلواتا تھا ۔

ہارون واثق باللہ بن معتصم باللہ عباسی

یہہ خلیفہ اگرچہ معتزلہ مذہب کا پابند تھا مگر عدالت و سخاوت کیطرف اسکی توجہ بکمال تھی بغض و تعصب اسکی مزاج میں بہت ہی کم تھا پانچ مہینے پانچ سال بکمال استقلال خلافت کی ۲۳۲ھ میں مر گیا سامرہ میں مدفون ہوا ۔

ابو الفضل جعفر متوکل علی اللہ بن معتصم باللہ بن ہارون رشید

یہہ خلیفہ نہایت بد خو بد مزاج ظالم خود پرست معتزلہ مذہب کا معتقد تھا اسکے دربار میں معتزلہ مذہب والون کی بڑے بڑے رتبہ پاتی علما و مشائخ و سادات کے ساتھ اسکی کمال عداوت تھی جب سنا کہ کربلا میں ہر سال مسلمان ہجوم کرتے ہیں ایسا نہو کہ کبھی فتنہ برپا کریں تو امام حسین علیہ السلام کے روضے و مزار جو عمر بن عبد العزیز نے بنوائے تھے مسمار کرا دیئے بنیاد سے کھدوا دیئے اسکے وقت سادات بیچارے مصیبت کے مارے وطن چھوڑ کر جلا وطن ہو گئے امام احمد بن حنبل کو اتنے کوڑے مارے کہ وہ شہید ہو گئے کیونکہ اونکا مذہب معتزلہ مذہب کے برخلاف تھا اسلئے یہہ اونکی جان کا خواہان ہوا ۔ اس خلیفہ کی منحوس اعمال سے کئی سال بارش بند رہی اور قحط پڑ گیا

ایک ایسا زلزلہ آیا کہ زمین کئی ایک مقام سے شق ہو گئی تیرہ گانو کی آبادی ایک مقام پر زمین میں دہنس گئی انکے رہنے والون میں سی صرف چالیس آدمی بچے دامغان میں سخت بہونچال آیا ہزار دو آدمی مر گئے شہر بسطام کا تیسرا حصہ مسمار ہو گیا نیشاپور کے آدہی عمارت گر گئی اصفہان میں سخت نقصان ہوا غرض اس خلیفہ کی خلافت کا زمانہ قیامت کا نشانہ تہا اس نے یہود و نصاریٰ کو دیوانی کا کام جو انکی سپرد تہے موقوف کرائے عورتین اسکی عقیلہ تہین کنیزکین وہ ہزار تہین جنکے بطن سے چالیس بیٹے توام پیدا ہوئے اور سب کے سب زندہ رہے آخر منتصر اسکا بیٹا اس کی جان کا دشمن بنگیا باغر نام خلیفہ کے غلام کو اسنے خلیفہ کی قتل پر آمادہ کیا اور خلیفہ اوس نمکحرام کی ہاتہہ سی ۲۴۷ھ مین قتل ہوا چودہ سال نو مہینے خلافت کی چالیس برس کی عمر پائی۔ اس خلیفہ کے وقت روم کی فوج نے اسلام کی ولائت پر یورش کی اور دمیاط تک اکثر ملک کو لوٹ کر دریا کے راستی واپس گئے یہہ خلیفہ مغلوب الغضب ایسا تہا کہ ایک روز ابن سکیت فاضل اسکے لڑکون کو جنکا نام حسن و حسین تہا پڑہا رہا تہا خلیفہ نے فاضل سے پوچہا کہ ان دونو لڑکون سے حسن اچہا ہے یا حسین فاضل نے جواب دیا کہ ان سی قنبر اچہا تہا یعنے قنبر وفادار غلام مرتضےٰ علی کا ان دونو سے اچہا تہا اسبات سے خلیفہ غضبناک ہوا اور فاضل کی زبان نکلوا ڈالی

ابو جعفر محمد مستنصر باللہ بن متوکل علی اللہ عباسی

یہہ خلیفہ اگرچہ نرم مزاج دانا عقیل باسخاوت کریم تہا مگر اسکی عمر بہت کم تہی چہماہ سی زیادہ اسکو خلافت نصیب نہوئی اُسی تہوڑی عرصہ مین جو اس سی نیک کام ہوا یہہ تہا کہ اس نے خلیفہ ہوتی ہی کربلا کی مزارون کی بنوانی کا حکم دیا سادات کو جو اسکی باپ کے عہد مین جلاوطن ہوئی تہی اس نے پہر بلایا اُنکی گہرون مین اُنکو آباد کیا ایک روز خلیفہ نے مکلف فرش مجلس عشرت مین بچہوایا اوسپر ایک بادشاہ کی تصویر اور کچہہ لکہا ہوا پایا جب وہ پڑہا تو اوسکا یہہ مضمون معلوم ہوا کہ مین شیرویہ کسریٰ کا بیٹا ہون مین نے باپ کو قتل کیا اور چہماہ سی زیادہ سلطنت نہ پائی چونکہ اس نے بہی باپ کو قتل کرکے خلافت پائی تہی سنتے ہی رنگ اسکا فق ہو گیا اور فرش کو اوٹہواکر جلا دیا

ابو العباس احمد مستعین باللہ بن محمد بن معتصم باللہ

اس خلیفہ نے احمد بن صالح وزیر کی سعی سے خلافت پائی مگر بسبب اسکی کہ خلافت کی لیاقت اور رعب حکومت کا نہیں رکھتا تھا تین سال نو مہینے کی بعد معزول و مقتول ہوا چونکہ امرائی ترک اسکی برخلاف ہو گئے تھے بیچارہ سی بھاگ کر بغداد مین آگیا بغداد والون نے اسکی حمایت کی اور کئی ماہ تک دونو فریق مین لڑائی رہی شہر کے لوگ قحط اور جنگ سے سخت تنگ ہوئے آخر ترکون نے خلیفہ کو پکڑ کر قتل کر ڈالا اور شہر کے لوگ بسبب اسکے کہ خود وہ تنگ ہو چلے تھے اسکی حمایت سے دست بردار ہوئے۔

محمد معتز باللہ بن متوکل علی اللہ عباسی

معتز ۲۵۲ھ مین مسند نشین ہوا مسند نشین ہوتے ہی ترکی امراء اسکے دشمن ہو گئی اسنے اوسوقت یہہ چوک ہوئی کیا وجودیکہ تمام عرب اسکی رفاقت مین تھی پھر بہی اسنے ترکون کو صاف نہ کر لیا اور وہ عداوت بڑہتی گئی یہہ خلیفہ نوجوان ۱۹ برس کی عمر کا تھا پہلے خلفا چاندی کا زیور رکھتے تھے اس نے سونی کے زیور سے سواری کی اور نائبون اور سپہ سالارون کو اسنے تغیر و تبدل کیا اسکی وقت صالح ابن صیف ایک ترک بڑا سردار تھا اوس سے خلیفہ بہی ڈرتا تھا سپاہ کی سرداروں نے خلیفہ سی التجا کی کہ اگر خلیفہ ہماری تنخواہ ہمکو دیدیوی تو ہم صالح ابن صیف کو قتل کر ڈالین معتز نے اپنی والدہ سے پچاس ہزار دینار طلب کیے اور چاہا کہ فوج کی تنخواہ دیدیوے مگر اوس نادان عورت نے صاف جواب دیا آخر بغاوت یہان تک پہیلی کہ فوج مسلح ہو کر دار الخلافت کے دروازے پر آئی اور معتز کو طلب کیا معتز نے کہلا بہیجا کہ مین بیمار ہون آ نہین سکتا فوج نے کچھہ خیال نہ کیا اور دار الخلافت مین گھسکر اور خلیفہ کو ٹانگون سے پکڑ کر باہر گھسیٹ لائے بہت سے سونٹے مارے دہوپ مین بٹھلا دیا منہہ پر طمانچے مارتے اور کہتے تھے کہ خلافت سے مستعفی ہو آخر اسنے استعفا ظاہر کیا فوج نے محمد بن واثق باللہ کو خلیفہ بنایا اور اسکی بیعت اوسکی ہاتھہ پر کر لی اور اسکو قید رکھہ کر تین روز تک پانی دکھانا دیا پھر حمام مین لیجا کر غسل کرایا جب تشنگی غالب ہوئی تو برف کا پانی پینے کو دیا جس سے یہہ فوراً مر گیا اوسوقت اسکی والدہ بہی قید مین آئی اور زرانہ اوسکا ضبط

مین آیا تو تیرہ لاکھہ دینار سرخ اور چہہ سیر جواہرات نکلے مگر وہ پہلے پچاس ہزار دینار اپنے
فرزند کو نہ دے سکے یہہ خلیفہ ۲۵۵ھ مین مارا گیا *

مہتدی باللہ صالح محمد ابو اسحاق بن واثق باللہ

اِس خلیفہ نے صرف گیارہ مہینے سترہ روز خلافت کی آدمی حلیم الطبع و نیک مزاج و حسین و جمیل
و شجاع و بہادر تہا مگر بسبب باہمی نفاق اُمرا کی خلافت کے احکام کی پوری پوری تعمیل نہین ہوتی
تہی جب دیکہا کہ اُمرا میرے حکم سے باہر ہین تو اس نے علحدگی اختیار کی کہانے پہننے مین بہی
درویشون کیطرح گزارہ کرتا تہا راگ رنگ سب موقوف کردئے حتے الامکان ظلم کو روکتا رہا
بعض بعض سرکشون کو دار الخلافت سے نکالکر دور دور ملکون مین بہیجدیا اکثر اوقات یہہ خلوت
مین بیٹہا رہتا اور لکہنے والے منشی اسکے سامہنے بیٹہے لکہا کرتے تہے آخر الامر گیارہ ماہ کے بعد پہر
اُمرا مین فساد ہوا اور اُمرا ترک اسکے دشمن ہوگئے اور اُنکے ہاتہہ سے خلیفہ اڑتالیس برس
کی عمر مین شہید ہوگیا ۲۵۶ھ اسکا سال مرگ تہا *

المعتمد علی اللہ ابو العباس ابن متوکل علی اللہ

خلافت سے پہلے یہہ خلیفہ جوسق کی قید خانہ مین قید تہا وہان سے نکالکر خلافت کے تخت پر بٹہلایا
گیا اگرچہ اس خلیفہ کو راگ کا کمال شوق تہا خود بہی گانا بجانا بخوبی جانتا تہا اور رات دن عیش
و عشرت مین مصروف رہتا تہا مگر اسکا بہائی موفق نہایت بیدار مغز جوانمرد بہادر منتظم
آدمی تہا اوس نے انتظام خلافت کا بخوبی کرلیا آخر نادان خلیفہ اپنے بہائی کیطرف سے بدظن
ہوگیا اور اوس نے امور خلافت مین دست اندازی چہوڑدی اور ملکون مین فساد برپا ہوئی احمد بن طولون
مصر مین اور یعقوب صفار خراسان مین خودسر ہوگئے ملک زنج سے بہبود نام خارجی نے خروج کرکے
مسلمانی ممالک کو دور دور تک لوٹ کے تباہ کردیا لکہو کہا سادات و مسلمان قتل و غارت مین
آئے اور ایک ایک سپاہی غارت گر کے پاس دس دس عورتین مسلمان تہین اور وہ غارت گر
اونپر قابض و متصرف تہے یہہ خوفناک خبر جب بغداد مین آئی موفق اسلام کی فوج کے

ساتہہ دشمن کی سر کوبی کو روانہ ہوا اور تمام باغیان بد طینت کو تہہ تیغ کرکے مقید اہل
اہل اسلام کو اونکی قید سے چہوڑا یا اور یہہ ودیکا سر کاٹ کر اوسکی قوم کو قرار واقعی سرزنش
اور رعایا کو دوبارا آباد کیا یہہ خبر جب بغداد مین پہونچی تمام شہرنے خوشی کی شادیانی بجائی اور عید سے
زیادہ خوشی کی - دوسرا حملہ اہل فرنگ کا مملکت اسلام پر ہوا اور نوبت یہانتک پہونچی
کہ دو حملون مین اہل فرنگ نے شہر لوبوہ اور دیار بکر و الجزیرہ و موصل فتح کرکے بصرہ تک آ پہونچے
اور جنگلی عربی بسبب کم رعبی خلیفہ کے کعبہ پر حملہ آور ہو کر بیت اللہ کے پوشش اوتار کرلے گئے موفق نے
اس مرتبہ بہی کمر ہمت کی باندہی اور جوانمردی وبہادری کی زور سے اہل فرنگ کو اپنی مفتوحہ علاقہ سے
نکالدیا اور تمام اہل اسلام کو اپنی رستمانہ خدمت سے خوش کیا موفق نے یہہ بہی دیکہا کہ سلطنت
مین ضعف و کمزوری بسبب فساد ترکون کے پہیلتے جاتی ہے تو اس نے اونکا بندوبست بہی ایسا کیا
کہ کوئی گردن ہلانی لائق نرہا اس انتظام سے موفق لائق تحسین و آفرین تہا مگر خلیفہ پہر حاسدون کے
کہنے مین آگیا اور موفق کیطرف سی بدگمان ہوگیا اور حاکم مصر کے ساتہہ جو اوسکا مخالف تہا
سازش کرلی اسبات سے باہمی فسادنی پہر ترقی کی اور جب تک موفق مرنگیا خلیفہ کی خاطر جمع نہوئی
مگر بعد مرنے موفق کے خلیفہ کو اوسکی قدر ہوئی اور افسوس سے اوسکو یاد کرنے لگا اور اوسکے
بیٹے احمد ابو العباس کو ولیعہد کرکے تخت خلافت کا حوالہ کیا اور موفق کی مرگ کے بعد ایک سال
۲۷۹ سنہ ہجری مین خناق کی مرض سے مرگیا ۞

احمد ابو العباس معتضد باللہ بن موفق

یہہ خلیفہ نہائت شجاع وبہادر و جوانمرد اپنے باپ کیطرح تہا خونریزی وسفاکی کیطرف اسکی طبیعت
بہت مائل تہی اور لوگ اسکو سفاح ثانی کہتے تہے مگر اس سخت مزاجی کا نتیجہ اچہا ہوا کہ ظلم و فساد سے
فرد ہوگئی فرنگیون نے بہی جب دیکہا کہ خلیفہ کے گہر مین انتظام ہی تو اوہون نے اسطرف رخ نکیا
بالکہ اسلام کے لشکر نے شہر نکوریہ روم کی ولائت مین جاکر فتح کیا خمارویہ طولونی نے اپنی
لڑکی خلیفہ کی نکاح مین دی جسکے جہیز مین بڑی دولت خلیفہ کو ملی اور علاوہ اور سامان کے

تین صندوق جواہرات کے بہرے ہوئے تہے لونڈی وغلام وشتر واسپ ہزارون جیز کے ساتہہ ایسے تہے اس کے عہد مین ابوسعید قرمطی نے نیا مذہب ایجاد کیا اور بڑے بڑے فساد ملکون مین مچائے خلیفہ نے فوج اوسکی سرکوبی کو مامور کی اورا ابوسعید پکڑا آیا او روبرو قتل ہوا عمارتین اس خلیفہ نے بہت بنوائین مساجد تعمیر کین آخر نو سال نو مہینے نو روز سلطنت کرکے اونچاس برس عمر پاکر ۲۸۹ سنہ میں مر گیا اس خلیفہ کی مزاج مین تندی بہت تہی مگر غصہ جلد فرو ہو جاتا تہا۔

ابو محمد علی المکتفی باللہ بن معتضد باللہ بن موفق

اس خلیفہ نے خلافت پاکر قاسم بن عبداللہ کو وزیر بنایا اسکے وقت بغداد مین ایک ایسا سخت بہونچال آیا کہ بہت سے مکانات گر گئے دجلہ دریا نے اسقدر طغیانی کی کہ بڑے بڑے عالیشان عمارتین بہ گئین قرامطہ نے اسکے عہد مین پہر ہجوم کیا اور مستعد جنگ کے ہوئے خلیفہ نے ایک جمعیۃ فوج انکی سرکوبی کو بہیجا اور خود بہی رقہ تک گیا فریقین مین سخت جنگ ہو کر مسلمان فتحیاب ہوئے قرامطہ کے سرگروہ پکڑ کر گردن ماری گئے چہہ سال چہہ ماہ سولہ دن اس خلیفہ نے خلافت کی ۲۹۵ سنہ مین مر گیا اسکے وقت لشکر اسلام نے روم کیطرف شہر انطاکیہ فتح کیا اور بڑی بہاری دولت وہان سے مسلمانون کو ملی جسکا کوئی شمار وحد حساب نہ تہا۔

ابو الفضل جعفر مقتدر باللہ بن معتضد باللہ عباسی

یہہ خلیفہ عباسی خلفا مین سے نیکوکار وسخی مشہور ہے اسکی خلافت کے ابتدا مین عبداللہ بن معتز باللہ نے خلافت کا دعوی کیا المرتضی باللہ کی خطاب سے مخاطب ہوا مگر اسکی خلافت کو قیام نہوا آخر گرفتار ہو کر مارا گیا اسی طرح ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن مسعوم بن محمد بن اسمٰعیل بن امام جعفر صادق نے اپنے آپ کو مہدی کے خطاب سے مخاطب کر کے مغرب کے ملک مین خروج کیا اور اپنی سلطنت علیحدہ قایم کر لی مصر وغیرہ بہت سا ملک اسکے قبضہ مین آیا مدت مدید تک اسمٰعیلی خاندان کی سلطنت اس ملک مین رہی خلیفہ سے اونکا کچہہ انتظام نہو سکا۔ چوبیس سال گیارہ مہینے سولہ روز اس خلیفہ نے سلطنت کی ۳۱۹ سنہ ہجری مین مر گیا اسکے وقت

قرامطہ نے ہجوم کرکے مکہ معظمہ پر دو مرتبہ حملہ کیا ایک مرتبہ حجر الاسود اوٹہا لے گئے دوسری مرتبہ شہر لوٹ کر لے گئے حسین بن منصور الحلاج بہی اسیکے وقت دار پر چڑہایا گیا دیالمہ خاندان کا عروج بہی ہوا اہل روم نے شہر خلاط فتح کرکے جامع مسجد کے منبر کی جگہہ صلیب کہڑی کردی آخر مسمی مونس نام غلام نمکحرام نے قاہر باللہ کی ایما سے خلیفہ کو قتل کر ڈالا ❊

ابو منصور محمد قاہر باللہ بن معتضد باللہ عباسی

عباسی خلفا میں سے یہہ خلیفہ سخت ظالم و بے رحم و خونریز مشہور ہے اسکا وزیر ابن مقلہ اگرچہ عقیل وصاحب تدبیر تہا مگر خلیفہ اسکا کہنا نہ مانتا تہا اسکی بات کو ہیچ جانتا تہا آخر یہہ ہوا کہ امراء نے اسکو اندہا کرکے خلافت سے معزول کردیا اور یہہ نابینائی کی حالت میں مدت تک جیتا رہا اور نہایت تنگی وافلاس کے ساتہہ اپنی عمر گزرانی اس خلیفہ نے اپنی خلافت کے وقت مقتدر کی اولاد کو قتل کیا خونریزی اتنی کی کہ ہزاروں لاشیں دیواروں میں چنوادیں ابن مقلہ وزیر ناراض ہوکر اوسکا گہر جلایا ایسے ایسی جفاکاریوں کا یہہ نتیجہ ہوا کہ معزول و نابینا ہوا اور افلاس حتی کو پہونچا کہ جمعہ کے روز جامع مسجد کے دروازے پر بیٹہہ کر لوگوں سے خیرات مانگتا تہا اور بہت نہایت ذلت کے حالت میں [illegible]

ابو العباس محمد راضی باللہ بن مقتدر باللہ عباسی

قاہر کی نابینائی کے بعد ابن مقلہ کے ذریعے سے راضی باللہ نے خلافت پائی اسی وزیر کو اسنے اپنا وزیر بنایا مگر کچہہ عرصہ کے بعد ایسا اتفاق ظہور میں آیا کہ وزیر نے خلیفہ کے کسی دشمن کے نام اپنا خط لکہا اور خلیفہ سے پوشیدہ اپنے قاصد کے ہاتہہ بہجوایا قاصد وہ خط بجنسہ خلیفہ کے پاس لے آیا خط کو دیکہہ کر خلیفہ غضبناک ہوا اور وزیر سے اسکے لکہنے کا حال پوچہا اگرچہ وزیر خط کی تحریر سے منکر ہوا مگر وزیر کی مہر و دستخط سے وہ خط وزیر کا ثابت ہوگیا اور خلیفہ نے وزیر کے دونو ہاتہہ کاٹ کر وزارت سے معزول کردیا پہر ابن رائق وزیر نے اسپر ایسا اختیار پایا کہ خلیفہ کو بیکار کردیا پہر بحکم ماکانی غلام نے امیر الامرائی پائی تمام ملکوں میں فتور پڑ گئے طوائف الملوکی ہوگئی خلیفہ کی حکومت صرف بغداد پر رہ گئی سادات مصر میں اندلس میں ناصر الدین اللہ اموی یہ

ماورالنہر وفارس مین سامانیہ اور موصل و بکر مین و یالمہ غرض جابجا سلطنتین قائم ہوگئین آخر ۳۲۹ھ مین خلیفہ مرگیا اور چہہ سال تک خلافت کی ✤

ابواسحاق ابراہیم متقی باللہ بن معتضد باللہ عباسی

یہہ خلیفہ نہایت نیکنام عابد و زاہد و صاحب سخاوت و مروت تہا ممالک محروسہ کی حکومت سے اسکو کچہہ غرض نہی امراے دربار کہ تمام غلام ترک بچہ تہے آپس مین لڑتے مرتے رہتے تہے اور خونریزیان ہوتی تہین ہر ایک جانتا تہا کہ خلیفہ ہمارے قابو مین ہے متقی حقیقت مین ایک متقی پرہیزگار آدمی تہا اسکا قول تہا کہ میرا مصاحب مصحف مجید کافی ہے اس کے اجلاس کے پہلے سال مین محل قبۃ الخضرا کہ ایک عالیشان عمارت عباسیہ کی عظمت و شوکت کا نمونہ تہا کثرت بارش سے گرپڑا یہہ مکان خلیفہ منصور کا بنایا ہوا تہا بیس گز کا ہر ایک ایوان تہا گنبد پر ایک سوار کی صورت بنی تہی جسکے ہاتہہ مین نیزہ تہا آل حمدان نے اس خلیفہ کے دربار مین توقیر پائی اور اکثر مفسدون کو مار کر ناصر الدولہ و سیف الدولہ وغیرہ خطابات حاصل کئے روم کے فرنگیون نے ارزن و میافارقین وغیرہ پر فوج کشی کرکے ہزارون مسلمانون کو قید کرلیا اور پیغام بہیجا کہ وہ رومال جس سے عیسیٰ علیہ السلام نے چہرہ مبارک کا پسینہ پونچہا تہا اور اس پر چہرہ کی تصویر بحکم معجزہ ظاہر ہوگئی تہی اور وہ خلیفہ کی پاس ہے اگر خلیفہ ہمکو دیدیوے تو ہم مسلمان قیدیون کو چہوڑ دیتے ہین فقہا و علما نے پہلے تو اوسکی بہیجنے سے انکار کیا مگر جب کوئی چارہ نظر نہ آیا تو رومال بہیجا گیا اور ہزارون مسلمان قید فرنگ سے چہوٹے آل حمدان اسکی وقت اگرچہ صاحب زور و قوت تہے مگر خلافت سے منحرف نہ تہی اونکا اقتدار و توقیر دیکہہ توزون امیر جو خلافت کے دربار کا ایک رکن تہا بہت جلتا تہا اور اس فکر مین تہا کہ کسی طرح خلیفہ کو معزول کرے چنانچہ ایک مرتبہ خلیفہ بغداد سے کسی طرف کو گیا جب واپس آیا تو توزون استقبال کو نکلا اور اپنی ہمراہیون کو سکہلادیا کہ جب مین خلیفہ کی پاس جاکر گہوڑی سے اتر ون اور سلام کرون تم خلیفہ کو چارون طرف سے گہیر کر مقید کرلینا چنانچہ ایساہی عمل مین آیا اور توزون خلیفہ کے

نزدیک جاکر پیادہ ہوا اور قدمبوسی کی تو اوسکی فوج نے فی الفور خلیفہ کو گہیر لیا اور گہوڑے
سے اوتار کر بہتان ہتک عزتی شہر مین لے گئی انگوٹہی اور چادر اور چہڑی خلافت کی چہین لی اور
آنکہون مین سیل پہیر کر اندہا کر دیا یہہ واقعہ ۳۳۳ھ کا ہے غرضکہ نابینائی کی حالت مین ہی یہہ خلیفہ
پچیس سال تک زندہ رہا آخر بحالت بیکسی و افلاس کے ۳۵۸ھ مین جان بحق تسلیم ہوا اساٹہہ
برس کی عمر پائی ٭

ابو القاسم عبد اللہ المستکفی باللہ بن علی مکتفی باللہ

متقی کی نابینائی اور معزولی کے بعد تورون امیر کے ذریعہ سے اس نے تاج خلافت پہنا ایک سال کے بعد
تورون مر گیا اور شیرزاد کو عہدہ امیر الامرائی کا ملا مگر اوسکے جور و ظلم و تعدی سے رعایا و فوج نار اض
ہو گئی اور وہ بہت جلد برخاست ہو گیا اور ترکون مین امیر الامرائی کی عہدہ پر سخت تکرار ہو ہی
رہی تہی اتنے مین احمد بن بویہ نے جو اہواز کے ملک مین صاحب زور و قوت و مال و لشکر ہو گیا تہا بغداد پر
یورش کی محاصرہ کے وقت تمام ترک اوسکے خوف سے جا بجا بہاگ گئے اور خلیفہ نے بذات خود شہر سے
نکلکر احمد کی ساتہہ دوستانہ ملاقات کی اور کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ تمہاری بدولت ہمکو ترکان
نمکحرام کے پنجہ سے نجات ملے چنانچہ دونو بغداد مین داخل ہوئے اور خلیفہ نے اوسکو امیر الامرائے
کا خلعت دیکر معز الدولہ کا خطاب بخشا اوس نے تمام خزائن و دفاتر پر قبضہ کر کے خطبہ
و سکہ مین خلیفہ کے نام کے ساتہہ اپنا نام بہی داخل کر دیا اور خلیفہ کا اختیار بکلی خلافت سے
اوٹہا کر پانچہزار دینار روزانہ تنخواہ خلیفہ کی مقرر کر دی اونہین ایام مین تہرمانہ نام ایک
عورت نے جو خلیفہ کے محل مین تہی ایک جشن خسروانہ کیا تمام امرا و وزراء کو بلایا کسی بدطینت
نے احمد سے جا کر یہہ کہدیا کہ یہہ مجلس صرف تیری قتل کے لیے تجویز ہوئی ہے اوسی وقت وہ فوج
لیکر آیا اور خلیفہ کو پکڑ کر اندہا کر دیا اور تہرمانہ کی زبان کٹوا دی یہہ ظلم احمد نے خلیفہ پر ناحق کیا

ابو القاسم فضل المطیع باللہ بن جعفر مقتدر باللہ

معز الدولہ احمد نے اس خلیفہ کو خلافت دلوائی اور خود مدار المہام ومختار الخلافت بنا
اسکے وقت سادات فاطمیہ نے مصر و افریقیہ مین بڑی بڑی ترقیان کین بہت سا علاقہ
خلافت کا اونہون نے دبا لیا حاکم خراسان نے انہین ایام مین مطیع کا خطبہ پڑہا اوسپر خلیفہ نے بہت
خوش ہوا اور فرمان اور نشان اوسکو بہیجا اہل روم نے غالب ہوکر جزیرہ اقریطش لے لیا اور حدود
علاقے اپنے قبضہ مین کر لئے بلکہ قیصر روم نے ممالک اسلام کی حدود مین قلعہ قیصاریہ تعمیر کرایا اور فوج
اوس مین مامور کی کافور خشندی کے مرنے کے سبب تمام دیار مغرب مین عملداری سادات
فاطمیہ کی ہوگئی لباس سیاہ تبدیل ہوکر سبز قرار پایا اور خطبہ وسکہ مین اہل بیت کے نام داخل
ہوئے سادات کی حکومت نے مصر مین وہ اوج دکہلایا کہ انتظام ملک وتجارت نے رونق
پکڑی اوسوقت عباسیہ خلافت مین دن بدن زوال کی صورت نمایان تہی مطیع باللہ نے
آل بویہ کے زیر سایہ ۲۹ سال برائے نام خلافت کی آخر فالج کی بیماری مین مبتلا ہوکر
۳۶۳ھ ہجری مین مرگیا ۔

ابوبکر عبد الکریم طایع باللہ بن مطیع باللہ عباسی

اس خلیفہ کی خلافت کے وقت ترکون نے فساد برپا کرکر بادشاہی خزانہ لوٹ لیا
سلطنت کا اختیار خلیفہ کے ہاتہ سے چہوٹ گیا ناچار اس نے بہاؤ الدولہ کو امیر الامرا
بنایا انتظام کا کام اوسکے سپرد فرمایا مگر فتنہ پردازون نے یہہ انتظام قایم نرہنے دیا
بہاؤ الدولہ کیطرف سے خلیفہ کو بدظن کردیا بہاؤ الدولہ نے اس حال سے آگاہ ہوکر خلیفہ
کو قید کرلیا خلافت کا تاج اور کو دیا سترہ سال اس خلیفہ نے خلافت کے انجام کا قید مین جان دی

احمد قادر باللہ بن اسحاق بن المقتدر باللہ عباسی

اس خلیفہ نے بہاؤ الدولہ امیر الامرا کے ذریعہ خلافت پائی اوسکے زیست تک یہہ محض
بے اختیار رہا جب وہ مرگیا تو یہہ خود مختار ہوا اس نے انتظام ملک کا بخوبی کیا انصاف

وعدالت کیطرف کمال توجہ فرماکے نیکنامی حاصل کی اسکے وقت سلطان محمود غزنوی نے خراسان لے لیا خطبہ اسکے نام کا جاری کیا - ایلک خان ترکستان کے بادشاہ پہ ختن وخطا کے کفار بیشمار فوج لیکر چڑھ آئے اسنے خلیفہ سے مدد طلب کی خلیفہ نے ہر ایک حاکم و بادشاہ کے نام احکام جاری کئے کہ وہ ایلک خان کی مدد کو جائین کفار کے حملا کو اسکے ملک سے ہٹائین خلیفہ کے حکم کے موجب بے شمار فوج مسلمانون کی ایلک خان کی مدد کو گئی اور باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی آخر مسلمانون نے فتح پائی بیشمار لوٹ ان کے ہاتہہ آئی ایک لاکہہ دس ہزار ختنی وخطائی قیدی ان کی قید مین گرفتار ہوئے قتل بیشمار ہوئی اس خلیفہ نے بکمال آرام ونہائیت انتظام چالیس سال نو مہینے حکومت کے آخر ۴۲۲ ہجری مین مر گیا -

قایم بامر اللہ بن قادر باللہ عباسی

بغداد کی خلیفون مین اسے یہہ خلیفہ نیکنام دنیکوکار حلیم المزاج مشہور ہے اسکی وقت دیالمہ کی دولت وحکومت کا تو خاتمہ ہوا اور ارسلان نام ترکی لباسیری کا اختیار خلافت پر ایسا ہوا کہ تمام زمانہ اوس سے ترسان ولرزان تہا یہان تک اوسکی نیت بگڑی کہ خلیفہ کو اوس نے معزول کرنا چاہا خلیفہ نے طغرل بیگ سلجوقی سے امداد مانگی اور وہ لشکر لیکر چڑھ آیا اوس کے آنے سے اول لباسیری نے خلیفہ کو قید کر لیا اور وہ نوبت بڑی بڑی لڑائیان ہوئین آخر لباسیری قتل ہوا اور خلیفہ نے قید سے چھوٹ کر طغرل بیگ کو رکن الدین کا خطاب دیا اور اپنی لڑکی سے اوس کی شادی کی اور مدت العمر خلیفہ طغرل بیگ کی حمایت مین گزرا خطبہ مین بہی نام طغرل کا خلیفہ کے نام کے ساتہہ مذکور ہوتا رہا اس خلیفہ کے وقت لشکر اسلام روم کی ولائیت مین بڑی بڑی فتوحات حاصل کین اور سرپرستی خاندان سلجوقی کے رہے آخر ۴۶۷ھ مین خلیفہ جان بحق تسلیم ہوا -

مقتدی باللہ بن قایم بامر اللہ

یہہ خلیفہ عباسیون کے کام مین حسیت انتظام مین سست تہا اس لئے اسکے وقت عراق عرب

بڑے بڑے فتنے برپا ہوئے ملک شاہ سلجوقی کی لڑکی کے ساتھ اس نے شادی کی مگر جب
وہ اسکے گھر مین آئی باہم موافقت نہ ہوئی کیونکہ خلیفہ عیاش خمر خوار تھا شہزادی کہ
وان باتون سے بیزار تھا آخر وہ ناراض ہو کر اپنے باپ کے پاس چلی گئی اور دونو سلطنتو
مین عداوت کی بنیاد قایم ہوئی ملک شاہ بغداد پر چڑھ آیا اور خلیفہ کو کہلا بھیجا کہ بغداد سے
نکلو جہان جی چاہے چلے جاؤ خلیفہ نے ایک ماہ کی مہلت مانگی ملک شاہ نے منظور نکی آخر بڑی
مشکل سے دس روز کی مہلت ملی مگر بقضاء الہی ملک شاہ اوسی دس روز کے اندر بغداد
مین مرگیا اور یہہ بات خلیفہ کی کرامت مین شمار ہوئی بلکہ یہہ کرامت اوسوقت کے اولیا
کی تھی جو مثل شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ بغداد مین تھے اور خلیفہ نے بکمال عجز ان سے استمداد
کی تھی اسکے وقت جزیرہ انطاکیہ مین اسلام نے اہل روم پر فتح پائی اور یوسف تاشفین نے
خلیفہ سے اظہار اطاعت کر کے فرمان طلب کیا خلیفہ نے اوسکو امیر المسلمین کا خطاب بخشا
اور اس نے جزیرہ سقطیہ بھی روم والون سے لے لیا اس خلیفہ نے انیس سال خلافت کی آخر
۴۸۷ھ مین بعمر چھتیس سال مرگیا۔

ابو العباس احمد المستظہر باللہ بن مقتدی باللہ عباسی

یہہ خلیفہ نہایت ہوشیار کارگزار سلطنت کے کام مین خبردار تھا عربی و فارسی اشعار اس کے
اکثر مشہور مین قران کے لکھنے کا اسکو بہت شوق تھا حسد بعلاقہ اسکے باپ کے وقت نعمت
کے قبضہ سے نکل گئے تھے اس نے بڑی جوانمردی کے ساتھ دوبارہ لئے عراق و شام دوبارہ
پر اس نے دوبار تسلط پایا اسکے وقت بحکم یزدانی ساتون ستارے آسمانی برج سرطان مین
جمع ہوگئے تھے جیسے نوح نبی کے وقت ہوئے تھے اور طوفان نمودار ہوا تھا مگر بعض مورخ
اس مین شک لاتے ہین اور فرماتے ہین کہ مستظہر کے وقت چھہ ستارے زحل کے بغیر حوت مین
جمع ہوئے تھے اگر ساتون ہوجاتے تو پھر وہی نوح کا سا طوفان نمودار ہوجاتا تو بھی تھوڑا شر
ہونے کی کرمے زمین پر سخت بارشین ہوئین دریا طغیانی پر آئے بہت سے شہرون اور

آبادیون نے نقصان اُٹھائے حجاز کے قافلے مین سی چالیس ہزار مسافر غرقاب ہوا اس خلیفہ
نے پچیس سال نہایت کامیابی کے ساتھ حکومت کی اکتالیس سال کی عمر پائی آخر سنہ ۵۱۲
ہجری مین جب اجل کا وعدہ آیا دنیا سے رحلت کی اسکی وقت اہل فرنگ نے قسطنطنیہ سے اکر شام
تک طوفان برپا کیا مشہور یہہ بات ہی کہ سلجوقیون سی گھبرا کر سادات مصر نے اہل فرنگ اسباب
مین اشارہ کیا ہی سنہ ۴۹۲ مین اہل فرنگ نے بیت المقدس بھی فتح کر لیا بلکہ تین سال کے عرصہ
مین بڑے بڑے مقام حیفا اور سوف و قیصاریہ وغیرہ فتح کر لیے اطرابلس بھی لے لیا اوس وقت
اگرچہ یہہ تجویز قرار پائی کہ فرنگیون کو زر کثیر دیکر صلح کر لیجائے مگر آخر یہہ تجویز ملتوی ہی
عراق عرب کے اطراف بھی اسکے باطنیہ فرقہ کا کئی مرتبہ غل شور ہوا*

ابو منصور مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بہت زور آور دل کا دلاور با محبت اہل مروت تہا اسکے وقت سلجوقی سلطنت کے
چند امیر سلطان کی نامہربانی سے ناراض ہو کر اسکے پاس آئی اس نے اونپہ مہربانیان کین جاگیرین
دین اسلیئے سلطان غضب مین آیا اور بغداد پر چڑہائی کی مقابلہ کے وقت سلطان نے فتح پائی
خلیفہ کو شکست آئی دشمن کی قید مین آیا اگرچہ سلطان کا یہہ ارادہ نہ تہا کہ خلیفہ کو مار ڈالے
یا تخت سے اُتار دے مگر ملحد لوگ جو سلطان کے لشکر مین تہے اور خلیفہ کی اون کے ساتھہ
مذہبی دشمنی تہی اُنہون نے سلطان کی بے اجازت موقع پا کر قید مین خلیفہ کو شہید کر دیا
سلطان نے یہہ خبر پا کر بہت غم کیا قاتلون کو پکڑ بلایا قصاص کو پہونچایا گیارہ سال بکمال استقلال
اس خلیفہ نے خلافت کی سنہ ۵۲۹ مین شہید ہوا اسکے عہد مین حضرت ابراہیم خلیل و اسحاق و یعقوب
نبی کے مزار شام مین نمودار ہوئی ہزاروں مسلمان دور دور سے وہان جا کر زیارت سے
بہرہ یاب ہوئے یہہ خلیفہ نہایت فصیح بلیغ شاعر تہا تحمل اسقدر تہا کہ ایک دفعہ بعض
غلامون نے سیر دریا اسکو کلمات ناشائستہ کہی اس نے باتون مین ٹال دیا ایک نمک حلال خادم
نے کہا کہ اس سے زیادہ بے غیرتی اوٹہانی نہین چاہیے شرف الدین نوشیروان نے یہہ

سنکر ہنسا اور کہا کہ مین چالیس برس سے اس مصیبت کے سایہ مین زندگانی کرتا ہون تم ابھی سے گھبرا گئے

ابو جعفر منصور راشد باللہ بن مسترشد باللہ عباسی

باپ کی شہادت کے بعد اس خلیفہ نے خلافت پائی مگر سلطان سلجوقی نے اسکو چین نہ لینے دیا بغداد پر چڑھ آیا شہر پر قبضہ پایا خلیفہ شکست کھا کر اصفہان کو بھاگ گیا وہان کسی ملحد کے ہاتھ سے مقتول ہوا اسکے بعد خلافت سلجوقیون کے قبضہ مین آگئی اور وہ مالک و مختار ہو گئے ✣

ابو عبد اللہ محمد المقتفی لامر اللہ بن مستظہر باللہ

اس خلیفہ نے سلطان سلجوقی کے حکم سے خلافت لی اور سلطان مسعود کی زیست تک اسکے زیر حکم رہا جب وہ مرگیا اس نے خودسری پائی مگر کچھ مدت کے بعد سلطان محمد بن محمود بن ملکشاہ بغداد پر چڑھ آیا شہر کا محاصرہ فرمایا ابھی کچھ فیصلہ نہین ہوا تھا کہ اپنے کسی خانگی فساد کے سبب سے سلطان واپس چلا گیا پھر نہ آیا اور اس نے چوبیس [۲۴] سال بکمال استقلال خلافت کی چھیاسٹھ [۶۶] سال کی عمر پا کر ۵۵۵ھ مین مرگیا اسکے وقت مین دجلہ کا پانی ایسے طغیانی پر آیا کہ اوس سے شہر نے سخت صدمہ پایا شام مین ایسا زلزلہ نمودار ہوا جس سے چہارم حصہ دمشق کا مسمار ہوا تواریخ کی کتابون مین مندرج ہی کہ بہادری اور شجاعت و رعب و وجاہت مین معتصم کے بعد ایسا کوئی خلیفہ نہین ہوا ابن جوزی کا قول ہے کہ اس سے پہلے خلیفے صرف نام کے خلیفے تھے اسکے وقت گویا پھر خلافت بغداد مین آگئی اس نے تمام علاقہ عراق عرب کا جسکو الجزیرہ کہتے تھے اپنے قبضہ مین کرلیا اور خلافت کو دوبارہ رونق دی ✣

ابو المظفر یوسف مستنجد باللہ بن مستظہر باللہ

یہ خلیفہ مقتفی کی وفات کے بعد خلافت کے تخت پر بیٹھا اور بکمال نیکنامی کے ساتھ گیارہ سال خلافت کی ۵۶۶ھ مین بیمار ہو کر وفات پائی اس خلیفہ کو مجذومون اور جعل خورون سے دلی عداوت تھی اکثر تنبیہ کسی نامی مخبر کو اس نے قید کیا اوسکے بھائی نے درخواست کی کہ اگر خلیفہ اوسکو چھوڑ دیوے تو دس ہزار دینار جرمانہ داخل کر سکتا ہون خلیفہ نے جواب دیا کہ اگر ایسا مخبر ایک اوسکو گرفتار کرائے تو دس ہزار دینار انعام دے سکتا ہون اسکے وقت میر سدید الدین

شیرکوہ نے مصر پر حملہ کیا حاکم مصر نے فرنگیون سے مدد لیکر اوسکو ہٹا دیا دوسرے برس اہل فرنگ نے قاہرہ کی مدد کو اسد الدین جا پہونچا اور کامیاب ہوکر وزیر مصر کا مقرر ہوا یہہ خلیفہ علم انشا و نظم و نثر و علوم ریاضی مین اوستاد تہا *

ابو محمد حسن المستضی بنور اللہ بن مستنجد باللہ

اس خلیفہ نے خلیفہ ہوکر امیر الامرای کا منصب قطب الدین قیماز کو دیا اُس نے اسکو ایسا بے اختیار کیا کہ کسی چیز پر اسکا اختیار نہ رکہا ایک روز اُس نے ظہیر الدین خازن کی گرفتاری کا حکم دیا خازن اپنی جان بچاکر خلیفہ کے پاس دار الخلافت مین چلا گیا خلیفہ نے اسکو اپنی پناہ مین رکہا دشمن کے حوالے نکیا اسلئے امیر الامراؤ غضب مین آکر دار الخلافت کو گہیر لیا خلیفہ یہہ حال سنکر کوٹہے پر آیا دیکہا کہ قلعہ کے گرد امیر الامرا کی فوج کی دہوم ہے شہر کے تماشائیون کا ہجوم ہے خلیفہ نے شہر کے لوگون کو نزدیک بُلایا اور بآواز بلند فرمایا کہ تم سب اسیوقت جاؤ امیر الامراء کو تنبیہ کرلاؤ اسکا مال جو پاؤ لوٹ لو یہہ حکم پاکر ہزار دن لوگ دوڑ پڑے جاتے ہی امیر الامراؤ کا گہر گرادیا اُسکا مال لوٹ لیا تمام شہر کی ہجوم کے آگے امیر الامراؤ کی کوئی تدبیر پیش نہ چلی اپنی جان بچاکر پا پیادہ بہاگا اور چاہا کہ موصل اپنے وطن کو جائے مگر رستہ بہولکر ریگستان بے آب مین جا پڑا پیاس کے مارے مرگیا اسکے مرنے کے بعد خلیفہ نے خود مختاری پائی نو سال حکومت کی ۵۷۵ھ مین مرگیا ۵۶۷ھ مین مصر کی بادشاہت فاطمیہ کے خاندان سے جاتی رہی اور صلاح الدین قابض ہوا اوس نے اسی خلیفہ کے نام کا خطبہ اوس تمام علاقہ مین جاری کیا —

ابو العباس احمد ناصر لدین اللہ بن المستضی بنور اللہ عباسی

یہہ خلیفہ سخی و جوانمرد و بہادر و دلیر و صاحب تدبیر اقبالمند تہا اپنی کمال تدبیر و عقلمندی سے اسنے تمام مخالفون کی بیخ کنی کی جسنے سر اوٹہایا اس نے گردن پکڑکر زمین پر گرادیا خلفا کی دینی کرامتون کی اسنے گویا ہوا بندہ دی رعایا کی ظاہری و باطنی احوال سے یہہ ایسا آگاہ رہتا تہا کہ رات کو جو وہ گہر مین باتین کرتے تہے دن کو یہہ سر

دربار ظاہر کر دیتا اور لوگ حیران ہو جاتے تہے بعض کہتے تہے کہ اسکو علم غیب ہے بعض اعتقاد
رکہتے تہے کہ جن اسکی حکم مین ہین وہ سب کا حال اسکو سنا جاتے ہین محلہ محلہ اور کوچہ کوچہ اور
ملک ملک اسکی جاسوس مامور رہتے تہے اور تقریر و تحریر کے ڈہنگ اسکو ایسے یاد تہے کہ مخالفون
کے آپس مین صلح کرا دیتا اور دوستون کو لڑا دیتا اور اونکو خبر بہی نہوتی ایکمرتبہ خوارزم کا
ایلچی اسکے پاس آیا اور سربمہر مراسلہ پیش کیا تو خلیفہ نے خط کے کہولنے بغیر خط کا مطلب اپنی
زراست سی بیان کر دیا ایک معاملہ مازندران کے ایلچی کے ساتہہ بہی ایسا ہی گذرا جب سے اونکو
یقین ہو گیا کہ خلیفہ کو علم غیب ہے ترکستان کے رعایا نے بمقصود فاصلہ دور دراز کے بغاوت کی اور
وہ بغاوت اسکی حسن تدبیر سے فرو ہو گئی لڑائی کی حاجت نہوئی جب صدر جہان فاضل
جلیل سمرقند کا اسکے ملنے کے لئے سمرقند کو آیا تو اوسکے ساتہہ بہت سی فقیہہ بہی تہے ایک
فقیہ کے پاس گران قیمت گہوڑا تہا لوگون نے کہا کہ یہہ گہوڑا بغداد مین نہیجاؤ خلیفہ لی لیگا
اوس نے جواب دیا کہ خلیفہ کی کیا مجال ہے کہ مجہسے گہوڑا لے سکے خلیفہ کو یہہ خبر پہونچی تو آدمی
عیار اوسکے لینے کے لئے مامور کئے وہ لوگ گہوڑا رستہ مین سے ہی اوڑا لے گئے جب علما بغداد
مین آئے اور بعد ملاقات رخصت ہونے لگے تو خلیفہ نے ہر ایک کو خلعت دی اور فقیہ مالک
اسپ کی خلعت کے ساتہہ ہی گہوڑا دیا جو اوسکا تہا وہ فقیہہ گہوڑے کو دیکہکر رونے لگا اور
تعجب سے بیہوش ہو کر گر پڑا ایسی ایسی باتون سے لوگون کے دلونپر اسکی ہیبت بدرجہ کمال چہا گئی تہی
اہل ہند و مصر ویسے ہی اس سے ڈرتے تہے جیسے کہ خاص بغداد کے لوگ دور و نزدیک بدرجہ
مساوی اسکا رعب زمانہ پر محیط تہا اندلس کے بڑے بڑے شہرون سے لیکر سرحد چین و ہند وغیرہ
دور دور کے ملکون مین اسکا خطبہ پڑہا گیا کوئی فرمانروا اسکے حکم سے منحرف تہا یہہ خلیفہ خوش
خلق و شیرین زبان و ظریف بدرجۂ نہایت تہا دشمن کے ساتہہ بہی یہہ کبہی تند مزاجی کے ساتہہ
پیش نہین آتا تہا اسکے احکام اور گفتگو کے لطیفے لوگون کی زبانون پر ضرب المثل تہے مگر اسکے
از حد خبرداریون کا یہہ نتیجہ ہوا کہ لوگ اس سی ڈر کر دور دور ملکون مین بہاگ گئے اور

اور اسکو ظالم و ستمگار سمجھنے لگے مذہب امامیہ کیطرف اسکی رغبت تہی اور سادات کی بڑی عزت
کرتا ہزاروں سیکے وظائف مین مقرر تہے ایک روز ابن جوزی فاضل جسکی فضیلت کا تمام زمانہ
قایل تہا اسکے دربار مین آیا اور یہ اسنے سوال کیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل البشر
کون تہا اونکو اسکے جواب مین کمال دقت ہوئی ناچار اونہون نے فرمایا کہ من کان بنتہ فی بیتہ
یعنی وہ جو اوسکے گہر اوسکی بیٹی تہی اسکی عبارت کے دو معنی ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ جسکے گہر مین
نبی کی بیٹی تہی دوسرے یہہ کہ جسکی بیٹی نبی کے گہر مین تہی اس جملہ سے خلیفہ بہت خوش ہوا
اسکے وقت سنہ ۵۸۲ھ مین نجومیون نے حکم لگایا کہ چہہ ستارے آسمانی حضرت نوح کے وقت برج سرطان
مین جمع ہوئے تہے تو طوفان ظاہر ہوا تہا اس سال مین چہہ ستارے میزان مین جمع ہوئے ہین
اور میزان برج بادی ہی اسسے کمال اندیشہ ہی کہ ہوا کی صدمہ سے کرہ خاک برباد ہوجاوے لوگون
نے خوف کے مارے زمین کے اندر مکانات کہودلیے اور کبھی کبھی ہفتہ کی خوراک اوس مین رکھہ لی
مگر جس رات کا وعدہ تہا اوس رات ہوا سے چراغ بہی کسیکا گل نہوا اور خالق اکبر نے اپنی قدرت
کا نمونہ دکھلا کر اہل نجوم کو شرمندہ کیا سنہ ۵۸۳ھ مین اسکے وقت صلاح الدین حاکم مصر نے اہل فرنگ کے
ساتھہ بڑے بڑے جنگ کیے اور جسقدر بلاد شام مین علاقے فرنگیون نے لے لئے تہے سب اون سے
واپس کیے مقام بیت المقدس بہی جو اکیاسی برس سے فرنگ کے قبضہ مین تہا لے لیا اور اونکو
شام سے نکالدیا ۵۸۹ھ مین صلاح الدین مرگیا اور اوسکا بیٹا جانشین ہوا طغرل بیگ کے مرنے
سے خاندان سلجوقیہ کا بہی خاتمہ ہوا ۶۱۵ھ مین فرنگیون نے پہر اسلام کے علاقون پر حملے کرنے
شروع کیے اور شہر دمیاط وغیرہ جو نیل کے کنارون پر تہے لے لیے سلطان کامل بادشاہ مصر نے
مجبور ہوکر شہر منصورہ آباد کیا اور اوس مقام پر فوج کی چہاونی قائم کی اوسکے دوسرے
سال شہر دمیاط پہر حاکم مصر نے فتح کرلیا شہر قاہرہ متعلقہ مصر مین ایک مدرسہ جسکا نام دارالحدیث
تہا قائم ہوا ماموں کے وقت سے کعبہ پر دیبائے سفید کی پوشش چڑہائی جاتی تہی اس خلیفہ
کے وقت سبز پوشش چڑہائی گئی پہر سیاہ لباس تجویز ہوا چنانچہ اب تک وہی لباس قائم ہے

سلطان محمد خوارزم شاہ کی سلطنت اس خلیفہ کے وقت بڑے اوج پر تھی اور سید علاء الدین
ایک بزرگ کی نسبت اوسکو کمال اعتقاد تھا خوارزم شاہ نے چاہا کہ خلافت حق سادات کا ہے
بغداد سے عباسی خلیفہ کو بیدخل کرکے سید علاء الدین کو وہان خلیفہ کرنا چاہیے چنانچہ ارادہ پر
مستقیم ہوکر تین لاکھہ سوار جرار خنجر گزار کے ساتھہ خوارزم سے بغداد کو روانہ ہوا خلیفہ کو جب
یہہ خبر پہونچی اسنے بھی اپنی فوج جمع کی اور دشمن کی راستی روکنے کی تجویز کی اور شیخ شہاب الدین
سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو جو خاندان سہروردیہ عالیہ کے امام تھے اور اپنے وقت کے قطب
وغوث تھے بطور سفیر محمد خوارزم شاہ کی پاس بھیجا اور التجا کی کہ شیخ سلطان کے پاس جاکر آل عباس
کے فضائل اسکے روبرو بیان کرین اور اوسکو اس ارادہ سے روکین چنانچہ شیخ مقام ہمدان پہونچکر
سلطانی لشکر مین داخل ہوئی وبکمال تردد وتکلیف ایسے عظیم الشان بادشاہ کے دربار مین باریابا
بادشاہ نی بکمال غرور شیخ کے سلام کا جواب بھی ندیا اور نہ بیٹھنے کی اجازت دی حضرت شیخ نے
کھڑے کھڑے ایک خطبہ پڑہا اور آل عباس کے فضائل مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان
کین خلیفہ ناصر کو بھی اپنی تقریر مین بہت سراہا بادشاہ نی جواب دیا کہ یہہ صفات جو تونے
بیان کئے ہین خلیفہ ان اوصاف کے ساتھہ موصوف نہین ہے انشاء اللہ عنقریب بغداد مین
پہونچکر خلافت کے مسند پر ایسے شخص کو بٹھلایا جائیگا جو ان صفات کے ساتھہ موصوف ہوگا شیخ
سلطان کے پاس سے ناکام پھرا مگر خدا کی جناب مین وہ غرور بادشاہ کا پسند نہ آیا اور سلطانی
لشکر جب وہان سے چلکر قسہ حلوان تک پہونچا بے موسم برف کا برسنا شروع ہوا اور اسقدر
برسے کہ تمام راستی بند ہوگئے ہزارون سوار وپیادہ سلطانی فوج مین بصدمہ برف
ہلاک ہوگئے بے تعداد اونٹ وگھوڑے مرگئے ناچار خوارزم شاہ وہان سے اولٹا اور چاہا
کہ دوسرے راستے سے بغداد کو جائے اتنے مین وہان خبر پہونچی کہ چنگیز خان تاتاری
ایک خونخوار لشکر لیکر سلطانی علاقہ مین آگیا ہے اور دریا خون کے بہا دیے ہین یہہ خبر
سنکر سلطان فی الفور واپس آگیا اور جہاد اس سلطنت کا اخیر ہوا وہ خوارزمی سلطنت

سکے حال مین تحریر ہوگا اس خلیفہ نے سینتالیس سال سلطنت کی اور اپنی حکومت کے وقت مین کمال نیک نام رہا ہر ایک امر اسکی تدبیر سے موافق ہوتا رہا آخر ۶۲۲ھ ہجری مین مرگیا اٹہتر برس کی عمر پائی

ابو نصر محمد ظاہر باللہ بن ناصر لدین اللہ

باپ کے مرنے کے بعد یہہ خلیفہ ۵۲ برس کی عمر مین خلیفہ بنا کسی شخص نے اسکو دعا دی کہ خدا تیری عمر مین برکت دیوے اسنے جواب دیا کہ عصر کے وقت دوکان جو کہولے گا وہ کیا کمائیگا اس خلیفہ کے مزاج مین رحم و صفا سب سے زیادہ تر تھی یہانتک کہ عمر بن عبد العزیز کے بعد سوائے اسکے اور کوئی خلیفہ حلیم و رحیم و خدا دوست پیدا نہین ہوا اسنے لاکھون روپیہ نقد و جنس و املاک حقدارون کو واپس کر دیے اور اکثر اوقات اسکی زبان پر یہہ کلمہ گزرتا تہا کہ چند روزہ زندگی ہے کچہہ نیک کمائی کرلون تو بہتر ہے ہزارون خطوط لفافہ بند اسکے حجرہ مین رکھے رہتے تھے اور یہہ کسیکو کہولکر پڑہتا نہ تہا امرا نے باعث پوچھا تو کہا کہ ان خطوط مین سوائے غمازی اور بدگوئی کے کچہہ تحریر نہ ہوگا دیکھنے سے خرابی پیدا ہوتی ہے ایک دن یہہ خزانہ مین گیا اور بہت سا روپیہ خیرات کر ڈالا خزانچی نے عرض کی کہ تمہارے بزرگون نے اس خزانہ کو جمع کیا تہا کہ وقت پر کام آوے فرمایا کہ اب اسکے کام آنے کا وقت آگیا ہے اور خزانہ خرچ کرنے کے لئے ہے نہ جمع رکھنے کے لئے ع زر از بہر خوردن بود اے پسر + برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر + صرف نو مہینے اس خلیفہ نے خلافت کی ۶۲۳ھ مین بیمار ہوکر مرگیا رحمۃ اللہ علیہ ؛

ابو جعفر منصور مستنصر باللہ بن ظاہر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بڑا صاحب ہیبت با مروت سخی مشہور تہا اسکے وقت علم نے کمال ترقی پائی نظامیہ مدرسہ کی بغیر اسنے ایک سلطانی مدرسہ مقرر کیا تہا کتابخانہ اوس مین رکہا ہر ایک علم کے معلم روزینہ دار اس مین مامور تھے ہر روز طرح طرح کی کہانی لذیذ پکوائی جاتے مدرسہ کے طلبا و معلمون کے کہانے کے لئے بہجوائے جاتے ہر ایک شہر مین دار العلم و دار الشفا و دار القرائت بنوائے گئے عالم و طبیب و قاری اُن مین مقرر فرمائے گئے موید الدین ابو طالب علقمی اسکی خانہ کا داروغہ و کفیل قرار پایا

اس خلیفہ کی سخاوت کے ذکر میں روضتہ الصفا میں لکھا ہے کہ ایکروز عید کے دن علی الصباح خلیفہ کوشک کے بام پر آیا دیکھا کہ لوگوں کے گھروں کی دیواروں پر دھوئے ہوئے گیلے کپڑے سوکھ رہے ہیں وزیر سے اسکا حال پوچھا عرض کی کہ آج عید کا روز ہے لوگوں نے عیدگاہ جانے کے لئے کپڑے دھوکر آفتاب میں ڈالے ہیں جب سوکھ جائینگے پہن کر عیدگاہ میں حاضر ہونگے یہہ سنکر خلیفہ نے جانا کہ میرے رعایا ایسے مفلس ہوگئی ہے کہ دہوبی سے کپڑے نہیں دہولاتے اور خود دہوتے ہیں ان کی خبرگیری ضرور ہے پس یہہ تجویز کی کہ بیشمار سونے کی گولیاں بنوائیں اور رات کے وقت جب کوشک پر جاتا غلاموں کو حکم دیتا کہ وہ گولیوں کو بندوقوں میں بھر کر چاروں طرف سر کریں وہ گولیاں لوگوں کے گھروں میں جا پڑتیں اور وہ اپنے خرچ میں لاکر آسودہ حال ہوتے۔ سولہ برس اس خلیفہ نے خلافت کی سنہ ۶۴۰ ہجری میں مرگیا اس خلیفہ نے چاندی کے درہم مسکوک کرائے جنکا مضروب ہونا متروک ہوچکا تہا ایکدن مستنصر خزانہ میں گیا اور اشرفیوں کے حوض پر کہڑا ہوا ایک مصاحب نے عرض کی کہ میں پہلے بہی ایک دفعہ آیا تہا تو اسکو بہرا ہوا پایا تہا پہر اگلی مرتبہ آیا تو بالشت بہر خالی دیکہا اب تو بہت خالی ہونا چاہتا ہے خلیفہ نے فرمایا کہ اگر مجھکو اجل نے مہلت دی تو اسکو صاف کردونگا اس خلیفہ نے اپنی جمال جو المردی کے ساتہہ تاتاری لشکر کے ساتہہ جو حدود بغداد پر حملہ آور ہوا تہا مقابلہ کرکے اون کو شکست دی بلکہ اگر اسکو اجل مہلت دیتی تو تاتاریوں کو عجم سے نکالدیتا۔

ابو احمد عبد اللہ المستعصم باللہ بن مستنصر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بڑا صاحب دولت عالیجاہ رفیع بارگاہ تہا اسکے وقت خلافت نے ایسی زینت پائی کہ کبہی ظہور میں نہیں آئی تہی سلاطین شرق و غرب شاہان عجم و عرب اسکے باجگزار فرمانبردار تہے خزانہ بہی بہت جمع کیا زمینداروں سے خراج دو چنداں لیا سنہ ۶۴۲ ہجری میں اسنے

موید الدین علقمی کو وزیر بنایا مگر یہہ وزیر مذہب کا شیعہ تہا طریق اسکا امامیہ تہا اس لئے خلیفہ کے
بیٹے محمد ابو بکر کے وزیر کے ساتہہ عداوت ہو گئی اور باہمی نزاع نے یہانتک طول پکڑا کہ وزیر
نمک حرامی پر آمادہ ہوا اور ہلاکو خان تاتاری کو لکہہ بہیجا کہ بغداد کا خلیفہ برائے نام ہے عیش و
عشرت اوسکا کام ہے میرے ہاتہہ مین کل اختیار ہے ہر ایک بات کا مجہپر مدار ہے اگر آپ اس
وقت بغداد کو آئین لشکر لائین تو بغداد کی حکومت پائین بڑے بڑے گنج بے محنت و رنج
ہزارون خزینے پشتون کے دفینے آپ کو مفت ملجائین وزیر کے لکہتے ہی ہلاکو خان بغداد
کو آیا وزیر نے ہلاکو خان کے پہونچنے سے پہلے یہہ تدبیر کی کہ خلیفہ کا لشکر جسقدر بغداد مین تہا
سب جا بجا منتشر کر دیا جب ہلاکو خان نے اپنے آنے کی ارادے سے وزیر کو خبر پہونچائی وزیر
نمکحرام خلیفہ کے استیصال کے فکر مین پڑا پہلے اوس نے بہت سی فوج تخفیف کر دی باقیماندہ فوج
کو جا بجا منتشر کر دیا اور تمام اراکین دربار کو منع کر دیا کہ کوئی شخص بدخبر خلیفہ کے کان تک نہ
پہونچائے آخر ۶۵۶ھ مین جب تاتاریون نے خوارزمی سلطنت کو خوار و زیر بار و قتل کر کے
تمام ملکون مین تسلط پالیا تو وزیر کے اشارے سے ہلاکو خان نے بغداد کا ارادہ کیا اور فوج
نزدیک آ پہونچی تو خلیفہ کو خبر ہوئی خلیفہ نے وزیر کے ساتہہ اسکا مشورہ کیا وزیر نے خلیفہ کی
تسلی کی اور کہا کہ ہلاکو غارتگر کی کیا طاقت ہے کہ خلیفۃ اللہ کے حضور مین بے ادبی پیش
آئے مجہکو بخوبی معلوم ہے کہ ہلاکو حضور کے سلام کو آتا ہے بیوقوف خلیفہ نے اس بات کو سچ جان
لیا پہر پہلی محرم کے روز ہلاکو نے بغداد پہونچکر شہر کا محاصرہ کر لیا پہر بہی وزیر بدتدبیر نے خلیفہ کو
کہا کہ آپ کچہہ غم نہ کرین مینے صلح کا بندوبست کر لیا ہے ہلاکو آپ کی خدمتگزاری کو اپنا فخر جانتا
ہے اور یہہ تجویز ہو چکی ہے کہ ہلاکو اپنی دختر حضور کے نکاح مین دیکر اس خاندان سے اپنا توسل
پیدا کرے اس تجویز سے خلافت و سلطنت گہر کی گہر مین رہیگی اور شاہان تتار سلاطین
سلجوقیہ کی طرح خدمتگزار رہینگے چند روز کے محاصرے کے بعد خلیفہ کی خدمت مین وزیر
نے یہہ تجویز عرض کی کہ آپ ایک مرتبہ اپنے اراکین اور علما و فضلا کے مجمع کے ساتہہ

ہلاکو کے استقبال کو جائین اور اوسکو اپنے ساتھہ لیجاوے صلح و صفائی کرین تاکہ وہ اپنی لڑکی ولیعہد
یا حضور کے ساتھہ نکاح کر دیوے نادان خلیفہ اپنے تمام ارکین و علما و فضلا اوسکے ساتھہ بہ مجمع
کرکے وزیر کے ساتھہ ہولیا جب ہلاکو کے لشکر مین پہونچا تو خلیفہ الگ خیمہ مین اوتارا گیا
پہلے علما و فضلا کو بہ بہانہ انعقاد مجلس نکاح کے ہلاکو کے روبرو لیجاکر وزیر نے قتل کرایا ہزارہا
علما و عمائد شہر کے جو مذہب سنت کے پیشوا تہے قتل ہوئے خلیفہ کو اونکی حالت کی کچھہ خبر نہ تہی
اوسکے بعد خلیفہ کی اولاد و اقارب و ارکین خلافت کے قتل کی نوبت آئی اور جوق جوق ہلاکو خان
کے روبرو جاکر قتل ہوئے صرف خلیفہ باقی رہ گیا اوسکو بہوکہہ کے عذاب مین گرفتار کیا
مین بعد دجلہ پر پل باندہ کر لشکر تاتار شہر مین داخل ہوا اور شہر مین قتل و غارت کا بازار گرم ہوا
تمام شہر لوٹا اور جلایا گیا تمام شہر کے رہنے والے گرفتار ہوکر صفون کی صفین دجلہ کے کنارے
کہڑے کئے گئے اور ایک طرف سے اونکو قتل کرنا شروع کیا گویا دریا کے اندر خون کا دریا
دوسرا بہکر دریا سرخ ہوگیا عباسی قوم کے سردار کئی ہزار تہہ تیغ ہوئے لاکہون رعایا
ماری گئی دار السلام بغداد جسکا دروازہ صدہا سال تک بوسہ گاہ خلایق رہا چالیس
روز تک قتل و غارت ہوتا رہا صرف ایک محلہ کو امان ملی جس مین شیعہ قوم ہم مذہب وزیر
نمک حرام کے رہتے تہے تاتاریون نے ہزارون لاکہون عمارتین جنکی تعمیر پر لاکہون روپیہ
خرچ ہوئے تہے جلاکر خاک مین ملادی بڑے بڑے کتب خانے دریا مین اوٹہا
کر ڈالدیے اور آگ مین جلا دیئے خلیفہ کی حالت چند روز کی بہوکہہ و پیاس سے
نیم جانی کی پہونچ گئی تو گلا دباکر شہید کیا گیا کروڑون روپیہ نقد و جواہر و اجناس
صدہا سال کا اندوختہ عباسیون کا ہلاکو خان کے قبضہ مین آیا عباسیہ خاندان
کی خلافت اس خلیفہ کی شہادت پر ختم ہوئی اور پانسو بیس برس کا خاندان ایک وزیر
نمک حرام کی نمک حرامی سے خاک مین ملگیا اور ایسا برباد ہوا کہ پہر کوئی نام لیوا
اوسکا باقی نرہا وزیر نمک حرام کو امید قوی تہی کہ ہلاکو خلیفہ کے قتل و تاراج کے بعد

خلافت بغداد کی سمجھو دیگا مگر ہلاکو خان کو اوس کی یہہ بیوفائی پسند نہ آئی جو اوس نے
اپنے آقا و ولی نعمت قدیم کے ساتھہ کی تہی اپنا کام نکالکر وزیر شریر کو اپنی نظر سے گرادیا
اور حکومت بغداد کی ایک بقال غلہ فروش کو بخشدی جس نے بوقت محاصرہ بغداد کے رسد
رسانی ہلاکو خان کے لشکر مین کی تہی اور ہلاکو اوسکی خدمات سے کمال خوش ہوا تہا
بغداد کی حکومت کا خلعت جب اوسکو ملچکا تو علقمی نمک حرام وزیر کو حکم ہوا کہ اگر تم کو
بغداد مین رہنا منظور ہے تو اس بقال کی نوکری کرلو وزیر نے سنکر کچھہ جواب نہ دیا اور رنج و غم
وغصہ مین گرفتار ہوکر چند روز مین مرگیا اور قیامت تک کی روسیاہی دنیا مین اور دوزخ
کی آگ عقبےٰ مین اپنے لیے حاصل کرکے جہنم واصل ہوا صرف تعصب مذہبی نے یہہ آگ بغداد
مین روشن کی تہی جسسے لاکہون جانین تلف ہوئین اور شیعہ کی شرارت سے عباسیہ خلافت نیست و نابود ہوگئی سال شہادت اس
خلیفہ کا ۶۵۶ ہجری تہا اور کل عباسی خلیفون مین سے یہہ سینتیسوان جانشین تہا واضح رہے کہ خلفای عباسیہ کا
عہد دین اسلام و ملت محمدی کی ترقی کا وقت تہا اگرچہ اس خاندان کے خلیفہ اکثر عیاش بہی تہے
مگر دین کی ترقی اور عروج کی طرف اونکا بڑا خیال تہا اور بہمہ تن اس کام مین مصروف رہے
لاکہون گبر و ترسا ان کے وقت مسلمان ہوے دور دور تک ولایتون مین دین اسلام
پہیل گیا اور جو لوگ توحید الہی سے واقف نہ تہے موحد بن گئے بڑے بڑے علما و فضلا و
مشایخ ان کے وقت مین ہوئے علما نے بڑی بڑی کتابین دین کی علوم فقہ و حدیث
وتفسیر مین تصنیف کین اور گمراہان دین کو راہ راست دکہلایا اور بڑے بڑے مشایخ
مثل حضرت غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانی و شیخ شہاب الدین سہروردی
ایسے ولی کامل ہوئے جنکی ایک نظر کیمیا اثر سے ہزارون فساق و فجار گمراہی کی تاریکی
سے نکلکر انوار قرب کے منازل تک جا پہونچے ؎

چوتہا چمن شاہان بنی امیہ کے بیان مین جو ملک اندلس مین فرمانفرما رہے

جب خلافت بنی امیہ کی بنیاد دمشق سے اوکھڑ گئی اور خاندان عباسیہ کا ظہور ہوکر استیصال بنی امیہ کا قرار واقعی عمل مین آیا ہزارون اُمراء بنی امیہ کے قتل ہوئی اوسوقت گویا تمام زمین و اہل زمین بنی امیہ کے دشمن تھے جس مقام پر کوئی متنفس اس خاندان کا تھا بیدریغ تہ تیغ ہوا اور مسمی مروان آخری خلیفہ بنی امیہ کا بمقام ذات السلاسل قتل مین آیا اوسکی اور اوسکی اُمراء کی لاشون پر فرش بچھا کر کھانا کھایا اور آئندہ تمام رعایا نے قسم اوٹھائی کہ وہ کسی کو بنی امیہ کے خاندان سے خلیفہ نہ بنائینگے بنی امیہ کے خاندان کے لوگ بہت تھوڑے بنی عباس کی تلوار سے جانبر ہوئی اون مین سے ایک شخص عبدالرحمن بن معاویہ بن مروان تھا جو بوقت قتل بنی امیہ کے بھاگ کر افریقہ کے ملک مین پہنچا وہان اوسکو احکم الحاکمین نے وہ حکومت عنایت کی جو سنہ ۱۳۸ھ سے چلکر اوسکی اور اوسکی اولاد کی حکومت سنہ ۴۱۹ھ تک قایم و بحال رہے ؀

عبدالرحمن بن معاویہ بن مروان

یہہ شخص جب بحالت خراب اور آل عباس سے اپنی جان چھپاتا ہوا افریقہ مین پہونچا تو اندلس کے لوگون نے اسکے وہان جانے کو غنیمت جانا کیونکہ وہان کی حکومت کا انتظام ابتر ہورہا تھا اور چارون طرف شور و فساد کی آگ مشتعل تھی علاوہ ازین بنی عباس سے وہ لوگ ناراض تھے اونہین چاہتے تھے کہ اونپر بنی عباس کا حکم ہو اسلئے سبنے ملکر اپنا ایلچی عبدالرحمن کے پاس بھیجا اور اوسکی طلبی کی جب عبدالرحمن اپنے ہمراہیون کو لیکر المنقار کی گھاٹ پر جو غرناطہ سے پندرہ کوس پر واقع ہے جا اوترا اندلس والون نے بڑی خوشی سے اوسکا استقبال کیا وہ ہزارہا عرب اور بربری لوگ اوسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگئے جب بمقام سوالا پہونچا تمام رعایا اوسکی جوانی اور زیبائی دیکھکر باغ باغ ہوئی اوسوقت مسمی یوسف فہری جو خلفائے بنی عباس کی طرف سے وہان کا حاکم بنکر آیا تھا اور اوسکی اور اسمٰعیل نام ایک سردار کی درمیان جو اپنی واسطے حکومت چاہتا تھا لڑائیان ہو رہی تھین وہ دونو یہہ حال دیکھکر سرد ہوگئے آخر وہ دونو آپس مین ملگئے اور چاہا کہ وہ دونو آپس مین ملکر عبدالرحمن کو اندلس سے نکالدین مگر رعایا نے اون دونو کو نکالدیا اور عبدالرحمن نے یوسف کے جان

نجشی گئی اور تمام جزیرہ نما پر اپنا قبضہ کرکے عباسیہ خلافت سے یہہ علاقہ الگ کر لیا اور ایک عہد نامہ
سپردگی ملک کا یوسف و اسمٰعیل سے لکھوا کر عین مجمع مین پڑھوایا اور ایک ساعت سعید مین
بادشاہی جلاس کرکے بہت سا روپیہ غربا و فقرا پر تقسیم کیا چونکہ بسبب شورش و فساد و تغیر خلافت
اہل اسلام کو موقع پاکر اہل فرنگ نے اپنی حدود بڑہا کر بہت علاقہ اپنے تصرف مین کر لیے تھے عبدالرحمن
نے نہایت سعی و کوشش کے ساتھہ سب واپس لیے اور اسکے خوف سے بڑے بڑے بہادر فرمانروا لرزتے
مین چلے جیسے شہر قرطبہ جو دارالسلطنت اندلس کا تھا کمال رونق و زینت کے حد تک پہونچا [illegible]
ثانی شہر مین پہنچایا گیا دریا کے کنارے جہازی کارخانے قائم کیے گہوڑ [illegible] روشنی چالوں قوت
نشیبی بیچ طرح طرح کی ترکاریان اور ساگ اور قسم قسم کے پھول دور دور ملکون سے منگا کر اوس
سرزمین مین لگوائے گئے علوم و فنون کے مدارس جاری کیے ملکی کارخانون کو ایسا نشان شوکت
سے ترقی دی آخر اسی بادشاہ نے چونتیس سال تک بکمال عدل و داد سلطنت کی اور [illegible] عمر مین مرگیا

ہشام بن عبدالرحمن

اگرچہ عبدالرحمان کی وفات کے بعد اسکے بیٹے موجود تھے مگر سب سے چھوٹا فرزند ہشام بڑا دلاور
و عقیل تھا اسواسطے عبدالرحمان نے وصیت کی تھی کہ میرے بعد ہشام بادشاہ ہو چنانچہ وہی بادشاہ
ہوا اسکی تخت نشینی کے بعد دو چچا اسکے یعنی عبداللہ و سلیمان اس سے پھر گئے اور چاہا کہ اسکو تخت سے
اوتاریں اونہوں نے اسکے برخلاف بہت سی فوج جمع کی ہشام بھی اپنا لشکر لیکر اون کے مقابلہ کو
نکلا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی دونو مدعیون نے شکست فاش کھائی اور مطیع ہوگئے
مین بعد اسکے بھائیون نے بھی دعاوی سلطنت کی کئی مگر کامیاب نہوئے اون کے انتظام کی طرف سے
اپنے ملک کے وسیع کرنا شروع کیا اور بڑی بڑی لڑائیون مین کامیاب ہوا اسکی فوج نے ملک فرانس
مین دور تک فتوحات حاصل کین چنانچہ مقام ناربون کو لوٹ کر جلا دیا اور گرسا [illegible] مین
شادل [illegible] قایم مقام ڈیوک ولیم کو شکست دی اور لاکھون روپیہ کا مال لیکر معاودت کی اس
مال کا پانچوان حصہ مسجد قرطبہ کے بنانے مین صرف کیا اور بڑی عالیشان عمارت مسجد کی [illegible]

آخر سنہ ہجری مین بقضائے الٰہی مرگیا*

ابو العاص حکم بن ہشام

ہشام کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا حکم ہسپانیہ کے تخت پر بیٹھا اسکی تخت نشینی کے بعد دو شخص قدیمی عویدار مدعی سلطنت کے ہوئے حکم نے بڑی چستی کے ساتھہ اونکا مقابلہ کیا ایک مارا گیا اور دوسرے نے صلح کرکے اپنی جان چھڑائی اور افریقیہ کو چلا گیا چونکہ ہشام اسکا باپ نہایت عیاش و بدکار تھا اسلیئے بہت جگہ کی رعایا بلکہ خاص شہر قرطبہ کے لوگ اوس سے برگردان تھے اون سب نے ملکر اسکے وقت میں شورش برپا کردیا اون کی تنبیہ و تادیب مین اسکو بڑی خونریزی کرنی پڑی اور بڑی کوشش سے اس نے اوس بغاوت کی آگ بجہائی جس محلے سے اول فساد برپا ہوا تہا اوس محلہ کو جلاکر خاک کردیا اور چالیس ہزار باشندے شہر کے بھاگکر مصر کیطرف چلا وطن ہوئے اور انہوں نے بہت شہر کو فتح کیا اور جزیرہ قریطہ پر اپنا قبضہ کرلیا سنہ مین یہہ بادشاہ بقضائے الٰہی مرگیا۔

عبد الرحمن ثانی بن حکم

حکم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا عبد الرحمن اندلس کا بادشاہ بنا اس نے اپنی لیاقت و شجاعت مین اپنے باپ اور دادا سے زیادہ ناموری حاصل کی اسکے وقت اسکے باپ کا چچا عبد اللہ حرص کے گھوڑے پر سوار ہوکر مدعی سلطنت کا ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہا کر بھاگ گیا اس بادشاہ نے عیسائیون کے ساتھہ بڑی بڑی لڑائیان کین اور ہر ایک لڑائی مین فتحیاب رہا ملک کا انتظام بہی اس نے بخوبی کیا بڑی بڑی مسجدین و مدرسے اور بکار خانے بنوائے نہرین کہدوائین سڑکین نکلوائین زراعت کو ترقی دی علوم و فنون سے عام و خاص کو بہرہ مند کیا اپنے فیض عام سے زمانہ کو محروم نرکہا عدالت و انصاف کو رونق دی اس خوش اقبال نیکنام بادشاہ نے اکتیس سال تک سلطنت کی چونسٹہ برس کی عمر پاکر آخر سنہ ۲۳۹ مین بقضائے الٰہی مرگیا

محمد بن عبد الرحمن ثانی

عبد الرحمن ثانی کی وفات کے بعد محمد اوسکا بیٹا جانشین اپنے باپ کا ہوا یہہ بادشاہ سخت بے رحم

دبداقبال و بیوقوف تہا سبب اول اس سے نا طاقتی یہہ ہوئی کہ اسنے اپنی رعایا کی ساتہہ
مخالفت پیدا کرلی جابجا شورش و فساد و خانہ جنگیاں ہونے لگیں عباسی بادشاہوں نے
ایسے موقع کو غنیمت جانا اور چاروں طرف سے اپنی حدود کی بڑہانیکے فکر میں ہوئی اور یہہ سبب
بے انتظامی اپنے گہر کے کسی دشمن کی دست اندازی کو روک سکا الفرڈ سیوم نی ہر سال مسلمانون
پر یورش شروع کی اور علاقہ پرتگال کا اوسنے تمام وکمال اس بادشاہ کی تصرف سے چہوڑا لیا اور
بہی بہت سے علاقی اس بادشاہت کے حکومت سے نکل گئے قدرتی بداقبالی ایسی پہیلی کہ چاروں
طرف سے مار و مار ہونے لگی علاوہ اسکے قحط سالی نے لوگوں کو ایسا ستایا کہ رعایا خانہ بدوش
ہوکر نکل گئی زلزلے اسقدر آئی کہ ہزاروں تختے زمین کے غرق ہوگئے پینتیس برس اس بادشاہ
نے حکومت کی ساٹہہ برس کی عمر پائی آخر ۲۷۳ ہجری کو مرگیا ۔

منذر بن محمد

اس بادشاہ نے اپنی حکومت کے وقت بکمال جانفشانی مفسدان شرارت پیشہ کا انتظام کیا
کلیب نام ایک امیر نے جو اسکے باپ کے وقت سے مفسدہ پردازی پر کمربستہ تہا بہت سی فوج
جمع کرکے اسپر حملہ کیا اس نے اوسکو شکست فاحش دی اور اوسکی جمعیت کو متفرق کردیا لوگوں
کو امید ہوگئی تہی کہ اب انتظام سلطنت کا بخوبی ہو جائیگا مگر بادشاہ کی عمر نے وفا نہ کی اور
ایک برس گیارہ ماہ سلطنت کرکے ۲۷۵ ہجری میں مرگیا ۔

عبداللہ بن محمد

منذر کے مرنیکے بعد اوسکا حقیقی بہائی عبداللہ جانشین ہوا یہہ بادشاہ بہی سخت بد قسمت
و بدنصیب تہا اسکے تخت نشین ہوتے ہی کلیب جو قدیمی دشمن اس خاندان کا تہا مستعد
ہنگامہ پردازی ہوا اسکے اغوا سے بادشاہ کی دو بیٹے محمد اور قاسم بہی باغی ہوگئے اور درپے
درپے لڑائیاں اپنے باپ کے ساتہہ لڑے بادشاہ نے بکمال جوانمردی کلیب اور دونو بیٹوں
کو شکست دی اور دونو بیٹوں کو گرفتار کرکے ایک کو تو جسکا نام محمد تہا مار ڈالا

اور دوسرے کی جان بخشی کی محمد کے مارے جانے کے بعد قاسم زندہ رہا مگر اوس نے پھر سپاہگری
علاقہ سے تعلق نہ رکھا یہیں سرا ہی بادشاہ کی سلطنت کی سنہ ہجری میں فوت ہوا۔

عبدالرحمن ثالث بن محمد مقتول بن عبداللہ

عبداللہ کی وفات کے بعد اوسکا پوتا عبدالرحمن بن محمد مقتول جانشین ہوا یہ اپنے دادا کا سوا بادشاہ
اپنے خاندان کا فخر گذرا ہے اسکی محنت اور نیک چلنی و نیک اطوار ہی و فیاضی و ملنساری نے
لڑکپن ہی سے لوگوں کو مائل و گرویدہ کر رکھا تھا اوسکی تخت نشینی سے سب کی مراد بر آئی سب سے
اول اس نے مفسدوں کی سرکوبی کو مقدم جانا اور دادا کے وقت کے جسقدر مفسد تھے سب کو اس نے
زیر کیا اور بڑا دشمن اس خاندان کا اور گرگ کہن کلیب تھا جسنے عیسائی بادشاہوں کے ساتھ ملکر
بڑے بڑے علاقے اور اچھے اچھے اضلاع ہسپانیہ کے دبا رکھے تھے اس بادشاہ نے بکمال سرگرمی
اوسکے استیصال پر کمر باندھی اور یہہ نوبت پہونچائی کہ شکست پر شکست کھا کر وہ قلعہ
بقلعہ بھاگتا پھرا آخر یہیں تک کہ پہاڑوں میں گھس گیا اوسکا ملک و مال سب اس بادشاہ نے
لیا جسقدر علاقے اوس نے دبائے ہوئے تھے سب شاہی علاقہ کے متعلق ہو گئے اس بادشاہ کی
خوش قسمتی سے اسکے وقت عیسائی بادشاہوں کی آپس میں بکمال عداوت برپا ہوئی اور
آپس میں مدت تک لڑائیاں ہوتی رہیں اس نے ایسا موقع غنیمت جانا اور جسقدر علاقے اسکے
باپ دادا کے وقت نصاریٰ لے لئے تھے سب واپس کر لئے بلکہ مورلیطانیہ کا ملک
جسکا دارالسلطنت شہر فارس ہے ملک اندلس سے شامل ہوگیا اس بادشاہ نے اپنا خطاب الناصر
لدین اللہ امیرالمومنین عبدالرحمن مقرر کرکے خطبہ و سکہ خاص اپنے نام کا جاری کیا اور خلافت
کا دعویٰ کرکے اپنے آپکو خلیفہ مشہور کیا شہر قرطبہ کی جامع مسجد کی اس نے رونق بڑھائی اور
ایک قصر عالیشان تعمیر کیا اوسکا نام قصر الزہرا رکھا بہت سی مسجدیں اور مدرسے بنا کر علم کو ترقی
دی اور اپنے شہر کا کتب خانہ جمع کیا ایسا کہ اوسکے ساتھ کا کتابخانہ اوس وقت روئے
زمین پر نہ تھا جا بجا نہریں جاری کرکے ملک کو سبز کر دیا علما و فضلا کو اور ملکوں سے طلب کیے

اپنے دربار کو علم و فضل کا مجمع بنا دیا اس بادشاہ کے وقت اندلس میں علم کا وہ عالم ہو گیا جو منصور
اور ہارون کے وقت بغداد میں تھا سلطنت کے انتظام میں یہہ بادشاہ بدل و جان مصروف
رہا انصاف و عدالت کی آئین کی کتابیں اپنے تصنیف کیں چونکہ اپنی حین حیات اس نے
اپنے بڑے بیٹے حکم کو ولیعہد مقرر کیا تھا یہہ بات چھوٹے بیٹے عبد اللہ کو ناگوار گزری اور
اوسکی قتل کے درپے ہوا بعد فاش ہو جانے اس راز کے بادشاہ نے چھوٹے بیٹے کے قتل کا حکم
نافذ کیا اگرچہ حکم بڑے بھائی نے بسر دربار چھوٹے بھائی کا قصور معاف کیا مگر بادشاہ انصاف
سے نہ گزرا اور عبد اللہ کو قتل کرادیا اس بادشاہ نے تہتر برس کی عمر پائی پچاس برس سلطنت
کی [illegible] میں مر گیا۔

حکم ثالث ابن عبد الرحمان ثالث

اس بادشاہ نے سلطنت پر اختیار پاکر اپنا لقب المستنصر باللہ اختیار کیا یہہ فرزند رشید
گویا اپنے باپ کے ذاتی جوہروں کا نمونہ تھا اسکی نیک نیت و عدل و انصاف و فیض بخشی
کی تاثیر سے اسکی سلطنت کا زمانہ کمال آرام و عافیت کے حال میں گزر گیا اگرچہ عیسائی
بادشاہوں کے ساتھہ مقابلے و مجادلے ہوتے رہے مگر فتح و نصرت شامل حال اس بادشاہ کے
رہی افریقیہ میں شاہی مصارف ذاتی کے واسطے جو اسکے باپ نے زمین مقرر کی ہوئی تھی اسنے
بہی اوسی پر قناعت کی ایک بالشت بہی زیادہ نہ لی ذرات توجہ و غور و فکر و تدبیر
اسکی علوم و فنون کی ترقی کے لئے تہی ترویج علوم میں اسنے لاکھوں روپیہ صرف کئے
اسکے زمانہ کو اہل تصانیف و تواریخ اندلس میں عصر الذہب للعلم والادب اپنی کتابوں
میں درج کرتے تہے مدرسوں کے دوامی بنیاد اسنے قائم کی اور خرچ کے لئے جاگیریں
مقرر کردیں اسکے وقت شہر قرطبہ میں ہر ایک علم کا عالم اور فاضل موجود تھا اور بادشاہ
کیطرف سے ہزاروں روپیہ ماہوار علما و فضلا کو تنخواہ میں دیا جاتا تھا اپنے باپ کے وقت
سے کتاب خانہ کو اس نے اسقدر ترقی دی کہ دوچندان کردیا اور [illegible] ہوتی ہوئی

جلدون مین کتب خانہ کی فہرست لکھی جاتی تھی پندرہ برس چھہ ماہ اس بادشاہ نے سلطنت اور ۳۶۶ھ ہجری مین مر گیا۔

ہشام ثانی المؤید باللہ ابن الحکم

حکم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا ہشام دس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا بسبب نابالغی بادشاہ کی مدار المہام و مختار وزیر منصور رہا یہہ وزیر صاحب تدبیر لئیق دانا و ہوشیار و سخی و بہادر تہا اسنے سلطنت کو بڑی رونق دی ہر ایک امر کا کمال چستی کے ساتھہ انتظام کیا البتہ اتنی بیوفائی اس سے ظہور مین آئی کہ اسنے ہشام کا سلطنت کو کچھہ دخل بادشاہت مین نہ دیا اور اوسکو حرم سرا شاہی سے باہر نہ نکلنے دیا سلطنت کے دشمنون سے یہہ بے دریے لڑائیان لڑا اور سب مین فتحیاب رہا ستائیس جنگ اسنے عیسائی بادشاہون کے ساتھہ کہی دلی مطلب اسکا یہہ تہا کہ تمام ملک اندلس کا ایک قبلہ کیطرف صف باندہ کر سجدہ کرے کوئی بجز دین محمدی کا باقی نہ رہے اس ارادہ پر اسنے بڑے بڑے نامی شہر اور قلعے فتح کئے اور انکی معمورت کی بستیان جلا کر خاک سیاہ کر دین اور شہر سنتیاگو سے بعد نصارا کا بڑا کہنٹہ اوتار لایا اور اوسکے قندیل بنوا کر جامع مسجد مین لٹکائی اسلام کو اسنے بڑی ترقی دی ۲۶ برس اس وزیر نے شاہانہ حکومت کی اور ہشام کو معطل کر کر تمام عمر حرم سرا سے باہر نہ نکلنے دیا اسکا زمانہ اسلام کی رونق کا زمانہ تہا آخر ستائیسوین لڑائی مین جبکہ نصارا پر فتحیاب ہو کر آیا تو بسبب زخم کاری یا بسبب ہر دینے کسی دشمن کے اچانک ۳۹۳ھ ہجری مین وزیر جان بحق تسلیم ہوا اور مرض الموت مین اپنا جانشین اسنے اپنے بیٹے مظفر کو کیا ؛

عبد الملک مظفر ابن وزیر منصور

بعد وفات وزیر منصور کے عبد الملک مظفر اوسکا بیٹا مالک و کار فرما سلطنت کا ہوا اسنے بہی ہشام بادشاہ کو شطرنج کے شاہ کیطرح اوسکے خانہ سے باہر نکلنے نہ دیا سلطنت کا کام یہہ اپنے اختیار سے کرتا رہا مگر اپنے باپ کے انتظام اور لیاقت کو نہ پہونچا نصارا کی لڑائی

مین یہہ ناکام رہا اور ملک کا انتظام بہی اچہی طرح سے نہ کرسکا آخر تین سال حکومت
کرکے ۳۹۶ھ مین بقضاے الٰہی مرگیا ؛

عبدالرحمن ناصر

عبدالملک مظفر کے مرنے کے بعد اوسکا بہائی مدار المہام کارخانہ سلطنت کا ہوا اوسنے بہی ہشام
المؤید کو بدستور حرم سرا مین مقید رکہا یہان تک کہ ہشام نے اونچاس برس تک گہر سے نکل کر
زمانہ کو نہ دیکہا عبدالرحمن ناصر نے طلیطلہ پر فوج کشی کی اور اوسطرف کی مہم مین مصروف تہا کہ
پیچہے اوس کے میدان خالی پاکر ایک شخص مسمی محمد نے ہشام کیطرف سے جہنڈا قایم کیا اور شہر
مین قرطبہ پر قابض ہوگیا المہادی باللہ اوس نے اپنا خطاب مقرر کیا یہہ خبر جب عبدالرحمن کے
لشکر مین پہونچی سب لشکر تتر بتر ہوگیا اوسکے رفقا نے اوسکا ساتہہ چہوڑ دیا اور عبدالرحمن گرفتار
ہوکر مقتول ہوا اب وزرا کے ہاتہہ سے تو سلطنت نے خلاصی پائی اور محمد مدار المہام بنا اوسکو
یہہ طمع دامنگیر ہوئی کہ ہشام اصلی مالک سلطنت کا سرے سے مٹایا جاوے اور مالک سلطنت کا
وہ خود بلاشرکت غیرے بنے چنانچہ اونہین دنون مین ایک عیسائی مرگیا جسکی شکل و صورت
ہشام بادشاہ کے ساتہہ ملتی تہی اوس کی لاش محمد نے سر دربار لاکر سب کو دکہلائی اور بیان
کیا کہ آج ہشام بادشاہ مرگیا ہے اوس کی نعش دیکہکر سب کو یقین ہوگیا کہ ہشام مرگیا ہے
اور محمد بجمعیت خاطر مالک سلطنت کا ہوگیا آخر جہوٹہہ بات جہوٹہہ ہوتی ہے کوئی دن
مین یہہ راز فاش ہوگیا کہ ہشام زندہ حرم سرا مین موجود ہے اور اس دعوی پر ایک شخص
سلیمان نام الرشید باللہ کا خطاب پاکر کہڑا ہوگیا اور تینتیس ۳۳ ہزار آدمی اوس نے محمد کے فوج کی
لڑائی مین قتل کیے اور محمد بہاگ کر قلعہ مین جا چہپا جب بہت تنگ ہوا تو اوس نے ہشام المؤید
بادشاہ کو حرم سرا سے نکالکر سب کو دکہلایا اور کہا کہ مالک سلطنت کا موجود ہے چونکہ وہ
ہی پہلے ہشام کی لاش سب کو دکہلا چکا تہا اور پچاس برس کے بعد ہشام پردہ سے باہر نکلا تہا
کسیکو یقین نہ آیا کہ یہی ہشام بادشاہ ہے آخر الامر محمد قلعہ سے نکلکر بہاگ گیا اور ایک نصارا

کی اور اسلامی دین کے احکام ان کو یاد نہ تھے جب ان کو کسی سے لڑنے کا اتفاق ہوتا تھا تو عورتین
ان کی بھی گھوڑون پر سوار ہوکر اور چہرہ پر برقعہ ڈالکر دشمنون سے لڑتی تھین چونکہ پردہ پوش
کو عربی مین لثام کہتے ہین اسواسطے اس قوم کا خطاب ملثمین مقرر ہوا اس قبیلہ مین سے ایک شخص
یحیے بن ابراہیم نام بوقت ضعف سلطنت آل مروان کے جو اندلس مین حاکم تھے شہر فاس مین جو
دار الخلافہ علاقہ مراکش تھا گیا اوس شہر مین مسمی ابو عمران فقیہ سے اوسکی ملاقات ہوئی اوس نے
فقیہ کی خدمت مین التماس کی کہ ہماری قوم بالکل جاہل ہے مگر ہر ایک کا مادہ قابل ہے اگر اونکو
اخلاق اور مذہب کی تعلیم آپ دین یا اپنے کسی شاگرد کو وہان بھیجین تو سب لوگ دین کے احکام
اوس سے سیکھین تو فائدہ سے خالی نہوگا قوم کو تو دینی و دنیاوی فائدہ ہوگا اور معلم کی خدمت
بھی قوم قرار واقعی کریگی فقیہ نے ہر ایک شاگرد کے آگے یہہ حال ظاہر کیا مگر بسبب سفر دور و دراز کے
کسی نے وہان جانا منظور نہ کیا آخر ایک شخص جسکا نام عبد اللہ تمیم تھا وہان جانے پر راضی ہوا اور وہ
ہمراہ یحیے بن ابراہیم کے افریقہ کو گیا جب وہان پہونچا تمام صحرائی قوم اوسکی مطیع ہو گئی اور
بہت تعظیم اور تکریم سے سب لوگ پیش آئے کہ اسکی حکم سے کسیکو انکار نہ تھا سب کو اوس نے دین اسلام کے
احکام سکھلائے اور مرابطین قوم کا خطاب مقرر کیا یعنے اس قوم کو خاص رابطہ خدا سے ہے اور یہہ لوگ
صرف خدا سے مربوط ہین دوسرے سے انکو لگاؤ نہین جب عبد اللہ نے سب کو مطیع کرلیا تو حکومت
کا نقشہ جمایا اور دین اسلام کی دعوت عام اوس تمام علاقہ مین شروع کی بہت سے قبائل پر بعد المقابلہ
غالب آیا آخر ایک معرکہ مین جو سنہ ۴۵۱ ہجری مین وقوع مین آیا تھا خود بھی مارا گیا اوسکی مارے جانے کے بعد

ابو بکر بن عمر لمتونی

جو عبد اللہ کے خاص شاگردون مین تھا جانشین ہوا اوس نے جمعیت کافی بہم پہونچاکر ملک
مغرب پر حملہ کیا اور شہر اغمات کو دار السلطنت بنایا اور چند مدت مین بکمال جوانمردی و
شجاعت علاقہ تلمسان سے لیکر دریای محیط کی کنارہ تک اپنی مستقل سلطنت اوس نے قائم کرلی
جب اتنی سلطنت کا فرمان فرما بنگیا تو شہر مراکش کو اوس نے پایۂ تخت قائم کیا سوا

قبیلہ گدالہ کے کوئی شخص اسکا منحرف رہا اسواسطے اس نے اونپر فوج کشی کی اور دشمنوں کو سخت سزا دی ایک روز یہہ شہر بدن کے علاقہ میں سوار چلا جاتا تہا دیکھا کہ ایک بڑہیا کمال سوز و گداز سے رو رہی ہے اور کہتی جاتی ہے کہ اے ابوبکر تو نے ہمکو برباد کر دیا ہے اسکا انصاف حشر کے روز میں خدا سے مانگوں گی اس بات کی تاثیر ابوبکر کے دل پر ایسی ہوئی کہ سلطنت سے دست بردار ہوگیا اور خزانہ و لشکر و سلطنت اپنی ایک رشتہ دار کو جسکا نام یوسف بن تاشفین بربری تہا حوالہ کر کے خود وطن کو چلا گیا *

یوسف بن تاشفین بربری

ابوبکر ملتونی کی ترک سلطنت کے بعد یوسف فرمان فرما بنا اس نے تمام ملک بربرا و رفیض کا فتح کیا اور مراقو شہر کی بنیاد مستحکم کی اور اپنے حسن اخلاق و نیک خلقی و ملنساری و شجاعت و جوانمردی سے سب کو مطیع کر لیا چونکہ ابوبکر ملتونی کی بہن مسماۃ زینب نہایت خوبصورت اور حسینہ و جمیلہ تھی یوسف نے اوسکی ساتھہ نکاح کیا اون شہروں کی رعایا یوسف سے بہت خوش تہی اور سب لوگ اوسکے حکم پر جان فشان تہے کسقدر مدت کے بعد ابوبکر پہر اپنے وطن سے اسطرف کو آیا اور دیکھا کہ یوسف بڑا بادشاہ و امیر کبیر ہوگیا ہے یہہ حالت دیکھہ کر اوسکو کمال حسد ہوا اور ملک کی سرسبزی اور ترک سلطنت پر کمال افسوس کیا اور چاہا کہ دوبارہ سلطنت پاکے یوسف کو معزول کر کے خود بادشاہ بنجاوے اس ارادہ پر اوس نے کچھہ جمعیت بہم پہونچائی اور شہر الکت پر حملہ کیا مگر کچھہ نہ کر سکا اور لوگوں نے درمیان آکر صلح کرا دی اور ابوبکر کچھہ نقد و جنس لیکر وطن کو چلا گیا اوسکے جانے کے بعد یوسف نے امیر المومنین کا خطاب لیا اور چاہا کہ اپنا ملک دور تک بڑہاوے اوسوقت ولایت اندلس میں جو چند فرمان فرما بطور طوائف الملوک حاکم تہے اور آپس میں کمال عداوت تہی ایک نے اون میں سے یوسف کے نام خط لکہا کہ آپس کی عداوت نے اہل اسلام کو اس ملک میں تنگ کر رکہا ہے اور الفونسو ششم حاکم ولایت نزنگ نے اوس علاوہ سبکو تنگ کر رکہا ہے بادشاہ اسلام ہماری امداد کرے یہہ تحریر سنکر یوسف خوش ہوگیا اور

جواب مین لکہا کہ مقام الجزیرہ جو افریقہ مین واقع ہی مجہکو دیدو کہ مجہکو پناہ لینے کے لیئے ٹہکانا
رہے اونہون نے یہہ امر منظور نہ کیا جب شاہ زنگ کا زور اندلس پر بہت پڑا تو ایک اور حاکم
اندلس نے یوسف سے امداد چاہی اور یوسف کو معہ فوج وہان بلوا بہیجا اور یوسف ۴۷۹ھ مین
بڑی بہاری فوج لیکر براہ دریا اندلس کے کنارے جا پہونچا اور صوبہ استرہ مادورا کیطرف
کوچ کیا اور اوسی مقام سے الونزو شاہ زنگ کے نام خط لکہا کہ مینے سنا ہے کہ تم میرے ملک کی
طرف آنے کا ارادہ رکہتے ہو اسلئے مین خود ہی اِسطرف آگیا ہون تاکہ آپکو اسقدر سفر کی تکلیف نہو
اب تم جزیہ دینا قبول کرو یا مسلمان ہوکر میری تلوار سے امان پاؤ جب یوسف کا وکیل یہہ مراسلہ
لیکر الونزو کے پاس گیا خط کا مضمون سنکر وہ غضب مین آیا اور خط کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے
اوسکے پاؤن کے نیچے مل ڈالا اور وکیل کو کہا کہ یہی جواب تمہارے بادشاہ کے خط کا ہی جو تم نے
آنکہہ سے دیکہا ہی اوسکے آگے بیان کر دینا اور کہنا کہ اب تمہارے اور ہمارے درمیان جواب و سوال
زبان شمشیر سے میدان جنگ مین ہونگے مگر تم بہاگ نہ جانا مرد ہو تو میدان مین قایم رہنا وکیل
کی واپسی کے بعد الونزو بہی اپنا خونخوار لشکر لیکر ناچار الکون سے جلد تر مقابلہ کرنے کو میدان مین آ
موجود ہوا اور زنگ کے میدان مین سخت لڑائی ہوتی دونو فریق سے ہزارون آدمی کام آئے آخر
الونزو سخت زخمی ہوکر شباشب میدان سے بہاگ گیا اور لشکر اسلام نے فتح حاصل کی غنیمت کا بہت
سا مال مسلمانون کو حاصل ہوا اس فتح کے بعد یوسف پہر افریقہ کو چلا گیا پہر دو برس کے بعد سیرین بن
ابوبکر نے یوسف کے حکم سے اندلس پر فوج کشی کی اور مسلمان حکام کو شکست دیکر قابض ہوا و معتمد بالله
قابض اندلس کا مقید ہوا تاریخ یافعی مین لکہا ہی کہ اوس عہد مین یوسف ابن تاشفین کے برابر کوئی
بادشاہ جلیل الشان نہ تہا اور وہ نہایت با مروت رحیم و کریم تہا عفو اوسکے غضب پر غالب تہا
اوس نے تمام عمر اپنی زبان سے کسیکی نسبت قتل کا حکم نافذ نہ کیا آخر ۴۹۹ ہجری مین ستانوین
برس کی عمر پاکر فوت ہوا تیس برس بادشاہت کی قبیلہ المراوی سے یہہ پہلا بادشاہ نامور ہوا ہے
اوسکی سلطنت اوسکی جبل اتلاس سے لیکر سرانا موورینا تک جو اسپین مین واقع ہی قایم ہوچکی تہی

اندلس کا دارالسلطنت شہر قرطبہ اوسکے وقت مین بدستور مقرر رہا ؀

علی بن یوسف بن تاشقین

یوسف کے وفات کے بعد اوسکا بیٹا علی قرطبہ کے تخت پر بیٹھا یہہ بادشاہ ابتدا سلطنت مین چندان پابند شریعت کا نہ تہا آخر کو ایسا پابند اور متعصب ہوگیا کہ امام محمد غزالی کی کمال کا بہی اوسکو اعتقاد نرہا چنانچہ جو کتاب امام غزالی کی تصنیف اوسکو ملتی آگ مین جلادیتا اٹہتیس سال اس نے بادشاہت کی اور ۵۳۷ھ مین مرگیا ؀

تاشقین بن علی بن یوسف بن تاشقین

علی کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا تاشقین تخت نشین ہوا اسکے وقت ایک نیا خاندان موحدین کا ایسا پیدا ہوا کہ اوس نے مورادی خاندان کی سلطنت کو بیخ و بنیاد سے اوکہاڑ ڈالا اور ۵۴۲ھ مین یہہ خاندان نیست و نابود ہوگیا۔

چہٹا چمن سلاطین خاندان موحدین اور غرناطہ کی ذکر مین

اس خاندان کی ابتدا کا حال اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ محمد بن عبد اللہ ایک شخص ملک افریقیہ شہر ہرگا کے رہنے والا ایک غریب مسکین آدمی کا بیٹا تہا اوسکا باپ عبد اللہ شہر کی ایک مسجد مین چراغ جلانے پر مقرر تہا جب محمد اوسکا بیٹا ہشیار ہوا تو شہر قرطبہ دار الحکومت اندلس مین گیا اور وہان ہی علم پڑہا جب تحصیل سے فارغ ہوا تو اپنا علم بڑہانے کے لئے شہر قاہرہ و بغداد مین گیا اور مدرسہ ابو حمید غزالی مین داخل ہوا وہان کے فاضل امام محمد غزالی نے ایک کتاب بابت دستور حکومت کے قانون مین تصنیف کرکے علما و فضلا کی منظوری کے لئے شہر قرطبہ کو بہیجی تہی قرطبہ کے علما نے اوس کتاب کو مردود کردیا تہا کیونکہ اوسکے مطالعہ سے چند اعتراض اسلام پر عاید ہوتے تہے چونکہ اوسوقت بادشاہ اندلس کا علی بن یوسف بن تاشقین مرادی تہا اوس نے براہ کمال تعصب وہ کتاب آگ مین جلادی تہی یہہ حال اس محمد بن عبد اللہ کو خوب معلوم تہا

امام محمد غزالی نے محمد کو ایک مسافر مغرب کی زمین سے آیا ہوا تصور کر کر پوچھا کہ تم شہر قرطبہ مین بھی
کبھی گئے ہو اور اگر گئے ہو تو تم نے کچھہ حال میری کتاب کا سنا ہے کہ علما و فضلا نے اوسپر کیا ایذا
دی محمد بن عبد اللہ نے مفصل حال بیان کر دیا اور کہا کہ علی بادشاہ نے اوس کتاب کو آگ
مین جلا کر خاکستر کر دیا یہہ سنتے ہی امام غزالی دنگ رہ گیا اور غصہ کی آگ اوسکے سینہ مین مشتعل
ہوئی چونکہ امام مرد مقبول خدا پرست عابد زاہد ولی اللہ تھا فی الفور اوس نے خدا کی جناب
مین ہاتھہ اوٹہائے اور دعا کی کہ الٰہی جسطرح علی نے میری کتاب کو جس مین میری نیت محض تیرے
بندون کو فائدہ پہونچانے کی تھی پہاڑ ڈالا اور جلا دیا ہے اوسیطرح تو اوسکی سلطنت
کو پارہ پارہ کر دے اور اوسکی نسل زمانہ سے قطع کر دے کہ پھر کوئی نام لیوا اوسکا زمین پر باقی
نرہے چنانچہ محمد بن عبد اللہ بھی اوس دعا مین شامل ہوا اور کہا کہ الٰہی اس انتقام لینے
کا آلہ مجھکو بنا چنانچہ وہ دعا مقبول ہوئی اور اس واقعہ کے بعد محمد بن عبد اللہ تین سال تک
امام غزالی کے پاس رہا اور علوم شریعت و طریقت کی تعلیم پائی پھر شہر ماورتیانیہ
کو گیا وہان بھی کسیقدر مدت تک نہایت افلاس و عسرت کے حالت مین گزارہ کرتا رہا پھر جابجا
شہر بشہر پھرنے لگا اور جہان جاتا علی بن یوسف بادشاہ کی بدچلنی اور بدعتون کی نسبت
وعظ مین کرتا ایک روز ایک گانو مین گیا وہان ایک نوجوان عبد المومن نام اوسکو ملا چونکہ
عبد المومن اپنے چچہ کے ساتھہ تحصیل علم کے لئے ولائت مشرق کو جانیوالا تھا محمد بن عبد اللہ نے
اوسکو کہا کہ جو علم تمکو پڑہنا ہو مجھسے پڑہو سفر کی تکلیف کیون اپنے اوپر گوارا رکھتے ہو مین تمہارا
شوق پورا کر دونگا عبد المومن نے اوسکا کہنا مان لیا اور اوسکے ساتھہ ہو لیا ایکدن محمد نے
عبد المومن کو کہا کہ ایک پیشین گوئی مین تمکو سناتا ہون وہ یہہ ہے کہ حکومت فقہ کی تمہارے
وقت سے شروع ہو گی اور تم حاکم و فقیہ بن جاؤگے چنانچہ ایسے ایسے خیالات اوسکی دل مین
بٹھلاتا رہا پھر اوسکو اپنا وزیر و مددگار بنایا پھر دونو شہر فارس مین آئے وہان سے مراکو کی
طرف گئے اور محمد اوس شہر کی جامع مسجد مین جا کر اوس مسند پر جہان بادشاہ وقت بیٹھا تھا

جا بیٹھا مسجد کے خدامین سے ایک نے کہا کہ یہہ مقام بادشاہ کی بیٹھنے کا ہے یہان سے اوٹھہ بیٹھو تو بہتر ہے اس نے جواب دیا کہ ان المساجد للہ یعنے مسجدین خدا کی واسطے ہین مں بعد بادشاہ آیا اور نماز شروع ہوئی جب نماز ختم ہوچکی تو محمد بن عبد اللہ کہڑا ہو گیا اور علی ابن یوسف بادشاہ کیطرف مخاطب ہوکر باواز بلند کہا کہ ظلم و بدعت و جور و جفا تمہارے عہد حکومت و علاقہ مین بہت ہوتا ہے اسکو بہت جلد دفع کرو ورنہ خدا تعالی جو احکم الحاکمین ہے تم سے حساب لیگا اور حشر تمہارا قیامت کے دن ظالمون مین ہوگا یہہ تقریر بادشاہ کی طبیعت پر سخت ناگوار گزری اور اوسیوقت مجلس سے اوسکو اوٹھا دینا چاہا مگر محمد نے یہہ چالاکی کی کہ وعظ کہنا شروع کر دیا اور عام و خاص کو اپنی طرف رجوع کر لیا دوسرے روز بادشاہ نے علما کو جمع کیا اور اون سے فتوی چاہا کہ ایسے بے ادب کے لئی کیا سزا تجویز کرنی چاہیئے سب کی یہہ تجویز ہوئی کہ اسکو شہر سے نکال دینا چاہیئے چنانچہ فی الفور نکالا گیا شہر سے نکلکر محمد نے قبرستان مین قیام کیا اور اوسی مقام پر وعظ کہنا شروع کیا شہر کے لوگ جوق جوق وعظ سننے کو وہان جاتے ہر ایک وعظ کی بعد یہہ دعوی کرتا کہ مین علی المرتضی رضہ کی اولاد سے بارہوان امام ہون لوگون کو نجات کا رستہ دکہلانے آیا ہون اب ظلم کا زمانہ ختم ہونیوالا ہے تمام دنیا مین خوبی و نکوئی پیدا ہوگی من بعد سلاطین مورادیون کی بدیان اور عیب اور ظلم لوگون کو سناتا اور اپنی تابعین کے حق مین بڑے بڑے مدارج ملنے کے وعدے کرتا بادشاہ نے یہہ تقریرین جب اوسکی سنی اوسکی گرفتاری و قتل کا حکم نافذ کیا یہہ خبر سنکر وہ علاقہ تمال کیطرف جو سوس شہر کے پاس ہے بہاگ گیا وہان جاکر اوس نے عبد المومن اپنے خلیفہ کو کہا کہ اصل مین مہدی آخر الزمان تم ہو اور مین تمہارے ظہور و عروج کے لیئے آیا ہون چنانچہ اوسیوقت پچاس آدمی ایمان لائے اور عبد المومن کے مہدی ہونیکا اونہون نے اقرار کیا من بعد ستر آدمی اور ایمان لائے اور اوسکے مطیع ہو گئے اوسوقت محمد بن عبد اللہ نے دو مجلسین اہل شورے کی مقرر کین ایک مجلس مین وہ لوگ رکن مقرر ہوئے جو سب سے اول ایمان لائی اونکو مہمات جہاد اور بڑے بڑے کام سپرد کئے دوسری مجلس مین

وہ لوگ داخل ہوئے جنہوں نے پیچھے بیعت کی اون کی سپرد حکومت کے چہوٹی کام ہوئی اور
مقدمات کا فیصلہ کرنا ہی اونہین کے سپرد ہوا بعد ازان محمد کوہستان کیطرف گیا اور خدا کی
وحدانیت پر اوس نے لوگوں کو اور شہر شہر وعظ کئی یہان تک کہ بیس ہزار فوج جرار اوسکے
ماتحت ہوگئی اور بڑے عروج پر پہونچ گیا اپنی قوم کا نام اوس نے فرقہ موحدین رکہا اور اپنی
نسبت المہادی کا خطاب لیا سپہ سالاری و حکومت تمام فوج و قوم کی محمد بن عبد اللہ کے متعلق
تہی امام کا خطاب عبد المومن کو حاصل تہا اگرچہ کل مالک اس کام کا محمد بن عبد اللہ تہا مگر وہ اپنے
آپ کو عبد المومن کا خلیفہ و نایب مشہور کرتا و امام المہدی و المہادی اوسکے حق مین کہا کرتا
تہا محمد بن عبد اللہ کی فصاحت و بلاغت و حسن تقریر کا یہہ حال تہا کہ تمام زمانہ کی دل اوسوقت
اوسکی طرف مایل تہے اوسوقت ابو اسحاق ابراہیم علی بن یوسف بادشاہ کی بہائی نے موحدین کا
یہہ عروج دیکہا تو اوس نے اطلاع اس حال کی علی بادشاہ کو کی اور وہان سے موحدین کی
سرکوبی کے لئے حکم نافذ ہوا چنانچہ ابو اسحاق بڑی بہاری فوج لیکر موحدین پر چڑہ آیا
اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ابو اسحاق نے شکست فاحش کہائی تمام فوج اوس کی
قتل ہوئی اور خود وہ جان بچاکر میدان سے بہاگ گیا بڑی دولت اور جنگ کا سامان
موحدین کو ملا اس فتح کے بعد اور تین قبیلے موحدین کی شامل ہوگئی اور پہلے سی جمعیت دو چند
ہوگئی یہہ حال سنکر علی بن یوسف نے اپنی دوسرے بہائی کو ہسپانیہ سے بلایا اور بے
شمار فوج دیکر موحدین کی مقابلہ پر بہیجا جب یہہ فوج پہاڑ پر پہونچی موحدین بڑی چستی سے
اوسکی مقابل ہوئی اور چندروز آپس مین لڑائی ہوتی رہی اگرچہ غنیم موحدین کے ساتہہ بہت
لڑا اور ہزارون آدمی اون کے قتل کر ڈالے مگر اونکو شکست نہ دی سکا مقام تمال مین موحدین
نے ایک قلعہ بنایا اور سامان جنگ تمام جمع کرکہ مضبوطی حاصل کی اور شہرون پر
یورشین شروع کین چنانچہ شہر وفیض وغیرہ چند بڑے بڑے شہر فتح کر لئے تین برس کے
بعد عبد المومن نے تیس ہزار سوار لیکر خود سلطنت مرادیون پر چڑہائی کی اور بہت سی

شکستین اونکو دین اور تمال کو مرحمت کے اوسکی واپسی کے وقت محمد بن عبد اللہ قلعہ سے اوسکے استقبال کو نکلا اور بڑی تعظیم کے ساتھہ قلعہ مین داخل کیا دوسرے روز محمد عبد اللہ نے پانچ آدمیون کو جو خاص مشیر یا تدبیر تہے مسجد مین بلایا اور چند ساعت تک اونکو وصیتین کرتا رہا پہر اون کو رخصت کیا اور صرف عبد المومن کو اپنے پاس رکہا اور امام غزالی کی کتاب اوسکو دی اور کہا کہ اسکے بموجب کار بند رہنا بعد انصرام اس کام کے محمد بن عبد اللہ جان بحق تسلیم ہوا یہہ واقعہ ۵۲۲ھ ہجری مین واقع ہوا بعد اوسکے وفات کے فرقہ موحدین نے عبد المومن کو امام بنایا اور امیر المومنین مہدی المحادی اوسکو خطاب دیا *

امیر المومنین عبد المومن المحادی

بعد وفات محمد بن عبد اللہ کے عبد المومن تخت نشین ہوا اور نہائیت سرگرمی کے ساتھہ جہاد و ملک گیری مین مشغول ہوا اس نے تین سال کے عرصہ مین مرادیون کی سلطنت کو برباد کر دیا بلکہ اور سلطنت کو بیخ سے اوکہاڑ دیا پہلے کئے شہر افریقہ مین فتح کئے پہر شہر مراکو جو دار السلطنت مرادیون کا تہا محاصرہ مین بذات خود لیا اور ابو عمران نام ایک امیر کو لشکر دیکر اندلوشیا کی فتح کے لئے مامور کیا اس عرصہ مین بہت سے امیر ولایت ہسپانیہ کی عبد المومن کے ساتھہ ملگئے اور سب نے اطاعت قبول کر لی مراکو کے رہنے والے عبد المومن سے بیزار تہے اور نہین چاہتے تہے کہ اوسکے مطیع ہون مدت تک لڑتے رہے عبد المومن نے قسم کہائی کہ جب تک یہہ شہر فتح نہو محاصرہ نہ اوٹہائیگا ایک سال کے محاصرہ کے بعد شہر مین قحط پڑگیا تین حصے باشندگان شہر کے بہوکہہ کے عذاب سے مرگئے اور ایک حصہ باقیماندہ مقابلہ موحدین کا نکرسکے آخر ۵۴۲ھ مین شہر فتح ہوا ابراہیم آخری بادشاہ مرادیون کا گرفتار ہوکر قتل ہوا اور موحدین شہر کے رہنے والون مین سے ایک متنفس بہی نہ چہوڑا سب کو بکمال بے رحمی مار دیا اور گہرون کو آگ لگا کر جلا دیا چند سال کے بعد اوس اوجڑے ہوئے شہر کو پہر عبد المومن نے آباد کیا اور صحرائی لوگون کو لاکر اوس مین بسایا اس فتح کے بعد کل ملک ہسپانیہ موحدین کے تصرف مین آگیا مگر اوسپر بہی قائم نہ ہوئے

اور ۵۵۸ھ کو ایک لاکھ سوار اور تین لاکھ پیادہ ہمراہ لیکر عبد المومن جہاد پر مستعد ہوا مگر یہ مراد اوسکی پوری نہوئی اور اچانک ۵۵۸ھ مین مرگیا ✤

یوسف ابو یعقوب المنصور

یوسف ابو یعقوب چہوٹا بیٹا عبد المومن کا باپ کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوا البتہ حوصلگی و جوانمردی و شجاعت اسکی ذات مین کم نتہی صلح کیطرف طبیعت بہت مائل تہی خونریزی سے ڈرتا تہا اس نے رعایا مین امن قائم کیا اور فوج کم کردی ایک دفعہ اس نے ہسپانیہ پر چڑہائی کی اور کیتہل کے بادشاہ سے لڑکر اوسکو شکست دے دشمن کیطرف کے لوگ جو قید مین آئے اونپر رحم کہاکر اونکو رہا کردیا اسقدر رحم دشمن پر اوسوقت تک کسی مسلمان بادشاہ نے نہین کیا تہا شہر میڈرد دار السلطنت ہسپانیہ پر اس نے قبضہ پایا اور بہی بہت سے شہر فتح کئے آخر اپنی مرگ سے ۵۸۰ھ مین مرگیا

ابو محمد عبد اللہ ناصر لدین اللہ بن یوسف ابو یعقوب

بعد وفات پانی یوسف کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا اگرچہ وہ کم قوت و کم حوصلہ بادشاہ تہا پہر بہی اوس نے اسقدر فوج جمع کی کہ ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار اوسکی فوج کا پانچوان حصہ تہا یہہ حال دیکہکر یورپ کے بادشاہون نصارا کو خوف پیدا ہوا اور تمام عیسائی بادشاہ یورپ کی امداد سے مذہبی جنگ کرنے پر آمادہ ہوگئی اور فوج عیسائی شہر کیسل جدیدا اور اندولیشیا کے پہاڑون پر آکر خیمہ زن ہوئی ناصر بہی اپنی جمعیت کثیر لیکر اون کے مقابلہ کو گیا اور فریقین کی آپس مین بڑی خونریزی ہوئی اور ہزارون آدمی مارے گئے مدت تک لڑائی رہی آخر عیسائی حکام تہک کر واپس چلے گئے اور ناصر نے مراکو مراجعت کی دار الخلافت مین پہونچکر یوسف ثانی اپنے بیٹے کو اس نے بعمر گیارہ برس کے تخت نشین کردیا اور آپ عیش و عشرت مین مصروف ہوگیا اور اوسی شہر مین ناگہان درحالیکہ بیمار نہ تہا مرگیا غالباً کسی نے اوسکو زہر دیا یہہ واقعہ ۶۱۰ھ مین وقوع مین آیا ✤

یوسف ثانی بن ابو محمد عبد اللہ ناصر

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا اس کے وقت انتظام ملک و فوج کا اچھا رہا
اور یہہ اپنی بادشاہت کے وقت بڑی بڑی مصیبتین برداشت کرتا رہا آخر ۱۲۲۶ع مین جان بحق تسلیم ہوا

ابو مالک عبد الوحید

بعد مرنے یوسف ثانی کے ابو مالک کا تخت و تاج کا ہوا اسکے وقت کئی طرح کے فتور برپا ہوے
اور سلطنت کا انتظام بگڑ گیا آخر ایک سال چند ماہ کی سلطنت کے بعد عبد اللہ ابو محمد
کے ہاتہہ سے یہہ مقتول ہوا اور یہہ واقعہ ابتدا سنہ ۱۲۲۷ع مین وقوع مین آیا *

المامون ابو علی

ابو مالک عبد الوحید کی قتل کے بعد المامون ابو علی ویلنشیا کے حاکم کا بہائی بادشاہ ہوا
جو بادشاہ مقتول کا ہم جدی بہائی تہا اوس نے برخلاف عقائد محمد بن عبد اللہ مہدی کے
ایک کتاب تصنیف کی اور چاہا کہ لوگ اوسکے عقاید باطلہ سے باز آئین اس بات سے سب فرقے کے
لوگ افروختہ ہوگئے اور سب نے ملکر المامون کو تخت سے اوتار دیا اور یحیے ابن ناصر الدین کو بادشاہ
بنایا المامون نے سلطنت سے معزول ہوکر اپنے مددگارون کی فوج جمع کی اور یحیے کے ساتہہ
لڑائی کرکے اوسکو شکست دی ہزار دو آدمی اس معرکہ مین کام آئے پہر شہر مراکو مین جاکر
صدہا کس کو جو یحیے کے معاون تہے قتل کیا اوہر تو المامون نے یہہ بندوبست کیا ادہر ہسپانیہ
مین موقع پاکر ابن حوت حاکم ہسپانیہ کا اوس سے باغی ہوکر خود سر ہوگیا اور موحدین کی حکومت
سے آزادی حاصل کی چند سال المامون اسطرح نہایت بے مزگی کے ساتہہ حکومت کرتا رہا آخر
سنہ ۱۲۲۹ع مین مرگیا اوسکی جگہہ محمد بن عمر جانشین ہوا اب یہہ سلطنت نہایت تزلزل مین آ پہنچی
محمد بن عمر نے حصول سلطنت و انتظام ملک کے لئے بہت کوشش کی مگر اپنی مراد کو نہ پہنچا
ابن حوت جو اوسوقت ارگان اور اندلوشیا کا حاکم تہا اور محمد بن عمر گرناڈا کا فرمان فرما تہا
ان دونوکے آپس مین بڑے بڑے فساد اور لڑائیان ہوتی رہین اور وہ اس قابل
نہ تہے کہ باہر کے دشمن کا حملہ روکتے عیسائیون نے اوسوقت موقع وقت غنیمت جانکر پہر

ادٹھایا اور شہر کارڈوا جو اسلام کا مقام عروج و دار السلطنت تہا اپنے قبضہ مین کرلیا اوسکے علاوہ
اور بہی بڑے بڑے شہر اہل فرنگ نے لے لیئے اور نوبت یہان تک پہونچی کہ محمد بن عمر غرناطہ کا
بادشاہ سنہ ۱۲۴۶ مین زیر حکم و اطاعت شاہان عیسائی ہوگیا شہر سیول بہی عیسائیون نے فتح کرلیا
اور محمد بن عمر بقضائے الٰہی سنہ ۱۲۷۳ مین مرگیا؀

محمد ثانی

محمد ابن عمر کی مرگ کے بعد اوسکا بیٹا محمد ثانی باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا اوسکے عہد مین پہر
مسلمانون نے عزم کیا کہ ہسپانیہ مین اپنی حکومت بڑہائین چنانچہ سنہ ۱۲۷۵ مین فیض اور مراکو کے
حاکم ابو یوسف نے بڑی فوج جمع کی اور ہسپانیہ مین جا اوترا اور عیسائیون کے ساتہہ جنگ شروع
کی اول تو کچہہ کچہہ فتح پائی آخر مایوس ہوکر اپنے ملک کو واپس چلا آیا محمد کا بہی یہہ ارادہ بیشک تہا
کہ جو ملک اوسکی باپ کے وقت قبضہ سے نکل گیا تہا وہ پہر فتح کرے اس ارادہ پر وہ اونتیس برس تک
عیسائیون سے لڑتا رہا مگر کچہہ نہو سکا آخر سنہ ۱۳۰۲ مین مرگیا؀

محمد ثالث ابو عبد اللہ

محمد ثانی کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا محمد ثالث بادشاہ بنا یہہ شخص نہایت بدقسمت تہا اول تو
رعایا اسکی جو علاقہ بالمیرہ اور کادکس مین رہتے تہے اسسے پہر گئے دوسرے جب اس نے
عیسائیون سے جنگ کی تو پہلا علاقہ لیتے لیتے ملک جبل الطارق بہی ہاتہہ سے دے بیٹہا جب وہان
سے واپس آیا تو اسنے کل اراکین دربار کو اپنی آپ سے ناراض پایا اسواسطے اس نے سلطنت کو ترک کیا
اور حکومت سے دست بردار ہوا اور اپنے بہائی ناصر کو تخت سپرد کردیا؀

ناصر بن محمد ثانی

تخت نشینی کے بعد ناصر کا ستارہ اقبال چمکا اسنے بالمیرہ کا محاصرہ کیا اور سوتا وغیرہ کو فتح کرلیا
مگر وہی لوگ جنہون نے اول رضامند ہوکر اسکو تخت نشین کیا تہا پہر اس سے ناراض ہوگئے اور
سنہ ۱۳۱۰ مین اونہون نے ناصر کو معزول کرکر اسمٰعیل بن فرج کو بادشاہ بنایا ناصر نے اون کے

برخلاف بہت کوشش کی اور تخت کے حاصل کرنے کے لئے بہت لڑایان لڑا مگر کچھ نہ ہوسکا۔

اسماعیل بن فرج

اس بادشاہ کی کنیت ابو الولید تھی جنگی اور ملکی کام مین لیاقت تامہ اسکو حاصل تھی ۱۳۱۶ء مین بہت سخت لڑایان نصارا بادشاہون کے ساتھ لڑا اور فتوحات پے در پے حاصل کین اگرچہ جبل طارق تو نصارا سے نہ لے سکا مگر ۱۳۲۵ء مین اس نے علاقجات مارتس و باش لے لئے اور مشرق کیطرف جا کر مرشیا کا علاقہ فتح کر لیا اور مرشیا کی بادشاہت بھی قبضہ مین کر لی اگرچہ بیرونی فتوحات اسکو پے در پے حاصل ہوتی رہین مگر اندرونی فسادون مین ہمیشہ گرفتار رہا اور محمد نام ایک شہزادہ جو غرناطہ کا حاکم تھا اسکا دشمن بنا اور ایک روز موقع پاکر جبکہ اسمعیل اپنے وزیر اعظم کے ساتھ دار الخلافت کے صحن مین ٹہل رہا تھا اور غلام نوکر چاکر کوئی پاس نہ تھا ناگہان محمد حاضر آیا اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ تلوارین علم کر کے بادشاہ اور وزیر پر حملہ آور ہوا اور دونو کو قتل کر ڈالا یہ واقعہ ۷۲۵ھ ہجری مین وقوع مین آیا اوس روز سے گویا سلاطین غرناطہ کی حکومت شروع ہوئی۔

محمد چہارم

اسماعیل بن فرج کو قتل کر کر محمد تخت نشین ہوا اگرچہ اپنے مقصود پر اس نے پہلے کامیابی حاصل نہ کی کیونکہ عثمان سپہ سالار نے اسکے وقت سرکشی کر کے ادریس محمد بن فرج کو بادشاہ بنایا اور افریقہ سے فوج لا کر حسیرس ماربیلا اور رندا شہرون کو فتح کیا اوسکے ساتھ اس نے بڑی بڑی لڑایان کین اسکی حکومت کے آخرین عہد مین اس بادشاہ کے لشکر نے یہ کارنمایان کیا کہ ۱۳۳۲ء مین مشہور شہر بنبا فتح کیا اور ۱۳۳۳ء مین جبل الطارق عیسائیون کے قبضہ سے چھڑا یا اور تمام سرکش صوبے اپنے مطیع و فرمانبردار کئے ۱۳۳۳ء مین یہ ابو الحسن بادشاہ کی ملاقات کو گیا جب بمقام جبل الطارق پہنچا ایک دشمن کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

یوسف ابو الحجاز

یہہ بادشاہ محمد چہارم کا بہائی تہا بوقت قتل اوسکے یہہ غرناطہ مین تہا سب نے ملکر اسکو بادشاہ
بنایا مورخین عرب اس بادشاہ کی بہت تعریف کرتے ہین اور لکہتے ہین کہ یہہ حلیم الطبع نیک صفت
بہی عادل انصاف دوست تہا اور سلاطین غرناطہ مین سے نامور اور مشہور گذرا ہے علوم
و فنون کی ترقی مین اس نے بکمال کوشش کی اور شب و روز رفاہ عام کے کامون مین
مصروف رہتا تہا اسکے عہد مین افریقہ والون نے پہر علاقجات ہسپانیہ مین جو نصارا کے قبضہ
مین آچکے تہے اسلام کی حکومت پہیلانی چاہی اور اس مین بہت سی کوششین کین آخری حملہ
ابوالحسین بادشاہ افریقہ کے وقت کسیل اور پرتگال کی قوم پر گیا اور ۷۴۱ھ مین دریای تلوڈو کے
کنارے فریقین مین بڑی لڑائی ہوئی مگر افریقہ کے لوگون نے شکست کہائی اور سخت نقصان
اوٹہایا مسلمان عورتین بیشمار اور لاکہون روپیہ کا اسباب مسلمانون کا عیسائی لے گئے
شہر الجسیرا اور کئی اور شہر مشہور مسلمانون کے قبضہ سے نکل گئے غرناطہ کی سلطنت کو
بہی بکمال نقصان پہونچا آخر یہہ بادشاہ سنہ ۷۵۵ ہجری مین ایک دیوانہ آدمی کے ہاتہ سے مقتول ہوا

محمد پنجم بن یوسف

یوسف کی قتل کے بعد اوسکا بڑا بیٹا محمد پنجم بادشاہ بنا بڑا لائق بادشاہ تہا باپ کی تمام
اوصاف اور جوانمردیان اور خوبیان اسکی ذات سے عیان و ہویدا تہین اس نے عیسائی بادشاہون
کے ساتہہ صلح کی اور تمام خیال اپنا رعایا کی بہبود و بہبود و ترقی مین مصروف کیا مگر وہ اپنے
ارادہ کو پورا نہ کرسکا اور بہت سے امرا اوسکے اس سبب سے کہ اوس نے نصارا کے ساتہہ صلح کی تہی
اوس سے ناراض ہوگئے اور اسمٰعیل اسکے بہائی کے ساتہہ سازش کرکے اور بارادہ قتل اسکے
محل مین گہس گئے اور اوسکے خاص نوکرون کو قتل کرڈالا محمد نے جب بھاگ کر اپنی جان بچائی
سے مجبور ہوکر سلطنت سے دست بردار ہوا اور ۷۶۰ھ مین سلطنت اپنی بہائی کے سپرد کردی

اسمٰعیل دوم ابن یوسف

محمد کی معزولی کے بعد اس نے سلطنت پائی جب ایک سال گذرا تو ابو سعید نام ایک رشتہ دار

اوسکو قتل کرڈالا مگر ابو سعید نے بہی اپنی شرارت و بغاوت کا عوض فوراً پایا اور حاکم کیسل کے ہاتہہ سے مارا گیا ان دونو کے مارے جانے کے بعد پہر محمد حجیم جو معزول ہوگیا تہا تخت پر بیٹہا اوس نے شہر ایجسیر سنہ ۸۸۱ میں فتح کیا اور چند سال حکومت کرکے سنہ ۸۹۰ مین بقضائے الٰہی مرگیا۔

یوسف ثانی ابو عمید بن محمد حجیم

محمد حجیم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا جانشین ہوا اس تخت نشینی کے بعد قریب تہا کہ اسکا بیٹا محمد اسکو قتل کرڈالے مگر خدا نے اسکو بچالیا اور یہہ بیٹے کے ارادہ سے واقف ہوگیا اور بیٹے نے برملا البغاوت اختیار کی اور باپ پر الزام لگایا کہ یہہ عیسائی بادشاہوں کے ساتہہ آمیزش کہتا ہے اور انکا دوست بنکر چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو قتل کرادیوے جب اسکے بیٹے نے بہت فوج جمع کرلی تو یہہ بہی اوسکے مقابلہ پر مستعد ہوا اور سنہ ۸۹۲ مین مقام مرشیا آپس مین لڑائی ہوئی پہلے اس نے شکست کہائی مگر موقع پر القنطارہ کا حاکم اسکی مدد کو آگیا اور اس نے باغی بیٹے پر فتح پائی اور فوج باغی کی متفرق ہوگئی باغی بہی بہاگ گیا سنہ ۸۹۹ مین یہہ بادشاہ ناگہان مرگیا اوسکے جسم پر نشان زہر کے موجود تہے شاید کسی نے اوسکو زہر دیدیا ہوگا۔

محمد ششم بن یوسف ثانی

بعد وفات یوسف کے محمد ششم جسنے باپ کے وقت کئی لڑائیاں باپ کے ساتہہ کی تہیں تخت نشین ہوا اس نے یوسف اپنے بہائی کو قید کرکے سلوبرنیا کے قلعہ مین بہیجدیا جلوس کے پہلے سال تو عیسائی بادشاہوں کے ساتہہ اس نے صلح قایم رکہی اور سب سے دوستانہ برتاؤ برتا چنانچہ انرکسیدم ٹولیڈو کی حاکم کے ملنے کو یہہ خود گیا مگر دوسرے برس اس نے عیسائیوں کے ساتہہ لڑائی شروع کردی اور قلعہ مونٹی پر قبضہ پایا فوج عیسائی کو کاڈیانہ کی مقام پر شکست دی اسبات سے یہہ سب عیسائی متفق ہوگئے اور بہت بہاری فوج لیکر اسپر چڑہ آئے زہرہ وغیرہ شہروں کی رعایا اسکے ظلم سے تنگ آگئے غرض تمام زندگی اس بادشاہ کی بہت سے شور و فساد و مصیبت مین کٹی آخر سنہ ۸۱۴ مین مرگیا*

یوسف سیوم

بعد وفات کے اوسکا بڑا بہائی یوسف جو محمد کی قید مین تہا قید سے نکلکر بادشاہ بنا اسکے وقت سب عیسائی بادشاہون نے ملکر اور فردانند کے ماتحت ہوکر ۸۱۰ھ مین فساد برپا کیا اور مسلمانون سے شہر انتقیرا چہین لیا اس بادشاہ نے مسلمانون کی حمایت کی اور کامیاب ہوا گیارہ سال تک اسنے بہ کمال امن چین کے بادشاہت کی آخر ۸۲۰ھ مین مرگیا ۔

محمد ہفتم بن یوسف سیوم

یوسف کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا محمد ساتوان جانشین ہوا اسنے اپنی تخت نشینی کے بعد عیسائیون کے ساتہہ صلح کرلی اگرچہ یہہ کام اسنے رعیت کے امن اور اونکی آرام کے لئے کیا تہا مگر برعکس اوسکے رعایا اس سے ناراض ہوگئی دوسرے یہہ بہی باعث ناراضی رعایا کا ہوا کہ اس بادشاہ نے جسقدر میلے اور تماشے شہرون مین ہوا کرتے تہے سب بند کردیئے ان ناراضی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ غرناطہ مین سرکشی اور بغاوت ظاہر ہوئی شاہی محل پر باغیون نے حملہ کیا اور دروازہ توڑ کر اندر گہس گئے بادشاہ دوسرے راہ سے بہاگ کر ٹونس کے سلطان کے پاس پہونچا اوس نے اسکو پناہ دی یہہ واردات ۸۳۱ھ مین واقع ہوئی ۔

محمد ہشتم

جب محمد ہفتم کے بہاگ جانے کے بعد جب تخت خالی ہوا محمد ہشتم بادشاہ بن بیٹہا اتنے مین محمد ہفتم سلطان ٹونس سے مدد لیکر آگیا اور غرناطہ مین داخل ہوکر شاہی محل کا اوسنے محاصرہ کیا آخر محمد ہشتم گرفتار ہوکر قتل ہوا اور محمد ہفتم نے دوبارہ بادشاہت پائی مگر اس کمبخت بادشاہ کے پہر بہی تخت پر قدم نہ جمے اور یوسف بن عمر نام نے جو غرناطہ کے پہلے بادشاہون کی اولاد مین سے تہا دعویدار سلطنت کا ہوا اور امداد کی خاطر دوجونا روم عیسائی بادشاہ کے پاس پہونچا اور اوسکی فوج ہمراہ لیکر غرناطہ مین آیا آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر کار محمد ہفتم نے شکست پائی اور ملاگا کی طرف بہاگ گیا یوسف ابن عمر تخت نشین ہوا یہہ

یہہ واقعہ ۸۳۰ھ مین واقع ہوا۔

یوسف چہارم یعنی یوسف ابن الحمر

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت جب چہہ ماہ گذرے محمد ہفتم پھر ملاگا کیطرف سے فوج جمع کرکر لایا اور یوسف پر فتحیاب ہوکر پھر بادشاہ ہوا چند سال بادشاہت کی ۸۴۴ھ مین پھر ملوا ہوا اور باغیون نے محمد کو قید کرلیا جہانپر وہ تا دم آخر قید رہا۔

محمد نہم

محمد ہفتم کے مقید ہونیکے بعد محمد نہم جانشین ہوا لیکن کیسل کے بادشاہ نے اس سلطنت کا دوبارہ کسی اور کو بہرا کردیا علاوہ اسکے ملک مین بغاوت پہیل گئی عیسائیون کے حملے اور ملکی لڑائیان جاری تہین باغیون نے عیسائی بادشاہ جو نارو سے مدد لیکر غرناطہ پر حملہ کیا اور محمد نہم کو شکست دیکر دار الخلافت مین گہس گئے مگر بادشاہ لباس بدلکر بہاگ گیا۔

محمد دہم

محمد نہم کی بیدخلی کے بعد محمد دہم جانشین ہوا لیکن پرشکست رہنے امن چین سے حکومت کی اسکے وقت مین کوئی سرکشی ایسی نہوئی جس سے اسکی حکومت مین ہرج واقع ہو مگر ۸۶۷ھ مین عیسائی بادشاہ سکے علاقہ پر حملہ آور ہوئے اور جبل الطارق اور ارکیدون اور وہ تمام شہر جو ان علاقون کے اندر واقع تہے ان کے قبضہ مین آگئے اور چارون طرف کے سرحدی حملون نے سلطنت کو کمزور کردیا اور نوبت یہانتک پہونچی کہ ۸۶۸ھ مین یہہ تجویز قرار پاگئی کہ مسلمان بادشاہ غرناطہ کا ماتحت عیسائی بادشاہ کیسل کے شمار کیا جائے اور اسکے اور وہ سپیتل جو ایک طلائی سکہ تہا بادشاہ کیسل کو سالانہ خراج دیا کرے آخر محمد دہم ۸۷۰ھ مین مرگیا۔

ابو الحسین مولای علی ابن محمد دہم

مولای علی بڑا بیٹا محمد دہم کا تہا بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہوا اسکے وقت مین

بادشاہت کی صورت روز بروز تنزل پکڑتے جاتے تھے سنہ [illegible] مین ٹلاگا کا حاکم سرکش
ہوکر آخرکار کیسل کے عیسائی بادشاہ کا مطیع ہوگیا خانگی تنازعہ بیشمار سلطنت مین برپا ہوگئے
اوسوقت ارگان اور کیسل کے نصارا بادشاہ ایسا تاکے دبے ہوئے کہ سلطنت کو برباد کرکے
تمام علاقہ اپنے تصرف مین لے لین چنانچہ لشکرکشی ہوکر بڑے بڑے ہنگامون کے بعد سنہ ۸۹۹ھ
مین سلطنت نیست و نابود ہوگئی اور تمام علاقہ فرڈانند نصارا بادشاہ کے ماتحت ہوگیا
مسلمانان بنی امیہ وغیرہ بادشاہون کے متعلق لوگ جو اوس ملک مین مدت سے تھے وہ سب نکالے گئے
اور باقی مسلمان جو اوس ملک مین رہے تھے وہ بزبردستی عیسائی کئے گئے وہ مسلمان اگرچہ بظاہر عیسائی
ہوگئے مگر دل مین بدستور مسلمان رہے اور چھپ چھپ کے رسوم مذہبی ادا کرتے رہے عیسائی بادشاہ
نے جب حال سنا تو فیلپ بادشاہ نے جو نہایت ظالم اور سخت گیر تھا ایک مدت مدید کی بعد سنہ [illegible] مین ایک
لاکھ کئی ہزار آدمی اوس فرقہ کا جلاوطن کردیا تو بھی اون مین سے بہت سے لوگ باقی رہ گئے
تھے پھر فیلپ ثالث نے اونکو بھی نکالدیا چنانچہ قریب دس لاکھ کے آدمی جلاوطن ہوا اور وہ لوگ
سب کے سب علاقہ شمالی افریقہ کی طرف جاکر آباد ہوگئے اور مدت مدید تک عیسائیون کے جہاز
جو اسطرف سے آتے رہے لوٹتے رہے ؛

ساتوان چمن — خلفائے مصر کی بیان مین جو بعد بربادی خلافت عباسیہ بغداد کی ولایت مصر مین برائے نام خلیفہ تھے بطور اجمال

ہلاکو خان تاتاری نے جب بغداد اور بغداد کی خلافت کو ویران کیا تو اس کام سے فارغ ہوکر
مصر کا رخ کیا اوس ولایت مین اوسوقت منصور علی ابن المعز الملوک ایک خوردسال بادشاہ
فرمان فرما تھا اور امیر سیف الدین اوسکے باپ کا غلام اتابک کے طور پر حکومت کرتا تھا سب نے ملکر
امیر سیف الدین کو مستقل بادشاہ ٹھہرایا اور مظفر کا خطاب دیا اور لشکر جرار تاتاریون کے
سرکوبی کے لئے جمع ہوا چنانچہ سنہ [illegible] مین تاتاری لشکر فرات سے اوتر کر شہر حلب کے غارت

و تاراج مین مصروف ہوا وہان سے فارغ ہوکر چاہا کہ شام کو جاوی اتنے مین لشکر مملوک آپہنچا
اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ ہزاران ہزار بلکہ بیتعداد و بیشمار دلاوران کارزار اوس زمین
مین کہیت رہے آخر تاتاری لشکر بہاگ نکلا تمام سامان و خزانہ اونکا مصریون کے ہاتھہ آیا مظفر اپنے
نام کی برکت سے مظفر و منصور رہا۔ **فائدہ** چونکہ اس مقام پر لشکر مملوک کا ذکر تذکرتا آگیا ہے
اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ اس لشکر کا ابتدے حال درج کتاب ہو واضح ہو کہ مملوک عربی مین غلام کو
کہتے ہین اور یہہ لشکر سب کا سب غلامون کا تہا اور سیف الدین کے پوتے ملک صالح بادشاہ مصر نے اس
لشکر کو جمع کیا اور ہزارون غلام زر خرید کرکے اس لشکر مین بہرتی کئے چونکہ اوسوقت خوارزم و
ایران و خراسان مین چنگیز خان کی لڑائیون کے سبب سے شہر شہر اور گانو گانو بازار قتل و غارت کا
گرم تہا اور چنگیز خانی فوج بیشمار رعایا کو پکڑ کر گھوڑیون کے مول انسان کو بیچ ڈالتے تہے اوسوقت
صلاح الدین یوسف کردی نے بہی کئی ہزار غلام بہت ارزان خرید کئے اور اونکی فوج قایم کرکے لشکر
مملوک نام رکہا اور یہہ صلاح الدین حقیقی بہائی سیف الدین اور بانی مبانی خاندان سلاطین ایوبی
کا تہا جسکا خاندان اسماعیلیہ خاندان کے خاتمہ کے بعد مصر پر حاکم ہوا تہا بعد اس فتح کے مظفر مصر کی
سلطنت پر باختیار حاکم ہوا مگر سنہ مین امرا کے مخالف کی نااتفاقی سے قتل ہوا اور اوسکی جگہہ
مسمی بیبرس مملوک جو لشکر مملوک کا سالار تہا مصر کا بادشاہ بنا اور ملک ظاہر لقب اختیار کیا
اوسکے بعد احمد مستنصر نے بادشاہت پائی اوسکے وقت تاتاریون نے پہر مصر پر چڑہائی کی اور
آپس مین سخت خونریزی ہوئی ملک مستنصر اوس لڑائی مین ایسا غایب ہوا کہ پہر اوسکا نشان نملا
اوسکے بعد حاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا یہہ خلیفہ ہارون الرشید عباسی کی اولاد سے تہا بیالیس برس اوسنے
خلافت کی اور سنہ مین مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا المستکفی باللہ خلیفہ بنا اسکے نام کا خطبہ ممبرون
پر پڑہا گیا آخر ناصر نامی بادشاہ اسپر غالب آیا اور شہر قوص مین اسکو جلاوطن کردیا اور تمام
عمر تک وہان ہی رہا آخر سنہ مین مرگیا اسکے مرنے کے بعد الواثق بالعہد بن محمد بن حاکم بامر اللہ
نے خلافت پائی چونکہ ناصر امیر اسسے محبت زیادہ رکہتا تہا اسلئے اسکو خلافت حاصل ہوئی

آخر جب ناصر مر گیا اور منصور کے مختاری کی نوبت آئی تو یہہ خلیفہ سنہ ۷۴۲ مین تخت سے اوتارا
گیا اور الحاکم باحکام اللہ بن المستکفی باللہ بن حاکم بامر اللہ نے تخت پایا یہہ شخص اپنے باپ کے
قدم بقدم چلا اور بارہ برس خلافت کر کے سنہ ۷۵۳ مین مر گیا اوسکے بعد المعتقد باللہ ابو بکر
بن المستکفی باللہ کے ساتھہ شہر قاہرہ مین بیعت ہوئی دس برس تک اسنے کمال آرام سے
حکومت کی اور سنہ ۷۶۳ مین مر گیا اوسکے بعد المتوکل علے اللہ محمد بن المعتضد باللہ جانشین اپنے
باپ کا ہوا یہہ خلیفہ تین بار مسند خلافت پر بیٹھا اور دو دفعہ اوتار اگیا تیسری مرتبہ مرتے دم تک
خلافت پر متمکن رہا ۴۵ برس تک اسنے خلافت کی اور سنہ ۸۰۸ ہجری مین مر گیا اسکے بعد المستعصم
باللہ بن زکریا بن ابراہیم بن حاکم بامر اللہ تخت نشین ہوا یہہ خلیفہ اکثر تہہ خلافت کے تخت سے
اوتار اگیا تو واثق باللہ عمر خلیفہ بنا پہر وہ معزول ہوا تو دوبارہ اسیکے ہاتہہ پر بیعت ہوئی
سترہ برس تک اپنے خلافت کی اور سنہ ۷۸۸ مین مر گیا اوسکے بعد الواثق باللہ مسند خلافت پر
بیٹھا اسکو ابن قلادون امیر و مدار المہام سلطنت نے بادشاہت دلوائی اور خود مختار الملک
رہا چار برس کی سلطنت کے بعد سنہ ۷۹۱ مین یہہ یاد خلیفہ بقضائے الٰہی مر گیا اوسکے بعد المستعین باللہ
بن المتوکل علے اللہ جانشین ہوا اصلی نام اسکا ابو الفضل عباسی تہا اسکی خلافت کا زمانہ بہت
اسکا تہا سلطان ناصر جسکا اسپر اختیار کلی تہا شام کیطرف گیا تو اسکو بہی ہمراہ لے گیا وہان جا کر
سلطان ناصر مر گیا پہر تو یہہ با اختیار خلیفہ بنا پہر شیخ موید نے غالب آکر اسکو اپنے قبضہ مین کر لیا
اور اوسکی ایما سے اسنے اسکندریہ مین سکونت اختیار کی اور وہان ہی سنہ ۸۳۳ مین مر گیا اوسکے
بعد المعتضد باللہ بن المتوکل خلیفہ بنا مستعین کا یہہ حقیقی بہائی تہا اسکا لقب معتضد باللہ
کنیت ابو الفتح اور نام داؤد تہا مصر مین اسنے بہت بڑا رتبہ پایا کئی سلاطین اور مدار المہام
اسکے وقت مین ہوئے مگر وہ سب اسکی اطاعت مین رہے یہہ خلیفہ صاحب علم و ادب و صاحب
شریعت تہا کوئی دقیقہ اجرا کے احکام شریعت مین یہہ باقی نہین چہوڑتا تہا فرض و سنت
و واجب و مستحب پر اسکا ہر وقت خیال رہتا آخر سنہ ۸۴۵ مین مر گیا اوسکے بعد اوسکا بہائی

سلیمان بن متوکل المستکفی باللہ کا خطاب پاکر خلیفہ ہوا اِسنے اپنی بہائی سے زیادہ عزت
اور اقبال مین ترقی کی خاموش بہت رہتا تہا بے ضرورت بات نہ کرتا تہا طبیعت عزلت پسند
تہی مسکرات اور محرمات سے بکمال نفرت تہی آخر سنہ ۸۵۵ھ مین مرگیا اوسکے بعد القایم بامر اللہ
بن المتوکل اوسکی بہائی جسکا نام حمزہ تہا جانشین خلافت کا ہوا مدار المہام کے ساتہہ اسکی
مخالفت ہوگئی اوسنے اسکو خلافت سے برطرف کرکے اسکندریہ مین رہنے کا حکم دیا اور رہہا
اوسی مقام پر سنہ ۸۵۹ھ مین مرگیا بعد عزل قائم بامر اللہ کے اوسکا بہائی یوسف ابو المحاسن
المستنجد باللہ ملک اشرف مدار المہام کی حکم سے مصر مین خلیفہ بنا اور پچیس سال تک
خلیفہ رہ کر سنہ ۸۸۴ھ مین مرگیا اوسکے بعد عبد العزیز المتوکل علی اللہ خلیفہ ہوا اور سنہ ۹۰۳ھ
تک زندہ رہ کر مرگیا اوسکے بعد المستمسک باللہ یعقوب بن متوکل علی اللہ جانشین ہوا اوسکے
خلافت سے اونکے دل علے راضی رہے آخر سنہ ۹۲۷ھ مین مرگیا اوسکی وفات کے بعد محمد المتوکل
علی اللہ بن المستمسک باللہ نے خلافت پائی اسکے وقت یہہ علاقہ و خلافت سلطان روم
کے متعلق ہوگئے سلطان سلیم شاہ روم نے اسپر تسلط پایا اور خلافت عباسیہ مصر کے ختم ہوگئی
سنہ ۹۴۵ھ تک یہہ خلیفہ زندہ رہا اور سلطان سلیم نے اسکی عزت و تکریم مین نہایت توجہ
کی مگر اوسکی مرنے کے بعد کوئی جانشین نہوا — **فائدہ** یہہ خلفا مصر مین بطور امام و پیر زادون
کے مقرر کئے جاتے تہے حکومت مین انکا دخل بہت کم تہا حکومت کے مالک سلاطین مصر تہے
جنکا ذکر بعد ذکر خاندان اسماعیلیہ کے آویگا انشاء اللہ تعالے

آٹہوان چمن — ملوک طاہریہ کی سلطنت کے بیان مین جن کو ملوک ذوالیمینین بہی کہتے ہین

یہہ بادشاہ خراسان کے ملک مین حکومت کرتے تہے پہلا بادشاہ ان مین سے طاہر بن حسین بن
مصعب تہا اِسنے اول امارت و سپہ سالاری مامون رشید بن ہارون رشید کی دربار مین پائی

اور اسکی طرف سے خلیفہ امین ماموں کے بہائی کے ساتہ جنگ کرکر فتحیاب ہوا اور اسی کی سعی سے ماموں کو خلافت حاصل ہوئی خلافت کے وقت ایکروز یہ ماموں کی روبرو گیا ماموں اسکو دیکہکر رونے لگا اسکو تعجب ہوا اور چاہا کہ کسی طرح اسکے رونیکا باعث معلوم کرے اس ارادہ پہ اسنے خلیفہ کے خاص غلام کے ساتہ سازش کی غلام نے موقع پاکر خلیفہ سے باعث رونے کا پوچہا خلیفہ نے جواب دیا کہ طاہر کے ہاتہ سے میرا امین حقیقی بہائی مارا گیا ہے اب جسوقت یہ میرے روبرو آتا ہے مجہکو اپنا بہائی مقتول یاد آجاتا ہے اسلیے مین رو پڑا تہا یہ خبر پاکر طاہر کو اپنی جان کا فکر دامنگیر ہوا اور چاہا کہ کسی طرح سے مین خلیفہ کے پاس نرہون اس بات پر آمادہ ہوکر اسنے درباروالون کے ساتہ آمیزش کی اور خلیفہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ طاہر کو خراسان کا حاکم بنا کر بہیجا جاے چنانچہ یہ خراسان مین آیا اور اسی روز یہ ارادہ بغاوت کا کرلیا ڈیڑہ سال کی حکومت کے بعد جب اسنے اپنا تسلط خراسان پر بخوبی کرلیا تو خطبہ وسکہ اپنے نام کا جاری کردیا مگر اسی دن کی رات کو جس دن اسنے اپنے نام کا خطبہ پڑہا تہا یہ تپ کی مرض مین ایسا بیمار ہوا کہ صبح ہوتے مرگیا ۲۰۹ھ اسکا سال وفات ہے ایک آنکہہ سے یہ کور تہا بڑا بہادر صاحب زور تہا ۔

طلحہ ابن طاہر ذوالیمینین

طاہر کے مرنے کے بعد اوسکے بیٹے طلحہ نے خلیفہ ماموں کی حکم سے اپنے باپ کی طرح ذوالیمینین خطاب پاکر خراسان کی حکومت پائی اسکے وقت حمزہ نام ایک مفسد نے سیستان مین خروج کیا طلحہ نے بہت سا لشکر لیجاکر اسکو سزا دی سیستان کو دوبارہ اپنے قبضہ مین لیا آخر ۲۱۳ھ مین بیمار ہوکر مرگیا اور اسکا بیٹا علی مسند پہ بیٹہا اوسکی مسندنشینی کے وقت بڑا فساد ہوا اور وہ نیشاپور کے نواح مین دشمنون کے ہاتہ سے مارا گیا ۔

عبداللہ بن طاہر

علی کی قتل کے بعد خلیفہ ماموں کے حکم سے خراسان کی حکومت عبداللہ بن طاہر کو ملی

یہ شخص بڑا منتظم و عادل و سخی مشہور ہے خراسان اسکے وقت آباد ہوا مفسد مارے گئے جعفر بن داؤد کہ ایک بڑا دشمن خلیفہ کا تہا اسکو اس نے قتل کیا ماموں کی مرنیکے بعد معتصم نے اسکی بیٹے محمد کو امیر الامرائی دی بڑی عزت عطا کی واثق کے وقت بھی اسکی عزت بہت تھی اس امیر نے سترہ سال حکومت کی سنہ ۲۳۰ھ مین مرگیا سینتالیس سال کی عمر پائی ؞

طاہر بن عبد اللہ بن طاہر

اس امیر نے واثق باللہ کے حکم سے خراسان کی حکومت پائی دو برس کے بعد واثق مرگیا اور متوکل جانشین ہوا اسنے بھی اسکی بہائی محمد کو امیر الامرا بنایا بڑی مہربانی سے پیش آیا طاہر نے مستعین خلیفہ کے وقت خراسان مین وفات پائی۔

محمد بن طاہر بن عبد اللہ بن طاہر

طاہر کے مرنے کے بعد خراسان کی حکومت اسکے سپرد ہوئی بلکہ کل ملک عراق عجم و حجاز و تہامہ پر بھی یہی مقرر ہوا اسنے اپنے حکم سے امارت طبرستان کی اپنے چچا سلیمان کو دی اوسکے عہد مین حسن بن زید علوی نے طبرستان مین خروج کیا اکثر شہرون دیلم او رگیلان پر متصرف ہوا سلیمان اسکے ساتھ مقابل ہوا مگر شکست کہا کر رے کیطرف اور رے سے بغداد کو بہاگ گیا۔ اسی امیر کے وقت یعقوب بن لیث نے سیستان مین زور پکڑا پہلے اوسنے سیستان کو لیا پہر خراسان کو آیا اور شہر قوشنج پہ جو دار السلطنت ملوک طاہریہ کا تہا قبضہ پایا محمد بن طاہر قوشنج سے بہاگ کر نیشاپور کو گیا اسوقت حسن بن زید نے بہی اپنا لشکر جرجان کو بہیجا یہ خبر جب محمد نے پائی اپنی فوج حسن کی استقبال کو بہیجوائی خراسانیون نے وہان بہی شکست کہائی اتنے مین یعقوب بہی نیشاپور آ پہونچا نیشاپور کی رعایا نے خوف کے مارے یعقوب سے سازش کر لی اور محمد کو پکڑا دیا اور طاہریہ سلطنت ختم ہوئی

نوان چمن - ذکر حکومت آل لیث و عہد سلطنت صفاریہ بادشاہون مین

یعقوب بن لیث لیث یعقوب کا باپ ایک ادنے دوکاندار برتن بنانی کا کام
کرتا تہا یعقوب و علی و عمر اسکے تین بیٹے تہے ان میں سے یعقوب نے باتفاق چند ہمعمروں کے
چند سال رہزنی و قزاقی کرکے سرداری و دولتمندی کا سامان بہم پہونچایا جب سیستان مین ایک
شخص مسمی صالح بن نصر نے قبضہ پایا تو یعقوب نے صالح کی نوکری اختیار کی اور جسقدر لڑائیان صالح
عبداللہ بن طاہر کے لشکر کو ساتھہ ہوتی رہین سب مین جانفشان رہا آخر صالح مارا گیا اور طاہریہ
سلطنت سیستان مین دوبارہ ہوگئی اسوقت بہی یعقوب درہم بن صالح کے ہمراہ ہوکر بہت
سی خرابیان سیستان مین کرتا رہا اور ایسی کوشش کیے کہ طاہریہ عمل دخل پہر سیستان سے
اوٹہا دیا اس خدمت کے عوض مین درہم نے اسکو امیر الامراؤ بنایا آخر درہم طاہریہ فوج کے
آخری جنگ مین گرفتار ہوکر بغداد کو گیا اور یعقوب نے اپنی حکومت سیستان مین جمالی اور
اسکے اقبال کی ترقی اسقدر ہوئی کہ جدہر پہہ جاتا فتح و نصرت یار رکاب ہوتی سلاطین طاہریہ
کے کل ملک ہرات قوشنج کرمان بلخ مینیاپور کابل وغیرہ اسکے تحت مین آگیا فارس پر بہی تسلط
پایا اسوقت براہ دور اندیشہ اسنے خلیفہ بغداد کی اطاعت کرلی اور خلیفہ کا خیرخواہ بنکر حسن بن
زید علوی کے ساتھہ اسنے کئی جنگ کیے اور اسکو مغلوب کیا اس خدمت کے عوض مین یہہ امیدوار
تہا کہ خلیفہ اسپر مہربان ہوگا مگر خلیفہ نے اسکی کچہہ قدر نہ کی کیونکہ خلیفہ کو بسبب اسکی کہ اسنے طاہر
خاندان کو خلیفہ کی بے اجازت برباد کیا تہا اسکی طرف سے دل مین کمال کدورت تہی اسبات سے
یعقوب ناراض ہوا اور بغداد پر یورش کرنے پر مستعد ہوا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے اپنے بہائی موفق کو
بیشمار فوج دیکر اسکے استیصال کے واسطے مامور کیا اور آپس مین سخت محاربہ ہوکر موفق نے فتح پائی
اور یہہ شکست کہا کر سیستان مین آیا اور دوبارہ جمعیت بہم پہونچا کر بغداد کو کوچ کیا رستے مین
قولنج کی مرض مین گرفتار ہوکر مرگیا مرض الموت مین ہرچند اطبا نے چاہا کہ اسکو حقنہ کیا جائے
اسنے منظور نہ کیا اور کہا کہ میرے نزدیک مرنا آسان ہے اسبات سے کہ اپنا ستر دکہلاؤن اور حقنہ
کراؤن گیارہ سال چہہ ماہ بکمال استحکام و استقلال اسنے سلطنت کی۔

عمرو بن لیث صفاری

یعقوب کے وفات کے بعد اسکا بہائی عمرو مسند نشین ہوا اسنے بہ بحال ارادت خلیفہ کی اطاعت کی حکومت عراق عجم و فارس و خراسان کی دوبارا اس سے لی بلکہ خاص بغداد کی شحنگی اسکے تفویض ہوئی اور اسنے عبد اللہ بن عبد اللہ طاہر شاہ خراسان کے بیٹے کو قید سے نکالکر اپنی طرف سے بغداد کا شحنہ مقرر کیا چند سال کے بعد موفق خلیفہ کے بہائی اور اس مین ناموفقت پیدا ہوئی اور اسنے چاہا کہ عمرو کو کل حکومت سے معزول کر دے اسلئے فریقین کیطرف سے لشکر تیار ہوئے آمادہ جنگ و پیکار ہوئی اور سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر موفق نے فتح پائی عمرو نے شکست کہائی اور شکستہ حال کے ساتہہ سیستان مین آیا چونکہ انہین ایام مین ایک خارجی رافع بن ہرثمہ نے خروج کرکر خلیفہ کے ملک مین شورش کیا بہت ملک دبا لیا تہا اور محمد بن زید علوی کا حامی ہوکر خطبہ اسکے نام کا جاری کر دیا تہا عمرو یہہ خبر پاکر خود اسکے مقابلہ پر آگیا اور اوپر غالب آکر سر اوسکا خلیفہ کی خدمت مین بہیجا اس خدمت کے عوض مین خلیفہ اوسپر مہربان ہوا اور دوبارہ امارت خراسان و فارس و کرمان و سیستان اسکے سپرد کی اس شکرانہ مین عمرو نے بیشمار گران مایہ تحفے خلیفہ کی خدمت مین بہجوائے اُن مین ایک سونے کا بت دو قد آدم کے برابر لمبا چار ہاتہہ کا سونے کی گاڑی پر سوار تہا دو گوشوارے مرصع الماسی گران قیمت اسکی دونو کانون مین تہے جب عمرو نے دوبارہ استقلال پایا شاہ اسمعیل سامانی پر فوج کشی کی مگر اتفاق یہہ ہوا کہ عین معرکہ وقت پر جب دونو فوجین ایک دوسرے کے مقابل میدان مین آئین عمرو کا تیز و تند گہوڑا جولان مین آیا اور ایسا بے اختیار ہوکر دوڑا کہ کسی سے نہ رکا اور عمرو کو اپنی پشت پر دشمن کی فوج مین لے پہونچا وہان جاکر یہہ گرفتار ہو گیا اور بغداد مین بہیجا گیا خلیفہ نے اسکو ایک غالب عرصہ طلب جانکر چہوڑنا مناسب نہ جانا اور یہہ اسی قید مین بہوک کے عذاب سے مر گیا تئیس ۲۳ سال حکومت کی۔

طاہر بن محمد بن عمرو بن لیث صفار

عمرو کی گرفتاری کے بعد طاہر اسکا پوتا سیستان میں حاکم ہوا اور بڑا لشکر جمع کر کر فارس پر حملہ کیا خلیفہ کے عامل کو وہاں سے نکالدیا اور اہواز کا ارادہ کیا یہہ خبر پا کر خلیفہ نے اوسکے سرکوبی کے لئے اسماعیل سامانی کو لکھا اوس نے ایک خط مضامین پند و نصایح طاہر کی نام لکھا خلیفہ کے غضب سے ڈرایا طاہر وہ خط پڑھ کر ڈر گیا اور سیستان کو چلدیا اور درخواست کی کہ خلیفہ اسکے باپ دادا کی ملک سے کچھہ حصہ بطور جارہ اسکو دیدے یہہ تجویز ابہی ظہور میں نہیں آئی تھی کہ ابو قاموس نام ایک امیر طاہر کا بہت سا مال اسکا لیکر بغداد کو چلا گیا عند الطلب خلیفہ نے واپس نہ بہیجا اور فریقین میں ناراضی رہی ۲۹۶ھ میں طاہر کے ایک غلام سبکری نام نے بغاوت کی اور مقابلہ پیش آیا جنگ کے وقت طاہر دشمن کے ہاتھہ میں گرفتار آیا اور اس نے طاہر کو معہ اسکی بہائی یعقوب کے قید کر کر بغداد کو بہیج دیا چہہ سال اس نے سلطنت کی اسکی گرفتاری کے بعد ہر چند متعلقان سلطنت صفاریہ نے محمد بن عمرو و صفار لیث بن علی وغیرہ نے کوشش کی کہ کسیطرح سے پہر سلطنت کو قیام دیں مگر نصیب نہوا۔

خلف بن احمد

بعض اہل تواریخ فرماتے ہین کہ خلف پوتا یعقوب کا تہا بعض کہتے ہین کہ یعقوب صاحب اولاد نہ تہا یہہ شخص عمرو لیث کا پوتا تہا اس نے دوبارا اپنی سلطنت سیستان مین قایم کی ۳۵۳ھ ہجری مین یہہ ایک شخص طاہر بن حسین اپنی خویش کو قایم مقام اپنے سیستان مین چہوڑ کر خروج کو گیا جب واپس آیا تو اوس نے اسکو بادشاہت مین دخیل ہونے نہ دیا مار کر ملک سے نکالدیا خلف شاہ منصور بن نوح سامانی کے پاس بخارا مین گیا اور مدد لیکر آیا طاہر شکست کہا کر اسفرار کو بہاگ گیا خلف نے دوبارا سیستان پر قابض ہو کر سامانی فوج رخصت کردی فوج کی جاتے ہی طاہر پہر آیا اور خلف کو ملک سے نکالدیا وہ پہر بخارا مین پہونچا اور مدد لیکر پہر آیا مگر اسکے آنے سے اول طاہر مر گیا اور حسین اوسکا بیٹا خود اسکی جگہہ جانشین ہوا تہا وہ گرفتار ہو کر شاہ منصور کی خدمت مین بہیجا گیا کچھہ مدت کی بعد جب خلف نے پہر قوت و استقلال بہم پہونچایا تو خراج کا بہیجنا شاہ منصور کی خدمت مین موقوف کیا تو سامانی فوج اسکی سرکوبی کے لئے سیستان مین آئی فوج کا افسر وہی

وہی حسین بن طاہر اسکا مخالف تہا سات برس تک خلف ارک کے قلعہ مین محصور ہو کر لڑتا رہا
اس عرصہ مین سامانی بادشاہت مین بہت خلل پیدا ہو گئے اور یہہ مہم ناتمام چہوڑ کر فوج واپس چلی
گئی اور خلف دوبارا حاکم بنا اور اپنے بیٹے عمرو کو کرمان کی مفتوح کرنے کے لئے مامور کیا وہ کرمان
مین گیا اور صمصام الدولہ کے ساتہہ بہت جنگ کئے آخر شکست کہائی اور واپس آیا واپس آنے پر ہی
خلف نے اپنے بیٹے کو بہاگ آنے کے جرم مین قتل کرایا اور دوسرے بیٹے طاہر کو اسی مہم پر مامور کیا
اسنے ہی وہان جاکر بہت سعی کی مگر فتحیاب نہ ہوا — امیر ناصر الدین سبکتگین نے جب ہندوستان پر یورش
کی تو پیچہے اسکے خلف نے ملک بست اسکی قلمرو مین مزاحمت کئے اور معاملہ زمینداروں سے وصول کر لیا
مگر امیر کی واپسی کے بعد پہر صلح کر لی اور زر موصولہ واپس کر دی سلطان محمود غزنوی پہلی مرتبہ
جب سیستان مین آیا تو خلف نے اسکی اطاعت کر لی اور وہ اوسی راستے ہندوستان کو گیا اوسکی جانیکے بعد
بعد طاہر کے اسکے بیٹے کے ساتہہ مخالفت پیدا ہو گئی اور باہم بہت سے جنگ ہوے اور بہت مدت
تک خلف ایک قلعہ مین محصور رہا اور کل مملکت پر طاہر دخیل ہو گیا آخر خلف نے طاہر کو بہزار مکر و حیلہ
قلعہ مین بلایا اور قتل کرایا اس حرکت سے اسکے تمام امرا اوس سے ناراض ہو گئے اور سب نے ملکر اور سلطان
محمود غزنوی کو سیستان مین بلا کر تمام ملک پر اسکا قبضہ کرا دیا اور خلف جان و مال سے پناہ پاکر
جرجان کو بہیجا گیا اور وہان جاکر وہ چار سال کے بعد مر گیا ابو حفص اسکا بیٹا وارث تہا سیستانی بادشاہون
مین یہہ بادشاہ بڑا عالی شان علما و فضلا کا قدردان مشہور ہے اس کے حکم سے علما نے ایک سو جلد
کی ایک تفسیر تصنیف کی جس مین قران کی معانی کی تشریح مفصل درج ہوئی تہی

دسوان چمن — سامانی سلطنت کے ذکر اور اوس خاندان کی بادشاہون کے احوال مین

اہل تواریخ ان بادشاہون کو بہرام چوبین کی اولاد مین سے شمار کرتے ہین ابتدا ان کی حکومت کے
غسان بن عباد سے ہوئی کہ اوسکو مامون خلیفہ نے خراسان اور ماورالنہر کا حاکم بنایا تو اوسکے
حکم سے نوح بن اسد بن سامان کو حکومت سمرقند کی اور احمد بن اسد کو حکومت فرغانہ کی اور

اور ہرات کی حکومت الیاس بن اسد کو عطا کی بیجے جو تہا بیٹا اسد کا بہی کسی اور خطہ کا حاکم بنا پہر جب غسان معزول ہوکر طاہر ذوالیمینین خراسان کا حاکم بنا تو یہہ چارون بہائی بدستور بحال رہے اور ایسا قیام پایا کہ ان کی اولاد مدت مدید اُسی حکومت پر مقرر رہی جب سلطنت طاہریہ ضعیف ہو گئی اور یعقوب لیث خراسان پر قابض ہوگیا تو خلیفہ نے فرمان حکومت ماوراالنہر کا نصر بن احمد سامانی کے نام جاری کیا*

نصر بن احمد سامانی

یہہ پہلا بادشاہ خاندان سامانی کا ہے اُس نے اپنی سکونت سمرقند مین اختیار کی اور اپنے بہائی اسمعیل کو نائب بنا کر بخارا مین مامور کیا اُسی عرصہ مین رافع نام ایک امیر نے خراسان مین قوت پائی اسمعیل نے اُس سے دوستی کر کر شہر خوارزم احساناً اُس سے لے لیا اسبات پر درانداز ون نے دونو بہائیون مین دشمنی ڈالدی اور نصر کو کہا کہ ارادہ اسمعیل کا کل سلطنت کے لینے کا ہے اور یہہ دشمنی ایسی بڑہی کہ لشکر کشی ہوکر آپس مین جنگ ہوئے آخر نصر مغلوب ہوکر معزول الریاست ہو گیا ۔

امیر اسمعیل بن احمد سامانی

اس امیر نے اپنے بہائی پر غالب آکر ماوراالنہر کی حکومت حاصل کی اور ترکستان پر حملہ کر کر وہان کے بادشاہ کو معہ دو ہزار آدمی کی بحالت اسیری سمرقند مین لایا اسکی لشکر نے ترکستان کے لوٹ مین اسقدر دولت پائی کہ ایک ایک سپاہی کو سوائے گہوڑون اور اسباب لوٹ کے ایک ایک ہزار درہم نقد ملا دوسری لڑائی اسکی عمرو لیث کی ساتہہ ہوئی اور وہ ایک گہوڑی کی تندی کے سبب سے خود بخود اسکی قید مین آگیا اُسکی فوج کا بہی اسنے کل اسباب لوٹا اور عمرو کا بیشمار خزانہ ایک کنوئین کے اندر سے اِسکو ملگیا عمرو کے مغلوب ہونیکے بعد خلیفہ بغداد نے حکومت خراسان و مازندران و ملک رے و اصفہان کی بہی اسکو دیدی اسوقت محمد بن زید علوی والی طبرستان نے اسپر چڑہائی کی اس نے محمد بن ہارون اپنے سپہ سالار کو اُسکے مقابلہ پر مامور کیا سخت سی لڑائیون کے بعد محمد بن زید علوی زخمی ہوکر شہید ہوا اور محمد بن ہارون اسکے حکم سی حاکم

جرجان اور طبرستان کا مقرر ہوا تھوڑی مدت کے بعد محمد بن ہارون باغی ہوگیا اور رے کی ملک پر حملہ آور ہوا یہہ خبر پاکر مکتفی خلیفہ کی حکم کے موجب یہہ خود لشکر لیکر محمد بن ہارون کی سرکوبی کو گیا اور اسکو بہیدخل کرکر حکومت جرجان وطبرستان کی اپنے بہائی کی بیٹے ابو صالح کی حوالے کی آخر سال ۲۹۵ ہجری مین مرگیا یہہ بادشاہ بڑا نیک نہاد عالم فاضل قدردان رعایا پرور تہا اسکی تعریفین کتابون مین بہت لکہی ہین۔

احمد بن اسماعیل بن احمد سامانی

اسماعیل کی وفات کے بعد اسکا بیٹا احمد خلیفہ کی اجازت سے بادشاہ ہوا اور سمرقند سے بخارا مین جاکر وہان کے حاکم اسحاق اپنے چچہ کے بیٹے کو قید کرلیا یہہ حال دیکہکر سمی پارس حاکم جرجان کا باغی ہوا جب اسنے اسپر یورش کرنیکا ارادہ کیا تو وہ بیشمار زرنقد لیکر بغداد مین گیا اور بہت سا مال دیکر خلیفہ کو راضی کرلیا خلیفہ نے اسکو امیر الامرا بنانا چاہا اسواسطے وہان کے اراکین کو رشک ہوا اور اوسکے غلام کی ساتہہ سازش کرکر اسکو زہر دلادیا سنہ ۲۹۹ مین اس امیر نے سیستان پر فتح پائی اور اسحاق کو قید سے نکالکر سمرقند کا حاکم بنایا سنہ ۳۰۰ مین اسنے اسحاق کو نیشاپور کی حکومت دی اور خود جرجان کو گیا وہان سے واپسی کے وقت بماہ جمادی الثانی سنہ ۳۰۱ پنجشنبہ کے دن ایک غلام نمکحرام کے ہاتہہ سے شہید ہوا۔

نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی

یہہ بادشاہ خوردسالی کی عمر مین امیر احمد بن محمد بن لیث شحنہ بخارا کی مدد سے بادشاہ ہوا اسکی بلوغت تک ابو عبداللہ محمد بن احمد وزیر مختار کل رہا اس کی تخت نشینی کے وقت اسحاق سامانی اسکے باپ کے چچہ کا بیٹا سلطنت کا دعویدار ہوا اور بخارا پر اسنے یورش کی مگر شکست کہاکر محبوس ہوا اور قید مین ہی مرگیا پہر منصور اسکے بیٹے نے مخالفت کی اسنے امیر حمویہ کو اسکی سرکوبی کو بہیجا جب وہ نیشاپور تک گیا منصور بقضائے آلہی مرگیا اسکے حامی حسین ابن علی و محمد بن جنید حمویہ کی قید مین آگئی اور احمد بن سہیل امیر کے حکم سے خراسان کا حاکم بنا وہ چند سال

خراسان مین وہ باغی ہوا اور معتضد خلیفہ کو بہت سا نذرانہ دیکر خراسان کی حکومت کا فرمان اپنے نام پر منگا لیا پہلے اسنے نیشاپور کو لیا پھر جرجان پر قبضہ کیا یہ خبر پاکر امیر نے سعد حمویہ کو ایک بھاری لشکر دیکر باغی کی سرکوبی کو بھیجا اسنے ایسی کوشش کی کہ احمد باغی کو گرفتار کر لایا اور وہ بخارا کی قیدخانہ مین ہی مر گیا اسی طرح ایک شخص لیلی بن نعمان طبرستان کے حاکم قاسم بن حسن داعی کیطرف سے مامور ہوکر جرجان پر قابض ہوا پھر اصفہان کیطرف قدم بڑھایا وہان سے نیشاپور کو آیا اور تمام ملکون مین اسنے خطبہ و سکہ قاسم بن حسن داعی کا جاری کیا امیر نصر نے امیر حمویہ کو اسکے مقابلے پر بھیجا اور دونو لشکرون مین بمقام خوقان متعلق طوس کے جنگ ہوا پہلے بخارا کی لشکر نے شکست کہائی مگر جب دشمن کی فوج لوٹ پر پڑ گئی تو بخارا کا لشکر پھر عود کر کر دشمن پر گرا اور فتح پائی لیلی مفسد گرفتار ہوکر قتل ہوا ۳۱۳ھ مین امیر نصر کو رے کا مالک خلیفہ نے دیا اور اسنے بذات خود وہان جاکر رے کا انتظام کیا --- اس بادشاہ کے وقت بڑے بڑے جنگ وقوع مین آئے مگر ہر ایک جگہہ فتحیاب رہا آخر ۳۳۱ھ مین سل کی بیماری سے تین مہینہ بیمار رہ کر مر گیا ---

امیر نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی

اس امیر کی تخت نشینی کے بعد ابو الفضل امیر الامرا اسکے خوف سے بخارا سے بھاگ کر چلا گیا اسنے پھر بلایا اور سمرقند کی حکومت اسکو دی --- رے کا ملک رکن الدولہ دیلمی نے لیا امیر نے ابوعلی سپہ سالار کو فوج دیکر رے کیطرف روانہ کیا مگر وہان پہونچکر فوج نے بیوفائی کی اور سب کے سب رکن الدولہ کے ساتھہ ملگئی اور ابوعلی نیشاپور کو چلا آیا پھر اسنے امیر وشمگیر کو جو ایک بڑا امیر خراسان کا تھا جرجان کے لینے کو روانہ کیا اور وہ حسن فیروزان والی جرجان کی ساتھہ جنگ کرکر ابوعلی کی مدد سے فتحیاب ہوا سنہ ۳۳۳ھ مین امیر نوح نیشاپور گیا اور ابوعلی کو رے کی ملک کیطرف دوبارہ روانہ کیا اوسنے وہان جاکر پھر رے پر قبضہ کیا اس فتح کے بعد امیر نوح اور ابوعلی کے درمیان مخالفت پیدا ہوگئی اور اسنے ابراہیم بن احمد بن اسمٰعیل

سامانی کو سلطنت کا دعویدار بنایا اور اسکو ساتھہ لیکر پہلے رے کو فتح کیا پہر خراسان
مین اسکی حکومت قایم کی پہر بخارا مین آیا اور خطبہ و سکہ اوسکا جاری کیا اُسوقت امیر نوح
کو ابو علی کی ساتھہ مقابلہ کی طاقت نہ تہی اپنی جان چہپائی ہوئی پہرتا تہا چند روز کے بعد
ابو علی کی طبیعت ابراہیم سے متنفر ہو گئی اور اسکو بخارا مین تنہا چہوڑ کر چلا گیا اسوقت بخارا
کے علمانے ابراہیم اور امیر نوح کی صلح کرا دی اور یہہ تجویز قرار پائی کہ امیر نوح بادشاہ اور
ابراہیم امیر الامرا و سپہ سالار رہے اس تجویز کے بعد دونو بہائی لشکر لیکر ابو علی کی استیصال کو گئے
مگر شکست کہائی اور ابو علی نے دوبارہ بخارا پر قابض ہو کر امیر نوح کے بہائی ابو جعفر محمد بن نصر کو
تخت نشین کیا مگر یہہ انتظام اُسکا قائم نہ رہا کیونکہ اُسوقت ابو علی کے لشکر کے لوگ امیر نوح کی تحریک
سے ابو علی کی مارنے پر مستعد ہو گئے تہے اس لئے وہ جان بچا کر صغانیان کو چلا گیا جب امیر نوح نے
میدان خالی پایا بخارا مین آیا اور اپنے چچا ابراہیم اور دو اپنے حقیقی بہائیون کو اندہا کر کے تخت پر
مستقل ہوا سنہ ۳۳۵ھ مین پہر امیر نوح ابو علی پر مہربان ہوا اور اسکو فوج دیکر سلاطین بالیہ کے
مقابلے پر مامور کیا خراسان کی حکومت اُسکو دی مگر یہہ عزت اُسکی امیر وشمگیر کو پسند نہ آئی
اور امیر کو ابو علی کیطرف سے بدظن کر کر خراسان کی حکومت سے اوسکو معزول کرا دیا اسلئے ابو علی
رکن الدولہ دیلمی کے پاس چلا گیا اور اسکے ذریعہ سے فرمان حکومت خراسان کا خلیفہ مطیع سے
حاصل کر کے خراسان مین آیا اور خطبہ و سکہ خلیفہ کے نام کا بہ نیابت اپنی جاری کیا سنہ ۳۴۳ھ مین
تیرہ برس کی حکومت کے بعد ماہ ربیع الآخر امیر نوح مرگیا۔

امیر عبد الملک بن نوح سامانی

امیر نوح کے مرنے کے بعد عبد الملک بادشاہ ہوا مگر اسکی سلطنت کو سات برس تک قیام
رہا سنہ ۳۵۰ ہجری مین یہہ گہوڑے سے گر کر مرگیا اسکے وقت فیما بین سلاطین بالیہ اور اسکی بڑی بڑی
جنگ ہوئی اور خراسان کے ملک مین سخت وبا وقوع مین آئی۔

امیر منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسمٰعیل سامانی

عبدالملک کے مرنے کے بعد بعض امرا کا یہہ ارادہ تہا کہ اسکو جو نوجوان تہا بادشاہ بنائین اور بعض اسکے چچے کیطرف میل رکہتے تہے آخر سب نے امیر الپتگین حاکم خراسان سے اسباب مین استصلاح کی مگر اوسکے جواب آنے سے پہلے ہی سب نے متفق ہوکر اسکو بادشاہ بنایا جب الپتگین کا جواب آیا تو اسکی رائے ان کے برخلاف معلوم ہوئی اس لئے امیر منصور الپتگین سے ناراض ہوگیا اور باہم عداوت قایم ہوئی اور الپتگین رنجیدہ ہوکر اپنے چار ہزار خاص سوار کے ساتہہ خراسان سے غزنی کو چلا آیا اور حاکم غزنی پر غالب آکر غزنی مین علیحدہ حکومت قایم کر بیٹہا امیر منصور نے چند بار فوج الپتگین کے مقابلہ پر بہیجی مگر کامیاب نہوا - اس امیر نے رکن الدولہ شاہ دیالمہ پر بہی لشکر بہیجا اور فتحیاب ہوکر ڈیڑہ لاکہہ دینار زر سرخ سالیانہ اس سے خراج لینا مقرر کیا اور عضد الدولہ دیلمی کی لڑکی اپنی نکاح مین لی آخر پندرہ سال بادشاہت کرکے سنہ ۳۶۵ھ مین مرگیا -

ابو القاسم نوح بن منصور بن نوح سامانی

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد امیر الپتگین حاکم غزنی مرگیا اور سبکتگین اوسکا وفادار غلام جانشین ہوا جرجان مین امیر دشمنگیر مرگیا اور شمس المعالی قابوس بن دشمگیر نے جرجان و طبرستان مین حکومت پائی سنہ ۳۶۶ھ مین رکن الدولہ دیلمی مرگیا عضد الدولہ اوسکا بیٹا عراقین کے تخت پر بیٹہا اور اوس نے چاہا کہ فخر الدولہ اپنے بہائی کو گرفتار کرے مگر وہ بہاگ کر قابوس کے پاس چلا آیا عضد الدولہ نے اپنے بہائی موید الدولہ کو بہت لشکر دیکر فخر الدولہ کے جنگ کے لئے بہیجا اور استرآباد کے پاس لڑائی ہوئی عند المقابلہ فخر الدولہ اور قابوس نے شکست پائی اور مدد امیر نوح سے طلب کی اس نے ابو الحسین تاش خراسان کے حاکم کو اونکی مدد کو بہیجا اسکے جانے سے موید الدولہ شہر مین محصور ہوا خراسانیون نے مدت مدید تک شہر کا محاصرہ رکہا جب محصور بہت تنگ ہوئے ماہ رمضان مین شہر سے باہر نکلے اور ایسی لڑے کہ خراسانی اپنا خزانہ و اسباب چہوڑ کر بہاگے اور نیشاپور مین آکر دم لیا امیر نوح نے دوبارا اس مہم پر ابو الحسین سپہ سالار کو مامور کیا مگر وہ روانگی سے پہلے ہی سیجور کی غلاموں کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور یہہ مہم توقف مین ہی کچہہ مدت کے بعد

عضد الدولہ و مؤید الدولہ شاہان دیالمہ مر گئے اور فخر الدولہ جانشین ہوا اُسوقت ابو الحسین
تاش فیلم امیر نوح سے ناخوش ہوکر بامداد فخر الدولہ کے خراسان پر چڑھ گیا اگرچہ پہلے فتحیاب ہوا مگر
پھر پیچھے بُری حال سے بھاگا گیا اور خستہ حال ہوکر جرجان میں فخر الدولہ کے پاس چلا گیا اور وہان ہی
مرا چند سال کے بعد جب ابو الحسین سیمجور خراسان کا حاکم مر گیا تو اُسکے بیٹے ابو علی نے امیر نوح سے
باغی ہوکر بغراخان بادشاہ ترک کو ماوراء النہر کی تسخیر کے لئے بلا بھیجا اور وہ بہت سا لشکر لیکر چڑھ
آیا امیر نوح نے اسکے مقابلہ پر پے در پے شکستیں کھائیں اور سلطنت سے ناامید ہوکر بخارا سے بھاگ
گیا اُسوقت فائق امیر الامراء نوح کا مخالف ہوکر دشمن سے مل گیا اور بغراخان بخارا میں آکر تخت
نشین ہوا اور فائق کو بلخ کی حکومت کے لئے مامور کیا امیر نوح نے جب سنا کہ فائق بخارا سے
چلا گیا اور بغراخان تنہا بخارا میں ہی ہے تو ہی جیحون سے اوتر کر بخارا کو روانہ ہوا اسکے آنے
کی خبر پاکر ہزاروں آدمی رعایا میں سے اسکی امداد کو آ پہونچے اور بغراخان کو تاب مقابلہ کی نہوئی
اور بخارا سے نکلکر اپنی ولایت کو چلا گیا بخارا کا تخت دوبارہ امیر نوح نے پایا یہہ بات سنکر
ابو علی اور فائق دونو گھبرائے اور باہم ملکر چاہا کہ امیر نوح کو پھر سلطنت سے بیدخل کریں اس لئے
اونہون نے خود بھی بہت فوج جمع کی اور فخر الدولہ اور شمس المعالی قابوس سے بھی مدد منگوائی
اور مستعد جنگ کے ہوئے امیر نوح نے امیر سبکتگین شاہ غزنین کو اپنی مدد پر بلایا اور فریقین میں
سخت محاربہ وقوع میں آیا آخر امیر محمود بن سبکتگین نے فتح پائی اور دونو گھبرا کر جرجان کو بھاگ
گئے امیر نوح نے نیشاپور میں امیر محمود بن سبکتگین کو غزنین کیطرف رخصت کر دیا امیر محمود کے
تنہا رہ جانے کے وقت ابو علی و فائق پھر نیشاپور پر حملہ آور ہوئے اور محمود کو شکست دیکر نیشاپور
پر قبضہ پایا یہہ خبر پاکر امیر سبکتگین دوبارہ نیشاپور میں آیا ابو علی و فائق شکست کھاکر بھاگ گئے مگر
امیر نے اونکا پیچھا نہ چھوڑا جب اونہون نے جانا کہ اب جان بچانا مشکل ہے تو مطیع ہوکر حاضر
ہوگئے امیر نوح نے فائق کو قید کر لیا ابو علی کا قصور معاف کیا اور حکم دیا کہ جرجانیہ میں سکونت
پذیر ہو وہ جب وہان پہونچا حسب الطلب امیر سبکتگین کے پھر بخارا میں بلایا گیا اور امیر سبکتگین

کے پاس بہیجا گیا اور وہان ہی مرگیا اور فائق قید سے بہاگ کر کاشغر کے حاکم کے پاس چلا گیا
اور اوسکی سفارش اور امیر سبکتگین کی منظوری سے پہر حکومت سمرقند کی اُسکے سپرد
ہوئی آخر امیر نوح ۳۸۷ھ مین مرگیا —

ابو الحارث منصور بن نوح بن منصور سامانی

اس بادشاہ کے عہد مین فائق مفسد جسکے سپرد سبکتگین کے تجویز سے سمرقند کی ایالت و نظامت
ہوئی تہی کل مختار سلطنت کا مقرر ہوا اُس نے بکتوزون اپنے بہائی کو خراسان کا حاکم بنایا چونکہ
خراسان اُس سے پہلے محمود بن سبکتگین کے حکومت مین تہا اس سبب سے محمود سخت ناراض ہوا مگر
بسبب اسکے کہ ناصر الدین سبکتگین مرگیا تہا اور اپنے بہائی اسمعیل کے ساتہہ اسکی دشمنی تہی چندے
خاموش رہا اور در باب بحالی حکومت اپنی کے امیر کی خدمت مین عرضیان بہیجین مگر کچہہ جواب
باصواب نہ پایا آخر وہ لشکر لیکر نیشاپور کو جہان بکتوزون تہا روانہ ہوا اُسکے پہونچنے سے اول بکتوزون
نیشاپور سے بہاگ گیا اور عرضی اس خبر کی امیر کی خدمت مین لکہہ بہیجی امیر بذات خود نیشاپور کو گیا
محمود نے اپنے ولی نعمت کے ساتہہ مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا اور شہر خالی چہوڑ گیا امیر شہر مین داخل
ہوا رعایا شہر کی جو بکتوزون کے ظلم سے سخت ناراض تہی امیر کی خدمت مین آکر داد خواہ ہوئی
امیر نے بکتوزون پر سخت عتاب کیا اسلئے فائق اور بکتوزون کا مزاج امیر کی طرف سے برگشتہ
ہوگیا اور امیر کو دعوت کے بہانے اپنے گہر بلا کر اندہا کر دیا اور عبد الملک امیر کے بہائی طفل خورد
سال کو مسند نشین کیا یہہ خبر پاکر محمود لشکر لیکر نیشاپور پر جا پہونچا فائق و بکتوزون مقابلہ مین آئے ہی
اور شکست کہا کر بخارا کو بہاگ گئے وہان جاکر فائق مرگیا اور سلطنت مین بکمال بے انتظامی
ہوگئی اسوقت ایلک خان والی کاشغر ماوراء النہر مین داخل ہوا اور مشہور کیا کہ بمراعات حق
ہمسایگی اس سلطنت کے انتظام کے لیئے آیا ہون مگر بخارا مین داخل ہوتے ہی بکتوزون
کو قید کر لیا امیر عبد الملک کو گرفتار کر کے اوز کند کو روانہ کیا ۳۸۹ھ مین دولت سامانیہ کی ختم
ہوگئی اگرچہ اس سے بعد ابو ابراہیم منتصر اسمعیل بن نوح سامانی نے سلطنت کے حصول کے لئے

بہت کوشش کی مگر کچھہ فائدہ نہوا۔

گیارہواں چمن — ملوک خاندان غزنویہ کے بیان میں

اس خاندان کی بنیاد امیر الپتگین سے قایم ہوئی جو امیر نوح سامانی کے وقت خراسان کا حاکم تہا اور امیر منصور کے وقت خراسان سے غزنی میں آیا اور علیحدہ ریاست قایم کی جب وہ مرگیا تو کوئی ارث نرہا اراکین نے مشورت کرکر امیر ناصر الدین سبکتگین الپتگین کے ترکی غلام کو تخت نشین کیا اسکے وقت غزنی کی سلطنت نے ترقی پائی پے درپے فتوحات نصیب ہوئیں پہلے اسنے بُست کا علاقہ فتح کیا پہر قصدار کا ملک لیا اور ہند کیطرف بارادہ غزا قدم بڑہایا اسطرف سے جیپال لاہور کا راجہ بمقابلہ پر آیا اور لڑائی میں شکست کہائی ناصر الدین نے فتحیاب ہوکر اسکو پہر تاج بخشی کی اور مقرر ہوا کہ جیپال ایک کروڑ دینار زر سرخ اور پنجاہ زنجیر فیل خراج دے اور فغانی کوہستانی ملک سے دست بردار ہو جیپال یہہ خراج بادشاہ کو دینا کے قید سے رہا ہوا اور سلطانی معتمد اوس نقد کے ادا کرنے کے لئے اپنے ساتہہ لاہو لے آیا مگر لاہور پہونچکر نیت اُسکی بدل گئی اور سلطانی معتمدوں کو قید کرکر لکہہ بہیجا کہ اگر بادشاہ میرے امیر جو بطور یرغمال چہوڑ آیا ہوں بہیجدے تو شاہی معتمدوں کی رہائی ہو سکتی ہے یہہ خبر پاکر سبکتگین غضب میں آیا اور برق کی طرح داخل علاقہ جیپال کے ہوکر اول لمغان کو لوٹا پہر آگے بڑہ کر دریاے سندہ تک اوسکی تمام رعایا کو برباد کیا خاک میں ملا دیا جیپال نے کل ہند کے راجوں سے مدد منگوائی اور بڑی جمعیت کے ساتہہ میدان میں پہونچا مگر جنگ کے وقت شکست کہائی لاکہوں روپیہ کے لوٹ مسلمانوں کے ہاتہہ آئی اس مہم سے فارغ ہوکر سلطان امیر نوح سامانی کی مدد کے لئے خراسان کو گیا اور اُس سلطنت کے دشمنوں کو سخت سزا دی آخر ۳۸۶ ہجری میں مرگیا۔

امیر اسمٰعیل بن سبکتگین

باپ کے مرنے کے وقت اوسکی یہہ خدمت میں تہا جب وہ مرگیا یہہ تخت نشین ہوا محمود

سبکتگین کے بڑے بیٹے نے جو خراسان کا حاکم تہا اسکے نام خط لکہا کہ تیری چہوٹی عمر ہے سلطنت کے کام کو انجام دینا تیرا کام نہین ہے غزنین کا تخت میرے حوالے کر دے خراسان کی حکومت لے لی باپ کا خزانہ و مال و اسباب جسقدر ہو نصف نصف باہم تقسیم کر لی اور جنگ سے درگذر اسمٰعیل نے اس خط پر کچہہ لحاظ نہ کیا اس لئے محمود فوج لیکر غزنین پر چڑہ آیا اور فتح پاکر تخت نشین ہوا بہائی کو بعزت و آبرو بلخ کو روانہ کیا ❖

سلطان محمود بن سبکتگین غازی غزنوی

محمود کی تخت نشینی کے بعد جب غزنی کی سلطنت کو کمال رونق ہوئی تو خلیفہ القادر باللہ نے خلعت سلطانی کا اسکو بہیجا اور سیف الدین یمین الدولہ کا خطاب بخشا یہہ بادشاہ مسلمان بادشاہون مین بڑا شجاع و دلیر و صاحب ہمت غازی مشہور ہے اسکے وقت غزنویہ سلطنت وسیع ہوئی یہ دھرمی نہین جو یہہ بادشاہ دشمنون پر کرتا رہا سب مین فتحیاب رہا۔ **اوّل** یہہ سیستان پر قابض ہوا اور وہان کی بادشاہت کو مغلوب کیا۔ **دوسرے** راجہ بہٹیہ نے جسکا قلعہ بکانیر کے شمال اور ملتان کے جنوب کی طرف تہا بغاوت کی اسنے بذات خود اسپر چڑہائی کی اور قلعہ فتح کیا راجہ اپنے آپ خنجر کہا کر مر گیا۔ **تیسری لڑائی** اسکی راجہ جیپال والی لاہور کے ساتہہ بمقام پشاور ہوئی اور راجہ شکست پاکر مقید ہوا۔ **چوتہی** پشاور کی فتح کے بعد سلطان نے ہند کو قدم بڑہایا اور قلعہ بہٹنڈہ جاکر فتح کیا مال و دولت بہت سا لیا اس فتح کے بعد سلطان غزنی مین آیا اور راجہ جیپال کو بہت سا نذرانہ لیکر قید سے چہوڑا اور دوبارا تاج بخشی کی مگر راجہ جب لاہور پہونچا غیرت کے مارے آگ مین جلکر مر گیا اور انند پال اوسکا بیٹا جانشین ہوا۔ **پنجم** بڑی بہاری لڑائی محمود کی ایلک خان والی ماوراء النہر کے ساتہہ ہوئی مجمل حال اسکا یہہ ہے کہ پہلے ان دونو بادشاہون مین کمال اتحاد تہا اور لڑکی ایلک خان کی محمود کے نکاح اور ازدواج مین آ چکی تہی مگر چند نون مین کہ محمود ہندوستان کو گیا ایلک خان نے میدان خالی پاکر خراسان پر قبضہ کر لیا محمود یہہ خبر سنکر فوراً غزنین مین آیا اور لشکر جمع کر کر خراسان

مین جا پہونچا ایلک خان کے سپاہ لا روں اور فوج کو مار کر خراسان سے نکالدیا دشمن کا سات سو امیر قید مین لیا پھر ایلک خان مدد ات خود لشکر لیکر یا ورا لنہر سے آیا اور لڑائی مین شکست پاکر بھاگا محمود نے اسکو اپنا تابعدار بنایا خراج سالیانہ اسپر مقرر فرمایا — چھٹے حملہ محمود کا ملتان پر ہوا اور وہان جاکر اس نے ابو الفتح ملتان کے حاکم کو سیدھا کیا گذشتہ سالون کا خراج اس سے لیا —

ساتوین اسی سفر مین مقابلہ محمود کا راجہ انگپال بن جے پال والی لاہور کے ساتھ ہوا اور وہ شکست کھاکر کشمیر کو بھاگ گیا — آٹھوین ۳۹۹ سنہ ہجری مین سلطان نے ہندوستان کو کوچ کیا انگپال راجہ لاہور بہ ممانعت پیش آیا اور راجہ اجین و کالنجر و دہلی و اجمیر و قنوج وغیرہ سے مدد طلب کی اور سب نے بلا تامل اپنی فوجین و خزانے انگپال کی مدد کو بھیجدیے فوج کثیر دیکھکر محمود گھبرا گیا اور چالیس روز تک برابر دونو لشکر ایک دوسرے کے روبرو پڑے رہے اسی عرصہ مین قوم کھکڑ و پہاڑی دہقان ہند بھی انگپال کی مدد کو آ پہونچی اور جمعیت ہندون کی چار لاکھ کے قریب ہوگئی کئی ہزار ہاتھی اور کئی ہزار منجنیق ان سے علاوہ تھی محمود کے ہمراہ صرف بارہ ہزار سوار جرار جانفشان تھے محمود نے اپنی فوج کے گرد خندق کھودا کر پانی چھوڑدیا اسلیے کہ دشمنون کا حملہ اسپر صرف ایکطرف سے ہو چالیس دن کے بعد جب محمود نے دیکھا کہ دشمن ابتدا لڑائی کی نہین کرتے اور توقف مین جمعیت انکی زیادہ ہوتی جاتی ہے تو اسنے چار ہزار سوار کو ہندون پر حملہ کرنیکا حکم دیا وہ جب حملہ آور ہوئے تو قوم کھکڑ و کوہستانی کفار ایسی تیزی کے ساتھ انکے مقابل ہوئی کہ محمود کے سوارون مین سے نصف سے زیادہ کام آگئے محمود نے اور سوار ان کی مدد کو بھیجے انپر اسقدر ہند جمع ہوگئے کہ وہ ہندون کی کثرت مین دکھائی نہین دیتے تھے یہہ حال دیکھکر محمود فتحیابی کیطرف سے نا امید ہوگیا مگر اپنے کل لشکر کو آگے بڑہنے کا حکم دیا جب لڑائی خوب گرم ہوئی نیکایک ایک تیر بحکم تقدیر انگپال کے ہاتھی کی پیشانی مین ایسا لگا کہ مغز تک پہونچ گیا ہاتھی میدان سے اولٹا بھاگا کسیطرح روکنے سے نرکا ہندو فوج اسکو بھاگتے ہوئے دیکھا اسکے سب بھاگ نکلے محمود نے انکا تعاقب کیا

اور ہزاروں کو مارا تمام سامان و خزانہ ہندؤن کا لے لیا اس فتح کے بعد محمود قلعہ بہیم نگر کوٹ
یعنے کانگڑہ کو گیا پہلے قلعہ کانگڑہ کا فتح کیا پہر جوالا دیوی کے مندر مین پہونچا پوجاریون نے فی الفور
مندر کے دروازے کہول دیئے محمود نے اُس مین داخل ہو کر وہان کا بڑا خزانہ اپنے قبضہ مین کر لیا سات
لاکہہ دینار طلائی سات سومن سونے اور چاندی کی اینٹین دوسومن سونا خالص دوہزار من چاندی
بیس من جواہرات موتی کا ہیرا لعل موتی نیلم سبزہ زمرد بہیم سین کے وقت کا اُس مین تہا یہہ مال
لیکر محمود غزنین چلا گیا — **نوین** سنہ ہجری مین محمود پہر ہند کو آیا اور ملتان پہونچکر ابو الفتح
والی ملتان کو قید کر کے اپنے ساتھہ لے گیا — **دسوین** سنہ مین محمود نے کوہ غور پر چڑہائی
کی اور فتح پاکر محمد سوری اور حسن اُسکے بیٹے کو قید کر لایا — **گیارہوین** مہم فتح غرجستان ہے
اُس مین محمود قوم شار پر فتحیاب ہوا اور ابو النصر قوم شار کا بادشاہ پکڑا آیا **بارہوین**
سنہ مین پہر محمود ہند کو آیا اور شہر تہانیسر کو لوٹ کر جلا دیا ہزارون بتخانہ جو وہان موجود
تہے گرا دیئے بیشمار ہندو مرد و عورتین قید کر کر غزنی کو لیگیا **تیرہوین** مہم فتح خوارزم
ہے اسکی تفصیل یہہ ہے کہ پہلے ابو علی بن مامون حاکم خوارزم کا محمود کا بہنوئی تہا جب وہ مر گیا اسکا
بہائی مامون بن مامون حاکم ہوا سلطان نے اسکو لکہا کہ تم خوارزم مین خطبہ میرے نام کا پڑہا کرو مامون نے
منظور کر لیا مگر اُسکے دربار کے امیر اُسکے برخلاف ہو گئے اور پوشیدہ اُسکو مار دیا یہہ خبر پاکر محمود بڑے
فوج لیکر خوارزم گیا اور بنا لتگین سپہ سالار خوارزم کو جو بانی فساد تہا شکست دیکر محبوس و مقتول کیا
چودہوین حملہ قنوج ہے اس سفر مین محمود سنہ کی آغاز مین ایک لاکہہ بیس ہزار سوار جرار ساتہہ
لیکر پہلے پشاور مین آیا پہر پہاڑ کے رستے کشمیر پہونچا راجہ کشمیر نے اطاعت منظور کی اور راہ سلطان
کے ساتہہ کر دیے سلطان بڑے بڑے مشکل گذار پہاڑون سے گزر کر ایک بلند پہاڑ پر پہونچا
وہان بڑی آبادی اور مستحکم قلعہ بنا ہوا تہا راجہ وہان کا سلطان کی مدد کے موجب سلطان بہاد وہان
سے گزر کر سلطان قلعہ بلند کر یا سنتو کہہ پر پہونچا راجہ وہان کا ہندو کلچند نام تہا وہ مقابلہ پیش
آیا اور سخت لڑائی ہوئی پچاس ہزار ہندو مارا گیا اور راجہ نے خودکشی کی مسلمانون نے شہر مین

داخل ہوکر شہر لوٹ لیا بڑی بڑی عالیشان عمارتین گرادین اوس شہر مین ایک بڑا بت خانہ تہا دو بت
اوس مین سونے کے تہے ایک بت کی دونو آنکہون مین دو یاقوت گران قیمت قیمتی پنجاہ ہزار
دینار زر سرخ کے تہے دوسرے بت کی ایک آنکہہ مین یاقوت ازرق چار سو مثقال کے وزن کا تہا اور
سونا دونو بتون کا آٹہہ ہزار آٹہہ سو مثقال چار سو بت اوس مین چاندی کے بنے ہوئے تہے سلطان
نے وہ تمام دولت لشکر پر تقسیم کردی اور مکانات کو آگ لگا دی آخر یہہ بہاری سفر بکمال تکلیف طی کرکر
شعبان کی تیسری سہ شنبہ سلطان قنوج مین یکایک جا پہونچا جاتے ہی شہر کو گہیر لیا اور دریاے گنگ
کے کنارے سات قلعہ سنگین بنے ہوئے تہے سلطان نے ایک ہی روز مین وہ ساتون فتح
کئے شہر مفتوح کرکر لوٹ لیا راجہ نے بحالت ناچاری اطاعت منظور کی اور جان و مال سے امان پائی
تین روز کے بعد اسکا شہر و خزانہ اسکو دیدیا وہان سے سلطان قلعہ چندپال کیطرف گیا اور
اسکو فتح کیا وہان سے لوٹ کر سلطان متہرا مین آیا شہر کو غارت کرکر ہزارون بت خانے جو وہان بنے
ہوئے تہے برباد کئے اور بڑی دولت لیکر غزنین پہونچا اور ایک عالیشان مسجد غزنین مین
بنوائی ـ **پندرہوان** حملہ سلطان کا ہند پر سنہ ۱۳ مین راجہ انند کالنجر کے حاکم کی سرکوبی
کے لئے ہوا کیونکہ اس راجہ نے باتفاق اور راجون کے راجہ قنوج پر بعلت اطاعت سلطان کے
یورش کی تہی اس نے سلطان کو اپنی مدد پر بلایا تہا سلطان اسکی تحریر پہونچتے ہی فوراً چڑہ آیا
مگر اسکے پہونچنے سے اول ہی راجہ قنوج کا قتل ہوچکا تہا سلطان نے راجہ کالنجر کے شہر کو گہیر
لیا اور اسکے ملک مین بڑی بڑی خرابیان کین تمام علاقہ برباد کردیا مگر اس مہم کو بسبب کسی امر
ضروری کے ناتمام چہوڑ کر چلا آیا ـ **سولہوان** حملہ سلطان کا راجہ جیپال ثانی بن انندپال بن جیپال کے لاہور پر ہوا اس
جرم مین کہ اس نے مہم قنوج مین راجہ کالنجر کی مدد کی تہی اور سلطان کیطرف سے باغی ہوگیا تہا
سلطان نے لاہور پہونچکر شہر کو مفتوح کیا رعایا کو لوٹ لیا عمارتین مسمار کردین راجہ خوف کے مارے
کالنجر کو بہاگ گیا اس روز سے کل علاقہ پنجاب کا تہا غیر تک غزنین کی قلمرو کے ساتہہ شمار ہوا اور
چہاونی مسلمانی فوج کی لاہور مین مع ناظم و سپہ سالار قایم ہوئی **سترہوان** حملہ سلطان کا

سومنات پر ہوا یہہ ایک بڑا مندر ہندون کا حد جزیرہ نما گجرات مین ایکٹیلہ پر واقع تہا ہر چاندرات
ہندو وہان ایک لاکہہ سے زیادہ جمع ہوتے بر دین روز پچاس لاکہہ تک اجتماع ہوتا خزانہ نقد
سونا چاندی جواہرات وہان اسقدر تہا کہ کسی بادشاہ کے خزانہ مین نہوگا ہزار برہمن وہان پوجاری و
خدمتگزار تہے دو ہزار گانو اسکے مصارف کے لئے راجون کیطرف سے وقف تہے بڑے بتکے سر پر دوسو
من وزنی سونے کے زنجیر لٹکتے تہے جسکے ساتہہ ایکسو من کا گہنٹہ تہا تین سو حجام تین سو قوال پانسو خوب
صورت عورت ناچنے اور گانے والی وظیفہ دار حاضر رہتے مندر کا مکان بڑا سنگین لاکہون روپیہ کے
تیاری کا تہا کروڑون روپیہ کا جواہرات بتخانہ کی دیوارون مین نصب تہا محمود ملتان کے رستے سومنات
کو گیا رستے مین بڑے بڑے شہر فتح کئے صد ہا بتخانے گرائے جب وہان پہونچا بڑی فوج
مندر کی دیوارون پر محافظ دیکہی انکو محمود کی فوج نے تیر برسا کر مار دیا اور سیڑیان لگاکر
دیوارون پر چڑہ گئے مگر مندر کے اندر کی فوج کمال جانفشانی کے ساتہہ لڑتی تہی مسلمانون کو
دیوارون سے اوترکر مندر مین جانے نہین دیتے تہے تین روز یہی حال رہا اتنے مین باہر
بہی ہزارون ہندو اس مندر کی حامی آپہونچے اور بڑا اجتماع ہوکر لڑائی شروع ہوئی قریب تہا کہ
مسلمان بہاگ نکلین یہہ حال دیکہہ کر محمود نے اپنے لشکر کو مذہبی باتین کہہ کر لڑنے پر مستعد
کیا اور وہ ایسی لڑے کہ ہندو بہاگ گئے محمود نے مندر مین داخل ہوکر قتل عام شروع کی تمام بت
توڑے جب بڑے بتکے توڑنے کی نوبت آئی ہندون نے بڑی زاری کی اور کہا کہ سلطان
اس بتکے ہم وزن ہم سے جواہرات لی لیجئے مگر اسکو بدستور رہنے دیجئے سلطان نے نمانا اور اپنے ہاتہہ
سے گرز مار کر اسکو توڑا اسکے پیٹ سے اسقدر جواہرات نکلی کہ اسکے وزن سے کئی حصے زیادہ تہی یہ بڑا
بت سفید پتہر کا بنا ہوا تہا پانچ گز لمبا تین گز زمین کے اوپر اور دو گز زمین کے اندر اسکے ٹکڑے
غزنین مین بہیجے گئے اور حکم ہوا کہ جامع مسجد کی سیڑیون کے آگے ڈالدیے جائین بیس لاکہہ درہم
طلا اور بیشمار سونا غیر مسکوک اور چپہ ستون بتخانہ کے طلائی مرصع بالماس و یاقوت و غیرہ
انگنت دولت محمود کے ہاتہہ آئی پنجاہ ہزار سے زیادہ ہندو مقتول ہوے اس فتح کے بعد

سلطان فتح یمن کو سالم و غانم لوٹ آیا اٹھارہوین مہم سلطان کی سمت ملک رے پہونچی وہان جاکر اسنے تمام ملک پر قبضہ کیا مجد الدولہ بن فخر الدولہ دیلمی کو قید کرکے غزنین کو بھیجا وہان سے جب غزنین مین آیا دو سال تک مرض سوء القنیہ کی بیماری سے بیمار رہکر سنہ ۴۲۱ھ مین مرگیا اسکی تاریخ وفات منجملہ چند کتاب گلزار تاریخ یہ ہے

قطعہ تاریخ

[illegible]	محمود شہ مبارک آئین
تاریخ وصال اوست بود	فرمود خرد امیر حق بین ۴۲۱ھ

ایضاً قطعہ تاریخ

رفت چون از جہان بخلد برین	شاہ ذی جاہ غازی مسعود
سال تاریخ رحلتش سرور	گفت سلطان فی من حق محمود

سلطان محمد بن محمود غزنوی

محمود کے مرنے کے بعد اسکی وصیت کے موجب محمد تخت نشین ہوا اسوقت مسعود بڑا بھائی اسکا عراق عجم کا حاکم تھا باپ کے مرنے کی خبر سنکر پہلے اصفہان پر قبضہ کیا پھر خراسان مین آیا اور محمد کے نام اس مضمون سے خط لکھا کہ بلاد جبال طبرستان وغیرہ جسقدر صوبے مینے اپنی تلوار سے مفتوح کئے ہین وہ مجھکو دیدو اور خطبہ مین میرا نام اپنے نام سے مقدم لکھو سوائے ان دو خواہشون کے اور کوئی بھی خواہش مجھکو نہین ہے محمد نے اس خط کا جواب ندیا اور چچا یعنی یوسف بن سبکتگین کو فوج دیکر مسعود کے مقابلے پر مامور کیا خود بھی اسکے پیچھے غزنین سے باہر نکلا مگر باہر نکلتے ہی تمام امراؤ اور فوج کا افسر اس سے پھر گئے علی خویشاوند و یوسف بن سبکتگین و امیر حسنک میکائیل وزیر نے اسکو قید کرلیا اور مسعود کے استقبال کو گئے نیشاپور مین پہونچے ہی مسعود نے انکو قید کرلیا امیر حسنک میکائیل کی نسبت حکم دیا کہ اسکو اولٹا ٹانگ دو تاکہ مرجانے مت اوتارو علی خویشاوند قتل ہوا یوسف کو قید مین پڑا رہا اور خود مسعود نے غزنی پہونچکر محمد کو اندھا کردیا اور باپ کے تخت پر تخت نشین ہوا ؛

سلطان مسعود بن محمود غزنوی

اس بادشاہ نے جب تخت پایا احمد بن حسن میمندی کو دوبارہ وزیر بنایا ناظم خوارزم کو ماوراءالنہر کے
فساد کے رفع کرنے کے لئے مامور کیا ناظم خوارزم نے پہلے بخارا مین جاکر شہر مفتوح کیا پھر سمرقند
گیا وہان علی تگین والی ماوراءالنہر سے مقابلہ پیش آیا اور التونتاش والی خوارزم مارا گیا اور دونو
لشکرون مین صلح ہوگئی ۴۲۳ھ مین رے کے لوگون مین بغاوت ہوئی مسعود اسکے دفع کو خود سر
ہوا احمد بن حسن وزیر مرگیا ابوالنصر احمد بن محمد وزیر بنا فتح جابجا ہوئی ۴۲۶ھ مین سلطان نے طبرستان
وجرجان پر چڑھائی کی اور مفسدون کو سزا دی اسی سال مین سلجوقی قوم نے خراسان مین بہت بکھیڑا کیا
مگر مسعود نے اونکا کچھہ خیال نہ کیا اور ہندوستان کیطرف چلا آیا اسکے پیچھے سلجوقیون نے بہت قوت
حاصل کرلی علاءالدین ابن کاکویہ نے رے مین خروج کیا ابوکالنجار مفسد نے طبرستان لے لیا مسعود
نے ہند مین آکر ہانسی کے قلعہ کو محاصرہ کیا فتح کرکے بہت سا مال لیا مندر گرائے بت توڑے اوسی
وقت مجدود اپنے بیٹے کو پنجاب وملتان وہانسی کا حاکم بنایا غزنی مین جاکر سناکہ طغرل بیگ و
چغر بیگ سلجوقی نے خراسان کی بہت سے علاقے دبا لئے ہین یہہ خبر پاکر وہ بلخ تک گیا اور حکم دیا
کہ سردی کے موسم کے بعد سلجوقیون پر مہم ہوگی اب یہہ مہم ملتوی ہے یہہ کہکر واپس آیا پھر خبر
آئی کہ داود سلجوقی سرخس سے آکر بلخ پر حملہ کرنا چاہتا ہے ناچار مسعود پھر بلخ کو گیا اور چند معرکون
مین دشمنون کے ساتھہ لڑا مگر ایسا بیدل ہوا کہ مہم کو ناتمام چھوڑکر واپس آیا اپنے بیٹے مودود کو
بلخ کی حکومت دی غزنین مین پہونچکر اس نے بہت سے امرا کیطرف سے بدظن ہوکر انکو قید کیا بہت سے
قتل کئے ابونصر وزیر کو مودود کے پاس بلخ کو بھیجدیا اور خود تمام دولت ومال اہل وحشم سلطان محمود
کا اونٹون پر لادکر ہندوستان کو روانہ ہوا اسکی ان حرکات سے لوگ حیران تھے کہ آیا یہہ کیا کرتا ہے
ہندکی روانگی کے وقت اس نے اپنے بھائی محمد نابینا کو معہ اسکے تین بیٹون احمد عبدالرحمن
وعبدالرحیم کے اپنے ساتھہ لے لیا جب دریائے سندھ اترا تو سپاہی اور خاص غلام اس سے برگشتہ ہوگئے
اور انہون نے خزانہ لوٹ لیا محمد نابینا کو قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اور مسعود کو قلعہ کری مین بھیجا

قید کر دیا محمد نے اپنے بیٹے احمد کو سلطنت عطا کی اُسکے حکم سے یوسف بن سبکتگین اور علی خویشاوند کے بیٹون نے قلعہ مین جا کر سلطان کو شہید کر دیا نو برس گیارہ ماہ اس نے سلطنت کی ۴۳۲ھ سنہ مین مقتول ہوا اسکی قتل کے بعد پشاور کا علاقہ محمد کی فوج نے لوٹ لیا اُس سے اور اُسکے بیٹے سے کوئی نہین ڈرتا تہا یہ خبر جب مودود مسعود کے بیٹے نے بلخ مین پائی فوراً غزنی آیا اودہر محمد بکہوال اور احمد مفسد فوج کو ساتہہ لیکر غزنین پہونچی باہم سخت لڑائی ہوئی آخر مودود نے فتح پائی محمد اپنے دو بیٹون احمد و عبدالرحمان کے ساتہہ قتل ہوا علی خویشاوند اور یوسف کے بیٹے اور توشتگین بہی مقتول ہوئی عبدالرحیم تیسرا بیٹا محمد کا جو اس فساد مین نہ تہا قتل سے محفوظ رہا۔

مودود بن مسعود بن محمود غزنوی

مودود نے جب سلطنت پائی اسکا بہائی مجدود اسکے برخلاف ہند و پنجاب مین الگ اپنی سلطنت قایم کر بیٹہا اِس لئے مودود نے اپنی فوج لاہور کو روانہ کی اور خود بہی گیا مگر قبل مقابلہ کے عید کے روز مجدود بمرگ مفاجات مرگیا اور ہند کے صوبون پر بہی مودود کا تسلط ہو گیا غزنی مین واپس آکر اسنے ماوراء النہر کے حاکم اپنا مطیع کیا اور ایک لشکر جرار سلجوقیون کے جنگ کے لئے خراسان کو مامور کیا اودہر سے الپ ارسلان جغر بیگ کا بیٹا مقابلہ پیش آیا اور باہم لڑائی ہو کر غزنوی فوج کو شکست ہوئی اسلئے سلجوقی قندہار تک ملک کو غارت کرتے ہوئے چلے آئے مودود نے دوبارہ فوج جمع کر کر سلجوقیون کی سرکوبی کو مامور کی جسمین غزنویون نے فتح پائی ان خانگی فساد اور جہگڑون کے سبب سے مودود ہندوستان کے انتظام کیطرف سے بالکل بے خبر ہو گیا ہندؤن کے دل مین پہر اولوالعزمی پیدا ہوئی دہلی کے راجہ نے پہر تہانیسر و ہانسی و کانگڑہ وغیرہ فتح کر لئے مندرون مین نئی مورتین رکہوا دین پوجا پہر جاری ہوئی راجون نے اسقدر نذرین چڑہائین کہ دوبارا مندرون مین بڑے بڑے خزانے جمع ہو گئے راجہ جے پال کی اولاد نے پہر راجہ کالنجر و دہلی سے مدد لیکر لاہور پر حملہ کیا مودود کا ناظم بہاگ گیا مگر لاہور کی رعایا قایم رہی اور بڑی جوانمردی سے ہندؤن کا مقابلہ کر کر

انکو شکست دی جب تک کہ مودود کی فوج غزنی سے نہ آگئی بخوبی قایم رہی آخر یہہ بادشاہ باہ رجب سنہ ۴۴۱ہہ مین عوالنج کی مرض سے مرگیا۔

عبد الرشید بن مسعود بن محمود غزنوی

مودود کے مرنے کے بعد پہلے علی بن مودود تخت نشین ہوا پھر وزیر کی سعی سے عبد الرشید بادشاہ ہوا اور علی معزول ہوا عبد الرشید نے طغرل حاجب کو جسکے بہن مسعود کے نکاح مین تہی سیستان کا حاکم بنایا اسنے وہان پہونچکر بڑا رتبہ بہم پہونچایا اور چاہا کہ بادشاہ بنجاوے اس ارادہ پر فوج لیکر غزنی مین آیا اور عبد الرشید کو قتل کرکر خود تخت نشین ہوا اسنے سوائے عبد الرشید کے اور بہی جسقدر شہزادے غزنی مین تہے پکڑکر مار دیئے یہہ حرکت اسکی ارا کین دربار کو پسند نہ آئی اور چالیس روز کے بعد اسکو پکڑ کر مار دیا۔

فرخ زاد بن مسعود بن محمود بن سبکتگین

طغرل بدکرام کی قتل کے بعد امیروں نے فرخ زاد کو قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اسکی وقت سلجوقی بڑی فوج لیکر غزنی پر چڑہ آئے اور عند المقابلہ شکست کہائی سلاسل سلجوقیون کا اور چند امرائوں کے ساتہہ فرخ زاد کی قید مین آیا اسلئے الپ ارسلان نے دوبارہ فوج جمع کی اور دوسری لڑائی بڑی دلجمعی کے ساتہہ لڑا اس مین غزنوی فوج بہاگ نکلے اور اس لشکر کے چند امیر سلجوقیون کی گرفتاری مین آئے آخر فریقین نے ایک دوسری کی قیدی چہوڑ دیئے اور مقدمہ فیصل ہوا فرخ زاد نے چہہ برس سلطنت کے آخر قولنج کی بیماری سے مرگیا۔

ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی

یہہ بادشاہ غزنوی خاندان مین بڑا عادل وسخی و رحم دل و بامروت مشہور ہے اسنے سلجوقیون کے ساتہہ صلح کرلی اور خود لشکر لیکر ہندوستان کو گیا اور اتنی دور تک پہونچا کہ اسکے بزرگون مین سے کوئی نہین گیا تہا اسنے وہ ملک مفتوحہ جو ہندوؤن نے دوبارا لیا تہا پہر اپنے قبضہ مین کیا قلعہ اجودہن فتح کرکر بڑا مال لیا سندہ مین اسکو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئین مراجعت کے وقت

بڑی دولت اور ایک لاکھہ ہند و قیدی اپنے ساتھہ یہہ غزنی مین لے گیا تینتیس سال اور بعض کے نزدیک
چالیس سال اسنے بہ کمال آرام سلطنت کے ۴۹۱ھ مین مر گیا یہہ بادشاہ قران جہت خوشخط لکھا کرتا
اور ختم کر کر مکہ و مدینہ و معابد و مقابر پر بھیجدیتا تھا ۔

مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی

یہہ بادشاہ نہایت نیک سیرت تھا سولہ برس اسنے بہ کمال امن و آرام سلطنت کے ۵۰۸ھ مین مر گیا ۔

ارسلان شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود

اس بادشاہ نے تخت نشین ہو کر چاہا کہ بہرام اپنے بھائی کو قید کرے وہ بھاگ کر سلطان سنجر سلجوقی
کے پاس چلا گیا اور بڑی فوج لیکر غزنی پر چڑھ آیا اور فتح پائی ارسلان شاہ بھاگ گیا غزنین
کے خزانہ سے سلطان سنجر نے بہت سا مال لیا ان مین سے پانچ مرصع تاج دو دو کروڑ دینار کے
قیمت کے تھے اور سترہ تخت طلائی و نقرئی تھے اور مرصع زین و ملبوسات وغیرہ کا کچھہ حد و حساب
نہ تھا چالیس روز سلطان سنجر غزنی مین رہا پھر بہرام کو تخت نشین کر کر چلا گیا اسکے جاتے ہی
ارسلان شاہ پھر آ موجود ہوا اور بہرام بھاگ کر پھر سلطان سنجر کے پاس پہونچا اور اسکو ساتھہ لیکر
دوبارہ غزنین پر یورش کی ارسلان شاہ بھاگ گیا مگر بہت سی تلاش کے بعد گرفتار ہو کر
بہرام کے ہاتھہ سے مقتول ہوا ۔

بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود

یہہ بادشاہ نہایت عقیل و دانا قدردان اہل علم و ہنر تھا شعرا و فضلا نے بہت سی کتابین اسکے
نام پر تصنیف کین چنانچہ کلیلہ و دمنہ و مخزن الاسرار نظامی گنجوی اسکے نام پر ہین یہہ بادشاہ
دو دفعہ لاہور و ملتان کو محمد بہلیم ناظم پنجاب کے سرکوبی کو جو باغی ہو گیا تھا آگیا اور اسکو سزا دی
قطب الدین محمد غوری جو اسکے داماد تھا کو کسی باعث سے اسنے قتل کر ڈالا اسکے بھائی سیف الدین
نے اپنے بھائی کے خون کے عوض لینے کے واسطے غزنی پر فوج کشی کی بہرام شاہ شکست کھا کر
بھاگ گیا اور سیف الدین غزنی مین تخت نشین ہوا چند ماہ کے بعد بہرام پھر فوج جمع کر کر غزنی

آیا شہر والون نے سیف الدین کو گرفتار کرا دیا بہرام نے اسکو بہت سی بےعزتی اور تشہیر کے بعد قتل کیا جب علاؤالدین غوری نے یہہ حال سنا بڑا لشکر لیکر آیا اور بہرام شکست پاکر لاہور کو بہاگ گیا اور اسی آفت و مصیبت زدگی کی حالت مین ۵۴۷ھ مین مر گیا اوسکی مغلوبیت کے وقت علاؤالدین نے غزنین مین آکر شہر والون کو لوٹ لیا کل مکانات گرا دیے بڑی بڑی عمارتون کو آگ لگا دی و شہر کے تمام علما و سادات و شرفا و مشائخ و امرا کو وہ پکڑ کر کوہ فیروز علاقہ غور مین لے گیا اور قتل کیا گورستان شاہان غزنی کا پنجہ سے اوکہڑا کر مردون کی ہڈیان جلا دین سوائے قبر محمود کے کوئی قبر سلامت نہ رہی ۔

خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم

علاؤالدین غوری کی قتل و تاراج کے بعد پنجاب سے یہہ غزنی مین گیا اور تخت نشین ہوا مگر بخوف غوریون کے وہان نہ رہ سکا اور لاہور کو چلا آیا سات برس تک وہ لاہور مین حکومت کرتا رہا اسوقت حکومت اسکی صرف پنجاب و ملتان کے علاقہ پر تہی ۵۵۵ھ مین مر گیا ۔

خسرو ملک بن خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود

یہہ بادشاہ آخری حاکم خاندان سلاطین غزنی کا ہے جو امردی مین طاق ہمت مین شہرہ آفاق تہا اسنے بکمال مردانگی تمام پنجاب کے میدانی و کوہستانی ملک مین انتظام بخوبی کیا ہندوستان مین بہی ہانسی حصار وغیرہ جہان جہان تک اسکی بزرگون نے فتوحات کین تہین یہہ دوبارہ قابض ہوگیا اور ارادہ فتح دہلی کا تہا مگر شہاب الدین غوری نے اسکو آرام سے بیٹہنے نہ دیا اور پے در پے حملے کر کر اسکو براہ مکر و فریب قید کر لیا اسکے قید مین آنے کے بعد پہر کوئی بادشاہ اس خاندان کا پیدا نہوا اور سلاطین غوریہ کی سلطنت ختم ہوگئی ایکسو نوے سال سلطان محمود کے تخت نشینی سے اخیر تک میعاد حکومت ان بادشاہونکی شمار مین آتی ہے ۔

بارہوان چمن سلطنت آل بویہ کے ذکر مین جو شاہان دیالمہ بہی کہلاتے تہے

شجرہ انکا خاندان کے بادشاہون کا یزدجرد بن شہریار سے جو آخری بادشاہ عجم کا ہے ملتا ہے جب مسلمانون نے ایران فتح کیا تو یہ لوگ بہاگ کر گیلان کو چلے گئے اور وہان ہی رہے انکا بزرگ ابو شجاع المشہور بہ بویہ تہا اسکے تین بیٹے علی حسن احمد تہے اس نے ایک رات خواب مین دیکہا کہ میرے عضو تناسل سے ایک شعلہ آگ کا ایسا نکلا ہے جس سے تمام زمین روشن ہو گئی ہے اس نے اس خواب کی تعبیر کسی منجم سے پوچھی جواب دیا کہ تیرے تینون بیٹے بادشاہ ہونگے چونکہ بویہ مفلس آدمی تہا یہ سنکر اسکو یقین نہوا اور جانا کہ منجم مجہہ سے ہنسی کرتا ہے چند سال کے بعد جب ماکان بن کاکی نے طبرستان پر قبضہ پایا تو بویہ کے تینون بیٹے اسکے نوکر ہوئے پہر جب اسفار بن شیرویہ نے خروج کیا اور ماکان کو شکست دیکر دیلمیون کے ملک پر قابض ہوا تو یہ تینون اسکے مصاحب خاص بن گئے اسفار کی مقتول ہونے کے بعد جب مرداویج کا عہد آیا تو اس نے اپنی مملکت کو وسیع کیا مازندران قزوین ابہر زنجان و طارمین کو اپنے قبضہ مین لیا ہمدان مین قتل عام کی علی بن بویہ کو اسنے اسکے بہائیون کے ساتہہ کرج کو بہیجا اور خود اصفہان کے محاصرہ مین مشغول ہوا اسوقت اصفہان مین مظفر بن یاقوت مقتدر خلیفہ کیطرف سے حاکم تہا اس نے مرداویج کے ساتہہ جنگ کیا اور شکست کہاکر فارس مین اپنی باپ یاقوت کے پاس چلا گیا اسکی مدد کو یاقوت فوج لیکر آیا مگر لڑائی کے وقت اوس نے بہی شکست کہائی اور بے اختیار بہاگا اسوقت علی بویہ اپنی بہائیون کے ساتہہ قہستان مین تہا یاقوت نے ان کے ساتہہ لڑنا چاہا چونکہ اسکے ساتہہ جمعیت کم تہی اسکی فوج کے چند آدمی خوف کے مارے یاقوت کے پاس چلے گئے اس نے انکو فی الفور قتل کر دیا اس لئے علی کے ساتہہ کی تمام فوج لڑنے پر تیار ہو گئی اور ایسے لڑے کہ یاقوت فتحیاب ہو کر یاقوت کا مال لوٹ کر علی نے سرمایہ بہم پہونچایا اور شیراز مین آکر حاکم بن بیٹہا۔

علی بن بویہ المخاطب بعماد الدولہ دیلمی

عماد الدولہ علی نے یاقوت کے بہاگنے کے بعد داخل فارس ہو کر یاقوت کے سرای مین ڈیرہ کیا چونکہ اسوقت خزانہ مین کچہہ نہ تہا فوج نے تنخواہ کے لئے سخت تقاضا کیا یہہ اس اندیشہ مین پڑا

ہوا چہت کیطرف دیکہہ رہا تہا کہ ناگاہ چہت مین ایک سانپ نظر آیا اور چہپ گیا سانپ کے مارنیکی لیے چہت کو کہدوا دیا تو
کچہہ خزانہ اور کچہہ وہان سے نکلا خزانہ تو اوسنے فوج کو دیا اور کپڑے بنوانے چاہا کہ چند پوشاکین اپنے لیے سلوائے اس ارادہ پر یاقوت
کے خاص درزی کو بلایا درزی کے پاس ایک آدمی بہرا تہا وہ اسنے ہاتہہ مین لے لیا اور زیادہ خوف
سے اسکی زبان سے نکلا کہ خاین اور غاصب آدمی کو ایسی گرز کے ساتہہ مارنا چاہیے چونکہ درزی
کے پاس یاقوت کے خزانہ کے سترہ صندوق امانت تہے اسنے جانا کہ یہہ اشارہ میری طرف کرتا ہے
یہہ سنکر وہ کانپنے لگا اور کہا کہ میرے پاس سترہ صندوق امانت ہین وہ لیجیے زیادہ تاب نہ
ہو جائی تو گنہگار ہون عماد الدولہ نے وہ خزانہ لے لیا اور مرفہ حال ہو گیا جب یہہ خبر مرداویج کو طبرستان
مین پہونچی اسکو حسد ہوا اور لشکر اسکی گرفتاری کو مامور کیا مگر وہ انہین دنون مین اپنے غلامون
کے ہاتہہ سے مارا گیا اسکے مرنے کے بعد عماد الدولہ نے اپنے بہائی حسن کو رکن الدولہ کا خطاب دیکر عراق
عجم کی تسخیر کو بہیجا اور دوسرے بہائی احمد کو معز الدولہ کے خطاب سے مخاطب کر کر ممالک کے وسیع
کرنے پر مامور کیا اسنے کرمان فتح کیا بغداد مین جا کر خلیفہ کی دولت پر غلبہ پایا سنہ ۳۳۴ مین عماد الدولہ
نے عضد الدولہ رکن الدولہ کے بیٹے کو ولیعہد کیا اور خود سولہ برس حکومت کر کے سنہ ۳۳۸ مین مر گیا

رکن الدولہ حسن بن بویہ دیلمی

یہہ بادشاہ دوسرا بیٹا بویہ کا تہا اسنے عراق عجم کی سلطنت اپنے قبضہ مین کی اور سامانیہ
سلطنت کی بادشاہون کے ساتہہ اسنے بہت جنگ کی امیر وشمگیر کے ساتہہ بہی اسکی عداوت رہی
سنہ ۳۶۶ مین بیمار ہوا اور اپنی اولاد مین اپنی سلطنت اسنے اسطرح تقسیم کی کہ ولایت
فارس و کرمان و اہواز و نواحی بغداد عضد الدولہ عماد الدولہ کے ولیعہد کے نام قایم کی اور حکومت
ہمدان و علاقہ جبال و رے و طبرستان فخر الدولہ کو دی اور موید الدولہ تیسرے بیٹے کو اصفہان
کا حاکم بنایا اور دونو بیٹون کو حکم دیا کہ عضد الدولہ کے تابعدار رہین اور خود سولہ برس چہہ
مہینے حکومت کر کے سنہ ۳۶۶ مین مر گیا۔

معز الدولہ احمد بن بویہ دیلمی

یہہ بادشاہ تیسرا بیٹا بویہ کا ہے سنہ ۳۲۴ھ میں یہہ عماد الدولہ کے حکم سے کرمان کی ولایت کے لینے کے
لیئے مامور ہوا پہلے اسنے سیرجان کے علاقہ کو لیا پہر محمد بن الیاس کے قبضہ سے کرمان کو چہوڑا یا پہر
اہواز میں جاکر خلیفہ کے عامل کو وہاں سے نکالا سنہ ۳۳۳ھ میں اسنے واسطہ کے لینے کا ارادہ کیا یہہ خبر پاکر
خلیفہ نے توزون سپہ سالار کو اسکے مقابلہ پر مامور کیا اسنے اسکو شکست دی سنہ ۳۳۴ھ میں یہہ
واسطہ سے بغداد گیا اُسوقت ابن شیرزاد خلیفہ کا کُل مختار تہا وہ اسکے خوف سے بہاگ گیا اسنے
خلیفہ کے ہاتہہ پر بیعت کی اور اختیار کُل خلافت کا اپنے ہاتہہ میں لیا بلکہ یہانتک اختیار پایا
کہ خلیفہ کی خرچ کے لیئے اسنے پانچہزار روپیہ یومیہ مقرر کردیا کچہہ مدت کے بعد یہہ مکتفی خلیفہ سے
ناراض ہوا اور اسکو معزول کر کر مطیع باللہ کو خلافت دی اُسوقت ابن شیرزاد کے کہنے کے
بموجب ناصر الدولہ موصل سے بغداد میں آیا اور باہم جنگ ہو کر صلح ہو گئی اور معز الدولہ بصرہ
کو لشکر لیجا کر فتحیاب ہوا پہر موصل کو گیا اور ناصر الدولہ پر غالب آکر موصل پر قابض ہوا
پہر رکن الدولہ کے لکہنے کے بموجب بارادہ مقابلہ لشکر خراسان جرجان کو گیا اور وہان
سے بیمار ہو کر بغداد میں آیا چونکہ یہہ بادشاہ شیعہ مذہب تہا اسنے حکم دیا کہ مساجد کے دروازوں
پر پتہروں میں معاویہ و یزید وغیرہ کے نام پر لعن کندہ ہو کر لگائے جائیں چونکہ خلیفہ اسکا محکوم
تہا وہ اس میں مزاحم نہ ہو سکا اس بات پر بغداد میں بڑا فساد ہوا آخر محمد بن مہدی وزیر کی
تجویز سے یہہ بات قرار پائی کہ لعن میں کسیکا نام نہو صرف یہہ عبارت کندہ کیجائے لعن اللہ الظالمین
لآل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنہ ۳۵۶ھ میں معز الدولہ مرگیا اُسکے بیٹے عز الدولہ نے امیر الامراء کے
پایہ سے اکیس سال بکمال استقلال اپنے حکومت کی

عضد الدولہ بن رکن الدولہ دیلمی المخاطب بابو شجاع

عماد الدولہ علی کے مرنے کے بعد عضد الدولہ اُسکا ولیعہد فارس کا بادشاہ ہوا اور ایک بڑا خزانہ
دفینہ بذریعہ اپنی کنیزک اور اُسکی آشنا کی اسکو ملگیا اور بڑی استقامت حاصل ہوئی روم کے بادشاہ
کو بذریعہ ایک سوداگر مکار کے بڑے مکر اور فریب کے ساتہہ اسنے مطیع کیا اور اپنی عمر کا زمانہ اسنے

نہایت آرام کے ساتھہ بسر کیا کیونکہ اسکا باپ رکن الدولہ اصفہان کا اور معز الدولہ اسکا چچا اہواز و خوزستان و بغداد وغیرہ کا بادشاہ تہا اور محمد بن الیاس والی کرمان اسکا مطیع تہا معز الدولہ کی مرنے کے بعد یہہ خود بغداد مین گیا اور عز الدولہ بختیار برادرزادہ اور اُسکے بہائیون کو مغلوب کرکے خلیفہ طائع باللہ پر اختیار پایا مگر پہر اپنے باپ رکن الدولہ کی کہنے کے بموجب بختیار کو بدستور بغداد مین مختار بنا کر چہوڑ آیا رکن الدولہ کے مرنے کے بعد یہہ پہر بغداد مین گیا اور عز الدولہ بختیار کو قتل کرکے موصل مین پہونچا اور سیف الدولہ ہمدانی والی حلب کو تابعدار بنایا تمام ملکون مین بڑی بڑی نہرین کہدوائین سرائین بنوائین ملک کو آباد کیا مکہ و مدینہ و کربلا و نجف کی مجاورون کو بڑی بڑی جاگیرین دین نصر بن ہارون اپنے وزیر نصرانی کے کہنے کے بموجب کئی ایک شہرون مین گرجا و عبادتخانے نصارا کے بہی تعمیر کئے خاص بغداد مین ایک شفاخانہ بنوایا اسکی عمارت مین بہت روپیہ صرف فرمایا آخر ۳۷۲ھ مین چونتیس سال کی سلطنت کے بعد صرع کی بیماری سے مرگیا سینتالیس سال کی عمر پائی

مویدالدولہ بن رکن الدولہ دیلمی

اپنے باپ کے تقسیم کے بموجب یہہ اصفہان کے ملک پر قابض تہا اسکی فخر الدولہ اپنے بہائی کے ساتھہ سخت عداوت ہوگئی اسلئے اس نے عضد الدولہ کی حمایت سے فخر الدولہ کو ری اور جرجان کے ملک سے بیدخل کردیا فخر الدولہ خراسان مین گیا اور ہیر نوح سامانی سے مدد لیکر آیا مگر کامیاب نہوا اور یہہ اپنے اور اُسکے ملک پر قابض ہوکر سلطنت کرتا رہا آخر ۳۷۳ھ مین مرگیا۔

فخر الدولہ بن رکن الدولہ دیلمی

مویدالدولہ کے مرنے کے بعد اسکی قلمرو مین یہہ بادشاہ ہوا صمصام الدولہ بن عضد الدولہ نے اسکے لئے خلعت گران بہا خلیفہ سے حاصل کرکے بہیجا ابو الحسین بن عضد الدولہ نے اہواز مین خطبہ و سکہ اسکی نام کا جاری کیا ۳۷۵ھ مین شرف الدولہ نے فارس سے اہواز پر حملہ کیا ابو الحسین اپنے بہائی سے شکست کہاکر فخر الدولہ کے پاس چلا آیا اور فوج مدد کو لیکر پہر اپنے ملک پر قابض ہوا تہوڑی مدت کے بعد ابو الحسین اور فخر الدولہ کے باہم عداوت پیدا ہوئی اور ابو الحسین کے امراء نے

جو فخر الدولہ کے ساتھ سازش رکھتے تھے ابو الحسین کو پکڑ کر فخر الدولہ کے پاس بھیجدیا اور وہ
فخر الدولہ کی بیعت تک قید میں تھا فخر الدولہ کے دربار میں بڑا کارگزار امیر اسماعیل بن عباد تھا
اس نے بڑی بڑی جانفشانیاں کیں طبرستان وغیرہ ملکوں کو اسنے بزور شمشیر لیا مگر فخر الدولہ
نے اسکی کچھ قدر نہ کی جب وہ مرگیا اسکا کل مال لے لیا اسکی اولاد کو ٹکڑے کا محتاج کر دیا اس
بادشاہ نے رعایا پر المضاعف محصول لگا کر بڑا خزانہ جمع کیا مگر مرتے دفعہ کفن بھی اسکے نصیب
نہوا اسکے مرنیکا واقعہ اسطرح وقوع میں آیا کہ ۳۸۷ھ میں یہہ قلعہ طبرک کے مفتوح کرنے کیلئے
گیا وہاں بھنے ہوئے گوشت کی کباب کہائے اور قولنج کی بیماری میں گرفتار ہوکر ایک ہی
دن میں مرگیا اسکی بیماری کے وقت خزانہ کی تالی اسکا بہائی مجد الدولہ لیکر ری کو بسبب
کسی ضروری امر کے چلا گیا اور شہر والوں نے اسکی لشکر کے غارت کے خوف سے شہر کے دروازے
بند کر لئے اسواسطے کفن نہ ملا تین روز تک بادشاہ کی میت بسبب نملنے کفن کے دفنائی نہ گئی اور
ایسی بدبو چہوٹی کہ کوئی نزدیک جا نہیں سکتا تھا آخر اوہنیں کپڑوں میں جو
اس کے بدن پر تھے دفنایا گیا۔

شرف الدولہ ابو الفوارس شیرزیل بن عضد الدولہ

عضد الدولہ کے مرنے کے وقت یہہ کرمان میں تہا وہان سے فارس میں آکر تخت نشین ہوا
نصر بن ہارون نصرانی وزیر کو اسنے قتل کیا اپنے بہائی صمصام الدولہ کا مخالف بنکر خطبہ
و سکہ اپنے نام کا اسنے جاری کر دیا اسلیئے صمصام الدولہ نے بغداد سے ابو الحسین حاجب کو
ایک بہاری لشکر کے ساتھ اسکے مقابلے کے لیئے مامور کیا مگر اسنے شکست کہائی اور قید میں
آیا ۳۷۵ھ میں شرف الدولہ نے اہواز پر یورش کی اور صمصام الدولہ مغلوب ہوکر طالب صلح کا
ہوا صلح میں یہہ شرط قرار پائی کہ بہاء الدولہ اسکا بہائی جو صمصام الدولہ کی قید میں تہا
رہا ہو اور امیر الامرائی بغداد کی شرف الدولہ کے نام قرار پائی بغداد کے خطبہ و سکہ میں
خلیفہ کے نام کے بعد شرف الدولہ کا نام صمصام الدولہ کے نام کے اوپر لکہا جائے مگر شرف الدولہ

نے اسپر بہی کفایت نہ کی اور بغداد مین لشکر لیجا کر صمصام الدولہ کو قید کر لیا اور اُسکے کل ممالک پر قابض ہوگیا سنہ ۳۷۹ مین بیمار ہوکر مر گیا ابوعلی نصر اسکا بیٹا فارس مین تخت نشین ہوا۔

صمصام الدولہ بن عضد الدولہ دیالمی

عضد الدولہ کے مرنے کے بعد چار سال تک اسنے امیر الامرائے بغداد کی پہر شرف الدولہ کی قید مین بمقام شیراز گرفتار رہا شرف الدولہ جب مر گیا اسنے رہائی پائی اور بہت سا لشکر جمع کر کے فارس پر قابض ہوگیا یہہ خبر پاکر بہاؤالدولہ نے بغداد سے چڑہائی کی اور چند لڑائیون کے بعد یہہ تجویز قرار پائی کہ فارس اور ارجان کا علاقہ صمصام الدولہ کو خوزستان و عراق عرب بہاؤالدولہ کے متعلق ہو سنہ ۳۸۰ مین عز الدولہ بختیار کی بیٹون نے جو فارس مین قید تہے قلعدار کی سعی سے رہا ہوکر بڑا فساد برپا کیا صمصام الدولہ نے ابوعلی استاد کو اُنکی گرفتاری کو مامور کیا اور چہہ کس گرفتار ہوکر دو کس گردن مارے گئی اور چار کس پہر قید ہوئی اس واقعہ کے بعد صمصام الدولہ و بہاؤالدولہ کے آپس مین پہر عداوت قائم ہوئی اور ابوعلی صمصام الدولہ کیطرف سے میدان مین بہیجا گیا ابہی یہہ مقدمہ فیصل نہین ہونے پایا تہا کہ صمصام الدولہ قتل ہوا باعث اسکے قتل کا یہہ تہا کہ صمصام الدولہ نے حکم جاری کیا تہا کہ جو امیر حسب و نسب مین خاندان دیالمہ کے ساتہہ نہ ملتا ہو وہ عہدہ سے برخاست ہو جاگیر اوسکی ضبط ہو اسلئے بڑے بڑے اہلکار و امراء عہدون سے برخاست ہوکر خوار و زار پہرنے لگے جب کل فوج صمصام الدولہ کی بہاؤالدولہ کے مقابلے کے لئے ابوعلی کے ساتہہ چلی گئی اور وہ اکیلا رہ گیا تو وہ برخاست شدہ نوکر جمع ہوگئے اور چار دن بیٹے بختیار کے اونہون نے قید سے چہوڑا کر افسر بنائے اور بلوا کر کر صمصام الدولہ کو بمقام دودیان جو شیراز سے بفاصلہ دو فرسنگ کے ہی پکڑ کر ابونصر بختیار کے بیٹے کے پاس لے گئی ابونصر نے اُسکو معہ اُسکی والدہ کے قتل کر دیا۔

بہاؤالدولہ نصر بن عضد الدولہ دیالمی

شرف الدولہ کے بعد یہہ امیر الامرائے بغداد کا ہوا اِسنے سنہ ۳۸۱ مین خلیفہ طائع باللہ کو معزول کر کے قادر باللہ کو خلیفہ بنایا اور صمصام الدولہ کے مرنے کے بعد ابوعلی اُسکے سپہ سالار کو اسنے

اپنے پاس بُلایا اور اپنی طرف سے فارس کی تسخیر کے لئے مامور فرمایا ابوعلی نے فارس کو فتح کیا اور اپنے
خود شیراز میں جاکر تخت حکومت پر اجلاس کیا ابونصر بن عزالدولہ بختیار شیراز سے بھاگ کر دیلم کو چلا
گیا اور موفق بن اسماعیل کے ہاتھ گرفتار ہو کر قتل ہوا سنہ ۴۰۳ ہجری میں بہاءالدولہ صرع کی بیماری میں
بیمار ہوا چوبیس سال سلطنت کرکے مرگیا بیالیس سال نو مہینے عمر پائی۔

مجدالدولہ بن فخرالدولہ دیلمی

فخرالدولہ کے مرنے کے بعد مجدالدولہ رے کے ملک میں بادشاہ ہوا کل اختیار سلطنت کا اسکی ماں
سیدہ خاتون کے ہاتھ میں تھا چند ماہ کے بعد اس نے والدہ کو قید کرلیا اور وہ قید سے بھاگ
گئی اور خوزستان کے حاکم بدر بن حسنویہ سے مدد لیکر پھر رے میں آئی اور بعد المقابلہ مجدالدولہ اپنے فرزند
کے ساتھ قید ہوا اور سیدہ بادشاہ ہوئی مگر چند مدت کے بعد پھر سیدہ نے اسکو قید سے چھوڑ کر بادشاہ
بنایا اور خود مختار کل رہی جب وہ مرگئی تو اسکے ملک میں طرح طرح فساد برپا ہوئی سنہ ۴۲۰
میں سلطان محمود غزنوی نے رے پر حملہ کیا پہلے اس نے مازندران کو لیا پھر رے میں آیا اور
مجدالدولہ اپنے بیٹے ابودلف کے ساتھ محمود کا قیدی ہوا اور چند پشت کا اندوختہ خزانہ دیالمہ
کا محمود نے لیا اور رے کے ملک پر اپنا تسلط کیا۔

سلطان الدولہ بن بہاءالدولہ دیلمی

جب بہاءالدولہ نے ارجان میں وفات پائی سلطان الدولہ تخت نشین ہوکر شیراز میں آیا اور
اپنے بھائی جلال الدولہ کو بصرہ میں بھیجا دوسرے بھائی ابوالفوارس کو کرمان کا حاکم بنایا مگر
ابوالفوارس کرمان میں جاکر باغی ہوگیا اور لشکر لیکر شیراز کو آیا اور بسبب اسکے کہ سلطان الدولہ
اسوقت بغداد میں تھا شیراز پر مسلط ہوگیا یہ خبر پاکر سلطان الدولہ شیراز میں آیا اور ابوالفوارس
کو شکست دی وہ شکست کھا کر کرمان کو بھاگ گیا سلطان الدولہ نے اسکا تعاقب کیا اس لئے
وہ خراسان میں گیا اور محمود غزنوی سے مدد طلب کی محمود نے اپنے سپہ سالار ابوسعید طاہر کو اسکے
ساتھ کردیا اور اس نے خراسانی فوج کی مدد سے پہلے کرمان کو مسخر کیا پھر فارس و شیراز اپنے قبضہ میں

لیا مگر باوجود اس قدر امداد کی ابو الفوارس نے ابو سعید طاہر کے کچھ قدر نہ کی اب لشکر دوبارہ شکست کھا کر
چلا آیا اسکے آتے ہی سلطان الدولہ پھر بغداد سے شیراز کو آیا اور ابو الفوارس شیراز کو چھوڑ کر
کرمان میں پہونچا اور بسبب تعاقب سلطان الدولہ کے کرمان سے ہمدان گیا اور شمس الدولہ فخر الدولہ کے
بیٹے سے ... ملکے اُس نے فریقین میں صلح کرا دی اس شرط پر کہ ابو الفوارس بدستور کرمان میں رہے
سنہ ۴۱۱ھ میں لشکر عراق و بغداد کا شرف الدولہ کے ساتھ مل گیا اور انہی ایسا زور پکڑا کہ آپس میں بھائیوں
کے یہہ بات قرار پائی کہ شرف الدولہ عراق عرب میں امیر الامراء ہو سلطان الدولہ فارس و اہواز
میں سلطنت کرے اور ابو الفوارس کرمان کا حاکم ہو خلیفہ بغداد نے شرف الدولہ کو شاہنشاہی
کا خطاب دیا اور اُس نے غرور میں آکر خطبہ سے سلطان الدولہ کا نام نکال دیا جلال الدولہ دوسرا بھائی
سلطان الدولہ کا بہی اسکی متابعت سے نکل گیا اہواز میں اسکی لشکر ترک نے اسی کے خزانہ کو لوٹ
لیا اسی غم و غصہ میں سلطان الدولہ سنہ ۴۱۵ھ میں مرگیا اُسوقت ابو کالنجار اُسکا بیٹا اہواز میں تھا ابن
مکرم وزیر نے اسکو شیراز میں بلایا ہی وہ آنے نہیں پایا تھا کہ ابو الفوارس نے کرمان سے آکر شیراز
لے لیا یہہ خبر پا کر ابو کالنجار بڑے لشکر کے ساتھہ شیراز آیا اور ابو الفوارس اسکی آنے کی خبر سنکر کرمان
کو چلا گیا اور ابو کالنجار تخت نشین ہوا —

ابو کالنجار بن سلطان الدولہ بن بہاؤ الدولہ

یہہ بادشاہ جب فارس میں تخت نشین ہوا فارس کا خزانہ بسبب غارت ابو الفوارس کے بالکل
خالی تہا اور فوج متقاضی تنخواہ کی تہی اسلئے فوج کے ہاتہہ سے یہہ بہاگ کر نوبندجان کو چلا گیا
اور ابو الفوارس دوبارہ شیراز میں قابض ہوا اور ابو کالنجار کا تعاقب کیا خیر خواہوں نے درمیان آکر
یہہ بات ٹہرائی کہ شیراز و کرمان کا بادشاہ ابو الفوارس رہے اور ابو کالنجار اہواز کی حکومت
پر کفایت کرے اِس تجویز کے بعد ابو الفوارس نے شیراز میں بڑے بڑے ظلم کئے اور امراء اُس سے
تنگ آکر ابو کالنجار کے پاس چلے گئے اون کے کہنے سے ابو کالنجار بڑے اجتماع کے ساتھہ شیراز
پر چڑہ آیا اور ابو الفوارس کو شکست دیکر دوبارا بادشاہت پائی آخر سنہ ۴۱۹ھ میں ...

برس کے عمر مین مرگیا ❊

جلال الدولہ بن بہاو الدولہ دیلمی

ربیع الاول ۴۱۶ھ مین شرف الدولہ جب مرگیا تو جلال الدولہ بصرہ مین تہا خلیفہ نے اسکا نام خطبہ مین داخل نکیا اس لئے یہہ لشکر لیکر بغداد کو گیا اور لڑائی مین شکست کہاکر واپس آیا تہوڑی مدت کے بعد بسبب شورش ترکون کے خلیفہ نے اسکو خود بلایا یہہ بغداد مین گیا اور امیر الامرا بنا اسکے جانے کے بعد ابو کالنجار نے بصرہ مین آکر بصرہ اور واسط مین دخل کرلیا یہہ بسبب نافرمانی فوج کے خاموش رہا اسی عرصہ مین ابو الفوارس مرگیا اور ابو کالنجار کرمان و فارس وغیرہ مین با اختیار بادشاہ ہوگیا اور بغداد پر چڑہائی کی جلال الدولہ اپنا لشکر لیکر بغداد سے نکلا اور اہواز کو آکر ابو کالنجار کا خزانہ لوٹ لیا لڑائی مین اسکو شکست دیکے اور واسط پر دوبارہ قابض ہوکر بغداد مین پہونچا انہین دنون مین خلیفہ قادر باللہ مرگیا اور قایم بامر اللہ نے خلافت پائی اسکے وقت ترکون نے پہر شورش برپا کیا اور جلال الدولہ کا خزانہ لوٹ کر اسکو شہر سے نکالدیا خطبہ مین نام ابو کالنجار کا درج کرکر اسکو بلایا مگر وہ نہ آیا اور ترک نہایت شرمسار ہوئی دوبارہ اسکو بلا کرلے گئے ۴۳۴ھ مین ابراہیم سلجوقی بادشاہ عراق مین آیا ہمدان پر قابض ہوا طغرل بیگ سلجوقی نے رے کے ملک پر حملہ کیا اور جلال الدولہ ماہ شعبان ۴۳۵ھ مین مرگیا وسولہ سال گیارہ ماہ بغداد مین امارت کے اسکے مرنے کے بعد ۴۳۶ھ مین ابو کالنجار کی امارت بغداد مین مقرر ہوئی اسی سال مین طغرل سلجوقی نے صفہان پر یورش کی اور فتح پائی ابو کالنجار کی بیٹی اپنے نکاح مین لی اور سلجوقیون کی سلطنت کا زور شور ہوگیا۔

خسرو فیروز بن ابو کالنجار بن سلطان الدولہ دیلمی

ابو کالنجار کے مرنے کے بعد بغداد مین امیر الامرائی اسکو ملی اور ملک رحیم خطاب پایا اسنے ایک لشکر اپنے بہائی ابو سعید کی ہمراہ شیراز کو بہیجا اور ابو منصور فولاد ستون اپنے دوسرے بہائی کے قبضہ سی شیراز کا ملک اپنے تسلط مین لیا خود یہہ پہلے خورستان کو گیا پہر شیراز مین جاکر انتظام کیا یہہ ابہی شیراز مین ہی تہا کہ ابو منصور فولاد ستون نے قلعہ اصطخر سے نکلکر دوبارہ لشکر جمع کیا اور

شیراز پر چڑھ آیا یہہ اُسکے خوف سے اہواز کو بھاگ آیا اُسنے اسکا تعاقب کیا اور دادی نمک مین دونو کا مقابلہ ہوا ملک رحیم شکست کہا کر واسط کو چلا گیا ۴۴۴ھ مین ملک رحیم نے دوبارہ شیراز پر یورش کی اور قابض ہوا ابو منصور بھاگ کر فیروز آباد کو چلا آیا اسکی غیبت مین فیما بین خلیفہ قایم بامر اللہ اور طغرل بیگ کی دوستی قایم ہوگئی اور شاہ سلجوقی بارادہ جانے مکہ و مدینہ کے بغداد مین آیا ملک رحیم یہہ خبر پاکر طغرل بیگ کے آنے سے اول ہی بغداد مین پہونچا جب طغرل بغداد مین پہونچا اتفاقات سے سلجوقیون اور دیالمہ مین فساد ہوگیا اور بڑی بہاری لڑائی ہوکر ملک رحیم مقید ہوا اور قید ہی مین مرگیا *

ابو منصور فولاد ستون بن ابو کالنجار دیلمی

خسرو فیروز کے قید ہوجانے کے بعد ابو منصور و ابو سعید دونو بہائیون مین عداوت قایم ہوئی ابو منصور نے ابو سعید کو فریب سے قتل کر ڈالا اور حکومت کل فارس کی ابو منصور پر قایم ہوگئی اُس نے اپنے باپ کے وزیر صاحب عادل کو ناحق قتل کرا دیا اس لئے فضل بن حسن شبانکارہ نے اُس پر خروج کیا اور بہت سی لڑائیون کے بعد ابو منصور قید مین آیا اور اسی قید مین ۴۴۸ھ مین مرگیا پس فارس کے ملک مین سلجوقی سلطنت ہوگئی اور فضل بن حسن نے شاہ الپ ارسلان کی خدمت مین جاکر فارس کا ملک بطور اجارہ کے لے لیا اور جمعیت بہم پہونچا کر باغی ہوگیا اُسکی سرکوبی کے لئے خواجہ نظام الملک مامور ہوا اور فضل بن حسن گرفتار ہوکر قلعہ اصطخر مین بہیجا گیا۔

ابو علی کیخسرو بن ابو کالنجار دیلمی

بعد خرابی و ابتری سلطنت دیالمہ کے ابو علی کیخسرو الپ ارسلان سلجوقی کی خدمت مین حاضر ہوا اور گذارہ کی درخواست کی سلطان نے علاقہ نوبندجان اُسکو جاگیر مین عطا کیا اور وہ مدت العمر وہان رہا آخر ۴۸۷ھ مین مرگیا اُسکے بعد آل بالیہ سے کوئی نامور پیدا نہوا

تیرہوان چمن ۔ فرقہ اسماعیلیہ فاطمیہ کے بیان مین

بانی اس فرقہ کا عبداللہ ابن سبا یہودی باشندہ شہر اہواز صوبہ خورستان ملک فارس کا تہا جب
عربون نے فارس کو فتح کیا وہ بہی بظاہر مسلمان ہوا مگر دل سے دلی دشمن اہل اسلام کا تہا اوس نے
چاہا کہ کسی طرح مسلمانون کی آپس مین کسی نئی مذہب کے ایجاد سے تفرقہ ڈالے اور اوس تفرقہ مین خود
دولت وحکومت حاصل کرے آخر اوس نے یہہ موقع پایا کہ جب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے
دو بیٹون اسماعیل وموسی کاظم علیہ سے اسماعیل بڑے بیٹے کو امامت سے محروم کرکے چہوٹے بیٹے
موسی کاظم کو عہدہ امامت کا بخشا تو اسماعیل نے باپ کے برخلاف ہوکر علیحدہ دعوی امامت کا کیا اور بہت سی
جمعیت اپنی مطیع کرلی تو عبداللہ ابن سبا بہی اسماعیلی فرقہ کا داعی مقرر ہوا اس نے ایک کتاب سات
باب مین تصنیف کی اور ایک مکان بہ سات درجہ کا تعمیر کیا جو کوئی اوس مذہب مین داخل ہوتا اوسکو اوس
گہر کے ایک ایک درجہ مین کتاب کے ایک ایک باب کی تعلیم دی جاتی تہی اور اس مذہب کے طالب کو تاکید
حلف کیجاتی تہی کہ وہ اوس مذہب کی تعلیم کسیکے روبرو ظاہر نکرے چنانچہ وہ کبہی ظاہر نہین کیجاتی
تہی خلاصہ اوس مذہب کا یہہ تہا کہ خلافت وامامت کا حق بنی فاطمہ کو پہونچتا ہے یہہ خلفا تمام شہرون مین
کی حکومت کے مستحق ہین خدا تعالی کے مذہب حق اسلام کے ذریعہ سے تمام زمانہ مین پہیلایا ہے اور امامت
منحصر سات امامون علی حسن حسین زین العابدین محمد باقر جعفر واسماعیل پر منحصر ہے ساتوان خلیفہ اسماعیل سب سے
زیادہ تر بزرگ ہین تہا جیسا پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبرون سے مدارج مین اعلی تہے خدا نے جس طرح
آسمان پیدا کئے اور سات زمینین اور سات ستارے اور سات ولایتین سات روز اسیطرح امام
بہی سات ہین ساتوین امام اسمعیل پر امامت ختم ہوگئی یہہ لوگ یعنے اسماعیلی لوگ ان ساتون امامون کو
صرف امام ہی نہین جانتے تہے بلکہ اولو العزم پیغمبر سمجہتے تہے اور اونکا دلی اعتقاد تہا کہ انپر وحی
نازل ہوتی تہی خاتم المرسلین وخاتم الائمہ اسماعیل بن جعفر صادق کو تصور کرتے تہے سات درجہ
کا مکان جو تعمیر ہوتا اوسکے ہر ایک درجہ مین تفصیل وار تعلیم ہوتی تہی پہلے درجہ مین مبتدی کو
[illegible] مسائل پر [illegible] اپنے شروع کئے جاتے تہے اور
اوسکے [illegible] سکہلائے جاتے تہے اور طالب مذہب سے حلف لیجاتی

تھی کہ وہ ان مسائل کے مضامین کسیکے آگے ظاہر کرے دوسرے درجہ مین امامت کی معنی اور اوسکی حقیقت
کہ دنیا مین اسرار ہے بتلائی جاتی تھی تیسرے درجہ مین تعداد اماموں کی کہ وہ سات ہین اور اونپر
وحی نازل ہوتے تھے اور یہہ کہ ہر ایک امام نے اپنے پہلے امام کے مسائل منسوخ کر دیئے اور اسماعیل ساتوان
امام سب سے برا ہے یہہ مدارج مین تہا شاگرد کو تعلیم دیجاتی تھی چوتھے درجہ مین یہہ تعلیم ملتی تہی کہ ابتدا
پیدائش دنیا سے خداتعالے نے سات شارع پیدا کئے ہین اور اون سب پر وحی نازل ہوئی تھی اور بعد اون
ہر ایک نے اپنی پہلی شارع کی شریعت منسوخ کر دی یا تبدیل کر دی اور وہ سات پیغمبر تھے جو کچھہ کہتے
تھے خدا کی رضی کے موافق کہتے تھے اور اون ساتون کو حکم بولنی کا تہا اون کے پیچھے سات پیغمبر اور ہوئے
ہین جنکو بولنے کا حکم نہ تہا وہ خاموش پیغمبر گزرے ہین متکلم سات پیغمبر یہہ تھے - آدم - نوح
ابراہیم - موسے - عیسے - محمد - اسمعیل بن جعفر صادق اور ساکت پیغمبر یہہ تھے شیث - سام - اسمٰعیل
بن ابراہیم خلیل اللہ ہارون - شمعون - بطرس - محمد بن اسمعیل بن جعفر پانچوین درجہ مین یہہ تعلیم
ہوتی تہی کہ ہر ایک نے ان ساکت پیغمبرون سے بارہ بارہ اپنے شاگرد یا داعی مقرر کئے تھے تاکہ وہ
مذہب حق کی تعلیم زمانہ کو دین اور بارہ شاگردون کا رتبہ اون سات پیغمبرون سے درجہ دوم کا
تہا - چھٹے درجہ مین یہہ تعلیم ہوتی تہی کہ شاگرد کو چاہیئے کہ اپنے معلم کو جان سے زیادہ عزیز رکھے
اوسکے حکم کو خدا کا حکم تصور کرے ساتوین درجہ مین توحید آلہی کی تعلیم ہوتی تہی خصوصاً وہ
مسائل جو متعلق علم آلہیات کے ہین ان سات درجون کے علاوہ اور دو درجے تھے اون مین سے
ایک مین تو یہہ سکھلایا جاتا تہا کہ افعال انسان کے غیر معتبر ہین اونکا حسن و قبح سب بیجا ہے اور کسی
بات کا اعتبار نہ چاہیئے دوسرے مین یہہ تعلیم ہوتی تہی کہ کسی بات کا اعتبار نکرو کسی چیز پر یقین
دخل نہ دو سب کو نیست اور نابود سمجھو صرف دین کے حاصل کرنے مین کوشش کرو اور شیعہ اثنا عشریہ
و بارہ اماموں کے امامت کے معتقد ہین یہہ فرقہ اونکے برخلاف تہا صرف سات امام مذکورین کو امام
بلکہ پیغمبر جانتے تھے موسے کاظم بن جعفر صادق اسمعیل کے بہائی کے ساتھہ اس فرقہ کی عداوت
تہی سو واسطے انکا خطاب فرقہ سبعیہ قرار پایا تہا فرقہ اہل سنت وجماعت ان کو ملاحدہ کہتے تھے

اور ایک شاخ اس مذہب کی شیعہ ہشت پرست تھے وہ صرف علی اور حسن اور حسین اور علی اور باقر اور جعفر
چھ شخصون کو امام جانتے تھے اور کہتے تھے کہ امام جعفر پر امامت ختم ہوئی اسماعیل یا موسی کاظم کو امامت
حاصل نہین ہوئی عبد اللہ نے جب اس مذہب کے مسائل بخوبی جاری کئے اور ہزارون آدمی اپنے
مذہب مین داخل کر لئے تو اپنا خطاب اسنے مہدی مقرر کیا ابو عبد اللہ نے پہلے پہل بغاوت کا
جھنڈا شمالی افریقہ مین کھڑا کیا اور دعوی کیا کہ مین اصلی اور حقیقی وارث علی اور فاطمہ
کا ہون اور مہدی میرا خطاب ہے پس جو میری پیروی کریگا نجات پائیگا اور جو منکر ہوگا دوزخ
مین بھیجا جائیگا ہزارون آدمی اسکے پیرو و مرید اوسوقت اسکے ہمراہ تھے اور اسنے بہت سا ملک
اپنی تحت حکومت مین کرکے قیروان شہر کو دار الحکومت بنایا اور حکم دیا کہ ایک نیا شہر
آباد ہو کر اسکا نام مہدویہ رکھا جاوے جب وہ آباد ہوا تو دار الخلافت وہ قایم ہوا کسقدر
مدت تک ابو عبد اللہ کی حکومت قایم رہی اوسنے ابو القاسم محمد اسماعیلی کو ولیعہد کیا ۔

ابو القاسم محمد مہدی اسماعیلی

سنہ ۲۹۷ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اسنے اسماعیلی مذہب پھیلانے مین بہت سی کوشش
کی ممالک اندلس و قیروان و طرابلس وغیرہ مین اسنے اپنی حکومت بخوبی قایم کرلی اور اپنے بیٹے
قایم کو اسنے مصر کی تسخیر کو بھیجا یہہ خبر پاکر مقتدر خلیفہ عباسی نے مونس نام ایک امیر کو بشمار فوج
کے ساتھ اسکے مقابلہ کو مامور کیا عند المقابلہ مونس نے شکست پائی اور مصر کی ولایت مہدی
کے قبضہ مین آگئی پچیس برس حکومت کی آخر باسٹھ برس کی عمر مین مرگیا ۔

القایم بامر اللہ بن مہدی علوی اسماعیلی

سنہ ۳۲۲ مین محمد مہدی مرگیا اور حکومت قایم اوسکے بیٹے نے پائی اوسکے وقت یزید نام
ایک خارجی نے خروج کیا اور بہت لشکر جمع کرکر قیروان پر چڑھ آیا قایم حصار مہدویہ مین قلعہ بند
رہا اور اوسی محصوری کی حالت مین بارہ سال کی حکومت کے بعد سنہ ۳۳۴ مین مرگیا ۔

المنصور باللہ بن قایم بامر اللہ اسماعیلی

قایم کے مرنے کے بعد منصور نے باپ کی حکومت پر قیام کیا اور قلعے باہر نکالکر یزید کے ساتھ ایسا لڑا کہ یزید پکڑا گیا اور بہت بُری حالت سے مارا گیا جب منصور کی سلطنت رونق پر آئی قیصر روم کو اسکے ملک کے لینے کی طمع دامنگیر ہوئی اور بڑی فوج قیروان پر مامور کی شکست دے کے اسکو بھی شکست دی آخر پانچ سال سلطنت کر کے ۳۴۱ھ مین مرگیا ❊

المعز لدین اللہ بن المنصور لدین اللہ علوی

خلفاے علویہ مین سے یہہ خلیفہ صاحب جاہ بہادر و دلاور تہا اس نے دریاے اوقیانوس کے کنارے تک ملک فتح کیا جزائر خالدات تک پہونچا دوبارا سسلی کی طرف لشکر لیجاکر قبضہ پایا اور لشکر اللہ وہان کے حاکم کو قید کیا بہت سے جزائر روم کی سلطنت کے اپنے تصرف مین لئے چونکہ یزید خارجی کی شورش کے وقت مصر کا علاقہ بغداد کی خلافت کے متعلق ہو گیے تہا اسنے دہمکا کے پہر اپنے قبضہ مین لیا اسطرح کہ اسنے سنا کہ خورشید ناظم مصر کا مر گیا ہے اور مصر مین قحط پڑا ہوا ہے اسلئے اس نے جوہر نام اپنے امیر کو بہت سے جہاز غلہ کے لادکر مصر کو روانہ کیا اسنے مصر مین پہونچ کر اپنے ذاتی جوہر سے مصر کی حکومت اپنے تخت مین کی ممالک اسکندریہ و صعید و دمیاط و مکہ و مدینہ و فلسطین و دمشق وغیرہ شام کی ولایت کو تصرف مین لایا ۳۶۲ھ مین خلیفہ خود مصر مین گیا اور اپنی تمام قلمرو مین گردش کی لوگون کو اپنی سخاوت و عطایات سے خوش کیا آخر ماہ ربیع الثانی ۳۶۵ھ مین تپ کی بیماری سے مرگیا تیئیس سال حکومت کی پینتالیس برس کی عمر پائی

العزیز باللہ بن المعز لدین اللہ المخاطب بہ نزار

اس خلیفہ نے انتہاے مغرب افریقہ تک لشکر کشی کی ہر ایک لڑائی مین فتحیاب رہا شہر قاہرہ اسنے آباد کیا اور مسجد جامع ازہر تعمیر کی حکومت و دولت مین اس نے اپنے باپ دادا سے بڑہکر اسقدر ترقی کی کہ اہل تواریخ اسکو پہلا بادشاہ خاندان اسماعیلیہ کا تصور کرتے ہین اسی خلیفہ نے مصر کو دار الخلافت بنایا دیار مغرب و شام و مصر و اسکندریہ مین اپنا انتظام رکہا اسکے وقت الپتگین سالار لشکر دیالمہ کا حسن بن احمد قرمطی کی مدد سے مصر پر چڑہ آیا اور آپس مین

صلح ہوگئی عضد الدولہ دیلمی کی اسکے ساتھہ دوستی ہوئی اکیس سال سلطنت کرکے ماہ رمضان سنہ ۳۸۶
مین مرگیا اس خلیفہ نے اپنے ملک کو وسعت دی اور اپنے باپ سے زیادہ اقتدار پایا اسکی طبیعت
مین عفو بنسبت انتقام کے زیادہ تہا خزانہ اسنے بہت جمع کیا

الحاکم بامر اللہ بن عزیز باللہ

سنہ ۳۷۵ مین یہہ خلیفہ مصر مین پیدا ہوا سنہ ۳۸۶ مین حکومت پائی اسکے وقت ایک شخص ولید
بن عبد الملک نام نے اپنے آپ کو بنی امیہ کے خاندان سے ظاہر کیا اور لشکر جمع کرکے عبیدیون سے
کئی لڑائیان لڑا آخر پکڑا گیا اور قتل ہوا اس خلیفہ نے حکم دیا کہ رات کو مصر کے لوگ گہر دکانون
کے دروازے بند نہ کرین بازارون مین شمع روشن رہین اور خلیفہ بذات خود تمام رات شہر مین
گشت کیا کرتا ایک جامع مسجد اسنے بنوائی شراب کا پینا جوئے کا کہیلنا منع ہوا عورتون کو
گہر سے نکلنے کی ممانعت ہوئی یہود و نصارا کو گہوڑے کی سواری سے ہٹایا گیا ایک مرتبہ
ایک عورت مظلومہ نے اپنے حال کی عرضی گذرانی اوس مین فحش الفاظ خلیفہ و خلیفہ کی باپ دادا کی شان مین
لکہے اسلئے خلیفہ غضب مین آیا اور مصر کے جلانے کا حکم دیا جب تہائی حصہ جل چکا ایک امیر کی
شفاعت سے آگ بجہائی گئی یہہ خلیفہ مالیخولیا کی مرض مین گرفتار تہا اسنے دعوی کیا کہ
نبی کی طرح مجہہ پر خدا کے انوار ظاہر ہوتے ہین اور نہایت بغض و عداوت سے جو اسکو خلفاء
صدیقی و فاروقی و عثمانی کے ساتہہ تہی اسنے چند آدمی مدینہ مین مخفی بہیجے اور حکم دیا کہ کسی
علوی کے ساتہہ سازش کرکے اسکے گہر سے روضہ رسول تک نقب لگائین اور روضہ کے اندر
سے حضرت ابو بکر و عمر کی نعشین نکال لائین وہ لوگ مدینہ مین گئے اور نقب لگانا شروع کیا
جب نقب روضہ کے قریب پہونچی مدینہ مین طوفان ظاہر ہوا اندہیری ایسی آئی جس سے ہزارون
مکان گر گئے بارش اور ژالہ باری اور بجلی گرنے سے صدہا جانین تلف ہوگئین اسوقت مدینہ
کے لوگ اسکے تلاش مین تہے کہ آیا موجب ظہور اس آفت کا کیا ہے آخر صاحب خانہ کی مخبری سے
نقب لگانے والے گرفتار ہوگئے اور روضہ رسول کے گرد پارے بہرے گئے یہہ خلیفہ گویا

اپنے وقت کا فرعون تہا کیونکہ اس نے رعایا کو حکم دیا تہا کہ جب اوسکا نام سنین فوراً سجدہ
کرین چنانچہ اس حکم کی تعمیل برابر ہوتی تہی گویا وہ دعوی خدائی کا کرتا تہا فرقہ اسماعیلیہ کے لوگ
اسکو بجائے خدا کہتے تھے اور وہ کہا بیان تہا کہ خدا تعالے نے اسکے جسم مین سے اپنا ظہور دکہلایا
اس نے اپنی سلطنت کے عہد مین ہزارون آدمیون کو ناحق قتل کر ڈالا اور بعد فرعون کے اسکی
دارا ب مین اور کوئی بادشاہ خونریز وسفاک ظالم ایسا نہین ہوا تہا۔ آخری عمر مین اس خلیفہ
کو امیر الجیوش کے ساتھ جو اسکی بہن کا یار تہا عداوت ہوگئی اسنے چاہا کہ اوسکو مار دے
امیر الجیوش نے اسکے ارادہ سے آگاہ ہوکر اپنے غلامون کو اسکے قتل کے لئے مامور کیا اور خلیفہ
اون کے ہاتہ سے ستر برس کی عمر مین مارا گیا پچیس سال بکمال استقلال اس نے سلطنت
کی ۴۱۱ ہجری مین قتل ہوا ٭

الظاہر لدین اللہ بن الحاکم لدین اللہ

ظاہر کے خلیفہ ہوکر اپنے باپ کے قاتل کو امیر الامرا بنایا مگر جب استقلال پایا تو اوسکو اپنے باپ
کے قصاص مین مار دیا ۴۱۵ھ مین مصر مین قحط و وبا نازل ہوئی دو سال تک لوگ اس
بلا مین مبتلا رہے ۴۲۵ھ مین ایک زلزلہ آیا جسکے صدمہ سے بڑے بڑے پہاڑ اور مکانات گر گئے
اسکے وقت حاجیون کا قافلہ حج کر کر مصر کے راستے خراسان کو آیا اس نے فی حاجی ایک ایک
ہزار دینار علاوہ پوشاک وغیرہ کے دیا مگر جب وہ قافلہ خراسان مین داخل ہوا محمود غزنوی نے
وہ سب مال جلا دیا اور نہ چاہا کہ شیعہ بادشاہ کا دیا ہوا پلید مال حاجیون کے پاس رہے اسکے
عوض مین اپنے پاس سے بہت سا نقد وجنس دیا۔ اس خلیفہ پر قیصر روم نے چھ لاکھ فوج کے
ساتھ چڑہائی کی اور حلب کے حدود مین سخت لڑائی ہوئی اور رومی بادولت شومی
شکست پاکر بہاگ گئے لوٹ کا مال بہت سا خلیفہ کے ہاتہ آیا۔ سولہ برس اس خلیفہ نے
سلطنت کی ۴۲۷ھ ماہ شوال مین استسقا کی بیماری سے مرگیا۔

ذکر خلافت المستنصر باللہ بن ظاہر باللہ

اس خلیفہ نے سات برس کی عمر مین خلافت پائی گیارہ برس کے سن مین نیل دریا کی سیر کو نکلا
اور فوج نصر بن صالح حاکم حلب کے سرکوبی کے لئے جو باغی ہوگیا تہا مامور کی اور اوسکو قتل
کیا اور متمردون وسرکشون کو بہی سزا دے حاکم افریقیہ نے جو اس سے برخلاف ہوکر خلیفہ قائم
عباسی کی متابعت کرلی تہی اسپر اسنے یورش کی اور وہ علاقہ اپنے قبضہ مین لیا سنہ ۴۴۴ھ
مین ایک ایسا ناقص ستارا آسمان پر پیدا ہوا جسکے شعاع سے تمام شہر مصر کا رات کو روشن ہوجاتا
تہا لیکن جسکے باعث وہ ظاہر ہوا اوسکا تاثیر یہہ ہوئی کہ قحط پڑگیا زلزلہ ایسا آیا کہ دریاؤن کے
پانی اچہل پڑے اسوقت مستنصر نے بیشمار مال رعایا کی خوراک مین صرف کیا خزانہ خالی
کردیا حکومت اور اقبال اس خلیفہ کا اس اوج پر آیا کہ اسنے عباسی خلافت پر غلبہ پایا خلیفہ
قائم بامر اللہ عباسی ایک سال تک بمقام ساسیری اسکی قید مین رہا بغداد مین خطبہ اسکے نام کا
پڑہا گیا جب ساٹھ سال برابر اسکی حکومت کو گذری مریض ہوکر سنہ ۴۸۷ھ مین مرگیا۔

المستعلی باللہ بن مستنصر باللہ علوی

اس خلیفہ کی تخت نشینی کے وقت اسکے بہائی نزار المصطفے باللہ نے جسکو باپ ولیعہد کرچکا
تہا خلافت کا دعوی کیا اسنے چاہا کہ اسکو مار دے وہ بہاگ کر اسکندریہ مین چلا گیا وہان
کا حاکم اسکا حامی بنا اور خطبہ اپنے علاقہ مین اسکے نام کا جاری کیا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے فوج اسکندریہ
کو مامور کی لڑائی مین اسکندریہ کا حاکم مارا گیا اور نزار المصطفے باللہ اپنے دو بیٹون کے ساتہ
قید مین آیا اور اسی قید مین مرگیا جب چہہ سال اسکی خلافت کو گزرے تو نزار کے ہواخواہون نے
خلیفہ کو ۴۹۵ھ ہجری مین قتل کردیا اٹھائیس سال کی عمر پائی۔

الآمر باحکام اللہ بن مستعلی باللہ علوی

اس خلیفہ کے وقت اہل فرنگ نے اسکے ملک پر یورش کی اور سپہ سالار امیر الجیوش مقابلہ کو گیا
آپس مین صلح ہوگئی چونکہ شمس الخلافت حاکم عسقلان کا ہنگامہ کے وقت فرنگیون کا مددگار
تہا صلح کے بعد امیر الجیوش اسکے سرکوبی کو مامور ہوا عند المقابلہ شمس الخلافت مارا گیا آخر [illegible]

سال کی سلطنت کے بعد ۵۲۴ھ مین ہواخواہان دولت نزار یہ نے خلیفہ کو چھری کی زخم سے مار دیا ❊

الحافظ لدین اللہ علوی

آمر کے مارے جانے کے بعد کوئی بیٹا اوسکا وارث نرہا دربار والون نے ابو میمون عبدالحمید کو کہ مستنصر کی اولاد مین تہا الحافظ لدین اللہ خطاب دیکر خلیفہ بنایا وزارت و سپہ سالاری ابو علی بن فضل کو ملی مگر نزاری لوگون نے ابتدائے اختیار مین وزیر کو مار دیا اُسکے بعد ایک امیر وزیر بنا وہ بہی مارا گیا تیسری مرتبہ خلیفہ نے اپنے بیٹے حسن کو وزیر کیا وہ ایسا ظالم تہا کہ اُس نے امرا سے بدظن ہوکر ایک رات مین چالیس امیر قتل کر دیے اِس بات سے تمام اہل دربار خلیفہ کی معزولی پر مستعد ہوگئے تو چار خلیفہ نے اپنے بیٹے کو ایک طبیب یہودی سے زہر دلوا کر مار دیا بیس سال تک خلیفہ نے سلطنت کی ۵۴۳ھ مین مر گیا ❊

الظافر باللہ بن الحافظ لدین اللہ

اِس خلیفہ نے صرف پانچ سال خلافت کے چونکہ یہہ اپنی وزیر عباس کے بیٹے پر عاشق تہا اِسلئے وزیر نے غیرت مین آکر اسکو دعوت کے بہانے اپنے گہر بلایا اور قتل کر دیا ❊

الفائز بنصر اللہ بن الظافر باللہ

اِس خلیفہ کی تخت نشینی کے وقت عباس وزیر بہاگ گیا اور ملک صالح وزیر بنا اور عبدالمومن سپہ سالار کو اس نے فوج دیکر فرنگیون کی ولائیت کو بہیجا اور وہ بہت سا ملک فرنگیون کا اپنے قبضہ مین لایا چہہ سال دو مہینے اس نے خلافت کے ۵۵۵ھ مین مر گیا ❊

العاضد لدین اللہ بن الفائز باللہ

یہہ خلیفہ آخری بادشاہ سلطنت اسماعیلیہ کا ہے اسکے وقت فرنگیون نے مصر پر یورش کی اور مصری ڈر کر طالب صلح ہوئے ایک لاکہہ دینار زر سرخ سالیانہ خراج کا دینا مقرر کیا جب محاصرہ اُٹھ گیا تو پچہتائے اور عاضد نے نورالدین محمود والی شام کو اپنی مدد پر بلایا اوس نے اسدالدین شیر کوہ اپنے سپہ سالار کو اسی ہزار سوار جرار دیکر خلیفہ کی مدد کو بہیجا اُسکے آتے ہی فرنگی مصر کے علاقہ سے

نکل گئے عاضد نے اسدالدین کو وزیر بنایا اور شاپور پہلے وزیر کو جسکی تجویز سے شراج مقرر ہوا تھا قتل کرایا اسدالدین دو مہینے پانچ روز کے بعد مرگیا اور صلاح الدین یوسف اسدالدین کا برادرزادہ وزیر بنا چونکہ یہہ سنی مذہب تھا اسکو خلیفہ شیعہ کی اطاعت ناگوار گذری اسلئے اوسنے خلیفہ کو نظربند کرلیا اور مصر مین خطبہ و سکہ المستضیٔ باللہ خلیفہ بغداد کا جاری کردیا اس غم سے خلیفہ بیمار ہو کر مرگیا اور سلطنت اسماعیلیہ خاندان کی نیست و نابود ہوگئی ۔

چودہوان چمن — خاندان ایوبیہ کردیہ اور خاندان ترکیہ غلامان کردیہ کے بیان مین جو بعد اختتام اسماعیلیہ فاطمیہ کے مصر پر فرمانفرما رہے

پہلے تحریر ہوچکاہے کہ اسدالدین شیرکوہ انشی ہزار سوار جرار لیکر العاضد لدین اللہ خلیفہ عبیدیہ کی مدد کے لئے مصر مین آیا اور مصر کی ولایت پر متصرف ہوا مگر اوسکی عمر نے وفا نہ کی اور دو ماہ پانچ روز کے بعد بقضائے الٰہی مرگیا اوس کی مرگ کے بعد

صلاح الدین یوسف بن ایوب کردستانی

اسدالدین کا برادرزادہ مصر پر قابض و متصرف ہوا بسبب اختلاف مذہب کے خلیفہ عاضد اسماعیلی کی اطاعت اسکو نامنظور ہوئی اور نیز بسبب اسکے کہ اسماعیلیہ فرقہ کے مسائل قرآن و حدیث کے سراپا برخلاف تھی ہر ایک امر مین یہہ اوس سے بیزار ہوا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ رعایا اہل اسلام مصر بھی در پے اس بات کے ہوئی کہ آئندہ صلاح الدین دین کی اصلاح مین مصروف ہوا اور اسماعیلی فرقہ کی ظلم و تعدی سے اونکو نجات بخشے چنانچہ خلیفہ کو اوسنے نظربند و معطل و بیکار کرکے خود فرمانفرما سلطنت کا ہوا پہلے تو اوسنے اسماعیلیہ فرقہ کے امراؤ کو جو ہر ایک علاقہ اور امور پر مامور تھے اور بسبب بزدلی خلیفہ کے جابجا اونہون نے شورش برپا کردی تھی تہ تیغ کیا پھر شام کی سمت کو فوج لیجاکر بیت المقدس کی سرزمین نصارا کے قبضہ سے چھوڑائے اور بڑے بڑے شہر فتح کئے مسلمانون پر یہہ اوسنے بڑا احسان کیا اور اس خوشی مین اہل اسلام نے اوسکا

کمال شکر ادا کیا یہہ بادشاہ صاحب خلق و ادب و شجاعت و سخاوت تہا دین کا علم حدیث
و تفسیر نوک زبان اسکو یاد تہا اسلام کی حمایت مین یہہ جان دینے پر بہی آمادہ ہوجاتا تہا اسکی
دلی مراد تہی کہ مصر و شام مین سے عیسائی قوم کو بالکل نکال دیوے چنانچہ اس امر مین اوس نے بڑی
بڑی کوشش کین عمارتین عالیشان بہی اس نے بڑی بڑی بنوائین مورخین کا قول ہے کہ بعد
اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بادشاہ دیندار صاحب عدل و انصاف رعیت پرور بجز صلاح الدین
کے مصر کی ولایت مین نہین ہوا اس بادشاہ کے دربار مین کبہی کوئی ذکر مسخرہ پن اور ہزل کے قسم سے
نہین ہوتا تہا ہر وقت علما و فضلا و فقہا وغیرہ حاضر رہتے تہے بہاء الدین قراقوش اسکا وزیر
مشیر بلند تدبیر بہی جامع خیرات تہا بادشاہ کو اسکے قول و فعل پر کمال اعتبار تہا اور فی الحقیقت اوسکی
بہی انتظام مالی و ملکی و عدل و انصاف مین لاثانی تہے اس بادشاہ نے تئیس ۲۳ سال بکمال انتظام ملک نامی سلطنت
کی آخر ستر ہوین ماہ صفر ۵۸۹ھ مین جنت نصیب ہوا۔

الملک العزیز عثمان بن صلاح الدین یوسف

صلاح الدین یوسف کے وفات کے بعد عثمان اوسکا فرزند تخت نشین ہوا اسکی ذات بابرکات
بہی اپنے باپ کی طرح جامع خیر و برکت تہی اس نے اپنے رعیت پر بڑے بڑے احسان کئے زمینداروں
کے خراج کم کر دئیے خلیفہ ناصرالدین اللہ عباسی کا بہت ادب و لحاظ کرتا تہا مگر افسوس کہ چہہ برس سے
زیادہ اسکو سلطنت نصیب نہوئی اور ۵۹۵ھ مین بقضائے الٰہی مرگیا۔

الملک المنصور محمد بن عثمان بن یوسف

اپنے باپ عثمان کی وفات کے وقت یہہ صغرسن لڑکا تہا پہلے اسکو امرائے حق شناس نے تخت نشین
کیا اور ایک سال چہہ ماہ تک یہہ بادشاہ بہی کہلایا مگر ۵۹۶ھ مین یہہ تخت سے اوتارا گیا اور تجویز قرار
پائی کہ کوئی عاقل و بالغ بادشاہ صاحب اختیار فرمانفرما ہو۔

الملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب

یہہ بادشاہ صلاح الدین یوسف کا بہائی ۵۹۶ھ مین مصر کا بادشاہ ہوا قسطاط کو اس نے

فتح کیا حتے الوسع اپنی ولایت کو ترقی دی ہر ایک کام کو نہایت احتیاط کے ساتھ کرتا اسکی مزاج میں بہت
حلم تہا اور ارادہ نہایت مضبوط و استوار رعایا بہی اس سے راضی تہی مگر اسکے وقت میں ایسا
قحط پڑا کہ ہزارہا لوگ فاقہ کرکے مرگئے کہانا تو کجا لوگون کو روٹی کا دیکہنا میسر تہا ایک روٹی کی قیمت
ہزار دینار تک بڑہ گئی تہی لوگون نے درختون کے پتے اور لکڑیان کہالی تہین بادشاہ نے اپنی
مصیبت کے وقت مین رعایا کی بکمال غمخواری کی تین سال تک ایک قطرہ پانی کا آسمان سے نہ برسا چوتہے
سال مین خدا مہربان ہوا اور بارش اسقدر ہوئی کہ لوگون کی چہتون اور دیوارون کے اوپر غلہ پیدا ہوا
دس برس نو ماہ تک اسنے سلطنت کی اور ۶۱۵ھ بماہ جمادی الآخر مرگیا۔

الملک الکامل محمد ابن عادل

سیف الدین ابو بکر عادل کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا کامل بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ بڑا جلیل القدر حاکم تہا
رعب اسکا تمام رعایا پر اسقدر تہا کہ لوگ اسکے سایہ سے ڈرتے تہے رائے صائب اسکی امور سلطنت
مین ایسی تہی کہ کبہی خطا نہ جاتی ہر ایک کام یہہ اپنی عقل کی رہنمائی سے کرتا تہا کسی سے مشورہ لیتا
نہ تہا اور نہ کسی کی بات پر اسکو اعتبار تہا اپنی ہی کوشش اور اہتمام سے ہر ایک کام کو بہ انجام پہونچاتا
تہا بیس برس تک اس نے بادشاہت کی ۶۳۵ھ مین مرگیا ؞

الملک العادل ابو بکر ابن الکامل

اس بادشاہ نے صرف دو برس تک بادشاہت کی پہر ۶۳۷ھ مین تخت سے اوتارا گیا اور اسی غم و غصہ مین مرگیا

الملک الصالح ایوب نجم الدین

یہہ بادشاہ ملک عادل ابو بکر کا بہائی تہا بعد عزل و وفات اوسکے بادشاہ بنایا پارسائی و عالی ہمتی
و لطیف مزاجی مین یہہ ثانی نہین رکہتا تہا بڑی بڑی مسجدین اور مدرسے اور سرائین اس نے بنوائین
رعایا کا انصاف خوب کیا نو برس نو ماہ سلطنت کرکے نصارا کے ساتہ اس نے لڑائی شروع کی اور یہ
مقام المنصورہ ایسے وقت مین کہ لڑائی ہو رہی تہی بتقضائے الٰہی مرگیا اوسکا جنازہ منصورہ سے
قاہرہ مین لائے اور دو مدرسون کے درمیان جہان بادشاہ نے اپنے دفن ہونے کے لئے قبہ بنوایا

ہوا تھا دفن ہوا وفات اسکی نیدرہوین شعبان ۶۴۷ھ مین واقع ہوئی اور نام نیک اسکا ابتک زمانہ مین یادگار ہے۔

الملک المعظم توران شاہ ابن الصالح

یہہ بادشاہ صرف دو ماہ تخت پر بیٹھا بعد ازان معزول ہوکر ۶۴۸ھ مین مقتول ہوا اسکا قاتل وہ [illegible] اسکے بہادرون کا تھا

ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح

یہہ عورت نہایت عفیفہ متقیہ تھی توران شاہ کے قتل کے بعد اس نے شاہی اجلاس کیا انتظام اسکا ہر ایک کام مین لائق تعریف تھا اسکا نام بعد نام خلیفۃ العصر کے درج خطبہ ہوا اگرچہ یہہ عورت مخیرہ شریفۃ النفس و عفیفۃ الدہر تھی فضائل محمودہ بیحد و حساب اسکی ذات بابرکات مین جمع تھی مگر بعض دولتخواہ و شریر و فتنہ انگیز اسکے انتظام کے حارج ہوئے اسواسطے یہہ برضی خود سلطنت سے دستبردار ہوگئے صرف تین ماہ حکومت کی۔

الملک الاشرف موسی بن یوسف

مصر مین صرف نام بادشاہت کا اور کچھہ اسکو نصیب نہ تھا کیونکہ یہہ شخص بالکل بادشاہت کی لیاقت اور مادہ نہین رکھتا تھا اسواسطے یہہ پانچ سال کی حکومت کے بعد تخت سے اوتارا گیا اور سلاطین کردیہ ایوبی کی سلطنت پر اختتام پہونچی اور غلامان کردیہ مالک سلطنت کے ہوئے جن کو ملوک ترکیہ غلامان کردیہ کہتے ہین۔

الملک المعز عزالدین ایبک ترکمانی صالحی

ملوک ترکیہ مین سے یہہ پہلا بادشاہ ہے ملک اشرف [illegible] بعد سے ملکہ اسکو خاوند تصور کرکے بادشاہ بنایا اس نے سلطنت کو خوب رونق دی اور انتظام بہت اچھا کیا دو برس تک یہہ انکی آنکھون مین عزیز رہا بعد بہت سے حاسد جو خیرخواہ سلطان معزول کے تھے اسکی قتل کے درپے ہوئے اور یہہ نیک سیرت لائق بادشاہ اون کے ہاتھ سے ماہ ربیع الاول ۶۵۵ھ مین قتل ہوا۔

الملک المنصور علی بن ملک المعز عزالدین ترکمانی

ملک المعز کی قتل کے بعد اوسکا بیٹا وارث تخت و تاج ہوا ابتدائے سلطنت مین اسکے انتظام بہت عمدہ

کیا اور ارکین سلطنت بہی اسکی احکام کی تعمیل بدل و جان کرتے رہے آخر بہی حاسد و بدخواہ
لوگ اسکی خرابی کے درپے ہوئے اور بادشاہ اون کے ارادہ سے واقف ہوا چونکہ اسکے باپ
کی جان بہی اونہین دشمنون کی دشمنی سے تلف ہوئی تہی اس لیے بارادہ خود سلطنت چہوڑ دی اور
گوشہ نشین ہو بیٹہا دو برس تک اسنے حکومت کی ۶۵۷ھ مین تارک ہوا۔

ملک مظفر قطز معزی

ملک منصور علی کے ترک سلطنت کے بعد کوئی فرمان فرما مصر کا باقی نرہا سب کی تجویز یہہ تہی کہ
ایک طفل خورد سال کو تخت نشین کیا جائے مگر اونہین ایام مین ہلاکو خان تاتاری کا بیشمار لشکر بعد
خرابی و بربادی بغداد و خلافت بغداد کے مصر کو آیا اوسوقت مصر کے لوگ تاتاریون کے خوف
سے ترسان و لرزان تہے اور رعیت بہاگنے پر مستعد تہی امرای دربار مصر نے ملک ملک مظفر کو
تخت نشین کیا اس نے تاتاریون کے مقابلے کے لئے بہاری لشکر جمع کیا اور خود مصر سے نکلکر
تاتاریون کا رستہ جا روکا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ہزارون تاتاری مارے گئے باقیماندہ
بہاگ نکلے لاکہون روپیہ کا مال و اسباب تاتاریون کا مظفر نے لوٹا اور فتح کا نقارہ بجاتا ہوا واپس
آیا جب ایک سال گذرا تو مسمی بیبرس الملقب بظاہر جو خود بادشاہ ہونے کی خواہش رکہتا تہا
اوسکی قتل کے درپے ہوا اور فریب دیکر اوس بہادر بادشاہ کو قتل کر ڈالا یہہ واقعہ ۶۵۸ھ
کے اخیر سال مین وقوع مین آیا۔

ملک الظاہر رکن الدنیا والدین بیبرس العلائی البندقداری

مظفر کے قتل کے بعد ظاہر بیبرس بادشاہ ہوا اہل تواریخ اسکی تعریف بدرجہ نہایت لکہتے ہین
کیونکہ اس نے اپنی ذاتی شجاعت و جوانمردی کے سبب سے پے درپے فتوحات حاصل کین اور ملک
کو وسعت دی اپنی ولایت کا انتظام عجیب و غریب طور سے کیا رعایا کو اپنے عدل و انصاف و
شجاعت سے بکمال خوش رکہا یہہ بادشاہ ایک با رعب و نیک سیرت شخص تہا عقیل و معاملہ فہم یہان تک کہ
ملک گیری کے معاملات مین جو بات اپنی فراست سے زبان پر لاتا اوسیطرح وقوع مین آجاتا ستر و

برس تک اپنے بادشاہت کی آخر ستائیسوین محرم سنہ ۶۷۶ ہجری مین شہر دمشق مین فوت ہوا۔

ملک السعید محمد ناصر الدین برکتہ اللہ ولد ظاہر

ظاہر کی وفات کے بعد اوسکی بیٹے ملک سعید برکت نے تخت پایا انتظام ملک وعدالت و انصاف مین اگرچہ بہہ اپنے باپ کے قدم بہ قدم تہا مگر اسکے تخت نشینی کو ابہی پورا سال گذرنے نہین پایا تہا کہ بعض حاسد و شریر لوگ اسکی خلع سلطنت کے درپے ہوئے اور چند در چند تہمتین اسپر بنائین چنانچہ ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۷۸ مین بہہ تخت سے اوتارا گیا۔

الملک العادل بدر الدین سلامش

اس بادشاہ نے صرف چار ماہ سلطنت کی بعد ارکین دربار کی آپس مین نا اتفاقی پیدا ہوئے اور بہہ سنہ ۶۷۸ مین تخت سے بیدخل ہوا۔

ملک المنصور ابو المعالی قلاؤن الصالحی النجمی الالفی

عادل بدر الدین کے بعد اس بادشاہ نے سلطنت پائی اسکے وقت بڑی بڑی فتوحات ظہور مین آئین اور مملکت وسیع ہوگئی اگرچہ صورت اس بادشاہ کی مہیب تہی مگر حلم و رحم اسکی مزاج پر غالب تہا لڑائی کے وقت بہہ بذات خود میدان مین تلوارین مارتا دشمنون کے سر سے گردن اوتارتا گیارہ برس اسنے بکمال انتظام سلطنت کی آخر ماہ ذیقعد سنہ ۶۸۹ مین مر گیا۔

ملک الاشرف صلاح الدین خلیل بن قلاؤن

ملک منصور کی وفات کے بعد اوسکا بڑا بیٹا اشرف تخت نشین ہوا ترکیہ بادشاہون مین ایسا بہادر بادشاہ اور کوئی نہ تہا جوانمردی و مردانگی اسکی ذاتی اوصاف تہے خوش خلقی و نیک خوئی مین طاق اور عدالت و انصاف مین شہرۂ آفاق تہا مگر باوجود اس خوش انتظامی کے چند شریر اسکی قتل کے درپے ہوئے اور بہہ بہادر بادشاہ بائیسوین محرم سنہ ۶۹۳ مین مقتول ہوا۔

ملک الناصر محمد بن قلاؤن

اشرف کی قتل کے بعد ملک ناصر اوسکا بہائی بادشاہ ہوا سلطنت پاکر اسنے خوب انتظام کیا

مگر جب اوس نے دیکہا کہ اراکین دربار سب کے ساتہہ دل سے صفا نہیں ہیں تو وہ سلطنت سے دست بردار ہوا مگر لوگون نے اوسکو نہ چہوڑا اور دوبارہ تخت پر بٹہلایا اور دس سال تک اس نے بڑی ناموری کے ساتہہ حکومت کی پہر تیسری بار تارک الحکومت ہو کر کرک کے ملک کی طرف چلا گیا جب وہان سے واپس آیا تو مصر والون نے پہر اسکو تخت نشین کیا آخر تینتیس برس کی بادشاہت کے بعد ۷۴۱ھ میں مر گیا کل زمانہ اسکی سلطنت کا چوالیس برس پچپن روز شمار ہوتا ہے۔

ملک العادل کتبغا منصوری

اس بادشاہ نے ناصر کے ترک سلطنت کے بعد دو برس تک مصر کی حکومت کی تہی پہر یہہ معزول ہوا اور ناصر دوبارہ بادشاہ بنا اسیطرح ناصر کے دوسری مرتبہ کے سلطنت کے وقت منصور حسام الدین لاجین منصوری بادشاہ ہوا تہا وہ بہی دو برس سلطنت کر کے مقتول ہوا تیسری مرتبہ جب ناصر نے سلطنت چہوڑی تو مظفر رکن الدین بادشاہ بنا اور ایک سال کے بعد مقتول ہوا ناصر کے انتقال کے بعد منصور ابو بکر ناصر کا بیٹا دو ماہ تک پہر ملک اشرف دوسرا بیٹا ناصر کا آٹہہ ماہ تک بادشاہ رہکر نکالا گیا پہر ناصر احمد تیسرا بیٹا ناصر کا ایک سال تک بادشاہ رہکر مقتول ہوا پہر ملک صالح اسمٰعیل جو تہا بیٹا ناصر کا دو ماہ بادشاہ رہکر مر گیا پہر ملک کامل شعبان پانچوان بیٹا ناصر کا ایک سال ایک ماہ بادشاہ رہکر جلا وطن ہوا پہر ملک مظفر حاجی چہٹا بیٹا ناصر کا بادشاہ ہوا اور ایک برس آٹہہ ماہ کے بعد دربار میں علما و فضلا کے حکم سے مقتول ہوا پہر ساتوان بیٹا ناصر کا ناصر حسن بادشاہ بنا اور تین برس سلطنت کر کے تخت سے اوتارا گیا پہر آٹہوان بیٹا ناصر کا صالح ملک فرمان فرما ہو کر دو برس کے بعد تخت سے معزول ہوا پہر نوان بیٹا ناصر کا منصور محمد دو برس تین ماہ سلطنت کر کے محبوس ہوا پہر ملک شعبان ابو حسین دسوان بیٹا ناصر کا بادشاہ بنا اس بادشاہ کی شجاعت اور شہامت ضرب المثل ہے وہ علما کی مجلس کو بہت پسند کرتا تہا حدود شرعیہ سے کبہی تجاوز نہیں کرتا تہا چودہ برس اس نے بادشاہت کی اور ماہ ذیقعد ۷۷۸ھ میں مخالفین کے ہاتہہ سے قتل ہوا پہر ملک منصور

ملک شعبان کا بیٹا باپ کے تخت پر بیٹھا اور پانچ برس سلطنت کر کے مرگیا پھر **ملک صالح حاجی بن**
اشرف شعبان تخت پر بیٹھ کر بعد حکومت دو سال نو ماہ کے بسبب نفاق اراکین دربار کے خود ہی
سلطنت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الظاہر برقوق** بادشاہ ہوا اس نے سولہ سال چار ماہ
چند روز سلطنت کی اور مرگیا اسکے وقت انتظام سلطنت کا اچھا رہا اور مفسدون و شریرون
کو موقع شر انگیزی کا نہ ملا اس سبب سے اس نے سولہ برس تک بکمال آرام بادشاہت کی اوسکے بعد
ملک الناصر ابو سعادت برقوق ملک ظاہر کا بیٹا تخت نشین ہوا اسکے وقت تیمور شاہ بادشاہ
مصر پر حملہ آور ہوا اوس نے سلطنت کا خزانہ و مال لوٹ لیا ناصر کی فوج نے اگرچہ اوسکا سخت مقابلہ کیا
مگر آخر شکست کھائی بعد چلے جانے تیمور کے آپس مین اراکین دربار کے فساد شروع ہوا اس لیے
اس نے سلطنت سے استعفا دیا مگر اراکین نے منظور نہ کیا اور یہہ بادشاہ قایم رہا اور سات برس تک
فرمان فرما رہا بعد اوسکے شہر دمشق مین مخالفون کے ہاتھ سے بری طرح سے مارا گیا یہہ واقعہ ۸۱۵ھ
صفر کے مہینے مین واقع ہوا اوسکے بعد **ملک المنصور** عبد العزیز بن برقوق بادشاہ ہوا
بعد تخت نشینی اسکا بھائی اسپر حملہ آور ہوا اور یہہ بھاگ کر اسکندریہ مین چلا گیا اور **ملک المؤید**
ابو منصور شیخ المحمود ظاہری بادشاہ ہوا اور دو برس پانچ ماہ سلطنت کے اور مرگیا پھر
ملک المظفر احمد ابن المؤید نے سلطنت پائی یہہ تخت نشینی کے وقت دو برس کا لڑکا تھا
اور مختاری امیر ططر کی تھی سات ماہ کے بعد یہہ مرگیا اوسکے بعد **ملک الظاہر ططر ابو الفتح**
فرمان فرما ہوا اس نے تین ماہ تین یوم سلطنت کی اور مرگیا یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت تھا مگر اسکی
عمر نے وفا نہ کی اوسکے بعد **ملک الصالح محمد بن ططر** سلطان ہوا اور چار ماہ سلطنت
کر کے بسبب نفاق درباریون کے حکومت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الاشرف ابو النصر** نے
سلطنت پائی یہہ بادشاہ مصر کے بڑے بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے عدل و انصاف مین
مشہور تھا قرآن شریف کے سننے کا اسکو کمال شوق تھا اکثر اوقات صائم الدہر رہتا تھا اور کو
کہاتا نہ کہتا تا جزیرہ قبرص اس نے فتح کیا سولہ برس تک اسنے بادشاہت کی پھر اپنی موت سے

سنہ [illegible] مین مرگیا پہر ملک عبد العزیز ابو المحاسن بادشاہ ہوکر خود ہی لیچند روز کے حکومت سے بیزار ہوا پہر **ملک الظاہر ابو سعید** نے سلطنت پائی یہہ بادشاہ جامع اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ تہا چودہ برس چہہ ماہ تک اسنے حکومت کی سنہ [illegible] مین مرگیا پہر **ملک المنصور عثمان ابو السعادت** نے بادشاہ ہوکر چالیس روز تک حکومت کی اور معزول ہوا پہر **ملک الاشرف ابو النصر** نے تخت پایا اسکے وقت مملکت مصر کو کمال رونق ہوئی یہہ بادشاہ کثیر العطا قلیل ... خلق و مروت تہا آٹہہ برس دو ماہ اسنے بادشاہت کی آخر پندرہوین جمادی الاول سنہ [illegible] مین مرگیا پہر اسکا بیٹا **ابو الفتح** بادشاہ ہوا اور پانچ ماہ چار یوم حکومت کرکے تخت سے اوتارا گیا پہر **ملک الظاہر ابو سعید خوش قدم** ناصری نے تخت پایا اور چہہ سال و ماہ سلطنت کرکے سنہ [illegible] مین مرگیا پہر ملک ظاہر ابو سعید ... ملک ... سلطنت بنا پچاس یوم تک سلطنت کرکے معزول ہوا اور ابو سعید تمربغا اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور دو ماہ تک فرمان فرما رہا اسکے بعد

ملک الاشرف ابو النصر ظاہری

فرمان فرمائے مصر ہوا اس بادشاہ نے سلطنت کا کام بڑی عقلمندی و دیانت داری سے کیا رعیت اس سے نہایت راضی رہی اسنے بہی رعایا کے ساتہہ بڑے بڑے سلوک کیئے بڑی بڑی مسجدین اور خانقاہین اور مدارس اسنے بنوائی اور انتیس سال چار ماہ بادشاہت کی اس عرصہ مین کسیطرح کا ظلم اسنے کسی پر نہ کیا آخر اپنی موت سے فوت ہوا ستائیسویں ماہ ذیقعد سنہ [illegible] مین مرگیا اسکے مرنے کا رعایا کو کمال افسوس ہوا کہ ایسا بادشاہ اس خاندان مین تو کوئی نہیں ہوا تہا اور نہ پہر پیدا ہونیکی امید تہی

ملک الناصر محمد ابو السعادت بن ملک الاشرف

باپ کے تخت پر بیٹہا اور عیش و عشرت مین ایسا مصروف ہوا کہ حکومت و سلطنت کی اسکو خبر نہ رہی آخر دو برس چہہ ماہ کی حکومت کے بعد مقتول ہوا اوسکے بعد **ملک اشرف قالقرہ** جو پہلے سپہ سالار تہا بادشاہ بنا مگر دشمنون نے ایسا پوشیدہ اوسکو قتل کیا کہ اوسکا کچہہ حال نہ کہلا کہ وہ کہان گیا بعد ازان **ملک ظاہر ابو یوسف قانصوہ** بادشاہ ہوکر ایک سال آٹہہ ماہ فرمان فرما رہا اوسکی بدخویون سے تنگ آکر فوج نے اوسپر حملہ کیا اور وہ بہاگ کر مصر کے علاقہ سے نکل گیا پہر **ملک اشرف جنبلاط**

بادشاہ ہوا اور ایک سال کی حکومت کے بعد جلاوطن کیا گیا پھر الملک العادل سیف الدین طومان بائے
نے بادشاہت پائی مگر چار ماہ کی حکومت کے بعد مخالفین نے اسکو قتل کر ڈالا پھر

الملک الاشرف ابو النصر قانصوہ الغوری

فرمانفرما ہوا یہ بادشاہ بڑا سخت دل ظالم ہوا ہے ہزاروں بندگان خدا کو اس نے سخت ایذا دی پندرہ برس
تک اس نے سلطنت کی پھر سلطان سلیم اول عثمانی شہنشاہ روم نے اسپر یورش کی اور پکڑ کر قتل کر ڈالا اسکے بعد

الملک الاشرف طومان بائی

تخت سلطنت پر بیٹھا یہہ برادرزادہ قانصوہ غوری کا تھا سلطان سلیم عثمانی نے اسپر بھی یورش کی
اور مصر سے بے دخل کر کے یہہ حال کیا کہ کوئی شخص دعویدار سلطنت اس خاندان میں نہ رہا طومان بائی
آخری بادشاہ اس خاندان کا گذرا ہے اسکے بعد سلطنت مصر کی متعلق و زیر حکومت سلطنت روم ہو گئی

پندرہواں چمن۔ سلاطین فرقہ ملاحدہ کے ذکر میں جو ولایت قہستان میں حاکم و فرمانفرما رہے

اصل میں یہہ فرقہ ایک شاخ فرقہ شیعہ سبعیہ اسماعیلیہ کے شمار کیا گیا ہے اور بانی اس خاندان اور فرقہ
کا ایک شخص حسن نام تھا جسکو حسن صباح حمیری کہتے تھے حسن کا باپ علی بھی شیعہ مذہب تھا پہلے وہ
رے میں رہتا تھا وہاں سے قم میں آیا تھا وہاں قیام رکھکر شہر قم کو گیا قم سے پھر رے میں آکر
قیام پذیر ہوا چونکہ وہ شیعہ مذہب رکھتا تھا جہاں وہ جاتا تھا لوگ اوسکی صورت سے بیزار ہو جاتے تھے
ابو مسلم حاکم رے نے بھی جب سنا کہ وہ شیعہ تبرائی ہے تو اوسکی بھی اسکے ساتھ سخت عداوت ہو گئی
اور اسکو اپنی جان کا اندیشہ دامنگیر ہوا ناچار اس نے پھر رے کو چھوڑا اور نیشاپور میں آیا یہاں آکر
اوس نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور واسطے دفع کرنے مظنہ شیعہ پن کے حسن اپنے بیٹے کو اوس نے
امام موفق نیشاپوری کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی کہ آپ حسن کو علوم دینی پڑھائیں اور خود گوشہ گزین
ہو کر عبادت میں مشغول ہوا حسن مذکور نے ہمراہ نظام الملک طوسی اور عمر خیام کے مدرسہ نیشاپور میں امام

موفق کی خدمت مین تعلیم پائی ایک دن حسن کے باپ علی نے یہہ پیشین گوئی کی کہ نظام بڑی دولت
و حکومت کا مالک ہوگا اور عمر خیام بھی بڑے مدارج علم و فضل کو پہونچیگا اور حسن اوسکا بیٹا ظاہری
باطنی رتبہ کا مالک ہوگا یہہ بات سنکر ان تینون نے آپس مین عہد و پیمان کر لئے کہ ہم تینون مین سے
جو شخص پہلے صاحب مرتبہ ہو وہ دوسرے کے ساتھہ مروت و احسان پیش آئے اور اپنی دولت و
حشمت مین باقی دونو کو شریک و سہیم سمجھے اتفاقاً سب سے اول نظام درجۂ اعلی پر پہونچا اور شاہان
سلجوقی کے دربار مین اوسکو وزارت ملی اور خواجہ نظام الملک خطاب ملا یہہ حال سنکر پہلے عمر خیام اوسکے
پاس گیا اور نظام الملک نے حتے الامکان اوسکی خوبی و بہبودی مین دریغ نہ کیا حسن نے جب نظام الملک
کی ترقی کا حال سنا منتظر رہا کہ وہ مجھکو خود اپنے پاس طلب کریگا آخر وہ خود نظام الملک کے پاس گیا
اور ملاقات کی پہلے وہ کچھہ متوجہ نہوا تب سے اوسکو ملامت کے اور اقرار کی وفا پر کچھہ کہا آخر نظام الملک
حسن کو بادشاہ کے روبرو لے گیا اور اوسکے علم و فضل کی تعریف کی اور عہدہ دیوانی دفتر کا دلوایا
مگر یہہ بھی بادشاہ کو خبر دی کہ یہہ شخص کم حوصلہ اور مزاج کا ہلکا ہے اسکی بات پر چندان اعتبار نچاہیے
چند سال کے بعد جب بادشاہی دربار مین رسوخ پالیا تو بادشاہ کی خدمت مین عرض کی کہ نظام الملک
وزیر لاکھون روپیہ ہر روز فقرا و غربا و شاہی اہلکارون پر تقسیم کرتا ہے شاہی خزانہ اس نے خالی
کر دیا ہے دربار کے سب اراکین اسی کا کلمہ پڑھتے ہین اگر یہہ چاہے تو بادشاہ کو معزول کرکے خود
تخت نشین ہو سکتا ہے اس سے حساب لیا جائے تو کروڑون روپیہ باقیات کے خزانہ مین داخل ہونے
یہہ بات سنکر بادشاہ کا مزاج وزیر کیطرف سے متغیر ہوگیا اور حکم دیا کہ کاغذ حساب کا حسن تیار کرے
پھر تو بدی کرنے پر مستعد ہوگیا نظام الملک کے سب اہلکار اس نے دفتر سے نکلوا دیے اور چند ماہ کے
عرصہ مین کاغذ حساب تیار کیا ایک تودہ کاغذات بنا کر بادشاہ کے پاس لے گیا چونکہ بدخواہ کا آخر بد ہوتا ہے
جسروز یہہ کاغذ حساب کا لیکر بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ دریا کے کنارے پر مچھلی کا شکار کھیل رہا تھا
حسن نے دفتر دریا کے کنارے جاکر کھولا اور چاہتا تھا کہ اوٹھوا کر شاہی خیمہ مین لیجائے سو اتفاقاً ہوا
ایسی آئی کہ تمام دفتر کے اوراق اوڑ کر دریا مین جا پڑے اور حسن منہہ دیکھتا رہ گیا اتنے مین

شاہی چوبدار آیا اور حکم دیا کہ بادشاہ دفتر کا حساب طلب کرتے ہیں اوسوقت بیچارا تھا اور وہ جا کر
بہت عذرات کئے مگر بادشاہ نے ایک نہ مانی اور کہا کہ تو کاذب ہے ناحق وزیر کی عزت میں فرق ڈالتا ہے
چونکہ اراکین دربار سب اس کے دشمن تھے سب نے اسکی بابت کو ہنسی میں اڑا دیا اور بادشاہ نے بیعزت
کر کر اسکو دربار سے نکلوا دیا اور وزیر کو خلعت فاخرہ بخشا وہان سے ذلیل ہوکر یہہ اصفہان میں آیا اور
ابوالفضل نام ایک امیر کے پاس سکونت اختیار کی ایک روز ابوالفضل کے روبرو اس نے تقریر کی کہ اگر
دو یا تین سچے اور جانی دوست میری رفاقت میں ہوتے تو میں ایک روز میں ملک شاہ سلجوقی کی
بادشاہت اور نظام الملک جیسے دہقان وزیر کی وزارت زیر و زبر کر دیتا یہہ تقریر سنکر ابوالفضل نے
جانا کہ اس شخص کے دماغ میں خلل آگیا ہے اسکا علاج کرانا واجب ہے چنانچہ دوسرے روز اوس نے
طبیب کو بلایا اور حسن کے معالجہ کے لئے حکم دیا حسن یہہ حال دیکھکر نہایت ناراض ہوا اور کہا کہ میرے
دماغ میں خلل نہیں ہے بلکہ میں راست اور درست کہتا ہون اور میں ایسا کر سکتا ہون امیر نے
جواب دیا کہ ہماری رائے میں تمکو دماغی خلل ہے جو تم ایسی نادانی کی تقریر کرتے ہو دو تین ہیون
کی رفاقت سے تم ایسے بادشاہ کی بادشاہی جو حلب سے لیکر کاشغر تک سلطنت کرتا ہے اور ایسے
وزیر کی وزارت جو مختار کل و مدار المہام اوس بادشاہ عالیجاہ کا ہے ایک دن میں کیونکر زیر و زبر
کر دوگے اور اون کی جگہہ خود بادشاہ بنجاؤگے بہرحال تمہارا علاج ہو تو مناسب ہے جب امیر نے
اسکو جانا کہ یہہ پرگو و فضول آدمی ہے تو اسکو کچھہ دیکر وہان سے رخصت کر دیا وہان سے یہہ مصر میں
آیا اور اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کر کے یہہ خلیفہ مستنصر باللہ اسماعیلی کے دربار میں حاضر ہوا اور اپنے
زہد اتقاد دیر سے بادشاہ کو بکمال خوش کیا اور بڑا بھاری روزینہ اپنے واسطے مقرر کرا کے مذہب
اسماعیلیہ کا داعی و ہادی مقرر ہوا پھر تو یہہ بر سر منبر اسماعیلیہ مذہب کے ہدایت لوگون کو کرتا
آخر جب مستنصر نے اپنے بیٹے نزار کو ولیعہدی کا خلعت پہنایا اور لوگ ناراض ہوئے تو خلیفہ نے
دوسرے بیٹے احمد المستعلے باللہ کو ولیعہدی دی اور نزار کو ولیعہدی سے محروم کیا
تو حسن نزاریہ فرقہ کا حامی بنا اور کہا کہ امام کا حکم وہ سند ہے جو پہلے جاری ہو چکا ہو خلافت

دامامت بیشک نزار کا حق ہے چونکہ امیر الجیوش خلافت کا بہی فرزند نزار یہ کیطرف تہا دونون نے ملکر چاہا کہ شورش برپا کرین اور نزار کو ولیعہدی دلوادین یہہ ارادہ حسن کا خلیفہ پر کہل گیا اور اوس نے ناراض ہو کر حسن کو قلعہ دمیاط مین مقید کر دیا اتفاقاً جس رات یہہ قید ہو کر قلعہ مین گیا اوسی رات کو قلعہ کا ایک مضبوط برج خود بخود گر پڑا لوگون کو یقین ہو گیا کہ حسن کی کرامت سے یہہ مضبوط برج مسمار ہو گیا ہے خلیفہ نے اسکا وہان رہنا مناسب نجانا اور حسن کو ایک جہاز مین سوار کرکے افریقہ کی مغرب کیطرف جلاوطن کر دیا اتفاقاً اوسوقت کہ حسن جہاز پر سوار تہا دریا مین طوفان آگیا قریب تہا کہ جہاز غرق ہو جاے جہاز پر جو اور لوگ سوار تہے سب گہبرا گئے اور مارے خوف کے سب کا رنگ زرد ہو گیا سواے حسن کے کہ اوسوقت بہی لوگون کو دیکہہ کر ہنستا تہا ناخدا نے یہہ حالت دیکہکر حسن سے پوچہا کہ تمام لوگ جو جہاز پر سوار ہین موت کے پنجہ مین گرفتار ہین اور تم ہنستے ہو یہہ کیا ہنسنے کا موقع ہے حسن نے جواب دیا کہ مجہکو امام برحق نے کہہ دیا ہے کہ اس طوفان سے کچہہ اندیشہ نکر جہاز صحیح وسالم منزل مقصود پر پہونچ جائیگا کسیکا نقصان مال یا جان کا نہین ہوگا اتفاقاً ایسا ہی وقوع مین آیا کہ ایک ساعت کے بعد طوفان فرو ہو گیا سب لوگ جو جہاز پر سوار تہے حسن کی کرامت کے معتقد ہو گئے ناخدا نے حسن کی خواہش کے بموجب شام کی حدود مین حسن کو پہونچا دیا حسن جہاز سے اوترکر پہلے حلب مین آیا پہر بغداد کو گیا پہر اصفہان کیطرف گردش کی اور جہان جہان پہونچا لوگون کو ترغیب دیکر اپنے عقائد کی تعلیم اور نزار کی امامت کی تلقین دیتا رہا یہان تک کہ ہزارون آدمی اسکی بیعت مین آگئے چنانچہ عراق و آذربائیجان کے علاقون مین بہت سی خلقت اسماعیلی نزاری مذہب مین داخل ہو گئے اور بہت کامل شاگرد اپنے اوسنے قلعۂ الموت و قلعون قہستان وغیرہ علاقون کیطرف روانہ کئے اور اس مذہب کا نام اوسنے ملت حسناشین رکہا بہت سی گردش اور سیر کے بعد خود ہی حسن قلعہ الموت کے پاس مقیم ہو کر اپنے زہد و ورع و تقوی سے لوگون کو اپنی طرف راغب کیا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ جو فوج قلعہ الموت مین شاہ سلجوقی کیطرف سے مامور تہی اور میر مہدی علوی نام ایک قلعدار اونپر حاکم تہا سب کے سب اسکے مرید ہو گئے آخر ماہ رجب ۴۸۳ھ مین فوج مامورہ قلعہ نے چاہا کہ حسن جسکا خطاب

اوسوقت مولانا مہدی مقرر ہو چکا تہا قلعہ کے اندر رہا کرے اور وہ تمام فوج حسن کے پاس آئی اور بڑی
عزت کے ساتہہ حسن کو قلعہ مین لے گئے جب یہہ قلعہ مین پہونچا قلعدار کی حکومت کو قلعہ مین فروغ نرہا
اور حسن نے قلعدار کے پاس یہہ التماس کی کہ اِس قلعہ کی متعلقہ زمین مین سے ہمکو اسقدر زمین قیمتاً جسپر ایک
چمڑا گائے کا محیط ہوسکے تین ہزار دینار سرخ کی عوض مین دیدو قلعدار فریب مین آگیا اور بیعنامہ
لکہدیا حسن نے اوس ایک گائے کے چمڑے کا اسقدر باریک رشتہ نکالا کہ وہ رشتہ تمام قلعہ کو محیط ہوگیا
بعد اِسکے ایک رقعہ حسن نے مظفر نام ایک اپنے دوست کے نام لکہا کہ مین نے تین ہزار دینار کو قلعہ الموت
قلعدار سے خرید کرلیا ہے تم یہہ دینار قلعدار کو دیدو چنانچہ مظفر کے آدمیون نے تین ہزار دینار قلعدار
کو دیکر قلعہ سے باہر نکالدیا جب قلعہ حسن کے ماتحت اور قلعہ کی فوج مرید ہوگئی تو اوس نے اپنی حکومت اور
مذہب کو پہیلایا تمام رودبار اور قہستان کا علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا پینتیس ۳۵ برس تک حسن نے حکومت
کی اصل مین مذہب حشاشین کا بہی اسماعیلی مذہب تہا اور وہی تعلیم تہی مگر حسن نے اوس مین تغیر و
تبدل بہت کردئی تہی بجاے ۹ درجہ کی تعلیم کے اِس نے سات درجہ مقرر کئے اور ایک فرقہ فدائے
نزاری کا قرار دیا جنکو یہہ تعلیم دی گئی تہی کہ وہ اپنی جان کو کچہہ چیز نہ سمجہین حتے الامکان اوس شخص کو
جو اپنے مذہب کے برخلاف ہو قتل کرکے بہشت حاصل کرین یہہ لوگ شیخ الجبل یعنے حسن صباح کو تمام
دنیا کا مالک جانتے تہے اوس کے حکم کو خدا کا حکم تصور کرتے تہے گویا جو شخص اوس سے پہرا وہ خدا سے
پہرا ان فدائیون کا لباس سرخ دستار سرخ کمربند اور تمام لباس سفید ہوتا تہا ہاتہہ مین تیر یا چہری
رکہتے تہے ان لوگون کو شراب پینے زنا کرنے کی اجازت تہی تکالیف شرعی سب اون کے
سر سے اوٹہادی تہی اور حکم تہا کہ یہہ لوگ دو وقت بہنگ پئین اور بہنگ پلاکر اوسکے نشہ مین
اونکو بہشت کے جلوے دکہلائے جاتے تہے اور محض بسبب کثرت بہنگ پینے کے انکا خطاب حشاشین
مقرر ہوا تہا کیونکہ حشیش لغت مین بہنگ کو کہتے ہین اور حشاشین بہنگ پینے والون کو اس گروہ
کے لوگون نے ہزارون مسلمان بنظر حصول ثواب کے قتل کرڈالے اور بسبب انکی بیدینی اور بے رحمی
کے علمائے اہل سنت نے اونکو ملاحدہ کا خطاب دیا خواجہ نظام الملک وزیر ملک شاہ سلجوقی کا

جسکے ساتھہ حسن کی کمال عداوت تھی ایک فدائی نزاری کے ہاتھہ سے قتل ہوا بلکہ ملک شاہ سلجوقی
کو بھی کسی فدائی نے زہر دیکر شہید کیا تمام ملک شام میں حشاشین کا مذہب پہیل گیا قلعہ طرابلس کا بھی
حشاشین نے فتح کیا سلطان سنجر سلجوقی نے بھی آخر فدائیون کے پوشیدہ حملون سے ڈرکر صلح کو غنیمت
جانا غرض حسن صباح نے ہزارون مسلمانون کو گمراہ کرکے کندہ دوزخ بنایا آخر ماہ ربیع الآخر ۵۱۸ھ
میں جہنم واصل ہوا آخر وقت اپنے مریدون کو جمع کرکے آخری ملاقات کی اور اوسیوقت مرگیا۔

کیاہ بزرگ امید

حسن صباح بانی مذہب کے مرگئے کے بعد اوسکی وصیت کے بموجب کیاہ بزرگ امید شیخ ابجیل جانشین
ہوا اور وزیر ابو علی نزاری قرار پایا اسکے وقت فدائی لوگون نے ولایتون مین دہوم مچا رکھی تھی
صدہا آدمی اونکی خونخوار تلوارون سے مارے جاتے تھے اور جاسوس ہزارون جابجا مقرر تھے
ابوہاشم نام ایک سید نے گیلان مین خروج کیا اور ظاہر کیا کہ مین امام برحق ہون جو شخص میرا مطیع
ہوگا بہشت پائیگا بزرگ امید نے اوسکو کہلا بھیجا کہ اس خطرناک دعوی سے باز آؤ ورنہ قتل ہوگا
یہہ خبر سنکر وہ غضب مین آیا اور جواب نامہ مین کلمات سخت اسکے نسبت لکھے بلکہ گالیان دین
بزرگ امید نے اوسپر لشکر کشی اور گیلان پہونچکر کئی لڑائیان لڑا آخر ابوہاشم پکڑا گیا اور بزرگ امید
نے اوسکی مشکین باندہکر زندہ آگ مین ڈلوا دیا پہر سلطان محمود چچا اور جانشین سلطان سلجوقی سنجر
کا قلعہ الموت پر چڑہ آیا حشاشین نے بڑے بڑے مقابلے اوسکے ساتھہ کئے آخر شکست کہائی اور قلعہ
سلطان محمود کے قبضہ مین آگیا جب بادشاہ اپنی فوج اور قلعدار وہان چھوڑکر واپس گیا حشاشین
نے پہر قلعہ فتح کرلیا بعد وفات سلطان محمود کے حشاشین تمام ولایت قزوین مین پہیل گئی یہان
تک کہ بادشاہ موصل پر آٹھہ فدائیون نے اوسوقت کہ وہ نماز پڑہنے کے لیے مسجد کو جاتا تہا حملہ کیا
شاہ موصل مارا گیا اور سات فدائی اوسوقت مقتول ہوئے ایک فدائی اونمین سے جو بچ رہا
تہا کوئی روز مفقود الخبر رہا اوسکی والدہ کو خبر پہونچی کہ تیرا بیٹا بھی شاہ موصل کے حملہ مین مارا گیا
یہہ خبر پاکر اوسکی والدہ نے بڑی خوشی کی لباس تحفہ اور عطریات ملکر گہر گہر مبارکباد لیتے پہرتے

تھے اور شکرانہ ادا کرتے تھے کہ بہت خوب بات ہوئی کہ اوسکا بیٹا شہید ہوا اتنے مین اوسکو خبر
آگئی کہ تیرا بیٹا زندہ ہے یہہ اطلاع پاکر وہ کمال غمناک ہوئی سر کے بال اوس نے اوکھاڑ ڈالے
منہہ نوچ لیا اور بہت روئی صف ماتم کی بچھا کر بیٹھی اس غم مین کہ اوسکا بیٹا شہید کیون نہوا
بزرگ امید کے وقت مین بعض گروہ علماء و صلحاء و فضلاء و مشائخ اہل تسنن فدائی نزاریون کے ہاتھہ
سے قتل ہوئے ہر ایک شہر مین اون کے قتل سے شور و غل مچ گیا تہا مشکل بات یہہ تہی کہ فدائی
لوگ اپنے مذہب کو چہپا رکھتے تھے اور بڑے بڑے امیرون اور بادشاہون کے پاس نوکر تھے
جب اونکو موقع ملتا تہا اوسکو قتل کر کر بہاگ جاتے تھے چونکہ اسماعیلیہ مذاہب کے ساتھہ بہی بسبب
جانشینی نزار کے فدایون کی مخالفت تہی دسوان خلیفہ اسماعیلی بہی انہین کے ہاتہہ سے قتل ہوا خلیفہ
لنعہدا دکو بہی عین شاہراہ پر چلتے ہوئے فدایون نے قتل کر ڈالا اور اوسکے ناک اور کان کاٹ
کر لے گئے کیاہ بزرگ امید سنہ ۵۳۲ھ مین بقضائے الہی مر گیا۔

محمد ابن کیا بزرگ امید

بعد مرنے بزرگ امید کے اوسکا بیٹا محمد جانشین اپنے باپ کا ہوا اس شیخ الجبل کے وقت خلیفہ مسترشد
باللہ عباسی کو فدایون نے سنہ ۵۲۹ھ مین قتل کر ڈالا اوسکا بیٹا الراشد باللہ فوج جمع کر کے اپنے
باپ کے خون کے عوض لینے کے لئے الموت کو چلا اثنائے راہ مین دوپہر کے وقت اپنے خیمہ مین
دہوپ کے سبب سے سویا چار فدائی خیمہ کی پشت کی طرف گھس گئے اور خلیفہ کا کام تمام کر کے چلدیئے
اس قتل کی خوشی مین آٹھہ روز تک قلعہ الموت مین شادیانے بجے اور چراغان ہوئی اوسوقت
شیخ الجبل کے جاسوس گھر گھر اور کوچہ بکوچہ مامور تہی جسکو قتل کرنا منظور ہوتا تہا اوسکا نام فہرست
مقتولین مین درج ہوکر حکم اوسکے قتل کا جاری ہو جاتا تہا اور وہ فی الفور ہر ایک حیلہ سے قتل
کیا جاتا تہا یہہ بات کبہی وقوع مین نہ آتی کہ کسکا نام مقتولین مین درج ہوکر وہ بچ رہا ہو یہہ بات
صرف دشمنون کے ہی واسطے نہ تہی بلکہ بے موجب عام مسلمان بیحد و حساب قتل کئے جاتے تھے
مقتولین کا مال جو قاتلون کے ہاتہہ آتا تہا سو فی الفور شیخ الجبل کے خزانہ مین پہونچایا جاتا تہا محمد ابن

کیا بزرگ امید نے بہت روز سلطنت نہین کی تہی کہ فدایون نزاریون کی توجہ اوسکے بیٹے حسن کیطرف ہوگئے اسلئے محمد نے اپنی مرضی سے مسند حسن کو دیدی۔

حسن ثانی بن محمد بن کیاہ بزرگ امید المشہور بامام علی ذکرہ السلام

اس حسن ثانی کی نسب مین اختلاف ہے مخالف اس فرقہ کے اوسکو بیٹا محمد ابن کیاہ بزرگ امید کا جانتے ہین اور اسماعیلیہ فرقہ کے لوگ جو باشندے رودبار اور قہستان کے ہین اونکا یہہ قول ہے کہ درمیان زمانہ حسن ابن صباح موجد مذہب حشاشین کے ایک شخص معتمد موسوم ابو الحسن سعیدی ایک برس بعد وفات مستنصر باللہ علوی اسماعیلی کے مصر سے آکر قلعہ الموت مین رہا اور ایک جوان جو اولاد نزار ابن مستنصر باللہ سے لائق امامت کے تہا ہمراہ لایا اس راز پر سوائے حسن ابن صباح کے اور کوئی شخص واقف نہ تہا چنانچہ حسن صباح نے ابو الحسن کو بہت خاطر او تعظیم سے اپنے پاس رکہا اور بعد تہوڑے عرصہ کے اوسکو رخصت کردیا اور اوس جوان امام کو ایک گانو مین قریب قلعہ کے آباد کردیا امام مذکور گوشہ نشین ہوکر عبادت مین مصروف رہا اور اوسی گانو کی ایک عورت سے نکاح کرلیا جب وہ عورت امام مذکور کے نطفہ سے حاملہ ہوئی امام نے اوس عورت کو محمد ابن کیا بزرگ کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ یہہ راز کسی پر نہ کہلے اب مین جاتا ہون جب اس عورت کے شکم سے لڑکا پیدا ہو تو اوسکی تم پرورش کرنا اور عورت کو گہر مین ڈال لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ لڑکا یہہ حسن تہا پہلے لوگ اسکو محمد ابن کیا بزرگ کا بیٹا تصور کرتے رہے جب یہہ بات کہل گئی کہ یہہ امام نزاری کا بیٹا ہے تو سب کا رجوع اوسکیطرف ہوگیا یہان تک کہ محمد کو سلطنت سے جواب دیدیا اور حسن کو مالک تخت وتاج بنایا حسن کی تعظیم اندازہ سے زیادہ ہوتی تہی اور سب اوسکا نام زبان پر لانا بے ادبی سمجہتے تہے اسواسطے اوسکا خطاب علی ذکرہ السلام مقرر کردیا اس نے اپنے پیروان ملت سے تمام تکالیف شرعیہ دور کردی تہین شراب زنا لواطت سب کچہہ حلال کردیا تہا اور بر ملا کہتا تہا کہ مین نے تمکو خدا سے ملادیا ہے خدا کا خلیفہ روی زمین پر مین ہون بہشت و دوزخ سب میرے اختیار مین ہے جب ایسی اجازت امام کیطرف سے ہوگئی بچہ بازی وزنا علانیہ ہونے لگا اور جو مسلمان اوسکے

علاقہ مین رہتے تہے سب وطن چہوڑ کر چلے گئے ۱۷ تاریخ ماہ رمضان ۵۵۹ھ کو حسن نے اپنے
علاقہ کے رؤسا جمع کئے اور عیدگاہ کے مقام پر چار ممبر ایک سرخ دوسرا سبز تیسرا زرد چوتہا سفید
قایم کئے پہلے سبز ممبر پر کہڑے ہوکر کہا کہ مین امام زمان ہون سب تکالیف شرعی آج سے مسلمانون
سے اوٹہالی ہین اور احکام شرعیہ کو نیست ونابود کردیا ہے لوگون کو چاہیئے کہ خدا کی محبت
دل مین رکہین نماز روزہ حج زکوۃ عمل مین نہ لائین جو چاہین سو کرین کسی عمل کو گناہ نہ جانین بعد ازان
ممبر سے اوترکر روزہ افطار کردیا سب نے امام کے ساتہہ روزہ توڑا اور عید کیطرح خوشی کے شادیانے
بجائے اوس روز کا نام عید القیام رکہا گیا پہر سرخ ممبر پر گیا اور ایک خط جیب سے نکالکر پڑہا اوسکا
یہہ مضمون تہا کہ یہہ فرمان امام مہدی آخرالزمان کیطرف سے حسن کے نام پر ہے جو ہمارا نائب و وزیر روئے
زمین پر ہے اسکا حکم ہمارا حکم ہے اور ہمارا حکم خدا کا حکم ہے مسلمانون کو چاہیئے کہ اسکی پیروی کرین
غرض اس بیوقوف اور لعین حاکم نے ایسے ایسے احکام جاری کرکے سب کو کافر بنادیا آخر چار سال
حکومت کرکے اپنے بہائی کی عورت کے ہاتہہ سے وبقول بعضے اپنی خسر پورہ کی ہاتہہ سے مقتول ہوا
سال قتل اسکا ۵۶۱ھ ہے ۔

محمد بن حسن بن محمد بن کیا بزرگ امید

حسن ثانی کے قتل کے بعد اوسکا بیٹا محمد جانشین ہوا اور اپنے باپ کے خون کے انتقام مین بہت سے
اپنے کنبہ کے آدمی زن ومرد قتل کر ڈالے بہت سی خونریزی کی اور قواعد مذہب کے اپنی باپ کے
آئین کے مطابق جاری رکہی ہزارون مسلمانون کے خون اپنی گردن پر لیے آخر جلال الدین
اسکے بیٹے نے باپ کو زناکار وعیاش وخونریز تصور کرکے زہر دیدیا اور یہہ ملحد ۶۰۸ھ مین ہلاک ہوا

جلال الدین بن محمد بن حسن بن محمد بن کیا بزرگ امید

اپنی سلطنت کے وقت یہہ بادشاہ اپنے باپ کے مذہب اور فعال اور کردار سے بیزار ہوا اور
تائب ہوکر نو مسلم اپنا خطاب رکہا دین محمدی کے احکام اپنے جاری کئے ہر ایک قریہ اور شہر مین
مسجدین بنوائین واعظ مقرر رکہے حدیث وتفسیر کے مدرسے جاری کئے خلیفہ ناصر عباسی ومحمود

سلجوقی و خوارزم شاہ وغیرہ شاہان اسلام کے ساتھہ صلح کے حسن صباح کے عقائد کی کتابون کو جلا کر خاک کر دیا اور برملا اوسکو لعن کہنا شروع کیا اس نے سچائیت وامداد خلیفہ بغداد کے اوس کے دشمنون کے ساتھہ جنگ کی اسکے عہد مین چنگیز خان تاتاری خوارزم شاہ کی سلطنت پر متسلط ہوا اسنے بھی حسب مصلحت وقت چنگیز خان کی اطاعت منظور کی اور اپنے ملک کو تاتاریون کے تاراج سے بچایا آخر سنہ مین مرگیا۔

علاوالدین محمد بن جلال الدین نومسلم

اس بادشاہ نے تخت نشین ہو کر مذہب الحاد کو پھر تازہ کیا اپنے باپ کے مسلمان امیر سب قتل کر ڈالے اور مسلمانون مین سے جنہون نے الحاد کا مذہب پھر قبول کر لیا وہ قتل سے بچے باقی سب مسلمان تہہ تیغ ہوئے اسی کے وقت محمد ناصر محتشم حاکم قہستان کے نام سے اخلاق ناصری تصنیف ہوئی اس بادشاہ کا زمانہ بکمال ظلم وستم وبیدینی کے گذرا آخر سنہ مین حسن مازندرانی ایک امیر نے رکن الدین اسکے بیٹے کی اشارت سے اسکو قتل کر ڈالا۔

رکن الدین بن علاوالدین بن جلال الدین قہستانی

اس بادشاہ کی حکومت کو ایک سال بھی نہین گزرا تہا کہ ہلاکو خان تاتاری کی فوج اس کی سرکوبی کو آئی ہلاکو خان نے اس علاقہ مین داخل ہو کر بہت سے جنگ وجدل کے بعد قلعہ الموت فتح کیا تمام ملک ومال اپنے تصرف مین لیا اور رکن الدین بارہ ہزار آدمی تزاری کے ساتھہ قتل ہین آیا قہستانی ملحدون کی سلطنت اسکی ذات پر ختم ہوئی اور اس فرقہ کی لوگ جہان جہان تہے سب لوگون نے قتل کر ڈالے۔

سولہوان چمن سلاطین آل سلجوق کے بیان مین

اس قوم کا بزرگ دقاق نام دشت خزر مین بیغو بادشاہ کے دربار مین امیر تہا اسکے بعد سلجوق اسکے بیٹے نے بھی سپہ سالاری کا عہدہ پایا ایک روز وہ بادشاہ کے دربار مین آیا اور اپنی جگہ آ کر ...

کے غرور مین بادشاہ کے فرزندون سے مقدم ہوکر بیٹھ گیا یہہ حرکت اوسکی بادشاہ کو پسند نہ
آئی اور اوسکی گرفتاری کی فکر مین ہوا سلجوق جب بادشاہ کی اس ارادہ سے آگاہ ہوا ایک سو
سوار اور ڈیڑہ ہزار پیادہ پانسو اونٹ اور پنجاہ ہزار بکری ساتہہ لیکر وطن سے نکل آیا اور سمرقند
مین پہونچ کر طاہر کے مذہب پر مسلمان ہوگیا جند کے علاقہ مین سکونت اختیار کی چونکہ وہ علاقہ
کفار ترک کے تحت تہا اسکو منظور نہوا کہ مسلمان ہوکر کفار کا خراج گزار ہو اسلیے اوس نے ترکون
پر خروج کیا اور وہ علاقہ انکے قبضہ سے چہوڑا لیا اور یہہ حشمت بہم پہونچائی کہ اسمعیل سامانی
ایلک خان سے بہاگ کر اسکے پاس آیا اور اسکی مدد سے ایلک خان کو مغلوب کیا اسکے تین بیٹے
تہے میکائیل موسے ارسلان مشہور بیغو اون مین سے میکائیل ایلک خان کے جنگ مین قتل ہوا
اوسکے بیٹے طغرل بیگ جقربیگ دو جوانمرد بانی سلطنت کے ہوئے -

طغرل بیگ وجقر بیگ سلجوقی

سلجوق کے مرنے کے بعد یہہ دونو پوتے اسکے ریاست کے مالک ہوئے انہون نے اپنی مملکت
کو وسیع کرنے کے ارادہ پر اول قشغر پر حملہ کیا جب ایلک خان بادشاہ ماوراءالنہر انکے مقابلہ کو
آیا طغرل واپس اپنی ریاست گاہ کو آیا اور جقربیگ اپنا لشکر لیکر روم کی ولائت کو چلا گیا وہان
جاکر اس نے بہت سا ملک لوٹا اور بڑا مال لیکر واپس آیا اور پے در پے جنگ ایلک خان کے ساتہہ
کرکے بہت سا ملک اسکا دبا لیا اور خراسان مین مداخلت شروع کی یہہ خبر پاکر سلطان مسعود غزنوی
بہاری لشکر لیکر ان پر چڑہ آیا اور شکست کہائی دوبارہ مسعود نیشاپور تک لشکر لایا مگر
لڑائی کا حوصلہ نہ پایا اور واپس چلا گیا طغرل بیگ نے نیشاپور لے لیا اور سلطنت کے تخت پر
بیٹہا جقربیگ کل فوج کا سالار مقرر ہوا خطبہ وسکہ مین دونو بہائیون کے نام شامل ہوئے
یہہ خبر پاکر پہر سلطان مسعود بلخ تک آیا اور ارادہ جنگ کا کیا لیکن کامیاب نہوا آخر یہہ مہم
اور اپنے بیٹے مودود کے متعلق کرکر خود ہندوستان کو چلا گیا اور دریاے سند تک جاکر مقتول
ہوا مودود نے باپ کے جانے کے بعد ان کے ساتہہ جنگ کیا اور شکست کہا کر واپس ہوا اور بلخ

ان کے تصرف مین آگیا - اس فتح کے بعد خوارزم کے بادشاہ کو اسکے وزیر شاہ ملک نے ملک سے
بیدخل کرادیا اور وہ ان سے امداد کا خواہان ہوا انہون نے دو مرتبہ ہمہ گر اسکی مدد کی اور اسکا
ملک خوارزم شاہ کو دلادیا پہر طغرل بیگ نے دہستان و جرجان جو رے کی ولایت کو فتح کیا آذربائیجان
کے علاقہ کو لیا وہان سے روم کی ولایت پر یورش کی اور بڑے بڑے قلعے مفتوح کیے اور چاہا
کہ حج کو جلے مصر کا راستہ طغرل نے اسماعیلیہ سے پاک کرے ۴۴۸ھ مین بغداد مین پہونچا اور
اسماعیلیون پر غالب آکر خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اتنے مین طغرل کو خبر پہونچی کہ عراق عجم مین
ابراہیم نیال اسکے مادری بہائی نے شورش برپا کیا ہے اس نے اسکی سرکوبی کو مقدم جانا اور
ادہر متوجہ ہوا اسوقت امیر بساسیری نے جو میدان خالی پایا بغداد مین آیا اور بادداد
خلیفہ علوی کے خلیفہ قایم بامراللہ عباسی کو قید کر لیا طغرل نے ہمدان مین پہونچکر الپ ارسلان
بن جقر بیگ کو جو جقر بیگ کے مرنے کے بعد خراسان مین حاکم تہا مدد کو بلایا اور دونون نے
ملکر ابراہیم نیال کو قتل کیا اور اس انتظام کے بعد پہر بغداد کو مراجعت کی اسکے آتے ہی بساسیری
بہاگ گیا اور طغرل نے عبدالملک کندری کی معرفت خلیفہ قایم کو قید سے چہوڑا کر پہر خلافت
کے تخت پر بٹہلایا اور خلیفہ کی بیٹی اپنے نکاح مین لی وہان سے رے کیطرف معاودت کی
جب رے مین پہونچا ۴۵۵ھ مین ستر برس کی عمر پاکر مرگیا چہبیس سال سلطنت کی وفات کے
وقت الپ ارسلان اپنے برادرزادے کی تخت نشینی کی وصیت فرمائی -

الپ ارسلان بن جقر بیگ سلجوقی المخاطب بعضد الدولہ ابوشجاع بہادر

طغرل کی وصیت کے بموجب الپ ارسلان نے بادشاہت پائی اور وزارت خواجہ نظام الملک
کو عطا فرمائی اسکے وقت سلجوقی سلطنت کمال رونق پر آئی دریاے جیحون سے دجلہ تک اور عبادان
سے بحر محیط تک کل ملک اسکے قبضہ مین تہا ترکستان کے خان کی لڑکی اسکے بیٹے ملک شاہ اور سلطان
مودود غزنوی کی لڑکی اسکے دوسرے بیٹے ارسلان شاہ کی ساتہہ منسوب ہوئی اور اسکو خبر پہونچی
کہ قیصر روم نے چہہ لاکہہ سوار روم و روس و ارمن و یونان سے جمع کرکے یہہ ارادہ کیا ہے کہ پہلے

بغداد کو جاوے خلیفہ پر فتح پاوے پھر خراسان کو آئی سلجوقی سلطنت کو اپنے قبضہ مین لاوے
یہہ خبر پاکر سلطان نے باتفاق نظام الملک وزیر کے صرف دس ہزار سوار جان نثار ساتھہ لیکر روم کو
کوچ کیا اپنے قلت و دشمن کی کثرت کا کچھہ خیال نفرمایا جب دونو فوجون کا مقابلہ ہوا ایسی سرگرمی
کے ساتھہ لڑا کہ رومی بھاگ نکلے اور قیصر روم گوہرامین نام سلطان کے ایک غلام کے پنجہ مین گرفتار
ہوا سلطان نے اسکو تاج بخشی کی اور تابعدار بنایا اس فتح کے بعد خوارزم و خورستان وغیرہ
ولایتون کیطرف دورہ کیا ہر ایک بادشاہ سے خراج لیا آخر عمر مین سلطان ما وراء النہر کے ملک
مین گیا اور یوسف نام ایک متمرد قلعہ دار روبرو گرفتار ہوکر آیا سلطان نے اس سے باعث تمرد کا
دریافت فرمایا وہ گستاخی و بدکلامی پیش آیا سلطان نے اوسکی نسبت قتل کا حکم دیا یہہ حکم سنکر
یوسف نے خنجر کھینچ لیا اور سلطان کے مارنے کو دوڑا امراؤن نے اوسکو پکڑ لیا مگر سلطان نے حکم دیا
کہ اسکو چھوڑ دو سلطان کا ارادہ ہوا کہ اسکو اپنے ہاتھہ سے قتل کرے جب وہ نزدیک پہونچا
سلطان نے اوسکو تیر مارا مگر وہ خطا گیا یوسف نے فرصت پائی اور سلطان کو خنجر کی ضرب سے
شہید کردیا خود بھی وہان ہی مارا گیا ۴۲۱ھ مین یہہ بادشاہ پیدا ہوا بارہ سال سلطنت کرکے
دوسری محرم پنجشنبہ کے روز ۴۶۵ھ مین شہادت پائی ۔

سلطان جلال الدین معز الدولہ ملکشاہ ابن الپ ارسلان سلجوقی

اس بادشاہ نے نظام الملک وزیر کی سعی سے سلطنت پائی پہلے امیر قاورد بن چغر بیگ اسکے
چچا نے سلطنت کا دعوی کیا اور کئی لڑائیان لڑکر مقید و مقتول ہوا پھر اسکا حقیقی بھائی امیدوار
بادشاہت کا ہوا وہ بھی گرفتاری مین آکر اندھا کیا گیا جب یہہ فساد دفع ہوگئی تو اسکو کمال استقلال
سلطنت مین حاصل ہوگیا خانگی لڑائیون اور فساد کے وقت قیصر روم نے پھر مخالفت کی اسلیئے
یہہ لشکر لیکر روم پر چڑھ گیا جب دونو لشکر میدان مین آئے تو ایکروز سلطان تھوڑے سے
سوارون کے ساتھہ جنگل مین شکار کھیلتا ہوا دشمنون کے ہاتھہ گرفتار ہوگیا اسوقت حسب فہم
وقت سلطان نے اپنے آپ کو چھپایا اور دشمنون پر یہہ ظاہر ہونے نہ دیا کہ اونکی قید مین خود

سلطان آگیا ہے جب یہہ خبر نظام الملک وزیر کو پہونچی لشکر مین بادشاہ کے شکارگاہ سے
واپس آنے کی خبر مشہور کردی اور خود بادشاہ کیطرف سے صلح کا پیغام لیکر قیصر روم کے پاس پہونچا
اور مراتب صلح کے قیصر کے حسب المدعا قائم کر بیان کیا کہ کل چند سوار سلطانی فوج کے آگے لشکر
والون نے گرفتار کرلیے ہین اب جو دونو سلطنتون مین صلح قائم ہوگئی ان کو چھوڑ دینا واجب ہے مگر
قیصر نے اُن کو روبرو بلایا اور سب کے سب نظام الملک کے حوالے کر دیئے اور ان مین سے سلطان
کو پہچانا دشمن کے پنجے سے رہائی پاکر سلطان نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ رومیون پر حملہ کیا اور
فتح پائی قیصر روم پکڑا آیا اگرچہ سلطان نے اسکا قصور معاف کرکے تاج بخشی کی مگر وہ نہایت
غم و غصہ سے بیمار ہوکر مرگیا سلطان نے روم کا ملک سلیمان بن قتلمش بن اسرائیل بن سلجوق کو دیدیا شام
کی حکومت بھائی تتش کو خوارزم کی ولایت انوشتگین کو قسیم الدولہ آقسنقر کو حلب میر جقرمش
کو موصل قتمش کو دمشق رکن الدولہ خمارتگین کو فارس کی سلطنت عطا کی اور خود سلطان بغداد
مین گیا خلیفہ نے خلعت سلطانی دی خواجہ نظام الملک وزیر نے بڑا مدرسہ بغداد مین تعمیر کرایا
اور ایک جامع مسجد سلطان کی طرف سے بغداد مین تعمیر ہوئی ۴۸۵ھ مین خواجہ نظام الملک کے ساتھ
سلطان متکدر خاطر ہوگیا اسلئے کہ ترکان خاتون بادشاہ ابو النصر کی لڑکی کے پیٹ سے سلطان کے گھر ایک
خوردسال لڑکا محمود نام تھا خاتون کی مرضی تھی کہ سلطان کے بعد یہہ تخت نشین ہو اور خواجہ
نظام الملک کی تجویز اسکے برخلاف تھی اسلئے خاتون نے سلطان کا مزاج وزیر کیطرف سے مکدر کردیا
اور وزیر کے معاملات کا حساب بذریعہ تاج الملک قمی خاتون کے وکیل کے ہونے لگا اسپر بھی کفایت نہوئی
اور خاتون نے چند آدمیون قوم ملاحدہ کو کہکر وزیر کو متصل نہاوند کے شہید کرادیا یہہ واقعہ ماہ رمضان
۴۸۵ھ مین ہوا مگر بادشاہ بھی اسی مہینے مین اٹھارہ روز بعد بغداد مین بیمار ہوکر مرگیا بیس
سال سلطنت کی اڑتیس سال کی عمر پائی — خواجہ نظام الملک وزیر اس سلطنت کا بڑا باکمال
و نیکوکار صاحب علم و فضل طوس کا رہنے والا تھا علی اسکا باپ ایک مفلس نادار آدمی تھا
مگر اسنے اپنے جوہر ذاتی سے یہہ رتبہ پایا کہ کل مختاری سلطنت سلجوقیہ کی اسکے نصیب ہوئی

نزع کی حالت میں خواجہ نے یہہ قطعہ فارسی لکھہ کر بادشاہ کی خدمت میں بھیجا تھا - **قطعہ**

یک چند باقبال تو اے شاہ جہاندار
گرد ستم از چہرۂ ایام سترد م
طغرائے نکونامی و منشور سعادت
پیش ملک العرش بتوقیع تو بردم
آمد بقضا مدت عمرم بجو باآخر
اندر سفر از ضربت یک کارد بمردم
بگذاشتم آن خدمت دیرینہ بفرزند
او را بخدا و بخداوند سپردم

سلطان برکیارق بن سلطان ملک شاہ سلجوقی

ملک شاہ کی وفات کے بعد یہہ شہزادہ اصفہان میں تھا اسکی غیبت میں ترکان خاتون نے اپنے بطنی بیٹے محمود کو بغداد میں تخت نشین کردیا خلیفہ سے اسکو سلطانی خلعت دلوادیا اور پھر ایک جرار فوج اسکی گرفتاری کو مامور کی یہہ خبر پاکر یہہ امیر کرش تکین کے پاس رے میں چلا گیا اور تخت نشین ہوا ترکان خاتون بیٹے کو لیکر اصفہان میں آگئی اور برکیارق بھی بیس ہزار سوار کے ساتھہ اصفہان میں گیا اور ترکان خاتون سے پانچ لاکھہ دینار لیکر صلح کرلی اس صلح کے بعد ترکان خاتون پشیمان ہوئی اور ملک اسمعیل امیرالامرا کو بوعدہ نکاح اپنے ساتھہ ملا یا وہ بڑا لشکر لیکر برکیارق پر گیا اور لڑائی میں پکڑا گیا ترکان خاتون اس غم سے بیمار ہوکر مرگئی اسکا بیٹا محمود چیچک کے مرض سے گزرگیا اور سلطنت برکیارق پر قرار پائی اس نے پہلے موید الملک نظام الملک کے بیٹے کو وزیر بنایا پھر فخر الملک اسکے بھائی کو وزارت دی موید الملک ناراض ہوکر گنجہ میں امیر محمد بن ملک شاہ کے پاس گیا اور اسکو سلطنت کا مدعی بنا کر لے آیا جب دونو فوجیں مقابلے پر آئیں برکیارق کے امرا امیر محمد کے ساتھہ ملگئے اور برکیارق رے کو بھاگ گیا ملک محمد تخت نشین ہوا برکیارق نے رے میں جاکر پھر جمعیت بہم پہونچائی اور فوج لیکر چڑھہ آیا باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی اس میں برکیارق نے فتح پائی موید الملک پکڑا گیا اور امیر محمد نے سلطان سنجر اپنے بھائی سے مدد لے کر پھر برکیارق پر یورش کی اور دو چار مرتبہ مقابلہ و مجادلہ ہوکر باہم صلح ہوگئی ۴۹۸ھ میں برکیارق بغداد کو گیا راستہ میں بیمار ہوکر مرگیا تیرہ سال حکومت کی ۲۵ سال کی عمر پائی -

سلطان محمد بن ملک شاہ بن الپ ارسلان سلجوقی

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد ایاز اور صدقہ اسکے باپ کے غلاموں نے ملک شاہ بن برکیارق
کو دعویدار سلطنت کا بنایا اور بڑی بھاری لشکر لیکر اسپر چڑھ آئے مگر عند المقابلہ شکست کھائی صدقہ
معرکہ میں کام آیا ایاز گرفتار ہوکر قتل ہوا ملک شاہ پکڑا گیا اس فتح کے بعد سلطان بغداد میں گیا اور ملاحدہ
کے استیصال کے لیے بہت کوشش کی احمد عطاس اونکی داعی کو اوسکے ہمراہیوں کے ساتھ پکڑ کر
قتل کیا آخر ۵۱۱ھ میں مرگیا تیرہ سال سلطنت کی سینتیس سال عمر پائی اس بادشاہ نے جو نزع کی حالت میں
تین شعر تصنیف کیے وہ بطور یادگار لکھے جاتے ہیں **نظم**

بزخم تیغ جہان گیر وگرز قلعہ کشای	جہان مسخر من شد چو تن مسخر رای
بسے بلاد گرفتم بیک اشارت دست	بسے قلاع کشادم بیک فشردن پای
چو مرگ تاختن آورد شد یقین کا خر	بقا بقای خدا است و ملک ملک خدای

سلطان السلاطین معز الدنیا والدین سلطان سنجر بن ملک شاہ سلجوقی

سلطنت کے حصول کے پہلے یہہ بادشاہ خراسان کا حاکم تھا سلطنت پاکر بھی اسنے اونچاس سال
بادشاہت کی پہلے محمود بن محمد بن ملک شاہ اسکے تخت نشینی کا مانع ہوا اور شکست کھائی مگر
اسنے باوجود حصول فتح کے بھی مملکت عراق عرب و عجم اسکو عنایت کی پھر مملکت غزنی کی اسنے
قبضہ میں لاکر سلطان بہرام کو بخش دی پھر محمد بن سلیمان حاکم سمرقند باغی ہوا اور اپنے کردار کی سزا
پائی پھر سیستان و ملتان کے ملک فتح کرکر تاج الدین ابو الفضل کو دیا ماوراء النہر مفتوح حاکم
احمد خان بن محمود کو معزول کرکر نصر خان اسکے بیٹے کو تاج بخشی کی اور چونکہ اس بادشاہ نے بگفتہ
شرفی گوریان اختلافی امیر کو خراسان سے نکالدیا تھا اسکی مدد پر گورخان ترکستان کا بادشاہ
مستعد ہوا اور بیشمار لشکر لیکر چڑھ آیا اور اس نے باوجود کثرت فوج کے شکست کھائی ہزاروں
امیر و سپاہ سلطان کے قتل ہوئے اور خود جان بچاکر معرکہ سے نکل آیا تاج الدین ابو الفضل سیستان
کا امیر گرفتار ہوا لاکھوں روپیہ کا خزانہ و سامان لٹ گیا اور سلطان شکست کھاکر عراق کو چلا گیا

انہیں ایام میں ہنگامہ سلاطین غور و غزنین کا برپا ہوا اور علاء الدین حسین نے غزنی کے خاندان
کو برباد کیا امیر علی چتری خراسان میں باغی ہوا علاء الدین حسین غوری بڑا بہادر تھا لشکر لیکر خراسان
کی فتح کے ارادہ پر گیا یہہ خبر پاکر سلطان باتفاق سلطان مسعود سلجوقی کے خراسان کو آیا اور
غوریوں کے ساتھہ جنگ کرکے فتحیاب ہوا امیر علی چتری باغی مارا گیا سلطان علاء الدین حسین غوری
گرفتار ہو آیا اور کچھہ مدت قید رہ کر دوبارہ سلطنت کا تاج پایا اس واقعہ کے بعد سلطان پھر ایک
قوم کے ساتھہ لڑا اس میں بھی سلطان کو شکست ہوئی اور گرفتار ہو کر مدت تک انکے پاس رہا قوم غز
کا لشکر پہلے سلطان کو ساتھہ لیکر مرو میں آیا اور شہر لوٹ لیا پھر نیشاپور میں گیا اور قتل عام کیا
تمام خراسان غارت ہوا آخر سلطان اپنے محافظ کے ساتھہ سازش کر کر قید سے بھاگا اور شکستہ حال
کچھہ جمعیت بہم پہونچا کر مرو کو گیا دیکھا کہ شہروں کے شہر ویران پڑے ہیں اس غم و غصہ سے
بیمار ہو کر مر گیا سنہ ۴۷۹ھ میں پیدا ہوا تہتر سال عمر پائی سنہ ۵۵۲ھ میں جہان فانی سے انتقال کیا اسکے
انتقال کے بعد خراسان کی سلطنت سلجوقیہ خاندان سے جاتی رہی کچھہ ملک تو خوارزم شاہیوں
کے قبضہ میں آگیا اور باقیماندہ غوریوں نے لے لیا۔

ذکر فرقہ دوم سلاطین سلجوقی جنہوں نے ملک عراق عرب میں حکومت کی ہے سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ سلجوقی

یہہ بادشاہ بڑا نیکنام و صاحب زور ہو گذرا ہے خلیفہ بغداد نے غیاث الدین محمود یمین
امیر المومنین اسکو خطاب دیا سلطان سنجر کی دو بیٹیاں ایک دوسرے کے بعد اسکے نکاح میں
آئیں سنہ ۵۱۱ھ میں یہہ بادشاہ ہوا اسکے چچا سلطان سنجر نے دو مرتبہ اسکے ساتھہ جنگ کیا آخر صلح
ہو گئی ایک مرتبہ خلیفہ مسترشد باللہ کے ساتھہ یہہ مکدر خاطر ہو گیا اور بغداد تک چڑھ گیا آخر
صفائی ہو گئی سنہ ۵۱۴ھ میں سلطان مسعود اسکا بھائی اسکے ساتھہ معرکہ آرا ہوا اور شکست کھا کر
میدان سے جرجان کو چلا گیا اور اتابک شیرگیر سے مدد لیکر پھر آیا اور لڑائی میں پکڑا گیا محمود نے
بلحاظ برادری درگذر کیا چودہ سال بکمال استقلال اسنے سلطنت کی پندرہویں شوال سنہ ۵۲۵ھ

مین مرگیا ستائیس برس کی عمر پائی۔

سلطان طغرل بن محمد بن ملک شاہ

محمود کے مرنے کے بعد یہہ اسکا بہائی بادشاہ ہوا مگر تین سال سے زیادہ نہ جیا ۵۲۹ھ مین مر گیا۔

سلطان مسعود بن محمد بن ملک شاہ

یہہ بادشاہ بڑا سخی و جوانمرد مشہور ہے سلطان طغرل کے مرنے کے وقت یہہ بغداد مین تہا اور داؤد اسکا بیٹا تبریز مین یہہ بہت جلد ہمدان مین گیا اور تخت نشین ہوا داؤد پسر طغرل نے خلیفہ مسترشد کو اپنے ساتہہ ملایا اور فوج کشی کی عندالمقابلہ خلیفہ گرفتاری مین آیا اور بحالت قید فدائی ملحدون کے ہاتہہ سے شہید ہوا اسکے بعد خلیفہ کے بیٹے راشد باللہ نے ہنگامہ آرائی کی اور منہزم ہوکر اصفہان کو چلا گیا اور وہان جاکر ملحدون فدائیون کے ہاتہہ سے شہید ہوا سلطان نے مقتفی باللہ خلیفہ کے بہائی کو خلافت دی ابہی سلطان بغداد مین ہی تہا کہ خبر مخالفت والی فارس کی پہونچی اور سلجوق شاہ فارس کو روانہ ہوا اور وہان جاکر اوسنے فارس کے تخت پر اجلاس کیا اور بسبب مخالفت والی رے کے سلطان خود وہان گیا اور فتحیاب ہوکر تاج بخشی کی اسکے واپس ہونے کے بعد عباس والی رے نے پہر سلیمان شاہ سلطان کے بہائی کو ساتہہ ملا کر مخالفت کی سلطان نے دوبارہ وہان جاکر اپنے بہائی سلیمان کو قید کر لیا اور عباس کو متفرق کر دیا اس بادشاہ نے اٹہارہ سال سلطنت کی پینتالیس سال کی عمر پائی ۵۴۷ھ مین ہمدان کی مقام پر بیمار ہوکر مر گیا۔

ملک شاہ بن محمود بن ملک شاہ سلجوقی

اپنے چچا مسعود کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا مگر امراے دربار اسکے شراب خواری و عیاشی سے تنگ آگئے آخر خاص بک امیرالامرا نے اسکو ہمدان کے قلعہ مین قید کر دیا اور اوسکے بہائی محمد کو خوزستان سے طلب کر کے بادشاہ بنایا یہہ قید سے بہاگ گیا اور مدت تک خرابہ دا بتر پہرا کیا آخر ۵۵۵ھ مین مر گیا۔

سلطان محمد بن محمود بن ملکشاہ سلجوقی

خاص بک امیر الامراء کی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا مگر تہوڑی مدت کے بعد یہہ اس سے مکدر خاطر ہوا اور اسکو اسکے مصاحب محمد ابن یونس کے قتل کر دیا امیر اتابک شمس الدین ایلدگز و نصرت الدین نے سلیمان شاہ اسکے چچا کے اتفاق سے امیر یوش کی بیہہ متوہم ہوکر اصفہان کو چلا گیا اور سلیمان تخت نشین ہوا چند روز کے بعد اسکے دل میں بہی امراؤ کی دودلی کے سبب سے خدشہ پیدا ہوا اور پوشیدہ ہمدان سے نکل بہاگا محمد نے پہر آکر سلطنت لی پہر سلیمان بغداد کو گیا اور خلیفہ سے مدد لیکر اور اتابک ایلدگز وغیرہ کو ساتھہ ملاکر تبریز کو آیا اور آپس میں سخت لڑائی ہوئی آخر سلیمان شکست کہاکر موصل کو گیا اور سلطان نے بغداد میں پہنچ کر شہر کو محاصرہ کر لیا وہاں اسکو خبر پہنچی کہ ملکشاہ سلطان کے بہائی اور اتابک نے ہمدان پہونچکر شہر کا محاصرہ کر لیا ہوا ہے سلطان بغداد کا محاصرہ چھوڑکر ہمدان کو روانہ ہوا بغداد سے آنے کے وقت اسکی فوج اس سے منحرف ہوگئی اسباب شاہی لٹ گیا خزانہ بہرا اور کل بغدادیوں کی غارت سے بچا راستہ میں اس نے پہر اپنی فوج کو قابو میں لیا اور ہمدان پہونچکر دشمنوں پر فتح پائی آخر سات برس سلطنت کرکے بتیس برس کی عمر میں مر گیا۔

سلطان سلیمان شاہ بن ملکشاہ

اس بادشاہ نے چہہ مہینے سلطنت کے پہر بسبب شراب خوری و عیاشی کے اسکے امرا اس سے پہر گئے اور اسکو قید کرکر ارسلان شاہ کو بادشاہ بنایا اور یہہ قید میں بارہوین ربیع الاول سنہ ۵۵۶ھ کو مر گیا

سلطان ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملکشاہ سلجوقی

اس بادشاہ کے ابتداء تخت نشینی میں امیر ملک محمد سلجوقی حاکم فارس نے اور عزالدین قیماز اصفہانی نے و امیر حسام الدین انباج کے دعویدار سلطنت کا ہوا عند المقابلہ سلطان نے فتح پائی ملک محمد خوزستان اور عزالدین رے کو بہاگ گیا اسی موقع میں ملک ابخاز کا فر مستعد فساد کا ہوا اور انہوں نے سخت سخت حملے کئے سلطان لشکر لیکر اوسپر چڑہ گیا اور اسکو سخت سزا دیکر تابعدار بنایا آخر پندرہ سال سلطنت کرکر سترہوین جمادی الثانی کو بعارضہ جسمانی مر گیا تینتالیس سال کی عمر پائی —

سلطان طغرل بن ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی

اس بادشاہ کے ابتدا سلطنت مین ملک انجازہ کافر نے آذربایجان پر یورش کی اور اسکے چچا محمد بن
طغرل نے عراق پر حملہ کیا مگر یہہ دونو دشمنون کے مقابلہ مین فتحیاب رہا پہلا وزیر اسکا اتابک محمد بن اتابک
ایلدگز تہا وہ مرگیا تو اوسکا بہائی قزل ارسلان وزیر ہوا اس نے یہہ اختیار پایا کہ بادشاہ کو بے اختیار
کرکر قید کرنے کا ارادہ کرلیا بادشاہ اس سے پوشیدہ ہمدان کو چلا گیا وزیر نے تعاقب کیا اور لڑائی
مین شکست پائی اور بغداد مین جاکر بامداد خلیفہ کے پہر ہمدان پر لشکر لایا بادشاہ دوسری مرتبہ بہی فتحیاب
رہا اس فتح کے بعد سلطان آذربایجان کو چلا گیا اور قزل ارسلان فرصت پاکر ہمدان پر قابض ہوا
اور خطبہ و سکہ بسمی سنجر بن سلیمان شاہ کا جاری کردیا یہہ خبر پاکے سلطان آذربایجان سے ہمدان مین آیا اور
قزل ارسلان کے معرکہ مین شکست پاکر گرفتار ہوگیا بعد اتفاقیہ فتح پاکر قزل ارسلان نے چاہا کہ خود تخت نشین
ہو مگر تخت نشینی سے اول ہی کسی دشمن کے ہاتہہ سے مارا گیا قاتل اسکا کوئی معلوم نہوا سلطان نے قید سے
نکلکر دوبارہ سلطنت پائی اس واقعہ کے بعد امیر قتلق جو پروردہ دست قزل ارسلان کا تہا بارہ ہزار سوار
لیکر ہمدان پر چڑہ آیا اور خوارزم شاہ تکش کو اسکی لڑائی پر مستعد کیا عند المقابلہ سلطان نے امیر قتلق کو
کو قید کرلیا اور خوارزم شاہ کو بنظر مصالحت رے کا ملک دے دیا کچہہ دنون کے بعد سلطان نے امیر قتلق
کا قصور معاف کرکر اوسکی والدہ کے ساتہہ نکاح کرلیا تسپر بہی وہ اپنی شرارت سے باز نہ آیا اور اپنی
والدہ کی معرفت سلطان کے کہانے مین زہر ڈلوا دیا سلطان نے اس حال سے آگاہ ہوکر وہی کہانا
قتلق کی والدہ کو کہلا دیا اور وہ مرگئی قتلق بہاگ کر خوارزم شاہ کے پاس چلا گیا اور خوارزم شاہ سے
لشکر اسکے مقابلہ کو لے آیا سلطان اسدفعہ بہی فتحیاب رہا اور رے کا ملک دوبارا خوارزم شاہ کے
قبضہ سے چہوڑا لیا یہہ خبر پاکر سلطان تکش خوارزم شاہ بذات خود چڑہ آیا مقابلہ کے روز سلطان
طغرل شراب کی مستی کی حالت مین ایک بہاری گرز ہاتہہ مین لئے ہوئے اپنی جوانمردی کی تعریف
کرتا ہوا میدان مین نکلا اتفاقا وہ گرز اسکے ہاتہہ سے چہوٹکر اسکے گہوڑے کی لات پر لگا اور گہوڑا
لنگڑا گیا گہوڑے کے ساتہہ ہی بادشاہ بہی گرا چاہتا تہا کہ پہر اوٹہے اتنے مین قتلق نمک حرام آ پہونچا

اور بادشاہ کا سر کاٹکر اور نعش اونٹ پر لادکر خوارزم شاہ کے روبرو لے گیا اس نے اسکا سر بغداد مین ناصر کے پاس بہیجدیا اور جسم ترکے بازار مین لیجاکر لٹکوا دیا اس روز سے عراق مین تسلط خوارزم شاہی ہوگیا ۔

ذکر بالاجمال بادشاہان سلجوقی جو کرمان کی ولایت مین سلطنت کرتے رہے

پہلا بادشاہ کرمان کا قادرد بن جعفر بیگ بن میکائیل بن سلجوق ۴۳۳ھ مین تخت نشین ہوا ۴۵۵ھ مین اسنے شیراز لیا اور بادشاہت کا اختیار اٹھایا تیس سال کی بادشاہت کے بعد ملکشاہ کی قید مین آیا اور مسموم ہوا اور کرمان ملکشاہ کی حکم سے سلطان شاہ اسکے بیٹے کے حوالے ہوا اس نے بارہ سال سلطنت کی اور مرگیا پہر توران شاہ بن قادرد بادشاہ بنا اس نے تیرہ سال بادشاہت کی اور مرگیا پہر ایران شاہ بادشاہ ہوا اسکو بسبب قبول کر لینے مذہب الحاد کے پانچ سال کے بعد امرا نے مار ڈالا پہر ارسلان شاہ بن کرمان شاہ بن قادرد بادشاہ ہوا اس نے بیالیس سال حکومت کی اور ۵۳۶ھ مین مرگیا پہر اسکا بیٹا محمد شاہ چودہ سال پہر طغرل بارہ سال بادشاہت کرتا رہا اسکے بعد اسکے بیٹے ارسلان شاہ و بہرام شاہ و توران شاہ بیس سال تک آپس مین لڑتے رہے آخر بہرام شاہ نے حکومت پائی اس پر مبارک شاہ سلجوقی نے خروج کیا اس نے ارسلان شاہ بن طغرل سے مدد لی اور آپس مین سخت سخت جنگ آزمایان ہوئین آخر باہمی فساد کے سبب سے یہہ سلطنت نیست و نابود ہوگئی ۔

ذکر بالاجمال شاہان سلجوقی جو روم کی ولایت مین فرمانفرما رہے

ان بادشاہون کا حال بطور اجمال یہہ ہے کہ جب امیر قتلمش بن اسرائیل سلجوقی سلطان الپ ارسلان کے جنگ مین مارا گیا سلیمان اسکا بیٹا شام کی ولایت کے تسخیر کے لئے مامور ہوا اور اس نے ملک شام و انطاکیہ فتح کیا شرف الدین علی حلب کے حاکم پر غالب آیا اسکے مرنے کے بعد داؤد اسکا بیٹا اسی ملک کا حاکم بنا اور قیصر روم کے ساتہہ جنگ کیا رومیون نے شکست کہائی اور وہ قونیے کے تخت پر بیٹہہ کر روم مین اپنا تسلط قایم کیا بیس سال حکومت کرکے مرگیا پہر اسکا بہائی قلج ارسلان بن سلیمان نے حکومت پائی اور بسبب خلیفہ بغداد کے سلطان مسعود سلجوقی کے ساتہہ لڑنے کے لئے

بغداد کو آیا جب جابور دریا کے کنارے پہونچا اُمراے نمک حرام نے سلطان مسعود کے ساتہہ
سازش کرکے اسکو دریا مین غرق کر دیا چالیس سال تک اسنے بادشاہت کی اسکے بعد اسکا بیٹا مسعود
بادشاہ ہوا اور اونیس سال سلطنت کی بعد اسکے قلیج ارسلان اسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسکے بارہ بیٹے تہے
اسکے مرنے کے بعد غیاث الدین کیخسرو بڑے بیٹے نے سلطنت پائی مگر رکن الدین سلیمان اسکے بہائی نے
غلبہ پاکر سلطنت لے لی اور سنہ تک بادشاہ رہا پہر قلیج ارسلان ثانی اسکے بیٹے نے حکومت لی مگر سبب
خورد سالی کے امرا اونے اسکو معزول کرکر تخت سلطنت کا پہر غیاث الدین کیخسرو کو دیا اُسنے کفار پر
بڑے بڑے حملے کئے اور غزا مین شہید ہوا پہر اوسکا بیٹا عزالدین کیکاوس بادشاہ ہوا اور ایک سال
کے بعد سل کی بیماری سے مر گیا پہر اوسکے بہائی علاؤالدین کیقباد سلجوقی نے سلطنت پائے
اور چہبیس سال بادشاہت بکمال استقلال و کامرانی کی اسنے سلطان جلال الدین خوارزم شاہ کے ساتہہ
بڑے بڑے معرکے کیے اور فتحیاب رہا آخر غیاث الدین کیخسرو ثانی اُسکے ناخلف بیٹے نے اسکو
زہر دیکر شہید کر دیا اور خود بادشاہ ہوا آٹہہ سال اوسنے حکومت کی اور مغلون سے شکست کہاکر
بیمار ہوا سنہ ۶۴۴ھ مین مر گیا پہر اوسکا بیٹا رکن الدین تخت پر بیٹہا اسنے اپنے بہائی کیقباد کو بہیجکر مغلون
کی اطاعت قبول کی اسکے بعد کیخسرو اسکا خورد سال بیٹا فرمان فرما ہوا اور معین الدین وزیر مختار
بنا سنہ ۶۸۲ھ مین بمقام آذربائجان بحکم احمد خان مغل کے مقتول ہوا اور غیاث الدین مسعود بن
کیکاؤس نے سلطنت پائی و سنہ ۶۹۷ھ مین مر گیا پہر اسکا برادر زادہ کیقباد بن فرامرز بادشاہ ہوا
وہ غزان خان مغل کے جنگ مین پکڑا گیا اور سلجوقیون کی سلطنت جو روم کی ولایت مین تہی ختم ہوگئی

ستترہوان چمن سلاطین خوارزم شاہیون کے ذکر مین

ابتدا حکومت اس سلطنت کی سلجوقیہ سلطنت سے ہے اوبان کا جد نوشتکین بجز زرخرید
غلام بلکاتکین غلام سلطان ملکشاہ کا تہا اُسکے وقت طشت داری سلطان نوشتکین کے متعلق تہی
جب بلکاتکین مر گیا نوشتکین امارت کے درجہ کو پہونچا اور بسبب اسکے کہ خوارزم کی ملک کی بدنی

سلطان کے طشت خانہ کے متعلق تھے یہہ ملک اُسکے سپرد ہوا توشتگین کے مرنے کے بعد بڑا بیٹا اوس کا قطب الدین سرفراز ہوا۔

قطب الدین محمد بن توشتگین خوارزمی

سلطان برکیارق کی سلطنت اور سنجر کی امارت کے وقت قطب الدین خوارزم کا حاکم مقرر ہوا تیس برس اوسنے بکمال اطاعت و فرمانبرداری حکومت کی اور مرگیا۔

اتسز خوارزم شاہ بن قطب الدین محمد

سلطان سنجر کے وقت باہم اسکے اور سلطان کے رنجش پیدا ہوئی اور سلطان نے ماہ محرم ۵۳۳ھ مین اُسپر لشکرکشی کی یہہ بھاگ گیا اور ایل قتلق اسکا بیٹا گرفتار ہوکر گردن مارا گیا سلیمان شاہ سلطان کا بھائی خوارزم کا حاکم بنا مگر سلطان کے واپس آتے ہی اتسز پہر خوارزم مین آیا اور سلیمان شاہ کو نکالکر دوبارہ حاکم بنا ۵۳۸ھ مین پہر سلطان سنجر خوارزم مین گیا اس نے اُسکی متابعت کرلی اور نذرانہ دیکر واپس گیا مگر سلطان کی معاودت کے بعد پہر باغی ہوگیا سلطان نے صابر ادیب کو اُسکے فہمایش کے لئے بہیجا اتسز نے ادیب کو اپنے پاس رکھا اور دو اپنی غلام سلطان کی قتل کے لئے مامور کئے ادیب نے یہہ خبر پاکر سلطان کو اس حال سے اطلاع دی اور وہ دونو غلام سلطان کے حکم سے قتل ہوئے اور ادیب کو اتسز نے دریا مین غرق کرادیا ۵۴۲ھ مین تیسرے مرتبہ سلطان نے خوارزم پر چڑہائی کی اتسز نے بہت سا روپیہ دیکر سلطان کو راضی کیا اطاعت کا عہدنامہ لکھدیا مگر تیسبہی قایم نرہا اور جب سلطان قوم غز کی قید مین آیا تو اس نے سلطان کے ملک مین بڑہی دست درازیان کین آخر تیس سال سلطنت کرکر ۵۵۱ھ مین مرگیا اُنتیس سال مین سے تیرہ سال حکومت اسکے بہ متابعت اور سولہ برس بااختیار رہے۔

ایل ارسلان بن اتسز خوارزمی

اتسز کے مرنے کے بعد اس نے سلطنت پائی اور حسب التماس پسران ینغو خان دلا تیین بک کے اوپر چڑہائی کی اور والی سمرقند کو جسنے ینغو خان کو قتل کردیا تہا سزا دینا چاہا حاکم سمرقند کے امیر خزانہ کے

سے دس ہزار سوار مدد کو منگوایا مگر لڑائی نہوئی اور سمرقند کے علما نے باہم صلح کرا دی اسنے سنجار کو
اپنی تصرف مین لیا اور نیشاپور مین جاکر موید الدین وغیرہ ملازمان سلطان سنجر کو جنہون نے سلطان کے
مرنے کے بعد محمود خان سلطان کے خواہرزادے کو اندہا کر دیا تہا سخت سزا دی اور وہان ہی سنا کہ
قراختائی بڑا لشکر لا کر ارادہ مقابلہ کا کرتا ہے ایل ارسلان نے بہی یہہ خبر پاکر اپنے مقام سے حرکت
کی اور چاہا کہ اسکے رستہ کو روکے مگر راستے مین بیمار ہوا اور ۵۶۸ھ مین مرگیا چہہ برس سلطنت کی۔

سلطان شاہ بن ایل ارسلان شاہ و تکش خان بن ایل ارسلان ہر دو برادر اعیانی

ان دونو بہائیون مین سے پہلے سلطان شاہ چہوٹا بیٹا ایل ارسلان کا تخت نشین ہوا اور بڑا بیٹا
تکش خان کور خان کی لڑکی والیہ قراختائی سے مدد لیکر خوارزم پر چڑہ آیا اسکے مقابلہ سے سلطان
شاہ اور اسکی والدہ ملکہ ترکان بہاگ کر ملک موید حاکم نیشاپور کے پاس جا پہنچی اور تکش خان
۵۶۸ھ مین خوارزم مین تخت نشین ہوا ملک موید نے سلطان شاہ کو مدد دی مگر مقابلہ مین بہی
مارا گیا اور ملکہ ترکان بہی قتل ہوئی سلطان شاہ طغان بن ملک موید حاکم شادیاخ کے پاس
گیا اور مدد نپائی وہان سے غور مین پہونچا اور مقیم ہوا چند سال کے بعد جب ملکہ قراختائی اور تکش
خان کی باہم مخالفت ہو گئی تو ملکہ نے سلطان شاہ کو بلایا اور اپنے شوہر کو اسکے ساتہہ دیکر خوارزم
پر مہم کی مگر فتح نہوئی اور سلطان شاہ سرخس مین جاکر ملک دینار کا ملک اپنے قبضہ مین لایا اور طغان
شاہ پر غالب آکر اسکا ملک بہی اس نے لے لیا علحدہ حکومت قایم کر بیٹہا ۵۸۲ھ مین سلطان تکش
خراسان مین تہا اسکے پیچہے سلطان شاہ خوارزم کو گیا مگر کامیاب نہوا ۵۸۳ھ مین تکش خان نے شادیاخ
کا علاقہ اپنے تصرف مین کر لیا نیشاپور کا ملک اپنے بیٹے ناصر الدین ملکشاہ کو دیا اور خوارزم کو
مراجعت کی اسکے جانے کے بعد سلطان شاہ نے شادیاخ پر یورش کی ملکشاہ بہاگ کر خوارزم
کو چلا گیا اس نے تکش خان پہر شادیاخ کو گیا سلطان شاہ اس کے جانے سے اول مرو کو چلا گیا یہہ
بہی اسکے پیچہے مرو کو آیا اور خراسان مین اپنا تسلط جمایا اور دونو بہائیون مین مصالحت
ہو گئی تہوڑی مدت بعد پہر عداوت پیدا ہوئی تکش خان نے سرخس پر یورش کی اور فتحیاب ہو کر

سلطان شاہ کو پہر تاج بخشی کی اور خود تکش خان حسب التجا امیر قتلق اینانج بن اتابک محمد کے عراق کی تسخیر کو روانہ ہوا سلطان طغرل سلجوقی نے رے کا ملک دیکر صلح کرلی ابہی تکش خان رے مین ہی تہا کہ سلطان شاہ نے سرخس سے آکر خوارزم کا محاصرہ کرلیا اور تکش خان بہت جلد رے سے خوارزم مین آیا سلطان شاہ بہاگ کر سرخس کو چلا گیا تکش خان نے اسکا پیچہا نہ چہوڑا اور سرخس مین جاکر اسکو شکست دی سلطان شاہ اسی غم و غصہ مین ۵۸۹ھ مین مرگیا چونکہ تکش خان کے اس مہم پر جانے کے وقت سلطان طغرل نے دوبارہ قبضہ رے پر کرلیا تہا اسلئے سلطان تکش نے پہر رے پر یورش کی اور عین مقابلہ کے وقت سلطان طغرل گہوڑے سے گر کر مارا گیا اور یہہ کل سلطنت سلاطین سلجوقیہ پر قابض ہوگیا اصفہان کی حکومت سے قتلق اینانج کو دی یونس اپنے بیٹے کو عراق کا بادشاہ بنایا ملکشاہ کو نیشاپور کا حاکم کیا قطب الدین محمد دوسرے بیٹے کو خراسان کا والی قرار دیا اور ارادہ کیا کہ سلاطین خطا جدہ پر یورش کر کر انکو مغلوب کرے مگر اسی سفر مین خناق کی بیماری سے ۵۹۶ھ مین مرگیا۔

سلطان محمد قطب الدین خوارزمی بن سلطان تکش خوارزم

اسکی ابتدا سلطنت مین سلطان شہاب الدین و غیاث الدین غوری نے طوس و شاد باخ وغیرہ پر قبضہ کرلیا یہہ سنکر سلطان محمد خود خراسان کو گیا اور غوریون کے قبضہ سے اپنا ملک چہوڑایا غوریون نے ہرچند لڑائیان کین مگر کامیاب نہوئی بلکہ جب شہاب الدین گہکڑون کے ہاتہہ سے شہید ہوا تو انکا بہت سا علاقہ اسکے قبضہ مین آگیا کل خراسان پر اسکی حکومت ہوگئی سرخس اسکے اپنے برادرزادے ہندو خان کے ہاتہہ سے چہوڑا لیا ربیع الاول ۶۰۶ھ مین اس نے قراختائی کے خان سے جنگ کر کر خطا کا ملک لیا اترار کے حکام کو تابعدار کیا ۶۱۱ھ مین بسبب مرجانے تاج الدین یلدوز بادشاہ غزنی کے یہہ غزنی مین گیا اور مملکت غزنی و فیروزکوہ و خزانہ غزنویہ وغیرہ اپنے قبضہ مین لایا چونکہ خلیفہ ناصر الدین عباسی اور اسکے درمیان سلطان تکش کے وقت سے رنجش چلے آتی تہی اس نے خلیفہ کا نام خطبہ و سکہ سے نکالدیا اور سید عماد الملک ترمذی کے ہاتہہ پر بیعت کی اور چاہا کہ عباسیون سے خلافت لیکر سیدون کو دیوے اور عماد الملک کو خلیفہ

بنائے اس ارادہ پر تین لاکھہ سوار اور تین لاکھہ پیادہ کی فوج لیکر بغداد کو روانہ ہوا خلیفہ نے
شیخ شہاب الدین سہروردی کو اسکے پاس بھیجا اور صلح کا طالب ہوا مگر اسنے نہایت تکبر و غرور مین
آکر ایلچی کی تقریر پر کچھہ لحاظ نہ کیا جب اسکی فوج عقبہ حلوان کے مقام پر پہونچی فصل خریف کے
ابتدا موسم مین اسقدر بے موسم برف کی بارش ہوئی کہ لشکر کے ہزارون آدمی بیمار ہوگئے رستے
بند ہوگئے اسلیے یہہ واپس آیا انہین ایام مین چنگیز خان والی تاتار اور اس مین عداوت پیدا
ہوگئی اور وہ بیشمار لشکر لیکر اسپر چڑھ آیا جب یہہ خبر سلطان نے پائی رکن الدین اپنے بیٹے کو تخت گاہ
مین چھوڑکر خود نیشاپور و بخارا کے راستے سمرقند مین آیا اور بوجہ خان چنگیز خان کے بیٹے کے
ساتھہ لڑائی مین شکست کہائی چار لاکھہ فوج اسکے پاس اسوقت تھی مگر اسنے اپنی کم بختی سے وہ
فوج بخارا و عراق و خوارزم کی حفاظت کے لئے بھیجدی اور خود فوج کا مجمع توڑکر نخشب کو چلا گیا
اور اپنی والدہ ترکان خاتون اور عیال و اطفال کو معہ خزانہ و جواہر مازندران کو بھیجکر قلعہ قارون
مین رہنے کا حکم دیا جب نخشب مین چنگیز خان کے غلبہ کی خبر پہونچی تو عراق کو بھاگ گیا وہان سے
گیلان پہونچا اور خبر پائی کہ قلعہ قارون مغلون نے لے لیا اور اہل و عیال و اطفال معہ سو سال و
مال و امرائے بادشاہی معہ ناصر الدین وزیر مغلون کے قید مین ہوگئے یہہ سنکر سلطان کو غش آیا
اور اسی بیہوشی مین مرگیا خیمہ و اسباب شاہی اسکے فوج نے لوٹ لیا اور یہہ حالت طاری
ہوگئی کہ سلطان کے کفن کے لئے کپڑا نہ تہا اور چند آدمیون نے ملکر سلطان کو انہین کپڑون مین جو پہنے
رہا تہا دفن کردیا اکیس برس اسنے سلطنت کی ۶۱۷ھ مین مرگیا۔

سلطان رکن الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

محمد خوارزم شاہ کے سات بیٹے تھے تین اون مین سے جوان لائق کارزار اور چار خورد سال تھے
تینون مین سے پہلا رکن الدین ہے جو عراق مین حاکم تہا جب اسکا باپ چنگیز خان سے بھاگ کر
عراق مین گیا تو یہہ رذن مین تہا وہان سے یہہ صفہان مین آیا اصفہان کے حاکم نے اطاعت
نہ کی اس لئے یہہ رے کو چلا گیا اور تاتاریون نے ایک قلعہ مین اسکو گہیر لیا چہہ مہینے کے

محاصرہ کے بعد یہہ پکڑا گیا اور تاتاریون نے اسکو یہہ تکلیف دی کہ اگر تم سپہ سالار کے روبرو جاکر جہک کر
سلام کرو تو جان سے امان پاؤگے یہہ بات اسنے منظور نہ کی اور گردن مارا گیا۔

سلطان غیاث الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

ملک کرمان کا اس شہزادہ کی جاگیر مین تہا جب اسکا باپ جزیرہ ابسکون مین مر گیا تو
یہہ کرمان کو گیا ابو القاسم شجاع الدین کرمان کا حاکم اس سے متمرد ہوگیا وہان سے یہہ عراق مین آیا
اور براق حاجب جو ایک امیر اسکے باپ کے دربار کا تہا اسکے ساتہہ آملا اور دونو نے ملکر اتابک سعد
شاہ فارس پر یورش کی اور بہت سامال لوٹ کر کرمان کو گیا اور وہان کے حاکم کو شکست دیکر براق
حاجب وہان کا بادشاہ بنگیا اور یہہ کرمان سے پہر ناامید ہوکر رے کو گیا اور اپنی جوانمردی سے
علاقہ لے لیا اسی جگہہ جلال الدین اسکا بہائی ہندوستان سے واپس آکر شامل اسکے ہوا آخر وہان بہی
تاتاری فوج نے انکو آگہیرا یہہ تاتاریون کے مقابلہ پر اپنے بہائی جلال الدین کو چہوڑ کر قلعہ
الموت مین گیا وہان بہی اپنا رہنا نامناسب سمجہہ کر پہر کرمان مین براق حاجب کے پاس آیا اسنے
زبردستی اسکی والدہ کے ساتہہ نکاح کر لیا اس حرکت سے اس کے امراؤ بہت ناراض ہوئے اور
چاہا کہ براق حاجب کو قتل کرکے اسکو بادشاہ بنائین اگرچہ یہہ بات پر راضی نہ تہا مگر جب راز
کہل گیا تو براق حاجب نے اسکے بہت امیر قتل کردیے اور اسکی نسبت بہی بدظن ہوکر حکم دیا کہ
اسکے گلے مین رسی ڈالکر کہینچتے ہوئے بازار مین لیجاؤ اور بازار کے چارسو مین پہانسی دو
یہہ حال سنکر اسکی والدہ سخت بیقرار ہوئی اور واویلا کرنے لگی اس بے رحم نے اسکی نسبت
بہی وہی حکم دیا اور دونو ماں بیٹا سخت ذلت و بے آبروئی کے ساتہہ سر بازار پہانسی دیے گئے فاعتبروا یا اولی الابصار

سلطان جلال الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

یہہ شہزادہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد خوارزم مین اپنے بہائیون آق سلطان و ازلاق
سلطان کے پاس آیا اگرچہ ان کے پاس اسوقت نوے ہزار فوج جمع تہی مگر انکو اسکا افسر بنانا منظور
نہوا بلکہ اسکے مارنے کے درپے ہوگئے اسلیئے یہہ خوارزم سے شادباخ کو آیا وہان اسکا مقابلہ

تاتاریون کے ساتھہ ہوگیا اور یہہ بکمال جوانمردی اُنپر فتحیاب ہوکر وہان سے نکلا اور غزنین مین جو
ملک اُسکی جاگیر مین تھا پہونچا اُسکے آنے کے بعد تاتاری فوج خوارزم مین پہونچی اور سب کو قتل کیا
غزنی مین سیف الدین عراق مین چالیس ہزار سوار کے ساتھہ اور یمین الملک حاکم ہرات اپنی فوج کے
ساتھہ اُسکے شامل ہوگئے اور بڑے اجتماع کے ساتھہ یہہ تاتاریون کے مقابلہ ہوا اور پے در پے
لڑائیون مین فتح پائی آخر خود چنگیز خان اُسکے مقابلہ کو آیا اُسوقت سیف الدین امیر لشکر
چالیس ہزار فوج کے ساتھہ اس سے الگ ہوگیا تو اُسنے ہندوستان کو رخ کیا چنگیز خان نے تعاقب
نہ چھوڑا اور دریاے سندھ کے کنارے سخت لڑائی ہوئی اُسکے ہمراہی سب بھاگ گئے تو اُسنے نہایت
بیکسی دریا مین گھوڑا ڈال دیا اور دوسرے کنارے آ پہونچا چنگیز خان اُسطرف دریا کے کھڑا ہوکر
افسوس کرتا اور اپنے بیٹے کو کہتا تھا کہ خلف بیٹے بادشاہون کے ایسے ہوتے ہین جیسے جوانمرد
جلال الدین ہی دوپہر کے وقت سے عصر تک سلطان تنہا دریا کے کنارے بیٹھا رہا شام کے قریب
سات سپاہی جانباز اپنے گھوڑے دریا مین ڈالکر اُسکے پاس آ پہونچے دو روز یہہ اُسی جنگل
مین رہے تیسرے روز اور پنجاہ سوار دریا سے اوترکر اُسکے شامل ہوگئے اور سب نے ملکر ایک ہندو کے
اجتماع پر شب خون مارا اور اسباب کھانے پہننے کا بہم پہونچایا جب یہہ خبر مشہور ہوئی چار ہزار
ہندو جمع ہوکر اُسکے مقابلے کو آئے اُسنے ایک سو بیس سپاہیون کے ساتھہ اونپر حملہ کیا اونکا مال و
اسباب لوٹ لیا اور کوہ بلالہ بنگالہ کو چلا گیا وہان بھی چھہ ہزار ہندون کی فوج پر اُسنے فتح پائی
اور پانسو آدمی کے ساتھہ دہلی مین پہونچا اور سلطان شمس الدین التمش سے یہہ درخواست کی کہ بادشاہ
کوئی آرامگاہ مجھکو عطا کرے جہان مین چند روز دم لیکر آرام کرون بادشاہ کو اُسکا رہنا اپنے
علاقہ مین منظور نہوا ناچار یہہ پھر کوہ بلالہ بنگالہ کو گیا اور کوہ جودی وغیرہ کو لوٹ کر دس ہزار فوج
نوکر رکھہ لی اور راے کوکار سنگین پر غالب آکر اُسکی لڑکی اپنے نکاح مین لے لی اور راے کا مدد ومعاون
ہوکر امیر قباچہ بیگ حاکم سندہ وملتان کے ساتھہ جنگ کیا اور فتحیاب ہوکر قلعہ اوچ وملتان کا لے
لیا چند ماہ ملتان مین قیام رکھا اتنے مین اُسکو خبر پہونچی کہ اُسکا بھائی غیاث الدین عراق

عجم مین بادشاہ ہے اور براق حاجب نے کرمان کی سلطنت لی ہے یہہ سنتے ہی یہہ کیچ مکران
کے رستے کرمان گیا براق حاجب نے اپنی لڑکی اسکے نکاح مین دی مگر رفاقت وہمراہی کا روادار
نہوا وہان سے یہہ سال ۶۲۱ھ مین فارس مین پہونچا اتابک سعد بن زنگی نے اسکی متابعت قبول کی
وہان سے یہہ بہت سے سامان کے ساتھہ اصفہان کو گیا رستے رے مین اپنے بہائی غیاث الدین کو جا ملا
وہان سے یہہ بغداد کو روانہ ہوا اور چاہا کہ خلیفہ ناصر کے اتفاق سے کفار سے لڑے مگر خلیفہ نے بیس
بیس ہزار فوج اسکے مقابلے پر مامور کی اور حکم دیا کہ جلال الدین کو بغداد کے علاقہ سے نکالدیا
جائے اس نے بغدادی فوج کا مقابلہ ایسی سرگرمی کے ساتھہ کیا کہ سب بہاگ گئے اور قشتمور
امیر بغداد کا مارا گیا وہان سے یہہ تبریز کو گیا اور اتابک اوزبک پسر جہان پہلوان پر غالب
آکر تبریز کے تخت پر بیٹہا اور تیس ہزار فوج لیکر گرجستان پر مہم کے شلوہ گرد وہان کے حاکم
کو گرفتار کرکر اپنی سلطنت قایم کی اتنے مین خبر پہونچی کہ براق حاجب والی کرمان نے نافرمان
ہوکر عراق عجم لینے کا ارادہ کیا ہے اور لشکر لیکر کرمان سے چلدیا ہے یہہ خبر پاتے ہی سترہ
روز کے عرصہ مین تیس ہزار سوار کے ساتھہ کرمان کی حدود مین جا پہونچا براق حاجب نے اطاعت
مان لی اور یہہ اصفہان مین آیا اصفہان مین یہہ خبر آئی کہ گرجیون نے پہر فساد برپا کیا ہے
شام کے حاکم نے اخلاط پر قبضہ کر لیا ہے یہہ خبر پاکر سلطان آذربایجان کے رستے اخلاط مین گیا
اور دشمنون پر فتح پاکر دوبارا قابض ہوگیا وہان سے پہر سلطان اصفہان مین آیا اور
تاتاریون کی فوج کے ساتھہ جو وہان تک آ پہونچے تھے جنگ کرکر انکو پسپا کیا اور چاہا کہ
پہر گرجستان کو جائے اس سفر مین اسنے سنا کہ روم وشام کے حکام نے گرجیون کی مدد کو فوج
بہیجی ہے مگر اسنے کچہہ خیال نکیا اور وہان پہونچکر دوبارا انکی سرکوبی کی اس فتح کے بعد
سلاطین روم وشام وغیرہ یکدل ویک زبان ہوکر اسکے مقابلہ کو آئے ادہر سے تاتاریون کا لشکر
نزدیک آ پہونچا اسنے تاتاریون کے ساتھہ لڑنا مقدم جانا اور عند المقابلہ شکست فاحش
کہائی تا آخر کار نہ معلوم ہوا کہ یہہ [illegible] پہلوان کدہر کو چلا گیا بعض کا قول ہے کہ وہ معرکہ

نکلکر جنگل مین جا چھپا اور بحالت خواب کسی نے بطمع لینے لباس سلطانی کے اُسکو مار ڈالا اور بعض
کہتے ہین کہ وہ فقیر ہو گیا پہر اوسکو سلطنت کی تمنا نرہی۔

اٹھارہوان چمن۔ سلاطین قراختائی کے بیان مین جنکی سلطنت کرمان مین ہو چکی ہی براق حاجب قتلق سلطان

پہلے یہہ ایک امیر کورخان خطاکے بادشاہ کی سلطنت کا تہا سلطان تکش خوارزمی کے وقت یہہ
کورخان کے حکم سے تحائف معمولی لیکر خوارزم مین آیا اور یہان ہی رہا رفتہ رفتہ یہہ امارت کے درجہ
کو پہونچ گیا جب چنگیز خان نے خوارزمیون پر غلبہ پایا تو اس نے معہ اور چند امیرون کے چاہا کہ کرمان
کے راستے ہندوستان کو چلا جاے جب کرمان مین پہونچا ملک شجاع الدین روزنی حاکم کرمان نے
بطمع لینے ان کے مال و اسباب کے ان پر یورش کی اور مغلوب ہو کر مارا گیا اس نے کرمان کی حکومت پائی
۶۱۹ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اور ۶۳۲ھ مین مر گیا اس نے متابعت تاتاریون کی کر لی اور
امان مین رہا اس کے مرنے کے بعد قطب الدین قتلق اسکا برادر زادہ بادشاہ ہوا مگر خواجہ حق اسکے
بیٹے نے غالب آکر سلطنت لے لی ؎

رکن الدین خواجہ حق بن براق حاجب قتلق شاہ

۶۳۲ھ مین تاتاریون کی اجازت سے یہہ بادشاہ ہوا پندرہ سال بادشاہت کی اور قطب الدین
اس سے بھاگ کر چند سال محمود بلواچ کے پاس رہا جب ملکو قاآن تاتار کا بادشاہ ہوا تو وہ اسکی
خدمت مین گیا اور اسکے حکم سے دوبارہ سلطنت پائی اور رکن الدین خواجہ حق قتل ہو گیا۔

قطب الدین محمد قتلق شاہ کرمانی

سولہ سال معزول رہ کر یہہ پہر بادشاہ ہوا چہہ برس حکومت کی ماہ رمضان ۶۵۵ھ مین مر گیا۔

عصمۃ الدین قتلق ترکان حجاج سلطان بن قطب الدین محمد قتلق شاہ

باپ کے مرنے کے بعد ابقا قاآن تاتاری کے حکم سے یہہ بعمر خوردسالی بادشاہ ہوا اور اسکی

والدہ کل مختار رہی بلوغت کے بعد یہہ خود مختار ہوا نیدرہ سال سلطنت کر کے ..... مین مر گیا۔

جلال الدین سیورغتمش بن قطب الدین محمد قتلق شاہ

حجاج کے بعد یہہ بادشاہ ہوا مگر حجاج کی والدہ اسکے برخلاف ہو کر سلطان احمد خان کے پاس جو اباقاخان کی جگہہ مسند نشین ہوا تہا گئی اوس نے اس مقدمہ مین کچھہ دخل ندیا اور وہ اُسی کے لشکر مین مر گئی آخر یہہ بادشاہ بھی تئیس سال سلطنت کر کے ۶۹۳ھ مین اپنی بہن کے ہاتھہ سے مارا گیا۔

بادشاہ خاتون بنت سلطان قطب الدین محمد قتلق شاہ

اپنے بہائی کو قتل کر کر یہہ بادشاہ ہوئی مگر ایک سال کے بعد طالبان خون اس کے بہائی کے اس پر غالب آئی اور قتل کر دیا۔

سلطان مظفر الدین محمد شاہ بن حجاج بن قطب الدین محمد سلطان

غازان خان شاہ ایران کے حکم سے یہہ تخت نشین ہوا اور قاضی فخر الدین نے وزارت پائی چونکہ فخر الدین کی وزارت سے اور ..... ناراض تہے انہون نے وزیر کو قتل کر دیا اور بڑا فتنہ برپا ہوا بادشاہ اُسی غم و غصہ مین بیمار ہو کر مر گیا۔

قطب الدین شاہ جہان بن سیورغتمش قطب الدین بن محمد

غازان خان کے حکم سے اس نے بادشاہت پائی چونکہ اسکی افعال بہت بد تہی سلطان محمد خدابندہ نے اسکو معزول کر دیا

اونیسوان چمن سلاطین آل مظفر کے ذکر مین جو کرمان کی ولایت مین بادشاہ ہوئے

جد اعلے اس خاندان کا غیاث الدین حاجی خراسانی سجاوندی خوافی پہلے عراق عجم کے بعض قطعات پر حاکم تہا جب لشکر تاتاری خراسان مین داخل ہوا تو حاجی نے تین بیٹون ابو بکر و محمد و منصور کے ساتہہ علاء الدولہ اتابک کے پاس یزد مین چلا گیا پہر جب ہلاکو خان نے بغداد پر مہم کی تو اتابک نے ابو بکر کو تین سو سوار کے ساتہہ ہلاکو خان کی خدمت مین بہیجا اور ابو بکر بعد فتح بغداد کے مصر کو گیا اور وہان ہی قتل ہوا حاجی کے تینون بیٹون سے منصور صاحب اولاد تہا محمد جد اعلے

و مظفر اوسکے بیٹے محمد مظفر نے اتابک یوسف شاہ کے دربار مین بڑا رتبہ پایا پہر غازان خان کی
خدمت مین پہونچا اور عزت حاصل کی وہ ۷۱۳ھ مین مرگیا۔

امیر مبارز الدین محمد مظفر بن مظفر بن منصور بن حاجی خراسانی

اس خاندان مین یہہ پہلا حاکم کرمان کا شمار کیا گیا ہے اس نے امیر پیر حسین شاہ شیراز کے حکم سے
کرمان کی حکومت پائی کچہہ دنون کے بعد امیر پیر حسین کی سلطنت کو زوال آیا اور امیر شیخ ابو اسحاق
نے شیراز کی بادشاہت لے لی اُس نے بہت مرتبہ کرمان پر لشکر کشی کی مگر کامیاب نہوا جب یہہ تنگ
آیا تو خود لشکر لیکر شیراز کی تسخیر کے ارادے سے کرمان سے گیا اور اسکے اقبال کو یہہ ترقی ہوئی
کہ شیراز و فارس و اصفہان و آذربائیجان بہی سب سلطنت اس کے تصرف مین آگئی اور یہہ بڑا
عالیجاہ بادشاہ ہوگیا اخیر عمر مین اس نے چاہا کہ ابو یزید چہوٹے بیٹے کو ولیعہد کرے اس لئے شاہ
محمود و شاہ شجاع اسکے بڑے بیٹے اسکے دشمن ہوگئے شاہ سلطان اسکا داماد خواہرزادہ نے
بہی اون سے سازش کی اور سب نے بادشاہ کو پکڑ کر اندہا کر دیا چار سال یہہ اندہا ہوکر قید مین
رہا آخر ۷۶۵ھ مین ۶۵ سال کی عمر پاکر مرگیا۔

سلطان جلال الدین شاہ شجاع بن مبارز الدین محمد مظفر بن مظفر

اپنے باپ کو اندہا کر کے ۷۶۰ھ مین بادشاہ ہوا کرمان کی حکومت احمد اپنے بہائی کو دی اصفہان
دوسرے بہائی شاہ محمود کو دیا شاہ یحیی بن مظفر مرحوم اپنے برادرزادے کو قید کر لیا اور خود
شیراز کے تخت پر بیٹہا چند روز کے بعد شاہ محمود حاکم اصفہان ور اس مین عداوت پیدا ہوئی یہہ
لشکر لیکر اصفہان مین گیا عند المقابلہ شاہ سلطان مبارز الدین کا داماد محمود کی قید مین آکر
اندہا کیا گیا اور یہہ صلح پر راضی ہوکر واپس آیا اس فساد مین شاہ یحیی نے جو تہنکے قلعہ مین
قید تہا نکلکر فساد برپا کیا اور یزد کے ملک پر قابض ہوا شاہ شجاع نے بسبب لحاظ رشتہ برادرزادگی
کے یحیی کا قصور معاف کیا بلکہ اپنی لڑکی اُسکے نکاح مین دی اسبات پر شاہ محمود اسکا دشمن
ہوگیا اور بامداد سلطان اویس حاکم بغداد و تبریز کے شیراز پر چڑہ آیا عند المقابلہ شاہ شجاع

کرمان کو بہاگ گیا اور شیراز پر محمود متسلط ہوا کرمان مین جاکر شجاع نے اپنی حکومت قایم کی اور بہت سے
لشکر کے ساتھہ شیراز پر یورش کی محمود اصفہان کو بہاگ اور شجاع دوبارہ شیراز پر قابض ہوا چند سال کے
بعد سلطان اویس و شاہ محمود دونو مرگئے اور شاہ شجاع نے اصفہان مین جاکر اپنا تسلط کرلیا اور تبریز
مین پہونچکر سلطان حسین تبریز کے بادشاہ کی بہن سلطان اویس کی لڑکی اپنے بیٹے زین العابدین کے
نکاح مین لیکر صلح کے زین العابدین کو اصفہان کا بادشاہ بنایا ۷۸۵ھ مین شاہ شجاع نے
اپنے بیٹے شہزادہ شبلی سے بدظن ہوکر اسکو اندہا کردیا اور خود ۷۸۶ھ مین ترپن سال
کی عمر اور پچیس سال کی حکومت پاکر مرگیا اس کے مرنے کے بعد شاہ یحیے اصفہان اور سلطان احمد
کرمان زین العابدین شیراز مین بادشاہ ہوئے۔

سلطان زین العابدین بن شاہ شجاع بن مبارز الدین

اسکی ابتدا سلطنت مین شاہ یحیے اسکے بہتوہی نے یزد سے آکر اصفہان لے لیا اور شیراز پر لشکرکشی
کی مگر کامیاب نہوا تہوڑی مدت کے بعد اس نے اصفہان پر حملہ کرکے وہ ملک شاہ یحیے سے چہوڑا لیا
اور وہ یزد مین بہاگ گیا پہر بہی بہایون کی نااتفاقی کے سبب اسپر بڑے بڑے مصایب گزرے
ایک مرتبہ شاہ منصور نے اسکو اپنے گہر مہمان بلاکر قید کرلیا اور خود شیراز کے تخت پر بیٹہا
یہہ قید سے بہاگ کر اصفہان مین چلا گیا اور وہان ہی کی حکومت پر اکتفا کی ۷۹۳ھ مین اس نے باتفاق
شاہ احمد والی کرمان اور شاہ یحیے حاکم یزد کے شیراز پر یورش کی مگر شکست کہاکر اصفہان سے
بیدخل ہوا اس پریشانی کی حالت مین پہلے یہہ خراسان مین آیا پہر رے مین پہونچا وہان کے
حاکم موسے جوکار نام ظالم غدار نے اسکو بفریب پکڑ کر شاہ منصور کے پاس بہیجدیا اس نے اسکو
اندہا کردیا اس واقعہ کے عنقریب ہی امیر تیمور گورگان کا لشکر شیراز کے قریب آ پہونچا والی
کرمان احمد و یزد نے اطاعت کرلی اور امیر تیمور نے قلعہ سفید فتح کرلیا اور زین العابدین جو بحالت
نابینائی اسی قلعہ مین قید تہا امیر کی خدمت مین حاضر ہوا امیر نے اسپر بڑی مہربانی فرمائی
پہر شیراز پہونچا عند المقابلہ شاہ منصور ابتداء ۷۹۵ھ مین قتل ہوا سلطان احمد والی کرمان

وسلطان مہدی ابن شاہ شجاع وشاہ یحیے والی یزد ومعزالدین جہانگیر بن یحیے وسلطان محمد بن یحیے وسلطان ابو اسحاق کل سلاطین آل مظفر کو اپنے پاس بلاکر قید کرلیا اور سلطنت فارس کی اپنے بیٹے عمر شیخ کو دی کرمان وغیرہ مین اپنے حکام مامور کردیے اور سلطان شبلے وزین العابدین دونو اندہے بادشاہون کو سمرقند مین بھیجکر جاگیرین مقرر کردین مگر چندماہ کے بعد بسبب وقوع کسی مہم کے ان دونو کو بھی قتل کردیا۔

بیسوان چمن سلاطین اتابک کے بیان مین

لفظ اتابک کا ایک عمدہ خطاب تہا جو شاہان سلجوقی کے دربار سے بعض امراؤ کو بنظر انکی لیاقت اور خیرخواہی کے عطا ہوتا تہا چنانچہ اون امراؤن کی اولادسی جو اس خطاب سے مخاطب ہوئے تہے چار فرقے نے بادشاہی کی اور سلطان کہلائے جنکا حال الگ الگ اس چمن مین مندرج ہے

پہلا فرقہ اتابکان موصل جنہون نے مصر اور شام کی ولائت مین سلطنت کے

سب سے پہلا بادشاہ اس فرقہ کا عمادالدین زنگی بن اقسنقر خان اسنے سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ سلجوقی کے وقت عراق کی حکومت حاصل کی ۵۲۱ھ مین اسنے سبب مرجانے حاکم موصل کے موصل کی حکومت لی اور شام کیطرف بڑہ کر حلب پر اسنے قبضہ کرلیا ۵۲۲ھ مین اسنے اہل فرنگ کو جو شام پر حملہ آور ہوئے تہے مغلوب کیا ۵۲۹ھ مین دمشق پر قابض ہوا ۵۳۲ھ مین کردستان کے ملک پر تصرف پایا ۵۴۱ھ مین ایک غلام کے ہاتہ سے شہید ہوا۔

نورالدین محمود بن عمادالدین زنگی

عمادالدین کے مرنے کے بعد حلب و دمشق اسکے قبضہ مین سے نکل گیا تہا مگر اسنے بکمال ہمردا حلب وحمص وحماہ وسنجار ودمشق پر تصرف کیا خلیفہ عاضد باللہ اسمٰعیلے پر جب اہل فرنگ غالب ہوئے تو اونسے اس سے استمداد کی اسنے امیر اسدالدین کو لشکر دیکر بہیجا اور فرنگی بکمال دل تنگی مصر سے نکالے گئے ۵۶۴ھ مین ولایت مصر صلاح الدین بن نجم الدین ایوب

اسدالدین

اسد الدین کے برادرزادے کے قبضہ میں آگئی اور وہ ملک اصلاح الدین خطاب پاکر بادشاہ ہنا اور ایک مدت تک وہ سلطنت آل محمود کے خاندان میں رہی۔ نورالدین محمود نے اٹھائیس برس تک استقلال سلطنت کرکے ۵۶۹ھ میں مرگیا

ملک صالح بن نورالدین محمود بن عماد الدین زنگی

گیارہ سال کی عمر میں یہہ بادشاہ شام کے تخت پر بیٹھا کچھہ مدت تک صلاح الدین بہی اسکی اطاعت کی پہر منحرف ہوکر دمشق پر چڑہائی کی اور یہہ بہاگ کر حلب کو چلا گیا۔

سیف الدین غازی و قطب الدین مودود ہر دو پسران عماد الدین زنگی برادران نورالدین محمود

عماد الدین کے مرنے کے بعد سیف الدین غازی اپنے بہائی نورالدین محمود کے حکم سے کفار کی غزا مین مصروف رہا بکر کی ولایت اور چند جزیرے کردستان کے وہ اپنے تصرف مین لایا اور ۵۴۴ھ مین مرگیا اسکی جگہہ قطب الدین اسکا بہائی جانشین ہوا اور ۵۶۵ھ مین مرگیا

سیف الدین بن قطب الدین مودود بن عماد الدین اتابک زنگی

قطب الدین مودود نے ہرچند اپنی عین حیات عماد الدین بڑے بیٹے کو ولیعہد کیا تہا مگر اسکے مرنے کے بعد ارکین نے سیف الدین چہوٹے بیٹے کو تخت نشین کیا اور عماد الدین بہاگ کر نورالدین محمود کے پاس شام مین چلا گیا اور سنجار کا حاکم بنا اور چند نون مین کہ ملک صلاح الدین نے مصر سے شام پر چڑہائی کی اور دمشق کو لے لیا حلب کا محاصرہ کیا تہا تو سیف الدین نے موقع پایا اور اپنے بہائی عماد الدین پر سنجار کو فوج بہیجی باعث یہہ ہوا کہ اُسوقت ملک صالح نے حلب مین محصور ہوکر سیف الدین سے جو اوسکا رشتہ مین چچہ تہا مدد طلب کی اس نے ایک لشکر تیار کیا اور عماد الدین کو لکہا کہ تم یہہ لشکر ساتہ لیکر حلب کو جاؤ اور صالح کی مدد کرو چونکہ عماد الدین ملک صلاح الدین سے آمیزش رکہتا تہا اوسنے اسکا کہا نہ مانا اور یہہ غضبناک ہوکر سنجار پر لشکر لیگیا مگر کامیاب نہوا ۵۷۶ھ مین سیف الدین مرگیا اور اسکا بہائی عز الدین بادشاہ ہوا ٭

عز الدین مسعود بن قطب الدین مودود بن عماد الدین اتابک زنگی

بہائی کے مرنے کے بعد یہہ موصل کے تخت پر بیٹہا اور ملک صالح کے مرنے کے بعد حلب پر قابض

ہوا حلب کا ملک دیگر سنجار کا علاقہ اس نے اپنے چچا عماد الدین کے ساتھ بدل لیا ۵۷۹ھ مین ملک صلاح الدین والی مصر نے موصل پر چڑھائی کی اگرچہ موصل پر متصرف نہوا مگر حلب و سنجار دونو علاقے اس نے لے لئے اخلاط مین بھی اس کی حکومت ہوگئی ۵۸۹ھ مین والی مصر مرگیا اور اس نے مصیر پر یورش کی مگر کامیاب نہوا اور خود بھی اُسی سال کے ماہ شعبان مین مرگیا۔

نور الدین ارسلان شاہ بن عز الدین مسعود بن قطب الدین مودود

اسکی حکومت کے وقت مین ملک عادل والی مصر اسپر غالب آیا اسکی لڑکی اپنے بیٹے کے نکاح مین لی اور ملک متعلقہ اس کا اُس کے اس کے بھایون کو تقسیم کردیا سوائے موصل کے اسکے پاس کچھہ رہا اٹھارہ سال یہہ بادشاہ رہا ۶۰۷ھ مین مرگیا۔

عز الدین قاہر بن مسعود بن نور الدین ارسلان شاہ بن عز الدین مسعود

ارسلان شاہ کی وفات کے بعد اسکا پوتا عز الدین قاہر بادشاہ ہوا مگر اسی سال مین مرگیا اسکے بعد بدر الدین ارسلان شاہ کا خوانده لڑکا یعنے متبنے بادشاہ ہوا مدت مدید تک اُس نے حکومت کی آخر موصل کا علاقہ ہلاکو خان مغل نے لے لیا اور اس خاندان کی حکومت ختم ہوئی۔

دوسرا فرقہ اتابکان آذربایجان

اس خاندان کا بانی و مورث اعلے ایلدگز سلطان مسعود سلجوقی کے وزیر کا غلام تھا جو پہلے سلطان کے حکم سے باورچی خانہ کا داروغہ ہوا پھر سپہ سالاری کا عہدہ پاکر اران کے ملک کی تسخیر کو مامور کیا گیا اُس نے اس مہم مین بڑی جانفشانی کی اور علاقجات اران و گنجہ و شیروان و باکو پر قابض ہوا سلطان مسعود کے مرنے کے بعد ایلدگز نے اسکی ملکہ کے ساتھہ نکاح کرلیا اور خود مدار المہام سلطنت کا ہوکر ملکہ کے بیٹے طغرل کو اس نے تخت نشین کیا ملک کی ریست تک یہہ انتظام قایم رہا پھر باہم عداوت پیدا ہوئی ایلدگز نے طغرل سلطان کو قید کرکے اسکے بیٹے ارسلان شاہ کو تخت نشین کیا اور سلطان طغرل کو قید مین قتل کرکے اسکی ماں کو ارسلان شاہ کی والدہ سے نکاح کرلیا آخر ایلدگز ۵۶۸ھ مین بعارضہ سے مرگیا۔

جہان پہلوان اتابک محمد بن اتابک ایلدگز

اتابک ایلدگز کے سلطان ارسلان شاہ کی والدہ کے پیٹ سے دو بیٹے تھے ایک اتابک محمد دوسرا
اتابک قزل ارسلان باپ کے مرنے کے بعد جہان پہلوان عراق کی سلطنت کا مختار ہوا اور قزل
ارسلان آذربائیجان کا فرمان فرما ہوا سلطان ارسلان کے مرنے کے بعد اس نے طغرل بن ارسلان
شاہ کو تخت نشین کیا اور خود ۵۸۲ھ میں الوچے نام کسی دشمن کے ہاتھ سے قتل ہوا اسکے چار بیٹے
تھے ابوبکر و قتلق اینانج و میر میران و آذربایک پہلوان۔

اتابک قزل ارسلان بن اتابک ایلدگز

جہان پہلوان کے مرنے کے بعد قتیبہ خاتون اسکی زوجہ نے چاہا کہ سلطان طغرل سے نکاح کرے اور
اسکا بیٹا قتلق اینانج امیر الامرا ہو رہے مگر اس تجویز کے وقوع سے اول ہی قزل ارسلان تبریز سے
آپہونچا اور قتیبہ خاتون کو اپنے نکاح میں لایا مدار المہام کل سلطنت کا بنگیا اور چاہا کہ سلطان طغرل
کو قید کرلے وہ بھاگ کر مازندران کو چلا گیا بہت سے لڑائیوں کے بعد سلطان طغرل قید میں آیا اور
قزل ارسلان نے چاہا کہ خود بادشاہ ہو مگر تخت نشینی سے پہلے ہی قتل ہو گیا۔

اتابک ابوبکر بن اتابک محمد جہان پہلوان بن اتابک ایلدگز

قزل ارسلان کے مارے جانے کے بعد برادرزادہ اسکا ابوبکر تبریز کی حکومت پر قائم ہوا طغرل نے
دوبارہ بادشاہ ہو کر قتیبہ خاتون سے نکاح کیا اسکے بیٹے قتلق اینانج کو امیر الامرا بنایا اسلئے ابوبکر اور قتلق
میں سخت عداوت پیدا ہو کر لشکر کشیاں ہوئیں مگر یہہ مغلوب نہوا ✣

قتلق اینانج بن اتابک محمد جہان پہلوان

امیر الامرا ہو سلطان طغرل کا ہو کر اس نے چاہا کہ سلطان کو زہر دیکر مار دے اور اسکی والدہ نے سلطان
کے کھانے میں زہر ڈالدیا سلطان نے اطلاع پاکر وہی کھانا اسکو کھلایا اور وہ مر گئی اس قصہ کے
بعد یہہ کئی سال تک قید میں رہا پھر اسکا قصور معاف کر کے سلطان نے امیر الامرا بنایا مگر یہہ بھاگ کر
سلطان تکش خوارزمی کے پاس چلا گیا اور اسکو ساتھ لیکر سلطان طغرل پر چڑھ آیا عند المقابلہ
طغرل قتل ہوا اور اس نے خوارزم شاہ کے حکم سے رے کی حکومت پائی اور [illegible] کے دشت

سے وہان بھی اسکو حکومت کرنی نصیب ہوئی آخر کار رے مین کسی دشمن کے ہاتھ سے مارا گیا۔

تیسرا فرقہ سلاطین اتابکان سلغر جو شیراز و فارس مین سلطنت کرتے رہے

بزرگ ان بادشاہون کا سلغر نام ترکمان سلاطین سلجوقیہ کے دربار مین حاجب تھا اسکے بیٹے فارس و خوزستان و لرستان و کوہ گیلویہ پر بادشاہ ہوئے اہل تواریخ کا قول ہے کہ سلاطین دیالمہ کے بعد انکی حکومت کے ظہور تک چند بادشاہ فارس پر حاکم رہ چکے تھے پہلے الپ ارسلان بادشاہ ہوا اور باغی ہو کر مارا گیا پھر رکن الدین خمار تکین زیر حکم سلاطین سلجوقی پھر اتابک چاولی پھر اتابک قراچہ حاکم بنا اسکا ملک ہمدان فتح کیا بغداد سے بھجوایا بھاری کتاب خانہ اس مین رکھوایا جعفر آباد کے مقام پر اتابک محل اور تخت پہاڑ کے سر پر تعمیر کیا آخر ہمدان مین مارا گیا اسکے بعد اتابک منکرس پھر اتابک بوزابہ پھر ملکشاہ بن محمود بن محمد بن ملکشاہ بن الپ ارسلان فارس کا بادشاہ ہوا اسپر اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود سلغری نے خروج کیا اور فتح پاکر حاکم بالاستقلال بنگیا۔

اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود سلغری

اس کی حکومت کے وقت پہلے ملکشاہ سلجوقی نے اسپر یورش کی اور شکست کھائی پھر امیر یعقوب بن ارسلان اتابک شملہ چند بار حملہ آور ہو کر بے نیل مقصود واپس گیا تیرہ برس اس نے فارس مین حکومت کی اور شیراز مین ایک خانقاہ اور مسجد عالیشان بنوائی ٭

اتابک مظفر الدین زنگی بن مودود بن سلغر حاجب

اتابک سنقر کے بعد زنگی اسکا بھائی بادشاہ ہوا چودہ سال بادشاہت کی ۵۷۱ھ مین مر گیا۔

اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی بن مودود بن سلغر

اس کے وقت جہان پہلوان محمد بن ایلدگز نے چند بار فارس پر حملہ کیا مگر کامیاب ہوا اسکا وزیر باتدبیر خواجہ امین الدین محمد کازرونی تھا اس کے وقت اتابک طغرل بن سنقر نے سلطنت کا دعوے کیا اور بعد مقابلہ پکڑا گیا بیس سال تکلہ نے سلطنت کی ۵۹۱ھ مین

اتابک مظفر الدین ابو شجاع بن سعد زنگے

یہہ بادشاہ شاعر صاحب علم و فضل تہا اپنی سلطنت کے وقت یہہ عراق پر حملہ کرتا اور شیراز کو خالی چہوڑ جاتا اس لئے چند بار اسکے پیچہے شیراز غارت ہوا پہلے اتابک ازبک پہلوان شیراز مین آیا اور شہر کو لوٹا پہر ۶۲۱ھ مین سلطان غیاث الدین نے حملہ کیا اور شیراز مین قتل عام ہوئی غرض اس بادشاہ کو جہان گردی و صحرا نوردی کی سخت عادت تہی ۶۱۴ھ مین اس نے رے پر یورش کی اور شاہ خوارزم کی قید مین آگیا آخر عشیر حصہ آمدنی فارس کا دینا کر کے رہائی پائی اور وہان سے جب واپس آیا ابوبکر اسکے بیٹے نے ملک مین داخل ہونے نہ دیا اور اس نے خوارزم شاہ سے مدد لیکر بیٹے سے جنگ کیا جس مین بیٹا مارا گیا اور یہہ دوبارا شیراز کے تخت پر بیٹہا اٹہائیس ۲۸ سال اسنے سلطنت کی ۶۲۳ھ مین مر گیا

اتابک مظفر الدین قتلو خان ابوبکر بن سعد زنگی

یہہ بادشاہ کمال عقیل و بہادر و منتظم تہا اسکے وقت فارس کی آبادی کمال کو پہونچی مملکت وسیع ہوئی جزیرۂ قطیف و بحرین وغیرہ اسکے تصرف مین آئے شاہان ہند وغیرہ سے اسکی دوستی قائم ہوئی مدرسے مسجدین دار الشفا بنی تاتاریون کے جوش و خروش کے وقت اسنے تیس ہزار دینار سالانہ دینا کر کے اوگتائی قاآن کی اطاعت منظور کر لی ہلاکو خان کی ساتہہ بہی بغداد کی مہم مین اپنا بیٹا محمد شاہ بہیجدیا تہا پینتیس سال اسنے سلطنت کی پانچوین جمادی الثانی ۶۵۸ھ مین مر گیا بڑا بیٹا اتابک سعد اسکے مرنیکے وقت بغداد سے شیراز کو آتا تہا مگر رستہ مین ہی مر گیا شیخ سعدی شیرازی اسکے ہمعہد تہا اُسنے کتاب گلستان و بوستان اسکی نام پر تصنیف کین

اتابک محمد بن اتابک سعد بن اتابک ابوبکر بن اتابک سعد بن زنگی

یہہ بادشاہ عمر خورد سالی تخت نشین ہوا اسکی والدہ ترکان خاتون علاء الدولہ اتابک کی ہمشیرہ سلطنت کی کل مختار ہوئی مگر یہہ بادشاہ دو سال کے بعد ایک اونچے محل سے گر کر مر گیا۔

محمد شاہ بن سلغر شاہ بن اتابک سعد بن اتابک زنگی

یہہ بادشاہ نہایت سفاک و خونریز تہا چہہ مہینے کی سلطنت کی بعد ترکان خاتون نے اسکو قید کر لیا۔

اتابک سلجوق شاہ بن سلغر شاہ

محمد شاہ کی وفات کے بعد سلجوق شاہ اُسکا بہائی بادشاہ ہوا اس نے ترکان خاتون کو جسکی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا تہا قتل کردیا اس لئے لشکر مغلون کا اسکی تنبیہہ کو مامور ہوا اور یہہ جنگ مین قتل ہوا۔

ابش خاتون بنت ابوبکر بن اتابک سعد بن زنگی

سلجوق شاہ کے مارے جانے کے بعد سوائے اس عورت کے وارث تخت و تاج کا نہ تہا چونکہ یہہ عورت منکو تیمور مغل ہلاکو خان کے بیٹے کی منکوحہ تہی اسلئے اس نے سلطنت پائی اور چوبیس سال سلطنت کرکے سنہ ۶۸۶ھ مین مرگئی پہر کوئی شخص اس خاندان سے بادشاہ نہوا۔

چوتہا فرقہ اتابک بادشاہون کا جو لرستان مین فرمانفرما رہے ہین

لرستان کا ملک دو خطہ پر منقسم ہے ایک لر کلان دوسرا لر خورد اور پہلے زمانہ مین حاکم لرستان کے بدر اور بابو نام دو بہائی تہے جب بدر مرگیا تو اُسکی ریاست محمد بن بلال بن بدر کو پہونچی اور نصف ریاست لرستان کی قوم شوران کے قبضہ مین تہی انکا رئیس مسمی جناد محمد بن خورشید تہا اور وزارت متعلق ابو الحسن کی تہی جب اتابکان خاندان سلغر نے زور پکڑا تو محمد بن علی بن ابو الحسن ان کے دربار مین معتبر ہوا اور محمد کے بیٹے ابوطاہر نے اتابک سنقر کے دربار مین بڑی توقیر پائی اور ملک شبانکارہ کی تسخیر کے لئے مامور ہوا اور فتحیاب ہوکر لرستان کی حکومت حاصل کی اسنے اپنا خطاب خودبخود اتابک مقرر کرلیا اور چند سال حکومت کرکر مرگیا۔

نصرۃ الدین اتابک ہزار اسپ بن ابوطاہر لرستانی

ابوطاہر کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور قوم شوران پر غالب آکر کل لرستان پر قابض ہوگیا بہت سا ملک فارس کا بہی اس نے لیکر اصفہان سے چار فرسنگ اپنے سلطنت کے حد مقرر کردی اتابک تکلہ سلغر شاہ نے اسپر چند مرتبہ یورش کی مگر کامیاب نہوا۔

اتابک تکلہ بن نصرۃ الدین ہزار اسپ لرستانی

یہہ بادشاہ [illegible] آکر طرف سے سلاطین سلغری شیرازی کا دعویٰ رکہتا تہا اتابک سعد شیرازی نے جمال الدین [illegible] کو مع سپاہ شیراز فیج دیگر لرستان کی تسخیر کو مامور کیا عند المقابلہ جمال الدین ہار گیا اس فتح کے

بعد تکلہ نے اکوچک پر یورش کی اور حسام الدین وہان کے حاکم کو مطیع کیا پھر خلیفہ بغداد نے
بہاء الدین کشتاسپ عماد الدین یونس کو لرستان کی تسخیر کے لئے بھیجا لڑائی کے وقت عماد الدین
مارا گیا اور کشتاسپ پکڑا گیا ۶۵۵ھ مین جب ہلاکو نے بغداد پر چڑہائی کی تو تکلہ ہلاکو خان کے ساتھہ
تہا مگر بعد فتح کے ہلاکو خان نے سنا کہ تکلہ بغداد کی قتل وغارت کے وقت افسوس کرتا اور بادشاہ
کو ظلم وتعدی کے ساتھہ نسبت دیتا تہا اس لئے ہلاکو خان کا مزاج اس سے برگشتہ ہوگیا اور یہہ اس سے
بے خبر بہاگ کر لرستان کو چلا آیا فوج تاتاری اسکی گرفتاری کو مامور ہوئی مدت تک یہہ قلعہ مین
محصور ہوکر لڑتا رہا آخر ہلاکو خان نے اپنی انگشتری اسکے پاس بہیجی اور امان کا وعدہ کیا اُسپر اعتماد
کرکر یہہ حاضر ہوگیا اور حاضر ہوتے ہی قتل ہوا۔

اتابک شمس الدین الپ ارسلان بن ہزار اسپ

تکلہ کے بعد ہلاکو خان کے حکم سے اسنے حکومت پائی اور چند سال حکومت کرکے مرگیا۔

یوسف شاہ بن الپ ارسلان بن ہزار اسپ

یہہ بادشاہ سلطان اباقا خان کے ہمرکاب رہتا تہا لرستان مین اسکا نواب مامور تہا گیلان کی
مہم میں اسنے بڑی جوانمردی کی اور اسکے عوض خوزستان وکوہ گیلویہ وشہر فیروزان وغیرہ اسکو
اباقا خان نے دیا جب اباقا خان کے بعد احمد خان و ارغون خان مین عداوت ہوگئی تو یہہ احمد خان کا
حامی ہوا پہر ارغون خان کے غالب ہونے کے وقت یہہ اسکے پاس حاضر ہوا اور خواجہ شمس الدین صاحب
دیوان کی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور چند سال بکمال جوانمردی حکومت کرکے مرگیا۔

اتابک افراسیاب بن یوسف شاہ

یہہ بادشاہ نہایت ظالم خود پرست تہا اس کی عادات سے اُمرائے دربار تنگ آکر اصفہان کو بہاگ گئے
اسنے قزل اپنے چچا کے بیٹے کو انکی گرفتاری کے لئے بہیجا جب وہ اصفہان کے قریب پہونچا سنا کہ
ارغون خان مرگیا ہے قزل نے فرصت پاکر اصفہان پر قبضہ کرلیا اور کل ملک عراق عجم ہمدان اور
فارس کے کنارے تک اپنے تصرف مین لایا یہہ مملکت حاصل کرکر افراسیاب نے اپنا بیٹا دربند

گئے اور اتابکی تسخیر کیلئے امیر کیا وہ ان اتابکان کے لشکر اور مغلون مین سخت لڑائی ہوئی آخر مغلون
نے شکست کہائی اور فرزند نحیف ہوتے مغلانیان عورات کے ساتہہ بدفعلی بہت کی اس لیئے مغل بہت غیرت
کے باعث رنجیدہ ہوئے اور ایسے لڑے کہ کل لشکر افراسیاب کا قتل کر دیا اور بہت کہنچا تو تمام بادشاہ
مغلون نے اپنا لشکر افراسیاب کی سرکوبی کو بہیجا اور وہ بہی شکست کہاکر بمتابعت پیش آیا اور وہ بالا
گان ہوا یہہ سب سلطنت ایران کی سلطان ارغان خان کے تصرف مین آگئے تو افراسیاب اسی کی
بارگاہ میں ظلم ہوا اور اسکے بہائی کے سبب ہو ... عورات کے ساتہہ ... مقتول ہوا۔

اتابک نصرۃ الدین احمد بن اتابک شمس الدین ارسلان

افراسیاب کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور اٹہارہ سال سلطنت کر کے سلطان ابو سعید کے عہد میں فوت ہوگیا

اتابک رکن الدین یوسف شاہ بن نصرۃ الدین احمد

اس بادشاہ نے چہہ سال سلطنت کی آخر تینتالیس برس کی عمر میں [illegible] مین مرگیا۔

مظفر الدین افراسیاب بن یوسف شاہ بن نصرۃ الدین احمد

اس بادشاہ کی سلطنت کے وقت امیر تیمور گورگان نے لرستان پر غلبہ پایا اور سلطنت انکی ختم ہوگئی

اکیسواں چمن سلاطین غور کے بیان میں

یہہ بادشاہ تین فرقہ پر تقسیم ہوئے ہیں اول جنہون نے غور و فیروز کوہ مین حکومت کی دوسرے جو
بامیان مین حاکم رہے تیسرے جنہون نے سندھ مین سلطنت کی ہے ان بادشاہون کی اصلیت
سب مورخان تاریخ کا یہہ اتفاق ہے کہ یہہ ضحاک بادشاہ کی اولاد مین سے ہین جب فریدون
نے ضحاک پر غلبہ پایا تو یہہ سب بہاگ کر بامیان کے پہاڑ مین جو بلخ و کابل کے درمیان ہے
جا چھپے اور اس پہاڑ کو مامن بنایا فریدون نے ان پر چند بار حملہ کئے مگر کامیاب نہوا اور یہہ قرار پایا
کہ ضحاک کی اولاد اس پہاڑ کی حد کے اندر جسکا نام غور ہے رہے زیادہ دست اندازی نہ کرے
اور دونون سے برابر اسی قوم کی سلطنت غور مین ہی کوئی غیر بادشاہ ان پر دست انداز نہوا

آخر سلطان محمود غزنوی نے ان پر یورش کی اور محمد سوری اپنے بیٹے حسن کے ساتھہ گرفتار ہوکر غزنین مین آیا حسن تو بہاگ کر غزنین چلا گیا اور محمد سوری قتل ہوا اور حسین سام حسن کا بیٹا اس مصیبت کے وقت ہندوستان کو بہاگ گیا اور مدت تک ہند مین رہا آخر عمر اسنے پہر وطن کو معاودت کی اور سلطان ابراہیم غزنوی کے وقت وہ غزنین کے دربار مین حاضر ہوا سلطان نے اسکی قدردانی کی اور نوکر رکہ لیا رفتہ رفتہ وہ امارت کے درجہ کو پہونچا اور سلطنت غور کی اسکے حوالے ہوئی اسکے مرنے کے بعد حسین کی اولاد اور بہرام شاہ غزنوی کے درمیان چند بار لڑائیان ہوئین آخر صلح ہوگئی اور یہہ قرار پایا کہ قطب الدین محمد بن سام جسکے نکاح مین بہرام کی بیٹی تہی غزنین مین رہا کرے چند سال وہ بہرام کے پاس رہا آخر بہرام نے کسی بات پر ناراض ہوکر قطب الدین کو قتل کر ڈالا اور دوبارہ لڑائی کا بازار گرم ہوا اور علاء الدین بن حسین سام نے بہرام پر غالب آکر اپنے بہائی سیف الدین محمد سوری بن حسین سام کو غزنین مین تخت نشین کیا اور خود غور کو چلا گیا اسکے چلنے کے بعد شہر والون کے اتفاق سے بہرام پہر غزنین پر قابض ہوا اور محمد سوری کو اسنے پکڑ کر بہت برے حال کے ساتھہ شہر مین تشہیر کرکے مار دیا۔

سلطان علاء الدین حسین جہان سوز

اگرچہ ثابت ہوتا ہے کہ یہہ علاء الدین حسین سام کا بیٹا تہا مگر بعض اہل تواریخ کا قول ہے کہ اسکا نام علاء الدین حسن بن حسین سام تہا اور صاحب روضۃ الصفا لکہتا ہے کہ یہہ حسن بن حسین بن سام بن حسن بن محمد سوری نام رکہتا تہا غرض کہ محمد سیف الدین سوری کے قتل کے بعد یہہ بیشمار فوج لیکر غزنی پر چڑہ آیا بہرام شکست کہاکر پنجاب کو بہاگ گیا اسنے غزنین مین آکر قتل عام کی شہر کو آگ لگادی سات روز تک برابر شہر جلتا رہا شاہان غزنین کا گورستان سوائے محمود غزنوی کے روضہ کی بیخ سے نکلوا دیا چونکہ سیف الدین محمد سوری کے ساتھہ سید مجد الدین اسکا وزیر بہی قتل ہوا تہا اسکے عوض مین کئی ہزار مشایخ و سادات و علما غزنین کی گرفتار ہوئی اور حکم ہوا کہ بڑے بڑے بہاری تہیلے مٹی کے بہر کر ان کے سر پر رکہی جائین اور پیدل پابزنجیر فیروز کوہ

مین بہونچائے جائین چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور جب وہ غور مین پہونچے تو سب کے سب قتل ہوئے اور وہی مٹی جو وہ اُٹھا کر لے گئے تھے کشتون کے خون سے گارا بناکر قلعہ فیروزکوہ کے برجون کی دیوارون پر لگائی گئی چونکہ اسقدر ظلم و تعدی و قتل اس بادشاہ نے بھی بھائی کے خون کے عوض مین کیا اسلئے جہان سوز کے خطاب سے مخاطب ہوا اس انتظام کے بعد یہہ غور مین گیا اور تخت نشین ہوکر اپنے برادرزادون غیاث الدین محمد سام کو جسکا خطاب سلطان شہاب الدین غوری ہے قید کرلیا اور سبب کے کہ اسوقت بسبب شورش قوم غز کے سلطنت سلطان سنجر کی کمزور ہوگئی تھی اس نے خراسان پر لشکر کشی کی اور لڑائی مین شکست کھاکر سلطان سنجر کی قید مین آیا اور چند سال کی قید کے بعد سلطان نے پھر اسکو تاج بخشی کی اور پھر چند سال حکومت کرکر مر گیا اور کوہ فیروز مین مدفون ہوا۔

ملک محمد غوری المخاطب سیف الدین بن علاء الدین حسین جہان سوز

یہہ بادشاہ نہایت رحم دل و نرم مزاج تھا اسنے غیاث الدین محمد سام و معز الدین سام دونو اپنے چچا کے بیٹون کو قید سے چھوڑ کر سرفراز کیا مگر اسکی سلطنت کے زمانہ نے چندان طول نہ پکڑا اور دو سال کے عرصہ کے بعد ابوالعباس سپہ سالار لشکر کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

ملک غیاث الدین ابوالفتح بن محمد سام غوری

ملک محمد کی قتل کے بعد ابوالعباس سپہ سالار نے اسکو تخت نشین کیا اسوقت اسکا بھائی معز الدین بامیان مین فخر الدین چچا کے پاس تھا وہان سے وہ بھی غور مین آیا اور دونو نے ملکر ابوالعباس سپہ سالار محمد غوری کے قاتل کو قتل کیا اور خود مختاری حاصل کی یہہ خبر پاکر فخر الدین انکا چچا بامیان سے ان پر حملہ آور ہوا اور چاہا کہ انکا ملک چھین لے مگر عند المقابلہ شکست کھاکر واپس چلا گیا اس فتح کے بعد غیاث الدین نے اپنی مملکت کو وسیع کیا علاقہ غرجستان و داور و گرم سیر و بادغیس اپنے تصرف مین لایا ہرات پر چڑھائی کی سیستان کے حکام کو تابعدار بنایا سنہ ۵۹۰ھ مین شادیاخ کو لشکر لے گیا اور علی شاہ بن تکش خوارزمی کو شکست دی پھر مرو پر حملہ

حملہ کیا اور اسکو اپنے قبضہ مین لیا خراسان مین اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کردیا آخر سنہ ۵۹۹ھ مین مرگیا ہرات مین مدفون ہوا ساٹھہ سال کی عمر پائی چوالیس سال سلطنت کی مذہب اسکا شافعی تھا ہرات مین اسنے ایک بڑی مسجد بنوائی تھی —

سلطان معز الدین بن سام الملقب بسلطان شہاب الدین غوری

یہہ بادشاہ اپنے بھائی غیاث الدین کی عین حیات حسب الاجازت اُسکے ۵۶۹ھ مین غزنین کے تخت پر بیٹھا اور ۵۷۱ھ مین ہند پر چڑہائی کی پہلے ملتان پر قابض ہوا پھر لاہور پر یورش کی اور خسرو شاہ غزنوی کو قید کرکے پنجاب پر متسلط ہوگیا تیسرے مرتبہ اپنے بھائی سے ایک لاکھ سوار مدد لیکر ہندوستان پر چڑہ آیا رائے پرتھی راج عرف پتھورا نے یہہ خبر پاکر کل راجگان ہند سے مدد لی اور مستعد مقابلہ کے ہوا دہلی سے چار کوس کے فاصلہ پر لڑائی کا میدان قرار پایا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی چونکہ ہندون کی فوج تین لاکھ سے زیادہ تھی سلطان نے شکست کھائی اور واپس چلا گیا اور بہت جلد بیس ہزار تاتاری سوار جنگ دیدہ کارآزمودہ نوکر رکھکر چوتھی مرتبہ داخل ہندوستان کے ہوا اور لڑائی مین فتحیاب ہوکر رائے پتھورا کو پکڑا اور قتل کیا اسنے پتھورا کی لڑکی نے دہلی خالی کردی جابجا مسلمانون کی فوج نے مامور ہوکر بہت سے شہر مفتوح کئے سلطان نے قطب الدین ایبک اپنا غلام ہند مین نائب بنایا اور خود غزنین کو چلا گیا دو سال کے بعد سلطان پھر ہند مین آیا اور قنوج کے راج پر حملہ کیا قنوج کا راجہ مارا گیا راجہ قنوج کے لشکر مین نو سو ہاتھی تھے اُن مین سے نوے ہاتھی سلطان نے لئے جن مین ایک سفید رنگ کا ہاتھی تھا اس فتح کے بعد سلطان نے بنارس پر یورش کی اور راجہ بنارس کا خزانہ و ملک اپنے قبضہ مین لیا اور بڑی دولت لیکے غزنین کو معاودت کی اور جن دنون مین کہ سلطان غیاث الدین اسکا بھائی ہرات مین مرگیا تھا یہہ طوس مین تھا وہان سے یہہ بادغیس مین گیا اور کل ملک آل سام کو اسطرح تقسیم کیا کہ تختگاہ فیروزکوہ و غور کا علاقہ اپنے چچا کے بیٹے ملک ضیاء الدین سلطان غیاث الدین کے داماد کو دیا حکومت ممالک بست و فراہ و اسفزار کی محمود غیاث الدین کے بیٹے کو دی اور ولایت ہرات کی ناصر الدین غازی اپنے خواہرزادہ کو عنایت کی اور خود بڑی فوج لیکر خوارزم کو گیا اور

شکست کہاکر واپس آیا انہیں ایام مین کوہ جود کے مفسدون نے فساد برپا کیا سلطان ہرات سے خود وہان گیا اور اونکو سخت سزا دی جب وہان سے واپس آیا راستے مین بمقام دمیک چند مفسد قوم گہکہڑ بادشاہی خیمہ مین چہپ رہے اور سلطان کو سوتے ہوئے شہید کردیا اس بادشاہ نے نو مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا فتوحات پے درپے اس کے نصیب ہوئین بتیس ۳۲ سال سلطنت کی سنہ ہجری مین شہادت پائی ہندوستان کی تواریخ مین اسکا نام علاوالدین غوری بہی درج ہے اور اصل مین اسکا نام سلطان معزالدین بن سام اور شہاب الدنیا والدین خطاب تہا اسکی وفات کا قطعہ تاریخ مندرجہ روضۃ الصفا یہہ ہے

قطعہ

شہادت ملک بحر و بر معز الدین
کز ابتدای جہان مثل او نیامد یک

سوم زغرہ شعبان بسال ششصد و دو
فتاد در رہ غزنین بمنزل دمیک

سلطان محمود بن غیاث الدین محمد سام

سلطان شہاب الدین کے مرنے کے بعد یہہ فیروزکوہ کے تخت پر بیٹہا علاقہ غور و خراسان و غزنین و ہندوستان مین خطبہ سکہ اسکے نام کا جاری ہوا اسکے وقت علیشاہ سلطان محمد خوارزم شاہ کا بہائی اس سے ناراض ہوکر اسکے پاس آیا اور مدد کا خواستگار ہوا اس نے اسکو خوارزم شاہ کی ایما کے موجب قید کرلیا اس لیئے اسکی نوکر اس سے ناراض ہوگئے اور چند آدمی اون مین سے کوہ آنا دکے راستے رات کو اسکی خوابگاہ مین آگہسے [illegible] کو بحالت خواب شہید کردیا۔

سلطان بہاء الدین بن محمود بن غیاث الدین محمد سام

یہہ بادشاہ چودہ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا اور علی شاہ خوارزمی مقتول نے چاہا کہ اسکو بہی قتل کردے اس لیئے اوس نے چالیس آدمی اسباب کے صندوقون مین بٹہلا کر شہر مین منگوانے تجویز کئی مگر وہ صندوق کسی مخبر کی مخبری سے عین دروازے مین پکڑے گئے اور وہ سب کے سب قتل ہوئے تین مہینے کے بعد علاءالدین اتسز غوری بن سلطان علاءالدین حسین جہانسوز نے خوارزم شاہ سے مدد لیکر اس بادشاہ پر چڑہائی کی چند لڑائیون کے بعد بہاءالدین بہاگ کر ہرات کو چلا گیا والی ہرات نے اسکو پکڑ کر خوارزم کو بہیجدیا خوارزم شاہ کی والدہ نے اسکو مع اسکی والدہ کے دریا مین غرق

کرادیا صرف تین ماہ اس بادشاہ نے سلطنت کی

علاء الدین آتسز بن سلطان علاء الدین حسین جہان سوز

خوارزم شاہ کی مدد سے اس نے سلطنت پائی چار سال کی حکومت کے بعد تاج الدین یلدوز بادشاہ غزنین کی لڑائی مین قتل ہوا پھر اسکی اولاد میں کسیکو سلطنت نملی کل ملک خوارزم شاہ نے لے لیا

سلطان تاج الدین یلدوز غزنوی

یہہ شخص زر خرید سلطان شہاب الدین غوری کا تھا حکومت کرمان و مکران و سوران وغیرہ علاقجات سغ ... کنارہ دریاے سندہ اسکے تفویض تھی انگہہ ارقبا اور انگہہ ار کلاہ سالیانہ اور رسد رسانی سفر ہند کی اسکے ذمے تھی سلطان کی شہادت کے بعد یہہ غزنین کے تخت پر بیٹھا اور ملک محمود کی اطاعت قبول کی چونکہ حوصلہ عالی رکہتا تھا ہند کے تخت کا خواستگار ہوکر اس نے قطب الدین ایبک پر چڑہائی کی اور لشکر لیکر پنجاب مین گیا آخر شکست کہاکر بہاگا قطب الدین اسکے تعاقب مین غزنین پہونچا اور چالیس روز رہ کر واپس آیا دوبارا اس نے سلطان شمس الدین التمش کے وقت دہلی پر یورش کی اور بمقام ترائن مقابلہ پکڑا گیا قید کی حالت مین قریب تہا کہ یہہ بہاگ جائے مگر شمس الدین نے اسکو بداون کے قلعہ مین قید کیا اور وہان ہی مر گیا اس کی اولاد دو لڑکیان تہین ایک قطب الدین ایبک دوسری ناصر الدین قباچ کی منکوحہ تہی

دوسرا فرقہ سلاطین غوریہ کا جو بامیان مین سلطنت کرتے رہے - فخر الدین مسعود

یہہ شخص سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا چچا تہا بامیان مین اسکی حکومت تہی طخارستان کا علاقہ بہی اسکے ماتحت تہا شمس الدین محمد تاج الدین زنگی حسام الدین علی اسکے تین بیٹے تہے

ملک شمس الدین محمد بن فخر الدین مسعود غوری

اس نے اپنی مملکت کو وسیع کیا بلخ و تقان و بعض بدخشانات پر تصرف کر لیا اور چند لوگون مین کہ جو عہدون پر تہے سلطان شاہ بن ایل ارسلان پر چڑہائی کی یہہ بہی مرو کو گیا اور ملک بہاء الدین طغرل کو جو سلطان سنجر کے امرا مین سے تہا قتل کیا تو غیاث الدین نے اسکو سلطانی کا خطاب دیا-

ملک بہاؤالدین بن ملک شمس الدین محمد

یہہ بادشاہ نہایت رحیم کریم رعایا پرور تہا علما و فضلا کی قدر کرتا امام فخر الدین رازی نے صرف کے علم مین رسالہ بہائیہ اس کے نام پر تصنیف کیا جسکو صرف بہائی کہتے ہین اس کی مملکت نے وسعت پائی اور چودہ سال سلطنت کرکے مر گیا۔

ملک جلال الدین علی بن شمس الدین محمد

بہاؤ الدین اپنے بہائی کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور سلطان شہاب الدین کے مرنے کے بعد جو غزنین کا خزانہ غوری خاندان مین تقسیم ہوا تو پنجاہ شتر بار اشرفی وجواہرات کے اس کے حصہ مین آکر یہہ وہ خزانہ بامیان مین لے آیا مگر پہر طمع کر کر غزنین پر لشکر لے گیا اور گرفتار ہو گیا اس کی گرفتاری کے وقت اسکا چچا مسعود فرصت پاکر بامیان مین آیا اور کل خزانہ اوٹھا کر لے گیا چند ماہ کے بعد اس نے غزنین سے رہائی پائی اور بامیان مین آکر مسعود پر حملہ آور ہوا اسکو قتل کیا اور نسمی صاحب اپنے باپ کے وزیر کا پوست اسی جرم مین اوتروایا سات برس حکومت کی آخر سلطان محمد خوارزم شاہ کے ہاتہہ گرفتار ہو کر مقتول ہوا۔

تیسرا فرقہ غوریون کے غلامون کا جو ہندوستان مین فرمان فرما رہے

ملک ناصر الدین قباچہ سلطان شہاب الدین معز الدین سام کا یہہ بہی زر خرید غلام تہا اوس کے مرنے کے بعد پہلے یہہ ملتان پر متسلط ہوا اور کچہہ علاقہ سندہ کا تصرف مین لایا اُچ کا قلعہ لیکر پنجاب کو قدم بڑہایا مگر کامل قبضہ نہوا اگرچہ ایک دفعہ دریائے ستلج تک اپنے ملک کی حد مقرر کرلی تہی خوارزم کی ولایت کی غارت کے بعد سینکڑون اُمراء وہان کی سلطنت کے بگڑے ہوئے اس کے پاس آئے اور پرورش پائی سلطان جلال الدین خوارزمی لے ہند مین آکر چند حملے ملتان پر کئے اور قابض ہو گیا مگر اُس کے جانے کے بعد پہر اس نے تسلط پایا چغتائی خان مغل بہی بڑا بہاری لشکر لیکر ملتان پر آیا اور محاصرہ کر لیا اس نے اُسکے ساتہہ بڑے بڑے معرکے کئے اور اسکو پسپا کیا ۱۲۱۔ مین پہر اس نے پنجاب پر قبضہ کیا اور ستلج سے اوترکر سرہند پر قابض ہوا تو سلطان

شمس الدین التمش شاہ دہلی بڑی فوج لیکر اسپر آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر قباچ نے شکست کہائی اور ملتان اُسکے گردم لیا نظام الملک ابو سعید وزیرنے جب تعاقب کیا تو یہہ ملتان سے بہکر کو چلا گیا اور قلعہ مین محصور ہوا دو مہینے کے محاصرہ مین جب یہہ تنگ آیا تو وہان سے بہی یہہ کشتی مین بیٹھکر بہاگا اور کشتی دریائے سندہ مین غرق ہوگئی اور نعش کا سراغ نہ ملا یہہ واقعہ ۶۲۲ھ مین وقوع مین آیا۔

سلطان قطب الدین ایبک

یہہ بادشاہ غلام ترکی سلطان شہاب الدین غوری کا تہا پہلے کسی سوداگر نے اسکو ترکستان سے لاکر نیشاپور مین فخر الدین قاضی کے پاس فروخت کیا اس نے کسی اور سوداگر کے پاس بیچا اُس نے سلطان شہاب الدین کے پاس فروخت کیا چونکہ یہہ ایک شخص مستعد و لائق کار تہا تہوڑے سے عرصہ مین امیر بنگیا اور بعد فتح دہلی کی نیابت کے عہدہ پر سرفراز ہوا اس لیے مملکت کے وسعت مین بڑی کوشش کی مین میرٹھ وغیرہ بہت سے شہر مفتوح کئے سلطان شہاب الدین کے بعد اسکو دہلی کا تخت ملا اور سلطان غیاث الدین محمود نے اسکو خلعت و خطاب سلطانی کا بخشا تاج الدین یلدوز کے ساتہہ اسکی لڑائی ہوئی جنگ ہوا اور یہہ غزنین تک اُسکے تعاقب مین گیا جب وہان سے واپس آیا مقام لاہور گیند کہیلتا ہوا گہوڑے سے گرکر مرگیا بیس سال تک سنہ ہند مین حکومت کی چودہ سال تک خطبہ و سکہ مین بہی نام اسکا بشمول نام شہاب الدین مذکور رہا اور بسبب کمال سخاوت کے سلطان لکہہ بخش اسکا خطاب مشہور ہوگیا تہا ؎

آرام شاہ بن سلطان قطب الدین ایبک

قطب الدین کے بعد یہہ اسکا بیٹا بادشاہ ہوا مگر اسی سال مین بسبب نالیاقتی کے معزول ہوا۔

سلطان شمس الدین التمش

یہہ بادشاہ بہی سلطان قطب الدین ایبک کا غلام تہا اُس کے حکم سے یہہ بداؤن مین حکومت کرتا تہا آرام شاہ کی معزولی کے بعد امیر علی اسماعیل سپہ سالار و امیر داؤد دیلمی کی تجویز سے یہہ بادشاہ ہوا

اسکی وقت سلطنت نے کمال رونق پائی فتوحات پے در پے اس کے نصیب ہوئین اس نے گوالیار کے ملک پر یورش کی اور فتحیاب ہوا اُجین کو مفتوح کیا مہاکال کے بت خانے کو جو ایکہزار دو سو برس آباد تھا توڑا لاکھون روپیہ نقد و جواہرات اور سونے کے بت وہان سے لئے بکرماجیت کی تصویر جو اس بتخانہ مین رکھی تھی وہان سے اُٹھا کر دہلی مین لے آیا اور توڑ کر مسجد قبۃ الاسلام کے دروازہ کے آگے ڈال دی دہلی مین اس نے بڑی بڑی عمارتین بنوائین اس کی تعمیر کی ہوئی مسجد قبۃ الاسلام کے آثار ابتک موجود ہین اور بڑا منیار جسکو لاٹ بولتے ہین اُسی مسجد کا ایک منیار ہی چھبیس سال بادشاہت کی ۶۳۳ھ ہجری مین مرگیا۔

سلطان رکن الدین فیروزشاہ بن سلطان شمس الدین

یہہ بادشاہ اگرچہ سخی تہا مگر بسبب عیاشی کے اسکی سلطنت مین فتور واقع ہوا اس کی والدہ ترکان خاتون سلطنت کے کام مین دخیل ہوگئی اس نے شہزادہ قطب الدین کو قتل کرادیا سلطان شمس الدین کی اور عورتون کو سخت سخت مصیبتون مین گرفتار کیا اس لئے ارکین دربار اس سے برگشتہ ہوگئے اور سب نے باتفاق رکن الدین فیروزشاہ اور اسکی والدہ کو قید کرلیا اور یہہ دونو قید ہی مین مرگئے۔

سلطان رضیۃ الدین بنت سلطان شمس الدین التمش

فیروزشاہ کی قید کے بعد یہہ عورت بادشاہ ہوئی اس نے پردہ سے نکلکر مردانہ لباس پہن لیا اور مردون کیطرح بہ کمال عقل و تدبیر بادشاہت کو رونق دی مگر سبب یہہ کہ یاقوت حبشی پر اسکی کمال مہربانی تہی اور اوسکو اس نے سپہ سالار بنایا تہا امرا اس سے برگشتہ ہوگئے سب سے پہلے عزالدین ملتان کے حاکم نے فساد برپا کیا اور یہہ بذات خود ادہر متوجہ ہوئی جب سرہند پہنچی امرا نے باتفاق ملک اختیارالدین صوبہ سرہند کے اسکو قید کرلیا اور دہلی مین واپس آکر بہرام شاہ کو تخت نشین کیا اس نے قید مین ملک اختیارالدین کے ساتھہ نکاح کرلیا اور اُسکے اتفاق سے بڑی فوج لیکر دہلی پر چڑھہ آئی مگر لڑائی مین شکست پاکر بہاگتی ہوئی پکڑی گئی اور باتفاق اختیارالدین اپنے شوہر کے ۶۳۷ھ مین مقتول ہوئی۔

معز الدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

اس بادشاہ کے وقت مہذب الدین نظام الملک وزیر تھا جب تاتاری فوج بڑی جمعیت کے ساتھ
پنجاب مین داخل ہوئے اور شہر لاہور وغیرہ اُنہون نے لوٹ لیئے تو بادشاہ نے وزیر کو بہت سا لشکر دیکر
مغلون مقابلہ پر بہیجا جب یہہ بیاس پار آیا تو سُنا کہ مغل خود بخود پنجاب سے نکلکر چلے گئے ہین چونکہ
اسکو خود سلطنت کی ہوس دامنگیر تھی اسنے براہ فریب بادشاہ کو لکھہ بہیجا کہ قطب الدین حسن سپہ سالار
وغیرہ ہیئے حکم کی تعمیل نہین کرتے مغلون کے مقابلہ کے لئے دریا سے نہین اُترتے بادشاہ نے
جواب لکھا کہ یہہ سب لوگ نمک حرام لائق قتل کے ہین بالفعل تم اُن سے آہستگی کا کام لو جب یہہ دہلی مین
آئینگے قتل کیئے جائینگے جب یہہ فرمان آیا وزیر نے سب کو دکھلایا اس لئے سب کے سب بادشاہ کے دشمن
ہوگئے اور دہلی مین جاکر بادشاہ کو قید کرلیا اور وزیر کی تجویز سے قتل کردیا۔

سلطان علاء الدین مسعود بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ

بہرام شاہ کی قتل کے بعد مہذب الدین نمک حرام وزیر خود تخت نشین ہوا مگر اُمرائے اسکو قتل
کردیا اور علاء الدین کو بادشاہ کیا اسنے بادشاہ ہوکر جلال الدین و ناصر الدین اپنے دو چچیون کو قید
سے رہائی دیکر جلال الدین کو حاکم قنوج اور ناصر الدین کو حاکم بہرائچ بنایا اسکے وقت بہی تاتاریون
کی فوج پنجاب مین آگئی یہہ اُن کی سرکوبی کو خود پنجاب مین گیا مگر مغل اسکے آنے سے اول پنجاب
کو لوٹ کر چلے گئے تھے پنجاب سے جب یہہ واپس گیا آرام طلب و عیاش ہوگیا اس لئے امراء اس سے
ناراض ہوگئے اور اسکو قید کرلیا۔

ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین التمش

سنہ ۶۴۴ھ مین یہہ بہرائچ سے آکر بادشاہ ہوا اور پہلے بہرائچ کو گیا اور وہانکے مفسدون کی سرکوبی کی پہر پنجاب مین آیا اور
دریائے سندہ پر مغلون کے حملے روکنے کے لئے عمدہ عمدہ انتظام کیئے الغ خان بلبن کو لشکر دیکر
سندہ کو مامور کیا سنہ ۶۴۶ھ مین اسنے دوابہ درمیانی دریائے سندہ و گنگ پر لشکر بہیجا اور بہت سے
قلاع سندہ کوہ کے فتح کیئے سنہ ۶۴۹ھ مین بادشاہ بہت سا لشکر لیکر باتفاق الغ خان کے مالوہ کو گیا راجہ

مالوہ کا پنجاہ ہزار سوار اور دو لاکہہ پیادہ کے ساتہہ مقابلہ پر آیا مگر شکست کہاکر بہاگ گیا اسکے وقت ہلاکو خان مغل کا وکیل دہلی مین آیا بادشاہ نے الغ خان وزیر کو پچاس ہزار سوار اور دو ہزار ہاتہی کے ساتہہ اُسکے استقبال کو بہیجا اور دہلی مین لاکر تجمل سلطنت کا دکہلایا اس پادشاہ نے بیس سال سلطنت کی ۶۶۴ھ مین مرگیا۔

سلطان الغ خان الملقب سلطان غیاث الدین بلبن

یہہ بادشاہ غلام و داماد سلطان شمس الدین التمش کا تہا سلطان ناصر الدین کے وقت اس نے وزارت کا عہدہ پایا جب وہ مرگیا تو بسبب لاولد مرجانے اُسکے یہہ بادشاہ ہوا اسکے وقت سلطنت نے رونق پائی حکومت نے تازہ بہار دکہلائی فتوحات پے در پے اسکی نصیب ہوئین دشمنون کو اس نے دوست بنایا اسے بمحبت پیش آیا بڑا لیق بیٹا اسکا سلطان محمد تہا اسکو اس نے پنجاب و ملتان و سندہ کی حکومت عطا کی اُس نے سرحدی ملک کا انتظام نہایت لیاقت کے ساتہہ کیا چند معرکون مین مغلون کے ساتہہ فتحیاب رہا آخر تیمور خان جو فارس کے ایک حصہ کا بادشاہ تہا ملتان پر چڑہ آیا عند المقابلہ مغلون نے شکست کہائی اور بہاگ گئے سلطان محمد کی فوج لوٹ پر پڑ گئی اور خود شہزادہ ظہر کی نماز مین مشغول ہوا دشمنون نے موقع پایا اور شہزادہ کو پانسو سوار کے ساتہہ نماز پڑہتے ہوئے شہید کر دیا ایسے لائق بیٹے کے مرجانے سے بادشاہ کو سخت غم ہوا بیماری طرح طرح کی عائد ہوئی بیماری کے وقت کیخسرو محمد سلطان کے بیٹے کو اس نے ولیعہد بنایا اور خود جمادی الثانی کے مہینے ۶۸۶ھ مین مرگیا اسی برس کی عمر پائی اکیس سال بکمال استقلال و عدالت و انصاف سلطنت کی۔

معز الدین کیقباد بن بقرا خان بن سلطان غیاث الدین بلبن

بلبن کی وصیت کے برخلاف امراؤ نے کیقباد اُسکے لڑکے کو بادشاہ بنایا مگر یہہ عیش و عشرت مین پڑ گیا اس لئے بقرا خان اسکا باپ جو دکن کا حاکم تہا دہلی مین آیا اور چاہا کہ بیٹے کی نیابت مین انتظام سلطنت کا کرے مگر اس نے باپ کو سلطنت مین دخل نہ دیا بلکہ اسکی قتل کے فکر مین ہوگیا اور

وہ واپس چلا گیا دو برس کے بعد کیقباد کو فالج ہو گیا اور خانہ نشین ہوا امرائے مغل نے کیومرث اسکے بیٹے کو تخت نشین کیا مگر امرائے خلج نے اسکو قتل کر دیا اور غوریہ سلطنت تمام ہوئی۔

بائیسواں چمن سلاطین نیمروز یعنی سیستان کے بیان مین

اس خاندان کے بادشاہون مین اول طاہر بن محمد سلطان سنجر سلجوقی کے حکم سے سیستان مین حاکم بنا پھر ابو الفضل اسکا بیٹا ماتحت سلطان کے حاکم رہا جب وہ مرگیا تو تاج الدین اسکے بیٹے نے حکومت پائی اور امراء کے ہاتھ سے قتل ہوا پھر عز الملک اوسکا بھائی فرمان فرما ہوا وہ مرگیا تو تاج الدین حرب بن عز الملک بادشاہ بنا اور ماتحت سلاطین غور کے ساٹھہ برس تک حکومت کرتا رہا ۶۱۲ھ مین مرگیا اسکی وفات کے بعد یہہ سلطنت خود مختار ہو گئی

یمین الدولہ بہرام شاہ بن تاج الدین حرب

اس بادشاہ نے دو مرتبہ قہستان کی ولایت پر یورش کی اور سلاطین ملاحدہ سے بھی جنگ کرکے بہ ہلاکت ... آخر ملاحدہ کا سر نے چار فدائی اسکے قتل کے لئے مامور کیے اور اونہون نے جامع مسجد مین اسکو شہید کر دیا۔

نصرۃ الدین بن بہرام شاہ بن تاج الدین حرب

اس بادشاہ نے سلطنت پاکر اپنے بھائی رکن الدین کو قید کر لیا وہ قید سے بھاگ گیا اور فوج جمع کرکر اسپر غالب آیا یہہ شکست پاکر غور مین پہونچا اور وہان سے لشکر لاکر دوبارہ سیستان پر قابض ہوا پھر جب تاتاری فوج سیستان مین آئی یہہ انکے ساتھ لڑکر شہید ہو گیا اور رکن الدین اسکے بھائی نے سلطنت پائی وہ بھی تاتاریون کی لڑائی مین مارا گیا۔

شہاب الدین محمود بن تاج الدین حرب

جب سیستان کے تمام ملک کو تاتاریون نے ویران کر دیا اور وہ بعد قتل و غارت اس ملک سے واپس چلے گئے تو شہاب الدین کو سلطنت ملی مگر بسبب ویرانی ملک کے اسکی سلطنت کو رونق نہ ہوئی تس پر بھی ایک شخص عثمان نام اسکا رشتہ دار مدعی سلطنت کا پیدا ہوا اور براق حاجب شاہ

سے مدد لیکر بنالتگین سپہ سالار کرمان کو چڑہا لایا اوسکے جنگ میں شہاب الدین مارا گیا۔

ملک تاج الدین بنالتگین شاہ

بنالتگین ملک عثمان کی مدد کیلئے براق حاجب کے حکم سے آیا تہا مگر جب یہہ سیستان پر قابض ہوا اسنے عثمان کو حکومت میں دخل ندیا خود قابض ہو بیٹہا یہہ شخص برادر عم زاد محمد خوارزم شاہ کا تہا تاتاریوں سے بہاگکر یہہ ہندوستان میں پہونچا اور ملک کریم الدین کوہ سوالک کے حاکم کے پاس چند ماہ گزارہ کیا پہر کریم الدین کو قتل کرکر چند ہاتہی اور گہوڑے اور خزانہ اوس کے اپنے قبضہ میں لایا اور ناصر الدین قباچ کے پاس ملتان میں آیا چند روز وہان رہا وہان سے بہراہی سلطان جلال الدین خوارزمی کے کرمان میں گیا اور براق حاجب کے نوکری کری اوسنے اسکو سپہ سالار بنا کر عثمان کی امداد کے لئے سیستان کیطرف مامور کیا اور یہہ سیستان کو فتح کرکے خود بادشاہ بن بیٹہا اسنے قہستان پر یورش کی اور ملحدون سے جنگ کئے آخر ۶۲۵ھ میں پہر لشکر تاتاری سیستان میں آیا اسنے ان کے ساتہہ محاربہ کیا اور عین لڑائی میں ایک تیر اس کی آنکہون میں لگا اور اندہا ہوکر پکڑا گیا چند ماہ یہہ تاتاریوں کی قید میں رہا جب سیستانی اسکی رہائی کے درپے ہوئے تو مقتول ہوا۔

تیئیسواں چمن سلاطین کرت کے ذکر میں جو ہرات میں فرمانفرما تہے

بانی مبانی اسخاندان ملک رکن الدین بن عز الدین عمر مرغنی ہے جو سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا عم زاد بہائی اور وزیر تہا اسکے وقت اسنے ہرات کی حکومت پائی اور مدت مدید تک حاکم رہا قلعہ خیسار و بعض علاقہ جات غور پر اسنے قبضہ پایا چنگیز خان تاتاری کی اسنے اطاعت کی اسلئے اسکو کل علاقہ غور کا بادشاہ بنا دیا آخر ۶۴۳ھ میں مرگیا۔

ملک شمس الدین بن ابی بکر کرت

رکن الدین کے مرنے کے بعد اوسکا دہوتا شمس الدین حاکم ہوا اسنے منکو قاآن تاتاری کی خیرخواہی میں بڑی بڑی خدمتیں کیں اور اسکے عوض میں حکومت غور و ہرات و اسفراہ و فرات و سیستان

وغیرہ کی اسکو عطا ہوئی یہہ وسیع سلطنت پاکر اس نے سیف الدین غرجستان کے حاکم کے ساتھہ جنگ کیا
جس مین سیف الدین مارا گیا پہر سیستان کو گیا اور ملک نصرۃ الدین کو مغلوب کیا پہر جب ہلاکو خان مرگیا شاہ
اباقاخان کے پاس گیا اور اسکی طرف سے برقا قاآن کے ساتھہ جنگ کرکر فتحیاب ہوا ۶۷۶ھ مین اسکا توسل
شہزادہ براق کے ساتھہ ہوگیا اس لئے اباقاخان اس سے ناراض ہوگیا اور ہرات کا علاقہ اس سے
لے لیا اور چاہا کہ اسکو قید کرے چونکہ گرفتاری اسکی بزور ممکن نتھی اسلئے بظاہر دلداری اباقاخان نے پہر اسکو
ہرات دیدی اور چند ماہ کے بعد اپنے پاس اسکو طلب کیا جب یہہ گیا فوراً گرفتاری اس کی عمل مین آئی
اور زہر دے کر شہید کردیا۔

ملک رکن الدین المخاطب بہ شمس الدین بن ملک شمس الدین محمد کرت

۶۷۶ھ مین یہہ اباقاخان کے حکم سے اپنے باپ کے نام سے مخاطب ہوکر بادشاہ ہوا ہرات مین آکر
اس نے اپنا انتظام کیا ۶۸۰ھ مین یہہ قندہار کو گیا اور فتحیاب ہوا اباقاخان کی وفات کے بعد ارغون
خان نے اسکی طرف سے متغیر ہوکر خدمت مین بلایا مگر یہہ نہ گیا اُس نے ہرات کا علاقہ اس سے لے لیا اور یہہ بہی
اخیر دم تک قلعہ خیسار مین رہا ۷۰۵ھ مین مرگیا۔

ملک فخر الدین بن شمس الدین بن شمس الدین کرت

باپ کی قید مین پہلے یہہ سات برس تک رہا ۶۹۵ھ مین یہہ قید سے بہاگکر امیر نوروز کی خدمت
مین چلا گیا امیر نے اسکو ہرات کی حکومت دی مدت تک یہہ حکومت کرتا رہا پہر سلطان خدابندہ کے
وقت باغی ہوگیا سلطانی فوج ہرات پر مامور ہوئی اور یہہ قلعہ امان کوہ پر بہاگ گیا جلال الدین
سام اسکے کوتوال نے امیر دانشمند سپہ سالار سلطانی کا مقابلہ کیا اور دانشمند مارا گیا مگر یہہ بہی
اس واقعہ کے بعد چند روز جیا اور بیمار ہوکر مرگیا۔

ملک غیاث الدین بن ملک شمس الدین کرت

ملک فخر الدین کے مرنے کے بعد سلطان خدابندہ کے حکم سے اس نے ہرات کی حکومت پائی
مگر امیر یسادل وغیرہ نے بادشاہ کی مزاج کو اسکی طرف سے برگشتہ کردیا اور طلبی اس کی عمل مین آئی

چار سال یہہ حضور مین رہا ۷۱۵ھ مین پہر سرفرازی پائی وہان سے آکر پہلے یہہ اسفرار مین آیا اور ملک قطب الدین ... کے ملک کو پکڑکر حکومت اسفرار کی اپنے برادرزادے کو دی ۷۲۰ھ مین قلعہ تولک باخرز فتح کیا ۷۲۱ھ مین یہہ ملک شمس الدین اپنے بیٹے کو ہرات مین چہوڑکر حج کو گیا اور واپس آیا چند سال کے بعد امیر چوپان سلطان ابوسعید بہادر سے رنجیدہ ہوکر اسکے پاس آیا اس نے اوسکو مارڈالا اور خود خیرخواہی کے اظہار کے لئے سلطان کی خدمت مین گیا اور وہان ہی ۷۲۹ھ مین مرگیا ۞

ملک شمس الدین بن غیاث الدین کرت

یہہ بادشاہ صرف دو مہینے حاکم رہا پہر شراب کے نشہ مین مرگیا۔

ملک حافظ بن ملک غیاث الدین

یہہ بادشاہ دو ہی برس فرمان فرما رہا ۷۳۲ھ مین اپنے امیرون کے ہاتہہ سے قتل ہوا۔

ملک معز الدین حسین بن ملک غیاث الدین کرت

یہہ بادشاہ خوردسالی کی عمر مین تخت نشین ہوا امیر سالار نے وزارت پائی ۷۳۶ھ مین سلطان ابوسعید مرگیا تو اسکے امرا بہت سے اس کے پاس آئے اور ہرات مین قیام پذیر ہوئے جب طغاتیمور خان خراسان کا حاکم بنا تو اس نے اس سے دوستی کی سلطان خاتون اسکے بیٹی اپنے نکاح مین لی خطبہ اسکا اپنے ملک مین اسنے اپنے نام کا جاری کیا اور جب امیر وجیہہ الدین سربدار اور طغاتیمور خان کے آپس مین جنگ ہوکر طغاتیمور کو شکست ہوئی تو اسنے دوبارہ مقابلہ وجیہہ الدین کے ساتہہ کیا اور فتحیاب ہوا اس فتح کے بعد یہہ سخت غرور مین آیا اندخود و شبرغان کے علاقہ مین جاکر انکو تاراج کیا اور تمام خراسان کے لوگ اسکے ہاتہہ سے تنگ آگئے اور امیر قزاغان کو ہرات کی تسخیر کی تحریص دی وہ بڑا لشکر ماوراءالنہر سے لیکر آیا چالیس روز تک شہر کا محاصرہ رکہا اور چند بار کے محاربہ کے بعد فریقین مین صلح ہوئی چونکہ اسنے امیر قزاغان کی اطاعت مانکر صلح کی تہی رعب اسکا جاتا رہا بے اقبالی کی صورت نمودار ہوئی دوسرے سال یہہ امیر قزاغان کے پاس گیا پیچہے اسکے امراء نے امیر باقر اسکے بہائی کو تخت نشین کیا یہہ سنکر پہر ہرات مین آیا اور بڑی دلیری و جوانمردی کے ساتہہ قلعہ مین داخل ہوکر بہائی کو قید کرلیا اور دوبالا بادشاہت

پایگی اُس فرزند سے اسنے اپنی تیز مزاجی چھوڑدی عدل وداد کی طرف راغب ہوا آخر ۷۷۱ھ مین مر گیا۔

ملک غیاث الدین بن ملک معز الدین حسین کرت

معز الدین حسین کے بعد یہہ ہرات کے تخت پر بیٹھا اور اسکا بھائی ملک محمد سرخس کے علاقہ مین جہان وہ باپ کے وقت سے حاکم تھا بادشاہ ہوا چندے باہم صفائی رہی پھر سرکشی ہو کر بڑے جنگ ہوئے آخر صلح ہو گئی دوسری مہم اسکی خواجہ علی موید سربدار پر جو نیشاپور و بسطام وغیرہ مین امیر تھا بسبب تعصب مذہبی کے ہوئی کہ یہہ سنی اور وہ شیعہ تھا تین سال برابر اسنے نیشاپور پر یورش کی اور فتحیاب ہوا پھر جب امیر تیمور گورکان کا زور شور ہوا تو اول باہم فریقین کے دوستی ہوئی اور امیر تیمور کے لڑکے کی شادی اُسکے بیٹے پیر محمد غوری کے ساتھہ ہوئی مگر وہ دوستی محرم ۷۸۳ھ مین مبدل بدشمنی ہو گئی اور امیر تیمور نے ہرات مین جا کر شہر کا محاصرہ کر لیا مدت تک محاصرہ رہا آخر شہر فتح ہوا اسکے خزینے و دفینے سب کے سب امیر تیمور نے لے لئے تمام ملک اپنے قبضہ مین کر لیا ۷۸۴ھ مین پھر امیر مہربان ہوا اور چاہا کہ ہرات کا ملک ملک غوری کو دیدے مگر اس تجویز کے ظہور سے اول ہی ملک محمد غوری نے ہرات مین ہنگامہ برپا کیا اپنے خاندان کی بہت سی فوج جمع کر لی اسلئے تیموری فوج پھر ہرات مین آ گئی اور بہت سی لڑائیون کے بعد ملک غیاث الدین و ملک پیر محمد و ملک غوری و علی بیگ جو نے قربانی امیر تیمور کے حکم سے مقتول ہوئے اور یہہ خاندان بالکل برباد ہو گیا الله الباقی والکل فانی۔

چوبیسواں چمن سلاطین قوم مغول کے بیان مین جو تاتار و توران و ایران و خراسان وغیرہ مین حکومت کرتے رہے ہین سوا خاندان بابریہ کے جنکی سلطنت ہندوستان مین ہے

مغل اور ترک دو نو قومین یافث بن نوح کی اولاد ہین مغلون کا جد اعلے مغول خان تھا جسکا بیٹا قراخان بت پرست کوہ قراقرم سے کوہ ارتاق و کرتاق تک بادشاہ تھا اسکے بعد اغوز خان اسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسنے چین و تاتار و ترکستان و ایل براق و غرجستان و ماوراءالنہر و خراسان و عراقین و مصر و شام و افریقیہ پر قبضہ پایا بت پرستی سے تائب ہوا اسکے بعد کون خان اسکا بیٹا حاکم ہوا پھر آئی خان پھر تنگیز خان پھر

پہر ایل خان نوبت بنوبت حاکم ہوئے ایل خان کے وقت سرحد علاقہ مغول کی شرق سے ختا تک غرب سے بغور شمال سے تجدود قرقر و سلنگائی اور جنوب سے کوہ تبت تک ملحق تہی مدت تک اس مین مغول قوم قیات حاکم رہے جب نوبت سلطنت الآن قوا بیگم یلدوز خان کی پوتی تک آئی وہ دعویدار ہوئی کہ مجہیر سورج عاشق ہے اور رات کو ایک مرد حسین کی شکل بنکر آتا ہے اور مجہہ سے مقاربت کرتا ہے پہلے سب کو انکار ہوا مگر جب نور کا ظاہر ہونا اور اندہیری گہر کا فی الفور روشن ہوجانا سب نے بچشم ظاہر دیکہلیا تو سب معتقد ہوگئی چند روز کے بعد شہزادی کو حمل ہوگیا اور تین بیٹے ایک ابو قون قیقی دوسرا ابو سقین سالجی تیسرا ابوزنجر بوسن قاآن ایک حمل سے پیدا ہوئے اور کل نسل مغل بادشاہون کی انہین تینون سے ظہور مین آئی اور الآن قوا بیگم کے بعد ابوزنجر قاآن پہر بوقا خان پہر دو مین خان پہر قایدو خان بادشاہ ہوا جو جہٹا دادا چنگیز خان و قراچار نویان کا تہا اس کے بعد بایستقیہ خان پہر تومنہہ خان المشہور تومنہ خان فرمان فرما ہوا اسکے نو بیٹے تہے ان مین سے قبل خان المشہور بالجیک خان پہر قوبلہ خان پہر قوبلہ خان کا بہائی برتان پہر میسو کا بہادر اپنے اپنے وقت بادشاہ ہوتے رہے میسو کا کا بیٹا بادشاہ جہان ستان چنگیز خان ہوا +

شاہ تموچین المخاطب بہ چنگیز خان

یہہ بادشاہ بمقام ولیون بلدوق تاریخ بیسوین ذیقعدہ ۵۴۹ھ بطالع میزان میسو کا بہادر کے گہر پیدا ہوا تموچین چنگیز خان نام رکہا تیرہ برس کی عمر مین اسکا باپ مرگیا دشمنون نے اسکو باپ کی ریاست کا وارث ہونے ندیا اسلیے یہہ اذبک خان ترک کے پاس چلا گیا اسنے اسکی عزت کی اور امیر الامرا بنا دیا چند سال کے بعد سنگہون ادنک خان کے بیٹے نے باپ کا مزاج چنگیز خان کیطرف سے مکدر کر دیا اور وہ اسکی گرفتاری کے فکر مین جو گیا اس ارادہ سے چنگیز خان بہی آگاہ ہوگیا آپس مین جنگ ہوئے کر ادنگ خان نے شکست کہائی اور تایانگ خان دوسرے خان کے علاقہ مین چلا گیا اسنے اسکو پکڑکر مار ڈالا سنگہون ادنگ خان کا بیٹا تبت کو بہاگ گیا اور ریاست کا مالک چنگیز خان ہوگیا اور اپنی جوانمردی سے پہلے تایانگ خان کے علاقہ پر قابض ہو پہر تمام تاتار و قبقین و سالجوت پر تصرف کیا

ختا وختن وکاشغر وغیرہ اسکی حکومت مین آگئی حدود اسکی ملک کے شاہ خوارزم کی حدود کی ساتھہ جا ملے اور محمود یلواج کی معرفت دونو سلطنتون مین دوستی قائم ہوئی سلطان محمد خوارزم شاہ کی عداوت جب ناصر خلیفہ کے ساتھہ قائم ہوئی تو خلیفہ نے اس سے مدد طلب کی مگر اس نے خلاف عہد نامہ دوستی کی درخواست خلیفہ کی منظور نہکی آخر جب احکم الحاکمین کو یہہ منظور ہوا کہ خوارزمی سلطنت کا نام نشان نرہے لاکھون آدمی چنگیز خان کی تلوار سے مارے جائین تو ایسا موقع ہوا کہ پہلے احمد خجندی کے خوارزمی سوداگر تاتار مین گیا چنگیز خان نے اسکی عزت کی اور بڑی توقیر کے ساتھہ رخصت کیا پہر جب تاتاری سوداگر خوارزم کی قلمرو مین آئی تو انزار کے حاکم نے انکو بتہمت جاسوسی کے پکڑ کر قتل کرادیا اور انکا مال لے لیا اس لئے چنگیز خان غضب مین آیا اور بیشمار فوج لیکر داخل ولائت متعلقہ خوارزم کے ہوا اوکتائی خان وچغتائی خان اپنے دو بیٹون کو انزار کے محاصرہ پر مامور کیا جوجی خان تیسرے بیٹے کو اور شہرون کی قتل و تاراج کا حکم دیا الاق نویان وسنکو بوقا کو پانچہزار سپاہ کی ساتھہ خجند وغیرہ کیطرف بہیجا اور خود تولی خان اپنے چوتہے بیٹے کے ساتھہ بخارا اور ماوراء النہر کیطرف متوجہ ہوا - **قتل و تاراج بخارا** ماہ محرم ۶۱۷ھ مین چنگیز خان نے معہ تولی خان اپنے بیٹے کے بخارا کا محاصرہ کیا اور شہر والون نے اس شرط پر امان مانگی کہ کل مال اپنا چنگیز خان کو دیدین مکانات چہوڑ جائین خوارزم شاہی نوکرون کو پکڑا دین چنانچہ معلوم ہوا کہ لوگون کچھ تہہ خانون اور مکانون مین خوارزمی چہپے ہوئے ہین اسلئے شہر کو آگ لگادی گئی جب جل چکا تو خاکستر کہود کر دفینے نکلوائے گئے قلعہ گرایا گیا کوک خان وغیرہ امرائے خوارزم شاہی قتل ہوئے اس صدمہ کی بعد بخارا مدت تک ویران رہا جب اوکتائی قاآن کی سلطنت ہوئی تو دوبارہ آباد ہوا **قتل و غارت انزار** اوکتائی خان وچغتائی خان شہزادون نے انزار پہونچکر شہر کا محاصرہ کیا غائر خان جس نے تاتاری سوداگر قتل کئے تہے بہت گہبرایا جب دس ہزار فوج اور قراجہ حاجب کی خوارزم شاہ کیطرف سے اوس کی مدد پر آگئے تو وہ لڑنے کو تیار ہوا پانچ مہینے لڑائی رہی آخر قراجہ بیگ گہبراکر تاتاریون سے جاملا اور قتل ہوا جب شہر فتح ہوا تاتاریون نے

نے شہر کو جلا دیا اور پانچ لاکہہ آدمی شہر کا قتل کیا غائر خان بیس ہزار فوج کے ساتہہ قلعہ مین محصور ہوا
اُن مین سے ہر روز پچاس پچاس آدمی قلعہ سے باہر آتے اور تاتاریون کے ساتہہ لڑکر مر جاتے جب سب مر چکے
تاتاری قلعہ مین داخل ہوئے اور غائر خان ایک برج کی سقف پر گہیر اگیا عورات و کنیزکین اُسکے
اینٹون اور پتہر دینکے ساتہہ کئی روز لڑتی رہین آخر غائر خان پکڑا گیا اور شہید ہوا قلعہ گرایا گیا اور
تاتاری سمرقند کو گئے **احوال قتل و تاراج جند و خجند** جوجی خان جب لشکر لیکر سقناق
پہونچا پہلے مسمی حسن حاجی سوداگر کو شہر والون کی فہمایش کے لئے مامور کیا اونہون نے بلوا کر حسن کو
مار ڈالا اس لئے جوجی خان غضب مین آیا اور بہت جلد شہر کو فتح کرکر شہر والون کو قتل کر دیا مکانات
جلا دیے اسباب لوٹ لیا پہر لشکر آذرکند کو بڑہا اونہون نے اطاعت مان لی اور امان پائی پہر تاتار
اشناس کو گئے قتلق خان جند کا حاکم بہاگ گیا شہر والون نے باوجود بے حاکمی کے باغی ہوئے تاتاریون نے شہر
لے لیا اور تمام شہریون کو جنگل مین لیجاکر جمع کیا شہر کو آگ لگا دی اسی مقام سے آلاق نویان
خجند کو مامور ہوا وہ پہلے فناکت مین گیا ملک ایلتگو وہان کا حاکم قلعہ بند ہوا اور تین روز لڑائی رہی
چوتہے روز شہر فتح ہوا مکانات جلائے گئے شہر کے لوگ قتل ہو گئے پہر آلاق نویان خجند مین آیا
یہان تیمور ملک بڑا پہلوان خوارزم شاہی امیر تہا وہ ایسے قلعہ مین جو دریائے وشاخون کے اندر بنا ہوا تہا
قلعہ بند ہوا مغلون کے ستر ہزار آدمی کی فوج نے قلعہ گہیر لیا تیمور ملک کشتیون مین جن پر نمدے کے پردے
تہے بیٹہکر مغلون کے ساتہہ لڑا کرتا تہا مغلون کے گولے اور تیر بہیگے ہوئے نمدون مین کارگر نہوتے
اُس نے ہزارون مغل قتل کئے آخر تہک کر دریا کے رستے بہاگا اور جان سلامت لے گیا اُسکے پیچہے مغلون
نے شہر کو فتح کرکر جلا دیا رعایا کو قتل کیا **حال قتل شہر سمرقند وغیرہ** چنگیز خان جب
بذات خود سمرقند مین پہونچا ایک لاکہہ دس ہزار ترکمانی فوج خوارزم شاہی وہان موجود تہی دو روز
تک وہ میدان مین لڑتے رہے تیسرے روز شہر مین محصور ہوکر لڑنے لگے شہر کے لوگ اوسوقت تین فرقہ
تہے ایک لڑائی چاہتے تہے دوسرے اطاعت پر راضی تہے تیسرے بدحواس تہے آخر قاضی
اور شیخ الاسلام شہر کے دونو ملکر چنگیز خان کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اطاعت ظاہر کر کے

اپنے تابعین کی جان بخشی کرائی اور محمد الپ خان حاکم سمرقند کا ایک ہزار آدمی کے ساتھہ نکلکر بھاگ
گیا مغلون کا لشکر شہر مین داخل ہوا بائیس لاکھہ آدمی قتل کئے مکانات جلا دیئے صرف پنجاہ ہزار
آدمی قاضی و شیخ الاسلام کے تابعین جان بر ہوئے اور دو لاکھہ روپیہ نذرانہ دیا قلعہ گرایا گیا
تیس آدمی امرأ خوارزم شاہی گرفتار ہوکر قتل ہوئے

احوال تاتاری لشکر کا جو ایران وغیرہ کو مامور ہوا

سمرقند کی فتح کے بعد امیر جبہ نویان و سوبدائے بہادر و امیر توقچر کی ماموری
ایران کو ہوئی اور حکم ہوا کہ وہ سلطان محمد خوارزم شاہ کو پکڑین اگر وہ ہاتھہ آئے اسکی رعایا
مین سے جو باطاعت پیش آئی جان سے امان پائے اسکا مال لے لیا جائے اور جو متمرد ہوا اسکا جان و مال
دونو برباد کردیا جائے پس یہہ فوج بلخ اور شقاق کیطرف کو ہوتی ہوئی ہرات مین آئی پہلے گذر
جبہ نویان و سوبدائے کا ہرات پر ہوا حاکم ہرات کا بتابعت پیش آیا اور امان پائی مگر توقچر نے اگر ہرات
کے لوٹنے کا حکم دیا ناچاری کی حالت مین ہراتی بھی مستعد جنگ کے ہوئے اور لڑائی مین توقچر
مارا گیا فوج اسکی بھاگ کر جبہ نویان کے لشکر کے ساتھہ جا ملی پھر یہہ لشکر نیشاپور پہونچا اور بعد لینے
نذرانہ معقول کے امان دہی نیشاپور سے جبہ نویان اجوین کے راستے مازندران کو گیا اور سوبدائے نے
طوس کا راستہ لیا طوس مین پہونچکر قتل و غارت سے دقیقہ نہ چھوڑا پھر رادگان کو گیا اور سبزی
ملک کی دیکھہ کر امان دی پھر جنوشان مین پہونچا اور خوب لوٹا پھر اسفراین کو تہہ و بالا کیا پھر دامغان
مین تشریف لے گیا لوگون کو قتل کرکر شہر جلا دیا اور جبہ نویان نے مازندران پہونچکر لاکھون
خلقت کو مارا آملی شہر کو ویران کیا اور جس قلعہ مین خوارزم شاہ کی والدہ اور اہل و عیال
تھے وہ فتح کرکر معہ وزیر کے سب کو قید کر لیا بے انتہا خزانہ پایا پھر رے مین گیا وہان سوبدائے
کا لشکر بھی اسکو آملا رے مین شافعیہ و حنفیہ مذہب والون کے آپس مین عداوت تھی شافعیہ
خدمت مین حاضر ہوئے اور نذرانہ دیکر چاہا کہ نصف شہر حنفیون کا قتل ہو جائے ان کے
کہنے کے موجب پہلے حنفی قتل ہوئے مال انکا ضبط ہوا نصف شہر جلایا گیا پھر شافعیہ کو بھی
اس خیال سے کہ جنہون نے اپنے شہر والون کے ساتھہ وفا نہین کیا ہم سے کب کرینگے قتل کر دیا دونو

زیق کا شمار ایک لاکھ سے زیادہ تھا پھر جبہ نویان ہمدان کو گیا اور سوبدائے قزوین کو آیا پہلے جبہ نویان
نے شہر قم کا محاصرہ کیا وہ بہ متابعت پیش آئے پہلے امان ہوئی پھر اسکے لشکر کے مسلمانوں نے
انکو بتہمت رافضی ہونے کے قتل کر دیا پھر یہہ ہمدان میں آیا اور بسبب اونکی متابعت کے امان دی
اور سوبدائے وہان سے چلکر قزوین میں گیا اور پنجاہ لاکھ آدمی مارا پھر آذربائیجان میں پہونچا اور شہر
زنجان کے تین لاکھ آدمی قتل کئے پھر اردبیل کے رہنے والے مارے اور شہر جلایا سراق والون نے
بہی یہی حادثہ برپا کیا تبریز کا حاکم جہان پہلوان بمجاربہ پیش آیا اور شکست کہائی آخر اسکا بیٹا ازبک
حاضر ہوا اور نذرانہ دیکر صلح کی پھر یہہ لشکر گرجستان میں گیا مراغہ شہر اور شہر والون کو
نیست و نابود کیا پھر مظفر الدین کو کہ سے پرورش کرہی وہان جال نہ گلی وہان سے سبب کرنا
کہ جمال الدین ایبہ نے ہمدان کی لوگون کو ساتھہ ملا کر ہنگامہ برپا کیا ہی اسلئے جبہ نویان عراق میں
آیا جمال الدین کو با وجود اطاعت کے قتل کیا ہمدان کو آگ لگا دی شہر کے لوگ قتل کر دیئے پھر
تبریز پہونچا اتابک ازبک پہلے منحرف ہوا پھر بہدایت شیخ شمس الدین عثمان طغرائی کے اطاعت
مان لی اور نذرانہ دیدیا پھر مغل کا لشکر ممالک جو دسلماس و ملقان و نخچوان میں پہونچا اور دلخواہ
قتل و غارت کی پھر گنجہ میں پہونچا اور بہت سا مال لیا پھر دوبارہ گرجستان کو رجوع کیا اور دس ہزار
آدمی گرجی کو مارا پھر سیاحی اور شیروان کو لوٹا اور شیروانشاہ کو جو ایک قلعہ میں پناہ گزین تہا
کہلا بہیجا کہ ہم تیرے ملک کے مزاحم نہیں ہوتے چاہتے ہیں کہ دربند کے راستے مغولستان کو چلے جائیں
تم اپنے دو معتبر دوستی کے عہد نامہ کی تحریر کے لئے ہمارے پاس بہیجو جب معتبر آئے ایک کو
قتل کر دیا اور دوسرے کو جبہ نویان و سوبدائے نے کہا کہ اگر تو ہم کو دربند کا رستہ بتلا تا چلا جاویگا
تو بہتر ورنہ تجہکو بہی مار دینگے وہ بیچارہ جان کے خوف سے ہمراہ ہولیا اور ایسے سخت راستے
جہان سے سوای اسکندر ماقدونیہ کے کسیکا گذر نہیں ہوا تہا یہہ باسانی نکل گئے انتیس لاکہ آدمی قتل کئے
کہ کوئی آبادی میں نام نہ چہوڑی اور قبچاق الاقان کے لوگ جو بمخالفت پیش آئے معلون نے
ان سے شکست فاحش کہائی آخر انہون نے قبچاقیون کو کہلا بہیجا کہ تم اور ہم ایک جنس میں

اگر الانیان کا ساتھ چھوڑ دو تو ہم تمکو دو لاکھ روپیہ دیتے ہیں وہ راضی ہوگئی اور روپیہ لیکر
الانیون سے علیحدہ ہوگئے پیچھے سے مغل ان پر جا پڑے اور دونو کو قتل کر دیا پھر شہر سوداق
مین جو خلیج قسطنطنیہ کے دریا کے کنارے ہے پہونچے اور شہر کو لوٹ لیا وہان سے گذر کر پھر
لشکر چنگیز خان کے لشکر کے شامل ہوگیا **احوال خوارزم** سمرقند کے مقام سے جوجی خان
و چغتائی خان معہ لشکر خوارزم کو مامور ہوئے اور خود چنگیز خان خراسان کو آیا جوجی خان نے
شہر جرجانیہ دار الخلافت خوارزم کو محاصرہ کیا خمار تگین امیر اور شہر کے لوگ مقابلہ پیش آئے
اور ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان قتل ہوا تاتاریون نے شہر مین داخل ہوکر لوٹ شروع کی تو دوبارہ
شہری حملہ آور ہوئے اور ان کو باہر نکال دیا پانچ مہینے کے بعد مغل فتحیاب ہوئے اور چھہ
لاکھ آدمی قتل کیا شہر کو جلا دیا شیخ نجم الدین کبرے جو ایک بڑے پیر صاحب کرامت شہر مین تھے
اسی جنگ مین مقتول ہوئے **احوال نخشب و ترمذ و بلخ** چنگیز خان سمرقند سے پہلے نخشب
مین آیا اور شہر کو مسمار کرایا لوگون کو قتل کیا پھر ترمذ پہونچا وہان بھی یہی حکم دیا پھر لنکرت و سمانات
و بدخشان کو گیا اور آبادی کا نام باقی نہ رکھا پھر بلخ مین پہونچا بلخ کی آبادی اسوقت اس کثرت سے
تھی کہ شہر کے اندر بارہ سو جامع مسجد اور بارہ سو حمام پچاس ہزار گھر سادات و علما و مشائخ کے تھے
بلخ والون نے اطاعت مان لی مگر بطمع غارت کے منظور نہوئی چوبیس لاکھ آدمی مارے گئے اور شہر
لوٹ کر جلایا گیا اس مقام سے تولی خان خراسان کو مامور ہوا اور خود چنگیز خان طالقان کو گیا جو
وہ قلعہ کوہ نقرہ پر بڑا مضبوط تھا پانچ مہینے تک فتح نہوا وہان خبر پہونچی کہ سلطان جلال الدین
کے جنگ مین مغلون نے شکست کہائی اور ہزارون مارے گئے اس لئے چنگیز خان غزنین کی سمت
کو روانہ ہوا پہلے اندراب مین پہونچا اور شہر والون سے ایک متنفس نہ چھوڑا پھر بامیان مین آیا
شہر کے لوگ مقابلہ پیش آئے جس مین ایک شہزادہ چغتائی خان کی اولاد سے مارا گیا اس سے چنگیز خان
سخت غضبناک ہوا اور شہر کو فتح کر کر حکم دیا کہ اس شہر مین سے کوئی ذی جان زندہ نہ چھوڑا جائے
آدمی بیل گائے بکری کتے بلیان جو ہے سب مارے جائین جب یہہ عمل ہو چکا شہر کو گرا کر میدان

گیا جو تولوے وہان سے غزنین کیطرف مراجعت کی اور سلطان جلال الدین کو شکست دی
وہ دریائے سندھ سے اترکر ہندوستان کو چلا گیا چنگیز خان نے یلا نوبان امیر کو بڑی جمعیۃ فوج
کے ساتھہ اسکے تعاقب پر بھیجا اس فوج نے ملتان و لاہور وغیرہ پنجاب کے ملک کو خوب لوٹا
اور مار دہاڑ کی **احوال قتل و غارت خراسان** تولے خان خراسان مین داخل ہو کر پہلے
مرو مین آیا فخر الملک وہان کے حاکم نے ایک لڑائی مین شکست کہا کر اطاعت قبول کی مگر منظور نہوئے
اور اتنے بڑے شہر مین سے صرف چار سو آدمی اہل حرفہ منتخب کرکے باقی ایک کروڑ تین لاکھہ آدمی
شہر سے باہر لیجا کر قتل کیا پہر شہر مین منادی کرادی کہ اب جان بخشی ہو گئی جو آدمی کہین چہپا ہوا
ہو بیخوف باہر نکل آئے یہہ ندا سنتے ہی ہزارون آدمی چہپے ہوئے شہر مین نمودار ہو گئے اور چالیس
ہزار کے قریب دوبارہ مارا گیا مغلون کا لشکر جب وہان سے پہرا امیر کوشتگین خوارزمی اپنی جمعیت کے
ساتھہ اس اجڑے ہوئے شہر مین آرہا یہہ خبر سنکر ہزارون آدمی اور شہرون کے بہاگے ہوئے
وہان آ گئے اور شہر تہوڑی ہی عرصہ مین دوبارہ آباد ہو گیا مغلون نے جب شہر کی آبادی کی خبر
پہر چڑہ آئے اور شہر لیکر ایک لاکھہ آدمی پہر شہید کیا اہل تواریخ کا اتفاق ہے کہ مرو کے
کل رہنے والون مین سے صرف چار آدمی جان بر ہوئے اور سب مارے گئے تہے **واقعہ نیشاپور**
اس شہر کی تخریب کے لئے تغاچار داماد چنگیز خان کا مامور تہا عند المقابلہ وہ مارا گیا اور تولی خان
مرو سے نیشاپور مین آیا آتے ہی قیامت برپا کی اگرچہ شہر کے آدمی مدت تک لڑتے رہے آخر تنگ آ گئے
اور اطاعت منظور کی قاضی رکن الدین علی بن ابراہیم کو بہت سا مال دیکر بہیجا تولی خان نے مال لیا
قاضی کو مار دیا پہر دون ہی خندق کو بہر کر اور نردبان رکہہ کر مغل دیوارون پر شہر کے چڑہ آئے شہر کو
فتح کیا اور حکم دیا کہ اس شہر مین سے کوئی ذی جان انسان ہو یا حیوان وحش ہو یا طیور مار ہو یا مور
وہ ہو یا دام ہرانسے نام باقی نہ چہوڑا جائے سب یہہ تعمیل ہو چکی شہر گرایا گیا میدان بنایا گیا پانی
چہوڑا گیا غلہ کاشت کرایا گیا صاحب روضۃ الصفا کا قول ہے کہ بارہ روز تک نیشاپور کی کشتون
کا شمار ہوتا رہا سوائے عورتون اور بچون کی ایک کروڑ سینتالیس ہزار آدمی مرد بالغ شمار مین آئے

واقعہ ہرات شمس الدین محمد جرجانی خوارزم شاہی حاکم ایک لاکھہ فوج کے ساتھہ ہرات مین تھا تولے خان جب یہان گیا پہلے لڑائی مین ایکہزار سات سو مغل قتل ہوا دوسری لڑائی مین خود شمس الدین نے شہادت پائی مسلمان شہر مین محصور ہوکر نہایت جوانمردی کے ساتھہ لڑتے رہے آخر تولے خان نے لڑائی سے تنگ آکر شہر والون کو امان دی اور شہر پر قابض ہوکر صرف بارہ ہزار خوارزم شاہی ملازم کو جو شہر مین تھا قتل کیا شہزادہ ابوبکر کو اُس نے ہرات کا حاکم اور منگتائی تاتاری کو شحنہ مقرر کیا اور خود چلدیا چند ماہ کے بعد جب تاتاریون نے سلطان جلال الدین کے معرکے سے شکست کھائی تو ہرات والون کا خون پھر جوش مین آیا ابوبکر حاکم اور شحنہ منگتائی دونو کو اُنہون نے مار ڈالا اور باغی ہوگئی چنگیز خان نے ایلچکدائی تاتاری کو پھر فوج دیکر ہرات پر بھیجا شہر کا محاصرہ ہوا چھہ ماہ تک برابر لڑائی رہی لاکھون مسلمان ہزارون تاتاری تقدیر باری مارے گئے آخر فصیل شہر کی پچاس گز لمبی ایک طرف سے گر گئی مگر محصورون نے اُسطرف سے بھی مغلون کو شہر مین آنے نہ دیا جو مغلون کا گروہ اُسطرف جاتا واپس نہ آتا ستیرہوین جمادی الثانی سنہ ۶۱۹ھ جمعہ کے روز خاکستری برج تاتاریون نے اوڑا دیا اور شہر مین دخل پایا سات روز کے عرصہ مین ایک کروڑ چھہ لاکھہ مسلمان شہید ہوا شہر کو آگ لگائی گئی اِس کام سے فارغ ہوکر ایلچکدائی قلعہ کالیون کو گیا اُس کے پیچھے شہر کے بھاگے ہوئے لوگ پھر شہر مین آموجود ہوئے اور کچھہ صورت آبادی کی ہونے لگی یہہ خبر پاکر پھر ایلچکدائی نے دوہزار فوج کا دستہ ہرات پر بھیجا اُنہون نے آکر کچھہ شہر کے اور باہر کے دیہقانی لوگون کو پکڑا اور ایک لاکھہ کی تعداد بناکر قتل کیا غرض ہرات شہر کے رہنے والون مین سے کُل سولہ آدمی کہین چھپے چھپائے باقی رہ گئے جنہون نے پندرہ سال تک اُسی ویران شہر مین سکونت رکھی اور شہر کے کل مکانات مین سے صرف سلطان غیاث الدین کا مقبرہ مسمار ہونے سے بچا ہوا تھا جس مین وہ سولہ ہی قیام پذیر تھے سولہ برس کے بعد پھر اِس شہر کو اوکتائی خان چنگیز خان کے پوتے نے دوبارہ آباد کیا **ذکر معاودت چنگیز خان تاتار** خوارزم شاہیون اعداء ملکی سلطنت کو جب چنگیز خان نیست و نابود کر چکا تو چاہتا تھا کہ اب وطن کو چلے معاودت کے وقت

چغتائی خان اور اوگتائی خان دو شہزادوں کو حکم دیا کہ تم غزنین و کابل و قندھار و کیچ مکران وغیرہ شہروں
کو جو سلطان جلال الدین کی جاگیر میں تھی ویران کر دو کہ پھر اسکو یہان سے اس طرف آنے کی تمنا رہے
بس اوگتائی خان غزنین کابل و ماوراء النہر و ترکستان میں دوڑا گیا صدہا شہر ہزاروں قصبے گرا دیے
لاکھوں آدمیوں کے خون بہا اور چغتائی خان کران کو جا کر کالنجر تک پہونچا اور تمام ملک اجاڑ دیا
قیدیوں کی اوسکے لشکر میں اسقدر کثرت ہوئی کہ ایک ایک سپاہی کی تحویل میں بیس بیس آدمی تھے آخر
وہ تمام و کمال چنگیز خان کے حکم کے موجب قتل ہوئے ان میں انتظام کے بعد سنہ ۶۲۱ھ کے آغاز میں چنگیز خان اپنے
وطن میں پہونچا اور خبر پہونچی کہ شندرقو حاکم تنگت و قاشین نے پانچ لاکھ فوج جمع کی ہے اور مخالفت
پر آمادہ ہے یہہ خبر سنتے ہی چنگیز خان ناگہان اوس پر جا پڑا اور تین لاکھ آدمی شندرقو کی فوج کے مارے
اوسکے ملک کو لوٹ لیا پھر خواجہ و تنگتاش کو گیا اور وہان کے بادشاہ کو مطیع کیا اس مہم میں جوجی خان
شہزادہ مرگیا چغتائی خان و اوکتائی خان باقی رہے ان میں سے اوکتائی خان کو ولیعہد
بنایا اور خود ماہ رمضان سنہ ۶۲۴ھ میں مرگیا تہتر برس کی عمر پائی و پچیس سال سلطنت کی یہہ بادشاہ
کسی مذہب کا پابند یا کسی نبی کی نبوت کا معتقد نہ تھا شہر قراقرم و کلوران تاتار میں اس کی
دار الحکومت تھی خونریزی و سفاکی میں اس نے ایسا نام پایا تھا کہ اب تک اس کی قتل کا داستان
تمام جہان کے ورد زبان ہے ✽

باتو خان پسر جوجی خان بن چنگیز خان تاتاری

جوجی خان اسکا باپ چنگیز خان کے عین حیات مرگیا تھا اس نے جوجی کے مرنے کے بعد قبچاق و
الان و آس و روس و بلغار کو فتح کر کر اتل کے حدود میں تخت نشین ہوا اور ایک شہر آباد کر کر
اسکا نام سرای رکھا آخر سنہ ۶۵۳ھ ہجری میں مرگیا

چغتائی خان بن چنگیز خان

چنگیز خان نے اپنی عین حیات حکومت ماوراء النہر و خوارزم و ایغور و کاشغر و بدخشان و بلخ و غزنین
و دریا سندھ کی کنارے تک چغتائی خان کو دی تھی یہہ اوگتائی خان چنگیز خان کے جانشین کا بڑا

بہائی تہا مگر اسکی متابعت مین سہتا اسنے اپنے ملک کو وسیع کیا حبش عمید وہ اسکا وزیر تہا مگر ابو یعقوب
سکاکی نے جو ایک بڑا عامل تہا بادشاہ کو اپنے شعبدہ دکہلا کر مطیع کر لیا وزیر کو قید کرا دیا جب وزیر کی
قید ہونے سے کام نچلا تو اوسکو پہر سرفرازی ہوئی اگرچہ سکاکی نے مریخ ستارے کو تسخیر کرکے ایک آگ
کا لشکر جنگی شکل و صورت و لباس و سلاح سراپا آگ تہی خغتائی کو دکہلایا اس سے وہ بہت گہبرایا اور جانا
کہ یہہ اپنے عمل سے میری سلطنت بہی چہین لی تو کچہہ عجب نہین یہہ سوچ کر سکاکی کو قید کر لیا اور وہ قید مین
ہی مر گیا - خغتائی خان نے اپنے وقت سے نئے نئے احکام جاری کئے جس سے رعایا نہایت تنگ ہوئی یعنی
اسکا حکم تہا کہ کوئی دن کو چلتے پانی مین نہ جاوے کوئی مسلمان اسلام کی طریق پر جانور ذبح نکرے
گلا دبا کر مار دے تو کہاوے چوری و زنا و لواطت کا مجرم فوراً قتل ہو اور اگر کوئی پانی مین
بول کرے یا ناک کا فضلہ پہینکے تو قتل کیا جاوے سولہ سال خغتائی خان نے سلطنت کی سنہ [illegible]ھ مین مر گیا

اوکتائی قاآن بن چنگیز خان

بعض اہل تواریخ اسکو چنگیز خان کا بیٹا اور بعض پوتا جوجی خان کا بیٹا لکہتے ہین صحیح یہہ ہے کہ یہہ بیٹا
تہا حسب الوصیت اسنے سلطنت پائی اور قراقرم کے تخت پر بیٹہا چونکہ نہایت سخی و نرم مزاج و
بے تعصب تہا سلاطین عرب و عجم و روم و شام اسکی دوستی کو ... سنہ ۶۲[illegible]ھ مین اسنے خطا کی بادشاہ پر جو
منحرف ہوگیا یورش کی اور فتح پاکر قاآن عزیز یلواچ کو خطا کا ملک سپرد کیا سنہ ۶۳۳ھ مین اسکی حکم سے
مغلیہ فوج ممالک روس و چرکس و بلغار پر فتحیاب ہو شہر ہرات جو بالکل ویران ہوگیا تہا اسنے
پہر آباد کرایا آخر سنہ ۶۳۹ھ مین مر گیا -

ملکہ توراکینا خاتون زوجہ اوکتائی قاآن

اوکتائی خان کے مرنے کے بعد یہہ سلطنت پر بیٹہی فاطمہ نام ایک سید زادی عورت اسکی مشیر تہی
اسنے چاہا کہ امیر صغائی وزیر کو قید کرلے محمود یلواچ خطائی کو پکڑے وہ دونو کیوک خان شہزادے
کے پاس بہاگ گئے اسکے حکم سے فاطمہ اپنی اجتماع سادات مشہدی کے ساتہہ قتل ہوئے تو رکینا خاتون
سلطنت کے تخت سے اوٹہا دی گئی -

کیوک خان بن اوکتائی خان تاتاری

اس بادشاہ نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا تہا اتابک خان مذاق عیسائی اسکا مشیر تہا اُس نے عیسائی دین کو بہت رواج دیا اور حکم جاری کیا کہ سب مسلمان خصی کرائے جائیں حیز بنائے جائیں کہ آئندہ انکی نسل نہ بڑہے مگر خدا کو یہہ بات منظور نہ تہی اور جب اس حکم کا فرمان بادشاہی چوبدار لیکر دیوانی کی کچہری میں لیجانے لگا تو رستے میں بادشاہی شکاری کتے اُسپر حملہ کرکر آپڑے اور اسکو گراکر فرمان پہاڑ ڈالا اور خصیے اُسکے دانتوں میں چباکر مار ڈالا جب ایسی کرامت دین محمدی کی ظاہر ہوئی تو پہر کسیکو ایسے حکم جاری کرنے کی جرات نہ پڑی اس بادشاہ نے اپنے جلوس کے پہلے ہی سال میں چاہا کہ اپنی قلمرو میں دورہ کرکے عیسائی دین کو پہیلائے مگر جب سمرقند تک گیا ابو بکر کی ہاتہہ سے قتل ہوا۔

منکو قاآن بن تولی خان بن چنگیز خان تاتاری

سنہ ۶۴۸ھ میں تخت نشین ہوکر قوبلائی قاآن ہلاکو خان اپنے بہائی کو ایک لاکہہ بیس ہزار فوج دیکر عراق عجم پر حاکم بنایا اور خود چین و ماچین کی تسخیر کو گیا پہلے تنکتاش کے قلعہ کو لیا پہر خطا کے متمردوں کا انتقام کیا پہر آگے بڑہا اور اوسی سفر میں سنہ ۶۵۶ھ میں بیمار ہوکر مرگیا چہہ برس سات مہینے بادشاہی کی۔

قوبلائی قاآن بن تولے خان

اسکی تخت نشینی کے وقت اور شہزادے مدعی ہوئے اور گلوران کے مقام پر آپس میں جنگ ہوا سب کو مغلوب کرکر یہہ بادشاہ ہوا خطا کی ملک میں خان بالیغ نام ایک شہر نئے آباد کرکے تختگاہ بنایا اسکے چار وزیر تہے ایک احمد نام مسلمان دوسرا نصرانی تیسرا یہودی چوتہا تاتاری نصاری کے وزیر مسلمان کے ماتحت تہا اس لیئے اُس نے مسلمان کو مار ڈالا خود بہی مارا گیا مسلمان و یہود و نصاری اپنے مذہب کے علما اسکے دربار میں حاضر رہتے اور باہم اون سے بحث مذہبی کرایا جاتا ایک دفعہ نصاری نے آیت اقتلوا المشرکین کے معنی بادشاہ کو سنائے اور کہا کہ مسلمانوں کے نزدیک ہم اور تم مشرک ہیں انہیں ہمارا قتل کرنا فرض ہے جب موقع پائینگے مارینگے چاہیے کہ ان کے حملے سے پہلے ہی انکو

قتل کر دیا جائے یہہ بات سنکر بادشاہ نے مسلمانون کے قتل کا حکم جاری کیا یہہ خبر پاکر امام بدر الدین
بادشاہ کے روبرو گیا اور عرض کی کہ قرآن محمد صاحب کو اترا ہے انکو حکم تہا کہ مشرکون کو قتل کرین
نہ کہ سبکو محمد صاحب اس آیت کی تعمیل کر چکے ہین یہہ بات بادشاہ کو پسند آئی اور وہ حکم منسوخ کیا
پینتیس سال اس بادشاہ نے بادشاہت کی تہتر برس کی عمر پائی سنہ ۶۹۲ مین بیمار ہوکر مر گیا۔

تیمور قاآن بن چیم کیم بن قوبلا قاآن

قوبلا قاآن کے مرنے کے بعد اسکا پوتا تیمور خان جسکا باپ اپنے باپ کے حین حیات مر گیا تہا
بادشاہ ہوا چوتہے سال جلوس کے دوا خان نے اس سے باغی ہوکر مغولستان پر قبضہ کر لیا قیدو خان
کے مقابلہ سے بہی اسنے شکست کہائی بہت سا ملک اسنے لے لیا چہہ سال کی سلطنت کے بعد فالج
کی بیماری سے یہہ بیمار ہوا اور چہہ برس بیمار رہا پہر مر گیا اس کے وقت سلطنت کا استحکام و رعب جاتا
رہا تہا خطا مین تنفو بادشاہ ہو گیا تہا قلچاق و قراقرم کی حکومت اسکے متعلق تہی جا بجا علیحدہ
بادشاہیان مقرر ہو گئی تہین اسکے مرنے کے بعد قلماق و قراقرم مین جدہ جدہ حکومت ہو گئی
امیر تیمور کے وقت نصر بن خان بہاگ گیا تابزی اغلان پہر قراقرم مین گیا اور حاکم بنا۔

دوسرا فرقہ خانان دشت قبچاق

مغلون مین سے پہلا فرمان فرما اس ملک کا جوجی خان بن چنگیز خان ہوا اسنے خوارزم و دشت خزر
ولیغار و آلان کے علاقے مفتوح کئے اور باپ کے مرنے سے چہہ مہینے آگے مر گیا اور اسکا بیٹا باتو قا
آن بادشاہ ہوا اسنے اور مغلون کے اتفاق سے ممالک آس و روس و چرکس مفتوح کرکر اپنے تصرف
مین لئے شہر مکس مین جا کر دو لاکہہ ستر ہزار آدمی قتل کیا شہر لوٹ لیا پہر پاسقر کے لینے کے لیے
آگے بڑہا وہان سے نصارا چار لاکہہ آدمی جمع کرکر مقابلہ پیش آئے اور اسنے باوجود قلت فوج کے
فتح پائی پہر یہہ قبچاق مین گیا اور شہر سرای کو آباد کیا سنہ ۶۵۳ مین مر گیا اسکے بعد برکہ خان
بادشاہ ہوا اسنے مسلمانی مذہب اختیار کر لیا غرض جوجی خان کی اولاد بطنا بعد بطن و نسلا بعد نسل
قبچاق مین حاکم رہے آخر امیر تیمور کے وقت یہہ سلطنت اسنے لی لی۔

تیسرا فرقہ خانان مغول جو توران مین حاکم رہے

پہلے چغتائی خان دوسرا بیٹا چنگیز خان کا توران کا بادشاہ ہوا اور قراچار نویان جو چنگیز خان کے چچا کا بیٹا تہا اسکا وزیر وامیر الامرا ہو بنا سنہ ۶۳۶ھ مین ایک شخص ترابی نے بخارا مین صوفی بنکر خروج کیا ہزارون آدمی اوسکے مرید ہو گئے اوسنے شہر والون کے اتفاق سے مغلیہ حکام شہر سے نکالدی قراچار نے بخارا پر یورش کرکے ترابی کو مارا شہر والون کا قصور معاف کیا چغتائی خان کی وفات کے بعد قراچار نویان بادشاہ ہوا وہ سنہ ۶۳۸ھ مین مرگیا تو چغتائی خان کا پوتا قراہلاکو خان تخت نشین ہوا مگر کیوک خان نے اوسی معزول کرکے یسو منکو چغتائی کے بیٹے کو حکومت دے جب وہ مرگیا تو قراہلاکو نے پہر سلطنت پائی اسطرح نسلت بعد نسلت توران کی سلطنت چغتائی خاندان مین چلی آئی اور مدت تک قایم رہی —

چوتہا فرقہ آل تولی خان بن چنگیز خان کا جو عراق و ایران وغیرہ ملکون مین بادشاہ رہے اس مین ذکر ہلاکو خان اور اوسکے جانشینون کا درج ہے واضح ہو کہ شاہ منکو قاآن کے وقت امیر بایجو نویان کو اوسنے ایران کی حکومت پر مامور کیا تہا اوسنے ایران سے لکہا کہ خلیفہ معتصم باللہ اور خور شاہ ملحد دونو مغلیہ اطاعت نہین کرتے برابری کا دم بہرتے ہین انکو مطیع کرنا واجبات سے ہے اسلئے منکو قاآن نے ہلاکو خان اپنے بہائی کو بڑی فوج کے ساتہ ایران کو مامور کیا جب ایران مین آیا روم سے سلطان رکن الدین عثمانی فارس سے اتابک سعد کو بلایا عراق آذربائیجان شروان گرجستان وغیرہ کے حکام کو طلب فرمایا اور ذی الحجہ سنہ ۶۵۳ھ مین دریای جیحون سی اوتر کر خواف اور خواف سے طوس مین پہونچا اور کسوقا نویان کی فوج قہستان کو مامور کی خدمت مین شمس الدین کرت کو بہیجا اور خود شہر خراشان مین پہونچا چونکہ اسکو مغلون نے ویران کردیا ہوا تہا اوسکی آبادی کا حکم دیا وہان سے خرقان مین جاکر نصیر الدین طوسی کو رکن الدین خور شاہ ملحد کے پاس بطور ایلچی کی بہیجا اور جواب باصواب پایا اسلئے لڑائی کی تیاری ہوئی اور قلعہ الموت کا محاصرہ ہوا چند ماہ محاصرہ رہا آخر خور شاہ نے ایران شاہ اپنے بہائی اور شاہ قباد اپنے بیٹے کو ہلاکو خان کے پاس بہیجدیا اور قلعہ حوالے کیا ذی قعدہ سنہ ۶۵۴ھ مین ہلاکو خان قلعہ مین داخل ہوا اور خور شاہ کو امان دی مگر چند روز مین کسی

امرمین ناراض ہوگیا اور خورشاہ کو بارہ ہزار اسکے توابع کے ساتھہ قتل کرادیا وہان سے تاجو نویان
کو ممالک شام و سرحد روم وغیرہ کی استخلاص کے لئے ماسور کیا اور خود چند ماہ بغداد کے جانے مین
متامل رہا جب موید الدین محمد علقمی خلیفہ کے نمکحرام وزیر کیطرف سے پے درپے طلبی کے خط آئے تو ہیہ
بغداد کو چلا اسکے جانے سے اول ہی علقمی نمک حرام نے خلیفہ کی فوج متفرق کر دی اور خلیفہ کو غافل
رکھا اور ہلاکو نے ذی الحجہ ۶۵۵ھ مین بغداد مین پہونچکر برج عجمی کے روبرو خیمہ لگا دیا اسکی فوج نے شہر کو
گہیر لیا پنجاہ روز تک محاصرہ رہا ہر روز لڑائی ہوتی رہی آخر سید مجد الدین محمد بن حسن طاوسی و شہید عماد الدین
یوسف قوم شیعہ جو شہر مین بڑے امیر تہے وزیر کی ایما سے ہلاکو خان کو آملے اور اپنے محلہ مین امن کا
کو توال لے گئے جب شہر مین بہی اسقدر دخل مغل کا ہو گیا تو ناچار خلیفہ ہزار کس سادات و علما و فضلا
و مشائخ کے ساتھہ ہلاکو کے پاس گیا اور قید ہوا اور مغل تمام شہر والون کو شہر سے نکال لائے اور قتل
جاری کی عورت مرد پیر جوان بچے نادان مارے گئے مکانات مسمار ہوئے خلافت کا کل خزانہ جسکے شمار سے
تمام زمانہ عاجز تہا ہلاکو نے لیا خلیفہ اور اوسکی اولاد اور اُمراؤ کو بہو کہہ کے عذاب سے شہید کیا اس
خیر خواہی مین علقمی نمکحرام وزیر امیدوار تہا کہ خلیفہ کے بعد بغداد کی خلافت اُسکو ملیگی مگر ہلاکو نے
علی خان بن عمران ایک بقال کو جسنے اس مہم مین کچہہ رسد رسانی کی مدد دی تہی بغداد کی حکومت
دے دی اور علقمی نہائیت غم و غصہ سے بیمار ہوا اور مر گیا اس فتح کے بعد ہلاکو نے دریائے اومیہ
و سلماس پر ایک قلعہ بنوایا اور جسقدر خزانے اسکو قہستان و بغداد و حدود روم و ارمن و گرج وغیرہ
سے حاصل ہوئے تہے وہ سب اس مین رکہوائے مراغہ کے مقام پر سلطان بدر الدین لولو حاکم
موصل و اتابک سعد پسر اتابک ابوبکر شاہ فارس اور عز الدین سلجوقی روم سے تہنیت کے لئے حاضر
ہوئے چونکہ اعز الدین سلجوقی نے حدود روم مین تاجو نویان کے ساتھہ جنگ کیا تہا اپنی قصور
کی معافی کے لئے اُس نے یہہ حیلہ بنایا کہ ایک موزہ چرمی بنوا کر اُسکی بغل پر اپنی تصویر کہچوائی اور
پیشکش کرنے کے وقت عرض کی کہ اس تصویر کے کہچوانے سے میری غرض یہہ ہے کہ من حضور کے
قدمون کے نیچے رہون یہہ ادب اسکا ہلاکو کو پسند آیا اور انتقام سے درگذرا بعد اس انتظام کے حکام

شام وغیرہ کے نام اطاعت کی ہدایت کے لئے حکم جاری ہوئے ملک ناصر وغیرہ نے اطاعت مان لی اور
حلب کا بادشاہ جو پہلے ہی مطیع ہو چکا تھا دشمنوں سے شکست کھا کر بطلب مدد حضور میں آیا اس لئے
ہلاکو نے مصر و شام کی طرف لشکر کشی کی ملک صالح بن بدرالدین لولو کو مقدمۃ الجیش بنایا اور ترکان
خاتون محمد خوارزم شاہ کی لڑکی اُسکے نکاح میں دی اور یہہ فوج پہلے بکر میں پہونچی وہان سے رُوحہ
نصیبین و حران وغیرہ کو غارت کرتے ہوئے حلب میں گئی ایک ہفتہ تک برابر مغلوں نے شہر لوٹا اور
جلایا یہہ خبر پاکر دمشق کی رعایا بھی اطاعت میں آگئی اور شام پر بخوبی قبضہ ہلاکو کا ہو گیا تو کسوقا نوبان
کو شام کی حکومت دی اور خود منکو قاآن شاہ تاتار کے مرنے کی خبر پاکر پیچھے کو چلا آیا ہلاکو کے جانے
کے بعد کسوقا نوبان نے قلعہ کرک مفتوح کیا اور شہزادہ یشموت بن ہلاکو خان جسکو اُسکے باپ نے میافارقین
کے علاقہ کی تسخیر کے لئے مراغہ سے بھیجا تھا اُس نے وہان جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا ملک کامل وہان کا حاکم بمقابلہ
پیش آیا اور ایسی سرگرمی کے ساتھہ لڑا کہ شہزادہ محاصرہ چھوڑ کر بھاگا کسوقا نوبان نے اور فوج شہزادہ
کی مدد پر بھیجی اور وہ دوبارہ میافارقین میں گیا اور قلعہ لیکر ملک کامل کو شہید کیا وہان سے
شہزادہ ماردین کے قلعہ کو گیا اور سات مہینے محاصرہ رکھا ملک سعید وہان کے حاکم کا یہہ ارادہ تھا کہ
اپنی زیست تک کفار کی اطاعت قبول نکریگا آخر جب ملک مظفر اُسکا بیٹا یشموت کے ساتھہ ملگیا تو اُسنے
اپنے باپ کو زہر دیکر مار دیا اور قلعہ مفتوح ہوا —— انہیں ایام میں سلطان بدرالدین لولو شاہ
موصل گیا اور ملک صالح اُسکے بیٹے نے مصر کے بادشاہ کے ساتھہ سازش کر کے ہلاکو خان کی اطاعت
چھوڑ دی اسلئے مغلیہ فوج موصل میں گھسی اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا ملک صالح اپنے ایک تین
برس کے بچے کے ساتھہ شہید ہوا اور کسوقا نوبان چالیس ہزار سوار اور اسیقدر پیادہ فوج کی ساتھہ
مصر کی تسخیر کے لئے بھیجا گیا سلطان سیف الدین قودر والی مصر نے بھی یہہ خبر پاکر جنگ کی تیاری
کی اور بندقدار سپہ سالار کو مغلوں کی لڑائی کے لئے مصر سے روانہ کیا پہلا مقابلہ مصریوں کا
ایک مغلیہ فوج کے ساتھہ ہوا جس میں خود کسوقا نوبان نہ تھا مصری دلیر فتحیاب ہوئے اور ہزاروں
مغل قتل کر دیئے یہہ خبر پاکر کسوقا نوبان دریا جوشان کی طرح مصریوں پر جا پڑا اور سخت لڑائی

وقوع مین آئی کسوقا نوبان نے شکست پائی اور گرفتار ہوکر مصر مین بہیجا گیا شاہ مصر نے اسکو طرح طرح کا عذاب دیکر مارا اسی عرصہ مین مصریون کو خبر پہونچی کہ مغلون کی بہت سی فوج ایک جنگل مین چھپی ہوئی پڑی ہے مصریون نے چارون طرف سے جنگل کو آگ لگا دی اور وہ تمام لشکر جل گیا اس شکست کی خبر جب ہلاکو خان کو پہونچی اس نے ملک ناصر الملکان نوبان کو بیشمار لشکر دیکر مصر کو بہیجا مگر اسنے بہی عند المقابلہ شکست کہائی اور بہاگ کر روم کو چلا گیا چونکہ انہین ایام مین سلطان سیف الدین قودرو مرگیا تہا ملک بندق دار اسکے جگہہ بادشاہ ہوا اور تمام شام مین اسنے اپنا قبضہ کرلیا اور ہلاکو خان نے پہر اسطرف توجہ کی سنہ ۶۶۲ھ مین فیما بین ہلاکو خان و میر برکہ خان کے جنگ ہوا ہلاکو خان کے فوج معرکہ سے بہاگ نکلے برکہ خان فتحیاب ہوا بہاگنے کے وقت ہلاکو خان کے ہزارون فوج کے آدمی دریائے یخ بستہ مین غرق ہوگئے آخر یہہ جبار بادشاہ بہزار حسرت و آہ انیسوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۶۳ھ سکتہ کی بیماری مین باخود ہوکر مرگیا اڑتالیس سال کی عمر پائی آٹھ سال بغداد کی فتح کے بعد سلطنت کی۔

اباقا خان بن ہلاکو خان

ہلاکو خان کے مرنے کے بعد اباقا خان بادشاہ ہوا اس نے اپنے بہائی یشموت کو دربند و شروان کیطرف بہیجا اور تبشین دوسرے بہائی کو علاقہ مازندران و خراسان تا کنار آب آموئیہ دیا نوبان بہادر اور ایلکا نوبان کو روم کی حدود کی حفاظت کے لئے مامور کیا ولایت بکر و ربیعہ کی امیر دُوبایی نوبان کے حوالے کی گرجستان و سرحد مقام الشیر اموں کے سپرد ہوا منصب وزارت و دیوان خاص کا خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو دیا شہر تبریز دار الحکومت مقرر کیا فارس کی حکومت اتابک ابوبکر کی اولاد پر بحال رکہی اسکے ابتدائے سلطنت مین شہزادہ بوقا تبریز پر چڑہ آیا شاہزادہ یشموت نے اسکا مقابلہ کیا جنگ مین بوقا کی آنکہہ مین تیر لگا اور بہاگ گیا پہر برکہ خان نے لشکر کشی کی اور عین معرکہ کے وقت قولنج کی مرض سے مرگیا اسکے مرنے کے بعد اباقا خان نے ایک شہر بنایا اور اسکے نیچے دیوار دریائے کر پر بنوائی جو دربند اور اسکے علاقہ مین حد فاصل ہوگئی

اباقاخان کے عہد مین براق خان جغتائی خان کے پوتے اور مبارکشاہ اوگتائی قاآن کے درمیان عداوت قائم ہوئی اور مبارکشاہ الوس کی سلطنت سے اُٹھایا گیا القوادر کنیا خاتون کے سبب خرابی براقخان کے ہاتھ آئی ماوراء النہر پر بھی اُسکا قبضہ ہوگیا ترکستان پر بھی وہ متصرف ہوا ختن کا خزانہ اُسنے لوٹا پھر باتفاق قیدوخان کے اباقاخان کے ملک پر یورش کی اور جنگ مین شکست کھاکر بخارا مین بھاگ گیا اور بخارا کے علماء کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا غیاث الدین نام رکھا یا سنہ ۶۶۹ھ مین مرگیا اُسکا ملک قیدوخان اور آباقاخان نے آپس مین بانٹ لیا تھوڑا سا علاقہ اسکی اولاد کے قبضہ مین رہنے دیا اسی سال مین مصر کا بادشاہ روم کے سرحدی ملک پر یسا رش پروانہ نام اباقاخان کے عامل کے دخیل ہوگیا اباقاخان بذات خود وہان گیا اور دوبارہ قابض ہوا پھر اپنے علاقہ سے بڑھکر بیرہ کے قلعہ کا محاصرہ کیا تو سلطان بندق دار بڑی جمعیت کے ساتھ مقابلہ پر آیا اور مغلیہ فوج بھاگ نکلی دوسرے یورش والی مصر نے فوج مغلیہ مقیم آبلستان پر کی اور اُن مین سے ایک زندہ نہ بچا سنہ ۶۸۰ھ مین اباقاخان نے بھائی منکو تیمور کو مصر کی تسخیر کو مامور کیا اور فوج مغلیہ تمام و کمال قتل ہوئی منکو تیمور بھاگ آیا پھر یہہ خود لشکر لیکر مصر کو روانہ ہوا مگر سنجار تک پہونچا آگے نہ بڑھا اور بغداد کو مراجعت کی پھر ہمدان کو گیا وہان سے مقصد مین نزول کیا اور بمرگ مفاجات ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۸۰ھ مین مرگیا اسوقت دربار والون کا یہہ شبہ تھا کہ خواجہ شمس الدین وزیر نے بادشاہ کو زہر دیکر مار دیا ہے کیونکہ اُسوقت وزیر اور بادشاہ مین عداوت تھی اور مجد الملک یزدی وزیر کا دشمن سرفراز اور علاء الدین وزیر کا بھائی قید ہوگیا تھا

تکودار بن ہلاکو خان المخاطب سلطان احمد خان

یہہ بادشاہ تخت نشینی سے اول مسلمان ہوچکا تھا سلطان احمد اسنے اپنا خطاب لیا وزارت کا عہدہ خواجہ شمس الدین کو دیا مجد الملک یزدی کو قتل کیا علاء الدین کو رہائی دی بغداد کی حکومت اُسکے حوالہ کی مصر کے بادشاہ کی ساتھہ بسبب ہم مذہبی کے صلح کرلی اسلئے شہزادہ ارغون بن اباقاخان وغیرہ شہزادے شبول تقاجار کی سخت ناراض ہوئی اور درخواست کی کہ خواجہ شمس الدین کو ہمارے پاس بھیجا جائے کہ ہم اُس سے خزانہ مغضوضہ کا حساب لین جب یہہ درخواست نامنظور ہوئی محبت دور

ہوئی اور شہزادہ تنقدر بائی سلطان کے بہائی کے ساتہہ آمیزش کرکر چاہا کہ سلطان کو شہید کردین یہہ خبر سلطان کو پہونچ گئی اور بہائی کو مار ڈالا اور ارغون کی سرکوبی کے لئے خراسان سے چلا آگیا جب سخت تعاقب ہوا تو حاضر ہوگیا سلطان نے اوسکو قید کرکر حکم دیا کہ آٹھہ روز کے بعد قتل ہو اس حکم سے سب تاتاری شہزادے گہبرا گئے اور یقین کرلیا کہ اب سلطان کل تاتاریون کو مار ڈالیگا اس ارادہ پر امیر بوقائے نے رات رات لشکر کے ساتہہ سازش کرلی امیر الینیاق کو جو بادشاہ کا خیرخواہ تہا مار ڈالا خواجہ شمس الدین بہاگ گیا سلطان گرفتار ہوکر بارہوین شعبان ۶۸۳ھ کو شہید ہوا۔

ارغون خان بن اباقا خان بن ہلاکو خان

اس بادشاہ نے جب سلطنت پائی وزارت بوقا کے حوالے فرمائی جوشکاب و بایدو اغول وکنجی تو شہزادون کو جا بجا حاکم بنایا خواجہ شمس الدین کو بہر ممتاز فرماکر بوقا کے ماتحت نائب وزیر کیا یہہ بات بوقا کو نامنظور ہوئی اور چند روز مین بادشاہ کا مزاج اوس سے برگشتہ کردیا فخر الدین مستوفی وحسام الدین حاجب جو خواجہ شمس الدین کے دست پروردہ تہے اسکی قتل پر مستعد ہوگئے اور خواجہ کو شہید کردیا چند مدت کے بعد سعد اللہ حکیم یہودی بادشاہ کی مزاج پر ایسا متسلط ہوا کہ کسی اورکو کسی کام مین اختیار نہ ہا اس پر بوقا وزیر کو حسد ہوا اور جوشکاب بادشاہ کی بہائی کو کہا کہ اگر تم کو سلطنت کے ہوس ہو تو مین تمکو تخت نشین کردون جوشکاب نے یہہ راز بادشاہ کو کہہ دیا اور بوقا قتل مین آیا اوسکا خزانہ لٹوایا گیا عورتین اوسکی سپاہیون کو دیدین اور سعد اللہ یہودی کی ترغیب کے بموجب حکم جاری ہوا کہ مسلمان کل مسلمانی مذہب چھوڑدین نہین تو قتل کیے جائینگے بادشاہ کا یہہ بہی ارادہ تہا کہ مکہ و مدینہ دونو پاک شہرون کو مسمار کردے اپنا نیا مذہب ایجاد فرمائے مگر یہہ ارادہ ابہی ظہور مین نہین آیا تہا کہ بادشاہ بیمار ہوگیا جب زیست کے امید نرہی تو سعد اللہ یہودی وامیر جوشتی نے پوشیدہ غازان خان کو خراسان سے بلایا یہہ خبر جب مشہور ہوئی اور امرا اونسے ناراض ہوگئے تو سب نے ملکر امیر جوشتی اور سعد اللہ یہودی کو معہ اونکی اہل عیال کو مار دیا اتین

روز بعد بادشاہ بھی ۳- ربیع الثانی سنہ ۶۹۰ھ مین مر گیا-

کنجاتو قاآن بن اباقا خان بن ہلاکو خان

یہہ بادشاہ نہایت عیاش تہا اسلئے اسکی سلطنت مین بے انتظامی ہو گئی طغاچار امیر کے سازش سے شاہ بغداد بایدو خان منحرف ہو گیا اس نے اسپر فوج کشی کی لڑائی کے موقع پر اسکے امرا اسکے ساتہہ مل گئے اور ملکر سنہ ۶۹۴ھ مین مار ڈالا ⁂

بایدو خان بن اباقا خان بن ہلاکو خان

کنجاتو خان کے بعد یہہ تخت نشین ہوا تاسیحو خان [illegible] امرا جو کنجاتو خان کے [illegible] اسنے امیر بارو طغاچار کو امیر الامرائی دی یہہ امر شاہزادہ غازان خان حاکم خراسان کو ناگوار گزرا اور امیر نوروز بن ارغون خان حاکم توران سے مدد مانگی چونکہ نوروز مسلمان تہا نیز غازان خان کی مدد اوسنے مسلمان ہونے پر منحصر کی اس لئے غازان خان نے الفور مسلمان ہو گیا اور دونون نے ملکر بایدو خان پر لشکر کشی کی یہہ شکست کہاکر بہاگ گیا عندالتعاقب پکڑا گیا اور ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۹۴ھ مین بمقام تبریز قتل ہوا ⁂

سلطان محمود غازان خان بن اباقا خان بن ہلاکو خان تاتاری

غازان خان نے جب سلطنت لی امیر نوروز کی تجویز سے امیر جمال الدین کو وزارت دی امیر طغاچار کو قتل کیا چونکہ یہہ مسلمان تہا امرائے یہود و نصارا تاتاریون نے چاہا کر اسکو مار دین مگر یہ مقرر ہی پہلے یہہ خبر امیر نوروز کو پہونچی اس نے سب مفسد پکڑ لئے اُن مین سے پانچ شہزادے اور سینتیس امیر قتل کئے جمال الدین وزیر بہی اسی شبہہ مین مارا گیا صدر جہان نے وزارت کا عہدہ پایا سنہ ۶۹۶ھ مین بادشاہ نے امیر نوروز کو خراسان کی حکومت دی اور خود ہمدان کی طرف جانے کی تیاری کی امیر نوروز کی غیبت مین دشمنون نے اسکو شاہ مصر کے ساتہہ سازش رکہنے کی تہمت دی غازان خان کی طبیعت اوسکی طرف سے برگشتہ کر دی اور امیر قتلق نوروز کی گرفتاری کے لئے بڑے لشکر کے ساتہہ مامور ہوا اُسکے بہائی جو عراقین مین حاکم تہے

جا بجا قتل ہوئے یہہ خبر پاکر امیر نوروز نیشاپور سے ہرات مین ملک فخر الدین کرت کے پاس
جو اوسکا داد اور پرورش یافتہ تھا گیا اُس نا انصاف کافر نعمت نے امیر نوروز کو امیر
قتلق کے حوالے کر دیا اور وہ پہلوان ماہ رمضان ۶۹۶ھ مین شہید ہوا ۔ ۶۹۸ھ مین قوم
نکودری کا انتظام بادشاہ کو منظور ہوا اور فوج مامور ہوئی وہ لوگ بھاگ کر فخر الدین کرت
پاس چلے گئے اور وہ اُنکا حامی ہوا اسلئے ہرات پر لشکر کشی ہوئی الجاتیو بادشاہ کا بھائی
ہرات پر گیا اور مدت تک محاصرہ رکھا آخر ایک لاکھہ دینار جرمانہ لیکر واپس آیا ۶۹۹ھ مین تمام
ملکون مین قحط پڑ گیا شیراز مین پنجاہ ہزار آدمی بھوکھہ کے عذاب سے مر گئے اُسی سال مین
بادشاہ نے مصر پر مہم کی دریای باربک پر سخت لڑائی ہوئی سات ہزار مصری و شامی مارے
گئے شاہ مصر بعلبک کو بھاگ گیا یہہ مصر و شام پر قابض و دخیل ہو گیا امیر قبجاق کو اُسنے وہانکا
حاکم بنایا اور معاودت کی مگر اسکے واپس آنے کے بعد امیر قبجاق شاہ مصر کے ساتھہ مل گیا اور
دوبارہ سلطنت شاہ مصر کی مصر و شام مین ہو گئی اسلئے یہہ ۷۰۲ھ مین دوبارہ مصر پر حملہ آور
ہوا اور شکست فاحش کھاکر واپس آیا آخر گیارہوین شوال ۷۰۳ھ مین مر گیا ۔

الجایتو قاآن المخاطب سلطان محمد خدابندہ بن ارغان خان

یہہ بادشاہ شیعہ مذہب تھا ۷۰۴ھ مین اس نے شہر سلطانیہ بنیاد کر کے دار الخلافت بنایا گیلان کے
ولایت کو اپنے تصرف مین لایا اور دانشمند بہادر سپہ سالار کو ہرات کی تسخیر کے لئے مامور
کیا اس نے ملک فخر الدین کے ساتھہ بہت جنگ کئے آخر خود بھی مارا گیا اور بادشاہی فوج تباہ
ہوئی پھر بادشاہ نے امیر بوجائی دانشمند کے بیٹے کو ہرات پر بھیجا وہ وہان گیا اور ایک ماہ
محاصرہ رکھا چونکہ فخر الدین اُنہین ایام مین مر گیا تھا محمد سام اُسکے بیٹے نے اطاعت کر کے شہر دیدیا
چونکہ اس بادشاہ کے وقت سلطان ناصر مصر کا بادشاہ معزول ہو کر اسکی جگہہ سلطان مظفر بادشاہ
بنا تھا اس لئے موقع نیک سمجھکر اس بادشاہ نے مصر پر چڑھائی کی اور صلح کر کر واپس آیا جب
یہہ مصر کے سفر مین تھا شغل شہزادے کبک بسور و داود خواجہ ماوراء النہر سے خراسان کو

حملہ آور ہوئے اس نے امیر بوجائی و بہرام شاہ کو انکے مقابلہ پر بہیجا لڑائی مین امیر بوجائی مارا
گیا بہرام شاہ بہاگ آیا پہر بادشاہ خود خراسان مین گیا دشمن اس کے پہونچنے سے اول ہی
خراسان سے نکل گئے اس نے دوبارہ خراسان پر تسلط پاکر ابوسعید بہادرخان اپنے بیٹے کو
خراسان کی سلطنت دی اور خود سلطانیہ مین آکر عید کے روز ۷۱۶ھ مین مرگیا۔

سلطان ابوسعید بہادرخان بن سلطان محمد خدابندہ

اس بادشاہ نے خراسان سے آکر سلطنت کا تاج پایا اور بسبب اسکے کہ اس نے خواجہ رشید الدین وزیر کو
ناحق قتل کر دیا تہا جابجا فساد برپا ہوا خراسان شہزادہ یسور نے ماوراءالنہر سے آکر لے لیا مازندران
تک ملک کو لوٹتا ہوا چلا گیا دشت قبچاق پر شہزادہ اوزبک متسلط ہوا اوسکے عسکر نے بکر تک آکے
ولایت وبالی چونکہ امیر چوپان بادشاہ کا کل مختار تہا اس کے تسلط سے اور ارکین متمرد ہوگئے
بادشاہ نے انپر حملہ کیا اور سب مقتول ہوئی ملک غیاث الدین کرت جو ہرات مین شہزادہ
یسور کے محاصرہ مین تہا اسکے مدد کو امیر حسین مامور ہوا اسکے جانے سے ہراتیوں نے محاصرہ سے رہائی
پائی اور یسور اپنے امراؤ کی نمک حرامی سے ۷۲۰ھ مین قتل ہوا اسی سال مین امیر چوپان کے ساتھ
بادشاہ کی عداوت پیدا ہوئی باعث یہہ ہوا کہ امیر چوپان کی لڑکی پر بادشاہ عاشق ہوگیا اور
اوسکے دینے کے لئے امیر کو کہا چونکہ وہ لڑکی امیر شیخ حسن کے ساتہہ منسوب تہی امیر نے انکار کیا
اور باہم کدورت پیدا ہوئی امیر خراسان کے انتظام کے بہانے سے بادشاہ سے الگ ہوکر خراسان
کو چلا آیا اور اپنے بیٹے خواجہ دمشق کو بادشاہ کے حضور مین چہوڑا لڑکی کی شادی فی الفور
امیر حسن کے ساتہہ کر دی امیر چوپان جب خراسان پہونچا بادشاہ نے پہلے خواجہ دمشق امیر کے
بیٹے کو قتل کیا پہر اسکے خویش و اقارب تہہ تیغ کئے اور چاہا کہ خراسان پر فوج کشی کرے یہہ خبر
پاکر امیر چوپان خود بڑی فوج کے ساتہہ سلطانیہ کو آیا مگر لڑائی کے موقع پر اسکے امراؤ و فوج
بادشاہ سے آملی اور امیر پہر خراسان کو بہاگ گیا چونکہ ملک غیاث الدین کرت والی ہرات
کو اسکی سعی سے ملک فخر الدین کے مرنے کے بعد دوبارہ سلطنت نصیب ہوئی تہی ایسے وقت

ہیں امیر حسن نے اسکو مددگار تصور کیا اور اُسکے پاس چلا گیا اُس نے حق احسان کا یہہ ادا کیا کہ کہ جاتے ہی اسکو بطمع مال و خزانہ جو اسکے پاس تہا مع چلادخان اُسکے نوجوان بیٹے کے مار ڈالا اُسکا سر بادشاہ کے پاس بہیجدیا امیر کی شہادت کے بعد بغداد خاتون اُسکے بیٹی کو امیر حسن نے بادشاہ کی حکم کے بموجب طلاق دیا اور وہ بادشاہ کے محل میں داخل ہوئے امیر شیخ علے خراسان کا حاکم قرار پایا اُس نے خراسان میں جاکر چند بار پنجاب پر حملے کئے اور بڑا مال لوٹا۔ آخر تیسرے ماہ ربیع الاول ۷۳۶ھ میں سلطان ابوسعید مر گیا۔

سلطان ارپا خان

یہہ بادشاہ ارتق بوکا تولے خان کے بیٹے کی نسل سے تہا بسبب لاولدی ابوسعید بہادر خان کے اس نے خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی سعی سے بادشاہت پائی اور بغداد خاتون سلطان مرحوم کی زوجہ کو کہ وہ بہی مدعیہ سلطنت کی تہی مار دیا شہزادی ساتبک سلطان محمد خدابندہ کے بیٹی کے ساتہہ نکاح کیا دلشاد خاتون دوسرے زوجہ سلطان مرحوم کی بہاگ کر امیر علی عرب کے حاکم کے پاس چلی گئی اسکی ترغیب سے امیر علی نے موسی خان بن بایدو خان بن طرقائی خان بن ہلاکو خان کو بادشاہ بنایا اور بڑی فوج لیکر ارپا خان پر چڑہ آیا اور لڑائی میں فتحیاب ہوکر غیاث الدین وزیر اور بادشاہ دونو اشخاص قتل کئے اور موسے خان کو بادشاہ بناکر خود کل مختار سلطنت کا ہوا اسیات پر امیر شیخ حسن کو جسکے عورت بغداد خاتون سلطان ابوسعید بہادر خان نے چہین لی تہی ناراض ہوا اُس نے روم کے حدود میں سلطان محمد بن قتلق بن تیمور بن انبارجی بن منکو بن تیمور بن ہلاکو خان کو بادشاہ بنایا اور بڑے بہاری لشکر کے ساتہہ دار الخلافت کو آیا لڑائی میں پہلے امیر علی نے فتح پائی پہر دشمنوں نے اِسکو نماز پڑہتے ہوئے مار ڈالا موسی خان بہاگ گیا امیر حسن نے کل سلطنت پر اختیار پاکر دلشاد خاتون سلطان ابوسعید بہادر خان کی زوجہ کو اپنی زوجہ بغداد خاتون کے عوض میں اپنی نکاح میں لیا۔

امیر شیخ حسن نویان ایلکان شاہ عراق عجم

امیر علی پر غالب آکر عراق کی سلطنت کا یہہ خود مالک بن بیٹہا اسلئی اور امراؤ کو حسد ہوا نا چار فساد برپا ہوئے امیر محمود بن قتلق خورستان مین جا کر موسی خان کے ساتہہ ملگیا امیر شیخ علی والی خراسان نے طغا تیمور خان کو بادشاہ بنایا اور لشکر لیکر سلطانیہ آپہونچا اگرچہ پہلے موسی خان و امیر محمود شیخ علی کے برخلاف تہے مگر آخر باہم دونو نکے شیخ حسن پر حملہ کیا مگر عندالمحاربہ شکست کہائے موسے خان قتل ہوا طغا تیمور بہاگ کر بسطام کو چلا گیا راستہ مین امیر شیخ علی کو بسبب بدچلنی کے طغا تیمور نے قتل کردیا اس فتح کے بعد امیر شیخ حسن نوبان کامل اختیار پاکر بادشاہ ہوا تو امیر شیخ حسن بن تیمورتاش بن امیر چوبان نے خروج کیا اور چوپانیون نے جمع ہوکر امیر حسن نوبان پر فتح پائی اور بادشاہی خزانے لوٹ لئے آخر اسبات پر صلح ہوئی کہ شیخ حسن نوبان کسی شہزادے کو بادشاہ بنائی یہہ طغا تیمور کی بادشاہت پر راضی ہوا مگر شیخ حسن چوپانی چاہتا تہا کہ شہزادی ساتی بیک سلطان محمد خدابندہ کی لڑکی تخت نشین ہو اور اختیار کل اسکو ملے اس لئے پہر مخالفت ہوئی آخر شیخ حسن چوپانی نے سلیمان خان نام ایک شاہزادی کو جو اولاد ہلاکو خان سے تہا تخت نشین کیا اور امیر حسن نوبان ایلکانی نے آذربائیجان و عراق عرب وغیرہ مین علیحدہ حکومت قایم کی ٭

سلیمان خان

امیر حسن چوپانی کے حکم سے یہہ بادشاہ ہوا ساتی بیک سلطان محمد خدابندہ کی بیٹی اسکے نکاح مین آئی امیر حسن ایلکانی اور اسکی آپس مین بمقام تغتو سخت لڑائی ہوئی پہر امیر شیخ حسن کاوان طغا تیمور خان کا بہائی باتفاق امیر سیوز خان کے اسپر حملہ آور ہوا اور شکست کہا کر مازندران کو بہاگ گیا اور واپسی کے وقت امیر وجیہہ الدین سربدار کے ہاتہہ سے مارا گیا اسکے وقت امیر شیخ حسن چوپانی سلطنت کا مالک تہا یہہ برائے نام بادشاہ تہا آخر امیر شیخ حسن ۷۴۴ھ مین اپنی عورت عزت ملک کے ہاتہہ سے شہید ہوا باعث یہہ تہا کہ امیر نے یعقوب شاہ ایک امیر کو بادشاہ کے یارکاب روم کی تسخیر کو بہیجا وہ وہان سے منہزم ہوکر آیا اس جرم مین امیر شیخ حسن نے

اسکو قید کر لیا چونکہ امیر کی عورت اور یعقوب شاہ کی آپس مین دوستی تھی عورت غضب مین آ گئی
اور شوہر کو بحالت خواب خصیہ دبا کر مار دیا خود بھی اوسکے قصاص مین قتل ہوئی اُسکے مرنیکے
بعد کل خزانہ اُسکا سلیمان خان نے لے لیا یہہ خبر پا کر ملک اشرف امیر شیخ حسن کا بھائی اصفہان سے آیا سلیمان خان
اُسکے خوف سے شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور ملک اشرف سلطنت پر متسلط ہو گیا۔

ملک اشرف بن تیمور تاش بن امیر چوپان

سلیمان خان کے بیدخلی کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اسکے عہد مین جانی بیگ خان شام کا بادشاہ اسپر حملہ آور ہوا
عین جنگ کے وقت آیا اسکے فوج نے اسکا خزانہ لوٹ لیا اور متفرق ہو گئی اور یہہ گرفتار ہو کر قتل ہوا۔

بقیہ حال شیخ حسن نویان ایلکانی اور تخت نشینی سلطان اویس اُسکے بیٹے کا

امیر شیخ حسن نویان سلطانیہ سے بیدخل ہو کر عراق عرب وغیرہ ممالک پر چند سال قابض رہا آخر
سنہ ۔۔ مین مر گیا اور سلطان اویس اُسکے بیٹے نے سلطنت پائی اور بعد واپسی جانی بیگ
شاہ مصر کے امیر جوق بیگ چوپانی و مبارز الدین شیرازی کو شکست دیکر تبریز پر قابض ہوا
جوق بیگ و علی پیل تن و خواجہ جلال الدین قزوینی و تیمور تاش بن ملک اشرف کو قتل کر کے یہہ
بڑا بادشاہ ہو گیا بیس سال بادشاہت کر کے آخر سنہ ۔۔ مین بمرض جسمانی مر گیا۔

سلطان حسین بن سلطان اویس

سلطان اویس کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اور سنہ ۔۔ مین خواجہ بیرم ترکمان و قرا محمد باغیون نے
یورش کی اور قلعہ پاہی بند و قلعہ ارجیش مفتوح کر کے تبریز و سلطانیہ پر دو بار قبضہ کیا سنہ ۔۔
مین بادشاہ بغداد سے سلطانیہ مین گیا پیچھے اسکے شہزادہ علی باغی ہوا اور امیر اسمعیل مدار المہام
سلطنت کو قتل کر کر خود تخت نشین ہوا یہہ خبر پا کر بادشاہ نے عادل آقا سپہسالار کو بغداد کیطرف
مامور کیا اُس نے بغداد پھر فتح کیا اور شوشتر کا علاقہ شہزادہ علی کو دیکر راضی کر دیا اس انتظام کے
بعد بادشاہ بغداد مین آیا اور عادل آقا تبریز کو گیا اُسوقت دشمنون نے پھر بغداد پر حملہ کیا اور
بادشاہ بھاگ کر تبریز کو گیا وہان جا کر سنہ ۔۔ مین اپنے بھائی سلطان احمد کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

سلطان احمد جلایر بن سلطان اویس

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد اسکے بہائی ابایزید نے عادل آقا امیر الامراؤ کی تجویز سے اسکی برخلاف ہوکر سلطانیہ مین بادشاہی اجلاس کیا اور آپس مین لڑائی کی تیاری ہوئی شیخ علی حاکم عراق عرب کا عادل آقا کا حامی بنا اور باتفاق تبریز پر حملہ آور ہوئی سلطان شکست کہا کر نخچوان مین قرا محمد ترکمان کے پاس چلا گیا اور اس سے مدد لیکر پہر آیا اور فتحیاب ہوا ابا یزید نے شاہ شجاع شاہ فارس سے مدد طلب کی مگر نہ پائی چند سال کے بعد امیر تیمور گورکان داخل عراق ہوا اور سلطان احمد شکست کہاکر فرخ شاہ والی مصر کے پاس بہاگ گیا اور امیر کے حین حیات تک وہان نظربند رہا امیر تیمور کے مرنے کے بعد جب مرزا ابا بکر بن میران شاہ کا فساد بہایون کے ساتہہ ہوا تو سلطان احمد اور قرا یوسف خان ترکمان نے مصر سے نکلکر پہر کوشش کے سلطان احمد بغداد وغیرہ پر قابض ہوگیا قرا یوسف خان نے اپنی سلطنت کردستان مین قایم کی اور تبریز تک قابض ہوگیا میرزا ابا بکر نے اسکے مقابلہ سے شکست فاحش کہائی میران شاہ مارا گیا قرا یوسف نے اپنے بیٹے پیر بداق کو عراق عجم مین تخت نشین کیا جب اتنی بڑی سلطنت قرا یوسف نے پائی تو سلطان احمد کو حسد ہوا اور بغداد سے بڑی فوج لیکر تبریز پر آیا مگر لڑائی مین شکست کہائی اور مقتول ہوا بغداد بہی ترکمانون کی حکومت مین آیا اور شاہ محمد بن قرا یوسف خان بغداد کا بادشاہ بنا ❊

پانچوان فرقہ خانان مغول کا جو ماوراء النہر کے ملک پر حکومت کرتے رہے

سلطان غزا خان یہہ شخص بہی چغتائی خان کی اولاد مین سے تہا سنہ ۳۳ مین ماوراء النہر کے تخت پر بیٹہا چونکہ بیرحم وسفاک وخونریز تہا امرائو نے ملکر امیر قزغن کی تجویز سے سنہ ۴۷ مین قتل کر دیا

امیر قزغن

غزا خان کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور ہرات پر چڑہائی کی چالیس روز تک مظفر الدین کرت کے ساتہہ جنگ کرتا رہا آخر صلح کی اور واپس آیا دوسرے یورش اس نے خوارزم پر کی اور بہت

ملک لیا چند سال کی حکومت کے بعد امیر قتلق تیمور اسکے خسر پورنے اسکو قتل کر دیا۔

امیر عبد اللہ بن امیر قزغن

اس امیر نے سمرقند کو اپنا تختگاہ بنایا اور بسبب وقوع کئی امور کے امیر بیان سلدوز اسکا دشمن نکلا اس لیے اسپر فوج کشی کی لڑائی میں امیر عبد اللہ مارا گیا اور بہی بہت متعلق امیر قزغن کے قتل ہوئے۔

امیر بیان سلدوز

اسکے وقت بسبب عیاشی اور شراب خوری اسکے مملکت توران بدخشان وغیرہ خود و شرحان کے حاکم خود سر ہو گئے ۷۶۱ھ میں امیر تو غلق تیمور بڑے لشکر کے ساتہہ ما ورالنہر پر حملہ آور ہوا شہر سبز کے محاصرے کے وقت امیر حاجی برلاس وہان کا حاکم بہاگ گیا اور امیر تیمور گورگان جو اسکی نیابت مین کام دیتا تہا قایم رہا اور دشمن کے مقابلہ کے لئے لشکر جمع کر کر دشمن کو واپس کیا اس لئے امیر بیان سلدوز امیر بہت خوش ہوا اور حکومت علاقہ کش کی اسکو عنایت کی پہر امیر حسین امیر قزغن کا پوتا کابل سے آکر معرکہ آرا ہوا امیر سلدوز شکست کہا کر بدخشان کو بہاگ گیا امیر حسین نے اسکا تعاقب کیا اور بدخشان پر قابض ہو گیا اسوقت تو غلقتمور نے دوبارہ ما ورالنہر پر یورش کی اور تمام و کمال تسلط پایا امیر تیمور کو اس نے اپنے بیٹے الیاس خواجہ کی نیابت مین ما ورالنہر مین چہوڑا مگر امیر تیمور بسبب بدمزاجی امیر بلکجک امیر الامرا کے وہان نہ رہا اور امیر حسین کے پاس چلا گیا امیر حسین امیر تیمور کے اتفاق سے ما ورالنہر مین آیا اور ۷۶۵ھ مین سمرقند تک اپنا قبضہ کر لیا۔

امیر حسین بن امیر صلائی بن امیر قزغن

یہہ امیر بڑا طماع و ممسک تہا اس نے چاہا کہ اپنے امراؤ سے کچہہ خزانہ بہم پہونچاوے اس ارادہ پر ہر ایک امیر کے نام رقمین لکہین چند ہزار اشرفی کی رقم امیر تیمور کے نام قایم ہوئی چونکہ یہہ حقیقی بہنوئی امیر حسین کا تہا اور اولجای ترکان اسکی بہن اسکی منکوحہ تہی اسنے اس رقم کے عوض اپنی زوجہ کا زیور اتار کر بہیجدیا امیر حسین نے لے لیا اس لئے کدورت ہو گئی اور امیر تیمور نے مخالف ہو کر شہر بخارا و قرشی پر قبضہ کر لیا اور بعد رد و بدل کے آپس مین صلح ہو گئی

مگر امیر حسین دل سے دشمن رہا اور چاہا کہ امیر تیمور کو مار ڈالے اس لئے پھر مخالفت ہوئی اور نوبت بہ جنگ پہونچی اسوقت امیر حسین کے امراء تیمور کے پاس چلے آئے اور فوج بھاگ گئے چند یا پیہ قلعہ بند وان میں محصور ہو کر لڑتا رہا آخر وہان سے لباس بدلا کر بھاگا اور گرفتار ہو کر سنہ ۷۷۱ ہجری کے بیچ مارا گیا ❊

چھٹا فقرہ سلاطین مغل تیموریہ کا جنکا ابتدا اور انتہا ہوا

امیر تیمور گورکان اس بادشاہ کا شجرہ نسب چنگیز خان تاتاری کی نسبی شجرہ کے ساتھ تومنائی خان کے نام پر ملجاتا ہے اسطرح پر کہ امیر تیمور گورگان بن ترا غائی نویان بن امیر توکل نویان ابن امیر ایلنگیز نویان بن ایجل نویان بن امیر قراچار نویان بن امیر سوغان چیچن بن امیر قاچولی نویان بن تومنائی خان اور قراچار نویان چغتائی خان کے دربار مین امیر الامرا تھا جب چغتائی خان کی اولاد کے ہاتھ سے بسبب عداوت باہمی کی سلطنت سے جاتی رہی قراچار کی اولاد شہر قبۃ الخضرا المشہور شہر سبز و کش مین آباد رہے اور تھوڑے سے علاقہ مین اپنا گزارہ اوقات رکھا سہ شنبہ کی رات پانچوین شعبان سنہ ۷۳۶ھ مین امیر تیمور پیدا ہوا بچپن مین اسکا باپ مرگیا یتیمی کی حالت مین اسنے پرورش پائی سنہ ۷۶۱ھ جب تو غلق تیمور ماوراء النہر پر غالب ہوا تو اوس نے شہر سبز و علاقہ کش اسکا موروثی معلوم اسکو دیدیا پھر امیر حسین کے پاس چلا گیا اور سامان امارت کا بہم پہونچایا اسکے قتل ہونے کی بارہوین رمضان سنہ ۷۷۱ھ مین تخت نشین ہوا شہر سمرقند دار الحکومت بنایا پہلے ماوراء النہر پر قبضہ کیا پھر کاشغر کی ولایت تصرف مین لی خوارزم پر تین مرتبہ یورش کر کے وہ ولایت شیخ یوسف صوفی سے چھوڑائے سنہ ۷۷۶ھ مین امیر نے قمر الدین خان پر غالب آکر مغولستان کی ولایت لی اور امیر تو غتمش کی مدد کر کے اوس خان بادشاہ مغولستان کو مغلوب کیا علاقہ انزار و دشت قپچاق جوجی خان کی اولاد سے لیکر تو غتمش خان کو دیا سنہ ۷۸۲ھ مین قوشنج کو فتح کیا ہرات کا ملک خاندان کرت سے چھوڑایا جونی قربانی حاکم طوس کو مطیع کیا علی موید سبزواری سے خراج لیا سنہ ۷۸۵ھ مین شیخ داؤد سبزواری کی سرکوبی کی جو شیار دستونلن

کو مارکر انکی سرون کے مینار بنوائے پہر سیستان کو گیا قطب الدین سیستانی کی علاقہ کو ضبط کیا قندہار
وال لے لیا پہر کوہ سلیمان پر جاکر زابلستان کی مفسدون کو سزا دی ۷۹۵ھ مین مازندران کو
فتح کیا امیر ولی کو معزول کرکے لقمان شاہ بن طغا تیمور کو وہان کی حکومت دیکے وہان سے کو
مراجعت کی پہر سلطانیہ مین پہونچا احمد جلایر مقابلہ سے بہاگ گیا ۷۹۵ھ مین ایران کو گیا
اعز الدین حاکم لرستان کو جسنے حجاز کا قافلہ لوٹا تہا سخت سزا دی پہر تبریز مین گیا اور سلطان احمد
جلایر کو شکست دیکے وہان سے حصار کریے پر آیا اور فتح کیا پہر شہر تفلیس کا محاصرہ کیا کفار گرج
مقہور اور ملک بقراط انکا بادشاہ گرفتار ہوا پہر قلعہ سرخ و ولایت بردع و شیروانات و گیلان
پر غالب آکر مملکت وسیع حاصل کی ۷۹۸ھ مین پہلے یورش قرا محمد ترکمان پر ہوئی اور قلعہ
بایرید وارنیک مفتوح ہوئی طہرتن مطیع ہوا پہر قلعہ وان و وسطان کیطرف متوجہ ہوا قلعہ وان مین
جسکا بانی شداد بن عاد تہا ملک اعز الدین حاکم وہان کا محصور ہوا اسکو فتح کرکر اسیر
اصفہان مین پہونچا اور بسبب تمرد شہر والون کے قتل عام کا حکم دیا ستر ہزار مرد اور اسیقدر
بچے و عورات قتل ہوئی وہان سے شیراز پہونچا امیر زین العابدین شیراز کا بادشاہ بہاگ گیا
اور شوستر مین پہونچکر مارا گیا امیر نے شیراز پر قبضہ کیا سلطنت کا کل خزانہ لے لیا وہان یہہ
خبر پہونچی کہ توقتمش خان نے جسکو امیر نے حامی ہوکر دشتستان پر قبضہ دلوایا تہا ماوراء النہر
مین آکر شہر سیران و بخارا کا محاصرہ کرلیا ہے خوارزم کی رعایا نے اسکی متابعت کرلی ہے
شاہزادہ شاہرخ میرزا نے اس کے مقابلہ سے شکست کہائی ہے یہہ سنکر امیر ماوراء النہر مین پہونچا
مگر دشمن اسکے جانے سے اول ماوراء النہر سے نکلگئے تہے اسلئے یہہ خوارزم مین گیا اور کل شہرون
اور آبادیون کو ویران کردیا جابجا قتل عام ہوئی خاص شہر خوارزم گراکر میدان بنایا اور جو
بولئے گئے بڑے علما و سادات و مشائخ جو وہان تہے بلاد وطن سے نکلوائے جب کوئی دلاور تمام
ولایت مین سارے سے باقی نرہی تو معاودت کی چہہ مہینے کے بعد پہر توقتمش خان چرکس
و ایلغار و آلاق و ازراق و قپچاق سے لشکر جمع کرکر ماوراء النہر مین آیا اور شکست کہا کر بہاگا

گیا چونکہ قربانی طوس کا حاکم و ملوک سبزوار اطاعت سے پھر گئے اور قمر الدینخان مغل کو جو
طوس میں قید تھا قید سے نکالکر انہوں نے خراسان کا بادشاہ بنایا اس لئے شہزادہ
میران شاہ اس مہم پر مامور ہوا اس نے جاکر طوس کو لوٹ لیا شہر میں قتل عام کرکر مقتولوں
کے سروں کے مینار بنائے سربداریوں کو شکست دی ماہ رمضان ۷۹۱ھ میں امیر نے پھر مغولستان
پر یورش کی انکاتورا اور خواجہ اغلان کو شکست دی قوم جتہ کو لوٹ لیا تاشغر و بلید وغیرہ
کو غارت کیا ۷۹۳ھ کی ماہ صفر میں توغمتش خان کی سرکوبی کے لئے دشت قبچاق پر لشکر
کشی ہوئی پہلے بالغ طاق کے مقام پر پہونچکر ایک سنگین مینار بنوایا اور بڑا بھاری جنگل
طے کرکر دریائے تعلق و سمور سے گزر گیا اور ایسے موقع پر جا پہونچا جہاں ہمیشہ دن
رہتا تھا آفتاب غرب میں غروب ہوتی ہے پھر شرق کیطرف سے نکل آتا تھا اس لئے
عشا کی نماز بسبب نہ پہونچنے اس کے وقت کے مسلمان معاف سمجھے اور بعض مغرب و عشا
کی نماز یکجا ادا کرتے تھے ایسے موقع پر توغمتش خان بڑے لشکر کے ساتھ مقابل ہوا اور شکست کھا کر
بھاگ گیا امیر کو بڑی دولت حاصل ہوئی اور مظفر و منصور معاودت کی ۷۹۴ھ میں امیر
صاحب قران نے ایران کو کوچ کیا علاقہ آمل و مازندران و فارس و عراق و لرستان
و خوزستان کیطرف پھرتے ہوئے قلعہ انکوں پر آیا اور وہاں کے لوگوں کو جو ملحدیہ
مذہب رکھتے تھے قتل کیا قرا محمد ترکمان کو سخت سزا دی ماہ شوال ۷۹۵ھ میں بغداد کو
محاصرہ کیا احمد جلایر دمشق کو بھاگ گیا اسکا بیٹا پکڑا گیا عراق عرب کا علاقہ امیر کے
قبضہ میں آیا بعد اسی شہزادہ میران شاہ بصرہ کو مامور ہوا اور خود امیر ماردین وغیرہ
کیطرف متوجہ ہوا اسی سفر میں شہزادہ عمر شیخ بہادر حرفان و کردستان کی جنگ
میں تیر کے زخم سے شہید ہوا پھر امیر قلعہ حامد کے تسخیر کو متوجہ ہوا یہ ایک سنگین قلعہ
چار ہزار تین سو برس کا بنا ہوا تھا اور سوائے خالد بن ولید اصحاب رسول کے اسپر کسی نے
فتح نہیں پائی تھی امیر نے بڑی جوانمردی کے ساتھ اسکو فتح کیا پھر گرجستان کو توجہ کیا

اور اوسی راستے سے دشت قبچاق میں دوسری مرتبہ پہونچا اور توغتمش خان کو ایسا برباد کیا کہ
کہ پہر وہ لائق بادشاہی کے نرہا ۷۹۹ھ میں وہان سے معاودت کے سمرقند میں آتے ہی خبر پہونچی
کہ شہزادہ پیر محمد والی کابل و قندہار نے ملتان پر یورش کی ہے اور ملک سارنگ ملتان کا حاکم قلعہ
میں محصور ہے یہہ خبر پاکر اسنے ہند کے جانیکا ارادہ کیا ۸۰۰ھ میں کوہ کالا کافر کے
کفار کو تہ تیغ کر کر کابل میں پہونچا اور جوئی ماہی گیر کے کہودنے کا حکم دیا پہر دریا سندہ پر
پہونچکر جس مقام سے کہ سلطان جلال الدین خوارزمی نے عبور کیا تہا دریا سے اترا سلطان
سکندر بت شکن کشمیری کے وکیل نے حاضر ہوکر اطاعت کی پہر شہاب الدین مبارک شاہ
ویلمی پر جو ایک جزیرہ سندہ کا حاکم تہا یورش ہوئی وہ ہندوؤن کے بڑے اجتماع کی ساتہہ
مقابلہ پیش آیا اور سزایاب ہوا وہان سے کوچ بکوچ لشکر دریاے بیاس پر پہونچا
اور شہزادہ پیر محمد ملتان سے آکر حاضر ہوا تیس ہزار گہوڑی شہزادے کی فوج کی سواری
کو ملے پہر دیپالپور کا محاصرہ ہوا اور فتح ہوکر قتل عام ہوئی پہر ہندو کے ملک پر یورش
ہوئی اور تمام علاقہ غارت میں آیا پہر لشکر دہلی پر جا پہونچا سلطان محمود بن فیروز شاہ
باتفاق ملو خان وزیر کے مقابلہ پہ آیا اور شکست کہاکر بہاگ گیا صاحبقران نے تخت
دہلی پر اجلاس کیا شہر کو امان ملی مگر چار روز کے بعد بسبب جسارت بعض اوباش کے
شہر میں قتل و غارت کا حکم نافذ ہوا پندرہ روز دہلی میں رہکر امیر نے بنیت غزا قلعہ
بہرت کو کوچ کیا اور اسکو فتح کر کر کوہ سوالک پر فوج کشی کی راجہ رتن کو شکست دیکر لاکہون
ہندو مار دیے پہر وہان سے کوہ جموں کو کوچ کیا کوچ کے وقت ایک لاکہہ ہندو قید سے
لشکر میں تہا وہ سب کا سب قتل ہوا راجہ جموں کا بہاگ گیا سلطان سکندر بت شکن کو
خلعت عطا ہوئی دو لاکہہ تیس ہزار اشرفی جو اسپر خراج قرار پایا تہا معاف ہوا شیکہا نام
مفسد جسنے لاہور میں فساد برپا کیا تہا بماموری فوج قتل ہوا وہان سے امیر اکیسوین
شعبان ۸۰۱ھ کو داخل سمرقند ہوا ۸۰۲ھ میں امیر ایران میں پہونچا اور بسبب اتہرنے

امور سلطنت کے شہزادہ میران شاہ پر نہایت خفا ہوگئے اور محمد کاجکی و قطب الدین حبیب و محمود
و عبد المومن اسکے امراء کو بجرم غفلت قتل کیا امیرزادہ اسکندر جسنے ختن و مغولستان
خطا کی سرحد تک ملک فتح کیا تھا خدمت مین حاضر ہوکر مورد تحسین ہوا وہان سے امیر گرجستان
ور جنگ کے کو گیا بہت سے کفار قتل کیے ملک انکا ویران کردیا تخت اونکا سردار بہاگ گیا
پہر ملک کرکین کے علاقہ کیطرف رخ کیا اسنے اطاعت قبول کی پہر سیواس کو گیا اور پہلے
محرم سنہ ۸۰۳ کو سیواس کا محاصرہ ہوا مصطفی داروغہ قیصر روم کا مقابلہ پیش آیا آخر شہر
مفتوح ہوکر مسلمانون کو امان ملی قوم نصاریٰ قتل مین آئی شہر گرایا گیا اسی مقام سے
شاہرخ میرزا ابلستان کو مامور ہوا اسنے وہان جاکر ترکمانون کو شکست دی اور خود امیر نے
ملاطیہ کو مفتوح کیا قلعہ بہشتی مقبل قلعہ دار کے قبضہ سے جو فرخ شاہ والی مصر کا گماشتہ تھا چھوڑایا
پہر حلب پر یورش کی تمور تاش حاکم حلب مقابلہ پیش آیا اور شکست کہائی امیر نے حلب سے بہت
سا خزانہ لیا شہر کو گرادیا شہر والون کو قتل کیا پہر حمص و حمی و بعلبک کو فتح کرکے دمشق
مین جا پہونچا شامی بڑے سختی کی ساتھ معرکہ آرا ہوئے آخر فرخ شاہ کی فوج مصر کو بہاگ
گئی اور شہر مفتوح ہوا پہلے رعایا کا مال لے لیا گیا اور جان سے امان ملی پہر یہہ تجویز ہوئی
کہ امیر معاویہ اور مرتضی علی کے ہنگامون کے وقت اس شہر کے لوگ امیر معاویہ کے حامی
اور علی کے دشمن تہے ایسے شہر کو ویران اور شہر والون کو قتل کردینا چاہیے چنانچہ
غرہ شعبان سنہ ۸۰۳ کو شہر کا گرانا اور جلانا شروع ہوا اور چند روز مین ایسے عالیشان
شہر سے نام و نشان نرہا جامع مسجد بنی امیہ کی بہی جل گئی صرف ایک مینار لکڑی کا جسپر
نزول عیسی مسیح آسمان سے ہوگا باقی رہ گیا وہان سے امیر نے رہا کو کوچ کیا اور فوج شہر
ہرکز آباد کردہ سلیمان بیگ والطاقیہ و کوتال و جبقون کے رستے کو گئے اور تمام ملکون کو
لوٹ کر برباد کردیا رہا سے ماردین اور النجق کو فتح کرکے تیسری مرتبہ امیر گرجستان مین
گیا وہان سے بغداد کی راہ لی چونکہ بغداد سلطان احمد جلائر نے پہر لے لیا ہوا تہا جب

ہی شہر کا محاصرہ ہوا امیر فرج گماشتہ سلطان احمد کا بڑی جمعیت کے ساتھ مقابل ہوا اور
بڑے بڑے معرکون کے بعد شہر مفتوح ہوا کل شہر کے لوگ سوا مشائخ وسادات وعلماء و
اہل کمال کے تمام وکمال قتل ہوئے کل عمارت گر گئین اسکام سے فارغ ہوکر امیر تبریز مین آیا اور
روم پر یورش کی ۱۳ رجب سنہ ۸۰۴ھ مین اول قلعہ کماخ پر چڑھ کیا علاقہ انگوریہ و قیصریہ برباد
ہوئے سلطان بایزید ایلدرم اسوقت قوم نصاری کے ساتھ لڑ رہا تھا وہان سے اُس نے معاودت کی
اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر رومیون کو شکست ہوئی اور قیصر گرفتار ہوا امیر نے اسکے
حاضری کے وقت بڑی عزت کی اور بڑے آرام مین نظر بند کیا مگر وہ اسی غم و غصہ مین بیمار
ہوکر مرگیا امیر نے روم کی سلطنت کے خزائن و دفائن لیکر قلعہ ازمیر پر حملہ آور ہوا اور بہت جلد
فتح کر کر قلعہ کو گرا دیا اہل فرنج نے بڑے فوج کے جہاز قلعہ کے فرنگیون کے مدد پر مامور کئے مگر اس
فوج کے آنے سے اول ہی قلعہ و اہل قلعہ برباد ہو چکے تھے روم کی فتح کے بعد ملک فرخ برقوق
ناصر شاہ والی مصر نے بھی اطاعت منظور کی مگر قرا یوسف ترکمان اسیطرح متمرد رہا اسلئے فوج اسکی
سرکوبی کو مامور ہوئی عند المقابلہ وہ بھاگ کر مصر کو چلا گیا اور خود امیر چوتھی مرتبہ داخل گرجستان
کے ہوا املاک کرکین حاکم گرجستان بہت سی لڑائیون کے بعد پھر اطاعت مین آیا یکم محرم سنہ ۸۰۷ھ
کو امیر سمرقند مین پہونچا اور چند روز کے بعد ارادہ تسخیر خطا اور چین کا کر کے دو لاکہ بہادر گزیدہ
فوج تیار کی اور ماہ دسمبر کو کوچ کیا جب لشکر اترار مین پہونچا دسوین ماہ شعبان سنہ ۸۰۷ھ مین
امیر بیمار ہوا اور سترہوین شعبان کو وفات پائی اس بیماری مین شاہزادہ پیر محمد کو
ولیعہد کیا نعش اسکی سمرقند مین لیجا کر دفن ہوئی اکہتر برس کی عمر شمار مین آئی چھتیس سال
بالاستقلال سلطنت پائی چھتیس بیٹے اور پوتے اسکے باقی رہے مگر ان مین اتفاق نہ تھا
جہان کوئی تھا وہین قابض ہو بیٹھا وصیت پر عمل نہوا۔

امیرزادہ سلطان خلیل

سب سے اول یہ شہزادہ سمرقند پر قابض ہوکر تخت نشین ہوا امیر تیمور کا جمع کیا ہوا

خزانہ تمام وکمال اسکے قبضہ مین آیا ۸۰۸ھ مین میرزادہ سلطان حسین نے اسپر یورش کی مگر کامیاب نہوا شاہزادہ پیر محمد و امیر شاہ ملک اسپر حملہ آور ہوئے اس نے اونکو شکست دی آخر خداداد نام ایک نمکحرام امیر نے اسکو قید کر کر میرزا شاہرخ کے پاس بہیجدیا اسنے اسکو اپنے امراؤں کے گروہ مین رکہا اور ماوراء النہر پر اپنا عمل و دخل کر لیا اور یہہ تا زیست اُسکی خدمت مین رہا ❊

امیرزادہ شاہرخ میرزا ابن امیر تیمور گورکان صاحبقران الملقب السلطان السعید

امیر تیمور کے مرنے کے بعد ہرات کے تخت پر بیٹہا اس نے شہزادہ سلطان خلیل پر یورش کی اور چاہا کہ ماوراء النہر کا ملک اُس سے لیلے بعد چند لڑائیون کے آپس مین صلح ہوگئی اور دونو سلطنتون مین دریاے جیحون حد مقرر ہوگیا امیرزادہ پیر محمد شاہ فارس کے ساتہہ اس نے دوستی کی اور نہ چاہا کہ بہائی کے ساتہہ ہنگامہ آرا ہو ۸۰۹ھ مین اس نے مازندران کو فتح کیا اور وہ ولائیت میرزا عمر بن میران شیخ کے حوالے کردے مگر چند ماہ کے بعد وہ باغی ہوگیا اور جنگ کے وقت گرفتار ہوکر مرگیا چونکہ بلخ مین امیر پیر علی تازی نے شاہزادہ پیر محمد بن امیرزادہ جہانگیر کو شہید کردیا تہا شاہرخی فوج اُسکی سرکوبی کو مامور ہوئی وہ بہاگ کر خوارزم مین چلا گیا اور وہ مارا باتفاق قوم جونی قربانی کے بلخ پر چڑہ آیا اور گرفتار ہوکر مارا گیا اسیطرح فارس و شیراز مین حسین سردار نمکحرام نے میرزا پیر محمد بن عمر شیخ بن صاحبقران کو شہید کیا اور سکندر میرزا کو بادشاہ بنایا سلطان حسب درخواست اُسکے بیٹے کے خود فارس مین گیا اور سکندر نمکحرام کو اندہا کرکے فارس کی ولایت اپنے قبضہ مین کرلے امیرزادہ سلطان خلیل کو اُسکے نمکحرام امیر خداداد نے قید کر کر سلطان کے پاس بہیجدیا اُسکو امید تہی کہ اس خیر خواہی کے عوض مین ماوراء النہر کی حکومت مجہکو ملیگی سلطان نے اسکی گرفتاری کے لئے فوج مامور کی اور وہ بہاگ گیا اور اس نے ماوراء النہر مین اپنے بیٹے میرزا الغ بیگ کو بادشاہ کیا کابل و قندہار و غزنین کا ملک میرزا قیدو بن میرزا پیر محمد جہانگیر کو دیا بلخ و طخارستان

کی ہدایت ابوالفتح ابراہیم اپنے دوسرے بیٹے کو دی شاہ محمود سیستان کے بادشاہ نے
بذریعہ خواجہ زین الدین خوافی کے حاضر ہوکر اطاعت منظور کی ۸۱۶ھ مین سلطان نے بدخشان
پر قبضہ پایا سلطان بہاء الدین بدخشانی قید مین آیا چونکہ امیر تیمور کے مرنے کے بعد قرایوسف
ترکمان نے شاہ مصر کی قید سے نکلکر ممالک کردستان و عراق عجم و تبریز و آذربایجان و سلطانیہ
و قزوین اپنے قبضہ مین کرکے بڑی سلطنت حاصل کرلی تھی اور مغلیہ لشکر نے اسکے مقابل پے
درپے شکستین کھائین تھین اسلئے سلطان خود دو لاکھ سوار کے ساتھ اسپر حملہ آور ہوا ابہی
لڑائی نہین ہوئی تھی کہ قرایوسف ماہ ذی قعدہ ۸۲۳ھ مین مرگیا اور جو اوسکے بیٹے و امرا
فوج جمع کرکے مقابلہ پر آئے انہون نے شکست کھائی اور وہ وسیع مملکت دوبارہ مغلیہ
قبضہ مین آگئی - ۸۳۰ھ مین سلطان جامع مسجد ہرات مین نماز کے ادا کے لئے گیا اسوقت
احمد نام ایک دشمن نے موقع پاکر خنجر چلایا اگرچہ زخم کاری تہا مگر چند روز مین صحت پائی
پہر اسکندر بن قرایوسف ترکمان نے پہر عراق مین فساد برپا کیا اور سلطان نے خود جاکر انکو
شکست دی تیسرے مرتبہ ۸۳۹ھ مین پہر ترکمان رفسادہ ہوئے اور سلطان نے اودہر توجہ
کی مگر مفسد اسکے پہونچنے سے اول متفرق ہوگئے - اس بادشاہ نے بکمال استقلال چالیس
سال سلطنت کے سات سال تو باپ کے حیات مین خراسان کا حاکم رہا اور چالیس سال باختیار
صاحب تخت و تاج رہا آخر بروز نوروز در پنجشنبہ پنجم ماہ ذی الحجہ ۸۵۰ھ در بعدہ کی بیماری
سے رے کے ملک مین مرگیا بہتر سال کی عمر پائی ٭

میران شاہ بن امیر تیمور صاحب قران

صاحب قران نے اپنے حین حیات بسبب اسکے کہ میران شاہ کی مزاج مین کچھ خلل تہا علاوہ
تخت ہلاکو خان کا اسکے بیٹے عمر بن میران شاہ کو دیا اور بڑے بیٹے اسکے ابابکر بن میران شاہ
کو بغداد کی حکومت عطا کی اور میران شاہ کی نسبت حکم دیا کہ یہہ بغداد مین ابابکر اپنے بیٹے
کے پاس رہے امیر تیمور کی وفات کے بعد میرزا خلیل نے تمام ممالک مین اپنے نام کا خطبہ و سکہ

جاری کیا اور میرزا ابابکر کو قید کرکر قہقہے کے قلعہ مین بہجدیا ایک سال کے بعد شہر ہمدان
مین ایک بزرگ صوفی بابا نیکی نام آیا اسکی اوسنے کرامت یہہ تہی کہ سماع و وجد کی حالت
مین جب وہ مٹی کا ڈہیلا اپنے ہاتہہ مین لیتا مصری ہنجاتا شہزادہ عمر نے پہلے اسکو
قید کرلیا جب امتحان ہوگیا تو چہوڑ دیا قاضی محمد ہمدان کا قاضی جو بڑا متعصب اور فقرا کا
دشمن تہا اسبات سے بہت بیزار خاش ہوا اور فتوے لکہا کہ یہہ شخص بدعتی ہے سماع و رقص کو حلال
جانتا ہے اسکا قتل کرنا عند الشرع واجبات سے ہے سلطان عمر نے قاضی کی فتوے کے بموجب
چہ تہی محرم چارشنبہ کے روز اُس خدا پرست کو قتل کرا دیا قتل کے وقت صوفی نے سر آسمان کو اُٹہایا
اور کہا کہ الہی میرے خون ناحق کے بدلے مین اس ظالم بادشاہ کے سلطنت برباد کرنا انصاف
قاضی کی جان لے اتفاقاً اُسی روز یہہ واقع ہوا کہ قاضی کو اُسکے بیٹے نے مار ڈالا اور شہزادہ کو
خبر پہونچی کہ قلعہ قہقہے سے میرزا ابابکر نے نکلکر خروج کیا ہے بغداد پر سلطان احمد جلایر نے
مصر سے آکر تصرف کرلیا ہے گرجستان کی رعایا نے سلطانی عامل کو اپنے ملک سے نکال دیا ہے
یہہ خبر پاکر شہزادہ عمر بڑی فوج کے ساتہہ ابابکر کے مقابلہ کو گیا اور اصفہان کی نواح مین
اُس سے لڑکر شکست کہائی خراسان کو بہاگ گیا ابابکر نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور میرزا
عمر نے شاہرخ میرزا کے حکم سے مازندران کا حاکم بنا مگر تہوڑے ہی مدت مین باغی ہوا
اور لڑائی مین پکڑا گیا قید کی حالت مین مرگیا ۸۱۰ھ مین قرا یوسف ترکمان نے اپنی حد سے
بڑہکر تبریز پر قبضہ کیا اسلئے میرزا ابابکر نے اسپر فوج کشی کی اور لڑائی مین شہزادہ
میران شاہ مارا گیا اور ابابکر بہاگ کر سلطان اویس پسر امیر ایدکو کی پاس پناہ گزین
ہوا مگر اوس ظالم نے گہر آئے مہمان کو مار ڈالا۔

میرزا علاء الدولہ و میرزا الغ بیگ ہر دو بادشاہان

میرزا شاہرخ کے مرنے کے بعد میرزا علاء الدولہ بن میرزا بایسنقر بن شاہرخ نے
ہرات مین شاہی اجلاس کیا میرزا الغ بیگ بن شاہرخ سمرقند کے تخت پر بیٹہا پہلے

باہم اتفاق رہا پہر عداوت پیدا ہوئی اور لشکر کشیان ہو کر الغ بیگ فتحیاب ہوا ہرات اسنے لے لی پہر جب فیمابین میرزا عبد اللطیف اور الغ بیگ باپ بیٹا کے عداوت قایم ہوئی اور چند لڑایان ہوئین تو الغ بیگ کا رعب جاتا رہا میرزا ابوسعید بن سلطان محمد بن میران شاہ نے سمرقند پر یورش کی میرزا عبد العزیز شہر مین محصور ہوا عبد اللطیف نے باپ پر فتحیاب ہو کر ہرات پر قبضہ پایا اور باپ کو پکڑ کر عباس نام ایک شخص کے ہاتہہ سے ۸۵۳ھ مین قتل کرا دیا۔ عباس کشت اوسکی تاریخ قتل ہے عبد العزیز اپنے بہائی کو بہی عبد اللطیف نے شہید کر دیا دونو کو مار کر صرف چھہ مہینے اس نے بادشاہی کی پہر بہائی مقتول کے نوکر باباحسین نام کے تیر سے مارا گیا باباحسین کشت اسکی تاریخ قتل ہے عبد اللطیف کی قتل کے بعد میرزا ابوسعید کے سمرقند اور علاءالدولہ کی حکومت بلخ مین قایم ہوئی مگر میرزا بابر نے علاءالدولہ کو بلخ سے بیدخل کیا اور پکڑ کر اندہا کر دیا۔

میرزا ابوالقاسم بابر بادشاہ بن شاہزادہ بایسنقر بن شاہرخ میرزا

الغ بیگ کے شہادت کے بعد یہہ ہرات کے تخت پر بیٹہا اور سلطان حسین سیستان کے بادشاہ پر یورش کر کے اسکو مطیع کیا قلعہ عماد میرزا علاءالدولہ کے قبضہ سے چہوڑا لیا علاءالدولہ اپنے بہائی کو قید مین ڈالدیا وہ قید سے بہاگ کر پہلے سیستان پہر عراق عجم مین پہونچا اور سلطان محمد اپنے دوسرے بہائی کو ساتھہ لیکر خراسان پر چڑہ آیا بابر نے شکست کہائی اور قلعہ عماد مین پناہ لیکر پہر جمعیت قایم کی اور سلطان محمد کو شکست دیکر پہر خراسان پر قابض ہوا دوسرے مقابلہ مین سلطان محمد قتل ہوا اور علاءالدولہ اندہا کیا گیا مگر علاءالدولہ السیا زشیل کش کے اندہا نہوا اور بظاہر چند سال اندہا بنا رہا بابر فارس و عراق عجم مین بہی مستقل بادشاہ بنگیا تو امیر جہان شاہ ترکمان نے آذربایجان سے عراق پر یورش کی یہہ لشکر لیکر ادہر گیا پیچہے اسکے علاءالدولہ نے قید سے نکلکر فساد برپا کیا اس لئے یہہ ترکمانون کی مہم ہل چہوڑ کر خراسان مین آیا اور ترکمانون کا تسلط کل عراق

و فارس پر ہو گیا اس کے آتے ہی علاء الدولہ بھاگ کر سیستان کے رستے امیر جہانشاہ ترکمان
کے پاس چلا گیا یہہ دوبارہ فارس کو گیا ابھی وہان نہین پہونچا تھا کہ امیر سید ور دیش
و امیر علی نے بلخ مین فساد اُٹھایا اسلئے یہہ واپس آیا اور دو نو مفسد ون کو پکڑ کر قتل کیا پہر یہہ
میرزا ابوسعید والی سمرقند اور امیر حسین شاہ سیستانی بھی قوت بر سر فساد تھے اس لئے یہہ
ماوراء النہر مین گیا اور بصلح واپس آیا اور امیر خلیل کو سیستان کے انتظام پر مامور فرمایا اس نے
وہان جاکر پہر سیستانیون کو مطیع کیا حسین شاہ کیچ مکران کو بھاگ گیا اور اسی سنہ مین ایک
نوکر نمک حرام کے ہاتھہ سے مع اپنے بھائی قطب الدین کے قتل ہوا ۸۶۱ھ مین بابر مشہد
مقدس کو گیا اور پانچوین ربیع الثانی سنہ مذکور بصدمہ زہر شہادت پائی اس کے
مرنے کے بعد میرزا محمود اور میرزا ابراہیم شہزادون مین عداوت قایم ہوئی اور
بسبب عداوت کے سلطنت سے محروم رہے۔

میرزا سلطان محمد بن میرزا بایسنقر بن شاہرخ میرزا

شاہرخ کی وفات کے بعد اس نے عراق عجم و فارس کے تخت پر اجلاس کیا میرزا عبد اللہ
والی شیراز کا ملک چہین لیا پہر بحمایت علاء الدولہ کے خراسان پر یورش کی بابر کو
شکست ہوئی یہہ کل خراسان مین دخیل ہوا مگر دوسرے لڑائی مین اسکو بابر نے خراسان
سے نکالدیا عراق مین آکر اس نے پہر مہم کی تیاری کی اور بہت سے لڑائیون کے بعد بابر نے
اسکی اطاعت مان لی اور قرار پایا کہ خراسان مین خطبہ اسکی نام کا جاری ہو اور بابر
اسکے ماتحت شمار کیا جائے یہہ عہد قایم کرکر بابر مازندران کو چلا گیا اُسکے جانے کے
بعد اس نے اپنا عہد توڑ دیا اور ہرات پر قبضہ کرلیا اس لئے بابر نے مازندران سے دوبارہ
آکر اس سے لڑائی کی اور اسکو پکڑ کر قتل کر دیا۔

میرزا ابوسعید بہادر بن سلطان محمد بن میران شاہ بن امیر تیمور

میرزا عبد اللطیف کی قتل کے بعد یہہ بخارا پر قابض ہوا اور امیر عبد اللہ شیرازی نے

سمرقند میں حکومت پائی جب امیر عبد اللہ نے اس کے ملک سے مزاحمت شروع کی تو اس نے
بامداد ابو الخیر خان بادشاہ ازبک کے سمرقند اس سے لے لیا یہہ خبر پاکر میرزا بابر سنہ ۸۵۸ھ
میں اسپر حملہ آور ہوا اور بعد چند لڑائیوں کی آپس میں صلح ہوگئی بابر کے مرنے کے بعد اس نے
ہرات پر یورش کی اور ماوراء النہر و خراسان و ایران تینوں ولایتیں اسکے قبضہ میں آگئیں
اسکے خراسان سے جانے کے بعد ماوراء النہر میں کچھ فساد ہوگیا یہہ وہاں گیا اور پیچھے اسکے
ترکمانی فوج خراسان میں آ پہونچی اس لئے جلد تر یہہ خراسان میں گیا اور امیر جہان شاہ کے
ساتھہ سخت جنگ کیا خراسان سے ان کو نکالا علاقہ سمنان دونو فریق میں حد قائم
ہوگئی سنہ ۸۷۲ھ میں امیر جہان شاہ ترکمان امیر بداق اپنے بیٹے سے لڑکر مارا گیا اور امیر حسن علی
اسکا بیٹا فارس و عراق و آذربائیجان کے تخت پر بیٹھا ایسے وقت میں میرزا ابو سعید نے
چاہا کہ ملک فارس وغیرہ کا جو بعد تنزل سلطنت مغلیہ کے ترکمانوں کے قبضہ میں آگئی ہے
پھر لی اس ارادہ پر فوج کشی کی اور امیر حسن علی نے ہر چند ایلچی بھیجکر اطاعت ظاہر کی
مگر اس نے ایک نہ مانی جب مقابلہ کا وقت آیا اسکو شکست ہوئی اور یہہ گرفتار ہوکر
دوم ماہ رجب سنہ ۸۷۳ھ امیر حسن علی کے حکم سے قتل ہوا ہیژدہ سال سلطنت کی —

سلطان حسین میرزا بایقرا ابن غیاث الدین منصور بن امیر بایقرا ابن عمر شیخ بن تیمور

سنہ ۸۶۱ھ میں پہلے اس نے مرو پر یورش کی اور دخل پایا مگر بسبب بیوفائی اپنے رفقا
کے وہاں سے بیدخل ہوکر چند سال آوارہ کوہ و بیابان رہا پھر سنہ ۸۶۲ھ ماہ ذی الحجہ میں اس نے
استرآباد پر حملہ کیا سنہ ۸۷۳ھ میں بعد مرنے سلطان ابو سعید کے یہہ ہرات پر قابض ہوگیا
سنہ ۸۷۴ھ میں میر یادگار نے امیر حسن بیگ میرزا کی مدد لیکر ہرات پر یورش کی اور یہہ علاقہ میمنہ
و فاریاب کو بھاگ گیا چالیس روز کے بعد پھر یہہ آیا اور یادگار کو قتل کرکے ہرات کا بادشاہ
بنا پھر امیر محمود نے اسپر چڑھائی کی اسکو اس نے شکست دی اور دریائے امویہ کے کنارے
سے سمنان تک اسکا تسلط ہوگیا سنہ ۹۱۱ھ میں یہہ بادشاہ وجع المفاصل کے مرض سے

بیمار ہوا اور کل اولاد طالب سلطنت کے ہوئے میرزا بدیع الزمان بڑا بیٹا اسکا قندہار سے
ہرات پر چڑہ آیا اور شکست کہا کر بہاگ گیا آخر باپ بیٹے مین صلح ہوئی اور بدیع الزمان
نے صرف بلخ کی حکومت پر کفایت کی ۱۱۹ھ مین اس بادشاہ نے ماورالنہر کے لینے کا
ارادہ کیا اور ابوالفتح خان محمد شیبانی پر جو بعد وفات سلطان ابوسعید کے ماورالنہر
کا قابض ہوا تہا چڑہائی کی مگر ابہی یہہ مراد پوری ہونے نہین پائی تہی کہ گیارہوین
ذے الحج ۱۱ھ مین مرگیا اکہتر برس کی عمر پائی مملکت خراسان و طخارستان و قندہار
و سیستان و مازندران اس کی ماتحت تہے اڑتیس سال حکومت کی یہہ بادشاہ اہل علم
ہنر کی بڑی قدر کرتا تہا مولانا جامی نے کتاب یوسف زلیخا اسکے نام پر لکہی ہے —

میرزا بدیع الزمان بن سلطان حسین میرزا

حسین میرزا کے مرنے کے بعد یہہ تخت نشین ہوا مگر مظفر حسین اسکا بہائی بہی سلطنت
مین شریک تہا خطبہ و سکہ مین دونو کے نام تہے اس کے وقت سلطان محمد شیبانی نے
ازبک والی ماورالنہر نے بلخ کو محاصرہ کیا یہہ خبر پاکر دونو بادشاہ باتفاق شاہ بابر
والی کابل فوج لیکر بلخ کو گئے مگر وہ ان کے پہونچنے سے اول ہی شہر کو غارت کر کے چلا گیا
تہا اس لئے یہہ واپس آئے محرم ۱۳ھ مین پہر محمد شیبانی خراسان مین آیا اور باہم
فریقین کے سخت لڑائی ہوئی مغلون نے شکست کہائی امیر ذوالنون کام آیا اور سب
امراء بہاگ گئے مظفر حسین میرزا نے استرآباد کا راستہ لیا امیر شیبانی نے ہرات کے کل خراسان
مین اپنا تصرف جمایا شاہی خزانے لے لئے مغلانیان عورتین امرائے ازبک نے اپنے
نکاح مین لے لین میرزا مظفر حسین کی عورت بی بی خانم کے ساتہہ خود محمد خان شیبانی
نے نکاح کیا بدیع الزمان بہاگ کر پہلے قندہار پہر جرجان مین گیا اور دونو بہائی
استرآباد مین جمع ہوئے وہان مظفر حسین مرگیا اور بدیع الزمان جرجان کا
حاکم بنا ابہی ایک سال پورا نہین گزرا تہا کہ محمد خان شیبانی نے جرجان پر بہی فوج

کشتی کی اور بدیع الزمان بھاگ کر آذربائیجان کو گیا وہان سے پھر استرآباد کو آیا اور لشکر ازبک سے شکست کھا کر ہندوستان مین آیا پھر روم مین گیا جسنے وہان رکھا آخر ۹۲۰ھ مین مرگیا اُس کے بعد اسکا بیٹا محمد زمان میرزا جا بجا ملک بملک پھر کر اس ارادہ مین رہا کہ کسی جگہہ اپنی حکومت کا نقشہ جائے مگر کہین پانو نہ ٹھہرے آخر بابر شاہ والی کابل کے روبرو گیا آیا بادشاہ نے اُسپر بڑی مہربانی کی اپنی لڑکی اُسکے نکاح مین دی بلخ کی حکومت بطور نیابت اسکو عنایت فرمائی *

پچیسوان چمن سلاطین سربداری کی ذکر مین

بانی اس خاندان کا امیر عبد الرزاق پہلوان ہے جسنے سلطان ابو سعید خدا بندہ کے خدمت مین حاضر ہوکر سربداری کا عہدہ پایا بادشاہ کے مرنے کے بعد یہہ ملکون مین پھرتا رہا اور غارت گری کے ذریعہ سے بہت سی دولت جمع کی اور سبزوار مین آکر قلعہ سبزوار کا لیا چند سال وہان حکومت کی آخر ۷۳۸ھ مین اپنے بھائی وجیہہ الدین کے ہاتھہ سے قتل ہوا۔

امیر وجیہہ الدین مسعود سربدار

اس نے اپنے وقت سوای سبزوار کے اور قلعہ گرد نواح کے بھی لے لئے اور نیشاپور کے لینے کا ارادہ کیا اور امیر ارغون شاہ پر فتحیاب ہوکر نیشاپور لے لیا اور سبب اسکے کہ شیخ حسن جوزی اپنے ہزارہا مریدون کی ساتھہ اسکی شامل تھا اسکا رتبہ بڑہ گیا اور سلطان طغاتیمور خان ستر ہزار آدمی کے ساتھہ اس کے مقابلہ پر آیا اور شکست کھائی شیخ علی کاؤن بادشاہ کا بھائی مارا گیا اس فتح کے بعد اس نے ہرات پر یورش کی اور معز الدین حسین غوری کے جنگ مین شکست پائی بھاگنے کے وقت اس نے بسبب وقوع کسی شبہہ کے شیخ حسن جوزی اپنے مددگار کو بھی شہید کر دیا اس انہزام کے بعد یہہ سبزوار مین آیا اور رستمدار کے علاقہ پر

لشکر لے گیا وہاں بھی اس نے شکست کھائی اور گرفتار ہو کر قتل ہوا سات سال اسکی حکومت رہی

امیر محمد تیمور بن امیر وجیہہ الدین سربدار

اس امیر نے صرف دو سال حکومت کے پھر شمس الدین علی کے ہاتھ سے مقتول ہوا۔

امیر کلو اسفندیار سربدار

اس امیر نے چھ مہینے سلطنت کے پھر سربداروں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

امیر شمس الدین برادر امیر وجیہہ الدین مسعود سربدار

کلو اسفندیار کے بعد اس نے حکومت پائی مگر سات ماہ کے بعد معزول کیا گیا۔

خواجہ امیر شمس الدین علی سربدار

یہہ امیر شرع کا نہایت پابند تہا ۷۵۳ھ میں حیدر قصاب کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

امیر خواجہ یحیی کرادی سربدار

یہہ حاکم نہایت صاحب رعب تہا سلطان قرا خان ماوراءالنہر کے بادشاہ کی ساتھہ اس نے صلح کی طغا تیمور خان نے اسکو صلح و صفائی کے لئے اپنے پاس بلایا اور جشن کی مجلس منعقد کی اور چاہا کہ غافل کر کر اُسکو قتل کر دے اس بات سے خواجہ یحیی نے اطلاع پائی تو عین مجلس میں سربداروں کے ہاتھہ سے بادشاہ کو شہید کرا دیا اُسکا لشکر و شاہزادے متفرق ہو گئے اسنے طغا تیمور کی سلطنت کا کل خزانہ لے لیا اور واپس آیا آخر اعز الدین اپنے خسر پورہ کی ہاتھہ سے قتل ہو گیا چار سال حکومت کے۔

خواجہ ظہیر الدین خواجہ یحیی سربداری

یہہ بادشاہ بڑا عیاش و شراب نوش تہا اسلئے چھہ مہینے کے عرصہ میں معزول ہوا۔

امیر حیدر پہلوان قصاب سربداری

اس نے اپنی سلطنت کے وقت استر آباد پر فوج کشی کی اور چاہا کہ امیر ولی کی حکومت اپنے قبضہ میں لائے ابہی یہہ ارادہ پورا نہیں ہوا تہا کہ قلعہ سفرائن کے محاصرہ میں حسن دامغانی کی ہاتھہ سے مارا گیا چار مہینے سلطنت کے ماہ ربیع الاول ۷۶۱ھ میں مقتول ہوا +

امیر لطف اللہ بن امیر وجیہ الدین سربدار

اس امیر نے صرف ایک سال حکومت کی آخر میرزا حسن کے ہاتھ سے شہادت پائی۔

پہلوان حسن سربداری دامغانی

اس کے وقت خواجہ علی مؤید سربدار اسکا مخالف ہوا اور خواجہ درویش عزیز شیخ جوری کے خلیفہ کو جسکے ہزاروں مرید تھے اپنے ساتھ ملا لیا اور چار سال چار ماہ کی سلطنت کے بعد قتل کرا دیا گیا۔

خواجہ علی مؤید سربداری

اس نے اپنی حکومت کے وقت خواجہ عزیز درویش کو قتل کر دیا بلکہ مقبرہ شیخ حسن جوری کا اکھڑوا کر ہڈیاں اوس کی پھنکوا دیں اُسکے ہمدام کو قتل کرا دیا چونکہ یہہ امیر شیعہ مذہب تھا اسکے وقت شیعہ لوگوں کی حکومت تہی مدت مدید تک اسکی سلطنت رہی آخر جب امیر تیمور صاحبقران خراسان میں آیا تو یہہ اُسکی خدمت میں حاضر ہوکر اُمرای دربار میں حاضرباش رہا اور علاقہ اسکا نیشاپور و سبزوار وغیرہ ضبط ہوکر شامل ممالک محروسہ کے ہوا۔

چھبیسواں چمن سلاطین خلجیہ کے بیان میں جسمیں ۵ فرمانفرما تہے

بعض مورخوں کا قول ہے کہ یہہ خاندان خالج خان چنگیز خان کے داماد کی اولاد تھا غوریہ غلاموں کی سلطنت جب برباد ہوئی اور کیقباد آخری بادشاہ مقتول ہوا تو اس خاندان کا پہلا بادشاہ

سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی

سنہ ۶۸۹ھ میں بادشاہ ہوکر دہلی کے تخت پر بیٹھا اس کی ابتدا سلطنت میں ملک چھجو دلیر کا حاکم بڑی فوج لیکر دہلی پر چڑھ آیا سلطان نے بڑی چستی کے ساتھ اسکا مقابلہ کیا اور شکست دی۔ سیدی مولی نام ایک فقیر اس سلطان کے عہد میں دہلی میں آیا اور بہت سا روپیہ خرچ کرکر خانقاہ بنائی لنگر عام جاری کیا مریدوں اور مہمانوں کی کثرت اُسکی خانقاہ پر اسقدر تہی کہ ہر روز دو ہزار من میدہ پانسو من نمک تین سو من شکر دو سو من گھی مہمان خانہ کے باورچیخانہ

مین صرف ہوتا ہزارون لوگ امرا و غربا اُسکے مرید ہوئے خان خانان بادشاہ کا بیٹا بھی اُسکا
معتقد ہوا مگر وہ فقیر کچھ ایک حبہ نہ لیتا اور اتنا بڑا خرچ اپنی گرہ سے کرتا آخر سب کو یقین
ہوگیا کہ وہ کیمیا گر ہے اور بادشاہ کو اُسکے مجمع اور ہجوم کی سبب سے سخت اندیشہ دامنگیر ہوا اور
اُس خدا پرست فقیر کو قتل کرادیا اُسکے قتل کے روز سخت اندھیری آئی جہان تاریک ہوگیا
بارش بند ہوگئی تمام ہند مین قحط پڑگیا سنہ ۶۹۳ھ مین چنگیزی لشکر پنجاب مین آیا اور غارت
شروع کی سلطان خود اوس کے مقابلے کو گیا اور شکست دیکر واپس کیا مغلون کا سردار
سلطان کے پاس حاضر ہوکر مسلمان ہوا اور داماد بنا علاؤالدین دوسرے داماد اور برادرزادہ
اپنے کو سلطان نے دیوگیر کا حاکم بنایا اُس نے اُسطرف جاکر بہت راجون کو لوٹا اور بڑی
دولت بہم پہونچائی ایک راجہ کے خزانہ سے اُسکو بارہ من موتی و الماس و زمرد و یاقوت
و بیشمار سونا چاندی ملگیا اور بڑا باغی ہوگیا بادشاہ اُسکے فہمایش کے لئے دہلی سے
بذریعہ کشتی کے گیا اور مانک پور کے قریب کشتی جاکر قایم کردی علاؤالدین نے حاضری کے
درخواست کے اور کہلا بھیجا کہ اگر بادشاہی لشکر اور سلاح بند سپاہی علیحدہ ہوجائین
تو حاضر ہوتا ہون بادشاہ سادہ دل نے سب کو الگ کردیا اور علاؤالدین حاضر ہوا اور
بادشاہ کو قرآن پڑھتے ہوئے محمود سالم اور اختیارالدین اپنے مصاحبون کے
ہاتھ سے سنہ ۶۹۵ھ مین شہید کردیا۔

سلطان علاؤالدین خلجی بادشاہ

یہ شخص دست پروردہ و برادرزادہ و داماد سلطان جلال الدین خلجی کا تھا اور بیڑا
اسکا فرعی اپنے مخدوم کو قتل کرکے تخت نشین ہوا رکن الدین و ابراہیم دو بیٹے
سلطان جلال الدین کے جو اسکے خوف سے بھاگ کر ملتان کو گئے تھے اُس نے پکڑوا
منگواکے اور اندھے کردیے دوسری مہم اُس نے گجرات پر کی اور فتح کرکے سومنات کا
بت دہلی مین لایا اور زمین مین داب دیا دوسرے سال جلوس مین تاتاری لشکر نے

ماورالنہر سے آکر دہلی پر یورش کی اور شکست کہا کر بہاگ گئے چوتھے سال جلوس کے ایک مہم
چتور والی چتور پر پہونچی . یہ راجہ صاحب جنود و لشکر رانا چتور کی اولاد سے تھا اس سفر
میں الگ خان سلطان کے برادر زادہ نے سلطان کو تیر مار کر زخمی کیا اور مقتول ہوا جسکا
مولا نام دوسرا برادر زادہ باغی ہو کر پکڑا گیا راجہ محصور بہت محاصرہ کے اور جنگ کے
بعد مغلوب ہو کر قتل ہوا اس فتح کے بعد سلطان نے سنا کہ راجہ رتن سین والی چتور کی رانی
پدمنی نام نہایت خوبصورت ہے بادشاہ نادیدہ عاشق اسیر ہو گیا اور عورت اس سے مانگ بھیجی
اسلئے انکار کیا اور تیاری مہم کی ہوئی بہت سے لڑائیوں کے بعد راجہ مقتول ہوا اور رانی
زندہ آگ میں جلکر مر گئی — خواجہ خسرو دہلوی شاعر نے پانچ کتابیں اسکی نام تصنیف کیں
ملک تلنگانہ و دکھن کا اسنے سمندر کے کنارے تک فتح کیا کرناٹک کو فتح کر کے اسنے
بڑے بڑے بت خانے گرائے بیشمار سونے کی مورتیں غارت کیں یعنی سکندر ثانی اپنا خطاب
مقرر کیا پنجاب کے ملک کا اسنے ایسا انتظام کیا کہ اسکی زندگی تک پہر تاتاری لشکر نے
ہند کو رخ نہ کیا آخر ۷۱۶ھ میں کافور نام ایک خصی نے اس کو زہر دیکر مار ڈالا بیس سال سلطنت کی

سلطان شہاب الدین عمر بن سلطان علاؤ الدین خلجی

یہہ بادشاہ خورد سالی میں تخت نشین ہوا اور کافور امیر الامرا مدار المہام بنا شہزادہ
مبارک کو قید اور خضر خان و شادی خان شہزادوں کو اندھا کر دیا تین مہینے کے بعد
امرا نے کافور کو قتل کیا اور شہاب الدین معزول ہوا۔

قطب الدین مبارک شاہ بن علاؤ الدین خلجی

۷۱۶ھ میں یہہ بادشاہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا سلطنت کے قیام کے بعد اسنے حسن نام
ایک رذیل آدمی کو خسرو خان خطاب دیکر وزیر بنایا گجرات و دکھن کی حکومت اسکو دی اور
کہنے سے اسنے شہاب الدین طفل و خضر خان و شادی خان اپنے بھائیوں کو جو قید تھے
قتل کر دیا خسرو خان نے جب کامل اختیار سلطنت پر پایا نمک حرامی پر کمر باندھ لی اور چاہا کہ

سلطان کو قتل کرکر خود بادشاہ ہوا اس ارادہ پر قایم ہوکر چاندرات کی رات باتفاق
جائزخان اپنے بھائی کے کوشک ہزار ستون مین بادشاہ کو سنہ ۷۲۰ھ مین شہید کیا تمام امرا
کو جو اوس کے برخلاف تھے اوسی رات تہ تیغ کیا بادشاہ کے خاص ملکہ کو اپنے نکاح مین
لایا باقی عورات بادشاہ کی اپنی بھائیون اور عزیزون کو دین شہزادہ فرید خان
و منگو خان دو خورد سال لڑکون کو مار دیا اور خود تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر غازی الملک حاکم
پنجاب باتفاق بہرام خان حاکم ملتان کے بڑا لشکر لیکر اسپر چڑہ آیا اور فتحیاب ہوکر خسرو خان نمک حرام
کو قتل کیا سلطنت خاندان خلجیہ کی ختم ہوئی ۔

ستائیسوان چمن سلاطین تغلقیہ شاہان دہلی کی بیان مین ۔

سلطان غیاث الدین غازی الملک تغلق یہہ بادشاہ سلطان غیاث الدین
بلبن کا ترکی غلام تھا خسرو خان قطب الدین مبارک کے قاتل پر غالب ہوکر سلطنت پائی سلطنت
کو اسنے بڑی رونق دی تلنگانہ و دارنکول کو فتح کیا بنگالے کے صوبون کو مطیع بنایا معاودت کے
وقت ۷۲۵ھ مین ایک کوشک نو تیار کی نیچے جو اسکے بیٹے نے اسکی ضیافت کے لئے بنایا
تھا دب کر مر گیا چار سال بہ کمال استقلال سلطنت کی ۔

سلطان الغ خان محمد شاہ المعروف فخر الدین جونا سلطان تغلق

یہہ بادشاہ نہایت مسرف فضول خرچ متزلزل مزاج تھا کبھی اسکا یہہ ارادہ ہوتا کہ سکندر کی
طرح ہفت اقلیم کی سیر کرے کبھی اسبات پر آمادہ ہوتا کہ سلیمان نبی کی طرح جن و انس و وحش و طیر
کو اپنا تابعدار بنائے کبھی یہہ چاہتا کہ نبوت اور سلطنت دونو کو جمع کرے مگر باوجود اس دو رنگی
مزاجی کے دلیر و جوانمرد تھا ولایت گجرات و مالوہ و دیوگیر و کنپلہ و دہور سمندر و بہرائچ
و نرعباد کرشتا و علاقہ کہکہڑ و ترہت و لکہنوتی و بنارگام جنکے حکام خودسر ہوگئے تھے
دوبارہ اسنے اپنے قبضے مین لئے عطایات کے وقت گنج قارون بھی اسکے روبرو

پہنچ تھا ایک دن مین لاکھون کروڑون روپیہ کی بخشش ہو جاتی تھی خونریزی و بے
رحمی و سفاکی بھی اس کی مزاج مین کمال تھی ہزارون آدمی بیگناہ قتل کر دیتا تھا اس نے دیوگیر
کو دولت آباد نام رکھکر دار الخلافت بنایا دہلی کو اجاڑ کر اسکو بسایا ایک لاکھ فوج کا
دستہ اس نے چین کی فتح کے لئے مامور کیا اس مین سے چند آدمی جان بر ہو کر پھرے اور
پہنچے روبرو آکر قتل ہوئے ایک سال مین دوآبہ و قنوج کی رعیت کو اس نے لوٹ مار اجاڑ دیا چند
سال اسکی وقت مین شہر بسا اور سخت قحط پڑ گیا دار الخلافت کی لوگ تنگ ہو کر بھاگ گئے تھے
شہر کے دروازے بند کر دیئے عید کے روز مین کئی ہزار آدمی بھوکے مارے گئے اس نے
ملتان پر یورش کی کیونکہ حاکم ملتان کو ناحق قتل کیا اور مغلیہ فوج نے جو غزنی سے آکر دہلی پر حملہ
کیا تو اس نے بہت سا روپیہ اونکو دیکر واپس کیا آخر وقت مین ٹھٹھہ پر حملہ آور ہوا اور اسی
سفر مین ۷۵۲ھ ہجری مین بیمار ہو کر مر گیا ستائیس برس سلطنت کی

ملک فیروز بن سالار رجب المخاطب بفیروز شاہ باربک تغلق

یہہ بادشاہ سلطان محمد تغلق کے چچا کا بیٹا تھا اسکے لاولدی کے سبب سے اس نے سلطنت
پائی اسکو عمارتون کے بنوانے کا بڑا شوق تھا بقول صاحب سیر المتاخرین اس نے قلعہ فیروز آباد
و حصار وغیرہ تیس قلعہ آباد کئے چالیس جامع مسجدین بنوائین تیس مدرسے بیس خانقاہین
و سو محل ایک سو نہر ایکسو کوشک ایکسو پچاس حمام پانچ دار الشفا ایکسو باون مقبرے پانچ
پشتے مینار و سو پچاس مسجد خورد تین سو چاہ تعمیر کئے اڈہائی سو باغ لگوائے - قلعہ نگر کوٹ
عرف کانگڑہ فتح کر کے اسنے محمد آباد نام رکھا پھر پنجاب مین آکر مغلیہ لشکر کو شکست دیکر پھر ٹھٹھہ مین
پہونچکر جام سلطان حاکم ٹھٹھہ کو مطیع کیا آخر عمر مین اس نے شہزادہ محمد خان کو ولیعہد بنایا
اختیار سلطنت کا اسکے سپرد فرمایا مگر کچھہ مدت بعد باہم کدورت ہو گئی اور وہ جان بچا کر کوہ
سرمور کو بھاگ گیا اور ولیعہدی شہزادہ تغلق خان بن فتح خان پوتے کو ملی آخر یہہ نیک نام
بادشاہ ۷۹۰ھ مین نوے برس کی عمر پا کر مر گیا اڑتیس سال بادشاہت کی وفات فیروز اسکی تاریخ ہے

سلطان لعلخان المخاطب غیاث الدین تغلق شاہ

اس نے بادشاہ ہوکر شہزادہ محمد شاہ مفرور پر یورش کی مگر کامیاب نہ ہوا شہزادہ ابو بکر اپنے بھائی کو قید کرلیا مبارک وزیر پر کل مدار سلطنت کا چھوڑ دیا خود عیش و عشرت مین پڑگیا اس لئے سب امراء اس سے ناراض ہوگئے اور سب نے ملکر ۷۹۱ ہجری مین اسکو قتل کردیا

ملک ابو بکر برادر سلطان غیاث الدین بن فتح خان تغلق

رکن الدین امیر الامراء کی تجویز سے یہہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا مگر اس نے چندروز کے اختیار کے بعد اسکو قتل کرادیا اس لئے امیر صدہا حاکم ساما نہ نے اس کے برخلاف ہوکر ملک محمد شاہ مفرور کو جالندہر مین تخت نشین کیا اور دہلی پر حملہ آور ہوا پہلے مقابلہ مین اس نے محمد شاہ کو شکست دی مگر دوسری مرتبہ خود شکست کہاکر بھاگ گیا ۔

محمد شاہ بن فیروز شاہ بار دیگر

ملک صدہا وغیرہ غلامان فیروز شاہی کے اجتماع سے اس نے ابو بکر غالب آکر سلطنت پائی مگر چند روز کے بعد اسکی ادن کی ساتہہ رنجیدگی ہوگئی اور بہت سے امیر اسکی خوف سے بھاگکر کوٹلہ میوات مین ابو بکر کے پاس چلے گئے باقیماندون کے لئے اس نے حکم دیا کہ تین روز مین یہہ بہی دہلی سے نکلجائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ اکثر چلے گئے اور باقیماندہ قتل ہوئے اور شاہزادہ ہمایون بڑی فوج کے ساتہہ ابو بکر کے مقابلہ کو مامور ہوا لڑائی مین ابو بکر نے شکست کہائی اور گرفتار ہوکر قلعہ میرٹہہ مین مقید ہوا اور وہان ہی مرگیا قنوج کے مفسدون پر اس نے یورش کی اور انکو سزا دی سیکہا گکہڑ جو اس کے وقت مین پنجاب مین دست انداز ہوا شہزادہ ہمایون اسکی سرکوبی کو مامور ہوا ابہی وہ پنجاب مین داخل نہین ہوا تہا کہ اس کے پیچہے بادشاہ ۷۹۶ھ مین بیمار ہوکر مرگیا ۔

سلطان ہمایون المخاطب العلاء والدین سکندر شاہ بن محمد شاہ

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر صرف ایک مہینہ سلطنت کی پہر انتقال کیا ۔

سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ تغلق

سنہ ۷۹۶ھ مین اس نے بادشاہ ہوکر خواجہ سرور خواجہ جہان پسر خواندہ اپنے کو سلطان الشرق خطاب
دیا قنوج وجون پور وبہار کی ولائیت اسکو عطا کی اور ایک فوج سکہا گہکڑ مفسد کی سرکوبی
کو ساتہہ لیکر پنجاب کو گیا سکہا جمون کو بہاگ گیا مقرب خان وملو خان وامیر جو پیچہے اسکے
دہلی مین تہے منحرف ہوگئے اور نصرت خان بن فتح خان بن فیروز شاہ کو نصرت شاہ خطاب
دیکر فیروز آباد مین تخت نشین کیا فضل اللہ بلخی عرف ملو خان نے اقبال خان خطاب پایا پہر
خبر پاکر پہر دہلی مین گیا اور دونو بادشاہون مین سخت لڑائی ہوئی پرگنات میان دوآب
دپانی پت وجہجر ورہتک شہر دہلی سے بیس بیس کوس تک نصرت شاہ کی قبضہ مین آگئی محمود شاہ
کے پاس صرف شہر دہلی اور خزانہ تہا اس آپس کے نا اتفاقی مین تمام ملک مین غدر مچ گیا
تمام صوبے خودسر ہوگئی چندے روز کے بعد اقبال خان اور نصرت شاہ کی آپس مین بگڑ گئی
اور نصرت شاہ بہاگ کر تاتار خان وزیر کے پاس پانی پت مین چلا گیا فیروز آباد مین
اقبال خان حاکم رہا مقرب خان سلطان محمود کی خدمت مین آیا اور مقرب بنا تاتار خان اور
اقبال خان کی آپس مین چند معرکے ہوکر تاتار خان نے شکست کہائی اور اپنے باپ اعظم
ہمایون ظفر خان حاکم گجرات کے پاس چلا گیا نصرت شاہ میوات کو بہاگا اقبال خان پہر
سلطان محمود کے پاس آیا اور وزارت کا عہدہ پایا مگر اسکی بدطینتی سے سلطنت کا انتظام
کچہہ نہ رہا سارنگ خان ناظم ملتان خضر خان ناظم دیپالپور ولاہور خودسر ہوگئے میرزا
پیر محمد مغل امیر تیمور گورگان کے بیٹے نے ملتان لے لیا خود امیر تہٹہ وپنجاب کو فتح کرکے دہلی
آپہونچا اقبال خان وسلطان محمود نے شکست کہائی اور بہاگ گئے اون کے جانے کے
بعد دہلی قتل ہوئی شہر لوٹا گیا امیر جب واپس گیا نصرت شاہ میوات سے آکر حاکم بنا
اور ایک فوج لیکر اقبال خان کے ساتہہ جو قصبہ برن مین چہپا ہوا تہا معرکہ آرا ہوا
مگر شکست کہائی اور میوات کو بہاگ گیا دہلی پہر اقبال خان کے قبضہ مین آئی یہہ ستمگر

سلطان محمود بھی گجرات کی سرزمین سے واپس دہلی مین آ پہونچا اُسوقت سلطنت برائے نام
تھی کیونکہ گجرات مین اعظم ہمایون پنجاب مین خضر خان کالپی مین محمود خان قنوج اودہ
و ملوہ و سندیلہ و بہرائچ و بہار و جونپور مین سلطان الشرق با اختیار حاکم تھے اُسوقت اقبال خان
نے سلطان الشرق پر فوج کشی کی اور سلطان کو ساتھ لے گیا جب کامیاب نہوا تو سلطان کے نسبت
یہہ بدظنی کی کہ میری فوج سلطان کے اشارے سے بہاگ گئی تہی اور سلطان نہین چاہتا تہا کہ
سلطان الشرق پر جو سلطان کا پسر خواندہ ہے مین فتحیاب ہون سلطان اس لئے قابو
پاکر جونپور مین چلا گیا مگر سلطان الشرق نے اپنے محسن کی کچہہ توقیر نہ کی ضیافت تک نہ دی
وہان سے سلطان ناراض ہوکر قنوج مین گیا اور قلعہ و شہر پر قابض ہوگیا اقبال خان نے
قنوج پر فوج کشی کی اور کامیاب نہوا پھر بیس ہزار فوج لیکر پنجاب پر حملہ آور ہوا اور خضر خان
کی لڑائی مین خود بھی مارا گیا اقبال خان کے مارے جانے کے بعد سلطان محمود پھر دہلی مین آیا
اور امیر دولت خان کو فوج دیکر بیرم خان سامانہ کی حاکم کی سرکوبی کو بھیجا خضر خان اُسکی مدد پر
آیا اور دولت خان کو شکست دیکر اُسکے تعاقب مین دہلی پہونچا اور چند روز کے محاصرہ کے
بعد واپس گیا ۸۱۵ھ مین سلطان محمود مرگیا اور سلطنت تغلقیہ ختم ہوئی —

اٹھائیسوان چمن سادات خضر خانیہ کے ذکر مین جو دہلی کی تخت پر تخت نشین ہوئے

رایات اعلےٰ خضر خان بن ملک سلیمان یہہ بادشاہ قوم کا سید تہا ملک

مردان خان نے جو ایک امیر دولت فیروز شاہی تہا اسکو پرورش کیا اور بیٹا بنایا امیر
تیمور نے اسپر بڑی مہربانی کی اور پنجاب کا سارا ملک اسکو بخشا سلطان محمود تغلق کی وفات
کے بعد اس نے دولت خان پر جو سلطان کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوا تہا فوج کشی کی
اور چار مہینے کے محاصرہ کے بعد دہلی کے تخت پر بیٹھا خطبہ و سکہ میرزا شاہرخ امیر تیمور کے
بیٹے کے نام کا جاری کیا اپنی سلطنت کے وقت اس نے ملک کا انتظام بخوبی کیا ہے

متمردون کو تابعدار بنایا ۸۲۴ھ مین مرگیا۔

مبارک شاہ بن خضر خان

اسکے وقت جسرت گہکر سکہا گہکڑ کے بہائی نے پنجاب کا ملک لے لیا دہلی کا ارادہ کیا سلطان شاہ لودہی حاکم سرہند کو مغلوب کرکے آگے بڑہا اسکی سرکوبی کے لئے سلطان خود بیشمار لشکر لیکر گیا اور اوسکو شکست دیکر گہکڑون کے علاقہ مین پہونچا اور ویران کیا پہر لاہور مین آیا اور شہر کو دوبارا آباد فرمایا کیونکہ جسرت کے غارت سے وہ بالکل ویران ہوچکا تہا اس کی واپسی کے وقت جسرت نے پہر دست درازی کی راجہ جمون کو مار ڈالا لاہور و دیپالپور تک قبضہ کر لیا علاوہ اسکے شیخ علی حاکم کابل بہت سے فوج کے ساتہہ پنجاب مین داخل ہوا شہرون کے شہر اس نے لوٹ کر برباد کر دیئے یہہ خبر پاکر سلطان پہر پنجاب مین گیا اور شیخ علی کو شکست دیکر بہت برے حال کے ساتہہ پنجاب سے نکالا جسرت گہکڑ پہاڑ کو بہاگ گیا اس نے پنجاب کا انتظام کرکر دہلی کو معاودت کی مگر اس کے آتے ہی پہر جسرت پہاڑ سے اتر آیا شیخ علی بہی پہر کابل سے پنجاب مین آ موجود ہوا یہہ خبر پاکر تیسرے مرتبہ سلطان داخل پنجاب ہوا مفسد پہر بہاگ گئے سلطان نے پشاور تک شیخ علی کا تعاقب کیا اور شیخ علی کی بہائی کو پشاور کی قلعہ مین تنگ کرکر اسکی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور معاودت کے آخر جمعہ کے دن مبارک آباد کی جامع مسجد مین ملک سرور نمکحرام وزیر کے ہاتہہ سے ۸۳۷ھ مین شہید ہوا۔

سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان بادشاہ

ابتدا سلطنت مین یہہ بادشاہ برائے نام تہا ملک سرور وزیر مختار عام تہا اس نے بہت سے امراؤ قتل کر دیئے بہت سے قید کر لئے آخر سب نے ملکر اسکو مار ڈالا اور سلطنت کا اختیار سلطان نے پایا ۸۳۹ھ مین سلطان پنجاب مین داخل ہوا جسرت گہکڑ کی بربادی مین بہت کوشش کی اسکے تمام علاقہ کو لوٹا اور دہلی کو چلا گیا انہین دنون مین ملتان مین لنگاہون نے خروج کرکر اپنی سلطنت علیحدہ قایم کرلی سلطان محمود والی مالوہ بہت سا

لشکر لیکر دہلی پر آیا اور بہلول لودی کے مقابلہ سے شکست کھاکر چلا گیا اس خدمت کے عوض
مین سلطان نے نظامت پنجاب کی بہلول لودی کو دی اُسنے بخلاف مرضی سلطان
کے جسرت منسد کی ساتھہ صلح کی اور استقلال بہم پہونچاکر افغانی فوج بہت سی نوکر رکھکے
اور بطمع سلطنت دہلی پر حملہ آور ہوا مگر کامیاب نہوا اس جنگ و فساد مین اور بھی تمام
صوبے خودسر ہوگئے اور بادشاہ ۸۴۹ھ مین مرگیا ۔

سلطان علاء الدین شاہ عالم بن سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان

اس بادشاہ کی سلطنت مین کچھہ رونق نہ باقی چارون طرف سے اسپر دشمنون کا ہجوم ہوا اسنے دہلی
و بداؤن لے کے قبضہ مین کوئی ملک نہ رہا حسام الدین حمید الدین وزیر کے نفاق سے اسنے دہلی کو بھی
چھوڑ دیا بداؤن مین سکونت رکھی اُنہون نے قلعہ دہلی اور شاہی خزانہ پر قابض ہوکر بادشاہ
کی عورت مستورات کو عریان تن قلعہ سے نکالدیا چونکہ وہ اس ظلم کے انتقام سے بیخوف نہ تھے
اس لئے حمید خان نے بہلول لودی کو پنجاب سے طلب کیا اُسنے دہلی مین پہونچکر حمید [illegible]
کی مصاحبت مین گزرانے آخر اُسکو فریب دیکر قید کرلیا اور سلطان کو لکھا کہ مین نے صرف آپکی
خیرخواہی سے یہہ کام کیا ہی اب تخت سلطنت کا آپ کو مبارک ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ
مجکو صرف پرگنہ بداؤن کا اپنے گذارہ کے لئے کافی ہے تخت دہلی جانے اور تم جانو
غرض یہہ بادشاہ اپنی زندگی تک بداؤن مین رہا آخر ۸۸۳ھ مین مرگیا ۔

اونتیسوان چمن سلاطین لودیہ افغانون کے ذکر مین جو دہلی مین حکومت کرتے تھے

سلطان بہلول لودی فیروز شاہ باربک کے وقت مین اسکا دادا ابراہیم لودی افغان ملتان کے حاکم
ملتان کے پاس نوکر تھا اسکے پانچ بیٹے ملک سلطان ملک کالا ملک [illegible] ملک محمد ملک خواجہ
تھے ابراہیم کے مرنے کے بعد ملک سلطان خضر خان کے پاس نوکر ہوا اور اسلام خان خطاب پاکر
سرہند کا حاکم بنا اور ملک کالا سلطان بہلول کا باپ بھی اسکے پاس سرہند مین تھا اس کی

... بہلول کے حمل سے حاملہ ہوئی تو ین حبن چہت کے نیچے دب کر مر گئی ملک کالا نے
اسکا پیٹ چاک کر کے بچہ زندہ نکالا اور بہلول نام رکہا جب کالا شیخ علی کی لڑائی مین مارا گیا
بہلول یتیم رہ گیا اور اپنے چچا کے پاس پرورش پائی اور اپنی لیاقت سے پنجاب کا حاکم بنا
پہر دہلی کا بادشاہ ہوا ... سید علاء الدین ... کے ساتھ اسکو لڑائی کا اتفاق ہوا آخر اسنے
حسین شاہ ... جونپور کی سلطنت اسکے قبضہ مین آ گئی ملک کا انتظام اس نے بخوبی کیا اڑتیس
سال ... سلطنت کر کے سنہ ۸۹۴ھ مین بمقام ملاوڑی مر گیا ۔

نظام خان المخاطب سلطان سکندر لودی بن سلطان بہلول

اس نے بادشاہی پا کر اپنے بڑے بہائی باربک پر جو جونپور مین حاکم تہا فوج کشی کی اور شکست دیکر
پہر وہ ملک اسکو دیدیا اور بکمال استقلال اٹہائیس سال سلطنت کر کے سنہ ۹۲۳ مین مر گیا ۔

سلطان ابراہیم شاہ بن سلطان سکندر لودی

اسنے تخت نشین ہو کر اپنے چہوٹے بہائی جلال خان کو جونپور کی سلطنت دی مگر پہر بات
سے پشیمان ہوا اور اسپر فوج کشی کی وہ راجہ بکرماجیت والی گوالیار کے پاس بہاگ گیا جب تیس
ہزار فوج بسرکردگی اعظم ہمایون بہیجی گئی تو وہ مالوہ کو چلا گیا حاکم گونڈوانہ نے اسکو فریب سے
پکڑ لیا اور سر کاٹ کر بہیجدیا جب کوئی مدعی سلطنت کا باقی نرہا سلطان کو بڑا غرور پیدا
ہوا بہت سے امیرون کو قید کر لیا میان بہوا وزیر کو کہ ایک سید نجیب اور خیر خواہ تہا ناحق قتل
کر دیا اعظم ہمایون شروانی کو گوالیار سے بلا کر گرفتار کیا اسکا بیٹا اسلام خان مانکپور مین
مستعد فساد کے ہوا اور لڑائی مین مارا گیا بہار خان ولد دریا خان متمرد ہو کر بہار کے
ملک مین باغی بنا دولت خان لودی نے پنجاب مین باغی ہو کر بابر شاہ کو کابل سے بلا بہیجا
اور بابر شاہ نے چند بار پنجاب مین آ کر اپنا دخل کر لیا اخیر کے حملے مین دہلی کو آیا سلطان ابراہیم
ایک لاکہ سوار جرار اور توپخانہ آتشبار اور فیلان شیر شکار ساتہ لیکر دہلی سے نکلا پانی پت کے
میدان مین لڑائی ہوئی سلطان ابراہیم باوجود کثرت فوج کے سنہ ۹۳۲ مین قتل ہوا اور

اور سلطنت لودیون کی تمام ہوئی -

تیسوان چمن شاہان بہمنی کی ذکر مین جو دکن مین حاکم تھے

علاؤالدین حسن بہمنی یہہ بادشاہ اول دہلی مین نہایت افلاس و تنگی سے گزارہ کرتا آخر کانکوئی بہمن کے ذریعہ سی شاہزادہ محمد تغلق کی سرکار مین نوکر ہوا جب شاہزادی نے بادشاہت پائی تو اوسنے تغلق خان حاکم دکن کے ماتحت اسکو بھی دکن کے ملک مین بھیجدیا کچھہ مدت کے بعد دکن مین بڑا فتنہ برپا ہوا امراؤنے ملکر تغلق خان ناظم کو مار ڈالا اور اسماعیل فتح خان افغان کو بادشاہ بنایا یہہ خبر پاکر سلطان محمد تغلق بذات خود متوجہ سمت دکن کے ہوا جب مخالفون کے نزدیک پہونچا خبر پہونچی کہ گجرات مین طغی نام ایک غلام نے باغی ہو کر لشکر جمع کیا ہی اور چاہتا ہی کہ دہلی پر حملہ آور ہو سلطان نے عماد الملک ترکمان کو دکن کی مہم پر مامور کیا اور خود طغی کی سرکوبی کے لئے گجرات کو گیا بادشاہ کے جانے کے بعد حسن بہمنی و اسماعیل فتح خان وغیرہ گردہ متمردین نے عماد الملک کا مقابلہ بڑی چستی کے ساتھہ کیا جس مین عماد الملک بشیار لشکر کے ساتھہ مارا گیا اور دکن کا ملک محمد تغلق کے تصرف سے نکلگیا اس فتح نے اسماعیل فتح خان نے سلطنت کے کام سی استعفا دیا اور سب کے اتفاق سے بادشاہت حسن بہمنی کو ملی چونکہ اُسنے یہہ رتبہ کانکوہی بہمن کے ذریعے سے پایا تھا اپنے آپ کو سلطان علاؤالدین حسن کانکوہی بہمنی کے خطاب سے مخاطب کیا اور شہر گلبرگہ کو حسن آباد کی نام سے موسوم کرکر دار الخلافت بنایا اور دکن کا ملک دریائی پونہ سی قلعہ اوائی تک اور بندر چول اور دابل سے شہر احمدآباد بیدر تک اسکے قبضہ مین آگیا یہہ بادشاہ حنفی مذہب تھا گیارہ سال دو مہینے اس نے بادشاہت کی ستر سال کی عمر پاکی سنہ ۷۵۹ مین مرگیا *

سلطان محمد شاہ بن حسن بہمنی

۷۵۹ھ

علاؤالدین حسن بہمنی کے بعد اس نے سلطنت پائی اسلام کو اسنے بڑا فروغ دیا شرع کے

قواعد کی سخت پابندی کی بابت وقت کا جسقدر خزانہ تہا اس نے اپنی والدہ کے ساتہہ مکہ و مدینے
کو بہیجدیا اور حکم دیا کہ وہ وہان جاکر خیرات کردے چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا راے تلنگ اور بیجا
نگر کے ساتہہ اس نے بڑے بڑے جنگ کیئے اور فتحیاب رہا مت خانے اسنے بہت توڑی اور مسجدین
بنوائین شراب پینے سے اس نے توبہ کی شیخ زین الدین چشتی کو مرشد بنایا ستر سال اسنے بڑی نیکنامی
کے ساتہہ سلطنت کی نوین ذیقعدہ ۷۷۶ھ کو مرگیا۔

سلطان مجاہد شاہ بن محمد شاہ بہمنی

انیس برس کی عمر مین یہہ بادشاہ بنا شیخ زین العابدین کا مرید ہوا مملکت کو اسنے وسعت دی
بڑی جوانمردی و دلاوری کے ساتہہ راے بیجانگر پر یہہ فتحیاب ہوا اور اوسکو مطیع کیا تین برس
سلطنت کے سترہوین ذی الحجہ ۷۷۹ھ مین داؤد خان اپنے چچہ کے ہاتہہ سے شہید ہوا۔

داؤد شاہ بن علاؤ الدین حسن بہمنی

حقیقی بہائی کے بیٹے کو قتل کرکر یہہ بادشاہ ہوا ایک ماہ سلطنت کے آخر مہینا بادشاہ کی ایک غلام نے اسکو مارڈالا

سلطان محمود بن حسن کانگوہی بہمنی

داؤد شاہ کی قتل کے بعد یہہ اوسکا چھوٹا بہائی تخت نشین ہوا سلیم النفس کم آزار تہی خوش
خلقی مین لاثانی تہا خوش الحان و خوشنویس تہا شعر گوئی مین طاق تہا فصاحت مین شہرۂ آفاق
تہا تمام عمر مین اسنے ایک ہی نکاح کیا علما و صلحا کا ہم صحبت رہا خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی
کو ہزار تنکہ سرخ بہیجا اور تشریف لانے کی درخواست کی مگر وہ نہ آئے انیس سال اسنے سلطنت
کی آخر اکیسوین رجب ۷۹۹ھ مین محرقہ تب کی بیماری سے مرگیا اور بادشاہ کی وفات کے روز سے
سیف الدین غوری اسکا وزیر بہی ایک سو سات برس کی عمر مین مرگیا۔

سلطان شمس الدین بن محمود شاہ بہمنی

محمود شاہ کے مرنے کے بعد اول غیاث الدین اسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسکو تغلچین امیر الامرا
و غلام ترکی نے اندہا کردیا اور اسکو بادشاہ کیا اس نے تغلچین کو وزارت دی ہیبت سے

فیروز خان و احمد خان داؤد شاہ کی بیٹے سخت ناراض ہوئی اور سیمی سندھ ہو ساغور کے حاکم سے مدد لیکر کئی مرتبہ جنگ کئے جب کامیاب نہ ہوئے تو اطاعت مان کر دار الخلافت میں آئے اور دو ہفتہ کے بعد سلطان کو پکڑ کر اندھا کر دیا یہہ نابینا ہو کر مدینہ کو چلا گیا اور وہاں ہی [illegible]ھ میں مر گیا دو ماہ اس بادشاہ نے سلطنت کی ؛

سلطان فیروز شاہ بن داؤد شاہ بہمنی

شاہان بہمنی سے یہہ بادشاہ جاہ و دولت و عزت و حشمت میں زیادہ تر مشہور ہے اسکی ذات سے خاندان نے ترقی پائی مملکت وسعت میں آئی رائے بیجانگر کو اس نے شکست فاش دے اسکی لڑکی اپنے نکاح میں لی بڑے بڑے جہاد اس نے کئے بیجانگر ہندوؤں سے خراج لئے چوبیس لڑائیاں اسکی ہندوؤں کے ساتھہ ہوئیں ہر ایک میں فتحیاب رہا قرآن لکھنے کا اسکو ذوق تھا شعر کہنے کا بھی شوق تھا اشعار فارسی نہایت پر مضمون عمدہ موزون کہتا تھا عروضی کہیں فیروزی تخلص کرتا تھا ملا داؤد بیدری نے کتاب تحفۃ السلاطین اسکے نام پر بنائی ایک ہفتہ میں تین روز یعنی شنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ یہہ خود بادشاہی مدرسہ میں جاتا اور طلبا کو پڑہاتا ہر ایک ملک کے زبان اور لغت اسکو یاد تھا کلام کرنے میں استاد تھا اس کے وقت میں سید محمد گیسو دراز چشتی دہلی سے حسن آباد میں گئے اور احمد خان اسکا بھائی انکا مرید ہوا انہوں نے اسکو سلطنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ فیروز شاہ کی سلطنت تو پائیگا بادشاہ کہلائیگا اس لئے یہہ بہت گھبرایا اور حسن خان اپنے بیٹے کو ولیعہد کر کے بھائی کی تخریب کے درپے ہوا جب کچھہ پیش نہ چلی اور رعایا و امراؤں کو اوسکے تخت نشینی پر راضی دیکھا تو اپنے عین حیات احمد خان کو حکومت دیدی اور خود دوشنبہ کے روز پندرہویں شوال پچیس سال کی سلطنت کے بعد ۸۲۵ھ میں مر گیا جنت آشیانی تاریخ نکلے۔

سلطان احمد شاہ بن داؤد شاہ بہمنی

فیروز شاہ کے مرنے کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اس نے بڑی خانقاہ سید محمد گیسو دراز کے

رہنے کے لئے بنوائے لاکہون روپیہ اسکی عمارت پر صرف کئے بہت سے گانو اخراجات کے لئے وقف کر دئیے راے دیورائے کرناٹک کے راجہ پر اس نے لشکر کشی کی اور اسکو مغلوب کیا دوسری اسکی لڑائی ہوشنگ شاہ مالوہ کی ساتہہ وقوع مین آئی اس مین بہی اس نے فتح پائی دشمن نے شکست کہائی شاہ نعمت اللہ ولی کی کرامتین اور اوصاف کا ذکر اس نے سنا تو میر نور الدین بن شاہ خلیل بن شاہ نعمت اللہ کو اس نے اپنے پاس بلایا اور داماد بنایا شیخ آذری شاعر اسفراین بہی اس کے حضور مین حاضر ہوا اور عزت پائی آخر یہہ بادشاہ ۲۶ رجب ۸۳۸ھ مین مر گیا تیرہ سال سلطنت کی اور بسبب اسکے خداپرستوں کے ساتہہ اسکی کمال محبت تہی شاہ احمد ولی اسکا نام مشہور ہوگیا تہا۔

سلطان علاء الدین بن احمد شاہ ولی بہمنی

یہہ بادشاہ بڑا عالم فاضل عادل خداپرست تہا اس نے مدرسے علم کے سیکہنے کے لئے بہت بنوائے دار الشفا جاری کرائے اس کے وقت دیورائے راجہ کرناٹک پہر باغی ہوا اس نے اوسپر لشکر کشی کے اور غالب آیا بہت خانقاہ اس نے بہت سے گرائے عبادت خانے بنوائے اور نہایت پرہیز اور اتقا کی سبب تمام عمر یہہ کسی ہندو مشرک کے ساتہہ ہمکلام نہوا آخر پانو کی درد کی بیماری سے ۸۶۲ھ مین گیا تیئیس سال نو مہینے آٹہہ روز سلطنت کی ÷

سلطان ہمایون ظالم بن سلطان علاء الدین بہمنی

سلطان علاء الدین کے مرنے کے بعد سیف خان و ملو خان امیر الامرا و شاہ خلیل و حبیب اللہ شاہ نعمت اللہ والے کے پوتون کی تجویز سے حسن خان چہوٹا بیٹا علاء الدین کا تخت نشین ہوا اس بات سے ہمایون شاہ جو بڑا بیٹا تہا سخت ناراض ہوا اور بڑے اجتماع کے ساتہہ ہنگامہ مین آیا حسن خان تخت نشین کو لونڈی کیا سیف خان کو مار دیا جلال خان سکندر خان سلطان مرحوم کے دہوتے لڑائی مین قتل ہوئے شاہ حبیب اللہ و شاہ خلیل دو نو سید زادے و یوسف ترک و حسن خان شہزادہ کے ساتہہ بہت برے حال سے مارے گئے ہزار آدمی شہزادہ

حسن کے نوکر گرفتار ہوکر آگ مین جلائے گئے بعضون کو اُبلتے ہوئے پانی مین ڈالکر مار دیا
اسقدر خونریزی کے بعد اس نے سلطنت پائی اور آئندہ ظلم کو اسقدر ترقی دی کہ تمام
خلقت اسکے نام سے بیزار ہوئی جو جو ظلم کہ ضحاک اور حجاج نے نہین کئے تھے اس نے کئے اسکی
زبان سے قتل کے حکم کے بغیر کبھی کوئی خبر کا حکم جاری نہین ہوتا تھا آدمیون کے سرون کے
ساتھہ یہہ گیند کھیلتا جب تیر اندازی کا شوق ہوتا رستے چلتے بازاریون سو دو سو آدمیون
کو پکڑوا منگواتا اور تیر مار کر مار ڈالتا اسکے اہل دربار جب اسکے پاس جانے کو تیار ہوتے اپنے
گھر کے لوگون سے رخصت ہو لیتے اور اوس کے روبرو دم بخود رہکر ہر ایک دم کو آخری دم تصور
کرتے اس کی زنا و بدکاری کا یہہ حال تھا کہ جو باکرہ عورت کسی کے نکاح مین آتی پہلی رات
وہ اس کی خوابگاہ مین بھیجوائی جاتی جب یہہ اسکی بکارت کا ازالہ کر دیتا اسکا شوہر اسپر متصرف ہوتا
جو عورت اسکے نکاح مین آتی دو چار روز کے بعد قتل کیجاتی آخر جب سارا زمانہ خویش و بیگانہ
اس کے ہاتھہ سے سخت تنگ آیا تو تقدیر نے یہہ موقع دکھلایا کہ ایک رات یہہ شراب کی مستی
مین بدمست ہوکر اپنی خوابگاہ مین بیخبر سوتا تھا ایک کنیز محلسرا کی کنیزون سے اس کے
سر پر آئی اور اسکو محض بیخبر پاکر ایک بڑی لکڑی اُٹھالائے اور ایسی زور کے ساتھہ
اسکے سر پر ماری کہ مغز اسکا سر سے نکل پڑا تین سال اس نے حکومت کی ماہ ذی قعد
۸۶۵ھ مین مارا گیا ✣

نظام شاہ بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

چودہ سال کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا وزارت ملک التجار محمد گاوان کو عطا کی اس کے وقت
راجہ اوڑیسہ وا اور یہ دسلطان محمود خلجی والی مالوہ کے ساتھہ اسکی بڑے بڑے جنگ
ہوئے ہر ایک لڑائی مین یہہ فتحیاب رہا آخر یہہ نوجوان صرف دو سال سلطنت کر کے شب
زفاف کی رات کہ اسی رات اسکی شادی تھی گیارھوین شوال ۸۶۷ھ مین مرگیا ✣

شمس الدین محمد بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

یہہ بادشاہ نو سال کی عمر مین تخت نشین ہوا خواجہ جہان ترک و ملک التجار محمود گاوان سلطنت کے مختار ہوئے چند روز کے بعد خواجہ جہان بادشاہ کی والدہ کے حکم سے قتل ہوا اور محمود گاوان نے کل مختاری سلطنت کے پائی بالغ ہو کر بادشاہ نے دشمنوں کے ساتھہ بڑے بڑے جنگ کئے ہندو راجون کو زیر کیا محمود خلجی حاکم مالوہ کو شکست دی اور باوجود اس لیاقت اور وفاداری کے اسنے دلی غرض کے کہنے سے محمود گاوان جیسے خیر خواہ اور دانا وزیر کو ناحق شہید کر دیا اور یہی امر موجب بربادی سلطنت بہمنی کا ہوا اس کی قتل کے بعد سلطنت مین فتور پیدا ہو گئے اور رونق جاتی رہی آخر بیس سال سلطنت کر کے غرہ ماہ صفر ۸۸۷ھ مین بیمار ہو کر مر گیا۔

سلطان محمود شاہ بن شمس الدین محمد شاہ بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

بارہ سال کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا نظام الملک بحری و خواجہ الملک کبیر قوام الملک صغیر و یوسف عادل شاہ و سید حبیب اللہ و سید محب اللہ نعمت اللہ ولی کے پوتے اس کے دربار کے امیر تھے روز بسبب نفاق باہمی امراؤں کے کارخانہ سلطنت کا بالکل ابتر تھا اور امرای ترک اور دکہنی مین سخت لڑائی وقوع مین آئی بادشاہ کی غفلت اور شراب نوشی و عیاشی کے سبب سے تمام صوبے خود سر ہو گئے آخر ۹۲۴ھ مین مر گیا *

سلطان احمد شاہ بن محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون ظالم

اس بادشاہ کے وقت بہمنیہ سلطنت صرف برائے نام تھی کل صوبے منحرف ہو کر خود مختار ہو گئے تھے بادشاہی فوج بھی چار ہزار سوار سے زیادہ نہ تھی امیر برید وزیر کا کل اختیار تھا بادشاہ کا صرف خطبہ و سکہ مین نام تھا اور روزینہ مقررہ امیر برید سے پاتا زیادہ اسکو ایک خرمہرہ نہ ملتا سلطے بادشاہ نے بادشاہی جواہرات اور تخت فیروزہ کے نگینے فروخت کر کہائے جب امیر برید نے سنا کہ بادشاہ نے فضول خرچی کر کر تاج و تخت بیچ کہایا ہے زہر دیکر ۹۲۷ھ مین شہید کر دیا بندہ مسموم رفت تاریخ نکلی *

شاہ علاؤ الدین بن احمد شاہ بہمنی بن محمود شاہ

یہہ بادشاہ صاحب داعیہ و جوانمرد تھا اسنے چاہا کہ امیر برید کا کام تمام کرکے سلطنت کا کام اپنے اختیار مین لے مگر قبل از وقوع اسباب سے پردہ کھل گیا اور امیر نے بادشاہ کو سنہ ۹۲۹ھ مین قتل کر دیا۔

شاہ ولی اللہ بن سلطان محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون

امیر برید کی حکم سے اس بادشاہ نے سلطانی مسند پائی مگر امیر نان و نفقہ سے زیادہ اسکو ایک خرمہرہ نہ دیتا پس یہہ ظلم کیا کہ بادشاہ کی منکوحہ کے ساتھہ اسنے دوستی کر لی اور بادشاہ کو زہر دیکر سنہ ۹۳۰ھ مین مار ڈالا

شاہ کلیم اللہ بن محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون

سنہ ۹۳۰ھ مین برائے نام اسکو سلطنت نصیب ہوئی دو سال تک اسنے بہزار محتاجی بسر کی جب بابر نے دہلی فتح کی تو اسنے اپنے حال کی عرضی اُس کی خدمت مین بھیجی بابر نے اسکی عرضی پر کچھہ لحاظ نہ کیا امیر برید کو بھی اس حال سے اطلاع ہو گئی یہہ بادشاہ حسن آباد گلبرگہ سے بھاگ کر برہان نظام شاہ کے پاس چلا گیا اول اوسنے بڑی خاطر کی آخر اسکو اسکی طرف سے بڑا خوف پیدا ہوا اور زہر دیکر سنہ ۹۳۲ھ مین شہید کر دیا اسپر بہمنیہ بادشاہون کی سلطنت تمام ہوئی اور اس ایک سلطنت سے پانچ سلطنتین عادل شاہی نظام شاہی قطب شاہی عماد شاہی برید شاہی قایم ہوئین جنہون نے متمرد و خود مختار ہو کر اپنے اپنے علاقون مین علیحدہ علیحدہ سلطنتین قایم کر لین۔

اکتیسوان چمن سلاطین عادلشاہی کے ذکر مین جو بیجاپور دکن کے ملک مین حاکم رہے

یوسف عادل شاہ پہلے یہہ بادشاہ بہمنی سلطنت کا ایک امیر تھا اور بیجاپور کے ملک کی نظامت اس کے سپرد تھی جب وہ سلطنت ضعیف ہو گئی اور کل صوبے خود مختار ہو گئے تو اسنے بھی بادشاہی دعوی کیا شیعہ امامیہ مذہب کو رواج دیا اپنے ملک کو وسعت دی راے بیجانگر اور امرای نظام شاہی کے ساتھہ جنگ کر کر فتحیاب رہا آخر سال سنہ ۹۱۶ھ مین پچہتر سال کی عمر پا کر مر گیا بیس برس سلطنت کی۔

سلطان اسمعیل عادل شاہ بن یوسف عادل شاہ

نابالغی کی عمر میں اس نے تخت پایا کمال خان دکھنی کو وزارت کا عہدہ تفویض فرمایا اُس نے چاہا کہ بادشاہ کو قتل کر کے سلطنت خود لے لے اس ارادہ ہی جب بادشاہ کی والدہ نے خبر پائی وزیر کے قتل کے درپے ہوئی اور یوسف نام ایک غلام کے ہاتھ سے اسکو مروا ڈالا اُسکے مارے جانے سے صفدر خان کمال خان کا بیٹا برسر فساد ہوا آخر لڑائی میں مارا گیا اس کے عہد میں شاہ ایران کا وکیل بر عائت ہم مذہبی کے اس کے پاس آیا اور تحائف گزران کر دوستی قائم کی اس نے بھی اوسکی توقیر کی اور بڑی دولت دیکر رخصت کیا اس بادشاہ نے راے بیجانگر اور نظام شاہی بادشاہ ہو چند بار جنگ کیا اور مظفر رہا آخر سنہ ۹۴۱ھ میں بیمار ہو کر مر گیا ❊

ابراہیم عادل شاہ بن اسماعیل عادل شاہ

اس بادشاہ کی تخت نشینی سے اول اسکا بھائی ملو عادل بادشاہ ہوا تھا اُمرائے اُس کی عیاشی و شراب نوشی سے تنگ آکر اندھا کر دیا اور سلطنت اسکو دی اس نے اپنی حکومت کے وقت اچھی طرح سے انتظام کیا راے بیجانگر کو شکست دی شیعہ مذہب سے تائب ہو کر اس نے حنفی مذہب اختیار کیا آخر سنہ ۹۶۵ھ میں بواسیر کی بیماری سے مر گیا ❊

سلطان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ

اس بادشاہ نے اپنے باپ کے مذہب کے برخلاف شیعہ مذہب اختیار کیا اور رامراج راے بیجانگر کے ساتھہ دوستی قایم کر کر اُسکے اتفاق سے نظام شاہی سلطنت پر لشکر کشی کی اور فتحیاب ہوا چونکہ یورش کے وقت ہندؤوں نے جو اسکے ساتھہ تھے دشمن کے ملک میں داخل ہو کر مسلمانوں کی مسجدیں اور خانقاہیں بہت سی مسمار کر دی تھیں یہہ حرکت اُنکی اسکو پسند نہ آئی اور رامراج کا دشمن بنگیا اور اپنے ہمسایوں مسلمان بادشاہوں کے اتفاق سے اُسپر یورش کی بہت سی لڑائیاں ہو کر رامراج قتل ہوا اور غنیمت کا مال مسلمانوں نے بہت سا پایا۔ سنہ ۹۸۸ھ میں اس بادشاہ نے ایک خوبصورت غلام خریدا اور شراب کے مستی میں اُسکو بلا کر طالب وصال ہوا غلام نے چھری مار کر اسکو مار ڈالا۔

سلطان ابراہیم عادلشاہ ثانی بن شاہزادہ طہماسپ بن ابراہیم عادلشاہ اول

نوسال کی عمر مین یہہ بادشاہ تخت نشین ہوا وزارت و مختاری سلطنت کی کاملی دکہنی وزیر کے
سپرد ہوئی اور تربیت و پرورش بادشاہ کی چاندبی بی والدہ علی عادل شاہ کے تفویض ہوئی
چند سال کے بعد کامل وزیر کو اپنی سلطنت اور تخت نشینی کی ہوس امنگیر ہوئی اور چاہا کہ بادشاہ
کو مارڈالے آخر یہہ راز کہل گیا اور کشور خان ایک خیرخواہ نے وزیر کو قتل کیا اس بات سے سلطنت مین
تزلزل پیدا ہوا اور امرا کی نفاق کی سبب سے سلاطین نظام شاہیہ و قطب شاہیہ بڑا لشکر لیکر اسپر چڑہ آئے
آخر ایک سال کے محاصرہ کے بعد ابوالحسن بن شاہ طاہر کی حسن تدبیر سے دشمنون کے ہاتہہ سے اس نے
رہائی پائی اور مدت العمر بکمال استقلال سلطنت کے اس نے شاہزادہ محمد مراد اکبر بادشاہ کے بیٹے
کی اطاعت کی جہانگیر کے وقت مین بہی اسکا مطیع رہا آخر سنہ ۳۶ مین مرگیا۔

محمود عادل شاہ بن ابراہیم عادلشاہ

ابراہیم عادل کی وفات کے بعد اس نے سلطنت پائی اور مدت العمر شاہ جہان بادشاہ
کی متابعت مین رہا آخر سنہ ۶۹ا مین مرگیا۔

سکندر شاہ بن محمود عادل شاہ

اس بادشاہ نے مدت مدیتک اول اطاعت شاہان چغتائی کی کی جب اس کی اطاعت
مین فرق آگیا تو سنہ ۹۶ا مین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ نے اسپر لشکر مامور کیا چند ماہ کے
محاصرہ کے بعد اس نے حاضری کی درخواست کی اور بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر شاہی امراؤ
مین رکہا گیا اور سلطنت اس خاندان کی ختم ہوئی۔

بتیسوان چمن ذکر سلطنت نظام شاہیہ جو احمد نگر و مہیت و دولت آباد مین حاکم رہے

نظام الملک احمد شاہ بحری

اس کا باپ حسن نائب نظام الملک اور دادا قوم برہمن بہیرنام تہا جب احمد شاہ بہمنی بیجانگر
پر فتحیاب ہوا اسند و اسیرون کے زمرے مین بہیرہی پکڑا گیا حسن اسوقت باپ کے ساتہہ اسیری

کے نتیجہ مین مبتلا ہوکر حسن آباد گلبرگہ مین پہونچا اور مسلمان ہوکر بادشاہی غلامون کے گروہ مین منسلک
ہوا چونکہ شہزادہ محمد شاہ کا ہم عمر تھا اُسکی خدمت مین رہنے لگا اور اوسیکے اتفاق سے علم پڑھا جب
محمد شاہ کی سلطنت کا وقت آیا اُس نے اُسکا رتبہ بڑھایا نظام الملک ملک حسن بحری کے خطاب سے
مخاطب کیا تلنگ کے ملک کی حکومت اُسکے سپرد کی محمد شاہ کی مرنے کے بعد محمود شاہ کے وقت وکیل
سلطنت کا مختار ہوگیا اور یہہ علاقہ مفوضہ مین حاکم ہوا چونکہ اُسی عرصہ مین بہمنی سلطنت کمزور ہوگئی
تھی اور اکثر صوبے منحرف ہوگئے تھے اس نے بھی موقع پایا اطاعت بادشاہ کی چھوڑ کر اپنے نام کا
خطبہ وسکہ جاری کیا اور بہت سے قلعہ نواح ملحقہ کے فتح کر کر مملکت کو وسعت دی اور ایک عمدہ شہر
آباد کر اُسکا نام احمد نگر رکھا اور اوسیکو دار الخلافت بنایا چند سال بڑے استقلال سے
حکومت کی سنہ ۹۱۴ھ مین مرگیا ❊

سلطان برہان نظام الملک بحری

یہہ بادشاہ پہلے مہدویہ مذہب کا پیرو تھا مگر جب امام شاہ طاہر یزدی اسماعیلی ایران و فارس
کیطرف سے اسکے پاس آیا تو اُس نے اُسکو شیعہ کر دیا اس نے اس مذہب کے اجرا مین سخت کوشش کی
اور چہالیس سال سلطنت کر کے سنہ ۹۶۱ھ مین مر گیا۔

سلطان حسین نظام شاہ بن برہان شاہ

اسکی تخت نشینی کے وقت شہزادہ عبد القادر و محمد خدابندہ و شاہ علی و شاہ حیدر آمادہ جنگ
و پیکار ہوئے آخر گرفتار ہوئے پہر سلطان علی عادل شاہ اور رامراج باہم متفق ہوکر اسپر حملہ
آور ہوئے اور یہہ نوبت پہونچی کہ شاہی اسباب و خزانہ بہی لٹ گیا مگر یہہ باوجود قلت فوج
اور اسقدر نقصان کے بڑی جوانمردی کے ساتھ لڑتا رہا آخر صلح ہوگئی چونکہ احمد نگر مین داخل ہوکر
رامراج کی فوج نے مساجد و مصاحف کی بڑی بے ادبی کی تھی اس لئے تمام حکام دکھن کے اسکے
دشمن ہوگئے اور باتفاق کامل رامراج پر یورش کی اور اُسکو قتل کیا سنہ ۹۷۲ھ مین کثرت شراب
دجاع سے بیمار ہوا اور چار مہینے بیمار رہ کر مرگیا ❊

مرتضے نظام شاہ بن حسین نظام شاہ

اگرچہ حسین نظام شاہ کے اسکے بغیر تین بیٹے اور برہان الدین و جمال الدین و شہزادہ منصور تھے
مگر امراؤ کے اتفاق سے سلطنت اسکو ملی اور بسبب خلل مزاجی کے دیوانہ مشہور ہوا چوبیس سال اسنے
سلطنت کی آخر سنہ ۹۹۶ مین میران حسین حقیقی بیٹے نے اسکو شہید کیا ❊

میران حسین بن مرتضے نظام شاہ

یہہ بادشاہ زانی دایم الخمر اجلاف پرور سفلہ نواز تہا جب اسکی بی تمیزی سے لوگ تنگ آئے تو مرزا خان
امیر الامرا نے چاہا کہ شاہ قاسم اسکے چچا کو بادشاہ بنا کے اسکو عزلت کے گوشہ مین بٹہلائے اتفاقاً یہہ راز فاش
ہوگیا اور شاہ قاسم گرفتار ہوکر قتل ہوا اس بات پر بڑا بلوا ہوا اور کل امراؤ میرزا خان کے ساتہہ ملگئے اور
بادشاہ کو قتل کردیا اس پدرکش بادشاہ نے صرف دو مہینے تین روز سلطنت کی۔

برہان نظام شاہ بن حسین نظام شاہ

میران حسین کے قتل کے بعد امرائے دربار نے اسکے بیٹے اسمٰعیل شاہ کو بارہ برس کی عمر مین بادشاہ کیا
اور جمال خان مختار بنا اسوقت یہہ بہاگ کر اکبر بادشاہ کے پاس گیا ہوا تہا اپنے بیٹے کی تخت نشینی کی
خبر پاکر یہہ بڑی فوج کے ساتہہ بیٹے پر چڑہ آیا اور فتحیاب ہوکر جمال خان مختار اور اسمٰعیل اپنے بیٹے
کو قتل کیا اور خود بادشاہ ہوا چونکہ جمال خان نے اپنی مختاری کے وقت مہدویہ مذہب جاری کرکے شیعہ مذہب کو موقوف
کردیا تہا اسنے پہر شیعہ مذہب کو رائج کیا ہزاروں آدمی مہدویہ مذہب کے قتل کردیے چار سال پندرہ
روز اسنے سلطنت کی سنہ ۱۰۰۳ مین مرگیا۔

ابراہیم نظام شاہ بن برہان نظام شاہ

یہہ بادشاہ کوتاہ اندیش عقل سے خالی تہا اسنے عادل شاہی سلطنت کی ساتہہ بگاڑ کر کے ان پر
فوج کشی کی اور لڑائی مین مارا گیا چار ماہ سلطنت کی ❊

احمد نظام شاہ و موتی شاہ و علیشاہ

یہہ ایک شہزادہ نظام شاہی خاندان سے تہا میان منجہو کی سعی سے یہہ تخت نشین ہوا مگر اور امراء
اسپر راضی نہ تہے اور سب لوگ چار گروہ ہوگئے اول میان منجہو اور اوسکے متعلق اوس کے

ساتھ تھے اور قلعہ اوسہ میں اسکے نام خطبہ پڑہا جاتا تہا دوسرے چاند بی بی زوجہ شیر خان نے قلعہ احمدنگر مین بہادر شاہ نام ایک شہزادہ کو تخت نشین کیا تیسرے امیر اخلاص خان نے موتی شاہ نام ایک طفل کو دولت آباد مین بادشاہت کا تاج پہنایا چوتھے ابہنگ خان حبشی نے برندہ کے علاقہ مین شاہ علی بن برہان نظام شاہ کو کہ اسی برس کی عمر کا آدمی تہا تاجدار بنایا انہین دنون مین اکبر بادشاہ کا بیٹا شاہ مراد بڑی فوج لیکر آ وارد ہوا اور عبدالرحیم خان خانان نے احمدنگر کا محاصرہ کرلیا اور بہت سی لڑائیون کے بعد صلح پر راضی ہوکر چلا گیا اس لئے چاند بی بی کی سعی سے بہادر شاہ کی سلطنت مستحکم ہوگئی احمد کی حکومت کی رونق جاتی رہی آٹھ ماہ سے زیادہ اس کو سلطنت نصیب نہ ہوئی۔

بہادر نظام شاہ

چاند بی بی کی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا اور اسی نے اپنی تدبیر اور مردانہ شجاعت سے اکبری فوج کو احمدنگر سے نکالا اور سلطنت کے دعویدارون کو زیر کیا سنہ ہجری مین پہر شہزادہ دانیال اکبر کا بیٹا بڑی فوج کی ساتھہ احمدنگر پہونچا اور قلعہ کا محاصرہ کیا جب محصور محاصرے سے تنگ آئے چاند بی بی کی یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ قلعہ چہوڑکر اب دولت آباد کو جانا عین مصلحت ہے حبشیہ خان امیرالامراء اور نیز سرکش امیرون کو کہا کہ چاند بی بی شہزادہ دانیال کی ساتھہ آمیزش رکھتی ہے اس وہم میں سب نے ملکر اس شیردل عورت کو مار دیا اسکے قتل کے بعد دانیال نے سنہ ١٠٠٩ مین قلعہ فتح کرلیا چنیہ خان مارا گیا بہادر شاہ گرفتار ہوکر اکبر کی خدمت مین بہیجا گیا اور قید مین رہکر مر گیا ÷

مرتضی نظام شاہ بن شاہ علی

احمدنگر کی سلطنت کے ابتری کے بعد ملک عنبر حبشی غلام اور میرک میر المخاطب بہ چنگیز خان نے اسکو دولت آباد مین تخت نشین کیا اسکے وقت سلطنت کے پہر رونق پائی اپنا ملک مفسدون کے ہاتھہ سے اس نے پہر لیا شہر کہرکے اس نے دولت آباد کے پاس آباد کیا چند سال کے بعد مر گیا۔

برہان نظام شاہ بن مرتضی شاہ بن شاہ علی

اس نے جب تخت حکومت کا پایا سنہ [illegible] ہجری میں غالب آکر امرائے چغتائی کو بالاگھاٹ سے نکال دیا
اس لئے جہانگیر بادشاہ بن اکبر شاہ نے شہزادہ خورم کو ایک شائستہ فوج کے ساتھ اس طرف کو مامور
کیا ملک عنبر حبشی نے لڑائی میں شکست کھائی اور خراج مان لیا اسی عرصہ میں ملک عنبر مر گیا اور
فتح خاں اسکے بیٹے کے برہان شاہ کی ساتھ عداوت ہو گئی اور قابو پا کر برہان شاہ کو قتل کر دیا
اور خود مختار ہو کر برہان کے ایک خورد سال بیٹے کو مسند نشین کیا چند سال اسنے حکومت کی
میں مہابت خان خان خانان نے شاہجہان بادشاہ کے حکم سے برہان پور سے دولت آباد پہونچکر
کی فتح خان قلعہ میں محصور ہوا یاقوت حبشی بڑا لشکر لیکر مہابت خان پر حملہ آور ہوا آخر یاقوت
مارا گیا قلعہ فتح ہوا فتح خان و نظام شاہ محبوس ہوکر شاہجہانی دربار میں پہونچ گئے اور تا عمر
حبس میں رہے سلطنت نظام شاہی ختم ہوئی —

تینتیسواں چمن خاندان قطب شاہی کی ذکر میں جو تلنگ میں حاکم رہے تھے

محمد شاہ بہمنی کے وقت پہلا بانی اس خاندان کا سلطان قلی ہمدان سے دکن میں آیا اور
خوشخطی و حساب دانی کے ذریعہ سے نوکری پائی تلنگ کی سرزمین کے انتظام پر مامور ہوا سلطان
محمود بہمنی کے وقت قطب الملکی کے خطاب سے مخاطب ہوا جب کہ وہاں حکومت کے سبب سلطنت
بہمنی ضعیف ہو گئی تو یہ بھی ۹۱۸ھ میں مدعی سلطنت کا ہوا شیعہ مذہب کو رواج دیکر
تینتیس سال تک حکومت کے آخر سنہ ۹۵۰ھ میں جمشید اسکے بیٹے نے اسکو شہید کرا دیا۔

جمشید قطب شاہ بن سلطان قلی قطب الملک

یہہ بادشاہ بھی شیعہ مذہب تھا اسنے عادل ابراہیم شاہ پر لشکر کشی کی اور آغاز مہم میں
ملا محمود گیلانی منجم سے حال پوچھا انہوں نے نجوم کی رو سے عرض کی کہ بادشاہ بذات خود اس مہم
پر نہ جاوے اگر جاویگا تو خوف شکست کھانے کا اور خسارے کا ہے اس بات پر غصہ ہوا کہ
اور منجم کے ناک کٹوا کر اپنے علاقہ سے نکلوا دیا اتفاقاً جنگ میں اسد خان لاری کے لشکر

سالا پکے ہاتھ سے بادشاہ کے چہرہ پر ایسا زخم آیا کہ ناک اور لب درایک جبارہ کٹ گیا اور نجومی
کا قول سچا نکلا اس حال سے بادشاہ واپس آیا تو اس نجومی کو پھر بلایا اس نے کہلا بھیجا کہ منتقم
حقیقی نے میرے ناک کے بدلے بادشاہ کی ناک کٹا دی اور مضمون آیتہ السن بالسن والجروح قصاص
کا تصدیق ہوا اب نہ تو میرے پاس اور ناک ہے نہ بادشاہ کے پاس اسلئے حاضری سے معذور ہون
یہہ بادشاہ اوسی زخم کی شدت سے ۹۵۰؁ھ مین مر گیا ۔

ابراہیم قطب شاہ بن سلطان قلی قطب الملک

جمشید قطب شاہ کی وقت یہہ اسکے خوف سے بہاگ کر راجہ بیجانگر کے پاس چلا گیا ہوا تہا اس لئے
جمشید کے مرنے کے بعد امراؤ نے اوس کے سالہ بیٹے کو تخت نشین کیا مگر یہہ خبر پاکر یہہ بہی
فے الفور تلنگ مین آیا اور سب کی منظوری سے بادشاہ ہوا اپنے وقت اس نے انتظام
سلطنت کا سنجوبی کیا اسکا بیٹا شہزادہ عبد القادر بہت ہشیار لائق کار تہا سب اہل دولت
اسکا اتفاق تہا اس نے اسکو خوف پیدا ہوا اور سمجہا کہ مجہکو معزول کر کر خود تخت لے لیگا اس وہم
مین اس نے اسکو ناحق شہید کرادیا آخر خود بہی ۹۸۹؁ھ مین بیمار ہو کر مر گیا بتیس برس سلطنت کی ۔

سلطان محمد قلی بن ابراہیم قطب شاہ

بارہ برس کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا محمد خدا بندہ و سبحان قلی بھائیون سے ساتھ اس نے
اچھے اچھے سلوک کئے اگرچہ مذہب اسکا شیعہ امامیہ تہا مگر اس نے حکم دیدیا تہا کہ کوئی شخص
ثلاثہ اصحاب کی نسبت تبرا نہ کہے اس حکم کی بعد جو شخص اس امر قبیح کا مرتکب ہوا اسکی زبان
کٹادی گئی ایکروز ایک سائل اسکے سواری کی سامنے آیا اور کہا کہ بارہ امام کے نام پر مجہکو یہی
سواری کا ہاتہی مع ہودج طلائی بخش دے یہہ فے الفور ہاتہی سے اتر آیا اور ہاتہی
بعد سامان مع ہودہ اسکو دیدیا شہر بہاگ نگر اسنے ہی بسا یا جو حیدر آباد اس سے آباد کیا آخر
۱۰۲۰؁ھ مین بیمار ہو کر مر گیا ۔

محمد امیر قطب شاہ برادر زادہ محمد قلی شاہ بن ابراہیم

فتح اللہ عماد الملک یہہ شخص اول خواجہ جہان حاکم برار کا غلام تھا اسکے مرنیکے بعد محمد شاہ بہمنی
کے عہد میں اسنے حکومت برار کی اور خطاب عماد الملک کا حاصل کیا ۸۹۰ھ میں اسنے
شاہان بہمنی سے منحرف ہوکر برار کے ملک میں خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا اسکے مرنیکے بعد
علاء الدین اسکا بیٹا جانشین ہوا اور قلعہ کاویل میں تخت نشین ہوا پھر دریا عماد شاہ
بن علاء الدین حاکم تھا جب یہہ مرگیا تو برہان عماد شاہ بن دریا تخت نشین ہوا تخت
نشینی کے وقت یہہ خوردسال تھا تفال خان غلام کل مختار تھا اسنے امیر سلطنت شاہ والی خاندیس
کے اتفاق سے برہان عماد شاہ کو معزول کرکے خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا یہہ حال سنکر نظام شاہ
بحری نے اسپر حملہ کیا اور ۹۸۲ھ میں تفال خان مع اپنے بیٹے شمشیر خان کے گرفتار ہوکر قتل ہوا سلطنت
عماد شاہیون کی باختتام پہنچی

چھبیسواں چمن بادشاہان گجرات کے ذکر میں جو گجرات کے ملک میں حاکم رہے

مظفر شاہ گجراتی ۷۹۳ھ میں یہہ بادشاہ سلطان فیروز شاہ تغلق شاہ دہلی کے حکم سے
گجرات کی حکومت پر مامور ہوا اسکا باپ وجیہہ الدین وجیہہ الملک ایک امیر معتبر دہلی سے تھا
اسنے گجرات میں پہونچکر مفرح باغی پہلے حاکم کو مغلوب کیا بڑے بڑے راجے مطیع کئے
بت خانہ سومنات کو توڑا اسکی جگہہ بڑی مسجد بنوائی مندل کے ہندوؤں سے جزیہ لیا شہر
اجمیر ہندوؤں کے قبضے سے چھوڑایا ۷۹۹ھ میں اسنے شاہان دہلی کی اطاعت چھوڑدی
خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا ہوشنگ شاہ والی مالوہ پر غالب آکر پھر تاج بخشی کی آخر سنہ ۸۱۳ھ آٹھوین ربیع الثانی
مین اکہتر برس کی عمر پاکر مرگیا اکیس سال سلطنت کی یہہ بادشاہ سنی مذہب بڑا عابد زاہد و دانا تھا

سلطان احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی

یہہ بادشاہ بڑا نیکوکار عابد زاہد متقی تھا شیخ احمد کہتو فردوسی کا مرید تھا اور اسی کے
نام سے شہر احمد آباد آباد کیا اسکے وقت فیروز خان اسکے بہائی نے باتفاق حسام الملک

دملات شیر کی بڑی فوج جمع کر کر سلطنت کا دعوی کیا یہہ اُسپر غالب آیا اور نہایت جوانمردی کے ساتھہ بہائی کا قصور معاف کیا سلطان ہوشنگ حاکم مالوہ نے بہی اسیر لیرش کر کر شکست پائے بتیس سال اسنے سلطنت کے آخر جمعہ تہی ربیع الثانی سنہ ۸۴۶ھ مین مرگیا۔

محمد شاہ بن احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی

احمد شاہ کی وفات کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور ساڑہے آٹھہ سال سلطنت کرکے زہر کے سبب سے سنہ ۸۵۵ھ مین شہید ہوا

سلطان قطب الدین بن محمد شاہ بن احمد شاہ بن مظفر شاہ

سنہ ۸۵۵ھ مین بادشاہ ہوا اور سلطان محمود خلجی والئے مالوہ کی ساتہہ اسنے بڑے معرکے کئے راجہ ناگور پر فتحیاب ہو کر بڑی غنیمت حاصل کی سید شاہ عالم سہروردی کا مرید ہوا آخر سترہ برس ساتہہ سلطنت کرکے تیسری رجب سنہ ۸۶۳ھ مین مرگیا۔

سلطان شاہ محمود المشہور بہ محمود بنگرہ بن محمد شاہ گجراتی

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد لئیق و ہوشیار تہا محمود شاہ خلجی شاہ مالوہ پر یہہ بامداد نظام شاہ بحری کے لشکر لے گیا اور فتحیاب ہوا علاقہ دون و کوہ کرنال و قلعہ جوناگڈہ راے منڈلک وغیرہ کے قبضے سے چہوڑا کر اپنے تصرف مین لایا راے منڈلک کو مسلمان کر کر مقرب بارگاہ کیا راے بہیم سین راجہ جگت کو جسنے مولانا محمد سمرقندی کا مال لوٹا تہا سخت سزا دی آخر چالیس سال کمال استقلال سلطنت کرکے سنہ ۹۱۷ھ مین مرگیا اکسٹہہ برس کی عمر پائی۔

مظفر شاہ بن شاہ محمود بنگرہ گجراتی

سنہ ۹۱۷ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اُسی سال مین یادگار بیگ شاہ اسمٰعیل صفوی کا وکیل تحائف لیکر اسکے پاس آیا اور دوستی قایم کی راجہ ایدر کے ساتہہ اسنے بڑے مردانہ جنگ کئے اور فتحیاب ہو کر اسکے ملک کو لوٹا پہر سلطان محمود خلجی کی امداد سے راجہ مندلی اود وغیرہ راجپوتان پورب پر حملہ آور ہوا اور فتح پاکر قتل عام کی راجہ رانا سنگا جو اُنکے امداد پر آیا تہا بہاگ گیا آخر جمعہ کے دن دوسری جمادی الثانی سنہ ۹۳۲ھ مین مرگیا۔

سلطان اسکندر بن سلطان مظفر گجراتی

اس کی تخت نشینی کے بعد شاہزادہ محمد لطیف مدعی سلطنت کا ہوا اور بڑی فوج جمع کی اسنے ملک لطیف ایک امیر کو اسکی سرکوبی کو مامور کیا اور آپس میں سخت لڑائی ہوئی چند ماہ کی بعد عماد الملک وداؤد الملک سیف خان نے بادشاہ کو شہید کر دیا۔

سلطان بہادر خان بن سلطان مظفر گجراتی

سلطان سکندر کی قتل کے بعد نصیر خان شہزادہ خورد سال تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر شہزادہ بہادر خان جو باپ کی خفگی کے سبب سے دہلی کو بھاگ گیا ہوا تھا فوراً دہلی سے آیا اور بادشاہ ہوا عماد الملک اور اسکے دونو بیٹے و سیف الدین و شاہ جیو صدیقی امرائے سلطان سکندر کو مار ڈالا اسلئے شاہزادہ لطیف خان چھوٹا بھائی بادشاہ نے فساد برپا کیا اور جنگ میں زخمی ہو کر قتل ہوا ۹۳۲ھ میں محمد زمان مرزا کہ بیانہ کے قلعہ میں ہمایون بادشاہ دہلی کے حکم سے قید تھا وہان سے بھاگ کر اس کے پاس آیا ہمایون نے چند بار اسکے طلبی کے خط لکھے اور کہا کہ اگر تم اسکو میرے پاس نہیں بھیجتے تو اوسکو اپنے علاقہ سے نکال دو بہادر نے اس نے منظور نہ کی اور ہمایون نے لشکر لیکر چڑھ آیا اور آپس میں سخت لڑائی ہوئی ہمایون نے بہت سا مال اسکی قلمرو میں سے لے لیا اس نے شکست فاحش کھائی چونکہ اس معرکہ میں بندر جیول اور بندر گوہ فرنگی اسکی مدد پر آئے ہوئے تھے اسکی شکست کے بعد انکا ارادہ ہوا کہ گجرات پر قبضہ کریں یہہ انکے راستہ روکنے کے لیے گیا اور اپنی صفائی اور دوستی دکھلانے کے ارادہ سے جریدہ انکے جہاز میں جا داخل ہوا جب دیکھا کہ فرنگی اسکی قتل کے ارادہ میں ہیں اور آثار غدر کے نمایان ہیں تو یہہ اپنی کشتی میں واپس آنے کے لئے لوٹا فرنگیوں نے فی الحال اپنی کشتی اسکی کشتی سے علیحدہ کر لی بادشاہ نے کود کر چاہا کہ اپنی کشتی میں جا پڑے چونکہ بعد زیادہ تھا جا نہ سکا اور دریا میں گر کر غرق ہو گیا اور ایک مرتبہ جو پانی کے اچھالے سے باہر آیا تو ایک فرنگی نے اسکو تیر مارا جس سے یہہ پھر پانی کی تہہ کو چلا گیا گیارہ سال تین مہینے اس نے بادشاہت کی ۹۴۳ھ میں غرق ہوا یہہ بادشاہ

بڑا جوانمرد و دلیر سخی بامروت صاحب علم و فضل تھا

محمود شاہ بن شہزادہ لطیف بن مظفر شاہ

بہادر شاہ کی غرق ہونے اور ہمایون شاہ کے معزولی کی بعد اسی سنہ میں بادشاہ ہوکر گجرات کا ملک
اپنے قبضہ مین لیا بدخواہون اور نمک حرام امراؤن کو قتل کیا شہر احمدآباد دارالخلافت سے چار
کوس کے فاصلہ پر اس نے ایک اور شہر محمود آباد آباد کرایا فرنگیون کی مزاحمت کے سبب قلعہ
سورت نہایت مستحکم تعمیر کیا آخرکار ۱۸ سال کی سلطنت کے بعد دولت خان عرف برہان خان چند
ہمشیرہ زادون کے ہاتھ سے بسازش غضنفر ترک آصف جاہ و اعتماد خان کے قتل ہوا اور ان
بے رحمون نے بکمال بے رحمی دوسری محرم ۹۶۱ھ میں اسکی خوابگاہ مین بادشاہ کو آکر سوتے ہوئے
اسکو جامۂ شہادت کا پہنایا جب صبح ہوئی عمادی الملک ترک اور الغ خان حبشی ملک الموت
کیطرح قاتلون کے سر پر جا پہونچے اور انکو قصاص مین مار دیا چونکہ انہیں ایام مین سلیم شاہ
افغان شاہ دہلی و سلطان نظام الملک بحری بھی مر گئے تھے زوال خسروان تاریخ ہوئی

رضی الملک احمد شاہ بادشاہ گجراتی

یہہ بادشاہ شہزادہ اسی خاندان کا تھا بسبب لاولدی محمود شاہ کے اعتماد خان قدیم دولتخواہ
مبارک بخاری کی تجویز سے بادشاہ ہوا چونکہ کل مدار المہام سلطنت کا عمادی الملک تھا
یہہ بات بادشاہ پر ناگوار گزری اور درپے اسکی قتل کے ہوا جب یہہ راز کھل گیا تو بادشاہ ۹۶۹ھ
مین عمادی الملک کے حکم سے قتل ہوا۔

سلطان مظفر بن محمود شاہ گجراتی

احمد شاہ کی قتل کے بعد ایک خوردسال لڑکے کو اعتماد خان نے مظفر نام رکھکر تخت نشین
کیا اور سب کے روبرو قسم کہائی اور کہا کہ یہہ بیٹا سلطان محمود شاہ کا ہے مگر کسی نے
منظور نہ کیا اور سب امرا کو بر سر انکار ہوکر جا بجا اپنے مقبوضہ علاقون پر با اختیار بن بیٹھے
اور تھوڑا سا علاقہ اعتماد خان کے قبضہ مین رہا اور یہہ بادشاہ برائے سلطنت نام تھی باہم

آپس میں تقسیم ملک ہو کر بڑے بڑے جنگ ہوئے آخر کار فوج اکبر بادشاہ کی گجرات میں پہونچی اور
کل علاقہ اسکی بادشاہت کا اسکے تصرف میں آگیا گجرات کی سلطنت ختم ہوئی۔

مختصر سلاطین شاہان غوری و خلجی کے ذکر میں جو ملک مالوہ و مندو میں حاکم تھے

سلف زمانہ کے وقت میں اس ملک میں بڑے بڑے نامور راجے راجہ بکرماجیت و راجہ بہوج وغیرہ ہو گزرے ہیں
جنکی اولاد کے وقت میں سلاطین غزنوی ہو کر سلطان محمد بن فیروز شاہ تغلق تک اس ملک کے
حکام نائب وغیرہ بادشاہان دہلی کے رہے کوئی بادشاہ باختیار سلطنت قائم نہوئی باختیار حکام میں سے
پہلا بادشاہ سلطان حسین المخاطب دلاور خان غوری ہے جو سلطان
محمد بن فیروز شاہ کی قتل سنہ کے بعد مالوہ کی حکومت پر دہلی سے مامور ہو کر متمرد ہو گیا شاہان دہلی
کی اطاعت سے پہرا اور خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا بیس سال تک حکومت کی آخر سنہ
میں ہوشنگ اسکے بیٹے نے اسکو زہر دیکر شہید کردیا۔

سلطان ہوشنگ بن سلطان حسین دلاور خان غوری

باپ کے بعد تخت نشین ہوا چونکہ اسنے باپ کو زہر دیکر مارا تھا سلطان مظفر گجراتی اسکے
انتقام کیلئے ہوا اور بڑی فوج لیکر اسپر چڑھ آیا بہت سے معرکوں کے بعد اسنے شکست
کہائی اور مظفر کی قید میں ایک سال رہا ایک سال کے بعد پہر تاج بخشی ہوئی اور یہہ
دوبارہ مالوہ پر متصرف ہوکر بادشاہ بنا شہر شادی آباد مندو آباد کیا جب سلطان مظفر
مرگیا تو سلطان احمد شاہ کی وقت باہم فریقین کی عداوت قایم ہوئی بڑی بڑی جنگ و شکست
ہوئیں آخر یہہ بادشاہ تیس برس سلطنت کرکے سنہ میں بیمار ہوکر مرگیا۔

شہزادہ غزنی خان الملقب سلطان محمد شاہ بن سلطان ہوشنگ

باپ کے بعد اسنے ایک سال بادشاہت کی پہر اہتمام الملک محمود خلجی نے اسکو زہر دیکر ہلاک کردیا
اسکے مرنے کے بعد امرائے دربار نے چاہا کہ محمد شاہ کے بیٹے مسعود خان کو تخت نشین کریں

محمود کو بادشاہ بنایا مگر محمود نے غایب دستی کی اور اپنے مخالفون کو ضیافت کے بہانے گہر مین بلا کر قتل کر دیا۔

سلطان محمود خلجی

اسنے دربار اور شہزادہ مسعود خان بن غزنی خان کو قتل کرکے یہہ بادشاہ ہوا اور جب شہزادہ احمد خان بن سلطان ہوشنگ سے جسے سلطنت کا تہا اسکو بہی اسنے زہر کہلا کر شہید کیا اعظم ہمایون جسکے حامی کو مار ڈالا اگرچہ شخص خونریز تہا مگر اسکے بعد سلطنت کا انتظام بہت اچہا کیا مدرسے بنوائے علم کو ترقی دی علماء و مشائیخ کی توقیر کی اسنے گوالیار کے ساتہہ لڑائی کی اور فتحیاب ہوا شاہان گجرات وغیرہ کے ساتہہ بہی اسنے بڑے بڑے جنگ کیے اور بڑی فوج لیکر دہلی کی تسخیر کا ارادہ کیا اور سلطان محمد شاہ کے ساتہہ لڑائیان کین مگر ابہی دہلی فتح نہین ہوئی تہی کہ وہان اسکو خبر پہونچی کہ بدخواہان سلطنت نے شادی آباد مندو مین کسی شخص کو ہوشنگ کے اولاد کرکے تخت نشین کر دیا ہے اسلیے دہلی کی مہم ہاتہہ سے چہوڑ کر واپس آیا اور مندو مین [illegible] آخر تاریخ انیسوین ذیقعد ۸۷۳ھ مین بیمار ہوکر مر گیا۔

سلطان غیاث الدین بن محمود خلجی

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد سخی تہا عورتون کی صحبت سے اسکو کمال رغبت تہی [illegible] خوبصورت ماہ پیکر عورت اسکے محل مین جمع رہتی بادشاہ کی کمال آرام طلبی کے سبب سے شہزادہ ناصر الدین و علاء الدین سلطنت کے مدعی ہوئے اور دونو بہائیون مین عداوت پیدا ہوئی ناصر الدین نے اپنے بہائی علاء الدین پر قابو پاکر اسکو اور اسکے والدہ خورشید کو قتل کیا اور خود تخت نشین ہوا ۹۰۶ھ مین اپنے باپ کو بہی اوسنے بحالت بیماری زہر دیکر مار دیا۔

سلطان ناصر الدین بن غیاث الدین خلجی

یہہ بادشاہ دایم الخمر و سخت عیاش تہا ۹۱۰ھ مین اسنے کہیواڑہ پر یورش کی اور اس ولایت کو برباد کیا اور ایک بلند قصر نعلچہ تعمیر کیا ۹۱۶ھ مین اصبح پور پر مہم کی اور

اور راجیونداس راجہ کے قرابتی سے لڑکی لی پہر داؤد فاروقی کی امداد پر سوار ہوکر نظام شاہ
بحری کے ساتھہ جنگ کیا چونکہ یہہ بادشاہ اپنی بیٹی شہاب الدین کیطرف سے بدظن ہوکر چاہتا
تہا کہ اُسکو قتل کرے اِس لئے وہ بہاگ کر دلی مین چلا گیا اور اوسنے نومین بادشاہ
تپ محرق کی بیماری سے بیمار ہوکر سنہ ۹۱۶ مین مرگیا گیارہ برس حکومت کی۔

سلطان محمود بن ناصر الدین خلجی

اس بادشاہ کی تمام عمر دشمنون کے مقابلے مین گذری تلوار اور نیزہ اسکے ہاتہہ سے نہ چہوٹا
جب نا اتفاقی اُمراؤ کی حد کمال پہونچی شاہ بہادر گجراتی مالوہ پر حملہ آور ہوا اسنے اوسکی ساتہہ
بڑے جنگ کئے آخر قلعہ چپانیر مین قید ہوا اور قلعہ دار کے ہاتہہ سے سنہ ۹۳۷ مین شہید ہوا
بہادر شاہ مالوہ پر مسلط ہوا اور یہہ سلطنت باختتام پہونچی۔

اڑتیسوان چمن شاہان فاروقی کے ذکر مین جو برہانپور مین حکومت کرتے رہے

ملک راجہ فاروقی یہہ شخص فاروقی قریشی سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی کی اولاد مین سے
تہا پہلے یہہ سلطان محمد تغلق کے اردلی کے سوارون مین نوکر تہا ایکدن بادشاہ جنگل
مین شکار کہیلتا ہوا بہوکہا اور پیاسا ہوگیا پانی اور کہانا موجود نہ تہا اسنے ایسے وقت مین
پانی اور کہانا جو اسکے پاس تہا حاضر کیا اور مورد عنایت ہوکر سہ ہزاری منصب پایا کچہہ علاقہ
خاندیس ولایت کا اسکو جاگیر مین ملا اسنے وہان جاکر ایسی کوشش کی کہ چند راجون کو
مطیع کیا اچہے اچہے تحایف بادشاہ کی خدمت مین بہیجے اور منصب سپہ سالاری خاندیس
کا حاصل کیا اور یہہ ترقی پائی کہ راجہ جاجنگیر کو اطاعت مین لایا اور دلاور خان غوری کے
ساتہہ سازش کرکے بادشاہ بنگیا خرقہ فقر کا شیخ برہان الدین چشتی دولت آبادی سے پہنا آخر
بائیسوین ماہ شعبان سنہ ۸۰۱ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

نصیر خان المخاطب بسلطان ملک نصیر الدین بن ملک راجہ فاروقی

اس نے اپنے وقت خاندیس کے ملک مین اپنا خطبہ و سکہ جاری کیا اور قلعہ اسیر آسا اہیر کے قبضہ سے
چھوڑایا شہر برہان پور اپنے باپ کے پیر برہان الدین چشتی کے نام پر آباد کیا اور ایک قصبہ اپنے
مرشد زین الدین کے نام بسایا ہوشنگ والی مالوہ کی بہن اپنے نکاح مین لی ملک افتخار اپنے بھائی
کو پکڑ کر قلعہ اسیر مین اسیر کیا اپنی لڑکی شہزادہ علاؤالدین بن سلطان احمد شاہ بہمنی کی نکاح
مین دی آخر چھیالیس سال کی سلطنت کے بعد ۳- ربیع الاول ۸۴۱ھ مین مر گیا-

میران عادل شاہ بن نصیر خان فاروقی

اس بادشاہ نے تین سال آٹھ مہینے سلطنت کے آخر ایک ہندو کے ہاتھ سے ۸۴۴ھ مین شہید ہوا-

مبارک عادل خان بن عادل شاہ بن نصیر خان فاروقی

یہہ بادشاہ سترہ سال تک خاندیس کا حاکم رہا آخر ۸۶۱ھ مین دنیاے فانی سے انتقال کر گیا

میران عینا عادل شاہ بن مبارک خان عادل فاروقی

اس بادشاہ نے چھیالیس سال بکمال استقلال سلطنت کی اور سلطان محمود بنگرا گجراتی نے جو اپر
یورش کی تو اس نے اُسکو نذرانہ دیکر ٹالدیا آخر ۱۴- ربیع الاول ۹۰۷ھ مین مر گیا-

سلطان داؤد خان فاروقی بن مبارکخان فاروقی

میران عینا عادل شاہ کے بعد اُسکا بھائی جانشین ہوا اور بسبب اسکے کہ اس نے کئی مرتبہ نظام شاہ کے
ملک مین مزاحمت کی تھی نظام شاہ بھی بڑا لشکر لیکر برہان پور پر چڑھ آیا اس نے ناصر الدین
مندو کے بادشاہ سے مدد منگوائی اور بہت لشکر جمع کیا اسلئے نظام شاہ واپس گیا سترہ
سال اسنے سلطنت کی ۹۱۴ھ مین مر گیا اسکے بعد غزنین خان اسکا بیٹا بادشاہ ہوا مگر تین دن
حسام الدین وزیر نے اُسکو مار ڈالا-

اعظم خان فاروقی بن نصیر خان المخاطب بعادل خان اعظم ہمایون

سلطان محمود گجراتی اپنے نانا کی حمایت سے یہہ تخت نشین ہوا حسام الدین وزیر کو اسلئے
قتل کر کے ملک برہان عطاء اللہ کو وزیر بنایا بارہ سال بکمال استقلال سلطنت کی ۱۴ رمضان

سنہ ۹۲۶ ہجری مین مرگیا۔

میران محمد شاہ فاروقی بن عادل خان اعظم ہمایون

بہادر شاہ بادشاہ گجرات کے زیر حمایت یہہ تخت نشین ہوا جب فرنگیون کے ہاتہہ سے مارا گیا تو امرائے گجرات نے اسکو کہ اسکا دہوتا تہا تخت نشینی کے لئی بلا بہیجا یہہ جانے کو تیار ہوا مگر موت نے فرصت ندی اور ناگاہ بیمار ہوکر دہم ذیقعدہ سنہ ۹۴۳ مین مرگیا عرش آشیانی تاریخ نکلے۔

میران مبارک شاہ برادر محمد شاہ فاروقی

بہائی کے مرنیکے بعد یہہ بادشاہ ہوا مگر بسبب غلبہ لشکر ہمایونی اور شیرشاہی کے ہمیشہ خوف و خطر و جنگ دیکہتا رہا بتیس سال سلطنت کے آخر چہٹی جمادی الثانی روز چارشنبہ سنہ ۹۷۴ مین مرگیا۔

میران محمد شاہ بن مبارک شاہ فاروقی

اسکی سلطنت کے وقت چنگیز خان گجراتی بڑا لشکر لیکر خاندیس مین آیا اور اسکے مقابلے سے شکست کہاکر چلا گیا پہر یہہ اس فتح پر مغرور ہوکر چنگیز خان پر لشکر لے گیا اور شکست کہاکر واپس آیا اسی عرصہ مین مرتضے نظام شاہ نے اسپر یورش کی اور اس نے تنگ آکر مین لاکہ تنکہ نقرہ اسکو دیکر خوش کیا آخر دس برس سلطنت کرکے سنہ ۹۸۴ مین مرگیا۔

راجہ علی خان بن میران مبارک خان بن اعظم ہمایون

یہہ بادشاہ محمد شاہ کے مرنے کی خبر پاکر دہلی سے خاندیس مین آیا اور تخت نشین ہوا اور اکبر شاہ بادشاہ کی اطاعت ظاہر کی اور اکبر کے حکم سے شاہزادہ مراد کے ساتہہ دکن کی مہم مین حاضر رہا برار کی مہم کے وقت بہی خانخانان عبدالرحیم کے یارکاب تہا آخر دکہنیون کے باروت مین آگ لگ گئی تو یہہ بہی آگ مین جلکر مرگیا اکیس سال سلطنت کے سنہ مین انتقال کیا۔

بہادر خان بن راجہ علی خان فاروقی

یہہ آخری حاکم سلطنت خاندیس کا نہایت سست و کم عقل و عیاش تہا بروقت تشریف لانے شاہزادہ اور اکبر شاہ کے خاندیس و دکن کے علاقہ مین یہہ حاضر نہوا اس لئے اکبری فوج اسکی

سرکوبی کو مامور ہوئے اور بہہ مدت تک محصور رہ کر قلعہ بین لڑتا رہا آخر سنہ میں قلعہ حوالے کر دیا اور خود اکبر کی خدمت مین بحالت قید پہونچا اُسنے اسپر رحم کر کر وظیفہ مقرر کر دیا اور اکبرآباد مین رہنے کی اجازت دی۔

اونتالیسوان چمن بادشاہان بنگالہ و سنارگانو و لکہنوتی و بہار وغیرہ بطور اجمال

مسلمان بادشاہون کے وقت سے اول جسنے اس ملک پر یورش کی اور غالب آیا محمد بختیار خلجی تہا یہہ سلطان قطب الدین ایبک کے حکم سے اس ملک مین گیا اور رائے لکھمن بن لکھمن سے وہ ملک لیا بنگالی کی اور راجون کو بہی مطیع کیا سب سے خراج لیا اسلام کو پہیلایا دور دور تک گہوڑا دوڑایا پہر اُسکا ارادہ ہوا کہ کوہستان تبت و دیگر علاقجات ترکستان کو مفتوح کرے اس ارادہ پر بارہ ہزار لشکر کے ساتہہ وہ پہاڑ مین گیا اور بہت دور تک فتح کرتا چلا گیا آخر ایک جگہہ شکست کہائی اور واپس آنے کے وقت کل فوج اسکی دریا مین غرق ہو گئی اور یہہ ایکسو آدمی کی ساتہہ واپس آیا اور اُسی غم و غصہ مین بیمار ہو کر مر گیا اُسکے بعد عزالدین محمد شیران جو بختیار کے عزیزون مین تہا بادشاہ ہوا اسنے علی مردان خان امیرالامراء کو قید کر لیا وہ بہاگ کر قطب الدین ایبک کے پاس گیا اور مدد لیکر آیا مقابلے مین عزالدین محمد مارا گیا اور علی مردان نے حکومت پائی پہر اُسکا بیٹا علاؤالدین خلجی حاکم بنا پہر حسام الدین خلجی تاجر غور حاکم ہوا اسکے وقت سلطان شمس الدین التمش نے اسپر یورش کی اسنے اطاعت مان لی پہر سنہ ۶۲۴ مین شہزادہ ناصرالدین بن شمس الدین التمش اسپر حملہ آور ہوا اور یہہ لڑائی مین مارا گیا اور یہہ کل علاقہ سلاطین دہلی کے قبضہ مین آ گیا آخر سلطان غیاث الدین بلبن نے طغرل کو بنگالہ کا حاکم بنایا وہ استقلال پیدا کر کے بادشاہ سے باغی ہو گیا اسلئے خود بلبن اُسپر فوج لے کر آیا اور اسکو پکڑ کر بغراخان اپنے بیٹے کو حکومت دی وہ بہت مدت تک لکہنوتی کا حاکم رہا اور سنہ ۷۲۴ ہجری مین جب سلطان تغلق شاہ بنگال مین آیا تو اُس نے دوبارا اُس سے حکومت پائی اور خیر لیا

جب بغرا خان مرگیا تو سلطان محمد تغلق نے قدر خان نام ایک نائب بنگالہ مین بھیجا پھر فخرالدین اپنے ایک معتبر کے ہاتھ سے مارا گیا اور فخرالدین حاکم بالاستقلال ہوا اسپر علی مبارک سنہ ۷۴۱ھ مین غالب آیا اور وہ قتل ہوا اسکے بعد علی مبارک نے اپنا خطاب علاءالدین کیا اور بادشاہ ہوکر خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اوسکو حاجی الیاس نام ایک امیر نے مار ڈالا اور اپنا خطاب سلطان شمس الدین بھنگرہ مقرر کرکے بادشاہ ہوا اس نے شہر حاجی پور بنایا اور کاہنا جنگر فتح کیا اور ولایت کو وسعت دی تیرہ سال تک وہ خود مختار رہا سنہ ۷۵۴ھ مین فیروز شاہ بادشاہ دہلی نے بنگال پر فوج کشی کی آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر حاجی الیاس نے اطاعت مانی اور پانچ برس کے بعد ۷۵۹ھ مین مرگیا اس کے بعد اسکا بیٹا شاہ اسکندر بھی تابع شاہ دہلی کا رہا اور ۷۶۹ھ مین مرا پھر غیاث الدین سکندر شاہ نے حکومت پائی اور ۷۷۵ھ مین فوت ہوا پھر سلطان السلاطین بن غیاث الدین نے حکومت پائی اور خود مختار رہکر ۷۸۵ھ مین انتقال کیا پھر سلطان شمس الدین ثانی بن سلطان السلاطین تخت نشین ہوا چونکہ یہہ خورد سال تھا سلطنت کا اختیار ایک شخص ہندو کانس نام نے حاصل کیا تین سال کے بعد شمس الدین مرگیا اور راجہ کانس ہندو نے حکومت پائی پھر اسکا بیٹا جیمل المخاطب سلطان جلال الدین مسلمان ہوکر بادشاہ ہوا اور نہایت استقلال سے سلطنت کرکے ۸۱۲ھ مین فوت ہوا پھر سلطان احمد بن جلال الدین نے سلطنت پائی اور ۸۳۰ھ تک بادشاہی کی پھر ناصرالدین نام ایک غلام سلطنت پر قابض ہوا مگر امرائے دربار نے اسکو مار دیا اور مسمی ناصر شاہ کو جو اولاد سلطان شمس الدین بھنگرہ سے تھا اور نہایت عسرت کے ساتھہ گزارہ کرتا تھا بادشاہ بنایا اور سلطنت راجہ کانس کے خاندان سے منتقل ہوکر پھر بھنگرہ خاندان مین آگئی یہہ ۸۶۲ھ مین مرگیا اور باربک شاہ بن ناصر شاہ فرمانفرما ہوا اس نے آٹھہ ہزار غلام حبشی جمع کیے امارت و وزارت حبشیون کو عطا کی ۸۷۹ھ مین مرگیا اسکے بعد یوسف شاہ ولد باربک شاہ نے حکومت پائی اور ۸۸۷ھ مین رحلت کی

اس لیئے منعم خان خان خانان اس کی سرکوبی کو مامور ہوا اور یہہ معہ اپنے بیٹی جنید خان کے سنہ ۹۷۲ھ مین مقتول ہوا ؛

چالیسوان چمن سلاطین شرقیہ کے بیان مین جو جونپور مین حاکم رہے تھے

ملک سرور خواجہ جہان سلطان الشرق پہلے یہہ بادشاہ سلطان محمد بن فیروز شاہ بادشاہ کا وزیر تھا جب سلطنت محمود شاہ فیروز شاہ کی پوتی نی پائی اُس نے اسکو بیٹا بنایا سلطان الشرق خطاب عطا فرمایا جونپور و بہار و نزہت آباد کا ملک اسکو عطا کیا بادشاہ بنا دیا اس نے بادشاہ ہوکر بڑی جمعیت حاصل کی سلطنت کو رونق دی جب سلطان محمود کی سلطنت سست ہوگئی تو اس نے پرگنہ کول و رامپور تک لے لیا آخر سنہ ۸۰۲ھ مین مرگیا۔

سلطان مبارکشاہ بن ملک سرور خواجہ جہان سلطان الشرق

اصلی نام اس بادشاہ کا ملک قرنفل تھا اس نے اپنی وقت خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا یہہ بات سنکر محمود شاہ نے اقبال خان وزیر کے ساتھہ اسپر لشکر کشی کی قنوج کے پاس فریقین ایک دوسرے کے روبرو چالیس روز تک اترے رہے دریای گنگ درمیان تھا آخر بلے جنگ فریقین واپس ہوئے دو سال اس بادشاہ نے سلطنت کی اور سنہ ۸۰۴ھ مین انتقال کیا۔

شاہ ابراہیم شرقی بن ملک سرور خواجہ جہان شرقی

شرقیہ بادشاہون مین یہہ بادشاہ عالم فاضل مہربان قدردان دیندار نیکوکار تھا اس کے وقت شہر جونپور علما و فضلا و مشایخ اہل ہنر و کمال کا معدن بنا ہوا تھا اسکے وقت سلطان محمود قنوج پر متصرف ہوگیا اور چند مدت رہ کر دہلی کو چلا گیا اُسکے جانے کے بعد یہہ پھر قنوج پر متصرف ہوا سنہ ۸۰۹ھ مین اسنے دہلی کے لینے کا ارادہ کیا جب گنگا پر پہونچا سنا کہ سلطان مظفر گجراتی مالوہ پر قابض ہوگیا ہوشنگ کو قید کرلیا ہے اب ارادہ یہہ رکھتا ہے کہ سلطان محمود شاہ دہلی کی مدد کے لئے دہلی مین آئے یہہ سنکر یہہ گنگا سے واپس جونپور کو چلا گیا۔

آخرکار تیس ۳۰ سال کمال استقلال سلطنت کر کے سنہ ۸۴۴ھ مین مرگیا اسکے وقت قاضی شہاب الدین جونپور مین بڑا عالم و فاضل صاحب تصانیف استاد کل تہا جس سے ہزارہا خلقت فیض پاتی تہی۔

سلطان محمود بن سلطان ابراہیم بن ملک سرور سلطان الشرق

اس بادشاہ کی وقت فیما بین اسکی اور سلطان محمود حاکم مالوہ چند بار جنگ ہوے آخر شیخ جاہندہ جو ایک بزرگ زمانہ کے تہے فریقین کی آپس مین صلح کرا دی اس بادشاہ نے دہلی پر بہی یورش کی اور محاصرہ تک نوبت پہونچائی مگر سلطان بہلول لودہی نے اسکو کامیاب نہونے دیا بائیس ۲۲ سال اس نے سلطنت کرکے سنہ ۸۶۲ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

سلطان محمد شاہ بن محمود شاہ شرقی

یہہ بادشاہ کم عقل اور مغلوب الغضب تہا اس نے برخلاف مرضی بی بی راجی اپنی والدہ کی حسن خان اپنے چہوٹے بہائی اپنے کو قتل کر دیا اسلئے امراؤن نے اس سے ناراض ہوکر اسکو بہی مار ڈالا۔

سلطان حسین بن سلطان محمود شرقی

اس بادشاہ نے بہلول لودہی کے ساتہہ صلح کرلی اور راجہ اوڑیسہ پر فتحیاب ہوکر اسکو مطیع کیا بنارس کا قلعہ بنوایا پہر اسنے گوالیار پر فوج لی گیا اور فتحیاب ہوا بعد حصول فتح کے چند روز کے جب اسکو بڑی استقامت حاصل ہوگئی تو پہر دہلی پر چڑہائی کی اور محاصرہ کرلیا اسوقت بہلول نے اطاعت مان لی اور کہا کہ سلطان شہر دہلی معہ دوازدہ کروہی گرد نواح شہر کے میرے قبضہ مین رہنے دے باقی سب ملک لے لے مگر اس نے کمال غرور اور تکبر سے اوسکا کہنا نمانا ناچار وہ مرنے پر مستعد ہوکر اسکے ساتہہ معرکہ آرا ہوا اتفاقاً سلطان حسین نے ایسی شکست کہائی کہ کل توپخانہ وسلاح خانہ واسباب فوج کا بہلول کے قبضہ مین آیا تمام فوج اسکی بہاگ گئی اور یہہ تہوڑے سوارون کے ساتہہ جان بچاکر بہاگ گیا بہلول نے اسکا کل ملک لے لیا اور سوائے جونپور کے باقی کچہہ نہ رکہا جب بہلول مرگیا اور اسکو جمعیت حاصل ہوگئی تو دوسری مرتبہ اس نے دہلی پر لشکر کشی کی اور شکست کہاکر بہاگا

جب کہین پناہ نہ ملی سلطان علاؤ الدین حاکم بنگال کے پاس گیا اور تا دم عمر وہان رہا۔

اکتالیسوان چمن ان بادشاہون کے ذکر مین جو سندہ و ٹھٹہ مین حاکم رہے

سب سے اول مسلمانون حکام سے اس ملک مین عماد الدین محمد قاسم ثقفی خلیفہ ولید کے وقت حجاج بن یوسف امیر خراسان کے حکم سے آیا پہلے اسنے کیچ و مکران فتح کیا پھر آگے بڑہ کر تمام سندہ مین مسلمانی دین پہیلایا پھر غوریہ سلطنت کے وقت سلطان ناصر الدین قباچہ با اختیار حاکم ہوا جسکا ذکر غوریہ بادشاہون کے ذکر مین مذکور ہو چکا ہے پھر سنہ ۹۲۱ مین شجاع بیگ نے امیر دخل پایا۔

امیر شجاع بیگ المشہور شاہ بیگ ارغون بن امیر ذو النون

اسکا باپ اور بہا امیر الامرا و سپہ سالار سلطان میرزا بادشاہ ہرات کا تہا قندہار مین اسکی حکومت تہی پہلے وہ قندہار سے آکر بعض علاقہ سندہ پر قابض ہوا پہر جب بابر بادشاہ نے قندہار کا قلعہ لے لیا تو وہ سندہ مین آیا اور جام فیروز و جام صلاح الدین سندہ کے حکام پر جو باہم عداوت رکہتے تہے غالب آکر شہر ٹھٹہ تک متصرف ہو گیا خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا آخر سنہ ۹۳۰ مین مر گیا یہہ بادشاہ بڑا عالم و فاضل تہا تصنیفین اسکے شرح عقائد نسفی و شرح کافیہ و حاشیہ مطالع منطق وغیرہ مشہور ہین اور علما کے نزدیک نہایت معتبر۔

شاہ بیگ بن امیر شجاع بیگ بن امیر ذو النون

اس نے اپنی سلطنت کے وقت سندہ کی مملکت کو وسیع کیا قلعہ بہکر و حصار بلدہ سیہوان کو نئے سرے سے بنوایا ہمایون بادشاہ شیر شاہ کے غلبے کے وقت بطلب امداد اسکے پاس گیا اس نے چہہ مہینے آج کل مین گزران کی اور ہمایون اس سے نا امید ہو کر ایران کو چلا گیا اس نے بتیس سال سلطنت کی اور سنہ ۹۶۳ مین بیمار ہو کر مر گیا۔

میرزا عیسے خان ترخان ترخانی

شاہ بیگ کے مرنے کے بعد اسکی سلطنت دو حصے مین تقسیم ہو گئی ٹہٹہ مین میرزا عیسے خان

ترخانی جو شاہ بیگ ارغون کی فوج کا سپہ سالار تہا قابض ہوا اور سلطانی خطاب پا کر اپنے
نام کا خطبہ و سکہ جاری کر دیا بہکر مین میر محمود قابض ہو کر بادشاہ ہوا اور دونو بادشاہون
مین کبہی صلح اور کبہی لڑائی رہتی اکبر بادشاہ نے ان دونو کی نا اتفاقی سنکر بہلے محمود کی سلطنت
پر قبضہ کیا پہر میرزا باقی بن میرزا عیسے ترخانی پر فتحیاب ہوا —

بیالیسوان چمن اُن بادشاہون کے ذکر مین جو ملتان مین حاکم تہے

مسلمانی سلطنت اول ملتان مین عماد الدین محمد ابو القاسم کے وقت ہوئی پہر اقوام متفرقہ
قابض رہے سلطان محمود غزنوی کے وقت اسپر قوم ملاحدہ قابض تہی ان سے اوسنے لیا اور
تک سلاطین غزنویہ کے قبضہ مین رہا پہر قوم قرامطہ ملتان پر قابض رہے ان سے غوریون نے
لیا اور دو سو برس تک شاہان دہلی کے قبضہ مین چلا آیا ۸۴۷ھ مین بسبب عدم توجہ شاہان دہلی
کے شیخ یوسف قریشی جو اولاد شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی سے تہا شہر والون کے اتفاق سے
حاکم بنا اور چند سال حکومت کی پہر

سلطان قطب الدین لنگاہ

فرمان فرما ہوا یہ شخص رائے سہرا نام قوم لنگاہ موضع سیوی کا مقدم تہا اسنے بطمع جاہ و
مال شیخ یوسف کو لڑکی دی اور اسکا مقرب بنا اور بہزار مکر و فریب شیخ یوسف پر غالب
آکر اسکو ملتان سے نکالدیا وہ دہلی مین سلطان بہلول لودی کے پاس چلا گیا اسکے جانیکے بعد
قطب الدین خطاب پاکر رائے سہرا حاکم ہوا سولہ برس حکومت کرکے ۸۷۴ھ مین مرگیا —

شاہ حسین لنگاہ بن قطب الدین لنگاہ

اسی بادشاہ کے وقت ملتان کی سلطنت نے کمال رونق پائی علاقہ شور کوٹ و جہنگ و
چنیوٹ اسکے قبضہ مین آیا حکومت نے وسعت دکہلائی شیخ یوسف قریشی سلطان بہلول
لودی سے مدد لیکر بڑے لشکر کے ساتھ ملتان پر چڑہ آیا اسوقت حاکم ملتان کے پاس

دس ہزار فوج تھی اس نے حکم دیا کہ ہر ایک سپاہی تین تین تیر ایک ہی مرتبہ مخالف کے فوج پر چلاوے
چنانچہ ایک مرتبہ تیس ہزار تیر اوسکی فوج پر جا پڑا تو ہزاروں مارے گئے باقیماندہ بھاگ گئے
شاہ حسین نے فتح پائی اس فتح کا حال سنکر ملک سہراب و اسماعیل خان بلوچ و فتح خان و دوسرے
جو اپنے اپنے ملکوں میں با اختیار حاکم تھے شاہ حسین کی اطاعت میں آئے چھتیس سال شاہ حسین
نے سلطنت کی ۹۰۸ھ میں بیمار ہو کر فوت ہوا۔

سلطان محمود بن فیروز شاہ بن شاہ حسین لنگاہ

یہہ شخص نہایت کم عقل اور عیاش تھا بکمال بدنامی و بے انتظامی ستائیس سال سلطنت کے جب
کل امراء و سلطنت کے ناراض ہو گئے تو زہر دیکر ہلاک کر دیا۔

سلطان حسین ثانی بن محمود بن فیروز شاہ بن شاہ حسین

خورد سالی کی عمر میں یہہ بادشاہ مسند نشین ہو لنگر خان بلوچ اسکا مدار المہام و وزیر مقرر ہوا
اسی عرصہ میں بابر شاہ کیطرف سے سلطان حسین ارغون ملتان پر قابض ہوا اور یہہ سلطنت ختم ہو گئی

تینتالیسواں چمن سلاطین اسلام کے ذکر میں جو کشمیر کے خطہ میں بادشاہ رہے

شاہ میر المخاطب بسلطان شمس الدین

یہہ شخص راجہ رینجن دیو بن سہدیو بن شمس دیو برہمن راجہ کشمیر کا
وزیر تھا جب راجہ مرگیا اسکا بیٹا راجہ چندر دیو خورد سال رہا اسلیئے رانی کوتا دیو راجہ کی رانی
فرمان فرما ہوئی چونکہ شاہ میر وزیر سلطنت پر اختیار کلی پا چکا تھا رانی نے اسکے تسلط سے
عاجز آ کر اسلام قبول کیا اور شاہ میر کو تخت سلطنت کا دیا اسی وقت سے اسلام کی سلطنت کشمیر
میں شروع ہوئی اور یہہ بادشاہ ۷۴۲ھ میں جہان بحق تسلیم ہوا۔

سلطان جمشید بن شاہ میر شمس الدین

اس بادشاہ نے صرف ایکسال سلطنت کے پھر اسکا بھائی علیشاہ اسپر غالب آیا اور اسکو قتل کر دیا۔

سلطان علیشاہ المخاطب بعلاؤ الدین کشمیری

یہہ بادشاہ رحیم و کریم و سخی تہا قصبہ علاو الدین پورہ اسنے آباد کیا ۷۶۸ھ مین مر گیا۔

سلطان شہاب الدین کشمیری

بقول صاحب تواریخ فرشتہ علاو الدین کا بہائی اور بقول صاحب تواریخ اعظمی اُسکا بیٹا تہا اُسنے کشمیر کی سلطنت کو وسعت دی کوہ پکہلی و دہمتور اسنے فتح کیا کابل اور کوہ سلیمان پر قبضہ پایا شاہ کاشغر پر غالب آ کر تبت کا ملک لیا کشتوار و نگر کوٹ پر فتح پائی فیروز شاہ بادشاہ دہلی کے ساتہہ جنگ کئے قصبہ شہاب الدین پورہ اپنے نام پر آباد کیا بت خانے بہت سے گرائے مسجدین تعمیر کین آخر ۷۸۰ھ مین مر گیا۔

سلطان قطب الدین برادر سلطان شہاب الدین

اسنے شہر سری نگر مین اپنے نام پر قطب الدین پورہ ایک محلہ آباد کرکے تخت گاہ بنایا شاعری مین اسکو کمال دخل تہا چنانچہ یہہ مطلع اسکی تصانیف سے ہے **مطلع** ای بگرد شمع رویت عالمی پروانۂ ۞ از لب شیرین تو شوریست در ہر خانۂ ـ سولہ سال اسنے بادشاہی کی ۷۹۶ھ مین مر گیا اسکے وقت سید علی ہمدانی کشمیر مین آئے اور یہہ انکا مرید ہوا۔

سلطان سکندر بت شکن بن قطب الدین کشمیری

یہہ بادشاہ کشمیر کے نامور بادشاہون مین سے ہے اس نے اسلام کے شیوع مین سخت کوشش کی بیشمار بت خانے گرائے بت شکن خطاب پایا سید علی ہمدانی کا مرید ہوا علم کو ترقی دی اسکے وقت امیر تیمور گورکان کوہ جمون پر آیا اور یہہ اطاعت ظاہر کرکے مورد تحسین ہوا پچیس سال نو مہینے چہہ روز سلطنت کرکے ۸۱۹ھ مین رحلت کر گئے ۞

سلطان علی المخاطب شاہ علی بن سلطان سکندر بت شکن

اسنے بادشاہ ہو کر حکم دیا کہ میری قلمرو کے کل ہندو مسلمان ہو جائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ بہت سے مسلمان ہوے بہت سے قتل مین آئے باقیماندہ بہاگ گئے ۸۲۳ھ مین اسنے حج کے سفر کا ارادہ کیا سلطنت شاہی خان اپنے بہائی کے سپرد کی جب روانہ ہو کر سیالکوٹ پہونچا اسکی جورو نے

جو راجہ جموں کی لڑکی تھی سلطنت کیے چھوڑنے پر سخت ملامت کے اسلئے یہہ ایس آیا تاتار خان نے اسکو پھر کشمیر مین داخل ہونے ندیا اور آپس دونو کی لڑائی ہو کر یہہ پکڑا گیا او ر قید کی حالت مین ۸۲۶ھ مین مر گیا۔

شاہی خان المخاطب بزین العابدین

کشمیری بادشاہون مین بیتعصب بادشاہ تھا اسکے وقت ہنود جو کشمیر سے جلا وطن ہوئے تھے پھر آئے اور آباد ہوئے تالاب ولر مین اسنے بڑی عمارت سیر گاہ بنوائی ایک مسجد تعمیر فرمائی بادشاہ کاشغر کے ساتھہ اسنے جنگ آزمائی کی اور فتحیاب رہا باون سال اسنے سلطنت کے ۸۷۸ھ مین جنت نصیب ہوا۔

حاجی خان المخاطب شاہ حیدر بن زین العابدین

ایک سال دو ماہ اسنے سلطنت کے ۸۸۰ھ مین بحالت مستی محل سے گر کر مر گیا۔

شاہ حسن ولد حیدر شاہ

یہہ بادشاہ عیاش تھا بارہ سو قوال خوش مقال اسکے دربار مین صرف گانے پر نوکر تھا اسکے بیخبری کے سبب سے ملک مین بے انتظامی ہو گئی میر شمس الدین عراقی نے بانیما سلطان حسین میرزا والی خراسان کے کشمیر مین آکر شیعہ مذہب جاری کیا بہت سے لوگ اوس مذہب مین داخل ہو گئے اور عداوت کی بنیاد قایم ہوئی —— بارہ سال اسن بادشاہ نے سلطنت کی ۸۹۳ھ مین مر گیا۔

فتحشاہ بن ادہم خان بن سلطان زین العابدین

شاہ حسن کے مرنے کے بعد اول اسکا بیٹا محمد شاہ تخت نشین ہوا مگر بسبب صغر سنی معزول ہو کر فتحشاہ بادشاہ ہوا اسکے وقت شمس الدین عراقی نے امرای قوم چک سب شیعہ کر لیے اور امرائے سنیعہ وسنی مین سخت تکرار و مجادلہ ہوا —— یہہ بادشاہ ایک بار مرتبہ معزول ہو کر پھر کامیاب ہوا آخر ۹۲۳ھ مین مر گیا۔

محمد شاہ بن شاہ حسن بن حیدر شاہ

فتح شاہ کے بعد محمد شاہ معزول فتح پھر بادشاہ ہوا مگر برائے نام تھا کل مالک قوم چک کے امرا تھے ۹۲۶ھ میں پھر ماگری و ملک ابدال و ملک کاجی کی آپس میں لڑائی ہوئی اور تمام ملک چار حصوں میں تقسیم ہوا ایک حصہ ملک ابدال دوسرا ملک گوہر تیسرا ملک علی چوتھا کاجی چک کے حصہ میں آیا بادشاہ کا روزینہ مقرر ہو گیا ۹۳۸ھ میں میرزا کامران ہمایون شاہ کا بھائی کشمیر میں آیا اور تسلط پا کر خطبہ ہمایون شاہ کے نام کا جاری کیا مگر کشمیریوں نے جنگ صعب کیا اور محرم خان کامران کے ناظم کو نکال دیا اور پھر مالک ہوئے ۹۳۹ھ میں سکندر خان ولد سلطان سعید خان والی کاشغر نے کشمیر میں آکر اپنا تسلط کر لیا اور کچھ مدت رہکر بسبب بے انتظامی دیکھ کے واپس چلا گیا اور محمد شاہ کبھی معزولی اور کبھی بحالی کی حالت میں رہا آخر ۹۴۲ھ ہجری میں بیمار ہو کر مر گیا۔

سلطان شمس الدین بن محمد شاہ

اس بادشاہ نے نہایت بے اختیاری کے ساتھ ایک سال سلطنت کے ۹۴۵ھ میں مر گیا۔

اسمعیل شاہ بن محمد شاہ

اس نے اپنے وقت کاجی چک کو کل مختار بنایا اسکی لڑکی اپنے نکاح میں لی چونکہ شیعہ کشمیری بسبب تسلط کاجی چک کے اسکے وقت بڑے زور شور میں تھے سنیوں کو یہہ بات ناگوار گزری اور آپس میں سنی شیعہ کی بڑی لڑائی ہوئی اور بادشاہ ۹۴۸ھ میں مر گیا۔

نازک شاہ بن فتحشاہ کشمیری

اسمعیل شاہ کے بعد ابراہیم اسکا بیٹا جانشین ہوا مگر جب میرزا حیدر شیر شاہ بادشاہ دہلی کے مدد سے کشمیر پر متسلط ہوا تو اس نے نازک شاہ کو تخت نشین کیا اور خود مختار کل بنا اس نے کشمیری شیعہ بہت قتل کئے انکو ملک سے نکال دیا آخر امرائے شیعہ نے بڑا مجمع کیا اور میرزا حیدر پر آ پڑے میرزا نے جو انمردیاں کیں اور ۹۵۷ھ میں شہید ہوا بادشاہ نے

بہی اسی سال مین وفات کے قضاے الٰہی تاریخ نکلی +

غازی شاہ چک

یہہ ایک امیر امراے کشمیر سے تہا قوم شیعہ کے اتفاق سے اپنے آقا کی اولاد کو جو شاہ میر کے وقت سے بادشاہ چلے آتے تہے محروم کرکر خود بادشاہ ہوا پہاڑی ملک سے بہت فتح کیا تبت کو لے لیا شیعہ مذہب کو رواج دیا اپنے صلبی بیٹے کو بسبب تخلف مذہب کے قتل کیا دو سال دو مہینے سلطنت کے ۹۷۱ھ مین گیا ظالم اسکی تاریخ ہے ٭

حسین شاہ برادر غازی شاہ چک

یہہ بادشاہ اہل تعصب شیعہ تہا اس نے مولانا شمس الدین اور ملا فیروز علماے اہل سنت کو گہر بلا کر قتل کردیا خود بہی ۹۷۸ھ مین قولنج کی بیماری سے مرگیا چہہ سال حکومت کے ۔

علیشاہ برادر حسین شاہ

۹۷۸ھ مین اسنے بادشاہ ہوکر حسین چک اپنے بہائی کو قید کیا حیدر خان و سلیم شاہ پسران نازک شاہ کو جو مدعی سلطنت کے ہوئے تہے شکست دے راجہ بہادر حاکم کشتوار پر حملہ آور ہوکر اسکی لڑکی شنکر دیو اپنے پوتے یعقوب خان کی نکاح مین لی فتح خاتون اپنی لڑکی شہزادہ سلیم اکبر شاہ کے بیٹے کے نکاح مین دی ہی اس کے وقت کشمیر مین بے وقت برف برس کر قحط عظیم نمودار ہوا لاکہون کشمیری جلا وطن ہوکر چلے گئے اور یہہ ۹۸۶ھ مین مرگیا ۔

یوسف شاہ ولد علی شاہ چک

یہہ بادشاہ عیاش و شراب خوار تہا اس لئے کشمیریون نے اسکو معزول کرکر ہندوستان کو نکالدیا اور یہہ اکبر بادشاہ سے مدد لیکر پہر آیا اور قابض ہوا چونکہ اسنے استقلال کے بعد اسنے اکبر کی اطاعت چہوڑدی تہی اس لئے پہر اکبر کی فوج ۹۹۴ھ مین داخل کشمیر ہوئے اور یہہ کر امراے اکبری کو جا ملا انہون نے اسکو قید کرلیا اسکے مقید ہونے کے بعد یعقوب شاہ اسکے بیٹے نے فوج جمع کرکر اکبری فوج کے ساتہہ جنگ کیا اور وہ شکست کہاکر پس پا ہوئے

اس فتح کے بعد یعقوب حاکم ہوا مگر اجلاس کے چند روز بعد شہر کے قاضی کو بلا کر حکم دیا کہ آج
کی تاریخ سے نماز کی اذان بطور تشیع کے تمام شہر میں پڑھی جا کے لفظ علی ولی اللہ کا
اس میں اضافہ کرو قاضی نے یہہ بات نمانی اور قتل ہوا قاضی کی شہادت کے بعد شہر کے
کل سنی جمع ہو گئے اور قاسم خان میر بحری سپہ سالار فوج اکبری کو معہ فوج شہر میں بلا لیا
یعقوب باہی خوف کے بہاگ گیا کشمیر میں اکبری تسلط ہوا۔

چوالیسواں حصہ شاہان خاندان بابریہ کی ذکر میں جو ہند میں بادشاہ رہے

ظہیر الدین محمد بابر شاہ بن عمر شیخ بن میرزا سلطان ابو سعید

یہہ بادشاہ پہلے سنہ ۸۹۹ھ میں عمر بارہ سال کے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اندجان کے تخت
پر بیٹہا مگر اسکے چچا سلطان احمد والی سمرقند اور اسکے ماموں محمود شاہ والی مغلستان و میرزا
بایسنقر نبیرہ میرزا ابو سعید اور اسکے بہائی جہانگیر وغیرہ اسکے ملک کے طامع ہوئے اور یہہ
سمرقند و فرغانہ و اخی و اوش وغیرہ کے مقام پر کئی لڑائیاں ان سے لڑا اور شکست کہا کر
دو سو چالیس آدمی کے ساتہہ بہاگا اور اسی قدر فوج کے ساتہہ سمرقند پر قبضہ کر لیا امیر خواجہ
شیبک خان ازبک کی طرف سے وہاں حاکم تہا بہاگ گیا سنہ ۹۰۶ھ میں شیبک خان فوج لیکر سمرقند پر
آیا اور بابر چار مہینے محصور رہکر تاشکند گیا وہاں سے مغولستان کا رستہ لیا وہاں بہی نہ ٹہرا ہوا
حصار شادمان و برند ہوتا ہوا قندز پہونچا اور باتفاق فوج حاکم قندز کے کابل پر یورش کے
امیر محمد مقیم بن امیر ذو النون ارغون بہاگ گیا اس نے کابل و بدخشان و غزنین پر قبضہ کر لیا
سنہ ۹۱۳ھ میں بعد سزا دہی افغانان غلزی کے قندہار پر حملہ کیا محمد مقیم و شاہ بیگ ذو النون کے
بیٹے بہاگ گئے قندہار پر اسکا تسلط ہو گیا شیبک خان ازبک نے محمد مقیم و شاہ بیگ کی مدد
کی اور قندہار بابر کے قبضہ سے چہوڑا کے پہر انکو دیدیا سنہ ۹۱۶ھ میں جب شیبک خان شاہ
اسمعیل صفوی کی جنگ میں مارا گیا تو بابر نے شادمان پر حملہ کیا اور قندز میں پہونچکر شاہ اسمعیل سے

اور قوم ازبک پر یورش کی اور فتح پاکر ۵۰ ہزار فوج جمع کرلی بخارا و سمرقند پر قبضہ پایا آٹھہ
ماہ کے بعد تیمور سلطان و عبد اللہ خان وجانی بیگ خان ترکستان سے بخارا پر فوج لائے
اور بابر ان سے شکست کہا کر شادمان کو چلا گیا اور دوبارہ شاہ اسمعیل سے مدد لیکر بخارا پر حملہ کیا
مگر اب بھی شکست کہائی سوا کابل کے کہیں دم نہ لیا سنہ ۹۲۵ میں آب سندھ کی طرف رخ کیا اور بہیرہ
تک آکر چلا گیا دوسری مرتبہ ۹۲۶ھ میں دیپالپور تک پہونچا تیسری مرتبہ ستلج تک پہونچکر واپس
گیا آخر سنہ ۹۳۲ میں صرف دس ہزار سوار کے ساتھ سندھ کے رستے ہندوستان میں آیا پانی پت کے
میدان میں سلطان ابراہیم لودی ڈیڑھ لاکھ فوج کے ساتھ مقابل ہوا اور شکست کہا کر مارا گیا اور
بابر دہلی کے تخت پر بیٹھا بڑا بھاری خزانہ دہلی کا اسکے ہاتھ لگا افغانوں کی شورہ و فساد کا
انتظام اسنے آہستگی کیا اُن سے کئی لڑائیان لڑا اسیطرح جیسے بہان چند ناناک چند و کرم سنگہ
وغیرہ امراؤ جنہوں نے میوات میں فساد برپا کیا تہا سنہ ۹۳۴ میں قتل کیے راے سید راے
والی چندیری نے محاصرہ میں خودکشی کر لیا قنوج و کالنجر مفتوح ہوئے آخر جمادی الآخر
کی پانچویں تاریخ سنہ ۹۳۷ میں یہہ بادشاہ بیمار ہوکر مرگیا نعش اس کی دہلی سے کابل
کو لے گئے اور دفن کی —

نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بن بابر شاہ

بابر کے بعد اسنے ہند کا تخت پایا پنجاب و پشاور و ملتان و کابل و بامیان و حصار
فیروزہ اپنے بہائی کامران کو دیا میوات کا علاقہ میرزا ہندال دوسرے بہائی کو علاقہ
سنبھل میرزا عسکری تیسرے بہائی کو دیا سنہ ۹۳۸ میں اسنے کالنجر کے راجہ کو مطیع کیا
پھر جونپور گیا اور محمود بن سکندر لودی کو شکست دیکر چنار پر تاخت کیا شیر خان افغان
کا معاملہ مناقشت پیش آیا سنہ ۹۴۲ میں بہادر شاہ گجراتی پر چڑھائی کی اور شکست
کہا کر چلا گیا سنہ ۹۴۳ میں شاہ اسمعیل صفوی کی فوج نے قندہار لے لیا اور شیر خان افغان
نے قلعہ رہتاس پر قابض ہوکر شورش برپا کی میرزا ہندال اسکے بہائی نے آگرہ میں بادشاہی

اجلاس کیا یہہ خبر پاکر یہہ آگرہ کو چلا مگر شیر خان افغان نے راستہ گہیر لیا عند المقابلہ ہمایون
نے شکست کہائی بہت سی فوج گنگا مین ڈوب گئی خود بہی یہہ دریا مین بہہ گیا اور
ایک سقا کی مدد سے باہر نکلا وہان سے یہہ آگرہ مین آیا اور میرزا ہندال و کامران سے
صلح کی اور چاہا کہ ان کے اتفاق سے شیر خان پر حملہ کرے مگر کامران لسکے بی اجازت پنجاب
کو چلا گیا اس نے ناصر میرزا وغیرہ کو فوج دیکر شیر خان کی سرکوبی کو بہیجا اس لڑائی مین
شیر خان نے شکست کہائی اور قنوج کو بہاگ گیا قطب خان شیر خان کا بیٹا کام آیا یہہ خبر
پاکر ہمایون ایک لاکہہ سوار کے ساتہہ قنوج کو گیا جب دریاے گنگ سے اُترا محمد سلطان میرزا
نے جو ایک رکن رکین سلطنت تہا کامران کی اغوا کی باعث سے بیوفائی کی اور اپنا لشکر لیکر
علیحدہ ہو گیا دوسرے مرتبہ یہہ آفت آئی کہ برسات شروع ہو گئی اور ہمایونی لشکرگاہ
جو نشیب مین تہی پانی سے بہر گئی اسباب خراب ہو گیا فوج متفرق مقامات پر جا اتری اسی
وقت مین شیر خان آ پہونچا اور لڑائی شروع کردی تہوڑی سی لڑائی کے بعد ہمایون کے
فوج بہاگ نکلی خود بادشاہ دریا مین سے بہزار مشکل نکلا اور آگرہ مین ٹہیر نا مناسب نہ سمجہکر
لاہور آیا لاہور سے ٹہٹہ پہونچا بہائی اسکے پنجاب وغیرہ کو چہوڑکر کابل کو چلے گئے
چندے ہمایون بہکر مین رہا پہر جیسلمیر کو گیا وہان کے راجہ کو مخالف پایا پہر راجہ مالدیو کے پاس گیا
اور اوسکو بدنیت پاکر امرکوٹ کی راہ لی امرکوٹ کے راجہ نے بڑی خاطر کی اور اُسی جگہہ شہزادہ
اکبر تاریخ پانچوین رجب روز یکشنبہ ۹۴۹ھ مین پیدا ہوا وہان سے قندہار پہونچا وہان میرزا
عسکری اسکا بہائی تہا اُس نے اس کے پکڑنے کی تدبیر کی اس نے خبر پالی اور ہمراہیون کو وہان سے
چہوڑکر دو سواروں کے ساتہہ خراسان کو گیا میرزا عسکری نے اسکے پیچہے اسکا خیمہ لوٹ لیا
اور شہزادہ اکبر کو قید کیا پہر ہمایون سیستان کے راستے ہرات مین پہونچا اور اپنے حال کا خط
بذریعہ سلطان محمد شاہ بن شاہ طہماسپ صفوی شاہ طہماسپ کی خدمت مین لکہہ بہیجا وہان
سے یہہ بڑی عزت کے ساتہہ عراق مین طلب ہوا اور چند سال بہ تجمل شاہانہ اُس نے

وہان آرام کیا شاہ طہماسپ نے اپنا بیٹا سلطان مراد اور امیر بداغ خان قاچار دس ہزار سوار کے ساتھہ اسکی فتح پر مامور کیا مدد وہان سے آکر پہلے میرزا عسکری سے قندہار لیا اور حسب الاقرار جو بوقت رخصت کیا تھا یہہ قلعہ شاہزادہ مراد کے حوالے کردیا پہر کابل پر فوج کشی کی میرزا کامران بہاگ گیا اور یہہ کابل کے تخت پر بیٹھا شہزادہ اکبر سے ملکر خوش ہوا پہر بدخشان کو فتح کیا اور طالقان پر چڑہائی کی اسکے پیچھے کامران پہر کابل مین آکر متصرف ہوگیا اسلیے ہمایون وہان سے معاودت کرکے کابل مین آیا کامران شکست کہاکر محصور ہوا آخر کامران بلخ کو بہاگ گیا اور پیر محمد خان والی بلخ سے مدد لیکر بدخشان کے کسیقدر علاقہ پر قابض ہوگیا ہمایون نے بدخشان مین جاکر طالقان کے قلعہ مین کامران کو گہیر لیا کامران باطاعت پیش آیا اور بہائیون مین صلح ہوگئی سنہ ۹۵۶ھ مین ہمایون نے بلخ پر لشکرکشی کی اثنا مین کامران و عسکری دونو بہائی اس کے مقابل ہوئے ہمایون زخمی ہوکر بامیان کو بہاگ گیا کامران نے تیسرے مرتبہ کابل پر دخل پایا مگر ہمایون بہی دوبارا فوج جمع کرکر کابل آیا عندالمقابلہ میرزا عسکری اسیر ہوکر بعد جان بخشی کے مکہ معظمہ کو بہیجا گیا میرزا ہندال قتل ہوا میرزا کامران پنجاب کو گیا مگر آدم قوم گہکڑون کے سردار نے اسکو پکڑ کر ہمایون کے پاس بہیجدیا ہمایون نے اسکو اندہا کرکر مکہ شریف کیطرف روانہ کردیا سنہ ۹۶۱ھ مین حسب الطلب امراے سلطنت دہلی کے پندرہ ہزار سوار کے ساتھہ اس نے ہند کو کوچ کیا اور بے جنگ و جدل پنجاب پر قبضہ پا لیا دیبالپور سے آگے بڑہکر افغان فوج بیرم خان کے مقابل ہوئے اور شکست کہاکر بہاگ گئے پہر سکندر شاہ افغان اسی ہزار سوار کے ساتھہ مقابل ہوا اور منہزم ہوکر پہاڑ کیطرف چلا گیا اور ہمایون نے دوبارہ دہلی مین داخل ہوکر بادشاہی اجلاس کیا شہزادہ اکبر و خان خانان بیرم خان کو سکندر شاہ کے تعاقب پر بہیجا اور خود دہلی مین رہا آخر چھ مہینے کے عرصہ کے بعد ساتوین ربیع الاول سنہ ۹۶۳ھ مین کتابخانہ کی چھت سے گر کر مر گیا۔

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون بن بابر

تیرہ برس کی عمر مین یہہ بادشاہ بمقام کلانور تخت نشین ہوا اور سنا کہ ہیمون بقال وزیر
عدلیشاہ کا بڑا مجمع کر کر اکبر آباد اور دلی پر قابض ہو گیا ہی اس لیے اکبر شاہ نے سکندر کا
تعاقب چھوڑ دیا خضر خواجہ خان بابر شاہ کے داماد کو پنجاب مین مامور کیا اور خود دہلی گیا
پانی پت کے میدان مین ہیمون بڑے تجمل و غرور کے ساتھ اکبر کے مقابل ہوا اگرچہ اسکی فوج
اکبری فوج سے کئی حصہ زیادہ تھی مگر تقدیر کے ساتھ ہوا ایک ایسا تیر لگا کہ وہ زخمی ہو کر
ہودج مین سر رکھہ کر پڑ گیا اسکی فوج نے ہودج خالی دیکھا بہاگ نکلے اور ہیمون گرفتار
ہو کر قتل ہوا سکندر شاہ کے تعاقب مین لشکر گیا قلعہ مانکوٹ مین محصور ہوا اور چہہ مہینے کے
محاصرے کے بعد بنگالے کو چلا گیا سنہ ۹۶۶ھ مین جونپور و قلعہ گوالیار و غازی پور فتح کیا
سنہ ۹۶۷ھ مین بیرم خان وزیر باغی ہوا اور غلطی پر شکست کہا کر حاضر ہوا بادشاہ نے
بنظر حقوق خدمت کے اسکا قصور معاف کیا اور بڑی عزت کی اور وہ رخصت ہو کر مکہ
و مدینے کے سفر کو روانہ ہو گیا راہ مین کسی دشمن کے ہاتھ سے شہادت پائی اسی سال مین
اکبر نے مالوہ پر یورش کی اور باز بہادر سے وہ ملک چہین لیا سنہ ۹۶۹ھ مین برہان پور
فتح کیا قلعہ چنار پر قبضہ پایا سنہ ۹۷۳ھ مین قلعہ اکبر آباد بنوایا خان زمان و بہادر خان
جونپور کے مفسدون کو سزا دی وہ ایک مقابلہ مین وہ گرفتار ہو کر قتل ہوئے سنہ ۹۷۵ھ
مین اکبر نے رانا کے ملک مین داخل ہو کر قلعہ چتور کا محاصرہ کیا مدت تک محاصرہ رہا اور
لڑائی ہوتی رہی جب جمل مالک قلعہ کا تنگ آیا تو اس نے پہلے اپنی عورت کو مار دیا
مال و اسباب جلا دیا اور دس ہزار آدمی کے ساتھ قلعہ سے نکلا اور ایسا لڑ کر مارا گیا سنہ ۹۷۶ھ
مین پہلے اکبر اجمیر پہر سیکری کو گیا سنہ ۹۷۷ھ مین شہزادہ سلیم بمقام سیکری پیدا ہوا اور بڑے
بڑی عمارات فتح پور مین بنوائی گئین خانقاہ خواجہ سلیم چشتی تعمیر ہوئی بادشاہ پاپیادہ
اجمیر کو گیا پہر اجودہن مین آیا اور شیخ فرید گنج شکر کے زیارت کی کلیان مل راجہ
بیکانیر سے اسکی لڑکی سنہ ۹۷۸ھ مین [illegible] عقد نکاح مین تصرف مین آیا سیر کے

علاقہ پر قبضہ پایا کابل بسبب مرجانے محمد حکیم میرزا کے زیر حکومت اکبری کے آگیا سنہ ۹۹۴ھ مین کشمیر فتح ہو چکی سنہ ۹۹۷ھ مین اکبر خود کشمیر کی سیر کو گیا سنہ ۱۰۰۱ھ مین شاہزادہ مراد گجرات و دکہن کی حکومت پر مامور ہوا۔ اوس نے وہان جاکر احمد نگر فتح کیا سنہ ۱۰۰۵ھ مین سہیل خان امیر الامرای عادلشاہی ستر ہزار سوار کے ساتھ شہزادے کے مقابل ہوا اور زخمی ہوکر بہاگ گیا سنہ ۱۰۰۷ھ مین شہزادہ مراد بسبب کثرت پینے شراب کے مرگیا اور شہزادہ دانیال کو دکہن کی حکومت ملی الہ آباد مین شہزادہ سلیم باغی ہوا قلعہ اسیر اکبری قبضہ مین آیا ابراہیم عادل شاہ والی بیجاپور نے اطاعت قبول کی سنہ ۱۰۱۱ھ مین شیخ ابو الفضل میر منشی جو دکہن سے آتا تہا راستے مین بایمای شہزادہ سلیم نرسنگہ دیو بوندیلہ کے ہاتہہ سے قتل ہوا بادشاہ نے شہزادہ سلیم کی سزادہی کے لیے خود الہ آباد جانے کا ارادہ کیا مگر بسبب مرجانے مریم مکانی والدہ شہزادہ سلیم کے توقف رہی سنہ ۱۰۱۳ھ مین شہزادہ دانیال برہانپور مین بیمار ہوکر مرگیا بادشاہ نے اسکا نہایت غم کیا اور خود بہی بیمار ہوکر بدہ کے روز تیرہوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ مین وفات پائی اکیاون سال سلطنت کی چوسٹہہ سال کی عمر پائی —

محمد سلیم نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ

پنجشنبہ کے روز چوبیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ مین یہہ بادشاہ آگرہ کے تخت پر بیٹہا شہزادہ خسرو اسکا بیٹا جسکو اکبر نے جہانگیر کی بغاوت کے وقت ولیعہد کیا تہا بر سر فساد ہوا آگرہ سے بے اجازت لاہور کو چلا آیا بادشاہ نے اسکا تعاقب کیا اور ایک ہی لڑائی مین اسکی فوج متفرق ہوگئی اُسکے امرا پکڑے گئے شہزادہ دریاے چناب سے اوترتا ہوا پکڑا گیا لاہور کے باہر پہانسیان قائم ہوکر شہزادہ کی خیرخواہ اسکے روبرو قتل ہوئے شاہزادہ قید ہوا سنہ ۱۰۱۶ھ کو شاہزادہ پرویز باتالیقی آصف خان و راجہ مان سنگہ دکہن کیطرف مامور ہوا شیر افگن خان زوج نور جہان بیگم دختر غیاث بیگ طہرانی بادشاہ کی اشارہ سے قطب الدین خان کے ہاتہہ سے مارا گیا نور جہان بیگم بادشاہ کے نکاح

مین آئی غیاث بیگ نورجہان کا باپ وزیر بنا سنہ ۲۳ مین رانا امرسنگہ بن رانا پرتاب سنگہ
بن رانا اودی سنگہ نے بہی شہزادہ خرم سے اطاعت قبول کی سنہ ۲۶ مین بادشاہ مندو مین گیا
ملک عنبر وغیرہ امرای دکہنی اطاعت مین آئی سنہ ۲۹ مین ملک عنبر نے پہر سرکشی کی اور شاہزادہ
خرم اسکی سزادہی کو مامور ہوا بادشاہ کشمیر کے سیر کو گیا اور ارادہ کیا کہ ہر سال کشمیر
کو جایا کریگا چونکہ نورجہان بیگم نے بادشاہ کی مزاج پر سخت تسلط پا لیا تہا اور اسکی تجویز
سے شاہزادہ خرم کا ایک علاقہ جاگیر ضبط ہوکر شہریار کو ملگیا تہا اسواسطی شاہزادہ خرم
پر علانیہ باغی ہوگیا اور بڑا لشکر لیکر دہلی کو آیا راجہ بکرماجیت اوسکے مقابلہ پر مامور ہوا
اور عندالمقابلہ مارا گیا پہر بادشاہ شہزادہ کے تنبیہ کے لئے خود سوار ہوا اور شہزادہ
مالوہ کو چلا گیا سنہ ۳۳ شہزادہ خرم نے شہزادہ پرویز کے مقابلے سے شکست کہائی
اور قلعہ رہتاس کو چلا گیا مہابت خان خانخانان نے اس جنگ مین بڑی خدمتین کین
تہین اسلئے بادشاہ اسپر بڑا مہربان ہوا مگر چند روز مین نورجہان بیگم نے مہابت خان کو
شہزادہ خرم کے ساتھ سازش ہونے کی تہمت لگائی اور بادشاہ اسکی گرفتاری کے
فکر مین ہوگیا مگر مہابت خان نے کابل کے سفر مین بادشاہ پر قابو پاکر اپنی قید مین کرلیا
اور نورجہان کے لشکر کو شکست دی بادشاہ کو بعزت وحرمت کابل لے گیا وہان جاکر چہوڑ دیا
بادشاہ کی آزادی کے بعد نورجہان بیگم مہابت خان کے قتل کے فکر مین ہوئی اور وہ
بہاگ گیا ماہ صفر سنہ ۳۶ کو شاہزادہ پرویز برہان پور مین مرگیا شہزادہ خرم نے پہر
استقلال بہم پہونچایا مہابت خان بہی اوس سے سازش کرلی آخر ماہ صفر سنہ ۳۷ مین بادشاہ
نے کشمیر مین ضیق النفس کی بیماری سے بیمار ہوکر لاہور کو معاودت کی راستہ مین ۲۸
ماہ صفر کو مرگیا آصف خان نے شاہزادہ داور بخش کو مصلحتاً تخت نشین کیا لاہور مین
شہریار نورجہان کے داماد نے شاہی اجلاس کیا لاہور مین پہونچکر شہریار اور
داور بخش کی آپس مین لڑائی ہوئی شہریار گرفتار ہوکر مکحول ہوا اور شہزادہ خرم

باتفاق امرائے گجرات کے دکھن سے اکبرآباد مین آیا اور تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر آصف خان وزیر نے داوربخش کو قید کرلیا اور آگرہ مین پہونچکر سرفرازی پائی۔

ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی

جلوس کے دن اس بادشاہ نے چار کروڑ اسی لاکھہ روپیہ نقد چار لاکھہ بیگہہ زمین چار سو موضع بادشاہی کی حصول کے شکرانہ مین وقف کئے ملک کا انتظام نہایت خوبی اور بے تعصبی کے ساتھہ کیا سنہ ۱۰۴۱ مین فرنگیون نے ہوگلی مین قلعہ بنوایا قاسم خان ناظم بنگالہ نے اسکو بارود سے اوڑا دیا چار ہزار چار سو فرنگی قتل مین آئے ایک ہزار مسلمان شہید ہوا دس ہزار مسلمان جو فرنگیون کی قید مین تھے رہا ہوئی سنہ ۱۰۴۴ مین بروز نوروز تخت مرصع پر جسکا نام تخت طاوس تھا اجلاس کیا یہہ تخت سات برس کے عرصہ مین ایک کروڑ روپیہ صرف ہوکر بنا تھا اسی لاکھہ روپیہ کا جواہرات ایکہزار تولہ سونا اسکی تیاری مین صرف ہوا محمد شاہ کے وقت تک یہہ تخت شاہان چغتائی کے پاس تھا پھر نادرشاہ ایرانی لے گیا سنہ ۱۰۴۷ مین علی مردان خان قلعدار قندہار نے شاہ عباس صفوی سے برخلاف ہوکر قلعہ شاہجہان کے سپرد کیا اور خود حاضر ہوکر امرائے دربار مین منسلک ہوا نظامت کشمیر اور پنجاب کی اسکے سپرد ہوئی سنہ ۱۰۴۸ مین خیلہ بگلانہ مفتوح ہوا راجہ بیرجے مطیع ہوا بادشاہ کابل اور کشمیر کو گیا عمارت باغ شالامار و مقبرہ جہانگیر کی ختم ہوئی قلعہ لاہور کی عمارت شروع ہوئی اکبرآباد مین مقبرہ ممتاز محل کی عمارت کی تیاری ہوئی سنہ ۱۰۵۳ مین بادشاہ اجمیر مین گیا اور ایک بڑی دیگ مسمی جسمین اکیسو چالیس من چانول سختہ ہوں بنواکر وقف کی اور ایک مسجد سنگین کی بنوانے کا حکم دیا سنہ ۱۰۵۶ مین شاہجہان بدخشان کو گیا اور نذر محمد خان والی بلخ و بدخشان پر فتحیاب ہوکر ستر لاکھہ روپیہ کا مال لیا سنہ ۱۰۶۰ مین شہر شاہجہان آباد آباد ہوا قلعہ و مسجد جامع تعمیر ہوئی نواب سعد اللہ خان و بہادر خان و راجہ جسونت سنگہ قلعہ قندہار کی تسخیر کے لیے جو شاہ عباس کی قبضہ مین آگیا تھا مامور ہوئی اورنگزیب شہزادہ بھی ملتان سے

اور پہر چڑہا گیا مگر قلعہ فتح نہوا بلکہ پہر بہی کئی مرتبہ فوج شاہجہانی بسرگردگی دارا شکوہ وغیرہ قلعہ
قندہار پر بہیجی گئی مگر کامیابی نہوئی سنہ ۱۰۶۵ھ مین دارا شکوہ ولیعہد ہوا ملک پنجاب اُسکی جاگیر
مین ملا شہزادہ مراد بخش کو گجرات اور اورنگ زیب کو دکن شاہ شجاع کو بنگالہ کی ولایت سپرد ہوئی
سنہ ۱۰۶۷ھ مین بادشاہ بیمار ہوگیا بادشاہ کے بڑے بیٹے دارا شکوہ نے کل اختیار سلطنت پر پایا
اور شہزادے بددل ہوگئے شجاع باغی ہوکر اپنے خطبے سکہ جاری کردئیے سلیمان شکوہ
بن دارا شکوہ محمد شجاع کے مقابلہ کو مامور ہوا اور بنارس مین لڑائی ہوئی ادہر اورنگزیب
بڑا لشکر لیکر اکبر آباد کو آیا شہزادہ مراد بخش اورنگزیب کی شامل ہوا دارا شکوہ بڑی فوج لیکر
اُنکے مقابل ہوا اور شکست کہا بہی بہاگ کر لاہور کو چلا گیا اورنگ زیب نے دار الخلافت
پر قابض ہوکر بادشاہ کو قید کرلیا شاہزادہ مراد بخش بہی اُسکی قید مین آیا دارا شکوہ کے
تعاقب مین پنجاب تک گیا جب وہ سندہ کو بہاگ گیا تو عالمگیر الہ آباد مین آیا اور شاہ
شجاع کو شکست دی اور اجمیر پہونچا دارا شکوہ نے باوجود قلت فوج کے اسکے ساتہہ سخت
جنگ کیا آخر بہاگا اور چاہا کہ قندہار کو جائے جب دہار کے مقام پر پہونچا وہان کے
زمیندار نے جو دست پروردہ اور رہین منت دارا شکوہ کا تہا اسکو مکر و فریب کے ساتہہ
پکڑ کر عالمگیر کے پاس بہیجدیا عالمگیر نے اسکو شہید کردیا شہزادہ مراد بخش بہی مقتول ہوا
شاہجہان بادشاہ سات برس تک بیٹے کی قید مین رہا سنہ ۱۰۷۶ھ مین بیمار ہوکر مرگیا بتیس
سال سلطنت کی چہتر سال کی عمر پائی ۔

ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی

یہہ بادشاہ باپ کو قید اور بہائیون کو قتل کرکے سنہ ۱۰۶۸ھ مین تخت نشین ہوا شہر اورنگ آباد
اسی نے آباد کیا ولایت دکن بیجاپور و حیدر آباد و گلکنڈہ وغیرہ پر قبضہ لیا سندہ تک اسکی
عملداری ہوگئی بڑے بڑے راجے آشام و کامروپ وغیرہ جو منحرف ہوگئے تہے اسنے مطیع
کئے بسبب تعصب مذہبی کے سیکڑون بت خانے گرائے مسجدین بنوائین ہزارون ہندؤن

ہنود و مسلمان کیا گوبند سنگہ سکھون کے گرو نے جو پنجاب مین شورش برپا کیا اور کوہستان کے راجاؤن
کے ملک مین دست انداز ہوا اسکو جلا وطن کیا اسکے بیٹے سرہند مین قتل کیے گئے سنہ ۱۶۷۲ع مین ست
نامی فقیرون نے سر جمع کیا ایک عورت جسکے ساحرہ ہونے کی مشہوری ہو گئی تھی انکی پیشوا
ہوئی علاقہ نارنول انہون نے لوٹ لیا بادشاہ نے شہزادہ محمد اکبر کو انکی سرکوبی کے لیے
بھیجا اور وہ مستعد و بجا بالہ پیش آئے آخر مارے گئے اس بادشاہ کی سلطنت کے وقت اگرچہ
انتظام اچھا تھا مگر مرہٹون کے فساد سے بڑی بے انتظامی پیدا ہو گئی پہلے سیوا مرہٹے نے
غارتگری سے جمعیت حاصل کر کے بہت فوج جمع کر لی اور افضل خان بادشاہی سپہ سالار
کو دکن مین مار ڈالا اور بڑی لوٹ لوٹی بیجاپور کے قریب تک اسنے ملک لوٹ لیا اسلیے شایستہ
خان سپہ سالار سیوا جی کی سرکوبی کو گیا جنگ مین اسکا بیٹا مارا گیا اور وہ واپس آیا سیوا جی
نے فرصت پا کر شہر سورت کو لوٹا اور ایک کروڑ روپیہ کا مال لے گیا اسواسطے دوبارہ عالمگیر نے
راجہ جے سنگہ کو بہمراہی فوج دیگر سیوا جی کے مقابلہ پر بھیجا وہ جوانمرد سیوا جی کو پکڑ لایا اور مرہٹون کی
فوج اسنے منتشر کر دی مگر سیوا جی چند ماہ کے بعد قید سے بھاگ گیا اور دوبارہ اجتماع کر کر اسنے اضلاع مغربیہ لوٹ لیے شہر سورت
کو دوسری مرتبہ غارت کیا قلعہ سنگ [illegible] جو بہار کے ملک مین واقع ہے دخل پا کر اسنے اپنا خطاب راجہ مقرر کیا گولکنڈہ پر بھی اوسنے
حملہ کیا اور رعایا سے بہت سا روپیہ لیا گولکنڈہ پر متصرف ہو کر اوسنے شاہانہ جلاس کیا اور مقام جنجی و ویلور وغیرہ مین اپنی فوج مامور کی
اور بعد اسکے سرنگا پٹم تک متصرف ہو کر بھی پرورش کی مگر دخل نہ ہوا اس وجہ پر جب اسکی حکومت پہونچی تو بیمار ہو کر مر گیا
اور اسکے بیٹے سنبھا جی نے گدی پائی اوس کی سرکوبی کو لشکر مامور ہوا اور وہ گرفتار ہو کر قتل ہوا
اسکے مارے جانے کے بعد دوبارہ سلطنت عالمگیر کے مقامات مفتوحہ مرہٹون مین
ہو گئی سنہ ۱۷۰۷ مین عالمگیر بادشاہ پچاس سال سلطنت کر کے مر گیا اور محمد اعظم شاہ تخت نشین
ہوا یہہ خبر پا کر شاہزادہ عظیم الشان بنگالہ سے ستر ہزار سوار کے ساتہہ اکبر آباد مین آیا
اور بہادر شاہ نے کابل سے بڑی فوج کے ساتہہ حرکت کی اور متھرا تک آ پہونچا اور بہ
اتفاق شاہزادہ عظیم الشان کے اعظم شاہ کے ساتہہ جنگ کیا جس مین اعظم شاہ معہ اپنے

بیٹون بیدار بخت و والا جاہ بہی مارا گیا۔

ابو المظفر قطب الدین محمد معظم بہادر شاہ عالم بادشاہ غازی

اپنے بہائی اعظم شاہ کو قتل کرکر تخت نشین ہوا ذوالفقار خان نواب کو آصف الدولہ خطاب بخشا منعم خان خانخانان کو وزیر بنایا چونکہ دکہن کا ملک پر آشوب تہا جلوس کے پہلے ہی سال اجمیر مین گیا راجہ جے سنگہ و بجے سنگہ پسران راجہ جسونت سنگہ سے راٹہور و جودہ پور کا ملک لے لیا وہان سے اپنے بہائی شہزادہ کام بخش و غازی الدین کے رفع فساد کے لئے دکن مین داخل ہوا عند المقابلہ شہزادہ کام بخش زخمی ہوکر مرگیا پہر بادشاہ لب نربدا ہوگی گورو گوبند سنگہ کے چیلے کے جنہے سرہند وغیرہ بہت سا ملک پنجاب کا لوٹ لیا تہا پنجاب کی طرف آیا سکہہ شکست کہا کر بہاگ گئے اور بادشاہ نے لاہور مین جنے مقام کیا اور وہان ہی بیمار ہوکر ۱۱۲۴ھ مین مرگیا بادشاہ کے مرنے کے بعد ذوالفقار خان کی تجویز سے یہہ تجویز قرار پائی کہ دریاے راوی سے لیکر پشاور و کابل وغیرہ تک تمام ملک شاہزادہ رفیع الشان کے متعلق رہے اور اکبر آباد و صوبجات دکن و خاندیس و برہان پور و بیجاپور شہزادہ محمد حیات کے زیر حکم ہوا اور لاہور و دہلی و ملتان و اورنگ آباد و بنگالہ و سندہ و ٹہٹہ شہزادہ محمد معز الدین کے زیر حکم تصور کیا جاے خطبہ سکہ کل ملک مین محمد معز الدین کے نام سکا جاری رہے اور چوتہا بہائی عظیم الشان بالکل محروم کیا جاے جب یہہ خبر عظیم الشان نے پائی مستعد فساد کے ہوا مگر تینون بہائیون نے باہم ملکر اسکو قتل کردیا چونکہ عظیم الشان کا خزانہ و مال بیشمار باقی تہا اسکی تقسیم بہائیون نے بحصص مساوی چاہی مگر محمد معز الدین نے اوس مین سے ایک حصہ دینا منظور نہ کیا اس لئے دو بہائی اتفاق کرکر معز الدین کے ساتہ مستعد جنگ کے ہوئے اور لڑائی مین دونو مارے گئے۔

محمد معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ بن محمد معظم بہادر شاہ

تینون بہائیون کو قتل کرکر یہہ بادشاہ لاہور مین تخت نشین ہوا اسد خان کو وکالت اور اوسکے

بیٹے ذوالفقار خان کو وزارت کوکلتاش کو امیر الامرائی و بخشی الملکی دی بہائیوں کے
امرا کو دست صفا بہت سے ماری امیر عبد اللہ خان و حسین علیخان سادات بارہہ جو شہزادہ محمد
فرخ سیر کے ماتحت عظیم آباد میں تھے انکو لکھا کہ شہزادہ فرخ سیر کو قید کر کے بھیجدیں یہ خبر پاکر
فرخ سیر نے حسین علیخان و عبد اللہ خان و غازی الدین عرف احمد بیگ کہوکہ کے ساتھ سازش
کرلی اور بڑا لشکر جمع کر کے الہ آباد کو آیا بادشاہ بھی اکبر آباد تک پہونچا فرخ سیر جمنا سے
پایاب اتر آیا اور فریقین میں سخت لڑائی ہوئی آخر بادشاہ نے شکست کھائی اور
بھاگ کر دہلی میں پہونچا اسد خان نے اسکو قید کر لیا جب فرخ سیر دہلی میں پہونچا تو اسکے حکم سے
سنہ ۱۱۲۵ھ میں تسمہ کے ساتھ مار دیا گیا ایک سال چار مہینے سلطنت کی۔

محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ بن اورنگ زیب عالمگیر

اس بادشاہ نے جب سلطنت پائی حسین علیخان سید بارہہ کو امیر الامرائی عنایت فرمائی اسکے
بھائی عبد اللہ خان کو قطب الملک کے خطاب سے مخاطب کر کے وزارت کا عہدہ بخشا وہ دونو
کل مختار و مدار المہام سلطنت کے قرار پائے کچھ مدت تک بادشاہ برائے نام بادشاہت کرتا رہا
آخر خود مختاری کا طالب ہوا اور باہم عداوت قائم ہوئی چونکہ اسوقت وہ دونو بھائی
کل سلطنت پر محیط تھے انہوں نے بادشاہ کو پکڑ کر قید کر دیا چند روز یہ قید میں رہا آخر ۱۱۳۱ھ
میں تسمہ کے صدمہ سے شہادت پائی سات برس بادشاہت کی اس بادشاہ کے وقت بندا
جوگی گوبند سنگ کے چیلے نے پھر پنجاب میں فساد برپا کیا بادشاہ نے عبد الصمد خان
دلاور جنگ کو اسکی سرکوبی کے لئے مامور کیا اسنے بندا کو پکڑ لیا اور دہلی میں بھیجدیا چند
ماہ وہ قید رہا آخر بادشاہ کے حکم سے گردن مارا گیا۔

روشن اختر محمد شاہ بن خجستہ اختر بن جہاندار شاہ بن بہادر شاہ بن عالمگیر

فرخ سیر کے بعد محمد شاہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا حسین علیخان و قطب الملک عبد اللہ خان
کل مختار ہوئے مگر بادشاہ ان کی طرف سے بے فکر نہ تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح ان کے

تسلط سی ہائی پادی اور باتفاق چند امراؤ کے دو شخصون کو حسین علیخان کے قتل پر متعین
کرکے دکہن کے سفر مین اسکو قتل کرادیا یہہ خبر پاکر قطب الملک عبد اللہ خان نے جو دہلی مین تہا
بادشاہ پر فوج کشی کی اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر قطب الملک پکڑا گیا اور قید مین
سے مرگیا اکیسوین سال جلوس کے نادرشاہ ایرانی دہلی پر حملہ آور ہوا پانی پت کے میدان مین
دو نو فوجون کا مقابلہ ہوا آخر صفائی ہوئی اور نادرشاہ محمد شاہ کے ساتہہ دہلی مین آیا
اور قلعہ مین رہا تیسرے روز بازار مین افواہ ہوگئی کہ محمد شاہ نے نادرشاہ کو قلعہ مین قتل
کردیا ہے یہہ خبر پاکر شہر کے چند اوباشون نے نادرشاہ کے لشکر پر دست درازی شروع کی چند
قزلباش قتل کر ڈالے یہہ خبر جب نادرشاہ نے پائی قہر نادری جوش مین آیا اور مسجد
روشن الدولہ مین بیٹہکر شہر کے قتل وغارت کا حکم نافذ کیا ایک پہر تک شہر قتل ہوتا رہا
پہر بہ ارشاد امرای دہلی کے حکم امان کا ملا نادرشاہ نے کڑورون روپیہ کا مال نقد وجواہرات
وتخت طاؤس شاہجہانی خزانہ شاہی سے لیا کروڑون روپیہ نقد امرای دہلی اور شہروالون
سے جرمانہ وصول کیا اور واپس چلا گیا بعد چند سال کے احمد شاہ ابدالی کابل سے ہند پر حملہ
آور ہوا وزیر قمر الدین خان و شہزادہ احمد شاہ اسکے مقابلہ پر بہیجے گئے وزیر قمر الدین خان
جنگ مین کام آیا امیر معین الملک اوسکے بیٹے نے فتح پائی ابدالی شاہ شکست کہاکر واپس
ہوا — انہین دنون مین محمد شاہ بیمار ہوا اور تیس سال کی سلطنت کے بعد ۱۱۶۱
ہجری مین مرگیا ۔

احمد شاہ بن محمد شاہ

اس بادشاہ کے وقت ابو منصور خان نے وزارت پائی جاوید خان خواجہ سرا بادشاہ
کا معتبر ہوگیا اوس نے بادشاہ کو عیش وعشرت مین ڈالدیا اس لئے ابو منصور خان نے اوس کو
مار ڈالا بادشاہ اس بات سے نہایت رنجیدہ ہوا اور منصب امیر الامرائی وبخشی الملک کا غازی الدین
خان کو عطا کیا ابو المنصور خان دہلی سے بہاگ کر سورج مل جاٹ کے پاس چلا گیا اور

اور اسکے اتفاق سے آکر محاصرہ دہلی کا کرلیا بادشاہ نے نجیب خان روہیلے کو اپنی مدد پر بلایا
اسنے آکر ابومنصور کو شکست دی اور ابومنصور لکھنؤ کو چلا گیا اس فتح کے بعد نجیب خان اور
غازی الدین کا مخالف ہوگیا چندروز کے بعد غازی الدین کے ساتھ بادشاہ کی رنجش پیدا ہوگئی اور چاہا کہ ابومنصور کے پاس
لکھنؤ کو چلا جاے جب دہلی سے چلکر سکندرہ کے پاس پہونچا غازی الدین کے اشارہ سے مرہٹون کی فوج نے
بادشاہی خیمہ لوٹ لیا احمد شاہ بھاگ کر پھر دہلی مین آیا غازی الدین نے پکڑ کر اسکو سنہ ۱۱۶۵
مین اندھا کر دیا چار سال چھ ماہ اسکی سلطنت رہی۔

عزیز الدین محمد بن معز الدین بن بہادر شاہ الملقب بعالمگیر ثانی

غازی الدین کی اجازت سے عالمگیر ثانی بادشاہ ہوا اسکے وقت احمد شاہ ابدالی پھر ہند مین آیا
دہلی مین پہونچکر اسنے بڑی خرابی برپا کی بڑی بڑی عمارتین گرائین خزانہ شاہی اور امراؤ
اور رعایا سے کروڑون روپیہ لئے جسکی تعداد اٹھارہ کروڑ تک پہونچگئی تھی محمد شاہ کی لڑکی
اسنے اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین دی اور عالمگیر ثانی کی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور تخت
دہلی کا بدستور عالمگیر ثانی کو دیکر واپس چلا گیا اسکے جانے کے بعد غازی الدین خان نے
بادشاہ کو قتل کر کے نعش اسکی جمنا مین پھینکدی اور خود جاٹون کے پاس جا کر پناہ گزین
ہوا مرہٹون نے جب میدان خالی پایا اپنا تسلط ملکون مین جما لیا پنجاب سے شاہزادہ تیمور
بن احمد شاہ ابدالی کو نکالدیا خود متصرف ہو بیٹھے یہہ خبر سنکر احمد شاہ ابدالی پھر ہندوستان مین آیا
پانی پت کے میدان مین اسکی مقابل ہوئی اور شکست فاحش کھائی اسی ہزار آدمی مرہٹون کا مارا گیا دتا سندھیا اور نکا میر لشکر
کام آیا دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب ہلکر مرہٹہ سے ہوئی اسکو بھی شکست ہوئی تمام فوج ماری گئی اور وہ چند آدمیون
کے ساتھ بھاگ گیا اسی سال مین سداشیو دیو راو مرہٹہ ایک لاکھ چالیس ہزار فوج جمع کر کے اور جاٹون کے
مدد ہمراہ لیکے دہلی کو آیا احمد شاہ ابدالی دریاے جمنا سے پار ہو کر مرہٹون کے مقابل
ہوا اور باوجود قلت فوج کے دشمنون پر فتحیاب ہوا بائیس ہزار سپاہ قید مین آئے پچاس
ہزار گھوڑے اور بہت سے توپین و خزانہ لوٹ مین لیا اس انتظام کے بعد احمد شاہ نے

تنخواہ نوال میں وہ اسپ فروشی کیا کرتا تہا پہر سکندر شاہ لودی کے وقت وہ جمال خان
جونپور کے حاکم کے پاس نوکر ہوا پہر حسن خان کا بیٹا فرید شاہ اپنے باپ امارت کے درجہ کو پہنچا
اور پرگنہ سہسرام و ٹانڈہ جاگیر میں پاکر وہان رہنے لگا شیر خان بہت مدت جلال خان کے پاس نوکر
رہا جب لودیون کی سلطنت جاتی رہی تو بہار کے حاکم کے پاس چلا گیا اور پہر بہادر
محمد شاہ حاکم بہار سے خطاب شیر خان کا حاصل کیا چند سال ادہر ادہر پہر کر جنید برلاس کے
خدمت میں جو سپہ سالار بابر کا ایک معزز آدمی تہا آیا ایک روز بسبب ملک جنید کے
ساتھ بابر شاہ کے روبرو گیا بادشاہ اسکو دیکھکر جنید کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ اس
شخص کے قیافہ سے مجہکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شخص شریر اور خونریز ہے تم اسکو قید کرلو
مار ڈالو کسی طرح کی بہلائی کی امید اس سے نہ رکہو یہہ بات سنکر شیر خان وہان سے بہاگا اور
پہر بہار کو چلا گیا اور حاکم بہار کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے خورد سال کا مختار بنا چونکہ اسی
وقت تاج خان حاکم قلعہ چنار گڑہ مرگیا تہا وہ قلعہ لیکر اسنے بیوہ ملکہ کو اپنی زوجہ بنایا ان
دنون میں بابر شاہ مرگیا اور ہمایون شاہ بادشاہ ہوا سلطان سکندر لودی نے جونپور پر
قبضہ پایا اسنے سکندر کی متابعت کرلی اور اسکے اتفاق سے جونپور میں جاکر وہ ملک
ہمایون کے قبضہ سے چہڑا لیا ہمایون نے جونپور پر فوج کشی کی اور جونپور پہر لے لیا
سنہ ۹۴۴ھ میں سکندر لودی مرگیا تو بہار و بنگال میں خودسر حاکم ہوگیا ہمایون نے
اسپر لشکر کشی کی پہلے یہہ متابعت پیش آیا مگر جب ہمایون نے گجرات پر مہم کی تو یہہ
پہر بر سر فساد ہوا گجرات سے واپسی کے وقت ہمایون نے اسکی طرف رخ کیا اسنے راجہ
چنتامن حاکم رہتاس کو فریب دیکر قلعہ لے لیا وہان اپنے قبایل رکہے اور خود ہمایون
کے ساتھ معرکہ آرا ہوا اور شکست کہاکر جہارکنڈ کو بہاگ گیا ہمایون اسکے کل علاقہ متعلقہ پر قابض
ہوگیا اس فتح کے بعد ہمایون نے حکم دیا کہ اب تین ماہ تک ہم عیش و عشرت میں رہینگے کوئی
شخص اس عرصہ تک کسی طرح کی بدخبر ہمکو نہ سنائے ورنہ قتل ہوگا شیر خان کو جب یہقدر فرصت

مل گئی تو اُس نے بہت فوج جمع کی اسی غفلت کے وقت میرزا ہندال ہمایون کا بہائی آگرہ
مین باغی ہوگیا تین مہینے کے جشن کے بعد ہمایون کی آنکہہ کہلی اور شیرخان پر حملہ کیا
اور شکست کہائی یہی حال دوسری اور تیسری لڑائی مین ہوا آخر سلطنت سے دست بردار
ہوکر ایران کو چلا گیا کل ہندوستان کا بادشاہ شیرخان ہوگیا بادشاہ ہوکر اس نے پنجاب مین
قلعہ رہتاس کا بنوایا پہر راجہ پورن چند پر لشکرکشی کی اور فتحیاب ہوکر اسکو قتل کیا پہر راجہ
مالدیو حاکم اجمیر و جودہپور و میرٹہہ پر فوج لیگیا اور غالب آیا ہند مین اس نے سرائین بہت
بنوائین جہان غلے تعمیر کیے مہمانون کے لیے خرچ روزمرہ اپنی سرکار سے دیا چوری رہزنی
قزاقی کی بیخ اکہاڑ ڈالی ملک کو رونق دی مظلوم کی داد ظالم سے لی آخر عمر مین اس نے
یورش کی عین محاصرہ کے وقت شاہی باروت خانہ مین آگ لگ گئی اور بادشاہ اُسکے
صدمہ مین جلکر مرگیا قلعہ بہی اسی روز مفتوح ہوا اس بادشاہ نے پندرہ سال امارت کے
پانچ سال بادشاہت کے سنہ ۹۵۲ھ مین مرگیا بکمال نیکنام و عادل و سخی بادشاہ تہا - قطعہ تاریخ وفات

شیر شاہ آنکہ از سلامت او	شیر و بز آب را بہم مے خورد
چونکہ رفت از جہان بدار بقا	یافت تاریخ او ز آتش مرد ۹۵۲ھ

جلال خان المعروف سلیم شاہ بن شیر شاہ افغان

شیر شاہ کے مرنے کے وقت عادل خان بڑا بیٹا اسکا رنتہنبور مین تہا ارکین نے مصلحتاً
چہوٹے بیٹے جلال خان کو تخت نشین کیا جب وہ واپس آیا تو اُس نے بہی جلال خان کے
تخت نشینی پر رضامندی ظاہر کی اور بیانہ کے قلعہ کیطرف چلا گیا بادشاہ کی اسپر تسکین
نہوئی اور چاہا کہ کسیطرح بہائی کو قید کرلے یہہ سونچ کر فوج مامور کی عادل خان نے خواص خان
حاکم میوات کو مدد پر بلایا اور آپس مین لڑائی ہوکر عادل خان کو شکست ہوئی اور بہاگ گیا
اس فتح کے بعد بادشاہ کی مزاج مین غرور پیدا ہوگیا اور اُمراے دربار اکثر اس سے ناراض
ہوگئے پہلے ہیبت خان و اعظم ہمایون اُمراے ناظمان پنجاب بر سر فساد ہوئے اور سخت سخت

سعر کے وقوع مین آئے پہر شجاعت خان مالوہ مین ہنگامہ پرداز ہوا سلطان آدم ریئس گکہڑون
کا مقابلہ پیش آیا اور بڑی بڑی لڑایان ہوئین آخر آٹہہ سال دس مہینے سلطنت کرکے
۹۶۰ھ مین یہہ بادشاہ مرگیا ٭

فیروز شاہ بن اسلام شاہ بن شیر شاہ سور افغان

خوردسالی مین یہہ تخت نشین ہوا مگر اسکے ماموں ناخدا ترس نے تین روز کے بعد قتل کردیا

مبارز خان المخاطب بعادل شاہ بن نظام خان خسر پورہ سلیم شاہ افغان سور

اس نے تخت نشین ہوکر شمشیر خان غلام زادہ شیر شاہ کو وزارت دی ہیمون بقال ہندو
کو مدار المہام و امیر الامرا بنایا چونکہ یہہ بادشاہ اسلام شاہ کی معصوم بچہ کا قاتل تہا تمام امراؤ اسکے
صورت سے بیزار تھے جابجا شورش برپا ہوگیا احمد خان افغان کہ برادر زادہ و داماد
شیر شاہ کا تہا پنجاب مین سکندر شاہ کی خطاب سے مخاطب ہوکر بادشاہ بنا ابراہیم خان
خسر پورہ عادل شاہ کا بھی متمرد ہوگیا اوس نے بھی بہت سا ملک اپنے قبضہ مین کرلیا سکندر
نے استیصال آکر دہلی پر قبضہ کرلیا اور دریاے سندہ سی لیکر دریاے گنگ تک قابض
ہو بیٹہا پہر سکندر نے آگرہ پیر یورش کی اور قبضہ پایا پنجاب دہلی آگرہ سب سکندر شاہ
نے لے لئے اوسوقت عادل شاہ و ہیمون اور متمردون افغانون کے انتظام مین مصروف تہے
اس بے انتظامی کی خبر جب ہمایون بادشاہ نے کابل مین پائی پندرہ ہزار سوار لیکر سندہ سے
اترا آیا تمام پنجاب پر بے جنگ و جدل متصرف ہوگیا جب آگے بڑہا سکندر شاہ ہمایونی فوج
کے ساتھہ مقابل ہوا مگر باوجودیکہ کثرت فوج بہی شکست کہاکر پہاڑ کو بہاگ گیا ہمایون نے
دہلی مین داخل ہوکر شاہی جلاس کیا اور سلطنت افغانی ختم ہوئی ۔

چھیالیسوان چمن سلاطین صفویہ کی ذکر مین جو ایران کے ملک مین حاکم تھے

اس خاندان کے بادشاہ شیخ صفی الدین اردبیلی کی اولاد تہی اس لئے اونکا لقب صفوی

مشہور ہو گیا تہا سادات کے سلسلہ مین انکا شجرۂ نسب امام موسی کاظم کے ساتہ ملتا تھا
خواجہ علی شیخ صفی الدین کا پوتا صاحب کرامت و خوارق تہا امیر تیمور گورگان جب قیصر
روم پر فتحیاب ہو کر اردبیل مین آیا تو خواجہ علی کی زیارت کو حاضر ہوا اور اون کے
فرمانے سے روم کے سب قیدی چہوڑ دیئے خواجہ علی کے بعد شیخ صدر الدین مسند
نشین ہوا پہر شیخ جنید نے خلافت پائی اسکے پاس ہزارون لوگ ارادتمند جمع ہوتے
تہے اس لئے میرزا جہان شاہ بن قرا یوسف ترکمان کو اس کے اجتماع سے سخت اندیشہ ہوا
اور کہلا بہیجا کہ تم میرے علاقہ سے باہر نکلجاو شیخ اردبیل سے حلب مین اور حلب سے بکر مین
گیا امیر کبیر ابو النصر حسن بیگ آق قونیلو بکر کے حاکم نے شیخ کی توقیر کی اور اپنی بہن
خدیجہ کو اسکے نکاح مین دی جسکے بطن سے سلطان حیدر پیدا ہوا پہر شیخ گرجستان کو گیا
اور کفار کے ساتہ جہاد کیا پہر شروان کو آیا امیر شروان اسکا اجتماع دیکہہ کر ڈرا
اور بڑی فوج کے ساتہ شیخ پر حملہ آور ہوا لڑائی مین شیخ جنید شہید ہوا سلطان
حیدر شیخ کے بیٹے نے دوبارہ مریدون کو جمع کر کے امیر شروان پر فوج کشی کی
اور جنگ مین مارا گیا چونکہ سلطان حیدر بارہ ترکی تاج سرخ رنگ سر پر رکہتا تہا
اور مریدون کو بہی حکم تہا کہ ویسے اور اوسی رنگ کا تاج پہنین اسلئے لوگ اس
فرقہ کو قزلباش یعنے سرخ سر والے کہتے تہے سلطان حیدر کے تین لڑکے حسن بیگ آق
قونیلو کی لڑکی کے پیٹ سے مسمیان سلطان علی شاہ علی سید ابراہیم تہے بعد شہادت
سلطان حیدر کے بکر مین گئے نگران کے اجتماع سے رستم بیگ بن حسن بیگ آق قونیلو
بہی گہبرا گیا اور ان کی جان کا خواہان ہوا سلطان علی نے رستم بیگ کے ہاتہہ سے
شہادت پائی شاہ اسمعیل اور سید ابراہیم گیلان کو چلے گئے میرزا علی والی گیلان
بخاطر پیش آیا جب تک یہہ وہان رہے پہر شاہ اسمعیل وہان سے سنہ ۹ مین چار سو
مریدون کے ساتہ جہانگیری کے عزم پر نکلا جب آذربائیجان مین آیا آٹہہ ہزار مرید

تکا مجمع اسکے پاس ہو گیا اول ۹۰۶ھ میں اس نے شیروان پر حملہ کیا شاہ فرخ والی شیروان بیس ہزار فوج کے ساتھ اسکے مقابلہ کو نکلا اور لڑائی میں مارا گیا اسکا بیٹا بھاگ گیا۔

ابو المظفر شاہ اسماعیل صفوی

شاہ فرخ کی قتل کے بعد ۹۰۶ھ میں یہہ شیروان میں تخت نشین ہوا شیعہ مذہب کا رواج دیا عراق عرب پر چڑھائی کی عراق عجم کو اپنے قبضہ میں لایا محمد خان شیبانی والی ماوراء النہر و ترکستان و طبرستان و خراسان ہرات سے بڑی فوج لیکر اس کے مقابلے کے ارادہ پر مرو میں آیا جب آگے بڑہا تو شاہ اسماعیل نے بمقام مشہد مقدس اس پر حملہ کیا وہ بھاگ کر مرو میں چلا گیا اور قلعہ بند ہوا شاہ اسمٰعیل چند ماہ محاصرہ کئے ہوئے شہر کے باہر پڑا رہا آخر جب جانا کہ دشمن شہر سے باہر نکلکر نہیں لڑتا تو ایک روز تہوڑی سی لڑائی کے بعد شاہ بھاگ نکلا محمد شیبانی نے اسکا تعاقب کیا جب کھلے میدان میں پہونچا پس پا ہو کر لڑائی شروع کی بیشمار ازبک قتل میں آئے محمد خان شیبانی بھاگ کر ایک چار دیواری میں گھر گیا اور قتل ہوا یہہ فتح ۹۱۶ھ میں واقع ہوئی اور مملکت وسیع اسکے قبضہ میں آگئی ۹۲۰ھ میں سلطان سلیم قیصر روم دو لاکھ سوار کے ساتھ داخل ایران ہوا اور بمقام چالدران کہ تبریز سے بیس فرسنگ ہے شاہ اسماعیل بہی فوج لیکر قیصر کے مقابل جا پہونچا فریقین میں سخت لڑائی ہوئی ہزاروں آدمی دونو طرف سے مارے گئے آخر دونو بادشاہ اپنے اپنے دار الخلافت کو چلے گئے سنہ ۹۳۰ھ میں یہہ بادشاہ بسبب کثرت پینے شراب کے بیمار ہو کر مر گیا۔

ابو المظفر شاہ طہماسپ بن شاہ اسماعیل صفوی

یہہ بادشاہ نوسال کی عمر میں تخت نشین ہوا ۹۳۰ھ میں ازبکیہ بادشاہوں نے باہم اتفاق کیا اور چڑہائی فوج لیکر اسپر چڑہ آئے لڑائی میں اسکو شکست ہوئی فوج بھاگ گئی یہہ تہوڑی سی فوج کے ساتھ میدان میں رہ گیا جب انکی فوج غارت پر پڑ گئی تو یہہ اسیقدر فوج کے ساتھ دشمن پر جا پڑا عبید خان ازبک زخمی ہوکر

بہاگ گیا میدان اس کے ہاتھ آیا ۹۴۶ھ مین ہمایون ہندوستان کا بادشاہ شیرخان افغان کے خلف سے بہاگ کر ایران مین پہونچا شاہ طہماسپ نے اسکی بڑی عزت کی ہمایون نے ایک الماس باستقبال چار دانگ کے وزن کا پیشکش کیا اور دس ہزار فوج اپنی مدد لیکر کابل آیا اپنے موروثی ملک پر دوبارہ قبضہ پایا چون برس اس بادشاہ نے سلطنت کی ۶۴ سال کی عمر پائی ۹۸۴ھ مین مرگیا پانزدہم شہر صفر اسکی تاریخ وفات ہے —

شاہ اسمعیل ثانی بن شاہ طہماسپ بن شاہ اسمعیل اول صفوی

یہہ بادشاہ سنی مذہب تہا شیعون سے اس نے سخت تبرا کیا بہت سے امرا و معتقد قتل کر دئیے سنیون کو بڑے بڑے مدارج عطا کئے اس سبب سے خویش و بیگانہ اسکا دشمن ہوگیا آخر ہمشیرہ حقیقی نے ۹۸۵ھ مین اسکو زہر دیکر شہید کردیا شہنشاہ روی زمین اسکی تاریخ جلوس ہے اور شہنشاہ زیر زمین تاریخ وفات —

شاہ محمد بن شاہ طہماسپ صفوی

شاہ اسمٰعیل ثانی کے بعد یہہ ایران کے تخت پر بیٹھا مگر اسکی کم ہمتی اور آرام طلبی کے سبب سے سلطنت مین طرح طرح کے فتور برپا ہوئے سلاطین ازبکیہ یا درالعصری نے خراسان پر حملہ کیا روم کے سلطان نے آذربائیجان و شیروان کے لینے کا ارادہ کیا جلال خان ازبک نے خوارزم سے خراسان کی حدود مین دست اندازی کی اور لڑائی مین مارا گیا سیستان مین قزلباش و سیستانیون کی سخت لڑائی ہوئی جسمین قزلباش نے شکست کہائی اور ملک محمود جو ایک شخص عمرولیث کی اولاد مین سے تہا سیستان کے تخت پر بیٹھا آذربائیجان کے ملک مین مصطفے پاشا کی سپاہ نے بہت سی قزلباش قتل کئے عادل گرائی خان تاتاری لشکر لیکر شروان مین آیا عبدالغفار استاجلو خان مارا گیا قزلباش کو شکست فاحش ہوئی خیرالنسا بیگم نے ظفر پا کر میرزا سلیمان وزیر مازندران کا بہت سی فوج لیکر شروان کو گیا اور عادل گرائی خان کو پکڑ کر سنزا اور اپنے کوہ مبارکا اپنے قبضے مین لایا پہر عثمان پاشا پر حملہ کیا وہ بہاگ کر

دربند مین چلا گیا۔ اِس بادشاہ کو ضعف بصر کی بیماری تھی اور اسکی زوجہ مہد علیا
سیدہ مرعشیہ مازندریہ بادشاہی معاملات مین کمال دخیل تھے امراؤ اسکے دخل سے
کمال ناراض تھے آخر وہ قتل ہوئی بس حادثہ سے انتظام بالکل بگڑ گیا یہہ حال سنکر مصطفے
پاشا نے پھر آذربائیجان پر یورش کی اور محمد گرائی خان عادل گرائی خان تاتاری
کے بھائی نے بھی اپنے بھائی کے خون کا دعویدار ہو کر قراباغ و شیروان مین بڑی
خرابیان برپا کین۔ مشہد و ہرات مین باہم علی قلی خان شاملو حاکم ہرات و مرتضی
قلی خان حاکم مشہد سخت جنگ ہوا علی قلی خان نے جسکے پاس شہزادہ عباس بن
شاہ محمد صفوی تھا چودہ مہینے تک مشہد کا محاصرہ رکھا چونکہ شہزادہ عباس نے
بادشاہ کی برخلاف علی قلی خان کے ساتھہ اتفاق کر لیا ہوا تھا بادشاہ نے اوسکو
اپنی دولت سے محروم کر کے شہزادہ حمزہ کو ولیعہد بنایا اور بذات خود خراسان پر
چڑھائی کی جب قزلباش نے ملک سلیمان خان وزیر کو مار ڈالا تو فریقین مین صلح ہو گئی
حکومت خراسان کی بدستور شہزادہ عباس کے نام پر قایم رہی سنہ ۹۹۳ مین عثمان پاشا
رومی نے تبریز پر فتحیاب ہو کر شہر مین قتل عام کی مگر خود بھی اونھین ایام مین خناق
کی بیماری سے مر گیا اوس کے مرتے ہی رومی فوج تبریز سے نکل گئے صرف قلعہ اونکے
قبضہ مین رہ گیا اسی عرصہ مین امرائی تکلو و ترکمان نے باغی ہو کر شہزادہ طہماسپ کو
قزوین مین تخت نشین کیا اور شہزادہ حمزہ ولیعہد رات کے وقت خداوردی نام
ایک قاتل کے ہاتھہ سے قتل ہوا شہزادہ ابو طالب اُسکی جگہہ ولیعہد قرار دیا گیا سنہ ۹۹
مین عبداللہ خان ازبک بن سکندر خان نے ہرات و خراسان پر لشکر کشی کی اور ملک کو
لوٹا جب ایسے ایسی بے انتظامیان وقوع مین آئین تو سنہ ۹۹۶ مین محمد شاہ نے
اپنی مرضی سے سلطنت کو چھوڑا اور آٹھہ برس تک بحالت عزلت زندہ رہ کر
سنہ ہجری مین مر گیا۔

شاہ عباس بن سلطان محمد صفوی

۹۹۶

سلطان محمد ترک کی سلطنت کے بعد یہہ بادشاہ ۹۹۶ھ مین تخت نشین ہوا عباس بہادر خان
اور ظل اللہ اسکی تاریخ جلوس ہوئی اسکے وقت عبد اللہ خان ازبک شاہ بخارا ہرات
پر حملہ آور ہوا اوس کے مقابلہ مین علی قلی خان مارا گیا ہزارون قزلباش قتل ہوئے عورتین
اور بچے اون کے غلام بنائے گئے پہر مشہد پر لشکر کشی کی چالیس روز تک برابر شہر پر
گولہ برستا رہا آخر شہر مفتوح ہوا شہر والے لٹ گئے ازبکون نے تمام لوگ جو شیعہ مذہب
رکھتے تھے بیدریغ قتل کر دیئے یہہ خبر پاکر سلطان عباس نے مرشد قلی خان کو جسنے علی قلی خان
کی عداوت کے سبب ازبکون کی لڑائی کے واسطے فوج کی ماموری مین توقف کیا تھا
گردن مارا اور خود ہشیار لشکر لیکر مشہد کو روانہ ہوا جب خراسان کی حدود مین داخل
ہوا خبر پہونچی کہ فرہاد پاشا سپہ سالار رومی قراباغ مین آکر گنجہ پر متصرف ہو گیا ہے
اور امیر چغال اوغلے بغداد کیطرف سے حملہ آور ہوکر ہمدان مین داخل ہو گیا ہے نہاوند
مین اسنے نیا قلعہ بنانا شروع کر دیا ہے یہہ خبر پاتے ہی شاہ نے خراسان کی مہم کو ملتوی
چھوڑ کر پیچھے کو مراجعت کی اور شاہزادہ سلطان حیدر کو مہدی قلی خان کے ساتھ
صلح کی انتظام کے لئے شاہ روم کے پاس بھیجا عبد المومن خان بن عبد اللہ خان
ازبک نے جب شاہ کی مراجعت کی خبر سنی قدم آگے بڑھایا پہلے نیشاپور کا محاصرہ
کیا پہر مشہد مین جا کر دوبارا اس شہر کو لوٹا ۹۹۸ھ مین سلطان سلیم خان شاہ
روم اور شاہ عباس کے آپس مین صلح ہو گئی جاجیم خان خوارزمی بھی اطاعت مین
آیا احمد خان باغی والی گیلان کی سرکوبی کے لئے فرہاد خان سردار مامور ہوا اور
خود شاہ عباس خراسان کیطرف آیا عبد المومن اسکے آنیکی خبر پاکر ماوراء النہر
کو چلدیا خراسان کے اکثر علاقے پہر اسکے تصرف مین آگئے شاہی وردی خان
حاکم لرستان بھاگ کر بغداد کو چلا گیا اس لئے اس نے ہمدان کو مراجعت کے بعد اسپر

قبضہ کیا سنہ ۱۰۰۴ھ مین پھر عبد المومن خان ازبک نے خراسان مین داخل ہوکر اسفرائن لے
لیا قتل و غارت کا بازار گرم کیا سلطان نے پھر خراسان کیطرف حرکت کی مگر اوسکے پہونچنے سے اول
ہی عبد المومن خان میدان چھوڑکر چلا گیا اسلئے اس نے استرآباد کو کوچ کیا اسکی مراجعت
کے بعد پھر عبد المومن خان نے آکر سبزوار مین قتل عام کی یہہ خبر پاکر بادشاہ سبزوار مین پہونچا اور
بسبب چلی جانے عبد المومن خان کے بے جنگ جدل واپس آکر گیلان کیطرف توجہ کیے
مازندران کا ملک بے جنگ قبضہ مین لیا سنہ ۱۰۰۶ھ مین عبد اللہ خان ازبک بخارا مین مرگیا عبد المومن
اسکے بیٹے کو دشمنون نے قتل کیا بادشاہ موقع پاکر خراسان کو گیا مشہد کو ازبکون کے
پنجہ سے چھوڑا دیا اور سنا کہ سلطان دین محمد خان ازبک جو ہرات مین ہے مشہد کے آنے
کا ارادہ رکھتا ہے اسلئے بادشاہ خود اسپر حملہ آور ہوا اور وہ لڑائی مین مارا گیا ہرات
پربھی بادشاہ کا قبضہ ہوگیا سنہ ۱۰۱۱ھ مین شاہ عباس نے ماورالنہر کیطرف لشکر کشی کی
اور بلخ تک پہونچکر واپس آیا پھر آذربائیجان و نخجوان و ایروان و قراباغ کیطرف جاکر
بڑی بڑی فتوحات حاصل کین قلعہ گنجہ لیکر محمد پاشا رومی کو قید کرلیا تفلیس کا علاقہ لے
لیا شہر فرح آباد مازندران کے علاقہ مین آباد کیا گرجستان مین پہونچکر بڑے بڑے
جنگ کیے اور فتحیاب ہوا سنہ ۱۰۳۱ھ مین اس نے قندہار پر یورش کے اور قلعہ عبد العزیز خان
شاہ جہانگیر شاہ ہند کی قلعدار کے قبضہ سے چھوڑا لیا امام قلی خان حاکم فارس کو جزیرہ
ہرمز کی تسخیر کے لئے بھیجا پرتگال کے فرنگی بیشمار قتل کیے محمد پاشا وزیر اعظم روم کا جو ایران
مین بیشمار فوج لیکر آیا تھا شکست کھاکر واپس گیا سنہ ۱۰۳۳ھ مین شاہ عباس نے بغداد پر فوج
کشی کی اور بڑے بڑے معرکون کے بعد مفتوح کیا نجف اشرف مین جاکر زیارت کی
روضہ کی تعمیر کا حکم دیا کربلا مین جاکر لاکھون روپیہ خیرات کیے یہہ خبر جب شاہ روم
کو پہونچی اس نے اپنے وزیر کو ڈیڑہ لاکھہ فوج کے ساتھہ بغداد کی استرداد کے لئے
مامور کیا مگر وہ باوجود محاصرہ سات مہینے کے کامیاب نہوا شاہ نے بڑی

سرگرمی اور چستی کے ساتھہ رومی فوج کو شکست دی سنہ ۱۰۳۷ میں شاہ عباس بہت سے
سفر اور پے در پے مہمون کے سبب سے قزوین مین بعارضہ بخار بیمار ہوگیا اور چاہا کہ
قزوین سے مازندران کو جاوے آخر جب اشرف کے مقام پر پہونچا سنیچر کے روز
گیارہوین جمادی الاول سنہ ۱۰۳۸ میں مرگیا اوس بادشاہ کے وقت ایران کی سلطنت
نے دوبارہ رونق پائی اور بیالیس سال بکمال استقلال اسکو سلطنت نصیب ہوئی
دشمنوں پر یہہ ہمیشہ غالب اور چیرہ دست رہا۔

سلطان سام میرزا ابن صفی میرزا ابن شاہ عباس صفوی

یہہ بادشاہ شاہ عباس کا پوتا تھا دادا کے زندگی مین اس نے ولیعہدی پائی اوسکی
وفات کے بعد تخت نشین ہوا اسکی ابتدا حکومت مین گیلان کی رعایا نے باغی ہوکر
ایک شخص غریب شاہ نام یحیی بادشاہ کو اپنا بادشاہ مقرر کرلیا علیحدہ سلطنت قایم کی فوج
ایرانی گیلان کو گئی اور باغیون کا اجتماع تہا خسرو پاشا روم کا سپہ سالار رومی
فوج لیکر بغداد کو آیا یہہ خبر پاکر بادشاہ خود بغداد کو گیا اور اسکو پس پا کیا سنہ ۱۰۴۰ میں
بادشاہ نے کربلا مین جاکر زیارات کین اور بہت سا روپیہ خیرات کیا اور شاہ روم
کے ساتھہ صلح کی سنہ ۱۰۴۹ مین بادشاہ نے چراغ سلطان نام ایک امیر کے کہنے سے بدظن
ہوکر چار بیٹے امیر قورچی باشی کے جو شاہ عباس کے دہوتے تھے قتل کردیے اونکی
والدہ کو محل سے نکالدیا اور دو بیٹے سلطان العلما اعتماد الدولہ کے جنکا نام رفیع الصدر
و رضی الصدر تہا ناحق شہید کیے گئے مشہد مقدس کے متولی کے دو صاحبزادے اندہے
کیے گئے ان کے سوائے اور بہی امرا ماخوذ ہوکر بعض مکحول اور بعض مقتول ہوئے
اسی سال مین داؤد خان برادر امام قلی خان حاکم فارس کے قوم قاجار کے ساتھہ
رنجش ہوگئی اور اوس نے طہمورث خان گرجی کے ہاتھہ سے سب کو قتل کرادیا اور
گرجی فوج نے شہر گنجہ مین آکر قتل عام کی اسلئے بادشاہ نے امام قلیخان کو فارس سے

کھوایا اور اوسکو معہ دو بیٹوں صفی قلی خان و فتح علیخان کے قتل کرا دیا محمد قلی خان کو
فارس کی حکومت دی سنہ ۱۰۴۳ھ مین امرائے قاجار قلعہ وان کی تسخیر کو مامور ہوئی اور
رومی فوج کے ساتھہ بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں دوسری طرف سلطان مراد شاہ روم
بذات خود قلعہ تبریز اور ایروان کی تسخیر کو آیا اور جبراً قلعہ اپنے تصرف مین لایا بادشاہ
اسطرف خود متوجہ ہوا اور قبضہ رومیون کا ایروان سے اٹھایا وہان خبر پہونچی کہ شاہ
روم نے ایروان سے جاکر بڑی سختی کے ساتھہ محاصرہ بغداد کا کرلیا ہے اس لئے شاہ
ایران ادہر متوجہ ہوا مگر اسکے پہونچنے سے اول رومیون نے بغداد فتح کرلیا ہزارون
ایرانی و قزلباش قتل ہوئے صاحب تواریخ خلد برین کا قول ہے کہ رومی لشکر نے
اب کی دفعہ اس سختی کے ساتھہ محاصرہ بغداد کا کیا تھا کہ ایک روز مین پینتالیس ہزار
گولہ توپ کا بغداد کے قلعہ پر سر کیا جاتا تھا آخر بغداد کی محصور جب نہایت تنگ آئے
تو قلعہ فتح ہوا اس واقعہ کے بعد شاہ روم اور ایران کی آپس مین اس شرط پر
صلح ہوئی کہ ایروان کا علاقہ متعلق ایران اور بغداد کا متعلق روم کے رہے سنہ ۱۰۴۸ھ
مین شہر قزوین مین ایک ایسا زلزلہ آیا کہ بڑے بڑے مکان عالیشان گر گئے
بارہ ہزار آدمی مکانات کے نیچے دب کر مر گئے سنہ ۱۰۵۲ھ مین بادشاہ مقام کاشان
بیمار ہوا اور تیرہوین ماہ صفر سنہ ۱۰۵۲ھ دنیای ناپایدار سے انتقال کیا سترہ سال
چھہ مہینے سلطنت کی —

شاہ عباس ثانی بن شاہ سام صفی بن صفی میرزا ابن شاہ عباس اول

یہہ بادشاہ نہایت متشرع و دیندار تھا شراب کے پینے اور کھینچنے کے اس نے سخت
ممانعت کی چونکہ اسکے باپ کے وقت علیمردان خان قلعہ دار قلعہ قندھار نے شاہجہان بادشاہ
سے ساتھہ سازش کرکر قلعہ اسکو دیدیا تھا اس نے چاہا کہ وہ قلعہ پھر لیا جائے
اسی ارادہ سے ایک فوج جرار اور توپخانہ آتشبار قندھار کو مامور کیا شاہجہان کیطرف

سے دارا شکوہ اسکا بیٹا ہندوستان کی فوج کے ساتھ قندہار کی فوج کی مدد کو آیا اور
فریقین میں پے در پے لڑائیان ہوئین آخر بادشاہ خود ۱۰۶۱ھ مین قندہار پر پہونچا
اور بڑی کوشش کے ساتھ قلعہ مفتوح کیا امرائے شاہجہانی بہت گرفتار ہوئے
مگر اس جوانمرد بادشاہ نے بکمال مروت و فتوت ان سب کو جان و مال سے امان دی
اور صحیح و سلامت کابل تک پہونچا دیا ۱۰۶۲ھ مین بادشاہ نے ملتان و سندھ پر
کی مراجعت کی شاہجہان بادشاہ نے جب یہ خبر پائی اپنے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر
کو بہت سی فوج دیکر قندہار کو بھیجا اس نے بھی اس مین بہت کوشش کی مگر کامیاب
نہوا بلکہ شاہجہان بادشاہ اور اورنگ زیب اپنے اپنے عہد مین کئی مرتبہ
قندہار پر لشکر کشی کی مگر یہ قلعہ پھر ان کے قبضہ مین نہ آیا اس بادشاہ نے بکمال دولت
و اقبال پچیس برس سلطنت کی آخر ۱۰۷۷ھ مین انتقال کیا۔

صفی میرزا المشہور شاہ سلیمان میرزا صفوی

ماہ شعبان ۱۰۷۷ھ مین یہہ بادشاہ تخت نشین ہوا اسیکے وقت شاہزادہ اکبر
اورنگ زیب عالمگیر کا بیٹا اپنے باپ سے ناراض ہوکر اسکی خدمت مین آیا اس نے
اسکی بہت خاطر کی اور حکم دیا کہ مشہد مین رہے اور روزینہ بادشاہی خزانہ سے
پائے اس نے درخواست امداد کی کی اور چاہا کہ ایران سے لشکر لیکر ہند پر حملہ آور ہو مگر
یہہ درخواست اوسکی نامنظور ہوئی اور حکم ملا کہ بیٹے کو باپ کے ساتھ مقابلہ
شرعاً و عرفاً ناجائز ہے ۱۰۹۵ھ مین ترکمانون نے بافسری آدینہ خان صاین خانی
ساٹھہ ہزار آدمی کا مجمع کیا اور استرآباد پر حملہ آور ہوکر شہر کو لوٹ لیا بادشاہ نے
کلب علی خان شاملو کو ان کی سرکوبی کو مامور فرمایا اور فریقین مین بڑے بڑے
معرکے ہوکر ترکمانون نے شکست کہائی آدینہ خان قتل ہوا — چونکہ شاہ روم اور
ایران کی لڑائیون کے وقت سلیمان خان اردلانی نے کردستان کے ملک مین خودمختار

بڑی شوکت بہم پہنچائی تھی اور شہر سلیمانہ آباد کر کر تخت گاہ بنایا تھا اور سبب اسکے کہ علاقہ اوسکا دو بادشاہون کے درمیان
تھا ایک ... دوسرے کے رعیت کو اون اوسکا فراحم نہین ہوتا تھا اب سبکو یہ ... حاصل ہو گیا کہ ...
اس لیے ترک و موصل پر لشکر کشی کی اور ان دونو علاقون پر متصرف ہوا جب یہ خبر پاکر سلیمان
شاہ نے رستم خان سپہ سالار کو ایک برجستہ فوج کے ساتھ موصل کی طرف نامزد کیا سلیمان خان
مقابلہ پیش آیا آخر مارا گیا اور بادشاہی علاقہ دوبارہ شامل سلطنت ایران کے ہوا۔
سلطان سلیمان میرزا نے اٹھائیس سال سلطنت کی ۱۱۰۵ھ مین انتقال کیا۔

سلطان حسین بن شاہ سلیمان صفوی

اس بادشاہ کے وقت صفویہ سلطنت مین کمال ضعف آگیا امیر ویس خان غلزی نے
شاہنواز خان قندہار کے حاکم کو قتل کر کر اپنا قبضہ کر لیا ہر چند بادشاہ نے چاہا کہ قندہار
پر پھر تسلط پائے مگر موقع نہ ملا جب اویس خان مر گیا اسکے بیٹے محمود خان نے قندہار سے
آگے بڑھ کر بہت سا اور ملک بھی ایران کی سلطنت کا دبا لیا سلطان حسین نے اسپر
لشکر کشی کی اور شکست فاحش کھائی محمود خان نے تعاقب کیا تو سلطان اصفہان
مین محصور ہوا جب طول محاصرے سے تنگ آگیا صلح کا طالب ہو کر محمود کے پاس چلا گیا
اوسنے ماہ محرم کی ہیدر رہوین ۱۱۳۵ھ شاہ حسین کو قید کر لیا۔

محمود خان افغان غلزی بن امیر اویس خان غلزی

۱۱۳۵ھ مین سلطان حسین صفوی پر غالب آ کر ایران کے تخت پر بیٹھا اسکے وقت
ملک محمود شیبانی والی نیمروز باتفاق نادر قلی افشار کے خراسان کے بہت سے
علاقہ پر قابض ہو گیا تھا مگر چند روز کے بعد ہی محمود شیبانی اور نادر قلی کی
آپس مین نا اتفاقی ہو گئی اور نادر قلی نے چاہا کہ محمود خان کے ساتھ سازش
کر کے محمود خان شیبانی کو خراسان سے نکالدے محمود خان نے اسکی تحریر کو
ملاحظہ کیا تو اوس نے شاہ طہماسپ بن سلطان حسین بن شاہ سلیمان صفوی

جو محمود کے ہاتھ سے مازندران کے ملک میں اپنے آپ کو چہپائے بیٹھا تھا اپنے پاس بلایا اور اُس کے اتفاق سے محمود شیبانی پر حملہ آور ہوا عند المقابلہ محمود شیبانی نے شکست کہائی اور قید مین آیا شاہ طہماسپ خراسان و سیستان پر قابض ہو گیا اُسوقت محمود غلزہی کی سلطنت ایران فارس مین تہی اُس نے بہتر شہزادے صفویہ خاندان کے قتل کئے اور سلطان حسین کو سخت قید مین رکہا آخر تین سال کے بعد خود بہی مر گیا۔

اشرف خان غلزہی ابن عم محمود غلزہی

یہہ شخص محمود غلزہی کے چچا کا بیٹا تہا اُسکے وقت قیصر روم نے چاہا کہ سلطان حسین صفوی کو اسکی قید سے رہائی دیکر پہر تخت نشین کیا جائے اس ارادہ پر فوج کشی کی مگر اس نے عین مہم کے وقت سلطان حسین کو قتل کر دیا اور روسیون کے ساتھ صلح کر لی اس انتظام کے بعد اشرف کے دل مین بڑا غرور پیدا ہوا اور چاہا کہ خراسان کی سلطنت بہی شاہ طہماسپ سے چہین لے اور بڑی فوج لیکر خراسان پر حملہ کیا شاہ طہماسپ و نادر قلیخان ۱۱۴۲ھ مین اشرف شاہ کے ساتھ معرکہ آرا ہوئے جس مین اشرف شاہ نے شکست کہائی اور بہاگ کر اصفہان مین پہونچا اور وہان سے جسقدر مال و خزانہ اُٹھا سکا ساتھ لیکر فارس کو بہاگ گیا۔

سلطان طہماسب بن سلطان حسین صفوی

اشرف شاہ کی بہاگ جانے کے بعد شاہ طہماسپ اصفہان کے تخت پر بیٹھا اور سات برس کے بعد ایرانی سلطنت نے پہر صفوی بادشاہ کی حکومت سے زینت پائی نادر قلی بیگ نے فارس مین پہونچکر اشرف شاہ کو قید کیا اسکا خزانہ لیا عراق عجم کا ملک تمام دکمال غاصبون کے پنجہ سے چہڑایا تبریز کا علاقہ قیصر روم سے لیکر پہر اپنے تصرف مین لایا ترکمانون اور افغانون کو جا بجا فساد برپا کر رہے تہے سخت سزا دی ابدالی افغانون کو ہرات سے بیدخل کیا جب فتوحات پے درپے نادر قلی افشار کو

نصیب ہوئین اور جسقدر سلطنت تہی وہ ایک مختار و مستقل قابض ہوگیا تو اُسکے ناعزین
بادشاہت کی ہوا سما گئی شاہ طہماسپ کو اُسنے سلطنت سے معزول کردیا اور اُسکے بیٹے
شیرخوار کو جو آٹھ ماہ کی عمر رکھتا تہا تخت نشین کیا اور کل مدار المہام و مختار سلطنت خود بنا۔

شاہ عباس بن شاہ طہماسپ بن سلطان حسین

یہہ لڑکا برائے نام بادشاہ اور اوسکا باپ نادر قلی کی قید مین تہا اسکے عہد مین نادر قلی
افشار نے بغداد پر حملہ کیا احمد شاہ والی بغداد شہر مین متحصن ہوا ایک سال تک محاصرہ رہا
چونکہ وہ زیر حکم قیصر روم کے تہا قیصر روم نے امیر توپال پاشا کو ایک جرار فوج دیکر احمد شاہ کی
مدد کو بہیجا نادر قلی نے توپال پاشا کی لڑائی مین شکست کہائی وہ ہمدان کو بہاگ آیا توپال
پاشا نے رومی فوج اسکے تعاقب پر مامور کی تو نادر قلی دوبارا فوج جمع کرکے آیا مین
رومیون کا مقابل ہوا اور ایسی سرگرمی سے لڑا کہ رومی بہاگ نکلے یہہ خبر پاکر توپال پاشا خود میدان مین آیا اور فریقین مین سخت
لڑائی ہوئی جسمین توپال پاشا مارا گیا اور رومی بہاگ گئے ایرانیون نے ان مین بڑی لوٹ حاصل کی مگر نادر قلی نے
فوج سے سب لوٹ کا مال لے لیا اور جمع کرکے جلا دیا پہر بغداد مین پہونچکر محاصرہ کیا
شہر ابہی مفتوح نہین ہوا تہا کہ نادر قلی کو خبر پہونچی کہ محمد خان بلوچ فارس کا حاکم خود سر
ہوگیا ہے اور اسکا ارادہ ہے کہ اصفہان پر حملہ کرے یہہ خبر پاتے ہی نادر قلی نے
احمد شاہ کے ساتہہ صلح کرلی اور فارس مین پہونچکر محمد خان کو سخت سزا دی یہہ
کامل تسلط جب نادر قلی نے حاصل کرلیا تو شاہ عباس معصوم بچہ کو بہی ویسے
معزول کیا اور خود بادشاہ ہوا

نادر قلی بیگ بن امام قلی بن نذر قلی افشار المخاطب بہ نادر شاہ بادشاہ ایران

یہہ بادشاہ ذات کا افشار ترکمان تہا پہلے بزرگ اسکے ترکستان مین رہتے تہے جب
مغلون نے ترکستان پر غلبہ پایا تو وہ آذربائیجان مین آکر سکونت پذیر ہوئے اسکے باپ
امام قلی نے مرو کے علاقے مشہد مقدس سے شمال کیطرف مقام ابیورد سکونت کی اُسی

مقام پر تاریخ اٹھائیسوین محرم سنہ ١١٠٠ھ مین یہہ پیدا ہوا اور اُسکے نام پر اسکا نام بہی نادر قلی
رکہا گیا چونکہ مزاج اسکا جاہ طلب تہا پہلے یہہ اپنی قوم کے اجتماع سے رہزنی و دزدی
کرتا رہا جب کچہہ مال پیدا کر لیا تو ضعیف ہو جانے سلطنت صفویہ کے ہوس ملکگیری
کی اسکے دل مین پیدا ہوئی اور شامل محمود شیبانی کے ہوکر خراسان کا ملک فتح کیا
پہر شاہ طہماسپ بن سلطان حسین کے شامل ہوکر محمود کو قید کیا ایران پہ غالب آکر اشرف
شاہ کو پکڑا جب کل مملکت پر اپنا تصرف کامل کر لیا تو شاہ صفوی کو معزول کرکے
چوبیسوین شوال سنہ ١١٤٨ھ مین ایران کے تخت پر بیٹہا الخیر فیما وقع تاریخ جلوس نکلی
جلوس کے بعد اسنے قندہار پر یورش کی اور چند ماہ کے محاصرہ کے بعد فتحیاب ہوا
حسین شاہ محمود شاہ غلزی کا بہائی قید مین آیا قندہار کے پاس نادر نے ایک
شہر آباد کرکے اُسکا نام نادرآباد رکہا پہر کابل کو رخ کیا ناصر خان صوبہ جو محمد شاہ
شاہ ہند کیطرف سے وہان تہا اطاعت مین آیا پہر ہندوستان پر چڑہائی کی جب لاہور
پہونچا نواب زکریا خان بہادر ناظم پنجاب بہ ممانعت پیش آیا اور بڑی سرگرمی کے
ساتہہ جنگ کیا جب دہلی سے مدد نہ پہونچی ناچار اطاعت مان لی جب نادری
لشکر پانی پت کی میدان مین جا اُترا برہان الملک سعادت علیخان و صمصام الدولہ خاندوران
شاہ دہلی کیطرف سے بڑے لشکر کے ساتہہ مقابلے پر آئے اور شکست کہا کر صلح
پر راضی ہوئی اور نادر شاہ محمد شاہ کے ساتہہ دہلی مین گیا اور قلعہ مین شاہی
محل کے اندر اترا اسکے فوج شہر باہر رہی تیسری روز افواہ شہر مین ہو گئی
کہ نادر شاہ قلعہ مین قتل ہو گیا اور شہر کے اوباش قزلباشی لشکر پر لوٹ کی طمع
سے دست انداز ہوئے یہہ خبر پا کر نادر نے شہر کے قتل و غارت کا حکم دیا ایک
پہر کے بعد امان دی اور نادر چند روز کے بعد کروڑون روپیہ کا سونا و جواہر
و نقد دہلی سے لیکر ایران کو چلا گیا پہر روم پر چڑہائی کی اور فتحیاب

علاقہ روم کی سلطنت کا لے لیا پھر توران کو گیا اور فتح پائی پھر خوارزم و داغستان کو
فتح کیا اس سفر سے معاودت کے وقت اپنے بڑے بیٹے رضا قلی کی نسبت بدظن ہو کر
اسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور اکثر امرا سے متوہم ہو کر اونکو قتل کرادیا ہزاروں آدمیوں کے
خونریزی کی صدہا زندہ آگ میں جلادیے حد ہو گیا اسقدر قتل کی کہ صدہا مینار کشتوں
کے سروں پر چنوا دیے علاوہ اسکے یہہ چاہا کہ اپنے امراؤ سے مصادرہ لیکر روپیہ جمع
کرے آخر علی قلی خان برادرزادہ بادشاہ کا اہل سیستان اور جنوشان کے اتفاق سے
اسکے قتل کے فکر میں ہو کر محمد قاچار ایراوقلی و موسی بیگ افشار قوچ بیگ افشار و صالح خان ابیوردی
کو بادشاہ کے مارنے پر آمادہ کیا اور اونہوں نے ایسے جوہر بادشاہ کو جیلے سایہ سے
بھی جان کا سنتے تھے گیارہویں جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۰ مقام فتح آباد کہ جنوشان سے
دو فرسنگ کے فاصلہ پر ہے رات کو اسکے خیمہ میں داخل ہو کر شراب کی مستی اور نیند کی
حالت میں قتل کر دیا اسکے مارے جانے کے بعد لشکر افغانی اور ترکمانی میں خزانہ و
مال موجودہ لشکر پر لڑائی ہوئی آخر احمد خان ابدالی غالب آیا اور بہت سا خزانہ و مال
و دولت لیکر قندہار کی راہ لی اور وہاں پہونچکر علیحدہ سلطنت قائم کر بیٹھا۔

علی قلی خان افشار برادرزادہ نادرشاہ افشار

نادرشاہ کی قتل کے بعد علی قلی خان مشہد میں داخل ہوا چونکہ قلعہ کلات میں بہا
بھاری خزانہ نادرشاہی رکھا ہوا تھا اور شاہزادی بھی وہاں ہی تھے ایک فوج
اوسطرف کو مامور کی اُس فوج نے کلات میں جاکر قلعہ فتح کیا میرزا نصر اللہ و امام قلی میرزا
و شاہرخ میرزا نادرشاہ کے بیٹے وہاں سے بھاگ گئی کاظم میرزا علی قلیخان کے بھائی نے
شہزادوں کا تعاقب کیا اور تینوں پکڑے گئے شہزادہ رضا قلی معہ چندرہ
کس اپنی اولاد کے لڑائی میں مارا گیا علی قلیخان نے نصر اللہ میرزا و امام قلی کو تو
قتل کر دیا اور شاہرخ میرزا کو اس خیال سے قلعہ ارک میں چھپا رکھا کہ اگر اہل ایران

میری بادشاہت منظور نہ کرینگے تو شاہرخ کو جو چودہ سال کی عمر کا ہے تخت نشین
کرکے خود وزارت کرونگا اور اگر رعایا میری سلطنت پر راضی ہوگئی تو اسکو
بھی پوشیدہ قتل کرا دونگا ۲۰ جمادی الثانی سنہ [illegible] علی قلی خان علیشاہ لقب
پا کر مشہد مقدس میں تخت نشین ہوا خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا [illegible]
نقد اور کروڑ روپیہ کا سونا وجواہر واسباب وغیرہ اس سے بہا جو قلعہ کلات میں
نادرشاہ کا اندوختہ تھا تمام و کمال اسکے قبضہ میں آیا اور اس نے مال مفت دل بے
رحم وہ مال دوستدار اپنے امراؤ وزراء کو بخشا حسن علی بیگ اور سہراب گرجی
غلام دوکس کو معتبر بنا کر کل سلطنت پر انکو اختیار دیدیا ابراہیم خان حقیقی بھائی کو
اصفہان وفارس کی حکومت دی چونکہ سہراب غلام مدار المہام سلطنت کا ہوگیا
حسن علی بیگ کو یہہ بات ناگوار گذری اور چاہا کہ کسیطرح یہہ علیشاہ سے علیحدہ ہوجاوے
اس لئے حسن علی بیگ نے علیشاہ کو ابراہیم کیطرف سے بدظن کردیا اور تجویز کی
کہ سہراب کو اصفہان کو بھیجا جائے اور وہ وہاں پہونچکر جسطرح جانے ابراہیم
کو قتل کردے جب سہراب اصفہان کو گیا حسن علی بیگ نے سہراب کی روانگی کا اصلی
مطلب ابراہیم پر ظاہر کردیا غرض اسکی یہہ تھی کہ ابراہیم سہراب کو اپنا قاتل سمجھکر
قتل کردیوے جب ابراہیم نے علیشاہ کا ارادہ اپنی نسبت بد دیکھا اصلاخان افشار
حاکم آذربائیجان کو اپنے شامل کرکے کرمانشاہان پر چڑھائی کی امیرخان فتح اللہ یار خان
حاکم کرمانشاہان لڑائی میں قتل ہوا جب یہہ خبر علیشاہ نے پائی اپنے بھائی
ابراہیم پر فوج کشی کی مگر لڑائی میں شکست کھائی اور گرفتار ہوکر اندھا ہوا اس فتح
کے بعد اصلاخان تبریز کو اور ابراہیم خان ہمدان کو روانہ ہوا چونکہ اصلاخان کے
دماغ میں بھی خودسری کی ہوا سما گئی تھی اور اوس نے ابراہیم خان کی اطاعت نہ
کی اسلئے ابراہیم خان اوسپر فوج لے گیا اور بعد لڑائی کے اسکو مع اسکے بھائی

اسارون خان کے قتل کر دیا —

ابراہیم شاہ افشار برادر علیشاہ افشار

علیشاہ و اصلاخان کو مقہور کرکر ابراہیم خان نے ابراہیم شاہ خطاب پاکر بادشاہت پائی اور بقدر اقتدار بہم پہونچایا کہ ایک لاکھ بیس ہزار سوار سوای پیادہ فوج اور توپخانون کے اسکے لشکر مین تہا اس نے اپنے بہائی حسین بیگ کو باتفاق محمد رضا علی کے خراسان کا حاکم بنایا اُسی اثنا مین میرزا شاہرخ شاہزادی نے قید سے نکلکر خروج کیا کل فوج ابراہیم کی اُسکے ساتہہ ہلگئی اسلئے وہ شہر قم کو غارت کرکر قلعہ قلاہود مین قلعہ بند ہوا قلعہ والون نے اُس سے برگشتہ ہوکر اسکو قید کرلیا اور شاہرخ میرزا کو اس کی گرفتاری کی خبر دی شاہرخ نے اپنی فوج ابراہیم شاہ اور علیشاہ کی حاضری کے لئے مامور فرمائی راستہ مین علیشاہ کی ہواخواہون نے ابراہیم شاہ کو قتل کردیا اور علیشاہ نابینا شاہرخ کے روبرو آیا شاہرخ نے اسکو بہی اپنے بہایون کے خون کے عوض مین قتل کرا دیا اور سلطنت شاہرخ میرزا برقرار رہی مگر تین چار ماہ کے بعد ہی دشمنون نے اسکو اندہا کردیا اور میرزا محمد سید مشہد مقدس کے متولی کو جو دہوتا شاہ سلیمان صفوی اور داماد اپنے مامون سلطان حسین صفوی کا تہا بادشاہ بنایا شاہ سلیمان اُسکا خطاب قرار پایا یہہ بات شاہرخ میرزا کے خیرخواہون کو ناگوار گزری اور بلوا کرکر اُسکو اندہا کردیا اسکے نابینا ہونے کے بعد پہر شاہرخ میرزا نابینا نے بادشاہی تخت پر جلوس کیا مگر اسکی سلطنت نے کچہہ قیام نہ پکڑا اور دس سال کے عرصہ مین کہ نادرشاہ کی قتل کے بعد منقضی ہوا تہا کل دولت و مال نادرشاہی برباد ہوگیا ۱۱۶۳ھ مین یہہ سلطنت بہی بالکل نیست و نابود ہوگئی —

سینتالیسوان حصہ سلاطین قراقونیلو کی بیان مین جو تبریز وغیرہ مین حاکم تہے

بانی اس خاندان کا خواجہ بیرام ترکمان تھا جسنے سلطان اویس کے وقت موصل وسنجار کی حکومت حاصل کی اور امارت بہم پہونچائی اُسکا بیٹا قرا محمد ایک امیر جلیل القدر سلطان احمد ایلکانی کے دربار کا تھا سلطان احمد نے اُسکے لڑکی اپنے نکاح مین لی اور قراقونیلو کی حکومت اُسکو دی جب وہ انتقال کر گیا تو

امیر قرا یوسف بن قرا محمد بن خواجہ بیرام ترکمان

قراقونیلو کا حاکم ہوا یہہ شخص ایک امیر باتدبیر اہل قلم صاحب شمشیر تھا امیر تیمور گورکان نے اسپر یورش کی یہہ اُسکے مقابلے سے بھاگ کر شاہ روم کے پاس چلا گیا چند سال نہایت پریشانی و آوارگی کے ساتھ بسر کئے جب امیر تیمور مر گیا تو یہہ پانسو سوار لیکر آذربائیجان کو آیا اور شہر مصر سے دریائی فرات تک بڑے بڑے معرکے کر کر قابض ہو گیا بکر کے علاقے کو بوشار خالط مین تصرف قایم کیا اُسوقت میرزا ابو بکر بن میران شاہ بن امیر تیمور گورکان نے اسپر فوج کشی کی اور شکست کھائی سنہ ۸۰۹ھ مین قرا یوسف نے تبریز پر قبضہ پایا میران شاہ پھر اسپر چڑھ آیا عند المقابلہ میران شاہ مارا گیا اور قرا یوسف بے مزاحمت غیر عراق عرب و آذربائیجان پر متسلط ہو گیا پھر اس نے شروان پر حملہ کر کر قبضہ پایا گرجستان کی ولایت پر اپنا تسلط جمایا سنہ ۸۱۶ھ مین اس نے عراق عجم پر لشکر کشی کی اور علاقہ قزوین وسلطانیہ وساوہ وطارم پر قابض ہوا یہہ خبر پاکر میرزا شاہرخ امیر تیمور کے بیٹے نے بے شمار فوج کے ساتھ اسپر مہم کی جب دونو فوجین میدان مین ملین قرا یوسف مر گیا اسکے مرنے سے تمام لشکر ترکمانی شاہرخ میرزا کے خوف کے مارے ایسا بے اختیار ہو کر بھاگا کہ کسیکو اسکے غسل و کفن کا بھی خیال نہوا بلکہ اسکے خاص نوکرون نے اسکا خیمہ لوٹ لیا بدن سے کپڑے اوتار لئے اسکی نعش برہنہ میدان مین پھینک کر چلے گئے چودہ سال اس نے سلطنت کے سنہ ۸۲۳ھ مین مر گیا۔

امیر اسکندر بن قرا یوسف شہریار

باپ کے مرنے کے بعد اس نے سلطنت پائی میرزا شاہرخ گورگان کا مقابلہ اس نے بڑے زور و شور سے کیا شروان کے علاقہ کو لوٹا ۸۲۶ھ مین عزالدین شیر بیگ کرد نے امیر شمس الدین بیگ اخلاطی کو پکڑ کر قتل کیا ۸۳۰ھ مین سلطان احمد کرد کو مارا آخر ۸۴۱ھ مین مسمی قباد اپنے بیٹے کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

میرزا جہان شاہ بن قرا یوسف شہریار ترکمان

امیر اسکندر کی قتل کے بعد اس نے سلطنت پائی اور بڑی جوانمردی اور جانفشانی کے ساتھ عراق و فارس و کرمان کو اپنے تصرف مین لایا ۸۵۶ھ مین جرجان و طبرستان پر قبضہ پایا ہرات پر حملہ کیا خراسان کا بہت سا ملک اپنی حکومت مین لیا ابھی لشکر اسکا خراسان مین ہی تھا کہ حسن علی اسکے بیٹے نے قید سے نکلکر تبریز مین فساد برپا کیا اور یہہ آغاز ۸۶۳ھ مین خراسان سے تبریز کو آیا اور مفسدون کو سخت سزا دی۔ ۸۷۲ھ مین اس نے حسن بیگ آق قونیلو پر کہ اسکا قدیمی دشمن تھا لشکر کشی کی عند المقابلہ شکست کھا کر بھاگ گیا اور حسن بیگ نے اسکو معہ ایک خوردسال بیٹے کی ۸۷۲ھ مین قتل کر دیا۔

امیر حسن علیشاہ بن امیر جہان شاہ بن قرا یوسف شہریار

امیر جہان شاہ کے قتل کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اور اپنے باپ کے خون کا عوض لینے کے لئے اس نے باپ کا خزانہ خرچ کر کے ایک لاکھ سوار نوکر رکھا اور سلطان سعید خراسان کے بادشاہ کو حسن بیگ کے ساتھ لڑنے پر آمادہ کیا مگر باوجود اسقدر کوشش کے اسکی عمر کو قیام نہوا اور صرف ایک ہی سال سلطنت کر کے ۸۷۳ھ مین مرگیا اس کے مرنے کے بعد پھر کوئی بادشاہ صاحب تخت و تاج اس خاندان مین پیدا نہوا ان کے ممالک مفتوحہ پر سلاطین آق قونیلو قابض ہوگئے

اڑتالیسوان چمن سلاطین آق قونیلو کے بیان مین

امیر ابو النصر حسن بیگ بن امیر علی بن عثمان قتلغ بیگ بن حاجی بیگ

یہہ بادشاہ بڑا شجاع وبہادر و دلیر تھا اس نے اپنی جوانمردی و بہادری کے ساتھہ امیر جہان شاہ ترکمان پر غالب آکر اسکو قتل اور اسکے خاندان کو برباد کیا تبریز کے تخت پر بیٹھہ کر تمام ولایت اران و موغان و ارمن و آذربائیجان و عراقین و فارس و کرمان اس نے اپنی حکومت مین لی اپنی بہن کا نکاح اس نے سلطان جنید صفوی کے ساتھہ کیا اپنی لڑکی سلطان حیدر صفوی کے نکاح مین دی بارہ سال سلطنت کے سنہ ۸۸۲ھ مین مر گیا۔

سلطان خلیل بن حسن بیگ آق قوینلو

حسن بیگ کے مرنے کے بعد اس نے بادشاہت پائی بکر کی ولایت اس نے اپنے بہائی یعقوب میرزا کو دی چونکہ یہہ شخص کم رعب تہا اسکے امراؤ یعقوب میرزا کے ساتھہ ملگئے اور وہ بطمع سلطنت اسپر چڑہ آیا لڑائی مین یہہ مارا گیا چھہ مہینے سلطنت کی۔

سلطان یعقوب بیگ بن حسن بیگ آق قوینلو

سلطان خلیل کی قتل کے بعد یہہ تبریز کے تخت پر بیٹھا ملک کے آبادی مین اس نے کمال کوشش کی سلطان حیدر صفوی کے ساتھہ اسکی کمال دشمنی ہو گئی اور شیروان کو مدد دیکر اس نے سلطان حیدر کو قتل کرادیا اس کے قبائل قلعہ اصطخر مین قید کردیے آخر ۸۹۶ھ مین مر گیا۔

سلطان بائیسنقر بن سلطان یعقوب آق قوینلو

اسکی تخت نشینی کے بعد مسیح میرزا بن حسن بیگ مدعی سلطنت کا ہوا وہ لڑائی مین مارا گیا پہر میرزا محمود بن اغرلو محمد بن حسن بیگ مدعی پیدا ہوا یہہ بہی پکڑا گیا پہر میرزا رستم بیگ بن مقصود بیگ میرزا بن حسن بیگ نے فساد برپا کیا عین معرکے کے وقت اسکے امراؤ رستم بیگ کے ساتہہ ملگئے اور یہہ بہاگ کر شیروان شاہ اپنے خسر کے پاس گیا اور اوس سے مدد لیکر پہر آیا اور شکست کہائی تیسری مرتبہ یہہ آذربائیجان پر حملہ آور ہوا اور عین معرکہ مین مارا گیا ایک برس سلطنت کی۔

رستم بیگ بن مقصود بیگ بن حسن بیگ

سلطان بایسنقر کے استیصال کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اسکی عداوت سادات صفوی کے ساتہہ ہوگئی اور ۹۰۳ھ مین سید علی صفوی کو تبریز اور اردبیل کے درمیان شہید کیا مگر تہوڑی عرصہ کے بعد احمد شاہ بادشاہ کے ہاتہہ سے خود بہی مارا گیا۔

احمد بادشاہ بن محمد اغرلی بن حسن بیگ

یہہ بادشاہ سلطان یعقوب کی وفات کے بعد قرا باغ سے بہاگ کر روم کو چلا گیا تہا قیصر روم نے اسکو داماد بنایا اور چند سال کے بعد مدد دیکر وطن کو بہیجا روم سے یہہ آذربایجان آیا لیکن سلطان رستم بیگ بڑی فوج لیکر اسکے مقابلہ کو نکلا مگر بسبب بیوفائی اپنے امراؤ کے بہاگ گیا اور سلطنت اسکے نصیب ہوئی تخت نشینی کے بعد ایبہ سلطان اور قائم بیگ جو اسکے دربار کے بڑے امیر تہے اسکے دشمن ہوگئی اسنے انکے ساتہہ جنگ کیا اور عین لڑائی مین مارا گیا چہہ ماہ سلطنت کی۔

میرزا محمد بن یوسف بیگ بن حسن بیگ

احمد بادشاہ کی قتل کے بعد اس نے بادشاہت پائی تہوڑے عرصہ مین اس نے اپنے ملک کا انتظام کیا ایبہ سلطان وغیرہ باغیون کو اس نے شکست دی اور قتل کیا آخر ۹۰۵ھ مین سلطان مراد کے جنگ مین دشمنون کے ہاتہہ سے قتل ہوا۔

الوند میرزا بن یوسف بیگ بن حسن بیگ

احمد بادشاہ کی قتل کے وقت یہہ شخص بہاگ کر بکر کو چلا گیا تہا وہان کے ترکمانون نے اسکو بادشاہ بنایا پہر اس نے آذربایجان پر فوج کشی کی میرزا محمد اسکی خوف سے تبریز کو چہوڑ کر سلطانیہ کو چلا گیا اس نے آذربایجان مین اپنی حکومت جمائی اور سلطان مراد کے ساتہہ صلح کی انہین ایام مین شاہ اسمعیل کا زور شور ہوا اسنے اسپر لشکر کشی کی اور ۹۰۶ھ مین باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی جس مین بیس ہزار فوج اسکے قتل ہوگئی اور یہہ شکست

کہاکر ارزنجان کو بہاگ گیا آذربائیجان کا علاقہ شاہ اسمٰعیل صفوی کے قبضہ مین آگیا اگرچہ
کئی بار اسنے فوج جمع کرکر شاہ اسمٰعیل صفوی پہ حملے کئیے مگر کامیاب نہوا آخر دیار بکر مین
جاکر مرگیا ۔

سلطان مراد بن سلطان یعقوب آق قوینلو

یہہ بادشاہ فرمان فرما ممالک فارس و عراق و خوزستان کا تہا اسنے ستر ہزار فوج جمع کرکر
شاہ اسمٰعیل صفوی پر فوج کشی کی اور شکست کہاکر عراق سے بیدخل ہوا پہر فارس مین رہنے
لگا مگر شاہ اسمٰعیل صفوی نے اُسکو وہان حکومت کرنے کی فرصت ندی اور فوج لیجاکر شکست
دی وہان سے یہہ خوزستان کو بہاگ گیا خوزستان سے [illegible] پہونچا وہان سے بہی بسبب
غلبہ باربک بیگ پرناک کے نکلکر علاء الدولہ والی مرعش کے پاس گیا وہان سے بہی اسکے
کام برابر نہوئی اس لیے اسنے استنبول کا رستہ لیا چندے سلطان سلیم شاہ روم کی
خدمت مین رہا آخر سنہ ۹۲۰ مین نواح اورفہ مرگیا ۔

اونچاسوان چمن سلاطین قاجاریہ کے ذکر مین جو اب تک ایران مین فرمان فرما ہے

بزرگ اس خاندان کا قاچار منغل بن سرتاق سلطان غازان خان کے دربار مین ایک امیر تہا
حکومت ملک کی دریای جیحون سے لیکر قزل آقاج مغان تک اُسکی سپرد تہی اوسکی اولاد
بہت سی ہوئی اور اوسیکے نام سے قاچاری کہلائے جب چنگیز خانی اولاد کی سلطنت
جاتی رہی اور الجایتو سلطان محمد خدابندہ کی حکومت کی نوبت آئی تو قاجاری اپنے
ہم قوم مغلون کے ساتہہ جو شام کی حدود مین سکونت پذیر تہے جاملے اور وہان ہی
سکونت اختیار کی پہر جب امیر تیمور گورگان سنہ ۸۰۳ مین شام کی حدود مین پہونچا تو
حکم دیا کہ وہان کے تمام مغل خانہ کوچ ایران مین آجائین اور ایران سے ترکستان اپنے
اصلی وطن کو چلے جائین سب یہہ لوگ حسب الحکم امیر کے ایران مین آئے ایران

اکثر تو ترکستان کو چلے گئے اور قاجاری قوم کے اکثر لوگ آذربایجان قرہ باغ و گنجہ و ایروان
مین سکونت پذیر رہے پھر امیر حسن بیگ آق قوینلو کی سلطنت کے وقت کہ وہ بھی اسی
قوم کا بادشاہ تھا اس قوم کی زیادہ تر توقیر ہوئی اور اکثر امارت کے رتبہ کو پہونچ گئے
پھر جب ۹۹۶ھ مین شاہ عباس صفوی کی حکومت ایروان مین ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ
قاجاری گنجہ و ایروان سے جلاوطن ہوکر استرآباد مین آجائین اور مقام قلعہ مبارک آباد
جو گرگان کے کنارے پر واقع ہے آباد ہون وہان آکر یہہ قوم دو نام سے موسوم ہوگئی یعنے جو
لوگ قلعہ مبارک آباد کے اندر آباد ہوئے وہ قاجاری یخاری کہلانے لگے اور جو باہر رہے
انکا نام آشاق باش مقرر ہوا اور اکثر ان مین سے حسب الحکم شاہ عباس کے مقام مرو
شاہجہان جا رہے اسطرح شاہ عباس نے اس جنگجو قوم کے اجتماع کو توڑ دیا استرآباد کی قاجاریو
نے ترکمانون کے ساتھہ جو ان سے اول اس سرزمین کے مالک تھے بڑے بڑے جنگ کئے اور
شاہان صفوی کی اطاعت مین رہ کر اپنی حکومت و دولت کا سلسلہ قایم رکھا پہلا
رئیس اس قوم مین

نواب فتح علیخان بن شاہ قلیخان قاجار

ہوا اس نے فضل علیخان و مہر علیخان اپنے دو بھائیون اور قوم کے اتفاق سے ریاست
و حکومت بہم پہونچائی قلعہ مبارک آباد کو ریاست گاہ بنایا امیر محمود خان ترکمان
کو جو شاہان صفوی کیطرف سے استرآباد کا حاکم تھا رشک ہوا اور مارے حسد کے بہت سی
فوج لیکر اسپر چڑہ آیا جنگ و جدل کے بعد یہہ تینون بھائی اسکی قید مین آگئے کچھہ عرصہ کے
بعد فتح علیخان محمود خان کی قید سے بھاگ گیا فضل علی و مہر علی مقتول ہوئے
بھائیون کے قتل کی خبر پاکر فتح علیخان نے قوم موت کے اتفاق سے مبارک آباد پر
حملہ کیا اور اصلمش خان محافظ دروازہ کی سازش سے قلعہ پر پھر قابض ہوا محمد خان
و میرزا احمد اسکے بھائیون کی قاتل قتل ہوئے اس جرات و جوانمردی سے اس کی

دولت وحکومت مین ترقی ہوگئی اور بسبب ضعف سلطنت صفویہ کے کوئی اسکا پرسان حال نہوا
استرآباد کے علاقہ پر اس نے کامل تسلط حاصل کیا پہر لشکر بیگت غالب آیا ۱۱۳۵ھ مین
اسنے خبر پائی کہ محمود خان غلزئی قندہاری نے اصفہان کا محاصرہ کرلیا ہوا ہے اور شاہ حسین
صفوی محاصرے مین گرفتار سخت ناچار ہے اسلئے ایکہزار سوار جرار قوم قاچار کی یہہ ساتہہ
اصفہان کو گیا اور محمود خان کے ساتہہ سخت سخت محاربے کئے شاہ حسین کے دربار مین
اسکی بڑی توقیر ہوئی آخر اہل دربار کو حسد ہوا اور اونہون نے بادشاہ کی مزاج کو اسکی
طرف سے برگشتہ کردیا آخر یہہ وہان سے بہی ناراض ہوکر چلا آیا اور اصفہان مین سلطنت
محمود خان کی ہوگئی پہر جب افغانی فوج رے پر حملہ آور ہوئی تو فتح علیخان نے رے کے
حاکم کی مدد کی اور افغانون کو اُسکے علاقہ سے نکالا پہر یہہ شاہ طہماسپ بن شاہ حسین صفوی کے
پاس مازندران مین گیا اور اُسکو افغانون کے حملہ سے مطمئن کرکر اپنے ہمراہ استرآباد مین لے
آیا کچہہ مدت وہان رکہا پہر جب نادر قلی افشار نے محمود سیستانی سے ناراض
ہوکر شاہ طہماسپ کو خراسان مین بلایا تو یہہ بہی اُسکے ساتہہ خراسان کو گیا نادر قلی
کو اسکی عزت وتوقیر پر حسد ہوا اور بادشاہ کو یہہ کہہ دیا کہ یہہ شخص جو بظاہر دوست بنا
ہوا ہے درپردہ آپ کا دشمن ہے اور محمود سے سازش کرکر چاہتا ہے کہ آپ کو قتل کردیوے
اسکا فکر ابہی سے کرلینا ضرور ہے اُس نادان بادشاہ نے بے تحقیق ایسے جوانمرد جانفشان
امیر کو نادر قلی کے کہنے پر قتل کرادیا اور یہہ واقعہ چودہوین ماہ صفر ۱۱۳۹ھ مین وقوع مین آیا

نواب محمد حسن خان بن فتح علیخان قاجار

فتح علیخان کی قتل کے بعد کچہہ عرصہ تو یہہ ترکمانون کے پاس پناہ گزین رہا جب خوب جمعیت
بنالی تو استرآباد پر حملہ آور ہوا محمد زمان بیگ نے جو نادر شاہ بادشاہ کیطرف سے استرآباد
مین حاکم تہا اسکے مقابلہ مین شکست کہائی اور بہاگ کر محمود خان کے پاس جو ایک
سردار نادری دربار کا تہا گیا اُس نے اُسکی مدد کی اور فوج لیکر چڑہ آیا اس جنگ مین

بہی محمد حسن خان نے فتح پائی اور دشمنون کو شکست ہوئی نادر شاہ یہہ خبر سنکر آگ ہو گیا
اور محمد حسین خان قاجار کو ایک خونخوار لشکر کے ساتھہ استرآباد کی فتح کے واسطے بہیجا اوسنے
استرآباد مین آکر قبضہ پایا ہزارون آدمی جو محمد حسن خان کے حامی تہے قتل کر کر انکے سرون
کے مینار بنائے خون کے دریا بہائے محمد حسن خان اُسوقت صرف دو گہوڑون اور ایک باز
اور ایک غلام کے ساتھہ میدان سے بہاگا اور ایسے ویرانہ مین جہان کسی بنی آدم کا
دخل نہ تہا جاکر پوشیدہ ہوا چند سال بہت بُرے حال کی ساتھہ ویرانہ مین بسر کیئے اُسوقت
خوراک اسکی صرف باز کے شکار کا گوشت تہا جب نادرشاہ مارا گیا تو استرآباد کے
لوگ جو اسکے خیرخواہ تہے اسکی تلاش مین مصروف ہوئے اُنکی مدد سے یہہ پہر استرآباد
مین آیا اور قابض ہوا حکومت اور دولت کو ترقی ہوئی چونکہ اُسوقت کریم خان زند نے
میرزا ابوتراب سلطان حسین صفوی کے نواسے کو شاہ اسمٰعیل نام رکہہ کر بادشاہ فارس
کا بنایا ہوا تہا اور خود اسکی وزارت مین کام کرتا تہا اوسکو محمد حسن خان کی حشمت
و ترقی دیکہہ کر رشک ہوا اور سنہ ۱۱۶۵ مین بہت سی فوج لیکر اسپر چڑہ آیا قلعہ کا
محاصرہ کر لیا محمد حسن خان بڑے سرگرمی کے ساتھہ اُس سے لڑا جسمین قمر خان و شجاع الدین
خان زند کریم خان کے دو مصاحب مارے گئے اور وہ بہاگ گیا چونکہ شاہ اسمٰعیل کے
سلطنت کریم خان کے پاس صرف برائے نام تہی وہ بہی اس سے الگ ہو کر محمد حسن خان کے
پاس چلا آیا محمد حسن خان شاہ اسمٰعیل کو ساتھہ لیکر اشرف کو گیا اور مقیم خان و آقا حیدر علی
و حاجی قنبر علی پر غالب آکر مازندران کے علاقہ کو اپنے تصرف مین لایا سنہ ۱۱۶۹ ہجری
مین احمد شاہ ابدالی شاہ قندہار نے شاہ پسند خان افغان کو پندرہ ہزار سوار کے
ساتھہ استرآباد کی تسخیر کو مامور کیا اور سبزوار کے مقام پر فریقین مین لڑائی ہوئی
فوج افغانی بہزار پریشانی شکست کہا کر بہاگ گئے اور محمد حسن خان نے قزوین و گیلان
پر فوج کشی کی اور قابض ہوا پہر عراق عجم کی تسخیر کیطرف متوجہ ہو کر اودہر فوج لے گیا

کریم خان زند حاکم عجم بڑا لشکر لیکر اسکے مقابل ہوا اور شکست کہاکر اصفہان کو بہاگ گیا
محمد حسن خان نے اسکا تعاقب کیا اور اصفہان کے پاس دوسری لڑائی ہوئی کریم خان
مغلوب ہوکر شیراز کیطرف چلا گیا اصفہان بہی محمد حسن خان کے قبضہ مین آگیا سنہ ۱۱۶۹
مین محمد حسن خان نے آذربایجان پر یورش کی اور آزاد خان افغان وہان کا حاکم شکست
کہاکر تفلیس کو گیا اسکی فوج اسکی حمایت مین آئی آذربایجان فتح کرکر اس نے حکومت وہان
کی آقا محمد خان اپنے بیٹے کو دی اور خود فارس پر حملہ آور ہوا کریم خان زند قلعہ بند ہوا
مدت تک محاصرہ رہا آخر بسبب قحط و تنگی غلہ محمد حسن خان اپنی فوج واپس اصفہان کو لے آیا
راستہ مین خبر پہونچی کہ حسین خان دولو قاجار حاکم اصفہان نمکحرام ہوکر برسر فساد ہوگیا
ہے شیخ علی زند کو اوس نے اپنی مدد پر بلایا ہے محمد حسن خان یہہ حال سنکر بہت جلد
اصفہان جا پہونچا قرق کے جنگل مین اتفاق جنگ کا ہوا اتفاقاً دشمنون نے فتح
پائی اور اسکی فوج بہاگ نکلی بہاگنے کے وقت گہوڑا محمد حسن خان کا دریا کے
سیلاب اور کیچڑ مین پہنس گیا اسی وقت سبز علی نام ایک غلام نمکحرام اسکا جسکی سازش
شیخ علی کے ساتہہ تہی آ پہونچا اور نیزہ مارکر اسکو شہید کردیا اس امیر نے نو برس
حکومت کی سینتالیس برس کی عمر پائی سنہ ۱۱۷۲ مین شہید ہوا۔

کریم خان زند المخاطب بوکیل امام العصر

یہہ بادشاہ زندی خاندان سے تہا بعد تباہی سلطنت خاندان نادرشاہی فارس
اور ایران کے چند علاقجات پر قابض تہا محمد حسن خان قاجار کے قتل کے بعد اسکا کامل
تسلط فارس و ایران پر ہوگیا طہران کے تخت پر اس نے جلوس کیا بڑا خزانہ قاجاریون
کا جو استرآباد مین تہا اس نے لے لیا قوم افغان جو ایران مین جابجا فساد برپا کر رہی تہی
اس نے قتل کئے شاہ اسمعیل جسکے ذریعہ سے اس نے امارت حاصل کی اور وہ اسکے خوف سے
بہاگ کر محمد حسن خان قاجار کے پاس چلا گیا تہا پہر اسکے پاس آیا اس نے اسکا خطاب نمکحرام

رکھا اور فارس مین کچھ اُسکی لئے گذارہ مقرر کردیا مراد خان ایک امیر کو اس نے فوج دیکر شاہرخ خان افشار کے مقابلہ کے لئے جس نے اپنی حکومت کرمان مین قایم کرلی تھی بھیجا اور فتحیاب ہوا اس نے طہران مین بڑی بڑی عمارتین بنوائین سلیمان پاشا والی گردستان کو مطیع کیا اسکے وقت فتح خان افشار ارومی نے آذربائیجان مین بغاوت کی تھی ایک بھاری لشکر لیکر آذربائیجان کو گیا مگر کامیاب نہوا دوسرے سال پھر فتح خان پر چڑھائی کی اور تبریز مین لڑائی ہوئی پہلے طہران کے لشکر کو شکست ہوئی اور شیخ علی کریم خان کا سپہ سالار بھاگ گیا کریم خان خود بھی چھہ کوس پیچھے ہٹ آیا دوسرے روز کریم خان نے پھر جمعیت کر کر فتح خان پر حملہ کیا اور فتح پائی اس لڑائی مین ہزارون آدمی طرفین سے مارے گئے فتح خان کی کل امرا کریم خان کو آملے انہین دنون مین کریم خان نے اپنے اُمراؤ کیطرف سے بدظن ہوکر ابراہیم خان بختیاری و سلطان خان فارسی کو قتل کیا اور شیخ علیخان کو اندھا کردیا نذر علی خان شیخ علیخان کے بھائی کو گیلان کی حکومت سے معزول کیا قاجاری شہزادون محمد حسن خان کے بیٹون کے ساتھہ صلح کی شاہ جہان بی بی خانم محمد حسن خان قاجار کے لڑکی اپنے نکاح مین لی اور دوسری لڑکی زبیدہ خاتون اپنی لڑکی رحیم خان کے نکاح مین دی ۔ اس بادشاہ نے چھبیس سال سلطنت کی سنہ ۱۱۹۳ مین مرگیا باقیماندہ احوال اسکا اور اسکی جانشینون کا قاجاری بادشاہون کے ذکر مین مذکور ہوگا۔

نواب حسین قلیخان بن محمد حسن خان قاجار

محمد حسن خان قاجار کی وفات کے بعد کچھہ مدت تک تو یہہ کریم خان زندکی خوف سے جابجا اپنے آپ کو چھپاتا پھرا پھر جب کریم خان کے اس خاندان کے ساتھہ صلح ہوگئی تو اپنے بھائی کریم خان کے حکم سے دامغان کی حکومت حاصل کی وہان جا کر اس نے استحکام بہم پہنچایا اور جمعیت حاصل کر کے استرآباد پر یورش کی اور اپنے باپ کے قاتلون اور دشمنون کو

قتل کیا یہہ خبر پاکر محمد خان سواد کوہی نے جو کریم خان کیطرف سے مازندران کا حاکم تہا چاہا کہ حسین قلیخان پر یورش کرے مگر اوسکے ارادہ کے ظہور سے اول ہی حسین قلیخان نے اسپر لشکر کشی کی اور اوسکو قتل کر کر مازندران کے علاقہ مین بہی بالاستقلال حاکم بن گیا کریم خان نے محمد خان کے بیٹے مہدی خان کو ایک جرار فوج کے ساتہہ حسین قلیخان کے استیصال کے لئے مامور کیا عندالمقابلہ مہدی خان بہی پکڑا گیا پہر کریم خان خود فوج لیکر آیا مگر کامیاب نہوا آخر یہہ نوجوان پہلوان ستائیس برس کی عمر مین ترکمان قوم یموت کے ہاتہہ سے شہید ہوا اور ان ظالمون نے باشارہ کریم خان رات کو اسکے خوابگاہ مین آکر تفنگ کے گولے سے مار دیا اسکی شہادت کے بعد کریم خان کا دخل دوبارا مازندران و دامغان مین ہوگیا۔

آقا محمد شاہ بن محمد حسن خان قاجار

یہہ شخص بعد قتل محمد حسن خان اپنے باپ کے کریم خان زند کے دربار مین حاضر باش رہتا تہا جب وہ مر گیا تو شیراز سے طہران مین آیا وہان سے رے کو گیا راستہ مین خان ابدال گردہیان بیلکو اسکے شامل ہوگیا اور دونو ملکر ایک خزانہ بادشاہی جو عراق سے شیراز کو جاتا تہا سلطانی نوکرون سے چہین لیا پہر ایک اور خزانہ جو مازندران سے فارس کو جاتا تہا لوٹا اور جمعیت بہم پہونچائی پہر رے پر یورش کی اور کریم خان حاکم رے سے مال بہت لیا۔ مرتضی خان آقا محمد شاہ کا دوسرا بہائی دوسری طرف ملک گیری کے فکر مین ہوا اور استرآباد سے بڑہ کر شہر بار فردش ولایت مازندران کا لے لیا اوسکے متفق اسکام مین مصطفے قلی و رضا قلی دو بہائی اور بہی تہے جب اونہون نے سنا کہ آقا محمد شاہ نے رے وغیرہ کیطرف قبضہ کر لیا ہے تو اونکو ناگوار گزرا اور رضا قلی ایک برجستہ فوج لیکر آقا محمد شاہ کے مقابلہ کو آیا اور عندالمقابلہ شکست کہا کر آقا محمد شاہ کے پاس حاضر ہوگیا اس فتح کے بعد آقا محمد خان نے

شہر ساری فتح کیا چونکہ کریم خان زند کی مرنے کے بعد زکی خان اُسکے چچا کا بیٹا شیراز کے
تخت پر بیٹھا تھا اُس نے علیمراد خان حاکم اصفہان کو آقا محمد شاہ کی مقابلے کو مامور کیا مگر وہ
شکست کہا کر بہاگ گیا اور بہت سا ملک اصفہان کے علاقہ کا بہی آقا محمد شاہ کی قبضہ مین
آگیا اسبات پر بہایون کو حسد ہوا اور معرکہ آرائی کی نوبت پہونچی رضا قلی نے غالب آکر
آقا محمد شاہ کو قید کرلیا اور ملک گیری مین رضا قلی کا رتبہ تینون سے بڑہ گیا یہہ بات اور
بہایون کو ناگوار گزری اور دونو نے ملکر رضا قلی پر حملہ کیا اور غالب ہوئے رضا قلی کے
مغلوب ہونے سے آقا محمد شاہ نے رہائی پائی اور باتفاق وتجویز دو بہایون کے دمغان کے
تخت پر بیٹہا سمنان وساری وبسطام واستر آباد اسکے قبضہ مین آگئے پہر طہران و گیلان
پر متصرف ہوا ہمدان کا محاصرہ کیا چونکہ زکی خان جانشین کریم خان کے مرنے کے بعد علیمراد خان
زند کریم خان کے خاندان کو قتل کرکے خود شیراز و اصفہان کا بادشاہ ہوا تہا اس نے اپنی
بڑی بیٹی شیخ اویس خان کو بارہ ہزار سوار کے ساتہہ مازندران کی تسخیر کو بہیجا مگر اوس نے بہی
آقا محمد کی فوج کے مقابلہ پر شکست کہائی پہر علیمراد خود بڑی فوج لیکر آیا آقا محمد شاہ نے
اُسکے جنگ مین پے درپے شکست کہائی اور استر آباد کے قلعہ مین محصور ہوا چند ماہ محاصرے
مین گزرنے اور اس عرصہ مین سامان درست کیا پہر میدان مین آکر ایسی سرگرمی کے
ساتہہ لڑا کہ علی مراد کا لشکر بہاگ گیا مازندران پر دوبارا اسکا قبضہ ہوا اور بسبب اسکے
کہ انہیں ایام مین علی مراد خان اصفہان مین مرگیا تہا دوبارا آقا محمد شاہ کا کام بارونق ہو گیا
پہر جعفر خان زند جو کریم خان زند کا برادر زادہ تہا اور علی مراد خان کے مرنے کے بعد صفہان
وشیراز کی حکومت اوسکو حاصل ہوئی تہی اسکے ساتہہ ہنگامہ پرداز ہوا مگر کامیابی کی صورت نظر
آئی سنہ ۱۱۹۹ مین آقا محمد شاہ نے خود اصفہان پر فوج کشی کی اور قبضہ پایا جعفر خان شکست
کہا کر شیراز کو بہاگ گیا اس نے اصفہان سے نکلکر ہمدان کو لیا خسرو خان والی کردستان کو
اپنا مطیع کیا پہر طہران آیا اسکے آنے کے بعد جعفر خان نے پہر شیراز سے آکر اصفہان فتح

کر لیا یہہ خبر پاکر اس نے طہران سے پہر اصفہان کو مراجعت کی اور عند المقابلہ جعفر خان کو شکست دے
پہر گیلان پر حملہ کر کے کامیاب ہوا سنہ ۱۲۰۳ مین جعفر خان زند شیراز کا حاکم ابراہیم خان و شاہ مراد
زند کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور لطف علیخان اوس کے بیٹے نے حکومت پائی سنہ ۱۲۰۳ مین آقا محمد
شاہ نے شیراز پر لشکر کشی کی اور ایک ماہ محاصرہ رکہہ کر واپس آیا سنہ ۱۲۰۴ مین لطف علیخان
نے پہر اصفہان پر حملہ کیا اور شہزادہ فتح علیشاہ کی مقابلہ سے مغلوب ہو کر بہاگ گیا جب شیراز
پہونچا حاجی ابراہیم خان امیر نے جسکی سازش آقا محمد خان کے ساتہہ ہو چکی تہی شہر مین جعفر خان
کو دخل ندیا اور آقا محمد خان کو لکہہ بہیجا کہ اپنا کوئی معتبر امیر لطف علیخان کے خزانہ و مال و اسباب
کی ضبطی کے لئے بہیجدو آقا محمد خان نے شہزادہ فتح علیخان کو شیراز مین بہیجا سنہ ۱۲۰۹
لطف علیخان بعد جنگ و جدل پکڑا گیا اور اندہا ہو کر مقتول ہوا سنہ ۱۲۱۰ مین آقا محمد خان نے
کل ایران و فارس وغیرہ پر قابض ہو کر شاہنشاہی اجلاس طہران مین کیا جب دو برس اس
بات کو گزرے شب شنبہ اکیسوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۱۱ مین یہہ بادشاہ عالی جاہ اپنے نمکحرام
غلامون کے ہاتہہ سے شہید ہوا اور ان ظالمون نے بادشاہ کو بحالت خواب شہید کر دیا اور صندوقچہ
جواہر و بازوبند الماس و شمشیر جواہر دار و الماس دریائے نور و تاج ماہ لیکر صادق خان
شقاقی کے پاس جو ایک دشمن اس خاندان کا تہا چلی گئی ۔

فتح علیشاہ بن حسین علیخان بن آقا محمد شاہ قاجار

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت پہلے علی قلی خان آقا محمد شاہ کا بہائی مدعی سلطنت کا
ہوا آخر پکڑا گیا اور اندہا ہوا پہر صادق خان شقاقی نے ہنگامہ برپا کیا اور شکست کہا کر
اطاعت منظور کی الماس جواہر دریائے نور وغیرہ جو اسکے پاس تہے شاہی خزانہ مین داخل ہوئے
آقا محمد شاہ کی قاتل گرفتار ہو کر قتل ہوئے محمود خان بن تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ کابل
شاہ زمان کے استیلا اور نابینا ہونے شاہزادہ ہمایون کے کابل سے بہاگ کر طہران مین آیا اور
بار یاب ہوا محمد خان زکی خان زند کا بیٹا اور نجف خان زند نے شیراز کیطرف فساد برپا کیا

اور پکڑے گئے حسین قلی خان حقیقی بہائی بادشاہ کا جو دعویدار سلطنت ہوا شکست کہا کر
سطیع بنا ۱۲۱۳ء مین نادر میرزا ابن شاہرخ میرزا ابن نادرشاہ افشار نے مشہد مین شورش برپا
کی اور مغلوب ہوا اُسکی لڑکی شہزادہ حسن علی کے نکاح مین آئی اسی سال مین شہزادہ محمود
بن تیمور امدادی فوج لیکر ہرات و قندہار کی تسخیر کو رخصت ہوا میرزا قیصر بن شاہزمان نے شکست
کہائی فراہ پر قبضہ محمود کا ہو گیا ہرات پر محاصرہ ہوا عین محاصرہ کے وقت محمود کے ہمراہی لوگ
شہزادہ قیصر سے ملگئے اور مجمع اُسکا متفرق ہو گیا اسلئے امدادی فوج بہی واپس ہوئی محمود
بہاگ کر فراہ مین آگیا وہان سے شاہ مراد ازبک والی بخارا کے پاس چلا گیا جب وہان سے
بہی مدد نہ ملی تو خوارزم کے رستے پہر طہران مین آیا ۱۲۱۵ء مین خراسان کی تسخیر کی تجویز ہوئے
ایرانی فوج نے شہر سبزوار مسخر کر لیا نشیاپور کا محاصرہ ہوا آخر طرہ باز خان شاہزمان کا وکیل
حاضر آیا اور باہم گفتگو ہو کر خراسان کی مہم موقوف رہی ۱۲۱۶ء مین حاجی ابراہیم خان زند
وزیر اعظم کو بادشاہ نے قتل کرا دیا اسکا مال ضبط کیا اُسکے خویش و اقربا معزول و مقید ہوئے پہلے
یہہ شخص لطف علیشاہ زند بادشاہ شیراز کا وزیر تہا اُسکے ساتہہ اس نے بیوفائی کر کر شہر
شیراز پر دخل آقا محمد شاہ کا کرا دیا تہا اس خدمت کے عوض مین اس نے اس سلطنت مین بہی
باختیار کامل وزارت پائی اور گستاخی کی یہان تک نوبت پہونچی کہ وہ بادشاہ کے
وجود کو کالعدم اور اپنے آپ کو بادشاہ جانتا تہا آخر اپنے اعمال کی سزا کو پہونچا ۱۲۱۸ء
مین شہزادہ محمود بن تیمور قندہار و کابل پر غالب آیا اور شاہ زمان کو نابینا کر دیا قیصر
میرزا ہرات سے بہاگ کر طہران مین آیا اور خبر پہونچی کہ نادر میرزا ابن شاہرخ بن نادرشاہ
افشار نے پہر مشہد مین شورش برپا کی ہے شاہزادہ محمد ولی میرزا اُسکے تنبیہ کو مامور ہوا
نادر میرزا مشہد مین محصور ہوا مدت مدید تک محاصرہ رہا آخر نادر میرزا گرفتار ہو کر قتل ہوا
۱۲۱۹ء مین روسیون نے تفلیس مین اپنا دخل کر کر گنجہ کا محاصرہ کر لیا اس لئے بادشاہ خود
آذربائیجان کو گیا اور باہم ایرانیون اور روسیون کے سخت لڑائی ہوئی آخر ایرانی فتحیاب ہوئے

اور روسیون کو قتل کر کر اون کے سرون کے مینار بنوائے ماہ ربیع الاول ۱۲۱۸ھ مین پہر
ایرانی فوج روس کی جنگ کے لئے بہیجے گئے اور پل خدا آفرین پر مقابلہ ہوا اس مین روسی
بہاگ گئے اور ایرانیون نے آق اعلان تک تعاقب کیا دوسری جنگ مین روسی بہاگ کر
قلعہ ترناوت مین محصور ہوئے تیسری لڑائی ایرانیون کی اشپختر روس کے سپہ سالار کے
ساتہہ ہوئی اس مین بہی میدان ایرانیون کے ہاتہہ رہا اور بہت سے روسی مارے گئے
چوتہی لڑائی میرزا موسی منجم ایرانی کی روسیون کے ساتہہ گیلان کے حدود مین ہوئی اور
ہزار روسی قتل ہوا پانچوین لڑائی شہر گنجہ پر ہوئی ایرانیون نے شہر لے لیا اور روسی
قلعہ مین محصور ہوئے چہٹی لڑائی رود ترتر کے کنارے پر ہوئی اور اشپختر سپہ سالار
روس کلکو آق کے درہ مین چلا گیا ساتوین مرتبہ اشپختر روسی شیروان پر حملہ آور ہوا
تو اشپختر ابراہیم خان کے ہاتہہ سے قتل ہوا آٹہوین لڑائی مین ایرانیون کی ۱۲۲۰ھ مین
نخشین کے مقام پر ہوئی اور قبضہ روسیون کا شیروان پر ہوگیا اسی سال مین عبدالرحمان
پاشا ایران سے مدد لیکر بغداد کو گیا اور علی پاشا حاکم بغداد کے ساتہہ سخت لڑائی
کی اس لڑائی مین تین ہزار رومی مارا گیا اور علی پاشا کو شکست ہوئی ۱۲۲۲ھ مین
حاجی فیروز خان والی ہرات نے ایک فقیر صوفی اسلام نام کی بات پر اعتبار کر کر ایران کی
قلمرو پر حملہ آور ہوا کیونکہ فقیر کے کہنے سے اسکو یقین ہوگیا تہا کہ مین ایران کے تخت
پر بیٹہونگا فوج ایرانی بڑی جمعیت کے ساتہہ اسکے مقابل ہوئی اور لڑائی مین صوفی اسلام
مارا گیا افغانون کو شکست فاحش ہوئی ایرانیون نے تعاقب کر کر ہرات کا محاصرہ کر لیا حاجی
فیروز نے دو سالہ خراج ہرات کا دیکر محاصرہ اوٹہا دیا اسی سال مین وکیل شاہ فرانس کا
اس غرض سے آیا کہ پہلے فرانس اور ایران باہم ملکر روس کے فساد کو دفع کرین پہر فرانس
ہندوستان پر حملہ آور ہو تو شاہ ایران اپنے ملک سے اسکو رستہ دیوے شاہ ایران نے
یہہ درخواست منظور کی ۱۲۲۳ھ مین پہلے روس اور ایران مین صلح ہوگئی مگر روس

کی طرف سے پھر عہد شکنی ہوئی اور روس کا لشکر ایروان کی تسخیر کو آیا اور ایرانیون کو
شکست ہوئی دوسری مرتبہ قلعہ ایروان پر لڑائی ہوئی اور روسیون نے شکست کہائی
اسی سال میں سفیر انگریزی طہران مین آیا اور ایک پارہ الماس تحفہ گذرانا اور دوستی
قایم کی اسی سال کے اخیر مین مازندران کے علاقہ مین سخت بہونچال آیا جس سے کوہ بیابان
زیر و زبر ہوگیا اور جنگلی جانور جنگل سے بہاگ کر آبادیون مین آ گئے سینکڑون مکان عالیشان
گر گئے سنہ ۱۲۲۱ مین شاہزادہ محمد ولی میرزا نے مشہد مقدس سے ہرات پر کوشش کی اور
خراج دو سالہ فیروز جان میرزا والی ہرات سے لیا اسی سال مین شہر شوشی لے لیا گنجہ کے درمیان
روسیون اور ایرانیون مین ایک لڑائی ہوئی جس مین روسیون نے شکست کہا کر ہتیار
دیدیے سنہ ۱۲۲۶ مین ایرانیون اور روسیون مین بمقام آق انلان لڑائی ہوئی فریقین
نے سخت نقصان اوٹہایا مگر تہوڑی مدت کے بعد اسی سال مین دونو سلطنتون مین میرزا
ابو الحسن خان کی معرفت صلح ہوگئی اور فریقین مین ایک عہد نامہ گیارہ شرطون کا
لکہا گیا سنہ ۱۲۲۹ مین سرکار انگریز اور شاہ ایران کے درمیان بہی عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا
اور شاہ ایران نے نو برس کے عرصہ مین بہت سی فتوحات خوارزم و خراسان و حدود روم
مین حاصل کین سنہ ۱۲۳۸ مین فیما بین شاہ روم و ایران کے صلح ہوگئی اور علمائے شیعہ
اہل ایران نے روسیون کے جہاد پر شاہ ایران کو مستعد کیا اور بجانب صلح کفر کا الزام دیا
اس لئے شاہ ایران نے عہد شکنی کی اور مستعد جنگ کے ہوا بہت سے مقابلے پے در پے ہوگئے
آخر ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۳ مطابق سنہ ۱۸۲۸ عیسوی پہر فریقین مین صلح ہوئی اور عہدنامہ
سولہ دفعہ کا تحریر ہوا۔ اس بادشاہ نے اڑتیس سال سلطنت کی آخر سنہ ۱۲۵۰ ماہ جمادی الثانی
کی انیسویں تاریخ ذات الجنب کی مرض سے مرگیا۔

سلطان محمد شاہ بن عباس میرزا ابن فتح علیشاہ قاچار ایرانی

فتح علیشاہ کے مرنے کے بعد اکثر شاہزادے مدعی سلطنت کے ہوئے حسین علیخان شاہزادہ

فارس میں تخت نشین ہوا دوسرا شاہزادہ ظل سلطان طہران میں بادشاہ بنا تھا شہزادہ
یعنے محمد شاہ جس نے اپنے دادا کے وقت ولیعہدی کا خلعت پایا تھا تبریز میں بادشاہی
تخت پر بیٹھا اور بڑی جمعیت کے ساتھ دارالخلافت طہران کو آیا ظل سلطان بعد مقابلہ
کے پکڑا گیا سنہ ۱۲۵۱ میں بادشاہ سبزوار و نیشاپور کی رستے مشہد پہونچا اور شہر سے
غوریان میں آیا اور وہاں کے افغانوں کو شکست دی اور ہرات کا محاصرہ ایک سال
تک رکھا امیر کامران میرزا والی ہرات بڑی چستی اور دلاوری کے ساتھ محصور ہو کر
لڑتا رہا چونکہ ہرات کی مہم شاہ سے برخلاف مرضی صاحبان انگریز کے کی تھی ایک سال کے
بعد جنگی جہاز انگریزوں کے جزیرہ خارک میں آ پہونچے اور بادشاہ بلحاظ دوستی
انگریزوں کے ہرات کا محاصرہ چھوڑ کر طہران کو چلا گیا سنہ ۱۲۶۳ میں حسن خان سالار نے
خراسان میں فساد برپا کیا اور بہت سی لڑائیوں کے بعد دشمن مغلوب ہوئے یہہ بادشاہ
سنہ ۱۲۲۲ھ میں پیدا ہوا ششم شوال روز شنبہ سنہ ۱۲۶۴ میں مر گیا چودہ سال
سلطنت کی بیالیس سال کی عمر پائی ـ

سلطان ناصر الدین بن محمد شاہ قاجار ایرانی

یہہ بادشاہ اب تک کہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری ہے ایران کی سلطنت پر قائم و حیات ہے ماہ
صفر سنہ ۱۲۴۷ میں یہہ بادشاہ پیدا ہوا باپ کے عہد حیات میں اس نے ولیعہدی پائی چودہویں
شوال سنہ ۱۲۶۴ بمقام تبریز تخت نشین ہوا جلوس کے سال میں ہی جعفر قلی خان ترکمان
نے خراسان میں شورش برپا کی مشہد مقدس میں حاجی محمد خان بیگلر بیگی نے بغاوت کی
شہزادہ حمزہ حاکم خراسان اپنی فوج لیکر مشہد کو گیا اور شہر کا محاصرہ کر لیا چونکہ
یار محمد خان والی ہرات جعفر قلی کی مدد کو آ پہونچا شہزادہ محاصرہ چھوڑ کر قلعہ ارک میں
جا اترا چند روز کے بعد جعفر قلی اور یار محمد خان کی آپس میں نا اتفاقی ہو گئی اور
یار محمد خان شہزادہ حمزہ کے پاس آ گیا شہزادہ مراد بھی طہران سے مدد کو آ پہونچا

بہت سی لڑائیون کے بعد مشہد فتح ہوا محمد حسن خان سالار و امیر اصلان خان و محمد خان مفسد قتل ہوئے
اسی زمانہ مین ایک نیا فرقہ بابیون کا پیدا ہوا اُنکا مجمل حال یہہ ہے کہ ایک شخص علی محمد نام
نے اپنا خطاب باب مقرر کیا اور مدعی ہوا کہ مین امام مہدی صاحب الزمان ہون بہت سے
جاہل لوگ اُسکے مطیع ہو گئے ملا حسین بشرویہ اسکا خلیفہ بنا اور ایک عورت جسکا خطاب
قرۃ العین تہا اسکی نائبہ قرار پائی پہلے علماے بارفروش نے اُسپر خروج کیا عندالمقابلہ بارہ
آدمی بابی مارے گئے وہان سے بہاگ کر علی محمد علی آباد مین آیا اور خانقاہ شیخ طبرسی کو
مامن بنا کر اُسکے چارون طرف خندق کہودی غلہ رسد بہت سا بہر لیا یہہ خبر پا کر آقا عبد اللہ
و میرزا آقا حکام مازندران اُن کے استیصال کو گئے مگر بابیون کے مقابلہ مین شکست
کہائی آقا عبد اللہ مارا گیا میرزا آقا بہاگ آیا پہر نواب مہدی قلی میرزا بابیون کے استیصال
کو مامور ہوا اُس نے بہی شکست پائی تیسری مرتبہ پہر ایرانی فوج نے جمع ہو کر ارادہ حملہ کا کیا
ملا حسین بشرویہ جسکا خطاب سید علی اعظم تہا ان پر شبخون لایا بہت سے ایرانی قتل کئے
مگر خود بہی کاری زخم کہا گیا اور اُسی رات مرگیا آخری وصیت اُسکی یہہ تہی کہ میرا
مرنا صرف انتقال و تغیر جسم کے لئے ہے چودہ دن کے بعد مین پہر جی اُٹہونگا تم نعش میری
زمین مین دفن نہ کرنا کسی دیوار مین رکہکر بند کر دینا اور علی محمد امام کی خدمت مین جان
فشانی کرنا کہ عنقریب سلطنت تمہاری کل روے زمین پر ہو جاے گی اور ایک
ایک آدمی تم مین سے امیر کبیر ہو جائیگا علی اعظم کے مارے جانے کے بعد ایرانیون نے
مدت مدید بابیون کو محاصرہ مین رکہا جب وہ سخت تنگ آئے تو قلعہ فتح ہوا علی محمد
پکڑا گیا ایرانیون نے اُسکو گدہی پر سوار کر کر بہت سے شہرون مین تشہیر کی اور بہت
بُرے حال سے قتل کیا دوسرا خروج بابیون کا زنجان مین ہوا اس مین محمد علی بابی
سب کا امام تہا اُسکی متابعت مین پندرہ ہزار سوار جان نثار حاضر تہے محمد علی نے
شہر زنجان لوٹ لیا کل شیعہ قوم کو مار دیا بڑی بڑی عمارتین گرا دین پہلے سید علی خان

امیر زنجان نے تین مہینے تک شہر کا محاصرہ رکھا پھر محمد خان بیگلر بیگی دار الخلافت
اس مہم کے انجام کو مامور ہوا اس نے بھی چھ مہینے تک بابیوں کے ساتھ جنگ کی مگر کچھ نتیجا
نہوا پھر اتابک اور فوج خونخوار زنجان کو بھیجی گئی اور چار مہینے کے محاصرہ میں محمد علی قتل ہوا
شہر مفتوح ہوکر تمام پیرو اُسکے مارے گئے قیصر ابلوا قوم بابی کا تبریز میں ہوا اس
جگہہ انکا سردار سید جعفر دارابی تھا اس مقام پر پھر علیخان دیوان بیگی نے
بڑی جوانمردی کے ساتھ انکا مقابلہ کیا اور وہ تمام تہہ تیغ ہوئے سنہ ۱۲۶۷ میں خبر پہونچی
کہ محمد امین خان ازبک امیر خوارزم نے علاقہ اسیرابی لے لیا ہے سرخس اور مرو کے لینے
کا ارادہ رکھتا ہے اسلئے شاہنشاہ ایران نے محمد رضا قلی سفیر خوارزم میں بھیجا اور لکھا کہ امیر خوارزم
اس ارادہ سے باز آئے جب جواب باصواب نہ آیا سلطان مراد میرزا کو سرخس کو بھیجا اور
ان سب کو مطیع کیا امیر عباس قلیخان بیگلر بیگی مرو کی حفاظت کو بھیجا گیا علیخان حاکم
سیستان نے اطاعت منظور کی اور خلعت پائی اسی سال میں یار محمد خان افغان
ہرات کا حاکم مرگیا اُسکے بڑے بیٹے سید محمد خان نے حکومت پائی مگر ہرات کے لوگ اُسپر
راضی نہ تھے چھوٹے بیٹے کو چاہتے تھے اسلئے رعایا نے کہن دل خان کو قندہار سے بلایا
اُسنے آکر پہلے فراہ وسبزوار پر قبضہ کیا پھر ہرات کو محاصرہ میں لیا امیر حسام خان بادشاہ
کیطرف سے ہرات کو مامور ہوا چند لڑائیوں کے بعد کہن دل خان پھر قندہار کو چلا گیا صدیق
خان سید محمد خان کا چھوٹا بھائی گرفتار ہوکر مشہد میں آگیا ہرات میں شاہ ایران
کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا اسی سال میں شیخ علی نام ایک ملا بابی مذہب نے سلیمان
نام ایک امیر کو اپنا ہم مذہب کرکے چاہا کہ شاہ ایران کو شہید کردے اور بارہ کس
اُسکے مریدوں نے سواری کے وقت بادشاہ پر حملہ کیا بادشاہ کو خفیف زخم آیا اور
مفسد پکڑے گئے انکی نشاندہی سے سلیمان و شیخ علی معہ اپنے تمام مریدوں کے گردن
مارے گئے اسی سال میں سلطان علیخان کہن دل خان والی قندہار کا بیٹا باپ کے

طرف سے بادشاہ کے پاس آیا اور اطاعت منظور کی جعفر قلیخان وکیل دوست محمد خان امیر کابل نے حاضر ہو کر تحائف گذرانی اور اتحاد ظاہر کیا چونکہ سید سعید خان والی مسقط نے بندر عباس پر حملہ کیا تھا اسلئے مؤید الدوله حاکم شیراز نے اپنی فوج ادہر کو مامور کی اور امام مسقط پھر اطاعت مین آیا سنه ۱۲۷۱ مین محمد امین خان خوارزم شاہ نے سرخس پر یورش کی اور ایرانی فوج کے مقابلے مین ہار گیا مرو سرخس مین عملداری سلطان کی ہو گئی ماہ صفر سنه ۱۲۷۱ مین موید الدوله بندر بوشہر و جزیرہ خارک کے انتظام کے لئے مامور ہوا اور بعد انتظام قرار واقعی کے واپس آیا اسی سال مین کہن دل خان والی قندہار مر گیا اور اسکے بھائی رحم دلخان اور اوس کے بیٹے محمد صدیق خان کی آپس مین فساد ہوا اور بسبب فساد خانگی کے امیر دوست محمد خان والی کابل نے قندہار پر اپنا دخل کر لیا - چونکہ سید محمد خان والی ہرات نے امین الدین خان والی خوارزم کی لڑائی مین اسکا مددگار ہو کر امیر کریم خان ہزارہ کو ناحق مروا دیا تھا اس لئے قوم ہزارہ نے باتفاق اور افغانون کے شہزادہ یوسف افغان کو مشہد سے بلا کر ہرات کی حکومت پر بٹھلایا سند نشینی کی باظہار اطاعت شاہ ایران سے حاصل کی شاہزادہ یوسف نے ہرات پر قبضہ پاکر امیر سید محمد خان کو قتل کیا اسکی دو خواہر اور ایک ضعیف العمر والدہ کو مار دیا اسکی بیوہ کو اپنے تصرف مین لایا اس بدفعل سے تمام لوگ اس سے برگشتہ ہوگئے اور امیر دوست محمد خان کو بلا بھیجا سام خان وکیل شاہ ایران کو جو ہرات مین رہا کرتا تھا شہر سے نکالدیا دوست محمد خان نے اپنی فوج سیستان کیطرف بھی مامور کی اور سردار علیخان سیستانی نے شاہ ایران سے مدد طلب کی شاہ ایران نے جب یہہ خبر پائی ایک بڑی فوج ہرات وغیرہ اطراف کو مامور فرمائی پہلی لڑائی شاہزادہ سلطان مراد ایرانی کی غوریان کے مقام پر افغانون کے ساتھ ہوئی اور وہ مغلوب ہو کر مطیع ہوئی پھر محاصرہ ہرات کا عمل مین آیا افغانون نے بڑی بڑی جنگ کئے آخر سردار عیسے خان ترانی شاہزادہ یوسف و غلام خان وغیرہ کو قید کر کر

شہزادہ سلطان مراد کے پاس لے آیا غرض عیسیٰ خان کی اون کی گرفتاری سے
بہی نہی آرزو تہی ہرات پر قبضہ شاہ ایران کا ہوجاوے بلکہ وہ یہہ چاہتا تہا کہ شاہزادہ یوسف کو
قید کر کر خود مالک ہرات کا ہوجاوے اس لیئے اوس نے شہر مین جاکر پہر شہر کے دروازے
بند کرلیئے ایرانیون نے جب یہہ فریب عیسیٰ خان کا دیکہا بڑے زور شور سے محاصرہ اوسکا کیا
شہر والے وغیرہ پر مصروف ہوگئے آخر نتیجہ جنگ اور دہرکون کے بعد خبر کی بیچ مین
تا ریخ عیسیٰ خان مارا گیا ہرات فتح ہوگئی چونکہ محاصرہ ہرات کا خلاف مرضی صاحبان
انگریز کے تہا ماہ ربیع الاول مین خشکی سے جہاز بندر بوشہر مین آگئے پہلے ایک لڑائی
ہوئی اور قلعہ بہی انگریزون نے لے لیا پہر شہر بہی فتح ہوا دریابیگ حاکم بوشہر
کا قید مین آیا اور بمبئی مین بہیجا گیا فوج ایرانی ماموره بوشہر کے ہتہیار لیئے گئے گیا ہو
دست مین انگریزون کا دخل کامل بندر بوشہر پر ہوگیا شاہ ایران نے بہی انگریزون
کے مقابلے کے لئے ایک شائستہ فوج ماموری اور آپس مین سخت محاربے ہوئے
آخر باہم صلح ہوکر صلحنامہ جدید لکہا گیا اور درج ہوا کہ آئندہ شاہ ایران ہرات وغیرہ ممالک
متعلقہ سلطنت کابل و ہرات سے غرض نہ رکہے کسی طرح سے حکومت اوسکی والی کابل کی
ہرات پر ہو اور یہہ عہدنامہ چہٹی رجب سنہ ۱۲[illegible] کو تحریر ہوا۔

پچاسوان چمن بیان مین خانان خیوق کے جو خوارزم مین حاکم ہوگزرے ہین

قدیم زمانہ مین جو مسلمان بادشاہ خوارزم مین فرمان فرما تہے انکا احوال مفصل تحریر ہوچکا
اب اس دوسرے فرقہ کا ذکر جو خان خیوق کر کے مشہور تہا لکہا جاتا ہے اور واضح
ہو کہ آغاز اس فرقہ کا صفوی بادشاہون کے عہد سے ہوا ان کے امیر بخارا کے جو وہ
بہی ازبکیہ خاندان سے تہا سخت عداوت تہی جب یہہ امیر بخارا سے مغلوب ہوتے
تو شاہ ایران سے مدد لیکر پہر اپنے ملک پر قابض ہوجاتے سلطان محمد صفوی کے

عہد مین جلال خان بن محمد خان نے باپ کے خودسری اختیار کی مرتضی قلیخان برناک حاکم
مشہد کا اسکی تنبیہ کو بہیجا گیا وہ مقابلہ پیش آیا اور مارا گیا پہر حاجی محمد خان المشہور
حاجیم خان خوارزم کا حاکم بنا محمد خان شیبانی نے ماوراءالنہر سے اسپر حملہ کیا اور خوارزم
سے اسکو بیدخل کردیا وہ سنہ [illegible] مین شاہ عباس صفوی کی خدمت مین آیا بادشاہ
اسکی مدد پر خود خوارزم مین گیا اور محمد خان شیبانی کا دخل اوٹہا کر وہ ملک پہر اس کی
حکومت مین دیا پہر اسکا بیٹا عرب محمد سلطان حاکم ہوا پہر سلطان اسفندیار نے حکومت پائی
پہر اسکے بیٹے ابوالغازی کو ریاست ملی اسکے مرنے کے بعد نادرشاہ افشار کے عہد مین
ولیبارس خان نے خوارزم مین تسلط پایا مگر نادرشاہ نے اسکو مار ڈالا اور محمد طاہر خان کو
حکومت دی نادرشاہ کے مرنے کے بعد دوبارہ عرب محمد سلطان کی اولاد خوارزم پر قابض
ہوئی پہر اللہ بن عوض ینات بن محمد امین خوارزم کا امیر بنا سنہ [illegible] مین یہہ حاکم ہوا
دوسال امارت کی اسکے پیچہے اسکا بہائی رحیم خان حاکم بنا اور شاہان ایران کی اطاعت
مین رہ کر ستائیس سال سلطنت کرتا رہا اکثر تبہ یہہ منحرف ہوکر استرآباد پر حملہ آور ہوا اور
عندالمقابلہ شکست کہا کر بہاگ گیا پہر اسکا بیٹا اللہ قلی خان امیر بنا پہر رحیم قلی خان حاکم ہوا
پہر محمد امین خان بن اللہ قلیخان بن رحیم خان نے سلطنت پائی محمد شاہ قاچار شاہ ایران
کے دربار سے اسکو شاہی کا خطاب ملا اور خلعت سلطانی کی عطا ہوئی یہہ رتبہ حاصل
کرکے یہہ نہایت مغرور ہوگیا اور حسن سالار مفسد کے ساتھہ سازش کرکے شاہ ایران کا نافرمان
بنا سنہ [illegible] مین اس نے سرخس پر یورش کی اور شاہ ایران کے لشکر کے ساتھہ
معرکہ آرا ہوکر مارا گیا ✠

اکیانوان چمن خاندان سلاطین عثمانیہ روم کے ذکر مین جو فی زمانا استنبول یعنے تخت قسطنطنیہ پر فرمانفرما ہین

اس خاندان کے بزرگ قبیلہ بنی عیص و بنی قطورہ سے تہے پہلے سلیمان نام بزرگ
دمورث علیے انکا علاقہ ارمنیہ کے جنگل مین سکونت پذیر ہوا اور ترقی پاتے پاتے
وہان کا امیر و رئیس بنگیا بعد وفات چنگیز خان کے جب علاؤالدین سلجوقی شاہ قونیہ
اور مغلون کے آپس مین لڑائی ہوئی تو سلیمان علاؤالدین کا حامی ہوکر اوس کے
دشمنون کے ساتھہ لڑا اور اونکو مغلوب کیا اس خدمت سے علاؤالدین بہت خوش ہوا
اور اوسکو اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کردیا [illegible] سنہ مین وہ بقصد مغرب پر لشکر کشی کی
اور بتقدیر آلہی دریاے فرات مین ڈوبکر مرگیا اور دریا کے کنارے مدفون ہوا اوسکے
بعد چار فرزند تہے سنقور تگین و گون طوغدی و ارطغرل و دوندر انمین سے سنقور تگین و گون طوغدی تو مع کاروان سلجوقیہ کنارہ کش
ہوگئے اور ارطغرل و دوندر بدستور علاؤالدین کے حضور مین ملازم رہے بعد وفات
ارطغرل کے اوسکا بیٹا عثمان جسکی ولادت ۶۵۶ھ مین وقوع مین آئی تہی منظور نظر
شاہ علاؤالدین کیقباد کا ہوا یہہ بادشاہ فرمان فرماے ایشیاے کوچک کا تہا اول
ہی اول عثمان میر لشکر مقرر ہوا علم و نقارہ بادشاہ سے اوسکو ملا بعد ازان خدمت
انفصال مقدمات و معاملات اوسکے سپرد ہوئے رفتہ رفتہ ایسا قرب حاصل ہوا کہ مختار
کل و مدار المہام سلطنت کا بنگیا اور جامع مسجد مین بروز جمعہ جب کبہی خود بادشاہ نجاتا
تو اوسکے عوض مین یہہ جاکر امامت کراتا باوجود اس عزت و توقیر کے عثمان ایسا وفادار
ملازم بادشاہ کا تہا کہ کبہی طاعت و وفاداری کے راستہ سے منحرف نہوا اپنی مالک
کی خدمت و حق گزاری پر راسخ دم و ثابت قدم رہا اس نے اپنی جوانمردی و شجاعت
کے زور سے بڑے بڑے علاقے مفتوح کئے اور عثمان غازی خطاب پایا ۶۹۹ھ سنہ
مین علاؤالدین نے تاتاریون سے شکست پائی اور علاقہ اندام مین جاکر فوت ہوگیا
چونکہ بادشاہ لاولد تہا اور سب شہری و لشکری عثمان پر راضی تہے علاوہ اسکے
وہ بادشاہ کا داماد بہی تہا سب لوگ اوسکی تخت نشینی پر راضی ہوگئی اس نے ربیعہ

بادشاہت اس خاندان مین آگئی

شاہ عثمان غازی بادشاہ اول

سلاطین اسلامیہ دیار روم کا یہہ پہلا بادشاہ ہے جو ۶۹۹ھ مین بجائے شاہ علاؤالدین
تخت سلطنت پر بیٹھا تخت نشین ہوتے ہی اس نے فتوحات ملک پر کمر باندہ لی
اور شہر قرہ حصار فتح کیا اور اوسی کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا اوندر تاش ایک امیر
جو سپہ گری مین اچہا تہا اور سلطنت مین اوسکو بڑے بڑے اختیار تہے اس کے حکم کو خیال مین
لا یا اس نے اوسکو نوے سال کی عمر مین قتل کر ڈالا اور حکومت کا کل اختیار اپنے ہاتہہ مین
لیا ۷۰۱ھ ہجری مین اس بادشاہ نے اسلام کے لشکر کے ساتہہ شہر فروصہ پر لشکر کشی کی
نصارا حاکم فروصہ کا نہایت سختی کے ساتہہ مقابل ہوا فریقین مین بڑی لڑایان ہوئین بہت
سا علاقہ فروصہ کا اسکے قبضہ مین آیا ایسے وقت مین کہ عثمان خان فروصہ کے مہم کے انجام
مین مصروف تہا کہ تاتاریون نے موقع وقت دیکہہ کر اسپر چڑہائی کی اور بہت سے لشکر
کے ساتہہ اسکی قلمرو مین داخل ہوئے اس نے مسمی ارخان اپنے بیٹے ایک جیدہ و برجستہ لشکر
کے ساتہہ تاتاریون کے مقابلہ پر مامور کیا اوس پہلوان نے بڑے محاربے و مجادلے تاتاریون
کے ساتہہ کیے اور ایسا ناچار کیا کہ اونکو سوا ے بہاگنے کے اور کچہہ بن آیا آخر بڑی بڑی
شکستین کہا کر عثمانی علاقہ سے نکلگئے خود عثمان خان نے بہت سی کوشش کی مگر شہر
فروصہ فتح نہوا آخر یہہ تجویز کی کہ شہر کے باہر دو قلعے بنوائے ایک قلعہ مین لوا
اپنے برادر زادہ اور دوسرے مین بلبیانہ نام ایک امیر کو جرار لشکر کے ساتہہ مامور
کیا اور حکم دیا کہ وہ نگران حال رہین اور غلہ رسد شہر مین گہسنے ندین اس انتظام سے
دشمن بہت تنگ ہوا اور رعایا فاقون کے مارے مرنے لگی جب یہہ حالت ہوگئی
تو حاکم فروصہ کا بصلاح قیصر روم جسکا نام اندرونی کوس تہا شہر و قلعہ چہوڑ کر
بہاگ گیا مسلمانون نے جب ۷۲۶ھ مین شہر پر قبضہ پایا تیس ہزار دینار سرخ شہر والون

سے لیکر کے جان سے اونکو امان دی اور مال و املاک اونکا ضبط کر لیا نصارا نہایت خوار
و آوارہ ہوکر شہر سے نکلے اور اونکے گہروں میں مسلمانوں نے سکونت کی سو برس تک بروصہ
فروصہ کے اور بہی بہت سے ریاستیں نصارا کی اس نے زیر نگین کین بعضے لوگ تو بخوشی مسلمان ہوئے
بعض نے جزیہ قبول کیا بعض نافرمان بنکر اسیر و مقتول ہوئے — اس بادشاہ نے
ستائیس سال سلطنت کی انہتر سال عمر پائی آخر ۷۲۶ھ میں وفات پائی جس سال اوسکے لشکر نے
کے فتح کیا تہا فروصہ کی فتح کی خبر سنکر جو بیماری میں تہا ایک شخص فتح کی خبر لایا اسنے
ہی نہایت خوشی کی جوش میں اوٹھ بیٹھا اور نفل شکرانہ کے ادا کئے اس خاندان
میں پہلے اس کے نام کا سکہ جاری ہوا اسکی تعریف اب تک اسقدر ہوتی ہے کہ جو بادشاہ
استنبول کے تخت پر بیٹھتا ہے اوسکو دعا دی جاتی ہے کہ آپ کی عمر اور بادشاہت
و حکومت عثمان خان غازی کی طرح ترقی کرے مرض الموت میں اس نے ایک کتاب اپنے بیٹے
ارخان کو دی جس میں مضامین سلطنت کے انتظام کے تحریر تھے اور وصیت کی کہ وہ
اس کتاب کے احکام پر پابند رہے یہہ بادشاہ ایسا سخی اور سپاہ پر رعیت نواز تہا
جو کچھ اوسکو ملتا تہا سپاہ پر بانٹ دیتا تہا چنانچہ بعد اوسکے مرنے کے سوا
ایک خفتان اور کمربند اور شمشیر کے کوئی جواہر و طلا و نقرہ و نقد خزانہ سے نہ نکلا
ارخان نے اسکی نعش قلعہ حصار سے قلعہ فروصہ میں لیجا کر دفن کی—

ارخان ولد عثمان خان غازی

بعد وفات عثمان خان غازی کی ابتداے ۷۲۶ھ میں یہہ تخت نشین ہوا اس نے
قلعہ فروصہ کو دار الخلافت بنایا شاہی انتظام اس نے بہت اچھا کیا اپنی مملکت کو
وسعت دی نصارا کی بہت سے قلعہ فتح کئے چنانچہ قلعہ عنگولہ و کندرہ و ایڈس
و سمنارہ وغیرہ نصارا سے لی لئی اس بادشاہ نے پہلے اپنے بھائی علاؤ الدین
کو وزیر بنایا وہ مر گیا تو سلطان بادشاہ ایک امیر کو وزیر کیا اس وزیر نے وزارت

پاکر سلطنت کو بڑی رونق دی قلعہ کملاک سینے فتح کیا علم وہنر کو ترقی دی بڑے
بڑے مدارس تعمیر کیے پختہ مسجدین بنائین مدرس اور ارشاد و واعظ امام جابجا مامور کیے
ہر جگہ احکام کو ترقی دی شریعت و طریقت کو رونق بخشی اسی وزیر کی جانفشانی
سے بادشاہ نے قلعہ اذنیک فتح کیا اور شہر گالی پولی جو قسطنطنیہ کی سرحد پر تھا مسلمانون
نے اپنے قبضہ مین لیا سنہ [illegible]ھ مین سلطان پاشا وزیر گھوڑے سے گر کر مر گیا چونکہ
وزیر کے ساتھ بادشاہ کی دلی محبت تھی اور ایسا لائق وزیر دوسرا کوئی دستیاب نہین
ہوسکتا وزیر کے مرنے کا بادشاہ نے بکمال غم کیا آخر اوسی غم و غصہ مین خود بھی بیمار
ہوگیا اور وزیر کی وفات کے بعد ایک سال سنہ [illegible]ھ مین مر گیا پچہتر برس کی عمر پائی ۳۵
سال سلطنت کی شہر بروصہ مین مدفون ہوا یہ بادشاہ نہائیت سخی و بردبار و عادل
و منصف و علم دوست تھا رعیت اوسکے اخلاق حمیدہ و خصائل پسندیدہ سے بکمال خوش تھی

سلطان مراد خان بن ارخان بن عثمان خان غازی

ارخان کی وفات کے بعد سلطان مراد اوسکا بیٹا سنہ [illegible]ھ مین تخت نشین ہوا یہ بادشاہ
بڑا عالی ہمت و ذی حوصلہ تھا اپنے ملک کو اس نے بڑی وسعت دی اور [illegible]
لالا شاہین سپہ سالار کو ترکان جرار و بہادران خونخوار کے لشکر کے ساتھ ملک کے فتوحات
کو مامور کیا اوس نے تھوڑے سے عرصہ مین بڑے بڑے شہر اور قلعہ مفتوح کیے شاہ
یونان پر لشکر لے گیا وہ اطاعت مین آیا اور بشرائط شاہنشاہ اسلام مان کر مطیع بنا یونان
کی اطاعت جان بالوغ قیصر روم کو ناگوار گذری اور چاہا کہ سلطان مراد کے ساتھ
جنگ آزمائی کرے پس ارادہ کیا اوس نے پوپ سے امداد طلب کی اور اوس نے فی الفور
اپنا لشکر بھیجدیا اور دیگر حکام نصارا اوسکے ممد و معاون ہوئے اور جان بالوغ
ایک فوج کثیر اور بے شمار لشکر لیکر سلطان مراد کے مقابلہ پر آیا اور فریقین مین
سخت لڑائی ہوئی میدان مین گویا خون کے نہرین چل پڑین آخر اسلام کے لشکر نے

فتح پائی اور قیصر روم صلح کرکے بحالت ناچاری وشرمساری اپنے شہر قسطنطنیہ کو لوٹ
گیا اوسکے بعد بھی اسلام کی فوج پانچ سال تک فتوحات ملک اور نصاریٰ کی لڑائیون
مین مصروف رہی بہت سے ملک وعلاقے نصاریٰ کے اہل اسلام کے تصرف مین آئے والی
قرمیان جسنے گستاخ ہوکر بڑی بڑی لڑایان سلطان کے ساتھہ کین تھین مغلوب ہوا اوسکے
لڑکی سلطان کے نکاح مین آئی اس فتح کے بعد تیمور تاش سپہ سالار سلطانی بلاد نصاریٰ کی
تسخیر کے لئے مامور ہوا اور اوس نے شہر مقدونیہ فتح کیا اور حدود ادنہوط پر جو شہر
و قلعہ اوسکو ملا سب کو فتح کرتا ہوا چلا گیا ملکہ بڑا قلعہ و شہر منستر بھی اوسکی جانفشانی
سے مفتوح ہوا اس عالیجاہ بادشاہ کی شہادت کا قصہ سطر ذیل درج تواریخ ہے کہ اسکے آخر
عمر کے وقت مسمی قرال نصرانی حاکم سرب یعنے سرویہ ۱۹۱ئہ مین باتفاق اور نصاریٰ حکام کے
اطاعت سے پھر گیا اور ایک جنگ اور فوج کے ساتھہ سلطانی علاقے پر حملہ آور ہوا سلطان
بذات خود اوسکے مقابلہ کو گیا اوس وقت اتفاقات سے مسلمانی فوج نصاریٰ فوج سے تین
حصے کم تھی مگر مسلمان اپنی مذہبی جوش مین آکر ایسے لڑے کہ ہزارون مخالف مار ڈالے اور قرال
مقید ہوا باعث فتح کا یہہ ہوا کہ نصاریٰ کی فوج متفرق مقامات پر اوترے ہوئے تھے
اور شہزادہ بایزید نے تمام فوج اسلام کی جمع کرکر ایک ہی مرتبہ ایکطرف سے نصاریٰ پر حملہ
کیا اور وہ تمام فوج تہہ تیغ کردی باقیماندہ فوج نے جب یہہ حال دیکھا بے اختیار ہوکر
بھاگ گئے اور قرال بھی بھاگتا ہوا پکڑا گیا یہہ فتح گویا فتح خداداد سلطان کو حاصل
ہوئی اور نہایت خوش ہوکر چاہا کہ نصاریٰ کے کشتون کو دیکھے کہ کسقدر مارے گئے ہین
چنانچہ چند امراؤ کے ساتھہ جنگ کے موقع پر آیا اور کشتون کو دیکھنے لگا یکایک ایک
عیسائی مجروح جو کشتون مین پڑا تھا بادشاہ کو دیکھہ کر اوٹھہ کھڑا ہوا اور بجلی کیطرح
بادشاہ کیطرف آکر ایک ایسا خنجر پہلو شگاف بادشاہ کو مارا کہ ایک ہی ضرب سے
کام تمام ہوگیا بادشاہ کے ہمراہیون نے اگرچہ قاتل کا عقبہ اوسی جگہہ پر کردیا مگر اوسکے

مارنے سے کیا ہوتا تھا بادشاہ تو مارا ہی جا چکا تھا پہر قراول سرویہ کے حاکم کو بہی شہزادہ
ابایزید نے اوسی مقام پر لا کر قتل کیا نعش سلطان کی مقام فردصہ لاکر دفن ہوئی۔
یہہ سلطان سچا مسلمان عابد زاہد خدا پرست صوفی مشرب صوف پوش درویش سیرت
پرہیزگار تہا بتیس سال اس نے سلطنت کی تریسٹہ سال کی عمر پائی اس نے شہر فردصہ کی
سکونت ترک کی اور شہر اذرنتہ کو دار الخلافت بنایا۔

سلطان ابایزید یلدرم بن مرادخان ابن ارخان عثمان غازی

سلطان مراد کی شہادت کے بعد اوسکا بیٹا شہزادہ یعقوب مدعی سلطنت کا ہوا بہت
سی فوج اور اراکین دربار بہی اوسکے ہمراہ ہوگئے مگر بایزید سلطان کے دوسرے بیٹے
نے ایسا انتظام کیا کہ یعقوب کو اوسکے ہمراہیوں کے ساتہہ پکڑ کر قتل کر ڈالا جب میدان
سلطنت سے سلطنت صاف ہوگئی تو ابایزید نے تخت سلطنت پر جلاس کیا اور وسعت
مملکت پر کمر باندہ لی اور مسمی لازار بادشاہ سرب پر جو علیا ئی تہا یورش کی شہر
ویدون اور سکوب فتح کرلئے پہلے والئی سرب نے لڑائیاں کین مگر آخر عاجز آگیا اور اطاعت
منظور کر لی جزیہ سالانہ قبول کیا اور اپنی بہن کا نکاح سلطان کے ساتہہ کر دیا انہین
ایام مین قیصر روم جان بالوغ کے گہر مین خانگی نزاع پیدا ہوگئی اور اندرونیکوس قیصر
کا بیٹا باپ کے برخلاف ہوکر یہہ چاہتا تہا کہ باپ کو تخت سے بیدخل کرکے خود مالک تخت و
تاج کا ہوجاوے اسبات پر اکثر امرائے دربار بہی اندرونیکوس کے شامل ہوگئے جان بالوغ
کو اسبات کے ظہور سے اول ہی خبر ہوگئی اور اوس نے اپنے بیٹے اور پوتے دونو کو قید
کر لیا اندرونیکوس نے پوشیدہ ایک عریضہ سلطان ابایزید کی خدمت مین بہیجا اور
خواہان امداد کا ہوا سلطان نے اس موقع کو غنیمت جانا اور ایک برجستہ فوج ساتہہ
لیکر قسطنطنیہ جا پہونچا جان بلوغ مقابلہ پیش آیا مگر اوسکی فوج جنگی رغبت دلی اندرونیکوس
کی طرف تہی عند المقابلہ بہاگ گئی اور سلطان فتحیاب ہوا جان بالوغ قیصر اور اوسکا دوسرا

بیٹا سانوبل قید مین تہے سلطان نے اندرونیکوس کو قید سے چہوڑا کر قسطنطنیہ مین تخت
نشین کیا خزانہ زر نقد و سامان بہت سا لیا آئندہ کے لئے سالانہ جزیہ و خراج مقرر کرکے
اوس سے سند لکہوالی جان بالوغ اور سانوبل قیدیون کو اندرونیکوس کے حوالے کر کے
خود دار الخلافت کو واپس آیا کسیقدر مدت کے بعد جان بلوغ اپنے بیٹے کی قید سے بہاگ کر
سلطان کے پاس آیا اور بہت عجز کے ساتہہ ظاہر کیا کہ جسقدر سالانہ جزیہ و خراج اندرونیکوس
نے سلطان کو دینا کیا ہے اوس سے مین دو چند ادا کرونگا اوسکے علاوہ بارہ ہزار سوار ملازم
ہمیشہ سلطان کی خدمت مین حاضر رہا کرینگے سلطان نے یہہ التجا جان بلوغ کی منظور
کی اور دوبارہ معہ فوج قسطنطنیہ جا کر اندرونیکوس اور اوسکے بیٹے کو پکڑا اور دریا
بہ تحیرہ ایک جزیرہ دریاے سفید مین بہیجدیا اور جان بالوغ کو پہر تخت بخشدیا چونکہ سرب
کے علاقہ کے کوئی مسلمان سکونت نہین رکہتا تہا اور نہ کوئی مسجد تہی سلطان کو منظور
ہوا کہ سرب کے ملک مین مساجد تعمیر ہون اور مسلمانون کی سکونت بہی وہان مقرر ہو اور
اس غرض کے لئے یہہ حکم جاری کیا کہ ستہراشہر کے نصارا آپس مین چندہ کر کے تعمیر مساجد کے
لئے روپیہ دین جب اون لوگون کو یہہ بات معلوم ہوئی فساد پر مستعد ہوئے سلطان اس
عدول حکمی سے ناراض ہوا اور جان بالوغ کے نام حکم بہیجا کہ ستہراشہر کے فصیل اور برج
مسمار کرادو قیصر نے خوف کے مارے وہ شہر ہی سلطان کے حوالے کر دیا سلطان نے ایکسا
لاکہہ دینار زر سرخ بجبر شہر والون سے وصول کیا اور سرب کے ملک مین بڑی بڑی
مسجدین اور مدارس تعمیر کرائے اور ایک جامع مسجد بہت بڑی بنوائی والی ایدن
جسکا دار السلطنت ستہراشہر کے قریب تہا بہت ڈرا اوس نے بہی اپنا شہر سلطان کے
حوالے کیا اور خود بخود خطبہ و سکہ بایزید کا اپنی قلمرو مین جاری کر دیا اور خود ایدن
سے اوٹہکر شہر تیرہ کو رہاسگاہ مقرر کیا ان مہمات سے بایزید فارغ ہو کر پہر
متوجہ تسخیر دیارستان نصارا ہوا اور حسب وعدہ قیصر روم سے بارہ ہزار فوج لیکر جزیرہ

روڈس بلگراد اور کئی جزیرے مفتوح کئے بادشاہ تو ادہر مصروف رہا ادہر قیصر روم نے
اپنی سلطنت پر استقلال حاصل کرکے قسطنطنیہ کے قلعہ وحصار شہر کو بخوبی درست کیا دیوارین
از سر نو تعمیر کین سلطان نے جب یہہ خبر پائی طبیعت جوش مین آئی فے الفور ایک فرمان
قیصر روم کے نام جاری کیا کہ قیصر فے الفور نو تعمیر دیوارین قلعہ وحصار کی گرادیوی ورنہ
بیٹا اوسکا جو کہ بیٹا مانوئل کی جو ہمارے پاس رہتا ہے آنکھین نکلوا دونگا یہہ بات سنکر قیصر
بہت ڈرا اور تعمیل حکم فے الفور دیوارین گرادین اور اپنی خودمختاری واستحکام دولت سے
ناامید ہوکر اوسی غم وغصہ مین بیمار ہوگیا اور چند ماہ بیمار رہکر مرگیا اوسکے مرنے کی خبر جب
سلطانی لشکر مین پہونچی اوسیوقت مانوئل قیصر کا بیٹا جو سلطان کے پاس حاضر باش تھا سلطان
کی بے اطلاع قسطنطنیہ کو چلاگیا اور باپ کی جگہہ جاکر تخت نشین ہوا سلطان نے اس بات سے
ناراض ہوکر قیصر کے ملک مین دست اندازی شروع کی اور چند قلعہ اوسکے فتح کرلیے سلطان
کی دست اندازیون سے جب نصارا تنگ ہوئے تو اپنی امداد کیلئے امیر تیمور کی
خدمت مین عرضی لکہی مگر امیر متوجہ نہوا اس حال سے آگاہ ہوکر ابا یزید نے پکا ارادہ قسطنطنیہ
کی فتح کا کرلیا اور فوج قاہرہ لیکر اودہر کو روانہ ہوا مانوئل قیصر نے اپنی امداد پر یورپ
وغیرہ نصارا حکام کو بلایا اور ساٹھ ہزار فوج امدادی اوسکے پاس جمع ہوگئی جنگ کا
سامان بھی بے اندازہ پہونچگیا اور قیصر بڑے تزک وشان کے ساتھہ میدان جنگ
مین آیا اور متصل مقام نیکوپولی فریقین مین لڑائی ہوئی کشتون کا کوئی حد وحساب
نرہا دس ہزار عیسائی مسلمانون کی قید مین آیا اور وہ سب کے سب بادشاہ کے روبرو
گردن مارے گئے قیصر روم کے بہت تھوڑے سپاہی معہ ان سے زندہ بھاگ کر
نکلگئے آخر قیصر بحالت زار صلح کا طالب ہوا اور بادشاہی فرمان بسر وچشم مان لیا اور
سالانہ خراج گزار ہوکر بڑی رقم خرچہ فوج نذر کی دی بعد اس فتح کے بادشاہ دارالخلافت
مین آیا وہان ایک وکیل امیر تیمور گورکان صاحب قران کا خدمت مین حاضر ہوا اور خط

امیر کا بہ مضمون پیش کیا کہ احمد جلائر حاکم بغداد وہان سے بھاگ کر آپکے پاس آیا ہے
مقتضاے محبت یہہ ہے کہ اوسکو ہماری حوالے کرو اور اگر یہہ بات آپکی شان کے
شایان نہو تو اوسکو اپنی قلمرو سے نکالدو اور چونکہ قوم نصارا تمہاری دشمن ہو رہی
ہے ان سے ہوشیار رہو چونکہ سلطان بایزید پہلے مین سن چکا تھا کہ قیصر روم نے امیر
تیمور گورکان سے امداد طلب کی ہے اس غبار کے سبب سے امیر کے خط کا جواب بھی
ندیا اور وکیل کو دربار سے بعزت کرکے نکلوا دیا یہہ بات جب امیر تیمور کو دریافت
ہوئی غضب کی آگ سے لال ہوگیا اور فوج کو حکم دیا کہ روم کی سمت کو روانہ ہو اسی
اثنا مین سلطان اور قیصر کی پھر بگڑ گئی اور سلطان نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کرلیا اتنے مین خبر
آئی کہ امیر تیمور بیشمار لشکر لیکر سلطانی ملک کے سرحد پر پہونچ گیا ہے سلطان نے ایک بڑی جمعیت
فوج اپنے ایک بیٹے کے ہمراہ امیر کے مقابلہ کو روانہ کی اور مقام سیواس
دونو فریق مین سخت لڑائی ہوئی آخرکار امیر تیمور فتحیاب ہوا سلطان کا بیٹا معہ بڑے
بڑے امراؤن کے کام آیا فوج بھی مقتول ہوئی سامان جنگ کا تمام وکمال دشمن کے تصرف
مین آیا جب ابایزید نے اس شکست کی خبر پائی طبیعت بہت گھبرائی فی الفور قسطنطنیہ
کا محاصرہ چھوڑ دیا اور ساری فوج ہمراہ لیکر بذات خود امیر کے مقابلہ کو گیا اور قصبہ
انگورہ کے پاس بتاریخ نہم ذی الحجہ سنہ ۸۰۴ھ علی الصباح بایزید سد سکندری کی
طرح اپنے پانچون بیٹون سے سلیمان محمد عیسے مصطفے کے ساتھہ میدان مین
آموجود ہوا اور تمام فوج جو تین لاکھہ سے زیادہ تھی تیار و مستعد کر کر میدان مین
کھڑے کردیے عین صبح کے وقت سے لڑائی شروع ہوئی اور تمام روز ہنگامہ قتل
وکشت وخون گرم رہا خون کی نہرین میدان مین جاری ہوگئین اور کشتون کی
کے پشتے لگ گئے شام کے قریب سلطانی رومی فوج بھاگ نکلی اور سلطان تنہا میدان
مین رہ گیا تو اوس نے پیچھے کو قدم ہٹایا اور گھوڑا خاص طلب کرکر اوسپر سوار ہوا

جب گہوڑا دوڑا یا تو قضاے ربانی تے باگ پکڑلی یعنے گہوڑے سے تے ناخن لیا اور
سلطان زین سے پہسلکر زمین پر گرا چاہتا تہا کہ پہر سوار ہوا تنے مین دشمن کی فوج آپہونچی
اور اونہون نے سلطان کو معہ ایک شہزادہ کے جسکا نام موسے تہا گرفتار کرلیا اور
امیر تیمور کے روبرو لے گئے امیر تے سلطان کی تعظیم کی اور برابر بٹہلالیا زبانی بہی تسلی
بہت کی اور مسمی حسن برلاس ایک امیر کو حکم دیا کہ سلطان کو اپنی حفاظت مین رکہے
اسطرح سے کہ اوسکی عزت و آبرو مین فرق نہ آئے جس چیز کی حاجت ہو فی الفور پیش کر
دیجائے اس سے آگے سلطان کی مرگ کے باب مین مورخ باختلاف بیان کرتے ہین
بعض کا قول ہے کہ امیر نے سلطان پر کمال سختی کی اور لوہے کے پنجرے مین بند کردیا
اسواسطے سلطان نے خودکشی کی بعض لکہتے ہین کہ سلطان بڑا غیور تہا اوسکو اپنے
گرفتار ہونے کا صدمہ دلپر ایسا گزرا کہ بخار کی بیماری سے سخت بیمار ہوگیا امیر نے اوسکا
معالجہ بہت کیا مگر وہ اچہا نہوا اور بتاریخ چودہوین ماہ شعبان ۸۰۵ھ بمقام بلدہ آق
جان بحق تسلیم ہوا بعد وفات کے امیر تیمور نے اوسکی نعش اوسکے بیٹے موسی کے حوالے
کردی جو اوسکے ساتھہ نظر بند تہا چنانچہ موسے باپ کی نعش کو بمقام قروصہ لے گیا
اور سلطانی قبرستان مین دفن کی۔

سلطان سلیمان خان اول

سلطان بایزید یلدرم جب شکست کہانے کے بعد امیر تیمور کی قید مین آگیا تو
اوسکے تین بیٹے سلیمان و محمد و عیسے لشکرگاہ سے بہاگ کر دار الخلافت مین آئے
اون مین سے سلیمان تخت نشین ہوا اوایل ۸۰۵ھ ہجری مین اسکے تخت نشینی محل
مین آئی محمد و عیسے اسکے دونو بہائی علیحدہ مدعی تخت کے ہوئے اور آپس مین
معرکے وزور آزمایان ہوتی رہین گیارہ برس اسیطرح جہگڑے وفساد مین گزرگئے
اور چند بار لڑایان ہوکر ہزارون آدمی مارے گئے آخرکار سلیمان خان ایک عیش

کے ہاتھ سے جسکی دختری اوس نے شہزادگی میں تسخیر کیا تہا قتل ہوا اور کے مارے
جانے کے بعد موسے خان اوسکے بہائی نے خون کے انتقام لینے پر کمر باندہی قاتلون
کی قوم میں بہت سے آدمی گرفتار ہوکر زندہ آگ میں جلائے گئے اور آپ خود
مختار ہوکر چاہتا تہا کہ تخت نشین ہو مگر اوسپر محمد خان غالب آیا اور اوسکو
قتل کرکر خود بادشاہ ہوا۔

سلطان محمد خان

بایزید کی وفات اور امیر تیمور کی ہوا وحشت سے۔ بایزید کے چارون لڑکون میں گیارہ
برس تک برابر لڑائیان وخانہ جنگیان ہوتی رہین آخر سلطنت ۱۴۱۳ء میں سلطان محمد خان
پر قرار پائی اگرچہ اس نے سلاطین فرنگ سے دوستانہ راہ ورسم کرلی تہی مگر والی قرمیان
دوستی پر راضی نہوا اور بڑا لشکر لیکر بحالت عدم موجودگی سلطان کے بروصہ میں آیا
اور قیامت برپا کی یہہ خبر پاکر محمد خان حدود قسطنطنیہ سے بروصہ میں آیا اور دشمن
پر غالب آکر بروصہ پر دوبارا قابض ہوا والی قرمیان کا لڑکا اسکی قید میں آیا اور بہت
تک گرفتار رہا اسی زمانہ میں ایک شخص مدعی اس امر کا ہوا کہ میں بایزید یلدرم کا
بیٹا ہون تیمور کے جنگ کے وقت روپوش ہوگیا تہا اوس نے بہت سی فوج جمع کرلی
اور مستعد فساد کے ہوا سلطان نے اوسپر فوج کشی کی اور وہ بہاگ کر قیصر مانویل کے
پاس چلا گیا سلطان نے مانویل سے اسکو طلب کیا اوس نے جواب دیا کہ یہہ شخص میری
پناہ میں آگیا ہے اسکو مین دے نہین سکتا مگر ہمیشہ کے لئے مین اسکو نظربند
رکہونگا سلطان نے یہہ بات منظور کرلی اس سلطان نے شہزادہ بینہ تجگاہ مقرر
کیا آل عثمان کے بادشاہون مین اول اسی نے جنگی جہاز بنوائے اور ان کے ذریعہ
سے فوج جزائر مین بہیجی چنانچہ بہت سے جزیرے نصاریٰ
کی قبضہ سے چہوڑا کر اپنے قبضہ میں کر لئے تو بہ تمام بہی اس خاندان میں اول آئی

تجویز کیا آٹھ برس سلطنت کی سنہ ۸۲۴ھ مین مرض اسہال مرگیا اس بادشاہ کی یادگار
بہت سی مسجدین ہین سوائے اوس کے اور بھی عمارتین اس نے بہت بنوائین بادشاہ
عادل مزاج کریم الصفت حمیدۃ الخصال صادق المودت تھا کہتے تھے فقرا اور صوفیون
سے اسکی بہت محبت تھی حرمین شریفین مین پہلے پہل اس نے سلطانی لنگر جاری
کیا اور غریبون محتاجون کو کہانا دیا ۔۔

سلطان مراد خان ثانی بن محمد خان بن بایزید یلدرم

یہہ بادشاہ سنہ ۸۰۶ھ مین پیدا ہوا سنہ ۸۲۴ھ مین بادشاہ ہوا اسکی ابتدا سلطنت مین قیصر
روم مانویل نے اسکو لکہا کہ تم اگر اپنے خورد سال بیٹے کو بطور یرغمال میرے پاس بہیجدو
تو بہتر ورنہ مین مصطفے کو جو میرے پاس قیدی ہے چہوڑ دونگا سلطان نے یہہ امر منظور نکیا
اور قیصر نے مصطفے کو چہوڑ دیا اور چند جنگی جہاز فوج کے اسکی مدد کو دیے اس نے دریا کے
راستے آکر شہر گالی پولی لیلیا سلطان نے بایزید پاشا کو ایک جریدہ فوج کے ساتھہ مصطفے
کے جنگ کو بہیجا مگر وہ شکست کہا کر مارا گیا چونکہ مصطفے قیصر مانویل کا اس مہم مین بطور
نائب کام دیتا تہا اور قیصر کی ہی فوج نے یہہ فتح حاصل کی تہی قیصر نے بعد اس فتح کے چاہا
کہ شہر گالی پولی مین دخل قیصر کا ہوا اور مصطفے اوسکا ایک نوکر تصور کیا جاوے مصطفے
کو یہہ امر منظور نہوا اور باہم عداوت پیدا ہوئی سلطان نے یہہ موقع غنیمت جانا اور بذات
خود گالی پولی پر حملہ آور ہوا مصطفے مارا گیا اور شہر بہی سلطان کے قبضہ مین آیا اس فتح
کے بعد سلطان خود ایک لاکہہ فوج جرار اور توپخانہ آتشبار کے ساتہہ قسطنطنیہ پر حملہ آور
ہوا بہت سی لڑائیون کے بعد قیصر نے جزیہ قبول کیا دوسرے سال پہر سلطان نے بہ نیت
جہاد قسطنطنیہ پر لشکر کشی کی اور بہت سے شہر بحر اسود کے کنارے کے لئے پہر بلغار
پر فوج لے گیا مگر کامیاب ہوا بیس ہزار فوج سلطان کی اس مہم مین تلف ہوئی دوسری
مرتبہ سلطان نے پہر شہاب الدین نام ایک مشہور جہادیہ نامور کرکے بہت سے شہر بحر اسود

کنارے کی فتح کرگئے پہر اسی فوج کو بلغار کی مہم پر بہیجا وہ بہی شکست کہاکر واپس آیا تیسری مرتبہ پہر سلطان خود بلغار کو گیا اور سخت نقصان اٹہاکر واپس ہوا جب ایسی شکستین پے درپے سلطان نے پائین تو سلطنت سی سیر ہوکر عبادت کے گوشہ مین ہو بیٹہا بادشاہت اپنے بیٹے محمد خان کے حوالے کردی یہہ خبر پاکر بلغار کے بادشاہ نی اسپیر لشکرکشی کی اور بحری اور بری لڑائی مین غالب آیا دو سو بیتالیس جہاز سلطان کے دریا مین تباہ کرادے سلطانی بہت سا علاقہ اُسکے قبضہ مین آگیا ناچار امراؤ نے پہر سلطان کو خلوت سے نکالا اور چالیس ہزار فوج کے ساتہہ شاہ بلغار کے مقابلے کو لے گئے اس مقابلہ مین بہی سلطان کی فوج بہاگ گئی اور سلطان چند امراؤ کی ساتہہ میدان مین کہڑا رہ گیا اور یہہ حالت ہوئی کہ شاہ بلغار بذات خود سلطان کے سر پر آپہونچا سلطان پانسو سوار کے ساتہہ آگے بڑہا اور اپنے ہاتہہ سے ایک تیر شاہ بلغار کو نشانہ کرکر مارا اتفاقاً وہ تیر شاہ بلغار کے پیٹ مین لگا اور پشت سے نکل گیا شاہ بلغار مارا گیا اُسکی فوج بہاگ نکلی کل اسکے علاقہ پر دوبارہ سلطان کا قبضہ ہوگیا لوٹ کا مال بہت سا ہاتہہ آیا ۸۵۵ ہجری مین یہہ سلطان بیمار ہوکر مرگیا اکتیس برس سلطنت کی

ابو المعالی سلطان محمد خان ثانی بن سلطان مراد خان

اس سلطان کی تخت نشینی کے بعد قیصر روم نے پہر ہاتہہ پانو ہلانے شروع کئے اورخان سلطان کا بہائی جو اُسکے باپ کے حکم سے بسبب کسی مصلحت وقت کے قیصر کے پاس محفوظ تہا اُس کے خرچ مقررہ کے لئے قیصر نے سلطان کو لکہا کہ اب مین خرچ اُسکا منجملہ رقم مقررہ کے نہین دونگا تمکو چاہئے کہ اُسکے خرچ کے لئے اپنے خزانہ سے روپیہ بہیجو ورنہ مین اُسکو چہوڑ دونگا یہہ مضمون سُنکر سلطان غضب مین آیا اور جہاد پر کمر باندہ لی شہر ادرنہ مین فوج جمع کی دو سو بڑی توپ جنکا گولہ ایک میل اور دو میل تک جاتا تہا نئے ڈہلوائے اور بڑی جمعیت جمع کرکر قسطنطنیہ کو روانہ ہوا ایمپراطوس قسطنطنیہ

کہ قیصر نے جب یہہ خبر پائی پاپ وغیرہ کل سرداران نصاریٰ سے مدد لی اور بڑی فوج
جمع کی محمد خان ثانی دو لاکھہ پچاس ہزار سوار اور توپخانہ آتشبار کے ساتھہ قسطنطنیہ
جا پہونچا اور لڑائیوں میں برابر نصاریٰ نے شکست کہائی اور شہر کا محاصرہ ہوگیا دوسری
طرف سے تین سو جہاز جنگی سلطان کا دریا کی راہ سے قیصر کے علاقہ میں آ اوترا اور غارت
شروع کی پچاس روز تک فریقین میں سخت سخت محاربے ہوتے رہے آخر جب گولوں
کے مارے چار برج قلعہ کے گر گئے اور فصیل میں بہی جا بجا سوراخ پڑ گئے تو نصاریٰ نا امید
ہوئے قسطنطین ہم پرالوس قیصر نے مرنے پر دل باندہ لیا اور بتغیر لباس شہر سے نکلا اور
بڑے زور و شور کے ساتہہ مسلمانوں سے لڑکر مارا گیا سلطانی لشکر شہر میں داخل ہوا
قیصر کا سر نیزہ پر چڑہا کر تمام شہر میں پہرا تین روز تک قتل عام ہوئی ہزاروں
عیسائی بیچارے مارے گئے تمام شہر لٹ گیا بڑے بڑے کنائس گرائے گئے انکی
جگہہ مسجدیں بننے شروع ہوئیں اس فتح کے بعد سلطان محمد خان نے فتح نامجات بنام والی
مصر و شریف مکہ و شاہ ایران لکہے اور خراج نصاریٰ پر مقرر کیا جامع مسجد جسکا نام ایوبے
مسجد ہی کنیسہ آیا صوفیہ گراکر بنوائی جب وہ بن چکی جمعہ کے روز سلطان نے اُس میں نماز
پڑہی اور شیخ الاسلام و قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے سلطان کے کمر میں تلوار باندہی
اُس روز سے آل عثمان میں رسم ہوگئی کہ جو نیا بادشاہ تخت نشین ہوا وہ جمعہ کے روز اہل
مسجد میں جاکر شیخ الاسلام کے ہاتہہ سے تلوار بند ہوا ہی شہر قسطنطنیہ کا بانی اور آباد
کرنیوالا قسطنطین اول نصاریٰ کا بادشاہ تہا اور آبادی سے سلطان کے دخل کے دن
تک یہہ پچیس مرتبہ محصور ہوا تاریخ مختلف سات مرتبہ مفتوح ہو چکا تہا اب کے
مرتبہ اہل اسلام نے تین روز تک برابر اسکو لوٹا چوتہے روز رعایا کو امان ملی
جب قسطنطنیہ کے متعلق ملک کا انتظام سلطان کر چکا ڈیڑہ لاکہہ فوج اور تین
سو ضرب توپ کی ساتہہ بلغراد کے قلعہ کو محاصرہ کیا مدت تک محاصرہ رہا جب قلعہ مفتوح

تہوا واپس آیا کچھ مدت کے بعد پھر جہانگیری کے ارادہ پر سوار ہوا اور کئی سال مین
یونان کے شہر اور ولایت سرب وطراب زون و ولایت سینوپ و جزیرہ لسبوس
وعلاقہ صقالیہ و بلاد ارنوط وغیرہ مفتوح کیئے ۸۸۵ھ مین میش طنش پاشا کو جزیرہ روڈز
کی تسخیر کو بھیجا تین مہینے محاصرہ رہا مگر فتح میسر نہوئی بعد اُسکے سلطان نے اپنے وزیر کو حکم
دیا کہ دو دستہ فوج ایک فتح ایران اور دوسری جزیرہ قبرس کے فتح کے لئے نوکر رکھے
جاوے امرا اوس حکم کی تعمیل مین مصروف ہوئے ابہی یہ ارادہ پورا نہین ہونے پایا تہا
کہ بادشاہ بیمار ہوگیا اور شہر اوزن کمید مین گیارہوین جمادی الاول ۸۸۶ھ مین
مرگیا اکتیس برس بادشاہی کے باون سال کی عمر پائی — اس بادشاہ نے بارہ بادشاہون
کو مغلوب کرکے انکا ملک لیا دوسو سے زیادہ قلعہ مفتوح کیئے — واضح ہو کہ شہر قسطنطنیہ
المعروف استنبول مکہ معظمہ سے ۷۳۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس شہر کے رہنے
والے اول فلاسفہ مذہب پر تہے جب عیسے مسیح کی مذہب کا رواج ہوا تو سب کے سب عیسائی
ہوگئے اور قسطنطین کا بادشاہ سب مین بڑا بادشاہ تہا —

سلطان بایزید ثانی بن سلطان مراد ثانی بن سلطان محمد خان اول

سلطان مراد کے مرنے کے بعد اُسکے وزیر محمد پاشا نے چاہا کہ بادشاہ کے بیٹے جمشید
کو سلطنت دیوے ینگ چری فوج نے بایزید کو تخت نشین کیا محمد پاشا کو قتل کردیا جمشید
شہر برصہ مین جاکر باغی ہوا بایزید نے ہیرت لشکرکشی کی اور شکست کہائی دوسری
لڑائی مین جمشید نے شکست کہائی بہاگتے ہوئی ترکمانون نے جو جمشید کے ہی نوکر تہے
اُسکو غارت کرلیا اور اوسکے ہتہیار مرصع وغیرہ اسباب لیکر انعام لینے کی امید پر بایزید
کے پاس حاضر آئے بایزید نے اسباب اُن سے لے لیا اور اونکو قتل کردیا اور فرمایا کہ ایسے
شخصون کی سزا جو اپنے ولی نعمت پر دست درازی کرین قتل ہے برصہ سے بہاگ
کر جمشید مصر مین قائد بیگ کے پاس چلا گیا چار مہینے وہان رہا پھر مکہ معظمہ مین پہونچا

اور جمعیت بہم پہونچا کر مستعد جنگ کے ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہائی اور بہاگ کر
شہر طاش جزیرہ رودوس مین پہونچا حاکم رودوس نے اسکو شہر نیس مین رہنے
کا حکم دیا یہہ وہان نرہا اور شہر روسیلون علاقہ فرانس مین چلا گیا سات برس تک
وہان رہا آخر شاہ فرانس نے اسکو قید کر لیا جب سوئیس یم ابر اطوس شاہ فرانس مرگیا تو یہہ فرانس
سے بہاگ کر پاپ شوئلس کے پاس گیا اور چند سال بعزت و حرمت بسر کئے جب وہ پاپ
مرگیا اور پاپ اسکندر ششم تخت نشین ہوا تو اُسنے بہت سا روپیہ بایزید سے لیکر
حمشید کو زہر دیا اور مار ڈالا — بایزید نے اپنے عہد مین بہت سے جنگ اور بہت سے
شہر مفتوح کئے سنہ ۹۰۳ مین بلاد پولونیہ پر حملہ آور ہوا اور دس ہزار نصاریٰ قید
کرلایا سنہ ۹۱۵ع مین قسطنطنیہ کے علاقہ مین سخت بہونچال آیا جسکے صدمہ سے خاص شہر کے
عمارات مین سے ایکہزار ستر گہر ایکسو نو مسجد ایک حصہ قصر قیصر کا گر پڑا اور پینتالیس
روز تک برابر وہ بہونچال کبہی کم اور کبہی زیادہ ہوجاتا رہا سنہ ۹۱۸ مین سلطان
بیمار ہوکر مرگیا ستر سال کی عمر پائی بتیس سال سلطنت کی یہہ قصیر جسیم قوی ہیکل
سیاہ گیسو لطیف مزاج ظریف طبع ادیب و لبیب عابد و پرہیزگار بہادر و شجاع تہا تیر انداز
ایسا کہ اسکا تیر کبہی نشانہ سے خلاف نہ پڑتا عالم و فاضل و ناظم و ناثر ایسا کہ بڑے بڑے
علما اسکے روبرو کلام نہین کرسکتے تہے سخاوت کا یہہ حال تہا کہ جو شخص روبرو آتا مالا مال
ہوجاتا لاکہا روپیہ ہر سال حرمین الشریفین کے مصارف کے لئے خزانہ سے روانہ کرتا —

سلطان سلیم خان بن بایزید ثانی بن سلطان مراد ثانی بن محمد خان

یہہ بادشاہ سنہ ۸۷۵ ہجری مین پیدا ہوا سنہ ۹۱۸ مین تخت پر بیٹہا اسکے تخت نشینی کے
وقت اسکا برادر زادہ علاؤالدین بروصہ مین اور احمد اسکا بہائی علاؤالدین
کا باپ اناطولیہ مین باغی ہوا مصطفے دوسرا برادر زادہ نے بہی بغاوت کی سلطان سلیم
نے بذریعہ معتبر وکیلون کے پہلے تسلی و دلاسا دیکر مصطفے کو اپنے پاس بلایا پہر بہائی

کے امراء و عمدہ کار اوس سے علیحدہ کر کر اپنے پاس بلا لئے جب وہ آ گئے تو سب کو قتل کر دیا اس عمدہ تدبیر سے باغیون کا مجمع متفرق ہو گیا - یہہ بادشاہ نہایت متعصب سنی مذہب تہا شیعہ امامیہ کے ساتھہ اسکی کمال دشمنی تہی بائیس ہزار شیعہ مذہب کے لوگ جو اسکے ملک مین رہتے تہے اس نے قتل کئے اور سبب اسکے کہ ایک برادر زادہ اسکا مراد خان نام بہاگ کر شاہ اسمٰعیل صفوی کے پاس چلا گیا تہا - شاہ ایران کے ساتہہ بہی اسکی عداوت ہو گئی اور شاہ اسمٰعیل بڑی فوج کے ساتھہ اسکے ملک کے حدود پر آ پہونچا سلطان نے ایک عصا اور رنگلی پیالہ و مسواک و چادر و خرقہ شاہ اسمٰعیل کے پاس بہیجا اور لکہا کہ تمہارا خاندان فقراء سے اور باپ تمہارا فقیر تہا تمکو سلطنت کے کام سے کیا کام ہے تم خانقاہ مین بیٹہو اور عصا و پیالہ و مسواک و خرقہ پر قناعت کرو شاہ اسمٰعیل نے اسکے جواب مین ایک افیون کا ڈبہ بہیجا اور لکہا کہ تم افیون کہاتی ہو سلطنت کرنا نہین جانتے اسکو کہا کر مست رہو یہہ جواب پا کر سلطان نے غضبناک ہو کر شاہ اسمٰعیل کے وکیل کو قتل کرا دیا اور ایک لاکہ چالیس ہزار فوج لیکر ایرانیون کے مقابلے کو نکلا شاہ اسمٰعیل نے جب اپنے آپ کو سلطان کے مقابلے کے قابل نہ پایا واپس ہوا اور اپنے ملک مین چند منزل تک آگ لگا کر تمام گہاس جلا دیا سلطان نے باوجود قلت گہاس کے عزم فسخ نہ کیا اور ایران کی حدود مین داخل ہو کر شاہ اسمٰعیل صفوی کو زنانہ لباس بہیجکر لکہا کہ اب تم قابل آنے میدان کے نہین رہے ہو یہہ لباس پہنکر پردہ مین بیٹہو مردون کو منہہ مت دکہلاؤ ناچار شاہ اسمٰعیل نے عود کیا اور بماہ رجب سنہ ۹۲۰ کو فریقین مین سخت لڑائی ہوئی شاہ اسمٰعیل زخمی ہو کر بہاگ گیا ایرانی خیمے خالی چہوڑ کر چلے گئے سلطان نے کل خیمون کی تلاشی لی تو شاہی خیمے مین ایک شہزادی عورت موجود پائی سوائے اسکے اور کوئی بنی آدم موجود نہ پایا اسمٰعیل میدان سے بہاگ کر تبریز پہونچا پہر اصفہان کو چلا گیا سلطان اسکے تعاقب مین تبریز تک گیا اور بہت سی

لوٹ لیکر واپس آیا اسی موقع پر میرزا بدیع الزمان امیر تیمور گورکان کے پوتے کے ساتھ ملاقات
کی اور اوسپر بڑی مہربانی ظاہر کی دو سال کے بعد شاہ اسمٰعیل نے چند تحایف سلطان کی
خدمت مین بھیجے اور اُس عورت کو واپس طلب کیا سلطان نے براہ تعصب مذہبی عورت
واپس کی اور ایران کے دیکھنے کے روبرو ایک حبشی غلام کو جسکا نام جعفر چلپی تھا بخش دی
ایران سے واپس ہوکر سلطان شہر اماسیا کو گیا پھر سنہ ۹۲۱ھ مین شہر توقات کو فتح کیا اور علاؤ الدولہ
سردار ترکمان پر فوج کشی کی عند المقابلہ علاؤ الدولہ مارا گیا پھر ولایت کردستان و دیار بکر
و موصل وغیرہ پر مہم کی اور بہت سا علاقہ اپنے تصرف مین لیا سنہ ۹۲۲ھ قانصو پاشا والی
مصر سے ناخوش ہوکر اسپر فوج کشی کی جب لڑائی کا موقع ہوا عزیز مصر عین میدان مین
گھوڑے سے گرکر مر گیا اُسکے مرنے کے بعد حلب و حمص و دمشق و شام تمام ملک متعلقہ مصر کا
سلطان کے قبضہ مین آگیا مصر مین قانصو پاشا کا بیٹا طومان پاشا تخت نشین ہوا اور
بڑی جمعیت کے ساتھ سلطان کے مقابلہ کو آیا اور شہر غزہ کے پاس لڑائی ہوئی مصری
شکست کھاکر بھاگ گئے اور رومی فوج مصر کیطرف کو چلی راستے مین حسین پاشا جسکی
ریاست عین راہ مین تھی رومیون کی گذرنے کا مانع ہوا رومی حسین سے مقابلہ پیش
آئے آخر حسین نے شہادت پائی اور رومیون کا راستہ کھل گیا جب آگے بڑھے طومان
پاشا والی مصر پھر مقابل ہوا پہلے لڑائی مین سنان پاشا رومی فوج کا افسر مارا گیا
میدان مصریون کے ہاتھ مین رہا دوسری لڑائی مین سلطان نے فتح پائی مصر کے رہنے والے
سب بھاگ گئے شہر مین داخل ہوئی سلطان نے دیکھا کہ شہر کے لوگ سب بھاگ گئے ہین کوئی شخص موجود
نہین ہے سب گھر خالی ہین اسلئے سلطان نے امان کا حکم نافذ کرکے منادی کرادی جب سب لوگ
اپنے گھرون مین آ لئے تو سلطان نے عہد شکنی کی اور اسی ہزار آدمی مصر کا قتل
کرادیا جب سلطان مصر سے باہر نکلا طومان پاشا پھر جمعیت بہم پہونچاکر مصر مین آیا
اور شہر پر قابض ہوگیا رومیون نے اُسکے مقابلے پر شکست کھائی سلطان نے

مصطفےٰ پاشا کو صلح کے استحکام کے لئے طومان پاشا کے پاس بھیجا طومان نے وکیل کو
قتل کیا اور فوج لیکر میدان میں آموجود ہوا سلطان نے بڑے زور شور کے ساتھہ
طومان کا مقابلہ کیا اور فتح پائی طومان بھاگکر ایک رئیس کے پاس جسکی ریاست
مصر کی سلطنت کی مطیع تھی چلا گیا اُس رئیس نے سلطان کے خوف کے مارے طومان
کو پکڑ کر سلطان کے پاس بھیجدیا سلطان نے اسکو قتل کردیا سنہ ۹۲۵ میں سلطان نے
قسطنطنیہ کو مراجعت کی اور ڈیڑہ سو جہاز جنگی نیا بنوایا ساٹھہ ہزار نو ملازم فوج
رکھی اور ارادہ تسخیر ایران کا کیا مگر عمر نے وفا نہ کی اور آٹھویں شوال سنہ ۹۲۶ ہجری
میں نو سال سلطنت کرکے مرگیا چون سال کی عمر پائی —

سلطان سلیمان خان بن سلیم خان بن سلطان بایزید ثانی

اس سلطان کے وقت عثمانی سلطنت نہایت رونق پر آئی پہلے اس نے بذات خود جاکر
قلعہ بلغراد فتح کیا پھر فرانسیس وغیرہ نصارا کے ساتھہ جنگ کئے اور فتحیاب رہا ابراہیم پاشا
اسکے بہنوئی نے فوج نصارا پر لیجاکر دو لاکھہ سے زیادہ قتل کئے ایک لاکھہ نصرانی قید
کرلایا دوسرے حملے میں ابراہیم پاشا پچیس ہزار سر نصارا کا ہاتھوں پر لادلایا اور سلطان
کے خیمہ کے روبرو ان کے سروں کا برج بنوائی سنہ ۹۳۱ میں ڈیڑہ لاکھہ فوج اور تین
سو ضرب توپ کے ساتھہ منا پر یورش کی شاہ ہونگر کو شہر بودہ گر سے کی تسخیر کو بھیجا
اور وہ ملک فتح ہوکر شامل ممالک روم کے ہوا سنہ ۹۳۵ میں سلطان سرب کے ولایت کی تسخیر
کو سوار ہوا دو لاکھہ فوج ہمراہ لی چودہ قلعہ اُس ملک کے فتح کئے سنہ ۹۴۱ میں عجم کی تسخیر
کا ارادہ کرکے پہلے بغداد لیا پھر تبریز پہونچا اور معاودت کی پھر شہر تونس فتح کیا مگر
والی تونس نے شاہ اسپین سے مدد لیکر تونس پر پھر قبضہ کرلیا سنہ ۱۵۳۸ عیسوی
میں سلطان نے خیرالدین پاشا کو بہت سے فوج کے ساتھہ نصارا کی مہم پر مامور کیا

اوس نے پچیس جزیرے بنادقہ کے جزایر مین سے تسخیر کئے سنہ ۱۵۴۲ عیسوی مین سلطان نے پہر عجم کا سفر کیا اور ایرانیون پر غالب آیا سنہ ۱۵۵۳ عیسوی مین شہزادہ مصطفے سلطان کے بیٹے نے بغاوت کی اور قتل ہوا سنہ ۱۵۶۱ عیسوی مین بادشاہ کے دوسرے بیٹے نے جسکا نام بادشاہ کی ہمنام سلیمان تہا بغاوت کی بادشاہ نے اسپر فوج کشی وہ بہاگ کر عجم کو چلا گیا سلطان نے شاہ طہماسپ صفوی کے نام خط لکہا اور بیٹے کو منگوا بہیجا شاہ طہماسپ نے اسکو پکڑ کر بہیجا سلطان شاہ طہماسپ سے کمال خوش ہوا اور بیٹے کو اسکے چار بیٹون کے ساتہہ قتل کرادیا سنہ ۹۶۸ ہجری مین سلطان نے افریقہ پہ مہم کی اور فتحیاب ہوا شاہ اسپین نے بڑی فوج کے ساتہہ سلطان کے ملک پر حملہ کیا سلطان نے اکیسو ستر جہاز جنگی مصطفے پاشا کے ہمراہ شاہ اسپین کے مقابلے کے لئے شہر مالٹا کو بہیجی مصطفے پاشا نے شاہ اسپین کو شکست دی اور بیس ہزار سر اُسکی فوج کے لاکر سلطان کے پاس بہیجی سنہ ۹۷۱ مین سلطان نے پہر نصارا پر فوج کشی کی اور شہر بلغراد مین پہونچکر اُس نواح کی بہت سی علاقے فتح کئے سنہ ۹۷۴ مین بادشاہ وجع المفاصل کی مرض سے بیمار ہوکر مرگیا اڑتالیس سال سلطنت کی چہتر سال کی عمر پائی۔

سلطان سلیم خان ثانی بن سلطان سلیمان خان بن سلیم خان اوّل

یہہ بادشاہ سنہ ۹۲۹ مین پیدا ہوا سنہ ۹۷۴ ہجری مین تخت پر بیٹہا اس کی ابتدا جلوس مین قوم ینگ چری اسکے تخت نشینی کے مانع ہوئی اس نے سب کو انعام واکرام دیکر دفع کیا دوسرے سال جلوس مین سلطان نے امام صنعائی والی یمن پر یورش کرکے اسکو شکست دی تین سو ساٹہہ جہاز جنگی جزیرۂ قبرس کی مہم پر بہیجے وہ جزیرہ بہی فتح کیا مال وخزانہ بیشمار لیا دو ہزار لڑکی لڑکا وہان کا غلام بنایا اس سفر مین پنجاہ ہزار فوج سلطانی تلف ہوئی اور پاپ پادری نے سمندر مین سلطان کے ساتہہ بڑے بڑے جنگ کئے سنہ ۹۸۲ مین بادشاہ بیمار ہوا چوبیسوین شعبان سنہ مذکور مین انتقال کیا آٹہہ سال سلطنت

کرکے مرگیا پنجاہ سال کی عمر پائی

سلطان مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی بن سلطان سلیمان خان

یہہ بادشاہ پانچ بہائیون کو بیگناہ قتل کرکر تخت نشین ہوا بہت سے امراؤ کو خدمت سے
معزول کیا سنہ [illegible] عیسوی میں اسنے سنا کہ شاہ ایران مرگیا ہے اسکے بیٹے کو بہی شہزادون
نے مار ڈالا ہے اسلئے موقع پایا اور تفلیس پر لشکر لیجاکر گرجستان کو فتح کیا آخر خوف بہی سے
میں بیمار ہوکر مرگیا بائیس برس سلطنت کی —

سلطان محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی بن سلیمان خان

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر اپنے انیس بہائیون کو بڑے کال سے ذبح کیا باپ کی
دس عورتون کو جو حاملہ تہین دریا میں غرق کرا دیا شاہ نمسا پر فوج کشی کی وہان جاکر
اسکے لشکر نے شکست کہائی اس فوج کے سپہ سالار فرہاد پاشا کو اسنے غفلت اور عدم
تدبیر کی علت میں قتل کیا اور سنان پاشا کی ماموری عمل میں آئی اسکو بہی شکست
ہوئی پہر بادشاہ خود نمسا کو سوار ہوا اور شہر ارلو سات دن کے عرصہ میں قہراً و غضباً
مفتوح کیا شاہ نمسا کو شکست دی بہت سے نصارا قتل کئے سنہ ۱۶۰۳ عیسوی میں شاہ
ایران کے ساتھ سخت جنگ ہوا دونو فریقین کیطرف سے بہت فوج ماری گئی سنہ ۱۰۱۲ ہجری میں
سلطان مرگیا سینتیس سال کی عمر پائی نو سال سلطنت کی —

سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث بن سلطان سلیم خان ثانی

یہہ بادشاہ تیرہ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا اسکے وقت شاہ عباس صفوی نے روم
کے متعلقہ ملک پر حملہ کرکے شہر ارکان و قلعہ قرص وغیرہ فتح کر لئے رومی فوج جو وہان
مامور تہے مغلوب ہوئی دوسرا لشکر جو ادہر کو مامور ہوا وہ بہی برف اور سردی میں تلف
ہوگیا قریب ایک مرتبہ پہر ایرانیون کے مقابلہ کو فوج مامور ہوئی اور باہم سخت سخت لڑائیان
ہوئیں پہر دوسری فوج شاہ نمسا پر بہیجی گئی اور چند قلعہ اسکے شامل ملک قیصر کے ہوئے

سنہ ۱۰۱۴ مین سلطان نے شہر برصہ پر فوج کشی کی اور والی نمسا سے صلح کرکر واپس آیا پھر مراد
پاشا کے اتفاق سے جان بولاد حاکم اکراد و امیر فخر الدین حاکم کوہ لبنان پر لشکر لے گیا
بعد جنگ و جدل کے جان بولاد بھاگ گیا اور حلب کے علاقہ مین جاکر قتل ہوا امیر فخر الدین نے
بھی شکست کھائی سنہ ۱۰۱۸ مین مراد پاشا بڑی فوج لیکر ایران کو گیا اور شاہ عباس
کو شکست دیکر تبریز پر قابض ہوا آخر آپس مین صلح ہوئی سنہ ۱۰۲۴ مین پھر بسبب بدعہدی
اہل ایران کے ایران پر لشکر کشی کی مگر بسبب برسات اور برف کے لشکر واپس آیا سنہ ۱۰۲۵
مین سلطان نے خبر پائی کہ نصاریٰ کی قوم جو قسطنطنیہ مین رہتی ہے مستعد فساد کی ہے
سب نے اپنے گھرون مین ہتھیار جمع کئے ہوئے ہین اسلئے نصاریٰ کی خانہ تلاشی کا حکم
ہوا بہت سے ہتھیار برامد ہوئے اور چارکس سردار مفسدون کے سرگروہ گردن مارے
گئے اسی سال مین پھر ایران کیطرف فوج کشی ہوئی اور عند المقابلہ رومی شکست
کھاکر واپس آئے پھر سلطان بذات خود ادھر کو سوار ہوا اور آغاز سنہ ۱۰۲۶ مین
سفر کی حالت مین بیمار ہوکر مر گیا بارہ سال سلطنت کی ستائیس سال کی عمر پائی —

سلطان عثمان خان ثانی بن سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث

سلطان احمد کے مرنے کے پہلے مصطفےٰ اسکا بھائی تخت نشین ہوا مگر چند روز مین
بسبب نالیاقتی معزول ہوگیا اور سلطان عثمان خان ثانی بادشاہ بنا اور خلیل پاشا کے
ہمراہ فوج ایران کو بھیجی گئی اوس نے اردبیل مین جاکر شاہ عباس صفوی کے ساتھ
صلح کی سلطان کو یہہ صلح نامنظور ہوئی اور خلیل کو معزول کرکے چلبی پاشا اسکی
جگہ بھیجا سکندر پاشا کو ایک برجستہ فوج کے ساتھ بولونیا کی تسخیر کو مامور کیا عند المقابلہ
شاہ بولونیا شکست کھاکر بھاگ گیا بیس ہزار فوج بولونیا کے مارے گئے دس ہزار
سپاہی مقید ہوا اس جنگ مین شاہ فرانس اور پادری پاپ بھی مددگار بولونیا
کے تھے سنہ ۱۶۲۲ عیسوی مین بادشاہ نے ارادہ سفر کعبہ کا کیا دشمنون نے فوج

کے دل مین یہہ ڈالدیا کہ بادشاہ قدیمی فوج سے ناراض ہے چاہتا ہے کہ عرب مین جاکر
عربی فوج نوکر رکھی اور اُن کے ہاتہہ سے تمکو قتل کرائے اسبات سے تمام فوج افروختہ ہوگئی
اور بادشاہ کو شہید کردیا اور مصطفے کو دوبارہ قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اُسکی نا
لیاقتی کے موجب پہر سلطنت مین فتور برپا ہوئی شاہ ایران نے بہت سا ملک روم کی
سلطنت کا لے لیا آخر سنہ ۱۶۲۳ء مین دوبارہ مصطفے معزول ہوا۔

سلطان مراد خان چہارم بن سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث

پندرہ سال کی عمر مین اس بادشاہ نے سلطنت پائی اور بڑی فوج جمع کرکے شاہ
ایران کے مقابلہ پر بغداد کو مامور کی رومیون نے بہت سی جانفشانی کے بعد بغداد فتح کرلیا
شاہ عباس صفوی نے بذات خود بغداد مین آکر بغداد کو پہر لے لیا ابوبکر پاشا امیر بغداد انہون
کی قید مین آیا امیر نوبی افسر وغیرہ افسر بہاگ گئے رومی بہت قتل ہوئے شہر حلب
بہی شاہ ایران نے لیا حافظ پاشا کو شکست ہوئی شاہ عباس کی زندگی تک پہر رومیون نے
بغداد کو رخ نکیا جب وہ سنہ ۱۶۲۹ء مین مرگیا خسرو پاشا ایک لاکھ پنجاہ ہزار سوار لیکے شاہ
موصل پر حملہ آور ہوا اور فتح پائی اوسی عرصہ مین روم کی سلطنت مین بہت سے خانہ جنگیان
ہوئین امیر فخر الدین والی کوہ لبنان نے شاہ فرانس سے اتحاد پیدا کرکے بغاوت کی احمد
پاشا سلطان کے حکم سے اُسکی سرکوبی کو گیا اور خود شکست کہاکر آیا پہر فیروز ادغلی
مامور ہوا اسکے مقابلہ مین امیر علی فخر الدین کا بیٹا مارا گیا فخر الدین مقید ہوکر
سلطان کے روبرو آیا سلطان نے اسکا قصور معاف کیا اور اپنی خدمت مین رہنے
کا حکم دیا اتنے مین خبر پہونچی کہ فخر الدین کے پوتے نے پہر فساد برپا کیا ہے شہر صفد
کو تاراج کرلیا ہے یہہ خبر پاکر سلطان نے امیر فخر الدین کو قتل کردیا مفسدون کی
سرکوبی کو فوج مامور کی سنہ ۱۶۳۸ء عیسوی مین سلطان ایک لاکھ فوج اور ایکہزار
توپ کے ساتھہ بغداد کی تسخیر کو سوار ہوا اور بغداد پہونچکر بڑے زور وشور کے ساتھہ

ایرانیون کا مقابلہ کیا جس مین پنجاہ ہزار ایرانی مارا گیا ایکہزار گرفتاری مین آیا سلطان نے بغداد پر قبضہ پایا بعد حصول اس فتح کے بڑی شان و شوکت کے ساتھہ اسلام بول مین داخل ہوا مگر یہہ فتح سلطان پر مبارک نہ ہوئی اور سنجار کی بیماری سے بیمار ہو کر سولوین شوال ۱۰۴۹ھ کو مر گیا چھبیس سال کی عمر پائی ـ

سلطان ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن محمد خان ثالث برادر مراد خان ثالث

مراد خان کی مرگ کے بعد ابراہیم خان مذکور بھائی کے سلطنت پایا ۱۰۵۶ھ مین خبر پہونچی کہ نصاریٰ نے سلطانی جہازون پر سمندر مین مزاحمت و دست اندازی کی ہے اسلئے چار سو جنگی جہاز انکی تادیب کو مامور ہوئی اور باہم فریقین کی سخت لڑائی ہوئی ـ چونکہ یہہ بادشاہ سخت عیاش اور غافل تہا ۱۰۵۸ھ مین فوج نے بلوا کر اسکو شہید کر دیا ـ

محمد خان رابع بن ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن سلطان محمد خان ثالث

یہہ بادشاہ سات مہینے کی عمر مین برائے نام بادشاہ ہوا اسکی والدہ کوسم سلطان مختار سلطنت کی ہوئی امراؤ نے اسکی حکومت نہ مانی اور اسکو قتل کر ڈالا ۱۰۶۳ھ تک امراؤن مین آپس مین بڑے بڑے فساد ہوتے رہے آخر وزارت بر فی محمد وزیر پر قرار پائی اس نے سلطنت کا انتظام بخوبی کیا نصاریٰ پر فوج لیجا کر جزیرہ تینیدوس اپنے قبضہ مین لیا ۱۰۶۶ھ مین سربیا پر لشکر کشی کی اور پنجاہ ہزار مشرک مارا ربیع الاول ۱۰۷۲ھ مین یہہ وزیر مر گیا اور احمد پاشا اسکے بیٹے نے وزارت پائی یہہ وزیر ۱۰۷۶ھ مین قلعہ کریدکی تسخیر کو روانہ ہوا اور ایک سال کے محاصرہ کے بعد فتح کیا ۱۰۸۰ھ مین بہت سی خرابیان روم کی ولایت مین واقع ہوئین آپس مین خانہ جنگیان ہوئین پے در پے زلزلے آئے جسکے صدمہ سے کئی شہر برباد ہوئے زمین اور پہاڑ صدہا مقام سے شق ہو گئی وبا ایسی پہیلی کہ ہزارہا خلقت مرگئی برف ایسی برسی کہ سردی سے ہزارون جانور ذیجان تلف ہو گئے اور یروشلیم یعنے بیت المقدس مین ایک یہودی دعویدار ہوا کہ مین عیسے مسیح ابن مریم

ہوں صدہا جاہل اُسکے مطیع ہوگئے جب بیت المقدس کے حاکم نے اُسکی گرفتاری کا ارادہ کیا
وہ قسطنطنیہ میں چلا آیا احمد پاشا نے اوسکو قید کرلیا عیسائی بہت سا روپیہ خرچ کرکر
قیدخانہ میں جاتے اور اسکی زیارت کرتے آخر سلطان نے اُسکو روبرو بلایا اور فرمایا
کہ میں تیرا امتحان چاہتا ہوں تو میدان میں کھڑا ہوجا اور سپاہی تجھہ پر تیر برسائینگے اگر
تو نہ مرا تو میں جانونگا کہ تو بیشک مسیح ہے اگر مر گیا تو اپنے جھوٹھے دعوی کی سزا
پائیگا یہودی ڈر کر مسلمان ہوگیا اُسکے تابعین بھی سب مسلمان ہوئے اُنھیں دنوں میں
ایک شخص دعویدار ہوا کہ میں مہدی موعود ہوں وہ بھی گرفتار ہوکر قتل ہوا ۱۰۹۲ھ سنہ
میں سلطان بعزم ملک گیری ڈیڑھ لاکھہ سوار کے ساتھہ سوار ہوا مصطفی پاشا وزیر کو شہر
فینا کی تسخیر کو کہ شاہ عناکی زیر حکومت تھا بھیجا وزیر نے نصارا کے ملک میں داخل
ہوکر قتل و غارت کا بازار گرم کیا ننیتالیس روز تک شہر فینا کا محاصرہ رہا قریب تھا
کہ شہر فتح ہوجائے اِتنے میں اسی ہزار فوج نصارا کی شہر والوں کی مدد پر
آپہونچی تمام دن لڑائی ہوتی رہی چونکہ نصارا کی فوج بلندی پر اور رومیوں کے
نشیب میں تھی اس لڑائی میں رومیوں نے سخت نقصان اُٹھایا اور رات کو خیمے
چھوڑ کر بھاگ آئے سب مال و اسباب رومیوں کا نصارا نے لے لیا یہہ خبر پاکر سلطان نے
ابراہیم پاشا کو اور فوج دیکر اودہر کو مامور کیا اوس نے بھی شکست کھائی پھر سلیمان
پاشا گیا وہ بھی بھاگ آیا پھر سیاوش پاشا بھیجا گیا وہ بھی کامیاب نہوا جب یہہ بے
اقبالی ہوئی فوج ینگ چری نے سنہ ۱۰۹۹ھ میں سلطان کو معزول کردیا اور اسنے سلطنت
سے دست بردار ہوکر اپنی جان بچائی۔

سلطان سلیمان خان ثانی بن ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن محمد خان۔

یہہ سلطان سنہ ۱۰۵۲ھ میں پیدا ہوا سنہ ۱۰۹۹ھ میں اپنے بھائی کی معزولی بعد تخت پر بیٹھا مگر
اُمرا او فوج کی خودسری کے سبب انتظام نہایت خراب تھا خود سر فوج نے سیاوش

پاشا وزیر کو قتل کر دیا نصارے جا بجا گستاخ ہو کر دست درازی شروع کر دی شہر بغداد
والی منسا نے لیا اسپر بادشاہ نے بذات خود لشکر کشی کی اور دوبارہ قبضہ پایا گوبرلی
مصطفی پاشا ثانی داخل ولایت منسا ہو کر بہت سی خرابی کی - اس سلطان نے تین برس سلطنت
کی سنہ ۱۱۰۲ھ میں جنت مستقر گیا—

سلطان احمد خان ثانی

اس بادشاہ کے وقت مصطفی پاشا وزیر شاہ منسا کے مقابلہ کو بھیجا گیا اور لڑائی میں
قتل ہوا اسکی فوج کو شکست ہوئی مگر اسی روز بحری فوج نصارا پر غالب آئی سنہ ۱۱۰۶ھ میں
شاہ منسا نے بلغراد کے قلعہ کا محاصرہ کیا یہہ خبر سنکر قیصری فوج ادہر کو مامور ہوئی اور محاصرہ
اٹھہ گیا شاہ لندن کے ذریعہ سے منسا اور روم کی آپس میں صلح ہوئی اس بادشاہ نے تین
برس سلطنت کی سنہ ۱۱۰۶ھ میں بیمار ہو کر مر گیا-

سلطان مصطفی خان بن محمد خان چہارم

اس بادشاہ کے وقت حسین پاشا نے بحر ابیض و جزیرہ ساقس کو فتح کیا اور خود سلطان
نے بمجرد شکنی والی منسا کی اسپر فوج لیجاکر اسکو شکست دی اسکا توپخانہ لیا اسکے
علاقہ کے قلعہ بہت سے گرا دیے اور بہت سے اپنے قبضہ میں کئے انہیں دنون میں خبر پہنچی
کہ روسیون نے قلعہ ارزف کا محاصرہ کر لیا ہے رومی فوج نے وہان جاکر تین ہزار روسی قتل
کئے اور فتح پائی دوسری مرتبہ پھر سلطان ایک لاکھ فوج لیکر شاہ منسا کے مقابلہ کو گیا اور سالم و غانم
واپس آیا تیسرے حملہ میں الماس پاشا ایک امیر شاہ کی جنگ کو مامور ہوا اور لڑائی میں مارا گیا ابھی باہم
کچھ فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ شاہ لنڈن و ہولنڈ نے درمیان آکر باہم سلطان اور شاہ منسا کی صلح
کرا دی اور دسوین رجب سنہ ۱۱۱۰ھ میں صلحنامہ لکھا گیا اس صلح سے سلطان کی امرا و تخت نا راض
ہو گئے سنہ ۱۱۱۵ھ میں چاہا کہ سلطان کو قتل کر دیں یہہ حال دیکھکر سلطان نے خود بادشاہت چھوڑ دی

سلطان احمد خان ثالث بن سلطان محمد رابع

یہہ بادشاہ بہائی کی معزولی کے بعد ستیس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا خود سپاہ نے بادشاہ
سے بے مرضی شیخ الاسلام فیض اللہ افندی کو قتل کر دیا بادشاہ نے دم نہ مارا جب صاحب اختیار
ہوگیا تو مفسدون کو قتل کیا سنہ [illegible] مین باہم سلطان اور نصارا کے جنگ ہوئی اور سلطان غالب رہا
سنہ ۱۱۲۰ مین [illegible] بادشاہون کی آپس مین لڑائیان ہوئین پطرس یعنی شاہ روس شاہ سوید پر غالب
آیا کارلوس مغلوب ہو کر سلطان کے پاس پناہ لایا روسی اس بات پر ناراض ہوگیا اور سلطان [illegible]
مین جست شروع کی سلطان نے محمد پاشا کو ایک جبتہ فوج دیکر روس کے جنگ کے لیے مامور کیا آخر
صلح کی مگر وہ صلح سلطان کو منظور ہوئی پھر یوسف پاشا اس مہم پر بھیجا اُس نے بھی صلح کر لی القصہ
بجا پاس سلطان کے وہ بھی منظور نہ کی اور سلیمان پاشا کو مامور فرمایا اور حکم دیا کہ کارلوس کو
اُسکے ملک تک پہونچا کر واپس آوے خرچ روزمرہ کارلوس کا خزانہ سلطانی سے دیوے پہلی مرتبہ
کارلوس نے دس لاکھ روپیہ طلب کیا سلیمان پاشا نے دیدیا دوسری مرتبہ پھر کیا دس لاکھ
سلیمان نے نہ دیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو جبراً سلطانی ملک سے نکال دین آپس مین فریقین
کے لڑائی ہوئی اور سلیمان نے کارلوس کو قید کر لیا یہہ خبر پاکر سلطان نے سلیمان پاشا
کو معزول کر دیا اور کارلوس کا خرچ خزانہ سے دینا مقرر کیا چند ماہ کے بعد کارلوس اپنی
ہمشیرہ کے حسب الطلب اپنے ملک کو چلا گیا سنہ ۱۱۲۷ مین سلطانی فوج نے جزائر بنادقہ مین داخل
ہو کر اکثر شہرون کو فتح کیا والی مسا نے عہد شکنی کر کر علی پاشا کے ساتھ جنگ کیا اور [illegible]
کو شکست دی اسلیے سلطان نے خلیل پاشا کو شاہ مسا کی مقابلہ کو بھیجا اُس نے بھی شکست کھائی
پھر ابراہیم پاشا اس مہم پر مامور ہوا اور شاہ مسا کے ساتھ صلح کر کر واپس آیا پاشاہ روس اور
شاہ پولینا کے ساتھ صلح ہوئی رومی لشکر نے عجم پر یورش کر کر ہمدان و تبریز فتح کر لیا آخر
شاہ عجم کے ساتھ بھی صلح ہوگئی ابھی یہہ مقدمہ فیصل ہونے نہین پایا تھا کہ نادر شاہ افشار
شاہ طہماسپ ثانی کیطرف سے بڑی فوج لیکر رومیون پر آپڑا اور رومیون کو شکست دی
سلطان نے چاہا کہ پھر فوج جمع کر کے نادر شاہ کے ساتھ ہنگامہ آرا ہو مگر یہہ مراد اسکی [illegible]

نتیجہ آخر یہ ہوا کہ خود سر فوج نے مستعد فساد کے ہو کر پندرہوین محرم سنہ ۱۱۴۳ ہجری مین سلطان احمد ثالث کو
قید کر لیا اور محمود کو تخت نشین کیا۔

سلطان محمود اول بن مصطفی ثانی

اس کی تخت نشینی کے وقت امرا اور فوج کے آپس مین ایک سخت فتنہ برپا ہوا جسمین بہت سے
سردار مارے گئے جب ابراہیم پاشا والی حلب وزیر بنا اس نے مفسد قتل کیے عثمان پاشا
نے فوج لیجا کر شاہ ایران کے ساتھ جنگ کیا اور شکست کھائی نصارا اور روسیون کے ہاتھ بہار کے اکثر شہر
ہاتھ مین لے گئے ۱۷۳۳ عیسوی مین عثمان پاشا نے عجم پر فوج لیجا کر شاہ طہماسپ ثانی کو
شکست دی دوسری مرتبہ احمد پاشا و عارف پاشا و ابراہیم پاشا و رستم پاشا مع فوج ایران
بھیجے گئے انہون نے کرمان شاہان سنا اردلان و ہمدان وغیرہ مقامات پر ایرانیون کو شکست
دی اور بہت سا ملک ایران کا لے لیا کاشان تک ملک کو غارت کیا پھر جب نادر شاہ افشار
نے شاہ طہماسپ کو معزول کر کے اسکے بیٹے شیر خوار عباس کو تخت نشین کیا تو اس نے سلطان
کو اوسکے متصرفہ شہرون کے چھوڑ دینے کے واسطے لکھا ابھی جواب نہین گیا تھا کہ نادر شاہ
بغداد پر حملہ آور ہوا عثمان پاشا نے اسی ہزار فوج کے ساتھ اوسکا مقابلہ کیا [illegible] صفر
سنہ ۱۱ [illegible] دجلہ کے کنارے نو گھنٹہ تک آپس مین لڑائی ہوئی آخر نادر شاہ شکست کھا کر
بھاگ گیا تین مہینے کے بعد پھر نادر شاہ نے جمعیت بہم پہونچا لی اور لڑنے کو آ پہونچا اور
عند المقابلہ شکست کھائی تیسری لڑائی مین رومیون نے سخت نقصان اٹھایا اور [illegible]
مارے گئے نادر شاہ کرکوک تک فتح کرتا ہوا چلا آیا سلطان نے مغلوب ہو کر صلح مان لی
اور سرحد دونو سلطنتون کی جسطرح کہ سلطان مراد چہارم کے وقت تھی [illegible] اسی
موقع مین روسیون کے ساتھ بھی صلح قرار پائی اور یہ شرط ہوئی کہ اونکے جہاز بحر اسود
مین نہ آئین اور روم کی قلمرو کی شہر جسقدر روسیون کے قبضہ مین ہون وہ چھوڑ دین قلعہ
ازوف روسی خود مسمار کر دین تجارت کے لیے آمد و رفت اونکی سلطان کے علاقہ مین

جاری رہی شاہ مسنا کی تابعی صلح ہوگئی سنہ ۱۱۵۵ء مین شاہ سوید اکی اور سلطان کی باہم صلح نامہ لکھا گیا سنہ ۱۱۶۰ء مین محمد بن عبد الوہاب نے عرب مین سخت فتنہ برپا کیا بہت سا علاقہ اوسکے لوگون نے لیا آخر بہ ہزار حسرت و آہ ماہ صفر سنہ ۱۱۶۸ ہجری مین بیمار ہوکر مرگیا اٹھاون سال کی عمر پائی —

سلطان عثمان خان ثالث بن سلطان مصطفےٰ ثانی

یہہ بادشاہ سنہ ۱۱۱۰ مین پیدا ہوا سنہ ۱۱۶۸ مین بادشاہ بنا چونکہ محمود و بایزید دو شہزادون کو امرا کی طرف سے اسکو اندیشہ تھا اُنکو اس نے قتل کرادیا چار برس چھہ مہینے بادشاہت کی ماہ صفر سنہ ۱۱۷۱ مین بیمار ہوکر مرگیا انسٹہہ برس کی عمر پائی —

سلطان مصطفےٰ خان ثالث بن سلطان احمد ثالث

اس بادشاہ کی ابتدا سلطنت مین امراؤ مین ہنگامہ و فساد برپا رہا اور سنہ ۱۱۸۲ تک چند وزرا بدلتے رہے اس عرصہ مین چند بار شاہ روس نے روم کے ملک پر حملہ کیا اسلیئے سلطان خود بڑی فوج لیکر روسیون کے مقابلے کو گیا اور فتح پائی بڑا توپخانہ روسیون کا سلطان کے ہاتھہ آیا — بتیجم ذی قعدہ سنہ ۱۱۸۷ ہجری مین سلطان بیمار ہوکر مرگیا —

سلطان عبد الحمید خان بن سلطان احمد ثالث

اسکے وقت حسین پاشا عرب کے وہابیون اور مفسدون کی سرکوبی کو مامور ہوا اس نے حتی الامکان اُنکے فساد کا انسداد کیا شاہ مسنا و روس نے باہم اتفاق کرکر روم پر فوج کشی کی اُنکے مقابلے کو یوسف پاشا و علی پاشا مامور ہوئے پہلے یوسف پاشا نے شاہ مسنا کے ساتھہ جنگ کرکر قلعہ شیش وغیرہ فتح کئے علی پاشا روسیون کے ساتھہ لڑکر اُنکو پسپا کیا — سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین یہہ بادشاہ مرگیا سولہ سال حکومت کی چھیاسٹھہ برس کی عمر پائی —

سلطان سلیم خان ثالث بن مصطفےٰ خان ثالث

اس بادشاہ نے سلطنت کا انتظام بخوبی کیا بڑی جرار فوج آراستہ کی ڈیڑھ لاکھہ فوج کے ساتھہ شاہ مسنا و روس پر حملہ کیا چند لڑائیون کے بعد باہم صلح ہوئی مگر وہ صلح ملک تنزیار کے سبب نے

بادشاہت یازدہم(؟)

سلطان محمود خان ثانی بن سلطان عبد الحمید خان

یہہ بادشاہ سنہ ۱۱۹۹ھ مین پیدا ہوا سنہ ۱۲۲۳ھ مین تخت پر بیٹہا چونکہ بیرقدار وزیر اعظم کے خاص توجہ قواعد آموختہ فوج جدید کی ترقی کیطرف تہے اسلیے ینگ چری فوج نے شورش و فساد برپا کیا وزیر کا مال و اسباب لوٹ لیا اسکا گھر گرا دیا سلطان نے ناچار فوج کی شایستگی کی موقوفی کر یوسف پاشا کو وزیر بنایا سنہ ۱۲۲۴ھ مین روسیون کے لشکر نے سلطانی علاقہ مین آکر بہت سے قلعے فتح کر لیے اور ترکی فوج انکے مقابلہ کو مامور ہوئی سنہ ۱۲۲۵ھ مین سلیمان پاشا حاکم بغداد باغی ہوا خالد پاشا اسکی سرکوبی کو مامور ہوا بعد مقابلہ سلیمان پاشا مارا گیا عبد اللہ بن مسعود وہابی نے علاقہ نجد و تہامہ وغیرہ بلاد عرب مین سخت فساد برپا کیا ہزارون آدمی مار ڈالے اسکی سرکوبی کے لیے محمد علی پاشا والی مصر کے نام فرمان جاری ہوا اسنے ترسم پاشا اپنی لڑکی کو ایک جرار فوج کیساتھ عرب کے انتظام و وہابیون کے استیصال کو روانہ کیا ترسم پاشا نے بکمال جوانمردی وہابیون کی سرکوبی کی اور عبد اللہ مسعود کے بیٹے کو گرفتار کر کر باپ کے روبرو لے آیا اور وہ مشتبہ مصر سے استنبول مین آکر گردن مارا گیا سنہ ۱۲۲۸ھ مین فوج سلطانی شہر روشچک کے تسخیر کو جو بقبضہ روسیون کے آگیا تہا مامور ہوئے اور روشچک پر دوبارہ قبضہ ہوا اسی سال مین باہم رومیون اور روسیون کی صلح ہوگئی سنہ ۱۲۲۹ھ مین والی سرب نے فساد برپا کیا جب پاشا نے اوسکو سزا دی سنہ ۱۲۳۱ھ مین محمد علی مرزا ابن فتح علی شاہ قاچار شاہ ایران نے بغداد کی طرف فوج کشی کی اور عراق و قرص وغیرہ مقامات بہت سی بڑی جنگ وقوع مین آئے سنہ ۱۲۳۶ھ مین قوم اروام نے شہر مورہ مین مسلمانون پر خروج کر کر بہت سے قتل کر دیے فوج ینگ چری نے یہہ خبر پا کر جسقدر قوم اروام کے لوگ استنبول مین تہے مار ڈالے ابراہیم پاشا والی مصر کے بیٹے ملک اروام پر لشکر لیجا کر انکو سخت سزا دی سنہ ۱۲۳۸ھ مین بادشاہ پہر سے اپنی فوج کی ترقی کی طرف متوجہ ہوئے اور سب لشکر کو حکم دیا کہ انگریزی قواعد سیکہے اسبات پر ینگ چری فوج

نے سازش برپا کی اور چاہا کہ صدر اعظم سلیم پاشا بجنسہ محمد علی پاشا کو قتل کرے مگر بادشاہ
نے ان کے استیصال کا حکم دیا انکی لوٹ ستاف کی ہزارون آدمی جمع ہو گئے اور ینگ
چریون کے گھرون کو لوٹ لیا اور وہ تمام امرا اپنی اپنی فوج کے ساتھ انپر حملہ آور ہوئے اور
ایسی کوشش کی کہ وہ فوج تمام بکمال اٹھ گئی اور آئندہ انگریزی طرح کی فوج کی ترقی ہونے لگی
اسی وقت مین کہ سلطان اپنے گہر کے انتظام مین مصروف تھا والی اروام نے فرانسیس اور روس
اور انگریزون سے مدد لیکر تیاری جنگ کی کی ابراہیم پاشا انکے مقابلے کو مامور ہوا اسنے
اروام پر فتحیاب ہو کر شہر سیام و مونگ وغیرہ پر قبضہ کر لیا شاہ اروام نے جنگ کے لیے مہلت
مانگی ابراہیم نے منظور نہ کی اور آگے بڑہا یہ حال دیکھ کر ادہر جنگی جہاز روس و فرانس و انگریز
کے تھا اروام کی مدد پر آئے اونہون نے اکثر سلطانی جہاز روک لیے اور تباہ کر دیے ایسے وقت
مین ابراہیم پاشا بکمال جوانمردی کشتی پر سوار ہو کر دشمنون کے بیچ سے نکل آیا سلطان نے ایک سو
چھبیس جنگی جہاز اپنی فوج کی مدد کو بھیجے یہ فوج ابہی موقع پر نہین پہونچی تھی کہ روسی
فوج دوسری طرف سے سلطانی ملک مین داخل ہو گئی اور حسین پاشا و محمد سلیم پاشا اسکے مقابلہ
کو گئے اور شہر طونا کی نواح مین جنگ ہوا روسیون نے شکست کہائی دو تین لڑائیون کے بعد
روسی شہر قرص و بیراق و ارض روم و شوملا و ادرنہ پر قابض ہو گئے سلطان نے ناچار صلح کی اور
اپنا ملک روسیون کے قبضہ سے چھوڑا لیا اسی وقت مین فرانسیس نے بہی بعض عربی جزائر پر قبضہ کر لیا
محمد طاہر پاشا ان کے استخلاص کو مامور ہوا — محمد علی پاشا والی مصر جو اس خاندان کا دشمن
تھا باغی ہوا ابراہیم پاشا اپنے لڑکے کو اسنے تیس ہزار فوج کے ساتھ شہر عکہ کی تسخیر کو بھیجا
یہ حال سنکر سلطان بکمال غضبناک ہوا اور حسین پاشا کو فوج دیکر عکہ کو بھیجا مگر اسکے پہونچنے
سے اول ابراہیم پاشا نے شہر عکہ و بیروت فتح کر کے دمشق پر حملہ آور ہوا تھا دمشق لیکر ابراہیم
پاشا حمص کو گیا اور محمد پاشا سے جنگ کیا جس مین محمد پاشا نے شکست کہائی اور حلب کو گیا
حلب والون نے کہ پہلے سے مطیع ابراہیم پاشا کے ہو چکے تھے شہر مین اسکو دخل نہ دیا وہان سے

ابراہیم پاشا انطاقیہ کو گیا اور حسین پاشا کے ساتھ معرکہ آرا ہوا یہہ حالت جب سلطان کو دریافت ہوئی رشید پاشا وزیر اعظم کو بہت لشکر کے ساتھ ابراہیم پاشا کی مقابلہ کو مامور کیا یہہ بھی ابراہیم کے ہاتھ گرفتار ہوگیا مگر ابراہیم نے وزیر اعظم کی بڑی توقیر کی اور باعزت رخصت کیا سنہ ۱۸۳۹ء مین سلطان نے حافظ پاشا کو اس مہم پر بھیجا اُسنے بھی شکست کھائی غرض یہہ مقدمہ ابھی درپیش ہی تھا کہ سترہوین محرم سنہ ۱۲۵۵ کو سلطان بیمار ہوکر مرگیا اکتیس سال سلطنت کی۔

سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان

تیسرے اپریل ۱۸۲۳ عیسوی کو یہہ بادشاہ پیدا ہوا دوم جولائی ۱۸۳۹ عیسوی کو بادشاہت پائی پہلے ہی سال جلوس کے اسنے بڑی فوج جمع کی اور ابراہیم پاشا باغی کی سرکوبی کیواسطے دمشق کو بھیجی بہت جنگ و جدل کے بعد والی مصر باطاعت پیش آیا اور فساد جاتا رہا اس بادشاہ نے نصارا بادشاہون سے صلح کی اور اپنی کل فوج کو انگریزی قواعد تعلیم دی انگریزون کو اپنا مصاحب بنایا بہت سا ملک اُن کو اجارہ مین عطا فرمایا ممالکات مین دخیل ہوکر انگریزون نے جابجا گرجے اور اپنے عبادت گاہین بنوائین اُنھین کی تجویز سے سلطان نے حکم جاری کیا کہ میرے ملک مین غلام و کنیزک کی خرید و فروخت نہو چنانچہ اسی بات پر مکہ معظمہ اور جدہ کے مسلمانون کا انگریزون کے ساتھ تکرار ہوگیا چند انگریز مارے گئے اور انگریزون کے جنگی جہاز عدن سے جدہ پر چڑھ آئے اور لڑائی شروع کی حکام ترک نے مسلمانون کی حمایت نہ کی بلکہ اُن عربون کو جنھون نے انگریزون کے ساتھ ہنگامہ کیا تھا انگریزون کے حوالے کردیا اور انگریزون نے اُنکو قتل کیا اور بہت سے عرب جو اس حال کے انکشاف اور دادخواہی کے لئے استنبول کو گئے وہ قید ہوئے محمد بن عون شریف مکہ کا اسی علت مین معزول ہوکر استنبول کو طلب ہوا اور مدت مدید تک اسی الزام مین ماخوذ رہا۔

بڑا حادثہ اس بادشاہ کے وقت کا یہہ ہے کہ ۱۸۵۳ عیسوی مین روس اور روم کے باہم سخت عداوت برپا ہوئی اور شاہ روس بڑی فوج کے ساتھ شاہ روم پر حملہ آور ہوا

ہوا عمر پاشا روم کا سپہ سالار ان کے مقابل کو گیا فرانسیسی و انگریزی لشکر بھی روم کی مدد پر
آیا آپس میں بڑی بڑی جنگ ہوئی تین برس یہہ ہنگامہ برپا رہا آخر سنہ ۱۲۷۲ ہجری میں باہم
صلح ہوگئی ان لڑائیون میں پانچ لاکھہ روسی سات لاکھہ رومی ساٹھہ ہزار فرانسیسی بائیس ہزار
انگریزی فوج قتل ہوئی اس بادشاہ نے بکمال ارادت و محبت مدینہ میں مسجد نبوی کو از سر نو
تعمیر کرایا بہت سا روپیہ اسپر خرچ کیا سنگ سماق کی عمارت ہوائی روضہ مبارک کی زینت بڑہائی
اس کے وقت مسلمانون اور شام کے نصارا کی آپس میں بڑی بڑی لڑائیان ہوئین جن میں مسلمان
فتحیاب رہے — آخر یہہ سلطان سترہوین ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری پیر دن جڑہے جہان فانی سے
انتقال کر گیا ❊

سلطان عبد العزیز خان بن سلطان محمود خان

یہہ بادشاہ ہم جولائی سنہ ۱۸۳۰ عیسوی کو پیدا ہوا اور اپنے بھائی عبدالمجید خان کے مرنے کے
بعد سترہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۷ مطابق سنہ ۱۸۶۱ع سلطنت کے تخت پر بیٹھا اور آجتک کہ آخر سنہ ۱۲۹۰ ہجری
ہے زندہ و حیات ہے اسنے بادشاہ ہوکر خائن دغاباز عامل معزول کیے اُنکی جگہہ امین و دیانت دار
مامور فرمائے انتظام مالی و ملکی بخوبی کیا مکہ کے عرب جو قید مین تھے چھوڑ دیے فوج کی ترتیب
و تکمیل بخوبی کی تاربرقی اور ریل کی سڑک اپنی قلمرو مین جاری کی شاہ ایران جلال ناصر الدین
قاجار کے ساتھہ صلح کی بہت سا ملک جو اسکے بھائی کے وقت فرنگیون کے ٹھیکہ مین تھا وہ ٹھیکہ
اسنے فسخ کیا بوقت آغاز و چھاپہ کتاب کے یعنی سنہ ۱۲۹۳ ہجری کے اخیر مین اس بادشاہ کی نسبت
بدانتظامی کا الزام لگاکر اُمراؤ نے تخت سے اوتار دیا اور اوس غم و غصہ مین اسنے خودکشی
کی اسکی جگہہ مراد خان اسکا برادرزادہ تخت نشین ہوا مگر چند ماہ کے بعد اوسکے دماغ مین خلل
آگیا اور تخت سے اوتارا گیا اب سلطان عبدالحمید خان سنہ ۱۲۹۴ مین امرائے دربار کی تجویز و
صوابدید سے تخت نشین ہوا ہے خدا سلامت رکھے بڑا واقعہ اسکے وقت جو وقوع مین آیا
حملہ روس ہے جو اوس نے بیشمار فوج کے ساتھہ مملکت روم پر کیا پہلے دریاے ڈینیوب پر بڑی

جنگ ہوئی اور روسی اوترنے نہ پائے آخر رومی دو افسران کے ساتھہ سازش کرلی اور دریا سے اوتر آئے بلگیریا کا علاقہ روسیون کے قبضہ مین آگیا - سلطان نے جب یہہ حال دیکہا محمد علی پاشا و سلیمان پاشا کو روسیون کے مقابلہ پر مامور کیا اور اونہون نے بیشمار روسی قتل کر ڈالے اور شکست پر شکست دی یہہ حال تو یوروپ مین گذرا اور مقام ایشیا مین جو معرکہ تہا وہان بہی روسیون نے بڑی شکستین کہائین اور بہاگ کر چلے گئے مگر یوروپ مین ابہی لڑائی باقی ہے اگرچہ روس مغلوب ہو چکا ہے -

سینتالیسوان چمن شاہان ابدالی کے ذکر مین جو افغانستان کے حاکم رہے تہے

اس قوم کا بزرگ ابدال نام افغانی قوم مین سے تہا اگرچہ یہہ نام اسکا ایک خطابی نام ہے جو اوسکو خواجہ ابو احمد ابدال چشتی سے عطا ہوا تہا مگر بسبب کثرت شہرت اس نام کے کوئی اسکے پہلے نام سے کوئی واقفیت نہین رکہتا اسکی اولاد بکثرت ہہی جو ابدالی نام سے موسوم ہوئی اون مین سے ایک شاخ سدوزئی پیدا ہوئی جو اسد اللہ المشہور سدو بن عمر کے نام سے مشہور سدوزئی ہو گئی کل ابدالی قوم مین یہہ شخص رئیس و سردار تہا اسکے چند پشت کے بعد زمان خان بن دولت خان رئیس قوم کا ہوا اسکو الہیار خان و سعد اللہ خان پسران عبد اللہ خان نے مار ڈالا اور خود رئیس قوم کے ہوئے محمد زمان خان مقتول کا بیٹا احمد خان جو آخر کو احمد شاہ پادشاہ دُرّدُرّان کہلایا یتیم خورد سال رہ گیا دشمن اسکے بہی قتل کے درپے ہوئے مگر اسکے والدہ جو خاندان الکوزئی سے تہی احمد خان کو لیکر حاجی اسمٰعیل خان علی زئی حاکم ہرات کے پاس چلی گئی اس نے احمد خان کو فراہ و سبزوار مین چہپا رکہا وہان ہی اس نے پرورش پائی جب نادر شاہ کے حکم سے ابدالی فوج نے داغستان کو فتح کیا تو پادشاہ نے اون کی کمال توقیر کی اور الہیار خان ابدالی امیر کبیر بن گیا پہر جب الہیار خان سبزوار مین قتل ہوا اور نادر شاہ نے قندہار کا قلعہ لے لیا تو ذوالفقار خان

اور احمد خان دونو بھائی حاجی اسمٰعیل خان کے معرفت بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوئے نادر شاہ نے
احمد خان کو ماژندران کی فوج کا افسر بنایا پھر ہند کی مہم کے وقت بھی احمد خان کو ساتھ لیا
اور دہلی فتح کرنے بعد روم کے مہم مین بھی یہہ یار کاب رہا جس رات نادر شاہ مارا گیا اُس رات
سب سے اول اسی کو خبر ہوئی اس نے خزانہ موجودہ لشکر پر قبضہ کر لیا ازبکی فوج نے بھی
اس سے اتفاق کیا دوسرے روز قزلباش و ایرانی فوج نے چاہا کہ اس سے خزانہ لے لین
اس نے بکمال دلاوری انکا مقابلہ کیا اور خزانہ لیکر تین ہزار سوار کے ساتھ قندہار کو چلا
آیا راستے مین اس نے سنا کہ ناصر خان کابل کا حاکم بڑا خزانہ لئے ہوئے مشہد کو جاتا ہے اُس نے
اپنی فوج کے ساتھ اُسپر حملہ کیا اور خزانہ لے لیا اور قندہار پہونچکر تخت پر بیٹھا۔

احمد شاہ بادشاہ دُرّ دُرّان ابدالی

یہہ بادشاہ سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین قندہار کے تخت پر بیٹھا اپنی قوم کا نام اس نے ابدالی سے بدلکر
دُرّانی مقرر کیا اور خود احمد شاہ دُرّ دُران کا خطاب لیا افغانون مین سے یہہ پہلا بادشاہ
ہے جس نے اپنے وطن مین ہم وطنون پر بادشاہت کی چونکہ کابل اور پشاور مین ناصر خان نائب
نادر شاہی صوبہ فرمان فرما تھا اس نے اُسپر یورش کی پہلے حملہ مین غزنین کو لیا پھر کابل کا
محاصرہ کیا مگر بسبب اسکے کہ اُسکے ماتحت بھی افغانی فوج تھی اور وہ سب اپنے ہم قوم بادشاہ
احمد شاہ کو آملے وہ بھاگ کر پشاور کو چلا گیا احمد شاہ نے اُسکا تعاقب کیا تو ناصر خان پشاور
سے چھچھ و ہزارہ کی علاقہ کیطرف بھاگ گیا جب افغانستان کا کل ملک احمد شاہ کی تصرف
مین آیا تو اس نے پنجاب کیطرف قدم بڑھایا اور حسب الطلب شاہنواز خان بن زکریا خان
بہادر صوبہ پنجاب کے جو شاہ دہلی کیطرف سے ناراض تھا لاہور کے قریب پہونچا اور صابر شاہ
اپنے مرشد کو شاہنواز خان کے پاس بھیجا چونکہ شاہنواز خان نے احمد شاہ کے پہونچنے سے
اول شاہ دہلی کے ساتھ صفائی کر لی تھی اوس نے صابر شاہ کو قتل کر دیا اور تیاری جنگ
کی کی اور ساٹھہ ہزار فوج کے ساتھ لاہور سے نکلا احمد شاہ نے باوجود قلت فوج کے

فتح پائی اور لاہور پر قابض ہو کر دہلی کو چلا سرہند کے قریب دہلی کی فوج معہ شہزادہ احمد شاہ و وزیر قمر الدینخان مقابل ہوئے اور لڑائی میں نواب قمر الدینخان مارا گیا دوسرے لڑائی میں میر معین الملک مشہور میر منو قمر الدینخان وزیر دہلی کا بیٹا اور شہزادہ بڑے زور و شور سے احمد شاہ کے مقابل ہوا اور فتح پائی احمد شاہ ہزیمت ہو کر کابل کو چلا آیا پنجاب کا ملک میر معین الملک کے تصرف میں آ گیا دو سال کے بعد احمد شاہ نے پھر لاہور پر یورش کی اور میر معین الملک پر فتحیاب ہو کر اسکو مطیع کیا پنجاہ لاکھ روپیہ نقد لیا لاہور کے ہی مقام سے عبد اللہ خان درانی کو ایک شایستہ فوج کے ساتھہ کشمیر کی تسخیر کو بھیجا وہ ملک بھی بہت جلد فتح ہوا اور جیون کھتری وہان کا ناظم بنا میر معین الملک کی زندگی تک پنجاب زیر حکومت کابل کے رہے جب وہ مر گیا اور مراد بیگم اُسکی زوجہ پنجاب کی حاکم بنی تو وہ ملک غازی الدینخان وزیر دہلی نے لیکر اپنا ناظم لاہور مین بھیجدیا اِسلیے احمد شاہ نے پھر کابل سے حرکت کی اور پنجاب مین داخل ہو کر لاہور لیا پھر سرہند تک قبضہ کیا پھر دہلی فتح کی اور شہر لوٹا شہر متہرا کو برباد کر کر بڑی دولت حاصل کی دو شہزادیاں خاندان شاہان دہلی کی اپنے اور اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین لین اور واپس ہوا شاہزادہ تیمور کو پنجاب کی حکومت دی پھر ہرات پر حملہ کر کر اوسکو اپنے قبضہ مین لایا۔ احمد شاہ نے جب پنجاب کو چھوڑا تو آدینہ بیگ خان حاکم دوابہ جالندھر نے شہزادہ کی نافرمانی شروع کی اور خواہان خودسری کا ہوا شاہزادہ نے درانی فوج اسکی سرکوبی کو مامور کی وہ بھاگ کر مرہٹون کے پاس چلا گیا اور ملہار راو جینکو راو مرہٹون کو بیشمار فوج کے ساتھہ اپنی حمایت پر لے آیا مرہٹون کے داخل پنجاب ہوتے ہی شاہزادہ تیمور کابل کو چلا گیا اور دریاے سندھ تک تمام ملک مرہٹون کے تصرف مین آ گیا یہہ خبر پاکر احمد شاہ معہ فوج کینہ خواہ پنجاب مین داخل ہوا مرہٹے بے جنگ وجدل پنجاب چھوڑ کر بھاگ گئے احمد شاہ اُنکی سرکوبی کے لیئے دریاے ستلج سے اوترا پانی پت کے میدان مین مرہٹہ کی ڈیڑہ لاکھ فوج اسکے مقابل ہوئی احمد شاہ

باوجود قلت لشکر کے بڑے زور شور کے ساتھ اُنپر جا پڑا پہلے مرہٹون نے توپخانے کے
استحکام پر میدان مین قدم جمائے رکھا جب توپخانہ پر درانی آ پڑے اور لے لیا تو مرہٹے
شکست کھاکر بھاگے بھاگتے ہوؤن کو گھیر گھیر کر درانیون نے مارا کل اسّی ہزار مرہٹہ کی فوج
مقتول ہوئی دتا سندھیا اُنکا سپہ سالار بھی میدان مین کام آیا دوسری لڑائی سکندرہ
کے قریب ہولکر مرہٹہ سے ہوئی اُس نے بھی شکست کھائی اور لشکر قتل کرا کر چند آدمیون کے
ساتھ بھاگ گیا تیسری لڑائی مین سردار شیو بھاؤ مرہٹہ ایک لاکھ چالیس ہزار فوج کے ساتھ میدان
مین آیا احمد شاہ نے دریاے جمنا سے پار ہوکر اُسپر حملہ کیا اور بہ جوانمردی کے ساتھ لڑا
کہ مرہٹہ بھاگ گئے بائیس ہزار بندہ قید مین آئے پچاس ہزار گھوڑے بہت سی توپین اور بڑا خزانہ
مرہٹون کا احمد شاہ نے لے لیا اور فوج پر تقسیم کیا مرہٹون کی سرکوبی کے بعد دہلی کا تخت
احمد شاہ نے شاہ عالم ثانی کے حوالے کیا اور خود کابل کا رستہ لیا بادشاہ کے کابل پہونچنے کے بعد قوم سکھہ نے پنجاب مین زور
پکڑ کر بہت سا ملک اپنے تصرف مین کر لیا بادشاہی ناظم اُن کے مقابلے مین مغلوب ہوئے
اس لیے احمد شاہ پانچوین مرتبہ پھر پنجاب مین آیا اور سرہند کے علاقہ مین اُس وقت کہ سکھہ بڑے
اجتماع کر کر زین خان حاکم سرہند کے ساتھ لڑ رہے تھے اور فریقین کیطرف سے عین میدان
مین گشت و خون کا بازار گرم تھا سکھون کے سر پر جا پہونچا سکھہ درانی فوج کی ٹوپیان
دیکھتے ہی بھاگے درانیون نے اونکو گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا بیس ہزار سکھہ مارے
گئے باقیماندہ جنگلون مین بھاگ گئے وہان سے واپس آکر بادشاہ نے شہر امرتسر کو مسمار
کیا تالاب کو مٹی ڈلوا کر پھر وا دیا اور کابل کو چلا گیا اس حملے کے بعد بھی دو مرتبہ سکھون
کی سرکوبی کے لئے بادشاہ پنجاب مین آیا اور واپس چلا گیا مگر باوجود اسقدر توجہ کے
سکھان غارت گرنے انتظام پنجاب کا ہونے دیا آخر چوبیس سال سلطنت کر کے بعارضہ ناسور
بینی یہہ بادشاہ ۱۱۸۶ ہجری مین بیمار ہو کر مر گیا ۔

تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ درانی

احمد شاہ کے چار بیٹے تیمور و سلیمان و سکندر و پرویز تھے ان چاروں مین سے بڑا بیٹا تیمور جو باپ کے حکم سے ہرات کا حاکم تھا باپ کے مرنے کے وقت موجود تھا شاہ ولی خان وزیر نے جسکی تیمور کے ساتھ رنجیدگی تھی سلیمان کو قندہار کے تخت پر بٹھلایا یہہ خبر پاتے ہی تیمور اپنی فوج لیکر قندہار کو آیا شاہ ولی خان نے چاہا کہ کسی طرح سے براہ فریب تیمور کو قید کریوں اور شہر مین لاکر پھر جانے ندون اسلئے ڈیڑہ سو سوار کے ساتھہ بارادہ پیشوائی تیمور کے قندہار سے نکلا اور وکلا کی معرفت اپنی خیر خواہی ظاہر کی جب لشکر مین پہونچا تیمور نے اُسکو فراہ کے مقام پر قید کرلیا اُسکی چرب زبانی پر لحاظ نکیا چندروز کے بعد قاضی فیض اللہ کی تجویز سے معہ اپنے بیٹون اور بھانجون کے ساتھہ وزیر مارا گیا اور تیمور نے قندہار مین داخل ہوکر سلطنت کے تخت پر اجلاس کیا سلیمان شاہ اپنے بھائی کا قصور معاف کردیا پھر کابل کو آیا اور سُنا کہ عبد الخالق خان کابل مین باغی ہوکر سلطنت کے لینے کا داعیہ کیا ہے بادشاہ نے بڑے زور شور سے اُسپر حملہ کیا اور وہ لڑائی مین شکست کہا کر پکڑا گیا اور اندہا ہوا چونکہ اس لڑائی مین امیر پائندہ خان بارکزئی نے خدمات شائستہ بجالایا تھا اُسکو بادشاہ نے سرفراز خان خطاب دیا خلعت فاخرہ عطا کیا پھر فیض اللہ خان خلیل رئیس پشاور نے بغاوت کی اور قتل ہوا۔ اس بادشاہ نے بھی دو مرتبہ پنجاب پر لشکر کشی کی اور چاہا کہ سکھون کی سرکوبی کرے مگر اُسکے جانے کے وقت بھاگ کر جنگلون مین چھپ جاتے جب یہہ واپس آیا تو پھر آ موجود ہوتے صرف ملتان و ڈیرہ جات و بنون و ٹانک و کشمیر و کابل و قندہار کا ملک اِسکے تصرف مین تھا میران سندہ بھی مطیع تھے۔ اِس بادشاہ نے بیس سال سلطنت کی آخر ستائیسوین شوال سنہ ۱۲۰۷ ہجری مین مرگیا کابل مین مدفون ہوا۔

شاہ زمان بن تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ درانی

تیمور شاہ کی اولاد بہت تہی اون مین سے سات شہزادے جو مشہور ہین اُن کی تفصیل یہہ ہے اول سب سے بڑا ہمایون دوم محمود سوم شاہ زمان چہارم عباس پنجم شجاع الملک

ششم شاہ پور ہفتم حاجی فیروز الدین تیمور شاہ کے مرنے کے بعد پائندہ خان بارک
زئی کی اعانت سے شاہ زمان نے سلطنت حاصل کی اور بارک زیون کو کامل اختیار حاصل
ہوگیا اسوقت ہمایون قندہار اور محمود ہرات کا حاکم تہا پہلے ہمایون نے دعوی سلطنت کا کیا
اور فوج جمع کر کر لڑنے کو تیار ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہائی اور ڈیرہ اسماعیل خان کو بہاگا
محمد خان سدوزئی حاکم ڈیرہ نے اسکو پکڑ کر بہیجدیا شاہ زمان نے اسکے دونو آنکہین نکلوا دین
پیچہ محمود کے فکر مین ہوا اور پائندہ خان کی تجویز سے بہت سے امرا سدوزئی بہ تہمت
سازش محمود کے قتل کیے اس لیے تمام ارکین پائندہ خان سے بیزار ہوگئی خصوصا رحمت اللہ
خان کامران خیل سدوزئی جسکا خطاب وفادار خان اور وزیر الممالک تہا زیادہ تر پائندہ
خان کے فکر مین ہوا اور بادشاہ سے کہہ دیا کہ پائندہ خان در پردہ شاہ شجاع الملک سے سازش کر کے
آپ کو معزول کرنا چاہتا ہے اسلیے شاہ زمان پائندہ خان کے قتل کے فکر مین ہوگیا اگرچہ
بادشاہ کی اس مخالف ارادہ کی خبر پائندہ خان کو ہوگئی تہی اور اُسکے بیٹون فتح خان وغیرہ
نے بہی چاہا تہا کہ باپ کو لیکر اپنے اصلی وطن کو بہاگ جائین مگر پائندہ خان بہاگنے کو عار
سمجہا اور کابل کو نہ چہوڑا آخر اس ناانصاف بادشاہ نے ایسے سردار کو جسکی مدد سے سلطنت
حاصل کی تہی معہ قمر الدینخان امین الملک و نیاز خان علزئی و محمد اعظم خان الکوزئی و اسلم خان
وغیرہ کے قتل کرا دیا اس دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام افغانستان مین فساد برپا ہوا فتح خان
پائندہ خان کے بیٹے نے شاہ محمود سے متفق ہوکر بہت سی فوج جمع کی اور محمود نے قندہار وغیرہ
کا علاقہ لے لیا کابل پر حملہ کیا شاہ زمان پشاور مین یہہ خبر سنکر کابل کو گیا اور بہرا اول فوج
کی نمک حرامی سے شکست کہائی محمود نے اُسکو پکڑ کر اندہا کر دیا اور وفادار خان وزیر
جسنے پائندہ خان کے قتل کی تدبیر کی تہی معہ اپنے بہائی کے قلعہ بالاحصار کابل مین قتل
ہوا ۔ شاہ زمان نے اپنے عہد مین دو بار پنجاب کا سفر کیا اور لاہور تک جا کر واپس
آیا مگر سکہون کا انتظام نہ ہوسکا ❊

شاہ محمود و شاہ شجاع الملک ہر دو پسران تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی

ان دو نو بادشاہون مین سے پہلے شاہ محمود فتح خان بارکزئی کی مدد سے تخت نشین ہوا یہہ
امر شجاع الملک کو پسند نہ آیا اور باعانت حافظ شیر محمد خان بامے زئی بن شاہ ولی خان وزیر
نواح خیبر مین بہت سی فوج جمع کی اور محمود پر حملہ آور ہوا عند المقابلہ محمود نے شکست کہائی اور
پکڑا گیا شاہ شجاع نے چاہا کہ اُسکو اندہا کر دے مگر اس کام سے شاہ زمان نے اسکو منع کیا اور اوسکو
قید کر کر شاہ شجاع بادشاہ ہوا چار سال چند ماہ تک شاہ شجاع نے باستقلال سلطنت کی آخر
عطاء اللہ خان صوبۂ کشمیر پر جو باغی ہو گیا تہا چڑہائی کی اور خود مغلوب ہو کر پکڑا گیا اوسوقت
محمود شاہ نے قید سے رہائی پا کر افغانستان مین اپنا تسلط کر لیا صوبۂ ہرات حاجی فیروز الدین
کو دیا استنے مین شاہ شجاع نے کشمیر سے رہائی پائی اور پشاور و کابل مین آکر حکومت کرنے
لگا اب افغانستان مین محمود اور شجاع دو بادشاہ ہوئے مگر شاہ شجاع نے غالب آکر محمود کو
آوارہ کر دیا مگر چونکہ بارکزئی قوم اُس وقت بڑے زور مین تہی اُن کی مدد سے محمود نے
پہر استقلال پکڑا اور شاہ شجاع بیدخل ہو کر اِدہر اودہر سے حملہ آور ہوتا رہا وزیر فتح خان
محمود کے یہان کل سلطنت کا مالک و مختار تہا اُس نے عطا محمد خان صوبۂ کشمیر پر جسکی سازش
شاہ شجاع کے ساتہہ تہی چڑہائی کی اور فتح پائی اُس نے قلعہ اٹک ایک لاکہہ روپیہ لیکر رنجیت سنگہ
والی لاہور کو دیدیا اور اٹک سے شرقی ملک رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آگیا وزیر فتح خان اور
دوست محمد خان نے قلعہ اٹک پر حملہ کیا اور سکہون کے مقابلہ سے شکست کہائی اُسی عرصہ مین
شاہ شجاع نے پنجاب سے آکر نواب عبد الجبار صوبہ ڈیرہ غازیخان پر یورش کی اور شکست
کہائی اُسی زمانہ مین شاہ ایران فتح علیشاہ قاجار کی فوج ہرات کی تسخیر کو آئی علاوہ اسکے
شاہزادہ کامران نے اپنے باپ شاہ محمود کو کہہ کر اسبات پر آمادہ کیا کہ ہرات حاجی فیروز الدین
سے لیکر کامران کو دیجائے اور ان دو مہمون کے واسطے فتح خان وزیر اور دوست محمد خان
مامور ہوئے ہرات مین پہونچکر فتح خان نے ہرات مین دوست محمد خان کو چہوڑا اور خود

ایرانی فوج کے مقابلہ کو آگے بڑھا اور حاجی خان کاکڑ کے اتفاق سے ایرانیون کو شکست
دی دوسری طرف سے دوست محمد خان نے ہرات فتح کر کے حاجی فیروز الدینخان کو قید کیا
شاہی حرم سرایم کو لوٹا اور ایسی گستاخی کی کہ شاہزادہ محمد قاسم کی زوجہ شہزادہ کامران
کی بہن کا ازار بند قیمتی دو لاکھ روپیہ اُتروا لیا اُس بی بی نے وہ پاجامہ جس سے ازار بند
نکالا گیا تھا اپنے بھائی کامران کے پاس بھیجکر دوست محمد خان ظلم و زیادتی کا استغاثہ کیا
کامران اسبات پر افروختہ ہوا اور دوست محمد خان کی گرفتاری کا حکم دیا دوست محمد خان
بھاگ کر محمد عظیم خان صوبہ کشمیر کے پاس چلا گیا اور فتح خان وزیر کو پکڑ کر کامران نے اندھا
کر دیا یہہ حال دیکھہ کر قوم بارک زئی اور پسران پائندہ خان نے جو سترہ کس جوان اولاد صاحب
عزم تھے سدوزیون کے استیصال پر یک دل و یکزبان ہو گئے اور چاہا کہ محمود کو معزول
کر کر سید میر واعظ کو کہ ایک مشہور بزرگ سید حسبی نسبی تھا بادشاہ بنائین — یہہ خبر سنکر
شاہ شجاع دریاے سندھ کے کنارے سے کابل پہونچا اور اُس سید بیگناہ کو قتل کر دیا
میر واعظ کے قتل ہونے سے بڑی شورش افغانستان مین برپا ہوئی اور سب لوگ شاہ
شجاع کی قتل کے درپے ہوئے اسلئے یہہ کابل سے بھاگ کر پنجاب کو آیا اور محمود و کامران
فتح خان نابینا وزیر کو قتل کر کر ہرات کو چلے گئے اُن کے جانے کے بعد اُمراے بارک
زئی قابض و دخیل سلطنت افغانستان کے ہوئے —

امیر دوست محمد خان بن امیر پائندہ خان بارک زئی

بعد خرابی خاندان سدوزئی کے کابل و غزنین و قندھار و پشاور بارکزئیون کے
قبضہ مین آگیا امیر دوست محمد خان سب کا سرگروہ قرار پایا دریاے اٹک سے مشرقی
ملک بر معہ کشمیر رنجیت سنگھ متصرف ہوا بلخ شاہ بخارا کے قبضہ مین آیا شاہ شجاع بطلب
امداد لاہور مین رنجیت سنگھ کے پاس گیا اور جواہر کوہ نور چھنوا کر لودھیانہ پہونچا انگریزون
نے چار ہزار روپیہ ماہواری شاہ شجاع کی پنشن مقرر کر دی چند سال کے بعد شاہ

شجاع کو پھر ہوس ملک گیری کے دامنگیر ہوئی اور رنجیت سنگھ سے ہم صلاح ہو کر افغانستان
پر حملہ آور ہوا اس مہم مین انگریزون نے کچھ مدد نہ کی صرف چار مہینے کی زر پیشگی
شاہ کو دیدی شاہ شجاع سندھ کے رستے قندہار پہنچا بعد محاصرہ کے امیر دوست محمد خان
معہ فوج وہان آ پہونچا کہن دل خان پردل خان قابضان قندہار بھی بڑی چستی کے ساتھ
مقابل ہوئے عند المقابلہ شاہ شجاع شکست کہا کر پھر ہندوستان کو لوٹ آیا پشاور کیطرف
رنجیت سنگھ حملہ آور ہوا یار محمد خان امیر دوست محمد خان کا بھائی پشاور سے بیدخل ہو گیا
مگر جب رنجیت سنگھ پشاور سے گیا یار محمد خان نے پھر پشاور پر قبضہ کر لیا رنجیت سنگھ نے
پھر سردار ہری سنگھ کو فوج دیکر پشاور کو بھیجا اور دوست محمد خان اور اوس مین
سخت لڑائی ہوئی جس مین پھولا سنگھ اکالی مارا گیا محمد عظیم خان افسر فوج کابلی نے شکست
کھائی پشاور پر سکھہ قابض ہو گئے تیسری لڑائی مین ہری سنگھ سردار مارا گیا مگر سکھہ
پشاور سے بیدخل نہوئی سنہ ۱۸۲۹ء مین سید احمد نام ایک ہندوستانی جہادی نے مجمع
کر کر یوسف زئی ضلع پشاور پر قبضہ کر لیا پشاور پر بھی اوس نے چند روز قبضہ پایا آخر
بالاکوٹ کے مقام پر سکھون کے ہاتھ سے شہید ہوا - بڑا صدمہ افغانستان پر پھر امیر
دوست محمد خان مین انگریزون کی یورش کا ہے جو انہون نے شاہ شجاع کی امداد پر
کی تھی اسکا مختصر حال یہہ ہے کہ جب امیر دوست محمد خان پشاور سے بیدخل ہوا اور
اوسکو تن تنہا پھر پشاور کا اپنے قبضہ مین لانا مشکل نظر آیا تو اوس نے شاہ ایران اور
سنجار سے مدد طلب کی محمد شاہ بادشاہ ایران نے بسازش قابضان قندہار کے
پہلے ہرات پر لشکر کشی کی شہزادہ کامران والی ہرات صلح کا طالب ہوا وہ جب
تجویز ایلچی شاہ روس کے شاہ ایران نے منظور نہ کی چونکہ انگریزون کی مرضی یہہ
نہ تھی کہ شاہ ایران حملہ ہرات پر کرے اور سفیر انگریزی کی مرضی کے برخلاف شاہ ایران
نے قلعہ غوریان فتح کر کے ہرات کو محاصرہ مین لے لیا تھا اس لیے انگریزون کو جب

معلوم ہوا کہ مغربی ملک کے معاملات مین دست اندازی کرین ایسا نہو کہ شاہ ایران ہرات لیلے
اور افغانستان مطیع روسیون کا ہوجائے اور اس راستے سے وہ ہند پر حملہ آور ہون اس لیے
پہلے میجر سکندر برنس وکیل کو کابل مین امیر دوست محمد خان کے پاس بھیجا اور اُسکو اپنا دوست
بنانا چاہا جب وہان سے جواب باصواب نہ آیا تو یہہ تجویز قرار پائی کہ شاہ شجاع کی مدد کرکے
افغانستان کے تخت پر بٹھلایا جاوے کہ اس صورت مین سلطنت افغانستان کی ہمیشہ کے
لیے تابعدار گورمنٹ ہند کی رہیگی اسباب مین رنجیت سنگہ والی لاہور بھی ہمصلاح ہوکر
مدد دینے پر تیار ہوگیا اور انگریزی فوج شاہ شجاع کو ساتھ لیکر سندھ کے رستے قندہار کو
روانہ ہوئے پہلے میران سندہ کو مطیع کیا پھر اُنیس ہزار تین سو پچاس فوج انگریزی اور
چھہ ہزار شاہ شجاع کی فوج مقام سیوان سے درہ بولان کے راستے قندہار جا پہونچی اُسی عرصہ
مین شاہ ایران بھی صاحبان انگریز کے لکھنے کے موجب ہرات کا محاصرہ چھوڑکر ایران کو
چلا گیا ۸ مئی سنہ ۳۹ء کو شاہ شجاع نے قندہار کے تخت پر اجلاس کیا غزنین کا علاقہ
بھی لیا امیر دوست محمد خان شکست کھاکر بخارا کو بھاگ گیا کابل مین انگریز شاہ کو لیکر داخل
ہوئے سوای بعض سردارون قوم غلزئی کے اور تمام ملک مطیع ہوگیا جنرل سر جان کین
صاحب بعد فتح قلعہ کلات اٹک کے رستے ہندوستان کو واپس آیا اور کچھہ انگریزی فوج شاہ
کے استحکام کے لیے کابل مین رہی اور امیر دوست محمد خان جب بخارا مین پہونچا شاہ بخارا
نے اسکو قید کرلیا اگست سنہ ۴۰ء مین وہ بخارا کی قید سے بھاگا اور غوربند اور بامیان
مین آکر دو دفعہ انگریزی فوج سے لڑا اور شکست کھائی آخر ناچار ہوکر حاضر ہوگیا
انگریزون نے اسکو پکڑکر ہندوستان کو بھیجا جب لودہانہ پہونچا دو لاکھہ روپیہ سالانہ
پنشن اسکی مقرر ہوئی سنہ ۴۱ء مین افغانستان کے ملک مین پھر فساد برپا ہوا پہلے کابل اور
جلال آباد کا رستہ افغانون نے بند کرلیا جنرل سیل صاحب اودھر کو مامور ہوا وہ بہزار
مشکل جلال آباد تک پہونچا مگر وہان جاکر محصور ہوگیا دوم نومبر سنہ ۴۱ء کو سر الگزنڈر

برنس صاحب شہر کابل مین باغیون کے ہاتہہ سے قتل ہوا جابجا قتل و غارت شروع ہوئی چھٹی جنوری سنہ ۱۸۴۲ء کو چار ہزار پانسو فوج انگریزی اور بارہ ہزار بہیر کا لشکر کابل سے ہند کو روانہ ہوا مگر اُن مین سے بباعث پرشنے برف اور شرارت محمد اکبر خان کے صرف ایک شخص ڈاکٹر زندہ رہا پہر غزنی اور قندھار مین بہی فساد برپا ہوا اور تمام زمانہ انگریزون کا دشمن ہوگیا طرفہ تر یہہ کہ شہزادہ صفدر جنگ نے باپ شاہ شجاع کو انگریزون نے کابل کی سلطنت دلوائی تہی وہ بہی قندھار مین جنرل ناٹہہ صاحب کے سامہنے معرکہ آرا ہوا اور شکست کہاکر بہاگ گیا اسی عرصہ مین شاہ شجاع کسی انتظام کے واسطے قلعہ بالا حصار کابل سے نکلکر باہر کو جاتا تہا کہ امیر شجاع الدولہ کے منصوبے سے ہوا داران دوستمحمد خان نے بندوقین مارکر شاہ کو مارڈالا شاہ کی قتل کے بعد لارڈ ایلنبرا صاحب گورنر جنرل بہادر کے محکمہ سے یہہ حکم صادر ہوا کہ انگریزی فوج اب کابل سے واپس چلی آوے اور جنرل پالک صاحب جلال آباد اور جنرل ناٹہہ صاحب قندھار کے راستے کابل جاکر انگریزی قیدیون کو لیکر اور گرد ہیون متصلہ کابل کو گرا کر چلے آئین چنانچہ سولہوین ستمبر سنہ ۱۸۴۲ء کو بعد کئی لڑائیون کے جنرل پالک صاحب کابل مین پہونچا اور جنرل ناٹہہ صاحب بہی بعد خرابی قلعہ کلات و غزنی کابل مین آیا اور صالح محمد خان سے انگریزی قیدی لیکر پشاور کیطرف کوچ کیا اور ہندوستان مین امیر دوست محمد خان نے منظوری شرائط دوستی رہائی پائی اور پہر کابل مین پہونچکر بدستور حاکم بنا۔ ہرات مین اُسوقت حکومت شاہزادہ کامران بن شاہ محمود کی تہی اُسپر یار محمد خان علیکوزئی غالب آیا اور کامران کو قتل کیا یار محمد خان کے مرنے کے بعد سید محمد خان اُسکا بیٹا جانشین ہوا پہر سردار عیسے خان نے حکومت پائی اُسپر سردار سلطان احمد جان بن سردار محمد عظیم خان بن پائندہ خان بارکزئی نے باعانت شہزادہ ایران حاکم مشہد کے یورش کی اور ہرات پر قبضہ پایا بلخ اور قندوز کا علاقہ شاہ بخارا کے قبضہ سے محمد افضل خان امیر دوست محمد خان کے بیٹے نے بزور شمشیر لیا سنہ ۱۸۵۵ء مین امیر دوست محمد خان نے تازہ عہدنامہ

دوستی کا انگریزوں کے ساتھہ کیا اور باہم سلطان جان حاکم ہرات اور امیر دوست محمد خان
کی عداوت برپا ہوئی دوست محمد خان نے ہرات پر لشکرکشی کی اور محاصرہ کرلیا چونکہ سلطان
جان امیر دوست محمد خان کا حقیقی برادر زادہ اور داماد تھا اسبات سے امیر دوست محمد خان کی
دختر سلطان جان کی زوجہ بہت گھبرائی اور چاہا کہ باہم شوہر اور باپ کے صلح ہو جائے مگر نہوئی
اور اوسی محاصرے مین سلطان جان اور اُسکی زوجہ دونو مر گئے اُسوقت اکثر لوگ دوست
محمد خان پر یہہ شبہہ کرتے تھے کہ اس نے دونو کو زہر دیکر ہلاک کرادیا ہے اُنکے بعد شاہنواز خان
سلطان جان کا بیٹا امیر کے ساتھہ کئی لڑائیاں لڑا آخر اُسکی فوج نے بیوفائی کی اور ہرات پر
دوست محمد خان کا دخل ہوگیا مگر پھر فتح امیر پر مبارک نہوئی کیونکہ وہ خود بھی اُنہین دنون
مین بیمار ہوا اور تاریخ ۹ جون ۱۸۶۳ء مطابق ۱۲۸۰ ہجری بمقام ہرات مر گیا۔

امیر شیر علیخان بن امیر دوست محمد خان بن پاینده خان بارکزئی

دوست محمد خان کے مرنے کے بعد حسب وصیت اپنے باپ کے افغانستان کی حکومت شیر علیخان
نے پائی اس نے شریف خان اپنے بھائی کو ہرات کا حاکم بنایا اور خود کابل میں آیا اسکی حکومت سے
اور بھائی ناراض ہوئے اور سب سے اول محمد اعظم خان حاکم خوست اور کرم نے بغاوت کی اور
بمقابلہ بھاگ کر انگریزوں کے علاقہ مین چلا آیا اس فتح کے بعد شیر علیخان نے محمد افضل خان
بڑے بھائی حاکم بلخ پر فوج کشی کی اور باہم سخت لڑائی ہوئی جب افضل خان مغلوب ہوا تو
شیر علیخان صلح کا طالب ہوا اور مزار شریف کے مقام پر بیٹھہ کر فریقین نے قرآن درمیان
رکھہ کر صلح کی اس قول و قسم کے بعد دوسرے روز جب افضل خان شیر علیخان کی ملاقات کو گیا
تو شیر علیخان نے بخلاف قول و قسم کے افضل خان کو قید کرلیا اس بدعہدی سے افغانستان مین
شیر علیخان کی سخت بدنامی ہوئی اور تمام بھائی اطاعت سے پھر گئے پھر محمد امین خان
حاکم قندہار و محمد شریف خان دشمن بن گئے کچھہ عرصہ کے بعد محمد افضل خان نے قید سے
نکلکر ہنگامہ برپا کیا اور کابل پر قابض ہوکر حکومت کرنے لگا اور امیر شیر علیخان

جا بجا آوارہ پہرتا رہا آخر بڑی سعی اور کوشش کے ساتہہ پہر سلطنت حاصل کی اور اپنے بہایون کو زیر کرکر حاکم رہا سنہ ۱۸۶۹ع مین امیر شیر علیخان نواب گورنر جنرل ہند کی ملاقات کے لیے پنجاب مین آیا صاحبان انگریز نے بڑے تکلف سے اوسکی مہمانداریان کین اور شاہانہ ضیافتین عمل مین آئین اور بوقت رخصت کئی لاکہہ روپیہ نقد واجناس وپارچہ جات بیش قیمت وتوپین وبندوقین وغیرہ تحائف بیشمار دیکر رخصت کیا اور دونو سرکارون مین دوبارا دوستی قائم ہوئی —

تیئیسوان چمن رؤسائے اہل اسلام کی ذکر مین جو بعد ضعف سلطنت مغلیہ کی ہند مین حاکم ہوئے

خاندان سلطنت اودہ

بانی اس خاندان کا نواب سعادت علیخان ہے جس نے بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی کے اودہ کے صوبہ داری حاصل کی جب وہ مرگیا تو اوسکا داماد صوبہ بنا وہ سنہ ۱۷۳۹ع مین فوت ہوا پہر اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار بنا اوسکو شاہ عالم بادشاہ نے وزارت کا خطاب بخشا اور وزارت کے عہدہ پر اس نے یہہ اختیار پایا کہ کل سلطنت پر یہہ حاوی ہوگیا اور بادشاہ کو بطور قیدیون کے اپنی نظربندی مین رکہتا کل مختار سلطنت کا ہوکر اس نے چاہا کہ انگریزون کو ہند سے نکالدے یہہ سوچکر اس نے بادشاہ کو ساتہہ لیا اور بامداد قاسم علی خان صوبہ بنگال کے فوج کشی کی اور بمقام بکسر کے شکست فاحش کہائی بعد اس شکست کے بادشاہ تو اس سے علحدہ ہوکر انگریزی فوج مین چلا گیا اور یہہ بہاگ کر لکہنؤ مین پہونچا دوبارا اس نے مرہٹون سے مدد لے اور انگریزون پر فوج کشی کی اوسمین بہی شکست کہائی تو ناچار اپنے آپکو انگریزون کی حوالہ کردیا اوسوقت انگریزون نے غازیپور اور بنارس کے علاقے کو اپنے متعلق کرلیا اور اودہ کا ملک بادشاہ کی ماتحت رکہا مگر یہہ تجویز صاحبان کورٹ آف ڈائرکٹرز کے حضور مین منظور نہوئی اور حکم ملا کہ وزیر کا ملک ایک طرح کا سد راہ مرہٹے اور انگریزی علاقون مین ہے اسکو بدستور قائم رکہنا چاہیے اسواسطے سنہ ۱۷۶۵ع مین دوبارا اودہ علاقہ وزیر کو

ملگیا مگر علاقہ الہ آباد و کوڑہ دونو خاص بادشاہ کی تصرف مین رکھی گئے اور وزیر ماتحت
حکام انگریزی ہوا اور اوسکو حکم ہوا کہ پینتیس ہزار سے زیادہ فوج نہ رکھے کوئی وردی بہی فوج
کے لئے تجویز نہ کرے اور نہ اونکو قواعد سکھلائے سنہ ۱۷۷۲ع مین جب بادشاہ سے علاقہ الہ آباد
و کوڑہ مرہٹون نے لکھا لیے اور بادشاہ مرہٹون کے قابو مین آکر یہہ دونو علاقے چھوڑ کر
چلا گیا تو انگریزون نے پہر اونپر اپنا قبضہ کرکے دونو علاقے پچاس لاکھ روپیہ کے بدلے وزیر کے پاس
فروخت کر ڈالے سنہ ۱۷۷۵ع کو وزیر شجاع الدولہ مرگیا اور اوسکا بیٹا نواب آصف الدولہ
جانشین ہوا اوسکے وقت علاقہ بنارس و جونپور و غازی پور علاقہ راجہ چیت سنگہ کا جو ماتحت
اودہ کے تہا انگریزون کے حوالے ہوا اور دو لاکھ ساٹھہ ہزار روپیہ ماہواری بابت فوج
الہ آباد کے نواب آصف الدولہ پر قرار پایا اس صرف کثیر کے باعث نواب مقروض ہوگیا تو اوسنے
چاہا کہ شجاع الدولہ کی والدہ بہو بیگم کی جاگیر ضبط کرلی اسباب مین بہو بیگم نے گورنمنٹ
انگریزی کے حضور مین استغاثہ کیا تو بحالی اوسکی بدستور ہوگئی سنہ ۱۷۸۱ع مین بمراد تخفیف
بہی نواب کے انگریزی فوج برخاست ہوکر تہوڑی سی باقی رکھی گئی اور یہہ بہی اوسکو
اجازت ہوئی کہ وہ تمام جاگیرین ضبط کرکے نقدی مقرر کردے چنانچہ اس مین نواب کو بڑا فائدہ
ہوا کیونکہ اوسنے چند روز مین وہ نقدیان بہی کئی ایک بہانون سے موقوف کردین سنہ ۱۷۹۷ع
مین نواب آصف الدولہ بہی مرگیا اور وزیر علی اوسکا بیٹا جانشین ہوا مگر چند روز کے بعد
وزیر علی برخاست ہوا اور نواب سعادت علیخان بن شجاع الدولہ کی جانشینی عمل مین آئی اوسکے
ساتھہ انگریزون کی یہہ شرط ہوئی کہ وہ چہتر لاکھ روپیہ سالانہ انگریزون کو دیا کرے اور فوج
انگریزی دس ہزار تک اوسکے پاس رہا کرے سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب سے علاقہ دوابہ جمعی پینتیس لاکہ
تئیس ہزار چار سو چوہتر روپیہ بعوض خرچ فوج وغیرہ اخراجات کے انگریزون نے لیا
اور نواب نے اپنی فوج صرف چار پلٹنین پیادہ اور ایک پلٹن نجیب دو ہزار سوار اور تین
سو گولہ انداز رکہہ لئے اور دریائے گنگ سرحد ممالک انگریزی اور اودہ کا قرار پایا

جہازرانی کی بہی اجازت ہوئی — گیارہوین جنوری ۱۸۱۴ء کو سعادت علیخان گذر گیا اوسکی
جگہہ غازی الدین حیدر اوسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اسکے وقت بہو بیگم نے گورنمنٹ انگریزی
مین درخواست کی کہ اگر مجھکو سرکار پوتے کی اطاعت سے بری کردے تو مین اپنے مرنے کے
بعد گورنمنٹ کو وارث قرار دیتی ہون بشرطیکہ میرے رشتہ دار اور واسطہ دار میرے بعد
بے مزاحمت اپنی اپنی جائیداد پر قابض و متصرف رہین یہہ مدعا بہو بیگم کا انگریزون نے
قبول نہ کیا اسی نواب کے وقت علاقہ روہیلکھنڈ شامل علاقہ انگریزی کے ہوا ۱۸۱۵ء مین
بہو بیگم مرگئی اوسکی جائیداد مین سے زر نقد چہین لاکہہ اڑتالیس ہزار بیاسی روپیہ نواب نے
خزانہ انگریزی مین داخل کیا اور تجویز ہوئی کہ اوسکے سود سے واسطہ داران بہو بیگم
کی پنشن ادا ہوا کرے علاوہ اوسکے آٹہہ کروڑ پچاس ہزار روپیہ نقد اس نواب نے گورنمنٹ
انگریزی کو بقرار سود چہہ روپیہ فیصدی سالانہ کے قرض دیا اسی سال مین دوبار انگریزون
نے ایک کروڑ روپیہ نواب سے مہم نیپال کے خرچ کے لیے لیا مگر جب مہم ختم ہوئی تو اس
قرضہ کے عوض مین ضلع کہیری گڈہ اور علاقہ ترائی جو گورکہیون سے انگریزون نے
لیا تہا نواب کو دیدیا اور علاقہ گورکہپور بالعوض اوس علاقہ کے جو درمیان ضلع
جونپور اور میرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے نواب کو ملا ۱۸۱۹ء مین گورنمنٹ انگریزی
نے اس نواب کو شاہی خطاب بخشا اور بضرورت مہم برہما کے اس بادشاہ سے ایک
کروڑ روپیہ قرضہ لیا ۱۸۲۷ء مین غازی الدین حیدر مرگیا اور اوسکا بیٹا نصیر الدین
حیدر بادشاہ ہوا اور دس سال تک سلطنت کرکے ۱۸۳۷ء مین فوت ہوا پہر اوسکا
بہائی محمد علیشاہ تخت نشین ہوا اس نے ۱۸۴۲ء مین رحلت کی اور امجد علیشاہ اوسکے بیٹے
نے سلطنت پائی اس نے صرف چار سال حکومت کی اور مرگیا تیرہوین فروری ۱۸۴۷ء
کو واجد علیشاہ تخت نشین ہوا اسکی بدنظمی و بدانتظامی ملک اودہ کی بحالی کو
پہونچ گئی اسلیے ۷ فروری ۱۸۵۶ء مین انگریزون نے کل علاقہ اودہ کا ضبط کرلیا

بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ تنخواہ اور تین لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ فوج جو کی بہرہ بادشاہ کے لیے قرار پایا اور حکم ہوا کہ پندرہ لاکھہ روپیہ سالانہ بادشاہ کو تا حین حیات ملے اوسکے بعد اوسکے جانشین کو صرف بارہ لاکھہ روپیہ ملا کریگا بادشاہ کے متوسلون و رشتہ دارون کے لیے علیحدہ گذارے مقرر ہوئے خطاب شاہی بہی بادشاہ کی حیات تک قائم رہا اور سکونت کے لئے بمقام کلکتہ حکم ملا چنانچہ اب تک واجد علیشاہ معزول بمقام کلکتہ زندہ وحیات موجود ہے۔

ریاست خاندان رامپور

یہہ خاندان روہیلہ پٹہانون کا مشہور ہے اور سب سے اول دو بہائی شاہ عالم اور حسین خان روہیلہ یہان آکر آباد ہوئے شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے حشمت و دولت بہم پہونچائے اور ترقی خاندان کی داؤد خان کے متبنے علی محمد خان سے ہوئی اوس نے بہت سے فتوحات حاصل کیں افغانی فوج بہی اوسکے ساتہہ بہت سی جمع ہوگئی چونکہ جوان شایستہ اور کار گذار تہا اسلئے محمد بادشاہ دہلی کے دربار مین اوسکی بڑی توقیر تھی اور اوس نے بادشاہ کے حکم سے سادات بارہ کے استیصال مین بہت کوشش کی اور نوابی کا خطاب پایا علاقہ روہیلکہنڈ کی حکومت حاصل کی کچہہ مدت کے بعد صوبہ دار اودہ جسکے وہ ماتحت تہا اوس سے ناراض ہوگیا اور دہلی جاکر اوس نے مزاج بادشاہ کا محمد علی کیطرف سے مکدر کردیا اور فوج اسکی گرفتاری کو مامور کرادی ناچار محمد علی حاضر ہوگیا اور دو سال بادشاہی دربار مین حاضر رہا آخر ناموری اسکی دوبارہ سرہند کی نظامت پر بدین شرط ہوئی کہ وہ اپنے دو بیٹون کو بطور اول بادشاہ کے پاس چہوڑ جائے جب محمد شاہ کی اخیر عمر مین احمد شاہ دُرّانے دہلی کو آیا اور سرہند کے علاقہ مین لڑائی ہوئی تو علی محمد خان بادشاہ کی بے اجازت سرہند سے روہیلکہنڈ کو چلا گیا اور اپنی ریاست وہان قائم کی محمد شاہ کے بعد جب احمد شاہ دہلی کے تخت پر بیٹہا تو علی محمد خان نے اوسکی اطاعت نہ کی مگر اسکے دو بیٹے بدستور وہان نظربند رہے علی محمد خان کے چار بیٹے تہے اس نے اپنی وفات سے پہلے یہہ انتظام کیا کہ جب تک میرے

دو بڑے بیٹے دہلی سے چہوٹ کر آئین اور چہوٹے بیٹے بالغ ہون تب ہی ریاست کا
علاقہ سپرد حافظ رحمت خان بہائی اور دوندے خان برادرزادے داؤد خان کے بیٹے
ان دونون حافظین نے فیض اللہ خان کو کچہہ ملک جاگیر مین جسکی آمدنی چہہ لاکہہ روپیہ لاکہی تہی
دیدیا اوس مین رامپور اور کوٹیرا بہی شامل تہے ۱۷۷۱ع مین جب مرہٹون نے شاہ عالم کو
دہلی مین تخت نشین کیا تو بادشاہ کی حکم سے مرہٹا کی فوج روہیلکھنڈ پر بہی مامور ہوئی
اوسوقت روہیلون نے نواب اودہ سے صلح کرلی اور چالیس لاکہہ روپیہ اوسکو
اس شرط پر دینا کیا کہ وہ مرہٹون کو اون کے علاقہ سے نکالدیوے ابہی نواب نے کچہہ امداد
نہین کی تہی کہ روہیلون نے مرہٹون کے ساتہہ صلح کرلی پہر جب مرہٹون نے زبردستی
شاہ دہلی سے ضلاع الہ آباد و کوڑہ لے لیے تو روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین
سخت سخت محاربے کیئے مگر شکست کہائی حافظ رحمت خان مارا گیا اور باقیماندہ روہیلون
کی فوج لیکر فیض اللہ خان پہاڑ کو چلا گیا اور نواب اودہ نے باجازت انگریزون کے
پہر اوسکو اوس کے علاقے پر قائم کیا بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین سخت
تکرار وقوع مین آئے اور محمد علی خان بڑے بہائی کو غلام محمد خان چہوٹے بہائی نے
مارڈالا انگریزون نے مدد احمد علیخان محمد علیخان کے بیٹے کی کی اور رامپور وغیرہ علاقہ
جمعی دس لاکہہ روپیہ بر بوساطت نواب اودہ کے قابض کرادیا باقی علاقہ مقبوضہ اس
ریاست کا شامل علاقہ روہیلکھنڈ کے کرلیا چونکہ احمد علیخان خوردسال تہا نصر اللہ خان
منتظم امور ریاست کا ہوا ۱۸۳۹ع مین احمد علیخان مرگیا اوسکی جگہہ غلام محمد خان کا
بڑا بیٹا محمد سعید خان جانشین ہوا اوسکے بعد محمد یوسف علیخان محمد سعید خان کا
بڑا بیٹا ۱۸۵۵ع مین رئیس بنا چونکہ یہہ شخص مفسدہ ۱۸۵۷ع مین خدمات شائستہ
بجا لایا اسلیے اوسکو ایک لاکہہ چار ہزار سو روپیہ کی جاگیر علاقہ بریلی و مراد آباد
مین گورنمنٹ انگریزی نے دی خطاب ستارہ ہند کا عطا کیا اور رئیس کو تسلی دی

کہ بعد وفات اوس کے جو شخص از روے شرع محمدی اوسکا وارث ہوگا اوسکی جانشینی منظور ہوگی علاقہ رامپور کا انگریزی ایک سو چالیس میل مربع ہے اور مردم شماری ۔ تقریبًا لاکہہ نو ہزار دو سو تینتیس نفری کی ۔

ریاست خاندان بہوپال

بانی اس خاندان کا مسمی دوست محمد خان افغان ملازم اورنگ زیب عالمگیر کا تہا بادشاہ نے ضلع بہیلسا کا اہتمام اوسکے سپرد کیا چند سال وہ وہان رہا جب بعد وفات عالمگیر کے سلطنت مین ضعف و انقلاب پیدا ہوا تو اوس نے اپنی خود سر حکومت بہوپال و غیرہ اضلاع گرد نواح مین قائم کرلی ۱۷۲۳ء مین وہ مرگیا اور سلطان محمد خان اوسکا صغیر سن بیٹا جانشین ہوا مگر یار محمد خان سلطان محمد خان کے بڑے بہائی نے جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے تہا نظام الملک سے مدد لی اور اوسپر حملہ آور ہوا ناچار سلطان محمد خان نے ریاست یار محمد خان کو دیدی اوسکے چار فرزند تہے جب وہ مرگیا تو پسر کلان اوسکا فیض محمد خان بعمر گیارہ سال جانشین ہوا اوسوقت سلطان محمد خان نے پہر ریاست کا دعوی کیا اور بعد المقابلہ شکست کہا کر اس بات پر راضی ہوا کہ وہ سب استحقاق اپنے جو ریاست کی نسبت مین ترک کردیگا اگر اوسکو ریاست سے گزارہ معقول ملے چنانچہ علاقہ چورتہہ گڈہ اوسکو اور اوسکے اولاد کو گزارہ مین دیا گیا اوسی زمانہ مین باجے راو پیشوا مرہٹہ دہلی سے واپس آیا تو اوس نے شاہ دہلی کی طرف سے تمام علاقہ افغانان بہوپال کا بہی اونسے چہین لیا آخر نواب نے بمجبوری اپنا علاقہ جو متعلق مالوا کے تہا باستثناء چند شہرون کے ترک کیا پیشوا نے بہی علاقہ گو مدوار کا بدستور اسکے پاس رہنے دیا فیض محمد خان کم عقل آدمی تہا برائے نام اوس نے اونتیس سال بہوپال کی حکومت کی جب مرگیا تو اوسکا بہائی یاسین خان جانشین ہوا وہ بہی چند روز زندہ رہا پہر اوسکے بہائی حیات محمد خان نے ریاست پائی اوسکی حکومت ضعیف تہی اختیار ریاست کا اہلکارون کے اختیار مین رہا اسکے

وقت پنڈارون اور راگھو بہونسلا نے اس ریاست کو بہت ستایا تمام علاقہ اسکا اونکی تاخت
وتاراج مین آگیا اوسوقت وزیر محمد خان پسر برادرزادہ نواب محمد شریف خان ثانی کا جسکا
باپ بسبب اختیارات وزیر حسن کے قتل ہوا اور یہہ صغر سنی کی عمر مین بہوپال سے بہاگ کر چلا
گیا تہا ایسے وقت مین کہ ریاست دشمنون کے ہاتہہ سے پامال ہو چکی تہی بجوش اقبال پہر
بہوپال مین آیا اوسنے دوبارا اس ریاست کی بنیاد قائم کی اور اپنے علاقہ کو مرہٹون کے
پنجہ اور تاخت وتاراج سے چہوڑایا کئی سال تک مرہٹون کے ساتہہ جنگ وجدل قائم
رکہی اور جسقدر علاقجات مرہٹون نے لیے تہے اس نے بزور شمشیر واپس لیے مگر اوسکی
قوت اور لیاقت کو دیکہہ کر غوث محمد خان کو حسد آیا اور اپنے آپ کو قوی کرنے کے
ارادہ پر فوج سندہیا و ناگپور کو اوسنے ترغیب دی کہ بہوپال پر قابض ہون اور اقرار
کیا کہ وہ خراج سالیانہ سندہیا کو دیا کریگا مگر یہہ مطلب اوسکا بر نہ آیا اور ایسا گمنام ہوا کہ
انتظام ریاست سے اختیار اوسکا بالکل اوٹہہ گیا وزیر محمد خان نے اول کوشش درباب
حاصل کرنے اعانت وحفاظت انگریزی کے ۱۸۰۹ع مین بہت کی مگر بسبب موانع
چند امور کے منظور ہی اوسکی گورنمنٹ مین نہوئی ناچار بحالت مجبوری وہ گروہ
غارتگران پنڈارا کے ساتہہ ہوگیا ۱۸۱۲ع مین سندہیا اور راگھوجی مرہٹہ باہم متفق
ہوکر درپے غارتگری وبربادی ریاست بہوپال کے ہوئی اور مرہٹا کی فوج
نے قلعہ بہوپال کا محاصرہ کرلیا وزیر محمد نو ماہ تک دلیرانہ مقابلہ مرہٹون کا کرتا رہا یہان
تک کہ مرہٹے مجبور ہوکر واپس چلے گئے دوسرے سال مین پہر سندہیا نے تیاری
فوجکشی کی بہوپال پر کی مگر گورنمنٹ انگریزی اوسکی مانع ہوئی کیونکہ گورنمنٹ نے
دیکہا کہ راگھوجی بہونسلا کی دوستی پر چندان اعتبار نہین ہے اور بہوپال کی دوستی
قوم پنڈارا کے غارتگری کی مانع اور کار آمد ہے اگرچہ گورنمنٹ انگریزی بہی
دل سے مائل تہی کہ رئیس بہوپال کے ساتہہ دوستی کیجانے مگر تاحیات راگھوجی کی

ممکن نہوئی سنہ ۱۲۳۱ھ مین وزیر محمد فوت ہوا اور باسترضاء امیر محمد خان سپہ سالاران وزیر
محمد خان کے دوسرا لڑکا قدیر محمد کا نذر محمد خان جانشین ہوا نذر محمد کی شادی قدسیہ بیگم
دختر غوث محمد خان کے ساتھ ہوئی سنہ ۱۲۳۳ھ مین گورمنٹ انگریزی کی دوستی بھوپال کے
ساتھ ہوئی اور مفسدان پنڈارے کے حوصلے ٹوٹ گئے کیونکہ وہ بھوپال کو اپنا مامن و ملجا
جانتے تھے اور صرف اونہین کی مدد سے نواب بھوپال بھی مستغنی تھا اور ہر ایک سے مقابلہ کو
سینہ کھولکر تیار تھا مگر دل سے اونکو جو غارتگر قوم تھی برا جانتا تھا صاحبان انگریزی دولت خفا
مین آیا بیخوف ہو گیا اور بخوشی خاطر دونو سرکارون مین عہد نامے لکھے گئے اور نواب نے
چھ سو سوار اور چار سو پیادہ فوج انگریزون کو دینی منظور کی اور گورمنٹ نے بعوض خرچ
فوج اور خدمات نواب کے پانچ اضلاع ضلع مالوہ مین اوسکو دیے بلکہ یہہ مقرر کیا کہ کہاندا
راؤ مرہٹہ جسکے پاس وہ اضلاع پہلے تھے چھ ہزار روپیہ سالیانہ نواب کو دیا کرے
شہر و مرا ور قلعہ گڈھ جو نواب کے قبضہ سے نکل چکا تھا دوبارا نواب کو دیا گیا سنہ ۱۲۳۵ھ
مین نذر محمد خان پستول کے گولی سے مارا گیا جسکو فوجدار خان اوسکے خورد سال سالے آٹھ
سال کی عمر مین نے اوس پر سر کیا تھا ایسے جوانمرد اور صادق دوست کے قتل سے گورمنٹ انگریزی
نے بھی نہایت غم کیا اوس کے بعد اوسکا برادرزادہ منیر محمد خان پسر امیر محمد خان جسنے اپنے
حق ریاست کو ترک کیا تھا جانشین ہوا اور کارپردازی ریاست کی متعلق قدسیہ بیگم
کے رہی سکندر بیگم سے اس جانشین کی شادی ہوئی سنہ ۱۲۳۷ھ مین منیر محمد خان نے چاہا کہ
اپنی حکومت ظاہر کرے مگر کارپرداز مانع ہوئے اس خفگی اور غصہ مین جانشین نے سکندر
بیگم کو طلاق دیدیا اور چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر لینی کرکے ریاست کے چھوڑنے پر
راضی ہوا مگر وہ جاگیر بھی اوسکو انگریزون نے اپنے پاس سے دی تھی. اوس کے
بعد اوسکا بھائی جہانگیر محمد خان جانشین ہوا اوسوقت بھی قدسیہ بیگم کی [illegible]

تہی کہ حکومت اوسکے متعلق رہے اسواسطے اوس نے اکثر عذرات پیش شادی اپنی دختر کے
ساتھہ جہانگیر محمد خان کے کئے آخر جب اوس نے دیکھا کہ میری کوشش گورنمنٹ کے سامنے مفید نہین
رائگان ہے تو شادی کردی اس شادی کے ہونے سے تکرار رفع ہوئی کیونکہ بیگم یہہ
چاہتی تہی کہ اب بہی ریاست کے ہاتہہ سے بالکل اختیار جاتا رہے سکندر بیگم اپنی حکومت
مدنظر رکہتی تہی ۱۸۳۹ع مین سرکشی نواب محمد جہانگیر خان کے درباب گرفتاری بیگم کے ارادہ
ہوئی مگر بیگم نے اوسکو پکڑکر قید کرلیا ۱۸۴۰ع ماہ اپریل مین وہ قید سے بہاگا اور اوسکے
ساتہہ بہت سے لوگ جمع ہوگئے اور نوبت بجنگ وجدال پہونچی اگرچہ اوسوقت گورنمنٹ
انگریزی نے نواب کے دعوی کو راست تصور کیا اور بیگم بہی پہلے اوسکو جانشین منظور
کرچکی تہی مگر بخلاف عہدنامہ گورنمنٹ نے معاملات خانگی رئیس مین دست اندازی نکی
اور فریقین مین سخت محاربہ وقوع مین آیا آخر نواب شکست کہاکر شہر اشتا مین محصور ہوا کئی
مہینے تک محاصرہ رہا جب کچہہ نتیجہ نہ نکلا تو بیگم نے مداخلت انگریزی اس مقدمہ مین منظور کی
گورنمنٹ نے نواب کو جانشین کیا کل اختیار ریاست کا اوسکو دیا اور بیگم کو سات لاکہہ
روپیہ کی جاگیر علیحدہ کردی سکندر بیگم سے بہی ایک تحریر لی گئی کہ وہ درپے ایذا رسانی
ایکدوسرے کے نہو مگر سکندر بیگم بہی بعد خلیائی قدسیہ بیگم کے اوس کے پاس اسلام
نگر مین چلی گئی نواب تباریخ نوین دسمبر ۱۸۴۴ع کو مرگیا اور وصیت نامہ لکہا گیا کہ بعد اوسکے
اوسکا بیٹا جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے ہی جانشین ہو اور اوسکی دختر شاہجہان بیگم
کی شادی اولاد وزیر محمد خان کے ساتہہ ہو مگر اس وصیت پر عمل نہوا اور گورنمنٹ نے
بالفعل جانشینی اوسکی دختر شاہجہان بیگم کی منظور کی اور حکم دیا کہ آئندہ جو شاہجہان
بیگم کا شوہر وزیر محمد خان کی اولاد سے ہوگا وہ اصلی جانشین بہوپال کا تصور کیا
جائیگا اور کارپرداز ریاست کے سکندر بیگم والدہ شاہجہان بیگم اور فوجدار خان قدسیہ
بیگم کا بہائی قرار پائے سکندر بیگم نے انتظام ریاست کا بڑی توجہ اور لیاقت کے ساتہہ

کیا مالگذاری میں مستاجری کا طریق موقوف کیا معاملہ کا بندوبست بے واسطہ کسی دوسرے
شخص ہر ایک گانو کے چودہری کے ساتھہ کرلیا تجارت کا اجارہ بھی موقوف فرمایا ٹکسال
اپنے انتظام میں رکھی انتظام پولیس کا بھی نہایت خوبی کے ساتھہ کیا کل قرضہ ریاست کا
ادا کردیا سنہ ۱۲۷۱ھ میں شاہجہان بیگم کی شادی بخشی باقی محمد خان سے ہوئی چونکہ یہہ شخص
متعلق خاندان بھوپال کے نہ تہا یہہ تجویز قرار پائی کہ شاہجہان بیگم بذات خود باستقلال
رئیسہ بھوپال کی ہو اور اوسکے شوہر کو صرف خطاب نوابی کا جس کے نام دیا جائے اور جب
تک کہ شاہجہان بیگم اکیس سال کی عمر کو نہ پہونچے سکندر بیگم ریاست کے کارپرداز مقرر رہیں
مگر یہہ تجویز سکندر بیگم کو منظور نہوئی اور چاہا کہ وہ اپنی حین حیات تک رئیسہ بھوپال کے
قرار پاوے بعد اوسکے اوسکی بیٹی شاہجہان بیگم وارثہ و رئیسہ بنی بعد بہت سے سوال و
جواب کے سنہ ۱۲۷۶ھ میں سکندر بیگم رئیسہ اور شاہجہان بیگم اوسکی وارث و جانشین بعد وفات کے
قرار پائی اس رئیسہ نے سنہ ۱۸۵۷ع میں گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ وفاداری ظاہر
کی اور خدمات شائستہ بجا لائی اس لیے گورنمنٹ نے اوسکو پرگنہ بیرسیا جو بباعث سرکشی [illegible]
دہار کے ضبطی میں آیا تھا دیا خطاب بھی اختر ہند کا عطا کیا اور جو لوگ رئیسہ کے ملازمین
و رعایا میں سے اس نازک وقت میں گورنمنٹ کے حامی ہوئے تھے اونکو علحدہ جاگیریں
عطا کیں سنہ ۱۸۶۳ع میں سکندر بیگم مکہ معظمہ کو حج کرنے گئی اور سرکار انگریزی اوس کے
علاقہ کی حامی و مددگار رہی سنہ ۱۲۸۵ ہجری میں سکندر بیگم نے وفات پائی اور نواب
شاہجہان بیگم اوسکی بیٹی رئیسہ حال کے جانشینی عمل میں آئی جو اب تک زندہ و حیات ہے
رقبہ ریاست بھوپال کا چھہ ہزار سات سو چونسٹھہ میل مربع ہے اور آمدنی تیرہ لاکھہ چھپن ہزار
دو سو باون روپیہ آبادی چھہ لاکھہ تریسٹھہ ہزار چھہ سو چھپن نفری کی سلامی رئیسہ کے
اونیس ضرب توپ فوج سات سو تیئس سوار تین ہزار چار سو اٹھائیس پیادہ تہتر ضرب توپ
دو سو تیئیس گولہ انداز ہے رئیسہ حال نہایت دیندار نیکوکار عاقلہ فاضلہ ہے اگرچہ اوسکے

خزانہ بھی مکہ و مدینہ دونو پاک شہرون مین جاکر مسافرون کی خبرگیری مین صرف ہوتا ہے
اور عرب کے مسافر بھی اس ریاست مین آکر آرام پاتے ہین انتظام بھی اس ریاست کا
بہت اچھا اور با انصاف ہے اب نکاح اس رئیسہ کا مولوی صدیق حسن خان کے ساتھ ہوا ہے اور وہ مدار المہام ریاست کے

ریاست خاندان ججر جو اب ضبط ہو چلی ہے

اس خاندان کے رئیس قوم افغان بھڑیچ کہلاتے تھے بزرگ اونکا مصطفے خان بھڑیچ
افغانستان سے ہندوستان مین آیا اور سرکار نواب علی وردی خان مہابت جنگ ناظم
صوبہ بنگال و عظیم آباد کے پاس جاکر نوکر ہوا اور چند سال کے عرصہ مین یہہ رتبہ اوسکا
بڑھا کہ نوابی کا خطاب بھی حاصل ہوا مگر آخر کار وہ اپنے آقا کا باغی ہوکر اوسکے ساتھ
معرکہ آرا ہوا اور جنگ مین مارا گیا اوسکی قتل کے بعد اوسکا بیٹا مرتضے خان ابو المنصور
صفدر جنگ صوبہ دار اودہ و الہ آباد کے پاس جاکر نوکر ہوا جب نواب آصف الدولہ
اشتہور میرزا ماقی کا وقت آیا تو اوس سے ناراض ہوکر پانچہزار سوار کے ساتھہ دہلی
مین جا پہونچا اور بذریعہ نجف خان وزیر کے شاہی ملازم و جاگیردار بنا جب وہ مرگیا
تو غازی خان اوسکا بھائی اور اسمعیل خان و نجابت علیخان و بہادر خان اوس کے
بیٹے بدستور جاگیردار رہے پھر جب تسلط مادہو راؤ جی مرہٹہ کا دہلی مین ہوا تو اوس نے
بہی قدر و منزلت اونکی بحال رکھی اون مین سے غازیخان توکیموایہہ کی لڑائی مین مارا
گیا اور باقی سب اپنی اپنی جاگیرون مین رہے پھر جب صاحبان انگریز دہلی پر قابض
ہوئی تو نجابت علیخان نے بحضور جنرل لیک صاحب کے حاضر ہوکر خدمات نمایان کین
اور اوس کے عوض مین بموجب سند محررہ چودھوین اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ کی جونیت وغیرہ
پرگنے میان دوآبہ اوسکی جاگیر مین ملی اور بالعوض پرگنات رہتک کے پرگنات
ججر دادری و بہادر گڈہ وغیرہ عطا ہوئی پھر جب جسونت راؤ ہولکر مرہٹہ نے دہلی
پر غلبہ کیا تو اوس لڑائی مین فیض طلب خان بہنوئی نجابت علیخان کا زخمی ہوا اسو اسطے

پرگنہ باڈودہی اوس کی جاگیر مین عطا ہوا پہر جو محالات میان دوآب بسبب کسی ضرورت کے
انگریزون نے لیلئے تو اوسکے عوض مین محالات جہجر و نارنول و کانٹی و بادلی قلعہ
اونکو دیاگیا اور جاگیر کی تقسیم اسطرحپر ہوئی کہ پرگنات جہجر و بادلی و کانونڈہ معہ قلعہ د
نارنول و کانٹی جاگیر نجابت علیخان اور علاقہ بہادرگڈہ و باتوڈہ و بدہوانہ و دادری
وغیرہ جاگیر اسمعیل خان و شمشیر محمد خان کے آیا اور یہہ شرط قرار پائی کہ بندوبست محالات
وہ خود کرین اور بوقت الضرورت سرکار مین چار سو سوار دیاکرینگے نجابت علیخان انکے اصلی
رئیس بہی خاندان کا بنیاد رسیدہ اوسکے رشتہ دار اوسکے ماتحت شمار ہوئے نجابت علیخان
نے دس برس تک ریاست کی سنہ ۱۲۵۱ ہجری مین مرگیا پہر فیض محمد خان اوسکا بیٹا جانشین
ہوا اور سنہ ۱۲۶۱ھ مین مرگیا پہر فیض علیخان اوسکا بیٹا رئیس بنا وہ سنہ ۱۲۷۱ھ مین فوت ہوا
پہر عبدالرحمان خان اوسکے بیٹے نے ریاست پائی اوسکے وقت سنہ ۱۲۷۳ھ مین مفسدہ دہلی کا
برپا ہوا ہرچند اوسکی مرضی تہی کہ انگریزون سے اوس کی نگہر جائے مگر مفسدون کی فوج
سے بہی نہایت خائف تہا اونہین ایام مین مسٹر سکف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی معہ
ایک اور صاحب ہمراہ کے نواب کے پاس جاکر پناہ طلب ہوئے نواب نے اونکو بعزت
و آبرو کوٹہی چہوجاک اس مین رہنے کیلئے روانہ کیا اور کوٹہی کے داروغہ کے
نام حکم لکہاکہ دونو صاحبون کو بحفاظت و عزت و آبرو کوٹہی مین رکہے جب دونو
صاحب کوٹہی مین پہونچے چند شریرون نے ملکر ایک سوار داروغہ کے پاس بہیجا
اور نواب کیطرف سے حکم دلوا بہیجا کہ وہ دونو صاحبون کو کوٹہی سے نکالدیوے
چنانچہ داروغہ نے نکالدیا یہہ خبر جب نواب کو پہونچی بہت ملول ہوا اور دونو صاحبون
کی تلاش کرائی پر وہ نہ ملے بعد ازان جو سرپچ در پے غدر مین شاہ دہلی بطلب فوج
نواب کے نام آئی تو نواب نے خائف ہوکر عبدالصمد خان و ابراہیم خان وغیرون
کو تین سو سوار کے ساتہہ بادشاہ کے پاس بہیجدیا پہر چہٹی انگریزی لفٹنٹ

گورنر ممالک مغربی کے نواب کے نام بطلب اوس کے واسطے شمول فوج انگریزی کے آئی
تو نواب کا ارادہ مصمم ہو گیا کہ کرنال مین جاکر شامل فوج انگریزی کے ہو جاوے مگر اس امر
مین اوسکی فوج اور امراؤ متفق نہوئے اسلئے خاموش رہا پھر ایک خط مسٹر ولیم صاحب
کلکٹر گورگانوں کا بطلب دو سو سوار اور ایک پلٹن اور دو ضرب توپ میواتیون کے دفع
فساد کے لئے نواب کے نام آیا اور بمشکل تمام فوج مین سے ایکسو سوار گورگانو کو روانہ
ہوا مگر یہہ سوار ابہی راہ مین بیٹھہ رہے جب سنا کہ فورڈ صاحب ضلع چھوڑکر گورگانو سے
چلے گئے ہین تو واپس جھجر کو آئے اوسی عرصہ مین چند میم صاحبہ باغیون کے پنجہ سے
بہاگ کر جھجر مین آئین اون کو نواب نے بحفاظت تمام قلعہ کانوند مین رکہا جو دہلی کے
فتح ہونے تک وہان رہین جب چودہوین ستمبر ۱۸۵۷ء کو دہلی انگریزون نے فتح کی
تو نواب کی فوج اور افسری دہلی سے بہاگ کر جھجر مین آئے اور مفسدون کی گرفتاری کی لیے چٹھی انگریزی حکام کی
نام بہی جاری ہوئی تو نواب نے مفسدونکی گرفتاری مین سخت کوشش کی اور احمد قلیخان شاہ دہلی کے خسر اور حکیم عبدالحق
مختار ریاست بلبگدہ وغیرہ نے بہت سی مفسدون کو پکڑکر انگریزون کی خدمت
مین بہیجا اور جو حکم دہلی سے آتا رہا تعمیل اوسکی ہوتی رہی بعد تسلط دہلی جب حکام
انگریزی گرد نواح کے انتظام مین مصروف ہوئے تو کرنیل ڈک لارنس صاحب
و جان منگلف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی و ولیم فورڈ صاحب کلکٹر گورگانوہ و کپتان
ہارسن صاحب معہ ایک کمپنی گورہ و تین ہزار فوج مہاراجہ جموں وایکہزار فوج سرکاری
کے پہلے بمقام پاٹودی آئے اور رئیس پاٹودی کو جو شامل مفسدون کے ہوا تہا ریاست
پر بدستور بحال رکہا وہان سے ہٹکر مقام پاٹودہ علاقہ جھجر مین آیا رئیس نے وہان
انتظام رسد کا کیا خود بہی وہان گیا مگر انگریزون سے ملاقات نہوئی جب وہ لشکر
دادری مین پہنچا تو بہادر جنگ خان رئیس دادری سب سے پہلے ہتہیار ملاقات ہوئی
اوسوقت رئیس دادری سے کچھ بوا خندہ ہوا مگر جسقدر سوار جھجر کے فوج مشمولہ

پڑے آئے تھے دو ادمی مقام پر توپین اڑائے گئے وہان سے لشکر انگریزی
بمقام جھجر پہنچا اور نواب کی طلبی معہ چند سواران بے صلاح کے عمل مین آئی
اوسوقت عبدالصمد خان و ابراہیم خان مشیران نواب نے ہر چند نواب کو روکا کہ ملاقات
کو نجائیے اور ترک ریاست کر کے کسی سمت کو چلدے مگر نواب نے نہ مانا اور بے سلاح چند
سواران کے ساتھ افسران انگریزی کے پاس چلا گیا انہون نے جاتے ہی نواب کو قید
کرلیا اور بیانذرس صاحب کمشنر دہلی کا ایک خط نواب کو بدینمضمون دیا کہ مفسدہ کے وقت
تم سے کچھ خیرخواہی و نمک حلالی وقوع مین نہین آئی سواسطے ریاست تمہاری ضبط ہوئی
اور تحقیقات اس امر کی کہ آیا برعکس خیرخواہی کے کچھ بدخواہی بھی تم سے صادر ہوئی ہے
یا نہین صاحبان کورٹ بمقام دہلی کرینگے جب نواب یہہ خط پڑھ چکا تو صاحبان فوج نے
نواب سے کہا کہ اب آپ ہمکو ایک حکم اپنا بنام کل اپنے نوکرون کے لکھکر دیوین کہ وہ کل
خزانہ و اسباب و مکان و زمین وغیرہ ہمارے سپرد کرین چنانچہ نواب نے فی الفور ایک پروانہ
بنام محافظان خزانہ و قلعہ کانوندو وغیرہ کے لکھ دیا پھر نواب دہلی مین مقید ہو کر آیا اور
ریاست بقبضہ سرکار انگریزی کے آگئی دو مہینے سے زیادہ تحقیقات مقدمہ ہوتی
رہی آخر جرم بغاوت و بدخواہی کا نواب کے ذمہ ثابت ہو کر حکم پھانسی کا ملا اور تئیسوین دسمبر
۵۷ء کو دہلی کے کوتوالی مین نواب کو پھانسی ملی اور ایک کروڑ روپیہ کا نقد و جنس
ضبطی مین آیا ریاست دادری کی بھی ضبط ہو کر بہادر جنگ خان رئیس دادری کو
لاہور مین بھیجا گیا جو مدت العمر بحالت جلاوطنی وہان ہی رہا*

ریاست نوابان مالیر کوٹلہ

مورث اعلیٰ خاندان کا شیخ احمد ولی زندہ پیر قوم سروانی افغان تھا اوسکا بیٹا صدر جہان افغانستان
سے بطریق سیر ہندوستان مین آیا اور اس مقام پر جہان اب قصبہ مالیر ہے دریای ستلج کی ایک شاخ پر
مقیم ہوا اسکے ہزارون آدمی مرید ہوگئے اور والی نام ایک عورت شیخ کی خدمتگذار رہی

جسکے نام پر قصبہ مالیر آباد ہوا سلطان بہلول بادشاہ دہلی نے اپنی بیٹی صدر جہان کے نکاح
مین دی [illegible] مین صدر جہان فوت ہوا اوسکی دو عورتین تہین ایک شاہزادی دوسری
راجپوت راجپوت عورت کے بطن سے جو اولاد ہوئی وہ رئیس ہین اور شاہزادی کی
بطنی اولاد سجادہ نشین خانقاہ ہے صدر الدین صدر جہان کے چوتہے پشت مین بایزید خان
رئیس ہوا اوس نے مالیر کے پاس کوٹلے کی بنا ڈالی اوس کے بعد فیروز خان پہر شیر محمد خان
جانشین ہوا اس نے بہت جنگ کی ہمراہ ناظم سرہند گوبند سنگہ سکہون کے گورو کے ساتہ
کی اور موضع شیرپور آباد کیا اوسکے بعد غلام حسین خان حاکم ہوا پہر جمال خان نے ریاست
پائی یہہ سکہون سے مقام سرہند لڑکر شہید ہوا اوسکے بعد بہیکن خان نے حکومت پائی احمد
شاہ ابدالی کی نظر عنایت یہان تک ہوئی کہ سکہ بہی اوسکے نام مضروب ہوا آخر یہہ
الا سنگہ رئیس پٹیالہ کے ساتہ لڑکر قتل ہوا پہر بہادر خان اسکا بہائی رئیس بنا یہہ بہی سکہون
کے ساتہ لڑکر مارا گیا اور علاقہ اسکی ریاست کا بہت سا پٹیالہ کی ریاست کے شامل ہوا
اسکے بعد عمر خان و اسد خان و عطاء اللہ خان اسکے بہائی ایک دوسرے کے بعد
رئیس ہوتے رہے عطاء اللہ خان کے وقت رنجیت سنگہ لاہور سے آکر حملہ آور اس
ریاست پر ہوا اور ڈیڑہ لاکہ روپیہ نذرانہ مقرر کیا کچہہ تو اوس نے نقد ادا کیا اور باقی کے
لئے راجہ پٹیالہ اور جیند کو ضامن یا ضامنون نے ضمانت دیکر اپنے تہانجات
مالیر کوٹلے کے علاقہ مین مامور کر دیئے مگر انہین دنون مین حسب ذیل رئیسان
ستلج کی کل ریاستین ستلج پار کی انگریزی حمایت مین آگئین اور رنجیت سنگہ
کی حکومت ان کے اوپر بالکل اوٹہ گئی اور جنرل اکٹرلونی صاحب نے خود آکر کل تہانجات
جیند اور پٹیالہ کی [illegible] اوٹہا دیئے عطاء اللہ خان کے مرنے کے بعد اوسکا
بڑا بیٹا بہیکن خان حاکم بنا پہر امیر خان نے ریاست پائی اسکو گورنمنٹ انگریزی نے
نوابی کا خطاب دیا [illegible] مسند نشین ہوا بیٹا [illegible]

فوت ہوا پہر نواب سکندر علیخان نے ریاست پائی اور ۱۲۹۴ھ ہجری مین مرگیا ابیہ نواب ابراہیم علیخان مسندنشین اس ریاست کا ہے آمدنی اس ریاست کے کل دو لاکہہ پچاس ہزار روپیہ سالانہ ہے جس مین سے ایک لاکہہ روپیہ تو رئیس کی ذات خاص کے لئے اور ڈیڑہ لاکہہ روپیہ اور نسبت وارثون کے لئے اور کل سطح ریاست کا ایکسو پینتیس ۱۳۵ میل مربع اور آبادی چہیالیس ہزار دو سو نفری کی ریاست پٹیالہ اور جنید وغیرہ سے اسکی قدامت زیادہ تر ہے

ریاست خاندان دوجانہ

قسمت حصار مین یہہ بہی ایک مشہور ریاست ہے ۱۸۰۶ء مین یہہ ریاست لارڈ لیک صاحب کے حکم سے بعوض اون خدمات کے جو نواب عبد الصمد خان سے مرہٹون کی لڑائی مین ظہور مین آئین تہین اوسکو عطا ہوئی اور سوائے دوجانہ کے ایک اور علاقہ پوپوہر بہی شامل اس ریاست کے ہوا اگرچہ حکام انگریز نے پہلے یہہ علاقہ عبد الصمد خان اور اوسکے اولاد جانشینون کے حین حیات تک اونکو دیا تہا مگر پہر حسب الحکم نواب گورنر جنرل یہہ جاگیر دوامی ہوگئی ۱۸۲۵ء مین عبد الصمد خان مرگیا اور اوسکا بیٹا دوندیخان جانشین ہوا وہ ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا تو حسن علیخان نے ریاست پائی اب نواب سعادت علیخان جانشین اس ریاست کا ہے کل سطح اس ریاست کا اکہتر میل مربع اور آبادی چہ ہزار نفری کی پچاس سوار اور ڈیڑہ سو پیادہ نوکر ہے اور بسبب کفایت شعاری کے رئیس مالدار ہے

ریاست خاندان لوہارو

بزرگ اس خاندان کا قوم مغل الوس جغتائی برلاس سے مسمی ضیا جان باشندہ شہر فرانگین تہا وہان سے وہ بسبب کسی انقلاب زمانہ کے بخارا مین آیا شاہ بخارا نے بسبب اوسکے قومی وشرافت اوسکے خاندان کے خطاب بیگ اوسکو عطا کیا اور دو گانو زمین و باغ اور مکانات کے شہر بلخ مین بطور جاگیر دیئے چونکہ شادی میرزا ضیا جان کی سادات بنی فاطمہ کے گہر مین ہوئی تہی اور بزرگ اوسکے بہی وصلت و پیوند

خاندان سکا ہمیشہ سادات عظام سے رکھتے تھے اس لئے بادشاہ نے اوسکو دربار کی حاضری وغیرہ تکالیف معمولی سے بری رکھا ہوا تھا اور بباعث شرافت ذاتی و قابلیت علمی کے خواجہ کے خطاب سے مخاطب کر کے رعایت اوسکی عزت و حرمت کی ہر ایک جلسے منظور کی ہوئی تھی خواجہ ضیا جان بیگ کے بعد خواجہ نعمت اللہ بیگ پھر اوسکے بعد خواجہ عبدالرحمان بیگ جانشین ہوئے اوسکے تین فرزند میرزا قاسم جان و عارف جان و اعظم جان اور ایک دختر تھی دختر تو میر ابوالقاسم بیہ ہزار شاہ بخارا کے وزیر کے ساتھ بیاہی گئی اور تینوں بیٹے اپنی والدہ سے کسی بات پر ناراض ہوکر ہندوستان کو چلے آئے اور یہ چاہا کہ اپنے بہنوئی کے احسانمند ہوکر بادشاہ سے ملیں یا کوئی خدمت حاصل کریں جب لاہور پہونچے تو بعہد عالمگیر ثانی شاہ دہلی کے نواب زکریا خان بہادر صوبہ لاہور نے اون کی بڑی توقیر کی اور بباعث ہمقومی اوسنے رشتہ کیا اور اپنی بیٹی قاسم جان کے نکاح میں دی اور اپنے بھائی محمد بیگ جان ناظم پشاور کی لڑکی کے ساتھ عارف جان بیگ کی شادی کردی ایک سال کے بعد زکریا خان دہلی کو آیا تو اون تینوں بھائیوں کو بھی ہمراہ لاکر بادشاہ کے حضور میں حاضر کیا بادشاہ نے قاسم جان کو خطاب شرف الدولہ قاسم جان سہراب جنگ کا دیکر لاہور کی حکومت دی اور عارف جان کو بعد عطا کے خلعت پشاور کی نظامت و حفاظت قلعہ اٹک کے عطا کی اور یہہ دو نواب نجف خان کے زیر کے عہد تک اپنی خدمات متعلقہ بخوبی انجام دیتے رہے آخر عمر میں میرزا عارف جان خان کو آگرہ کی صوبہ داری ملی اور شکوہ آباد جاگیر میں عطا ہوا پھر جب حصار کے علاقہ میں قوم بھاٹیہ نے سرکشی کی تو میرزا عارف جان کو صوبہ داری تمام علاقہ کے جو آکبال وحصار کی کمشنری میں ہے بادشاہ سے ملی اور اوس نے کامل بندوبست اوس علاقہ کا کیا جب عہد سلطنت شاہ عالم کا آیا اور بادشاہ کی مزاج میں کسان فرو مایہ دخیل ہوئے اور رونق سلطنت کی جاتی رہی تو میرزا عارف جان خانہ نشین ہوا

مگر نواب نجف خان نے اوسکو دوبارا طلب کرکر ہزار سوار کا افسر بنایا اور خدمت ایل
کونسل جسکو گلگاش شاہی کہتے ہین اسکے سپرد کی شرف الدولہ قاسم جانکے تین بیٹے محمد بخش
خان فیض اللہ بیگ خان قدرت اللہ بیگ خان المشہور دیو سفید تہے ان مین سے فیض اللہ
بیگ خان نے خطاب شرف الدولہ حاتم عصر کا پایا اور بڑا نامی سردار ہوا عارف جان خان
دہلی مین فوت ہوا اور خاص جنوبی صفہ زیر مسجد مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی مین دفنایا گیا اوسکے چار بیٹے تہے ایک نبی بخش خان جسنے شکوہ آباد کی جاگیر سے
استعفا دیا اور پنشا مرہ تین ہزار روپیہ ماہواری نذر سے راجہ مرہٹہ مین بسر کی یہہ شخص
مرہٹہ کی طرف سے بادشاہ کا محافظ اور حاضر باش حضور تہا دوسرا احمد علیخان المخاطب
بہیل زور رہا اور مدت تک بجائے اپنے باپکے عارف جان خانکے رجسٹ خاص شاہی مین
افسر رسالہ تہا تیسرا نواب احمد بخشخان اسکو خطاب فخر الدولہ دلاور الملک بہادر رستم جنگ حاصل
تہا یہہ اپنے باپ کی جگہہ پر مثل با اختیار سرکار حصار کا رہا چوتہے میرزا معروف علیخان
یہہ شخص بڑا عالم و فقیر تارک الدنیا مشہور ہوا اور شیخ ضیاء الدین چشتی سجادہ نشین
خواجہ فخر الدین فخر جہان جہان آبادی کی خدمت مین حاضر ہوکر اسنے تکمیل پائی اور خرقہ
خلافت و اجازت کا حاصل کیا زمانہ انقلاب سلطنت مین بہی نواب احمد بخشخان بتوجہ
خاص مولانا فخر الدین فخر جہان کے باعزت و آبرو و حشمت و جاہ بسر کرتا رہا جب آوازہ
ملکگیری صاحبان انگریز کا عالمگیر ہوا تو نواب احمد بخشخان نے لارڈ لیک صاحب کے
خدمت مین حاضر ہوکر بمقام گورکہپور ملاقات حاصل کی اس لئے تمام ہندوستانی
ملازم اور افسران علاقہ حصار کے علاقہ مین اسکی طرف سے مامور تہے سب اوسے
منحرف ہوگئے اور علاقہ حصار مرہٹون کے حوالہ کردیا یہہ حال دیکہکر نواب واپس
نہ آیا اور اپنی تہوڑی سی فوج کے ساتہہ دوہرے لارڈ لیک صاحب خدمات
لائقہ فتوحات ملک مین بجا لاتا رہا چونکہ بختاور سنگہہ راے ماچیڑی کو نواب کے ساتہہ

گھاڑ ال وستی تھی نواب کے کہنے سے وہ گورنمنٹ انگریزی کا مطیع ہوگیا اور تمام قوم
راجپوت ترددکا بھی نواب کے سعی سے مطیع ہوئی تو گورنمنٹ نے راسے ماچھیڑی کو ریاست
الور کی عطا کی اور نواب احمد بخشخان کو حصار کا قدیمی علاقہ معہ علاقہ جھجر کے دیا مگر
نواب نے حصار کے علاقے سے استعفا گذرانا اور حسب درخواست راجہ بختاور سنگہ ماچھیڑی
کے چاہا کہ اوسکی ہمسائگی میں مجھکو علاقہ ملے آخر علاقہ فیروزپور وساگرس و بونانا نہ
بیچھو رنگینہ لوہارو چہہ محال بالاستقلال نواب نے پسند کر لئے اور یہہ جاگیر دوامی منظوری
ولایت بلاشرط خدمت اوسکو ملگئی بعد وفات نواب احمد بخشخان کے شمس الدینخان
اوسکا بڑا بیٹا جو بطن غیر منکوحہ سے تہا جانشین ہوا اوسوقت امین الدین خان جو آدمی
باسمی آدمی دیانت دار تہا و ضیاء الدین خان دو حقیقی بہائی جو اصل بی بی کے بطن
سے تہی اور والدہ اون کی میرزا نیاز محمد بیگ مغل بدخشی کی بیٹی تہی اپنے باپ کی
وصیت کے موجب دعویدار تقسیم علاقہ کے ہوئے اور یہہ مقدمہ روبروے فریزر صاحب
ایجنٹ دہلی کے پیش ہوا صاحب ممدوح نے بہی وصیت پر عمل کیا اور گورنمنٹ میں
رپورٹ کی کہ علاقہ اس ریاست کا مابین شمس الدینخان و امین الدینخان کے تقسیم ہونا
واجب ہے اس بات سے شمس الدینخان صاحب کا دشمن ہوگیا اور ماہ اکتوبر ۱۸۳۵
میں صاحب ایجنٹ کو اپنے نوکر کے ہاتھ سے قتل کرادیا اس مقدمہ کی ایک برس برابر تحقیقات
ہوتی رہی آخر جرم قتل شمس الدینخان کی نسبت ثابت ہوا اور اوسکو پہانسی ہوئی
اوسکے پہانسی پانے کے بعد فیروزپور کی ریاست تو ضبط ہوکر ضلع گوڑگانوہ کے
متعلق ہوگئی اور خاص لوہارو پرگنہ واحد نواب امین الدینخان کے نام واگذار
ہوا ضیاء الدینخان اوسکا بہائی سہیم ریاست کا قرار پایا ریاست و حکومت
امین الدینخان کے نام پر قایم ہوئی اب نواب امین الدینخان کی وفات کے بعد
نواب میرزا علاؤ الدین احمد خان بہادر جانشین و مالک ریاست کے ہین اس کی

مسند نشینی کے وقت ضیاء الدین خان نے دعوی ریاست کا کیا مگر کامیاب نہوا اور پنشندار
سمجھا گیا ضیاء الدین خان نے پہلے بھی اپنے بھائی کے وقت دعوی تقسیم کیا تھا مگر مسموع نہوا
اور اٹھارہ ہزار روپیہ سالانہ پنشن اوسکی قرار پائی تھی وہی اوسکو اب ملتے ہیں اور ریاست
اوسکی گذر جسکا سروکار نہیں رئیس حال بڑے لائق ہوشیار کارگذار عالم فاضل عربی فارسی
انگریزی میں طاق بلند حوصلگی میں شہرۂ آفاق باوجود قلت آمدنی کے انتظام دیوانی
و فوجداری و ملکی کا بہت خوب ہے مدرسے زنانے و مردانے جاری ہیں اور اس علاقے
کے دہقانی لوگ اس رئیس کی توجہ سے علم و ہنر کی طرف راغب ہوئے ایک مطبع بھی خاص
لوہارو میں جاری ہوا جس سے امیر الاخبار دو ہفتے کے بعد نکلتا ہے اس ریاست کے شمال کو ضلع
ہریانہ مشرق میں کانوڈ جنوب و مغرب میں شیخاواٹی و بیکانیر کا علاقہ ہے سطح اسکا دو سو
میل مربع آبادی تخمیناً اونیس ہزار آدمی کی آمدنی قریب اٹھہ ہزار روپیہ کے ہے رئیس
حال کی والدہ نواب غضنفر الدولہ ظفریاب خان سہراب جنگ کی بیٹی تھی جو ایک نامور
جرنیل فوج لکھنؤ کا اور بعد حیدرآباد و سلطانپور بعہد نصیر الدین حیدر شاہ لکھنؤ تھا اوسکی زوجہ سیدہ ہاشمی تھی جسکی
[illegible] نواب بخشی الممالک ضابطہ خان بن نجیب الدولہ کی پوتی ہے
فرزند رئیس کے — میرزا امیر الدین — و نصیر الدین و عزیز الدین — و بشیر الدین
و ضمیر الدین اور تین لڑکیاں صغیر سال ہیں اور میرزا حسن علیخان بہادر رئیس کے
بھائی ہیں اللہم سلمہم ؂

ریاست خاندان پاٹودی

یہ ریاست جہجر کی ریاست کی ایک شاخ تھی جو لارڈ لیک صاحب کے حکم سے نواب فیض طلب
خان کو بحلدوئی اوسکے حسن خدمات کے عطا ہوئی تھی مفسدہ دہلی کے بعد بسبب خیر خواہی
و وفاداری رئیس کے یہ ریاست بحال رہی و اکبر علیخان رئیس مورد تحسین ہوا اب فرمانفرما
اصل ریاست کا محمد مختار حسین خان رئیس ہے اور آمدنی قریب پچاس ہزار روپیہ سالانہ کے ہے ؂

ریاست خاندان بہاولپور

اکبر بادشاہ کی وقت یہہ ریاست قائم ہوئی اور ان رئیسون کے بزرگون سے مسمی چنی خان
ولد بہاو الله خان نے اکبر شاہ کی نوکری پائی اور شاہزادہ محمد مراد کی ساتھہ سندہ کی مہم مین
جو [illegible] مین ہوئی تہی خدمات نمایان بجا لایا کچہہ جاگیر بہی سند چلین عطا ہوئی پہر داؤدگی کہہ داؤد خان محمد داؤد خان کہہ
محمود خان اور محمود خان کے گہر محمد خان محمد خان کے پہر داؤد خان ثانی پیدا ہوا اسکے بیٹے
حیدر خان وغیرہ بہت سے ہوئے اور بڑی عمر پائی اسکی اولاد بکثرت ہے جو اب تک داؤد کے
پوتے مشہور ہین پہر چند پشت کے بعد محمد بہادر خان نامی اسکے خاندان مین نامی سردار پیدا
ہوا اور عالمگیر اورنگ زیب کے وقت اوس نے ناظم بکہر کے پاس نوکر ہو کر امارت حاصل کی
اور بہت سی زمین غیر آباد جنگل کے ناظم سے لیکر اوس نے شکارگاہ اور شہر شکارپور
آباد کیا اوس کے بعد اوسکا بیٹا محمد مبارک خان بادشاہ کیطرف سے حاکم سیوستان
اور بہکر کا بنا وہ ۱۱۹۰ ہجری مین مرگیا اور محمد صادق خان جانشین ہوا اسکی وقت
حکومت مین ضعف آیا اور یہہ بہکر سے بیدخل ہو کر معہ اپنے تین بیٹون محمد بہاولخان
و مبارک خان و فتح خان کے اسطرف کو چلا آیا اور یہان آکر اوس نے موضع چوہڑ
جو متصل آبہ آباد علاقہ بہاولپور کے ہے آباد کیا ــــ اور اپنی ریاست قائم کی اوسکے
بعد محمد بہاولخان اوسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اوس نے شہر بہاولپور آباد کیا پہر مبارک خان
اوسکے بہائی نے ریاست پائی پہر فتح خان پہر بہاولخان بن فتح خان جانشین ہوا
اوس نے اپنی دولت و ریاست کو ترقی دی اور زیر حکومت بادشاہ کابل ریاست
کرتا رہا جب بعد وفات احمد شاہ درانی کے سلطنت کابل کی ضعیف ہو گئی تو یہہ
خودسر ہوا اسلئے تیمور شاہ بن احمد شاہ نے اسپر یورش کی اور یہہ جیسلمیر کو بہاگ
گیا بادشاہ نے بہ تسلی اوسکو بلایا اور خراج لیکر خلعت دی اور واپس گیا سنہ ۱۸۰۹
بکرمی مین بہاولخان مرگیا اور محمد صادق خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا دس برس تک

یہہ خود مختار رہا ۱۸۶۳ بکرمی مین جب رنجیت سنگہ والی لاہور نے ڈیرہ غازیخان فتح کیا تو متوجہ
بہاولپور ہوا اسکا ہو نیچ بہت علاقہ اسکا لوٹ لیا ناچار ہوکر نواب نے نذرانہ کثیر دیکر سکہی
فوج کو واپس کیا اسیطرح ہر سال رنجیت سنگہ بماموری فوج نذرانہ اس سے وصول کرتا رہا
۱۸۸۲ بکرمی مین محمد صادق خان مرگیا اور بہاول خان اوسکا بیٹا رئیس ہنا اسکے وقت
بہی رنجیت سنگہ نے اسکو سخت تنگ کیا اور چاہا کہ اس ریاست کو نواب سے چہین لے جب
نواب نے جانا کہ اب ریاست کا بچانا رنجیت سنگہ کے ہاتہہ سے محال ہے تو ناچار صاحبان
انگریز کی اطاعت قبول کی اوس روز سے یہہ ریاست انگریزون کی حمایت و حفاظت مین
آگئی بلکہ جب شاہ شجاع الملک نے کابل پر قبضہ پایا تو بہی یہہ ریاست علیحدہ اوسکی حکومت سے
رہی اور اس رئیس نے کابل کی مہم مین انگریزون کی بڑی بڑی خدمتین کین اور سندہ کے
لشکرکشی کے وقت رسد رسانی کی جسکے عوض مین سبزل کوٹ اور بہونگ بوٹ کو علاقجات کے
یورش کے وقت نواب نے انگریزون کی مدد کی اور نواب کی فوج بڑی جوانمردی سے
ساتہہ مولراج کی فوج سے لڑے اس خدمت کے عوض مین ایک لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن
نواب کو گورنمنٹ نے اوس کے حین حیات تک دینا منظور کیا غرض بہاولخان نے حق
دوستی و وفاداری کا انگریزون کے ساتہہ ادا کیا آخر ۱۸۵۲ء مین بہاولخان مرگیا
اور چہوٹا بیٹا اوسکا محمد صادق خان جانشین ہوا مگر اوسکو حاجی خان نے بیدخل کرکے
ریاست پائی اوسکے مرنے کے بعد محمد صادق خان رئیس حال جو خوردسال ہے رئیس
بنا اور انتظام ریاست کا انگریزون کے متعلق تا سن بلوغ رئیس کے رہا اب انگریزی
انتظام مین ریاست بڑے فروغ پر ہے خائن و دغاباز لوگ برخاست ہوگئے ہین اہلکارون
کے اختیارات محدود ہوئے خزانچی و تحصیلدار دیانتدار قرار پائے فنڈ کا سررشتہ
قائم ہوا کل ریاست مین تین نظامتین بنین اور تین ناظم مقرر ہوئے ہر ایک ناظم
کو اختیارات دیوانی و فوجداری ڈپٹی کلکٹر سے عطا ہوئے دارالریاست کی عدالت

دفتر بھی سپرد ہوئی منجملہ افسر جداگانہ پولیٹیکل ایجنٹ ہوئے جنکی منظوری سے ہرایک کام
ہوتا ہے تاجرون کو تخفیف ہوئی محصول سے شاہی کا خرچ جو فضول تھا موقوف ہوا
سنہ ۱۸۹۰ع مین آمدنی اس ریاست کی پندرہ لاکھ تھی اب بسبب خوش انتظامی کے بیس لاکھ
تک نوبت پہونچگئی ہے کل خرچ ریاست کا معہ تنخواہ اسپرنٹنڈنٹ کے پندرہ ہزار روپیہ
ماہوار قرار پایا ہے بہاولپور کے علاقہ مین ایک نہر تھی جسمے ستائیس شاخون کے
ذریعے سے پانی پہونچکر تمام علاقہ کو سیراب کرتا تھا مدت سے بسبب عدم خبرگیری رئیس کے
خشک پڑی تھی اب وہ صاف کی گئی اور دہانہ اسکا کہولا گیا بلکہ ایک اور نئی نہر
بھی کہودائی گئی جس سے تمام علاقہ شاداب ہوتا ہے اوسی کے ذریعے سے دریا کا پانی
پرانی نہر مین پہونچتا ہے شفاخانے و مدارس بھی جابجا مقرر ہوئے ہین اور رعایا
جو پہلے رئیسون کی تعدی سے جلاوطن ہوگئے تھے پھر آکر آباد ہوئے۔

خاندان نظامت حیدرآباد دکن

بانی اس خاندان کا کرم الدین نام تھا جسنے عالمگیر اورنگ زیب کے وقت آصف جاہ خطاب
پاکر افسر فوج کا بنا سنہ ۱۷۱۳ع مین اوس نے نظام الملک خطاب حاصل کرکے صوبہ داری دکن
کی پائی اور چند سال کے بعد بسبب ضعف سلطنت کے خودسر ہوگیا سنہ ۱۷۴۸ع مین وہ مرگیا
اوس کے بعد اوسکا دوسرا بیٹا نصیر جنگ ناظم بنا کیونکہ اوسکا بڑا بیٹا غازی الدین
خان دربار دہلی مین بڑا امیر اور مختار تھا مگر نصیر جنگ برادرزادے مظفر جنگ کے بامداد
ڈوپلی صاحب گورنر علاقہ مقبوضہ فرانسیس کے حیدرآباد پر حملہ کیا اور نصیر جنگ کے مدد مقابلہ
فرانسیس کے انگریزون نے کی آخرکار مظفر جنگ گرفتار ہوکر قید ہوا ایک سال کے بعد
نصیر جنگ کو سرکشان قوم پٹھان نے قتل کرڈالا اور مظفر جنگ نے قید سے نکلکر حکومت
پائی اسکے وقت فرانسیسون نے اسکے دربار مین بڑی توقیر پائی تھی بڑے بڑے
تحفے اونکو ملے بہت سا علاقہ متصل چندرگیری پرگنہ کرنگال و شہر و ضلع مسولی پٹن

اونکو ملا چند باہر کے بیٹے خود بھی وہ اپنی فوج کے ہاتھہ سے قتل ہوا اُمرائے دربار نے
چاہا کہ اوس کے خورد سال لڑکے کو جانشین کرین مگر صلابت جنگ آصف جاہ کی بھائی
فرانسیسون کی مدد سے حاکم بنا اس نے بھی جانشینی کے شکرانہ مین فرانسیسیون کو بہت سا
علاقہ دیا جب ۱۷۵۸ع مین مابین فرانسیسون اور انگریزون کے جنگ ہوئے تو فرانسیس کل
علاقہ سرکاران شمالی سے نکالے گئے اوسوقت نواب کی بھی دوستی انگریزون کے
ساتھہ ہوئی اور نواب نے علاقہ سے پٹن وغیرہ اضلاع جو فرانسیسون کو دیے ہوئے
تھے انگریزون کو دیے علاقہ سرکاران شمالی کا بھی شاہ دہلی کے حکم سے انگریزان
کو ملگیا بلکہ دیوانی ممالک بنگالہ و بہار و اوڑیسہ بھی بادشاہ کے حکم سے سنہ ۱۷۶۵ع
مین انگریزون کو کل عطا ہوئے سنہ ۱۷۶۱ مین صلابت جنگ اپنے چھوٹے بھائی نظام
علی کے ہاتھہ گرفتار ہوکر قید ہوا اور نظام علی ناظم حیدرآباد بنا اوسی سنہ ۱۷۶۷ مین علاقہ
کرناٹک پر یورش کرکے بہت سے تاخت و تاراج کی مگر آخر وہان سے نکالا گیا اور فوج
انگریزی لفٹران شاہ دہلی کرناٹک پر قابض ہوئے اوسوقت نواب جنگ کے تیاری
مین تھا کہ گورنمنٹ مدراس نے نواب سے صلح کی اور اقرار ٹھہرا کہ بالعوض سرکاران ایلور سکاکل
و راجہ مندری و مصطفےٰ نگر و مرتضےٰ نگر المعروف کنتور کے گورنمنٹ انگریزی امداد نواب
کی فوج سے کریگی ورنہ ایک لاکھہ روپیہ سالانہ دیا کریگی نواب نے بھی انگریزی مدد منظور
کی اور لکھا کہ سرکار کنتور میرے بھائی نظارت جنگ کے جاگیر مین ہے اوسنے وہین رہنے کی
حسب تقویت کرناٹک مین مستعد بفساد ہو اس عہد کے بعد انگریزون نے دو پلٹنین بھی نواب کے
مددمیر قلعہ بنگلور کی فتح کے لئے جو حیدر علی انگریزون کے دشمن کے قبضے مین تھا مامور کین مگر
نواب نے عہد پر قایم نرہا اور حیدر علی کے ساتھہ سازش کرکے کرناٹک پر حملہ آور ہوا انگریزون نے
بڑی سرگرمی کی نتیجہ نواب کا مقابلہ کیا اور نواب نے مجبور ہوکر پھر انگریزون سے صلح کی اور رفاقت حیدر علی کی چھوڑ دی دیوانی کرناٹک کے معہ بالاگھاٹ
جو پہلے حیدر علی کی پاس تھی بعوض سات لاکھہ روپیہ سالانہ انگریزون کے متعلق ہوئی اس شرط پر کہ انگریز کچھہ روپیہ

نواب کو بابت سرکاران شمالی بھی دین اور بوقت ضرورت دو پلٹنین اور توپخانہ
انگریزی بعوض لینے خرچہ اوس فوج کے نواب کے مدد کو آیا کرے سنہ ۱۷۶۸ع مین نظارت جنگ
نواب کے بہائی نے فرانس کے فوج گنتور مین جمع کی اسباب مین جو خلاف دوستی امر تہا انگریزون
نے نواب کو لکہا بہی کچہ جواب نہین آیا تہا کہ نظارت جنگ نے حیدر علی سے خائف ہوکر
انگریزون سے مدد طلب کی انگریزون نے وعدہ امداد کا بشرط نکالدینے فرانسیسیون کے علاقہ
گنتور سے کیا سنہ ۱۷۸۲ مین نظارت جنگ مرگیا اور سرکار گنتور نواب سے انگریزون نے بوعدہ
ادای نو لاکہہ سولہ ہزار تین سو چپن روپیہ سالانہ کے لے لیا پہر جب جنگ ٹیپو سلطان سے
انگریزون کے ساتہہ ہوئے تو سرکار حیدر آباد اور پیشوا مرہٹا بہی انگریزون کے مددگار رہے
بعد فتح علاقہ جمعی تیرہ لاکہہ سولہ ہزار روپیہ کا حیدر آباد کے حصہ مین آیا سنہ ۱۷۹۵ مین پیشوا مرہٹہ نے
دعوی بقایا زرچوتہہ کا نواب پر کیا اور نوبت بجنگ پہونچکر علاقہ جمعی پنتیس لاکہہ روپیہ
بعوض ادای تین کروڑ روپیہ بقایا زرچوتہہ کے نواب کو دینا پڑا مگر جب مادہوراؤ پیشوا
مرگیا تو بعد تکرار مین جصہ اوس علاقہ کے پہر نواب نے مرہٹے سے لے لئے چونکہ مرہٹے کے
جنگ کے وقت انگریزون نے بسبب دوستی طرفین کے مدد نواب کے نہین کی تہی یہہ امر نواب
کو ناگوار گذرا اور اوس نے ایک جیدہ فوج بسرکردگی افسران فرانسیس کے نوکر رکہی اور دوستی
سے دست بردار ہونیکا ارادہ کیا ابہی کچہہ نتیجہ اوسکا ظاہر نہین ہوا تہا کہ عالیجاہ نواب کے
بیٹے نے سرکشی کی نواب کی فوج بہی بہت سی اوسکے ساتہہ ہوگئی اسلئے نواب
انگریزون سے امداد کا طالب ہوا اور انگریزون نے بعد تحریر عہدنامہ چہہ پلٹنین جسکا
خرچہ چوبیس لاکہہ ستر ہزار ایکسو روپیہ تہا نواب کی مدد کو بہیجی اور فرانسیس نواب کی سرکار سے
موقوف کرادیئے سنہ ۱۷۹۹ مین دوسری لڑائی انگریزون کی سلطان ٹیپو کے ساتہہ
ہوئی چونکہ اس مہم مین بہی نواب کی فوج ہمراہ تہی بعد فتح سرنگا پٹم کے ممالک مفتوحہ
مین سے علاقہ جمعی چہہ لاکہہ سات ہزار تین سو بیس روپیہ کا نواب کے حصہ مین آیا اور دو ثلث

حصہ پیشوا مرہٹے سے بہی بسبب انکار پیشوا کے نواب نے لئے ۱۸۰۳ء مین نواب نظام
علیخان مرگیا اور سکندر جاہ اوسکا بیٹا گدی نشین ہوا اوسنے اپنی تقرری کی سند
شاہنشاہ دہلی سے بہی منگوائی اسکے وقت انگریزون نے مرہٹون کو شکست دی اور بعوض مدد
نواب کے بہت سا علاقہ ممالک مفتوحہ سندہیا اور ناگپور سے اسکے قبضہ مین آیا ۱۸۰۸ء
مین میر عالم وزیر نواب کا جو جانی دوست گورنمنٹ انگریزی کا تہا وہ مرگیا انگریزون نے
چاہا کہ اب بہی کوئی ایسا وزیر جو ہمارا خیرخواہ ہو مقرر ہو بعد ردوبدل منیرالملک وزیر بنا اور
اہنت یار کل چندو لال کے ہاتہہ مین جو متوسل انگریزی تہا تہا ۱۸۱۷ء مین انگریزون نے پیشوا
مرہٹا کی سلطنت کو مغلوب کیا اور بعوض رفاقت فوج نواب کے بہت سا ملک نواب کے
بہی حصے مین آیا ۱۸۲۹ء مین نواب سکندر جاہ مرگیا اور نصیرالدولہ اوسکے بیٹے نے
حکومت پائی اور ۱۸۵۷ء مین فوت ہوا اوسکے بعد افضل الدولہ نظام خان نواب کے
بڑے بیٹے نے ریاست پائی اور سالار جنگ برادرزادہ سراج الملک وزیر ہوا اس
اس وزیر نے انتظام ملک کا بخوبی کیا اور بغدر دہلی مین خدمات نمایان بجالایا اوسکے
عوض مین پچاس لاکہہ روپیہ قرضہ انگریزون کا جو بذمہ ریاست تہا معاف ہوا اور علاقہ
شورا پور نواب کو دیا گیا اور اضلاع دہراسیو و رپچور دوآب واپس ملے خطاب ستارہ
ہند بہی عطا ہوا ۱۸۶۸ء مین وزیر اور نواب کی آپسمین رنجیدگی پیدا ہوئی نواب نے
چاہا کہ اوسکو معزول کردے مگر انگریزون نے سمجہایا کہ ایسا لائق وزیر برخاست ہو۔
رقبہ اس ریاست کا پچانوے ہزار تین سو ستیتیس میل مربع آبادی ایک کروڑ چہہ لاکہہ
چہیاسٹہ ہزار اسی نفری کی ہے اور اس علاقہ ریاست مین صرف ایک جاگیر [illegible]
گودول ہے جسکا کل اختیار علاقہ پر اوسوقت تک ہے جب تک وہ پندرہ لاکہہ روپیہ
سالانہ بطور خراج دیتا رہے۔

ریاست خاندان میسور یعنی سلطان ٹیپو

سے پہلے اس خاندان کا حاکم وراجہ مہاراجہ چکنا گرا اور حیدر علی نام ایک امیر اوسکی فوج کا
سالار تہا گورنمنٹ انگریزی کی بہی اس ریاست کے ساتھہ دوستی تہی بلکہ جب
انگریزون نے کرناٹک مین جنگ کرنی شروع کی تو مہاراجہ میسور کیطرف سے حیدر علی
فوج لیکر ہمراہ گیا تہا آخر حیدر علی کی زور آور قوت نے یہہ ترقی پائی کہ اوس نے اپنے
مالک کو ریاست سے خارج کیا اور خود مالک بن بیٹھا اور بہت جلد ملابار وغیرہ علاقون
کو بزور شمشیر تسخیر کر کے ایک رئیس پر زور ہو گیا جس سے انگریزون کو اوسکی طرف سے
سخت اندیشہ لاحق حال ہوا سنہ ۱۷۶۶ء مین نواب حیدر آباد نے بہی حیدر علی سے سازش
کی اور باتفاق ہمگر کرناٹک پہ حملہ آور ہوئے مگر عند المقابلہ دونو نے شکست کہائی
اور نواب حیدر آباد حیدر علی کی رفاقت سے کنارہ کش ہوا انگریزون کا دوست
بنا مگر حیدر علی نے نواب حیدر آباد کی علیحدگی سے خائف نہوکر تہادم جنگ جاری رکہا
اگرچہ وہ ایک دفعہ بشرط واپسی ملک مفتوحہ کے صلح پر راضی ہوا مگر انگریزون نے
منظور نکیا سنہ ۱۷۶۹ء مین حیدر علی ناگاہ ایک ایسی چالاکی عمل مین لایا کہ اپنی
فوج لیکر شہر کرناٹک سے بفاصلہ پانچ میل کے پہونچ گیا ناچار انگریزون نے اپنے
علاقہ کو قتل و غارت سے بچایا اور باقرار واپسی علاقہائے مفتوحہ کے صلح حسب المدعا
دشمن کے مان لی اوسی سال مین حیدر علی نے مرہٹون کے ساتھہ جنگ کی اور شکست
کہائی آخر بہت علاقہ اپنا چہوڑ کر صلح پر راضی ہوا مگر جب دوبارہ ناگہانی آپس مین نزاع
برپا ہوئی تو اوسنے اپنے علاقجات پہر اپنے قبضہ مین کر لئے اوسی عرصہ مین انگریزون
اور فرانسیسون مین معرکہ آرائیان ہوئین اور علاقجات حیدر نگر اور مسلی پٹم وکرنال
و پونڈیچری انگریزون نے فتح کئے اور خود ماہی پر جو فرانسیسون کے پاس تہا لشکر کشی
ہوئی تو حیدر علی نے انگریزون کو کہلا بہیجا کہ اگر تم خود ماہی پر حملہ کرو گے تو مین کرناٹک
پر لشکر کشی کرونگا اوسپر انگریزون نے کچہہ خیال نکیا اور وہ علاقہ بہی فتح کر لیا تہا اوسی ایام

ہین انگریزون نے بسالت جنگ والی گنتور نواب حیدرآباد کے بہائی کے ساتھہ صلح کی
اس بات سے دونو یعنی نواب حیدرآباد اور حیدر علی کو سخت اندیشہ ہوا اور دونو نے فوج
انگریزون کے مقابلہ پر بہیجی اور کرناٹک پر حملہ کی تیاری ہوئی چونکہ اوسوقت ملک کے سبب سے دیسے
مصون فرانسیس وغیرہ کی خزانہ انگریزی مین روپیہ تہا اور سامان کمسریٹ کا بہی خراب اسواسطے
انگریز کچھہ نکرسکے اور جب الہ صاحب حیدر علی و نواب کے صلح کرلی مگر درپردہ وہ مدعی
اس بات کے ہوئی کہ خاندان ہنود کو جنسے حیدر علی نے ریاست لی تہی پہر قایم
کیا جاوے ۸۲ء مین حیدر علی مرگیا اور ٹیپو سلطان اوسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ باپ سے بہی
زیادہ دشمن انگریزون کا تہا اسنے اوسی زور شور کے ساتھہ لڑائیان قایم رکہین اسکے وقت
انگریزون کی سازش سے ایک سرکشی بمقام سرنگاپٹم درباب مسند نشینی مسند راجہ میسور کے
واقع ہوئی اور فرانسیسون نے جنکی مدد برابر ٹیپو کو پہونچتی تہی انگریزون سے صلح کرلی
اور سلطان ٹیپو سے الگ ہوگئے ایسی تنہائی کے وقت انگریز ۹۲ء مین سلطان پر حملہ
آور ہوئے ہزارون آدمی لڑائی مین مارے گئے آخر سلطان نے شکست کہائی اور مجبور
ہوکر اوس نے اپنے دو بیٹون کو انگریزون کے پاس واسطے انعقاد صلح کے بہیجا اور مارچ
۹۲ء مین صلح ہوکر نصف ملک علاقہ سلطان کا انگریزی علاقے کے شامل ہوا اور تین
کروڑ تیس لاکہہ روپیہ خرچہ مہم کا نقد سلطان کو دینا آیا اور علاقہ مفتوحہ انگریزون نواب
حیدرآباد و پیشوا مرہٹہ نے آپسمین بانٹ لیا ۹۵ء مین جب فیمابین مرہٹہ اور نواب
حیدرآباد کے جنگ عداوت برپا ہوئی تو سلطان ٹیپو نے چاہا کہ مرہٹون کے ساتھہ
آمیزش کرے اور فرانسیسون کے نام بہی ایک خط لکہا کہ تم اور ہم آپس مین اتفاق کرکے
انگریزون کو ہندوستان سے نکالدیوین جب یہہ خبر انگریزون کو پہونچی تو باتفاق نواب
حیدرآباد کے پہر ۹۹ء مین سلطان پر حملہ آور ہوئے سلطان بہی کئی لڑائیان لڑا آخر بعد
کمال دلاوری وجوانمردی میدان معرکہ مین شہید ہوا کل علاقہ میسور وغیرہ انگریزون کے قبضہ

مین آیا اور انگریزون نے مہاراجہ کرشنا راج خورد سال کو جسکے دادا سے حیدر علی نے ریاست چھین لی تھی تیرہ لاکھ چہتر ہزار چہتر روپیہ کا ملک دیکر میسور مین گدی نشین کیا اور چالیس برس کے بعد پھر ریاست حیدر علی خاندان مین منتقل ہوئی باقیماندہ علاقہ مقبوضہ مین سے سات لاکھ ستر ہزار ایک سو ستر روپیہ کا ملک تو انگریزون نے خود رکھا اور چھ لاکھ ستر ہزار تین سو بتیس روپیہ کا علاقہ نواب حیدرآباد کو دیا اور دو لاکھ تریسٹھ ہزار چھ سو ستاون روپیہ کا علاقہ مہاراجہ پیشوا کو دیا گیا مگر چونکہ فوج پیشوا کی اس مہم مین شامل انگریزی فوج کے نہ تھی اوس نے وہ علاقہ نہ لیا اسواسطے وہ بھی نواب اور انگریزون کے آپس مین تقسیم ہوا اور اولاد و متعلقین سلطان ٹیپو کے پہلے بمقام دیلور پھر کلکتہ بھیجی گئی اور گذارہ معقول اون کے واسطے مقرر ہوا مہاراجہ کرشنا راج کی خورد سالی مین ایک برہمن پورنیا نام وزیر و مدار المہام مقرر ہوا اوس نے بڑی لیاقت کے ساتھ انتظام کیا خزانہ مین بھی دو کروڑ روپیہ جمع کر لیا مگر جب ۱۸۱۱ مین مہاراج کو اختیارات ریاست کے ملے تو اوس نے فضول خرچی و عیاشی مین وہ روپیہ برباد کر دیا ریاست مقروض ہو گئی تمام علاقہ مین بے انتظامی پھیل گئی ناچار انگریزون نے وہ ریاست بھی ضبط کر لی اور راجہ کے لیے گذارہ مقرر کر دیا تمام علاقہ انگریزون کے تصرف مین آیا۔

خاندان ریاست کیمبی

مدراس کے علاقہ مین یہ ریاست واقع ہے اور بانی اس خاندان کا میرزا جعفر نظام ثانی المعروف مومن خان تھا اوسکی حکومت گجرات کے علاقہ مین ماتحت بڑے حاکم کے تھی اور اوسکا داماد نظام خان حاکم کیمبی کا تھا جعفر خان ۱۷۴۲ مین مر گیا اور اوسکے فرزند مفتخر خان صاحب نے نور الدینخان نے ہرچند کوشش کی کہ گجرات مین اپنے باپ کے عہدہ پر بحال ہو مگر ممکن نہوا آخر کو کیمبی مین فوج سے اجتماع کیے ارادہ کیا اور نظام خان کو قتل کر کے خود حاکم بن بیٹھا ۱۷۵۳ مین جب گجرات کا ملک باہمی خاندان مرہٹہ پیشوا اور گائکوار کے تقسیم ہوا تو کیمبی

کی ریاست بیتوا کے حصہ مین آگئی اور نورالدینخان نے مرہٹون کے ساتھ بڑی بڑی لڑائیان کین اور کبھی
زرخراج بے جنگ ادا نکیا بلکہ کاٹہیاوار وغیرہ سے روپیہ وصول کر لیتا تہا شہر احمد آباد بہی
اسنے فتح کیا اور چند سال اپنے قبضہ مین رکہا نورالدینخان کے بعد اوسکا داماد نجم خان جانشین
ہوا مگر اوسپر مرزا جعفر ثانی جو نورالدینخان کا بیٹا غیر منکوحہ سے تہا حملہ آور ہوا اور ریاست
نجم خان سے چھین لے ۔ سنہ [illegible] مین مرگیا اور فتح یابخان اوسکا بیٹا جانشین ہوا فتح علی نے
سنہ [illegible] مین وفات پائی اور اوسکا بیٹا سند علیخان باجازت صاحبان انگریز گدی
نشین ہوا و سنہ ۱۸۷۱ء مین مرگیا اور اوسکا برادرزادہ نواب حسین یار خان [illegible]
سنہ [illegible] کی مسند پر ہی خیرخواہ سرکار رہا ۔ آمدنی اس ریاست کی قریب تین لاکھ
پچاس ہزار روپیہ کے اور رقبہ تین سو پچاس اور اسکا مربع آبادی ایک لاکھ پچیس ہزار نفر کی ہے

خاندان ریاست جوناگڈہ

یہہ ریاست علاقہ سورت کاٹہیاوار مین واقع ہے قدیم سے راجہ اس خاندان کے قوم راجپوت چوڑاسما سے
تہے سنہ ۱۴۷۲ء مین سلطان محمود بیگڑا شاہ گجرات اسپر حملہ آور ہوا اوس روز سے یہہ ریاست
مسلمانون کے ماتحت ہوگئی آخر سلاطین مغلیہ کے عہد مین تمام و کمال علاقہ اسکا شامل صوبہ گجرات
ہوگیا خاندان حال کی بنیاد پہلے شیر علیخان نام ایک سپاہی نے سنہ ۱۷۳۵ء مین قایم کی اور رعایا کے
اتفاق سے ملک پر قبضہ کرکے شاہی حاکم کو نکال دیا اسکے بعد اسکا بیٹا صلابت خان جانشین ہوا اور
یہہ ملک اپنے بیٹون پر تقسیم کردیا جوناگڈہ بہادر خان کو اور بانٹوا دولت خان اور امان خان کو ملا
صلابت خان کے بعد بہادر خان نے ریاست پائی پہر مہابت خان بہادر خان کا بیٹا جانشین ہوا
اوسکے بعد اوسکا بیٹا حامد خان سنہ [illegible] مین بعمر ۱۸ سال کی رئیس تہا یہہ شخص بڑا غافل گر ظالم
تہا اسلئے بدخلقت صاحبان انگریز کی اسکے علاقہ مین ہوئی اور اوسکو ممانعت کی گئی کہ وہ
چوری اور غارتگری سمندر مین نکیا کرے سنہ ۱۸۱۱ء مین وہ مرگیا اور اوسکے بیٹون بہادر خان
و صلابت خان مین جانشینی پر تکرار ہوئی آخر بہادر خان نے ریاست پائی اوسکو حیدر عمر و

نام عرب نے قید کر لیا قید کی حالت میں اوسنے انگریزوں سے مدد مانگی اور گورنمنٹ انگریزی کی کوشش سے وہ ۱۸۲۰ء میں قید سے چھوٹا کر پھر رئیس ہنا اور مدت الحیات ماتحت انگریزوں کے رہا آخر ۱۸۳۴ء میں مرگیا اور حامد خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا وہ ۱۸۵۰ء میں فوت ہوا اوسکی جگہہ اوسکے بہائی جواہت خان نے ریاست پائی ۔ محاصل اس ریاست کا چہ لاکہہ روپیہ سال ہے اوس میں سے گورنمنٹ انگریزی اٹھائیس ہزار تین سو چہ اور اور مہاراجہ برودہ چھتیس ہزار چار سو تیرہ روپیہ خراج لیتے ہیں اور ریاست ماتحت ریاست بروڈا کے شمار کیجاتی ہے ✤

خاندان ریاست پالن پور

اس خاندان کے رئیس قوم افغان لوہانی ہیں اکبر بادشاہ کے وقت انکو دیوانی کا خطاب ملا تہا اور ضلع جہالور و ساچور و پالن پور پاتہو نے اورنگ زیب عالمگیر پائی تہی مگر ۱۶۹۱ء میں راجہ جودہ پور نے دیوان وقت سے کل علاقہ سوا پالن پور اور دیسا کی چہین لیا اوس سے بعد ایکسو برس تک برابر اوسقدر علاقے پر رئیس اس خاندان کے قابض رہے ۱۷۹۴ء میں رئیس اس ریاست کا فیروز خان مقرر ہوا اور بیس سال کی حکومت کے بعد ۱۸۱۲ء میں اوسکو فوج سرکش نے مار ڈالا اور اوسکے بیٹے فتح خان کو قید کر کے شمشیر خان فیروز خان کے بہائی کو ریاست دی مہاراجہ برودا اور گورنمنٹ انگریزی نے فتح خان اصلی جانشین کی حمایت کی اور اوسکو جانشین کر کے حکم دیا کہ شمشیر خان فتح خان کے ایام نابالغی تک مدار المہام ریاست کا ہو شمشیر خان بہی اس بات پر راضی ہوا اور بسبب ولد اپنی کی اوس نے فتح خان کو بھی اپنی جائداد کا وارث قبول کیا چونکہ انتظام شمشیر خان کا خراب تہا اور بسبب بے خبری اوسکی کے ریاست مقروض اور آمدنی بند ہو گئی اسلئے حسب مراد درخواست رئیس خوردسال کے شمشیر خان برخاست ہوا اور ایک اہلکار دربار مہاراجہ برودا سے واسطے انتظام امور ریاست کے بہیجا گیا ۱۸۱۶ء میں رئیس کو کل اختیار ریاست کا ملا اور

اہلکار ریاست بڑودہ کا واپس آیا ۱۸۴۷ء مین فتح خان مر گیا اور اوسکا بیٹا زورآور خان رئیس ہوا اس
رئیس نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین خدمات نمایاں کین اور مورد تحسین و آفرین ہوا۔ رقبہ اس ریاست
کا دو ہزار تین سو چھہتر میل آبادی ایک لاکہہ اٹہتر ہزار اکیاون نفر ہے آمدنی تین لاکہہ روپیہ
سالانہ ہے فوج دو سو پچاس سوار پانسو چہتر پیادہ ہے علاوہ بریں پانسو روپیہ سالانہ رئیس موصوف
بہی اوسکو دیتا ہے خراج اس ریاست کا مہاراجہ بڑودہ کے دربار مین ادا ہوتا ہے اور
رئیس کو اختیار ہے کہ بحالت لاولدی کسی وارث شرعی کو متبنے کرے ٭

ریاست خاندان رادھن پور

دو سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ مسمی بہادر خان بانی اس خاندان کا اصفہان سے آیا تہا اوسکی
اولاد مین سے جوانمرد خان بابی نے صوبہ گجرات مین سے شاہ دہلی کے حکم سے رادھن پور کا
علاقہ معافی مین پایا جب چغتائی سلطنت ضعیف ہو گئی تو جوانمرد خان نے ایک حصہ گجرات پر
بہی قبضہ کر لیا تہا جب رگہناتہ راو مرہٹا اوسکے مقابلہ کو گیا تو وہ مقام احمدآباد محصور
ہو کر خارج ہو گیا اور گجرات کا تعلق چہوڑ کر اپنے قدیمی علاقہ مین چلا گیا اوس روز سے یہہ ریاست
مرہٹوں کے ماتحت ہو گئی بعد ازان داماجی راو گایکواڑ نے بہت سا علاقہ اس ریاست کا
جوانمرد خان کے بیٹوں غازی الدینخان اور نظام خان سے لیکر شامل حکومت بڑودہ کے کر لیا
اوسوقت دونو بہائی بشراکت رئیس اس علاقہ کے تہے جب نظام خان مر گیا تو غازی الدینخان
تنہا رئیس بنا غازی الدینخان کے بعد علاقہ ریاست کا اوسکے بیٹوں شیرخان اور کمال الدین
خان مین تقسیم ہوا شیرخان کے حصہ مین رادھن پور اور کمال الدینخان کے علاقہ مین سمیج پور وغیرہ
آیا مگر کمال الدینخان تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مر گیا اور ریاست متعلق شیرخان کے رہی ۱۸۱۳ء مین
شیرخان بتوسل مہاراجہ بڑودہ کے انگریزون کا مطیع ہوا اور حسب درخواست اوسکے
فوج انگریزی نے غارتگران سندہ کو اوسکے علاقہ سے نکالا ۱۸۲۳ء مین شیرخان مر گیا اور
اوسکا بیٹا زورآور خان جانشین ہوا اوس نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین اپنی خدمات

گورنمنٹ انگریزی کو خوش کیا اور مورد تحسین و آفرین ہوا — رقبہ اس ریاست کا آٹھ ہزار چھ سو
میل مربع آبادی بیالیس ہزار دو سو ننانوے نفر کی - آمدنی دو لاکھہ پچاس ہزار روپیہ
کی ہے یہہ ریاست کچھہ خراج انگریزون یا مہاراجہ بڑودہ کو نہین دیتی مگر اقوام قلی اپنے
ہمسایہ زبردست کو کچھہ روپیہ دیتی ہے فوج اس ریاست کے دو سو چھتیس سوار اور تین سو بیس
پیادہ مقرر ہے ۞

خاندان میران سندھ

پہلے اس علاقہ مین ہندو راجپوتون کی حکومت تھی ۷۱۱ سنہ مین اسکو پہلے مسلمان حکام سے
محمد بن قاسم ثقفی نے فتح کیا پھر تین سو گیارہ برس کے بعد سلطان محمود غزنوی نے اسکو فتح کر کے
اپنے ملک کے شامل کیا بعد چند تغیرات حکام کے ۱۵۹۱ء مین اکبر بادشاہ اس ملک پر فتحیاب ہوا پھر
۱۷۴۰ء مین قبضہ نادر شاہ افشار کے آیا پھر شاہان درانی اسپر متصرف رہے پھر قوم
کلورہ اسپر قابض ہوئی اور نور محمد سردار اوس قوم کا اس صوبہ کا حاکم بنا پھر غلام شاہ
اوس کے بھائی نے حکومت پائی پھر سرفراز خان حاکم بنا اوس نے عداوتاً قوم تال پور کے
تین سردارونکو مار ڈالا اوسکے عوض لینے کے لئے میر فتح علیخان نے بڑا اجتماع کر کے پہلے عبدالنبی
حاکم کلورا کو نکالدیا خیرپور و شاہپور فتح کئے بعد برپا ہوئی بلوئے عام اور بعد جلے خاندان کلورا کے
کل سندھ کا ملک تین حصون مین منقسم ہوا یعنے حیدرآباد جسکو سندھ نرائی بھی کہتے ہین فتح علیخان
کی حکومت مین اور خیرپور زیر حکومت میر سہراب کے میرپور زیر حکومت میر تھارا کے آیا حکومت
حیدرآباد کی فتح علی غلام علی کرم علی مراد علی چار بھائیون مین تقسیم ہوئی جنکو لوگ چار یار
کہتے تھے ۱۸۰۱ء مین فتح علیخان مرگیا اوسکا نصف علاقہ تو غلام علی نے لیا اور نصف باقیماندہ
اور بھائیون نے تقسیم کیا صوبہ دار خان اوسکے بیٹے کو کچھہ دیا ۱۸۱۱ء مین غلام علی مرگیا اوسکا
بیٹا میر محمد بھی محروم رہا اور ریاست دونو بھائیون مین تقسیم ہوئی ۱۸۲۸ء مین کرم علی مرگیا اور سلطنت
حیدرآباد جمعی تیرہ لاکھہ روپیہ مراد علی کی قبضہ مین آئی ۱۸۳۳ء مین مراد علی بھی دو بیٹے

نور محمد او نصیرخان چھوڑکر مرگیا اور سلطنت حیدرآباد کے چار یار چار رون شہزادگان یعنی نور محمد سردار
میر و نصیرخان ابنان مراد علی و صوبہ دار خان بن فتح علی و میر محمد بن غلام علی کے تقسیم مین آئی
سنہ ۱۸۴۰ء مین نور محمد اپنے بیٹون شہداد او حسین علی کو بحفاظت نصیرخان کے چھوڑکر مرگیا دوسرا حصہ
سندہ کا یعنی اپر سندہ مین خیرپور کا علاقہ بلا تقسیم ایک سردار میر سہراب کے قبضہ مین آیا سنہ ۱۸۳۰ء
مین میر سہراب مرگیا اور میر رستم علیخان اوسکا بیٹا قابض ہوا اور میر تہارا والی میرپور سنہ ۱۸۲۹ء
مین مرا اوسکا جانشین اوسکا بیٹا شیر محمد ہوا اوسوقت فوج کشی سرکار انگریزی کی بامداد شاہ شجاع الملک
کے کابل پر ہوئی اور سندہ کے علاقہ سے اوس فوج کا عبور ہوا امیران سندہ کو اوسوقت حسب ضرورت
تسلی و دلاسا جانب شاہ شجاع اور سرکار انگریز کے ہوا اگر فتح کابل کے بعد مطالبہ زر باقیات سرکار کابل
کا ہوا اور حکم ہوا کہ سوائے صوبہ دار خان کے تینون امرا حیدرآباد سات سات لاکھ روپیہ کل
اکیس لاکھ روپیہ شاہ شجاع والی کابل کو دین اس روپیہ کے ادا کے بعد پھر کچھ مطالبہ میران سندہ سے
نہوگا جب اس روپیہ کے ادا مین توقف ہوا تو لارڈ گورنر بہادر سے یہہ حکم نفاذ پایا کہ بالعوض
مطالبہ زر نقد کے میران سندہ شکارپور کا علاقہ چھوڑ دین چنانچہ میر نصیرخان نے اپنا حصہ اور
اپنے بھائی نور محمد کا حصہ چھوڑ دیا ابھی باقیماندہ امیرون کے ساتھہ سوال و جواب در پیش تھا
کہ اتنے مین خبر فساد ملک کابل کی سندہ مین مشتہر ہوئی اور سب سرکار انگریزی کے دشمن
ہوگئی میر رستم علی والی خیرپور و نصیرخان والی حیدرآباد بھی در باب نکال دینے فوج انگریزی
کے سندہ سے مستعد ہوئے اُسوقت کل امیرون کے نام احکام جاری ہوئی کہ درصورت سرکشی و فساد
کے کل علاقہ تمہارا سرکار مین ضبط ہوجائیگا مگر اون کے خیال مین نہ آیا سنہ ۱۸۴۳ء ماہ اگست مین چارلس
نپیر صاحب ملک بلوچستان و سندہ کے سپہ سالار مقرر ہوئی اور ملک سندہ کا مفتوح ہوکر کل علاقجات
سوائی علاقہ خیرپور کے جو علیمراد خان کو میر رستم علیخان نے دیدیا اور وہ اطاعت انگریزی
مین آگیا تھا سرکار مین ضبط ہوئی اور علیمراد خان کے پاس صرف تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ
کا علاقہ باقی رہا جو اب تک اوسکے قبضہ مین ہے اور امرائے سندہ معزول شدہ سندہ سے نکالدیئے

گئے اور ہر ایک کے لئے وثیقہ مقرر ہوئے بہ تفصیل ذیل خاندان خیرپور ایک لاکھ نواسی ہزار پانسو
چالیس روپیہ خاندان میرپور ساٹھہ ہزار دو سو روپیہ خاندان حیدرآباد ایک لاکہہ تہتر ہزار
نواسی روپیہ ہے ؛

ریاست خاندان جاورا

مسمی غفور خان جو پہلے پہل نواب و فرمان فرما جاورہ کا ہوا وہ خسرپورہ نواب امیر خان
والی ٹونک کا تہا اوسکے معرفت وہ سرکار ہولکر مین نوکر ہوکر امارت کے درجہ کو پہونچا جب امیر خان
مالوہ سے راجپوتانہ کی مہم پر گیا تو چند علاقجات ہولکر نے غفور خان کو اس شرط پر دیئے کہ وہ
بالفعل چہہ سو سوار نوکر رکہے جب علاقہ مین ترقی ہو تو سوار بہی زیادہ کرے سنہ ۱۸۱۸ع مین
یہہ ریاست بہی حفاظت انگریزی مین آ گئی اوسوقت اس علاقہ کی نسبت امیر خان بہی دعویدار
ہوا مگر سماعت نہوا سنہ ۱۸۲۵ع مین غفور خان مر گیا اور اوسکا بیٹا غوث محمد خان المعمر دو ساله
نواب ہوا گدی نشینی کے وقت حسب حکم انگریزون کے اس رئیس نے دو لاکہہ روپیہ نذرانہ
ریاست ہولکر کو بہی دیا بڑی بیگم غفور خان کے کارپرداز ریاست کے ہوئی اور دادا غفور
خان کا جہانگیر خان نائب قرار پایا کچہہ عرصہ کے بعد کارپردازی بیگم کی برطرف ہوئی
اور اجازت ہوئی کہ رئیس پانسو سوار پانسو پیادہ چار ضرب توپ پاس دوام کے لئے رکہے
سنہ ۱۸۴۲ع مین یہہ انتظام موقوف ہوا اور بعوض فوج جو حسب ضرورت رئیس سے انگریز لیتے
تہے نقد روپیہ ایک لاکہہ پچاسی ہزار آٹہہ سو دس روپیہ سالانہ لینا قرار پایا سنہ ۱۸۵۷ع
کی مفسدہ مین بہی اس رئیس نے وفاداری ظاہر کی اور خدمات لائقہ بجا لایا تو وہ روپیہ کم
ہوکر صرف ایک لاکہہ اکسٹہ ہزار آٹہہ سو دس روپیہ باقی رہ گیا - غوث محمد خان کے
وفات کے بعد عبداللہ خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا کہ زندہ و حیات موجود ہے - رقبہ
اس ریاست کا آٹہہ سو بہتر میل مربع ہے آبادی پچاسی ہزار چار سو چھپن نفری کی - آمدنی
چہہ لاکہہ چھپن ہزار دو سو چالیس روپیہ فوج ایک سو چہتر سوار چہہ سو پیادہ سلامی تیرہ ضرب

ہوا مگر جب عہد گورنری جان لارنس صاحب گورنر جنرل کا آیا تو بسبب اسکے کہ ٹونک مین ایک سپاہگر کا خون ناحق ہو گیا تھا نواب ریاست سے معزول ہوا اور اوسکا نواب ابراہیم علی خان جانشین ہوا اور نیابت ریاست کے افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر قائم جنگ کو عطا ہوئی رقبہ اس ریاست کا آٹھ سو میل مربع ہے آبادی ایک لاکھ بیاسی ہزار نفر کی آمدنی سالانہ آٹھ لاکھ روپیہ چھ سو سوارون کی فوج اور توپخانہ سلامی سترہ ضرب توپ کی ہے کچھ خراج یا فوج یہہ رئیس گورنمنٹ کو نہین دیتا استحقاق جانشینی کا از روی حق وراثت سند متبنیٰ کے

تیسرا حصہ سلاطین انگریز کی حالات مین ابتدای سلطنت سے قریب زمانہ حال کوئین وکٹوریا ملکہ معظمہ کے عہد سعادت عہد تک

انگلستان کا ملک ابتدا مین قوم گال یعنے فرانس کے متوطنون سے آباد ہوا چنانچہ اب تک اوس قوم کے لوگ اس ملک کے کئی قطعون مین پائے جاتے ہین اور اون مین سے بعضے وہی قدیم زبان بھی بولتے ہین قدیم زمانہ مین کسیکو اسکی خبر نہ تھی مگر ایکہزار نو سو برس کا عرصہ ہوا ہے کہ روم کے بادشاہ قیصر جولیس نے اس جزیرہ کو معلوم کیا اور فوج لیکر اسپر یورش کی اوس زمانے مین اس سرزمین کو برطانیہ کہتے تھے اور رہنے والے جزیرے کے محض جاہل بے علم علم و ہنر عاری خارج از آدمیت تھے بعض اون مین سے جانورون کی کہال اپنے بدن کا لباس بناتے اور پوستین پہنتے اور بعض برہنہ مادرزاد بے جامہ و بے لباس پہرا کرتے تھے کچھ پہننے اور اوڑہنے کے اونکو عادت و تمیز نہ تھی سوائے مچھلی کے گوشت اور جنگلی جانورون کے اور کوئی چیز اونکی خوراک نہ تھی اعلے درجہ کی زینت اور سنگار اس قوم کا اوسوقت یہہ تھا کہ اپنے بدن کو کسی طرح کے رنگون سے رنگ لیتے چونکہ ان کی خوراک کا گزارہ صرف شکار کے گوشت پر تھا آہنی ہتھیار قسم چہرا وغیرہ ان کے پاس ہر وقت موجود رہتا تھا مذہب مین یہہ لوگ فرنگستان کے شمالی متوطنون کی مانند بت پرست تھے اور پتھر کے بڑے بڑے

کواں ستونوں میدان میں کھڑے کر اور اون کے بیچ میں ایک بڑا پتھر رکھ کر اوسپر جانوروں کی قربانیاں
کرتے بعض اوقات انسان کی قربانیاں وقوع میں آتیں اور انسان جانوروں کی طرح بتوں
کے آگے ذبح کئے جاتے تھے عملداری سب صوبوں کی جدا جدا تھی ایک ایک سردار ہر ایک مقام پر
حکومت کرتا تھا لیکن ضرورت کے وقت سب آپس میں متفق ہو جاتے تھے اور تمام
صوبوں میں سے ایک شخص کو صاحب عقل و بہادر جانکر حاکم و مختار بنا لیتے اوس وقت جنگ کے
کے باب میں اوسکو کامل اختیار ہوتا پیدل فوج اور سوار ضرورت کے وقت بہت سے جمع کر لئے
جاتے اکثر پہلوان لڑائی کے وقت رتھوں پر سوار ہو کر میدان جنگ میں جاتے تھے آخر حضرت
عیسے علیہ السلام کے ظہور سے چپن برس پہلے قیصر روم نے اس جزیرہ پر یورش کی اور اس
جزیرہ کے رہنے والے لوگ گرز اور نیزہ اور تلوار سے خوب لڑے اور دشمن کو پسپا کیا
چند حملوں کے بعد قیصر نے سنہ ۴۳ع میں اس جزیرہ پر اپنا عمل و دخل کر لیا اوس کے وقت ان کے
مندر مسمار ہوئے بت توڑے گئے اوس وقت اگرچہ برطانیہ میں رومیوں کا تسلط ہو گیا تھا
لیکن شمالی حصہ اس کا جسکو اسکاٹلنڈ کہتے ہیں بسبب اسکے کہ اوس سرزمین کے رہنے والے سخت
جنگجو و بہادر و جفاکش تھے رومی فتح نہ کر سکے بلکہ رومیوں نے اون کے حملے روکنے کے واسطے
مٹی کی ایک بڑی لمبی اور اونچی دیوار دونو علاقوں میں بنوا دی مدت مدید تک عملداری قیصر روم
کی اس علاقہ پر رہی آخر جب قیصریہ خاندان کی عملداری کو ضعف آگیا تو سنہ ۴۰۹ع میں قیصر
ہنوریس بادشاہ ولنٹین نے اس جزیرہ سے اپنی فوج اور کارپرداز بلوالئے اور اس علاقہ کو مطلق
العنان کر دیا اس چار سو سال کے عرصہ میں اس جزیرہ والوں نے بہت سی رسمیں رومیوں کے اختیار
کر لیں اور مذہب بھی رومیوں کا اس ملک میں رائج ہو گیا بادشاہ کی فوج کی واپسی کے بعد
اس سرزمین پر اسکاٹلنڈ کے لوگوں نے غارت و تاراج کا ہاتھ دراز کیا اور طرح طرح کے
ظلم کرنے شروع کئے جب یہ عاجز آئے تو انہوں نے نہایت عجز کے ساتھ قیصر روم کی خدمت
میں عریضہ لکھا اور التجا کی کہ بادشاہ دوبارہ اپنی فوج اس ملک میں بھیجے اور پھر اس

علاقہ کو بسبب تقدم زمانہ انگلستان کہتے ہین جسکے صرف نصف پر کچھ لحاظ کیا جاتا ہے اسکے بعد انہون نے
علاقہ سیکسنی ایک جرمن کے رہنے والے جسے بڑے بہادر اور شجاع مشہور تھے مدد طلب کی اور
انہین میں سے ایک فرقہ قوم انگل تھا وہ سب اپنا ہجوم لیکر اس ملک مین آئے اور سیسے قابض
ہوئے کہ انکی کے نام سے یہ سرزمین انگلینڈ مشہور ہوگئی کیونکہ انگل قوم کا نام ہی اور لینڈ زمین کو کہتے
ہین یہ قوم سیکسن پر غالب آئی اور برطانیہ سے قبضہ انکا بالکل اوٹھا دیا اور قوم اسکاٹ
اس علاقہ کی حکومت چھوڑ کر اپنے علاقہ کو چلے گئے قوم سیکسن انگل کا قبضہ جب بخوبی اس ملک
مین ہوچکا تو اونہون نے قوم برطانیہ قدیم رہنے والون کو بالکل اس علاقہ کی حکومت و ملکیت سے
جواب دیدیا اور ویہا دستکاری سیکسن رہ گئی کامل قبضہ کے بعد قوم انگل کی حکومت سات حصون
مین منقسم ہوگئی چنانچہ اونکے سات راج اتبک مشہور ہین کسقدر مدت کے بعد وہ ساتون
راج ایک ہوگئی اور ایک شخص مسمی

انجبرٹ یا اگبرٹ

کہ قوم سیکسنی کے لشکر مین نامی گرامی بہادر تہا فرمان فرما ہوا اس نے ساتون صوبون پر غالب آکر
ایک سلطنت قایم کرلی اور ملک کے دانشمندون و اکابرون نے جمع ہوکر سنہ ۸۲۷ء مین اسکو
بادشاہ مقرر کرکے تخت سلطنت پر بٹھلایا اور اسکی تخت نشینی سے چند سال اول عیسائی مذہب
اس جزیرہ مین رایج ہوگیا اس مذہب کے اجراے سے اول لوگ طرح طرح کی اعتقاد و قسم قسم کے
مذاہب کے پابند تھے اور بت پرستی بہت رایج تھی اولیا اور زاہدون کی نسبت لوگون کو ایسا
اعتقاد تہا کہ اونکو خدا کی خدائی مین شریک تصور کرتے تھے اور اگر کسی سے کوئی گناہ کبیرہ
سرزد ہوجاتا تو عبادت گاہون مین نذر نیاز دینے سے اوسکا عوض اوتر جانا تصور
کرلیتے تھے عیسائی مذہب کے رواج پانے سے یہ باتین سب جاتی رہین اور بادشاہ کی
دانشمندی اور انتظام کی خوبی سے ملک مین شایستگی پہیلی بارود تفنگ کا اختراع ہوا اور
قطب نما کے ایجاد و ظہور مین آکر دریائے شور و دور دراز آسان طور سے طے ہونے لگے

چھاپہ کے ایجاد نے بھی ظہور پکڑا اِس بادشاہ کا اگرچہ اصلی وطن یہی ملک تھا مگر تربیت اُس نے
فرانس میں پائی تھی اور عقل و دانش میں اپنے ہم قوم لوگوں پر سبقت لے گیا تھا اور اُسکے عہد میں
بہت مرتبہ ڈنمارک والے لوگ انگلستان پر حملے کرتے رہے مگر قابض نہوئے اور اُس نے اون کو
جہازات اور تیر نے بھی غالب دریا اون کے مقابلے کے لئے جا بارہا اور وہ ناچار ہوکر اپنے جہاز
واپس لیجاتے رہے گیارہ سال تک اس نے سلطنت کی سنہ آٹھ سو اڑتیس عیسوی میں مرگیا اسکے
مرنے کے بعد اسکا شہزادہ اتھل ڈلف فرمانفرما ہوئی۔

شاہ اتھل ڈلف

یہہ بادشاہ خدا پرست تھا اسکے اوقات سلطنت کے کام کم اور عبادت میں بہت صرف
ہوئے اس کے وقت بھی قوم ڈین یعنے ڈنمارک نے دو مرتبہ انگلستان پر حملہ کیا اور شکست کھا کر الٹے
ہوئی آخر انہوں نے یہہ تجویز کی کہ ایک جزیرہ میں جسکا نام تہنت تھا اپنے آپ کو مستحکم کرلیا چونکہ وہ جزیرہ بہت نزدیک تھا
بہت مرتبہ وہاں سے حملہ کر کر آئے اور ملک کو لوٹ کر لے گئے وہ لوگ نہایت بے رحم تھے عورت مرد بچہ سب کو تہہ تیغ
کرتے انگلستان کے وزیر بڑی بہادری سے اونکا مقابلہ کرتے تھے اور دشمن کو اپنے ملک پر قابض
ہونے نہ دیا یہہ بادشاہ ملک کی آمدنی میں سے دسواں حصہ دین مسیحی کے خادموں یعنے پادریوں کو
دیتا رہا آخر سنہ آٹھ سو ستاون عیسوی میں مرگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے تین فرزند

شاہ اتھل بلڈ و شاہ اتھل برٹ و شاہ اتھل رڈ

ایک دوسرے کے بعد جانشین ہوئے مگر اون کی حکومت نے استحکام نہ پکڑا پہلے اتھل بلڈ کی حکومت
تو کچھ پائداری نہ کی کہ وہ کم عقل و نادان و ذلیل آدمی تھا پھر اتھل برٹ اوسکی نسبت اچھا
ہوا اور سنہ آٹھ سو چھیاسٹھ عیسوی میں مرگیا پھر شاہ اتھل رڈ تخت نشین ہوا اور ملک
میں انتظام کی صورت نمودار ہوئی یہہ بادشاہ جنگ و لڑائی کے فن میں صاحب کمال تھا قوم
ڈنمارک نے اسکے وقت بڑے لشکر کے ساتھ انگلستان پر یورش کی مگر یہہ بادشاہ اونکے حملوں کو
روکتا رہا اور ملک پر اونکو قابض ہونے نہ دیا اخیر حملے میں ڈین لوگ چپکلہ ناٹنگم میں جو انگلستان

کے متعلقات سے ہے آکر قایم ہوگئی بادشاہ اون کے مقابلے کے لیئے سوار ہوا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بادشاہ کو سخت زخم آیا جسسے وہ جان بحق ہوا اسکی وفات کے بعد اوسکا چہوٹا بہائی۔

شاہ الفرڈ

بادشاہ ہوا اوسکے عہد مین بہی قوم ڈنمارک نے انگلستان پر متواتر حملے کئے اور یہہ بادشاہ چہہ مین لڑائیان بحر و بر مین اون سے لڑا اور ایکمرتبہ چنگ نواز کا بہیس بدلکر غنیم کے لشکر مین گیا اور تمام حال اور یورش کے موقعے دریافت کرکے واپس آیا اور نفے الفور فوج تیار کرکے اونپر چڑہ گیا اور فتح پائی اس بادشاہ کا خطاب الفرڈ عظیم تہا اور فے الحقیقت وہ اسی خطاب کے لائق تہا کیونکہ اوس نے اپنے اچہے اچہے آئین ایجاد کئے عمدہ قوانین رایج فرمائے اہل جرم وقصور کو سزا اوسکے دربار سے پنچایت کی تجویز سے ملتی رہی اکسفرڈ نام ایک مدرسہ بہی اس نے بنوایا اور تعلیم شروع کرائی اسکے وقت انگلستان کے لوگ تین فرقون مین منقسم تہے ایک امیر وحاکم دوسرے آزاد تیسرے غلام ان سب کو علم سے کچہہ بہرہ نہ تہا مگر بادشاہ بذات خود لئیق وصاحب علم ونہر مند تہا ہر روز آٹہہ گہنٹہ وہ کتابون کے مطالعہ مین صرف کرتا ملک کے خراج کا انتظام اسی کمال لیاقت سے کیا اور زر خراج حصہ مقررہ پر رعایا سے لیا خرچ فوج اور ملک کا جدا اور سخاوت کا جدا رکہا دن اور رات کے اوقات کے تقسیم اوس نے تین حصص پر کی ایک مین سوتا اور کہاتا اور ہوا خوری کو سوار ہوتا ایک حصہ مین ملکی امورات کے انتظام کا کام ملحوظ خاطر رکہتا تیسرا حصہ خدا کی عبادت اور بندگی ونماز مین صرف کرتا اس بادشاہ کے عہد مین گہنٹہ گہڑیال گہڑی اوقات شناسی کا آلہ کوئی نہ تہا اس نے موم بتی کا ایجاد کیا کہ ایک حصہ اوسکا ایک گہنٹہ مین جلتا وہ بتیان دن رات جلتی رہتین اور وقت اونسے پہچانا جاتا یہہ ایجادات بادشاہ نے کسی سے سیکہی نہ تہین بلکہ عقل خداداد سے اوس نے آپ نکالین تہین غرض اسکا زمانہ بڑے امن چین وآرام کا زمانہ تہا خونریزی وقزاقی وچوری کو اس نے ایسا موقوف

کیا اور لوگ اسکے سایہ عاطفت مین نہایت آرام سے گزارہ کرتے رہے سب سے اول اسنے انگلستان مین پختہ اینٹون کا پزاوہ پکایا اور اپنا خاص محل پختہ بنواکر آرام آوری حاصل کی اس سے پہلے عام لوگ تو خس پوش گہرون مین رہتے تھے اور دولتمند ون کے چوبی مکان بنے ہوئے تھے آخر اس نیک نام بادشاہ نے سنہ نو سو عیسوی مین انتقال کیا پچپن سال کی عمر پائی اسکے مرنے کے بعد

شاہ ایڈورڈ اول و شاہ ایتھل اسٹن و شاہ ایڈمنڈ اول و شاہ ایڈرڈ و شاہ ایڈوی و شاہ ایڈر چھہ بادشاہ

نوبت بنوبت تھوڑی مدت سلطنت پر فرمانفرما رہے پھر

شاہ ایڈورڈ دوم

فرمانروا مملکت انگلستان کا ہوا اسکے عہد مین بجز موت اس بادشاہ کے اور کوئی بات لائق تحریر نہین ہے اور وہ اسطرح وقوع مین آئی کہ بادشاہ ایک روز قلعہ کرف کے نزدیک جسمین اوسکی خوشدامن کا گھر تہا سیر و شکار کی تقریب سے گیا ہمرکاب چندان لشکر نہا صرف چند آدمی ہمراہ تھے اوسوقت بادشاہ کو منظور ہوا کہ اپنی ساس سے ملاقات کرے اور خانہ بی تکلف جا نکر تنہا وہان چلا گیا اور بعد ملاقات پانی مانگا نوکر نے جب پیالہ پانی کا لا کر دیا بادشاہ کے خسر نے جسکی سازش بادشاہ کی مخالفون سے ہو چکی تھی اپنے نوکر کو اشارہ کیا کہ بادشاہ کا کام تمام کرے نوکر نے ایک پیش قبض ایسا بادشاہ کے پہلو مین مارا کہ پیٹ چاک ہوگیا بادشاہ اوسی حالت مین وہان سے اوٹھہ کہڑا ہوا اور گھوڑے پر سوار ہوکر بارادہ جانے دار الخلافت کے سرپٹ گھوڑا ڈالا چونکہ خون کا فوارہ جسم سے جاری تہا راستہ مین ناطاقت ہوکر گھوڑے سے گرا مگر گھوڑے سے علیحدہ نہوا اور ایک پانو رکاب مین اٹکا رہا گھوڑا بے تحاشا دوڑا چلا جاتا تہا اس تکلیف مین بادشاہ کا دم آخر ہوا اوسکے مرنے کے بعد

شاہ ایتھل رڈ دوم

تخت نشین ہوا اس نادان اور نامرد بادشاہ کے وقت مین قدیمی دشمن اور غنیم قوم

ڈین نے کہ شاہ الفرڈ اور اوسکے جانشینون کے شعور اور حوصلے کے سبب سے مدت تک انگلستان
مین نہ آسکی تھی اور فرانسیس کے ملک مین سکونت کی ہوئی تھی پھر ادہر کو متوجہ ہوئی جب
ڈین کا بیشمار لشکر داخل انگلستان ہوا بادشاہ نے اپنے آپ کو کمزور پایا اور بسبب نامردی اور
بعوض جنگ کے زر خطیر دیکر دشمن کو راضی کیا اور وہ قوم بیشمار دولت لیکر واپس چلی گئے
اون کے جانے کے بعد بادشاہ اسقدر دولت دینے سے پچھتایا اور افروختہ ہوکر حکم دیا کہ قوم ڈین
کا جو آدمی انگلستان مین موجود ہو قتل کیا جاوے چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور صدہا آدمی مارے گئے
یہ حال جب ڈین قوم نے سنا پھر فوج جمع کرکر انگلستان کو آئے شاہ ایتھل رڈ دار الخلافہ سے
بھاگ کر اپنے بہنوئی مسمی رچارڈ کے پاس جو نارمن کے ملک کا ڈیوک یعنے صوبہ تھا بھاگ
گیا اوس کے بھاگ جانے کے بعد

شاہ سوین قوم ڈین و شاہ ایڈمنڈ ایرن سیڈ

انگلستان پر قابض ہوا سنہ ایکہزار چودہ عیسوی مین اسکے تخت نشینی عمل مین آئی
اور چند ماہ سلطنت کرکے مرگیا رعایا نے پھر شاہ ایتھل رڈ کو جو نارمن کو بھاگ گیا تھا بلایا
اور سلطنت اوس کے حوالہ کی وہ بھی بہت جلد مرگیا اور ایڈمنڈ ایرن سیڈ بادشاہ نے
سلطنت پائی یہ خبر پاکر شاہ سوین ڈین کا بیٹا قانوت نام چالیس جہاز جنگی لیکر انگلستان
پر چڑھ آیا شاہ ایڈمنڈ ایرن سیڈ بہت سے لشکر کے ساتھ اوس کے مقابلہ کو نکلا ابھی کوئی مقابلہ
نہین ہوا تھا کہ فریقین کے امیرون مشیرون نے درمیان آکر باہم مشورہ کیا کہ دونو عویدار
بادشاہت کے اس بادشاہت مین سہیم و شریک ہین چنانچہ اسی بات پر فیصلہ ہوا اور
نصف نصف علاقہ پر دونو بادشاہ قابض و دخیل ہوئے ایڈمنڈ ایرن سیڈ تھوڑے
عرصہ تک حکومت کرنے پایا زیادہ سلطنت اوسکو نصیب نہوئی کیونکہ قانوت کے بہکانے سے
تھوڑے عرصہ مین اوسکے رفیقون نے اوسکو قتل کر ڈالا۔

شاہ قانوت

یہہ بادشاہ سنہ ایکہزار ستره عیسوی مین تخت نشین ہوا اور بلاشرکت غیرے تمام علاقہ انگلستان کا بادشاہ کہلایا یہہ بادشاہ نہایت دانا وعقیل وہنرمند تہا ابتداء عمر مین اوس نے بڑی بڑی بہادریان کین اور بہتیرے لوگون کو سیدہا کیا آخر عمر مین خداپرستی و بندگی کا شیوہ اس نے ایسا اختیار کیا کہ لوگ اسکے طریق وعادت سے خوش رہے چونکہ اسکے دربار مین خوشامدی لوگ بہت جمع تہے اکثر اوقات وہ اسکو اسقدر سراہتے اور تعریف کرتے کہ اسکو وہ باتین ناگوار گذرتین اسواسطے اس نے تمام حکم جاری کر دیا کہ میرے روبرو کوئی میری تعریف کا کلمہ زبان پر نہ لاوے قوم ڈین کے لڑائیان اور فساد جو دوسو برس سے چلا آتا تہا وہ اسکے وقت مین بالکلے موقوف ہوا انصاف وعدالت اس بادشاہ کی تمام بادشاہون مین مشہور ہوئی اور رعیت اسقدر اسکی حکم پر جانفشان تہی کہ کسیکو اسکے حکم کی تعمیل مین عذر نہ تہا جب اس بادشاہ کے سب مرادین پوری ہوئین اور کوئی بدخواہ و دشمن نرہا تو دنیا کی حکومت سے پہلے اسے دل شکستہ ہوا اور عاقبت کی درستی کیطرف متوجہ ہوا اور ایک مکان عبادت گاہ بنا کر ان لوگون کی ابتدا کی خوف سے جو دشمنون کے لشکر سے مارے گئے تہے نماز وعبادت مین مشغول ہوا مگر رعیت کو سلطنت سے علیحدگی اسکی منظور نہوئی اور سب نے مجبوراً اسکو پہر حکومت کے کام مین مصروف کیا کیونکہ اس کی تقریر نہائیت خوش تہی اور کلام نہایت رنگین جس سے لوگ حظ حاصل کرتے تہے آخر یہہ بادشاہ بکمال نیکنامی نوے سال کی عمر مین مرگیا اور سنہ ایکہزار چالیس عیسوی مین دنیائے فانی سے کوچ کیا اور اسکا بیٹا شہزادہ ہرلڈ تخت نشین ہوا۔

شاہ ہرلڈ اور شاہ ہارڈی قانوت

شاہ قانوت کی مرگ کے بعد چھوٹا بیٹا اوسکا شاہ ہرلڈ جانشین ہوا مگر کسیقدر عرصہ کے بعد ہارڈی قانوت بڑا بیٹا شاہ قانوت کا ڈنمارک کے علاقہ سے آیا اور تخت کا دعویدار ہوا چونکہ بادشاہ کا وہ بڑا بیٹا تہا سب نے اوسکے دعوی کو تسلیم کر لیا اور تخت سلطنت اوسکے

حوالہ کیا مگر اوس نے اس نعمت کے قدر نہ کی بادشاہ ہوتے ہی طرح طرح کے ظلم و فساد و آزار یان شروع کین اور رعایا کو لوٹ کر برباد کر دیا اوس کے ظلم و تعدی سے تمام رعایا عام و خاص ناراض ہو گئی اراکین دربار بھی بگڑ گئے اور سب نے ملکر اوسکو تخت سے اوتار دیا اور پنچایت کر کے پھر ڈین قوم کا کوئی بادشاہ انگلستان پر فرمان فرما ہو و بصلاح ہمگرسب نے ایڈورڈ نام شاہ اتھل رڈ سکین کے بیٹے کو بادشاہی دی اور سلطنت کا تاج پہنایا ✣

شاہ ایڈورڈ تیسرا

اِس بادشاہ کا عہد عین انصاف اور امن کا زمانہ تہا اس نے قوم ڈین اور سکسن اور انگریز کو یکسان اور برابر رکھا اور تینون قومین نہایت محبت و اختلاط سے شاہی دربار مین کام کرتے رہتین قوم ڈین کے علما کی بادشاہ نے اسقدر خاطر کی کہ اونہون نے اسکو ولی مشہور کر دیا آخر کو بادشاہ سلطنت سے دل برداشتہ ہو کر کئی برس نماز مین مشغول رہا جب ساٹھ برس کی عمر گذر چکی جلوس کے پچیسوین سال سنہ ایکہزار چہیاسٹھ عیسوی مین بیمار ہو کر مر گیا چونکہ اسکا کوئی فرزند وارث تخت و تاج نہ تہا سمی ہرلڈ ایک امیرزادی نے جو شاہ ایڈورڈ کے متوسلون سے تہا سلطنت پائے

شاہ ہرلڈ دوسرا

یہہ بادشاہ اگرچہ شجاعت و عدالت کے اوصاف سے موصوف تہا مگر بسبب اسکے کہ خاندان سلطنت سے نہ تہا اکثر لوگ اسکی تخت نشینی سے رضامند نہ تہی تہوڑے عرصے کے بعد ڈیوک ولیم جو علاقہ نارمنڈے مملکت فرانس کا صوبہ اور شاہ ایڈورڈ کے چچے کا بیٹا بہی تہا انگلستان کی سلطنت کا دعویدار ہوا اور تین سو جہاز جنگی ہمراہ لیکر انگلستان مین آیا جب جہاز سے اوترا اتفاقاً گر پڑا امیرون نے بدشگونی کا خیال دور کرنے کے لئے عرض کی کہ آپ کو مبارک ہو یہہ ملک بیشک آپنے فتح کر لیا کیونکہ جہاز سے اوترتے ہی آپنے زمین پر اپنا سایہ ڈالا ہے اور زمین آپ کی وجود ذی جود کے فیض سے بہرہ مند ہوئی نارمن کا لشکر تعداد مین ساٹھہ ہزار تہا قصبہ ہیسٹنگس کے پاس ٹہہر وہان ٹہرے شاہ ہرلڈ اپنی فوج کہ دشمن کے

فوج سی بہت کم تہی ہمراہ لیکر مقابلہ پر گیا دونو بادشاہون مین سخت لڑائی ہوئی انگلستان کی
فوج باوجودیکہ کم تہی نہائت تیزی و تندی کے ساتہ لڑتی اور دشمن کے حملون کو روکا
آخر شاہ ہرلڈ اپنے دو بہائیون کے ساتہ عین معرکہ جنگ مین مارا گیا اور نارمن کی فوج فتحیاب
ہوئی یہہ لڑائی انگلستان کی بڑی لڑائیون مین شمار ہوتی ہے کیونکہ اس مین باسٹہہ ہزار انگریز اور
پندرہ ہزار فوج طرف ثانی کی کام آئی تہی —

شاہ ولیم ناصر یا ولیم فتحمند

شاہ ہرلڈ کے مارے جانے کی بعد شاہ ولیم جو انگلستان پر فتحیاب ہوا تہا تخت نشین ہوا
اس بادشاہ کو مورخ بڑا سپہ سالار و بہادر دلیر صاحب جرات دور اندیش ہوشیار خبردار
شمار کرتے ہین سپاہ کی واسطی اگرچہ یہہ سخت گیر تہا اور تشدد و تہدید سی کام لیتا تہا مگر اونکی خاطر
بہی بہت کرتا تہا لڑکپن کے زمانہ سی یہہ بادشاہ ہمیشہ لڑائیون اور معرکون مین اور سپاہگری
اور لڑائی کے فن مین اوستاد بنا اور بسبب مضبوطی کے ہر طرح کی سختی یہہ برداشت کرسکتا تہا اپنے
جسم مین بہی نہائت صاحب قوت و زور تہا اسکی کمان کا چلہ یہہ خود چڑہاتا تہا اور کسی کی طاقت
نہ تہی کہ اسکی کمان کو وہ چڑہا سکے تمام عمر یہہ ہر ایکطرح کے خوف و خطر اور نفسانی لذتون اور
عیاشی سی پاک رہا سوائے بادشاہ بیگم اپنی زوجہ کے تمام عمر یہہ کسی عورت کے ساتہ ہم بستر نہوا
بدمزاجی اور قزاقی کا انتظام اسنے اپنی مملکت مین ایسا کیا کہ قزاقون کی بیخ و بنیاد اوکہاڑ
ڈالی البتہ وصول معاملہ مین سخت گیر تہا روپیہ زمینداروں سے خلاف آئین مقررہ بہی وصول
کرلیتا تہا دولت اسکے خزانہ مین بیشمار تہی اور تحصیلدارون کو اجازت حاصل تہی کہ جتنی بدسلوکی
رعایا پر وصول معاملہ مین ہوسکے کرین اکثر زمینداروں کی زمینین باقیات معاملہ مین نیلام
ہوجاتین ناحق کے جرمانی اور ڈنڈ اکثر رعایا سے وصول کیئے جاتے روپیہ کے خرچ کرنے مین
بہی یہہ بادشاہ بخیل نہ تہا مگر بیفائدہ خرچ ایک کوڑی نہین ہوتی تہی فوج کی تنخواہ وقت پر
تقسیم ہوجاتی تہی آخر سنہ ایک ہزار ستاسی عیسوی مین اسنے وفات پائی اور ولیم

روفس اوس کا بیٹا جانشین ہوا۔

شاہ ولیم روفس

یہہ بادشاہ ولیم فتحمند کا منجھلا بیٹا صاحب عقل و تدبیر تھا سب نے تخت نشینی کے لیئے پسند کیا اور روفس خطاب دیا کیونکہ اسکے سر کے بال سرخ تھے اور روفس اوسکو کہتے ہین جسکے بال خمائی رنگ ہون تخت نشین ہوکر اسنے جور و ستم پر کمر باندہی اپنے ظلم سے رعیت کو بہت ستایا خاص و عام اسکی بدخوئی سے بیزار ہوگئی کیونکہ یہہ شخص بڑا متکبر اور بڑبولا تھا اور ناحق شناس امانت و دیانت سے عاری ہوچکا تھا بلکہ مذہب سے برگشتہ ہوکر دین کے حضرات کے ساتھہ بھی اسنے دشمنی شروع کی فضول خرچیون سے خزانہ خالی کردیا قوم انگریز کے خون کا پیاسا ہوگیا باوجودیکہ اونہین کی حمایت و امداد سے بادشاہ بنا تہا تمام عمر اسنے شادی کبھی عورت کے ساتھہ نہ کی کسبی اور زناکار عورتون کے ساتھہ گزارہ کیا شکار سے بہ اکثر اوقات کھیلا کرتا تھا اور اسی کام مین اسکی جان تلف ہوئی وہ اس طرح پر ہے کہ ایک روز بادشاہ اپنے ہم صحبت امیرون کے ساتھہ شکار کھیلنے کے لیے جنگل کو گیا سب امیر سیر و شکار مین مصروف تھے اتفاقاً مسمی ٹرل ایک جوانمرد نے ایک ہرن کو کہ بھاگا جاتا تھا تیر مارا وہ تیر ہرن کو نہ لگا بلکہ ایک جنگلی درخت کو لگا جسکے پاس بادشاہ کھڑا تھا تیر درخت سے گذر کر بادشاہ کے سینہ مین آلگا زخم کاری آیا جسسے بادشاہ جانبر نہوا اور چند روز بیمار رہکر مرگیا یعنی ایکہزار ایکسو سنہ عیسوی مین یہہ واقعہ وقوع مین آیا چونکہ اس بادشاہ کا کوئی جانشین بیٹا نہ تھا اسواسطے بادشاہ کا چھوٹا بھائی ہنری تخت نشین ہوا ہنری کو بھائی کے مرجانے اور تخت کے حاصل ہونے کی اسقدر خوشی ہوئی کہ تخت نشینی کے شوق مین بھائی کے تجہیز و تکفین کے رسم بھی پوری ادا نکی۔

شاہ ہنری پہلا

۱۱۰۰ یہہ بادشاہ انگلستان کے نیک نام بادشاہون مین شمار کیا گیا ہے کیونکہ خالق حقیقی نے ظاہری

دیا تہا ملی خوبیان عطا فرمائی تہین لمبا قد فربہ بدن بائیت رعب دار شکل بادشاہی سجاوٹ
چہرہ نہایت خوبصورت تہا کلام بہی نہایت شیرین نیک اخلاق تہے عدل و انصاف غریب نوازی
و رعیت پروری مین طاق یگانہ آفاق تہا ظرافت و خوش طبعی بہی اسکی مزاج مین تہی مگر بے
موقع اوسکا استعمال نہین ہوتا تہا جس سے سلطنت کی نسبت مین خلل پیدا ہو چونکہ فصاحت و خوش کلامی
و تحریر و تقریر مین اسکو کامل مہارت تہی شاہ ہنری فاضل کا خطاب ہوا تمام عمر مین ایک صریح زبردستی
و ظلم اس سے واقع ہوا کہ اپنے بہائی رابرٹ کو اسنے قید کیا اور طرح طرح ظلم اوسپر روا رکہے
پینتیس سال تک اسنے نہایت شان و شوکت کے ساتہہ سلطنت کی سرسٹہہ سال کی عمر پائی سنہ
ایکہزار ایکسو پینتیس عیسوی مین مرگیا چونکہ اسکا بیٹا کوئی نہ تہا مرنے کے وقت اسنے وصیت کی
کہ بعد میرے میری بیٹی مسماۃ مٹلڈہ وارث تخت و تاج ہو مگر بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسپر
تعمیل نہوئی اور بادشاہ کا بہانجا اسٹیون براہ زبردستی تخت نشین ہوا ٭

شاہ اسٹیون

یہہ بادشاہ تاریخ کی کتابون مین غاصب لکہا گیا ہے کیونکہ انگلستان کی سلطنت اسکا حق نہ تہا
مٹلڈہ حقدار کا حق چہین کر یہہ بادشاہ ہوا اگرچہ ابتدائے سلطنت مین اسنے رعایا کی تسلی
و دلدہی کی مگر آخر کو زور و تعدی پر کمر باندہ لی اور انگلستان والون نے اسکے عہد مین بڑی بڑی
مصیبتین اوٹہائین جب یہہ حالت ہوئی تو مسماۃ مٹلڈہ ہنری اول کی لڑکی نے اپنے باپ کی
وصیت کے موجب انگلستان کے تخت کا دعوی کیا اور بڑی فوج جمع کرکر میدان جنگ مین آئی
پہلی لڑائی مین شاہ اسٹیون فتحیاب ہوا مگر چونکہ انگلستان کے لوگ مسماۃ مٹلڈہ کی حق رسانی پر آمادہ
تہے دن بدن مٹلڈہ کی فوج بڑہتی گئی اور آخر جنگ مین مٹلڈہ فتحیاب ہوکر تخت نشین ہوئی
اور شاہ اسٹیون پابزنجیر قیدخانہ مین بہیجا گیا مٹلڈہ نے تخت نشین ہوکر انگلستانیون
کے احسان بالکل لوح خاطر سے محو کردیے امرای دربار اور عام رعایا پر طرح طرح کے
ظلم کرنے شروع کیے بدزبانی و بدکلامی سے اپنے خیرخواہون کو دشمن بنا لیا جب کہ یہی

واپس آنیا وطن کے جانے کا شوق بہت غالب ہوا اور چاہا کہ فوج اور جمع لشکر سے اول جزیرہ ظہور
پر انگلستان کو جائے اس ارادہ پر لباس فقیرانہ زیب تن کیا اور تین برس کی لڑائیون کے بعد
وطن کو روانہ ہوا جب جرمن مین پہونچا وہان پہچانا گیا اور جرمن کے حاکم نے اوسکو قید کرلیا
چار ماہ تک قید رہا اوسوقت انگلستان کے لوگ حیران تھے کہ بادشاہ کہان گیا شاید انگلستان تک
پہونچ گیا مگر بادشاہ کا کوئی سراغ نہ ملا ارکین سلطنت نے جابجا ملک ملک جاسوس
بہیجے کہ بادشاہ کی تلاش کرین ایک جاسوس جب جرمن مین پہونچا تو اوسکو خبر ملی کہ
ایک ولایت کا بادشاہ قلعے کے فلان برج مین قید ہے جاسوس اوس برج کے نیچے گیا اور
چنگ سے وہی گت بجانے لگا جو بادشاہ بجاتا تھا بادشاہ نے جب وہ گت سنی پہچان گیا
کہ یقینا یہہ کوئی جاسوس میرے حال کی تلاش مین آیا ہے بادشاہ نے بہی وہی گت بجائی
اور اشارہ سے جاسوس کو اپنی موجودگی ثابت کرادی جب اس حیلے سے انگلستان
والون کو بادشاہ کا سراغ ملا تو ایک کروڑ روپیہ فدیہ شاہ جرمن کو دیکر اپنے بادشاہ کو
چھوڑا لائے جب یہہ بادشاہ اپنے دار الخلافت مین آیا تمام زمانہ نے خوشیان منائین اور بڑی
خوشی ہوئی اوسوقت چند سردار جرمنی کہ بادشاہ کے ساتھہ آئے تھے یہہ حال دیکہکر
حیران رہگئے اور کہنے لگے کہ اگر شاہ جرمن کو اس دولت اور رعیت کی اطاعت کی
خبر ہوتی تو پچاس کروڑ سے کم روپیہ لیکر نہ چھوڑتا چونکہ بادشاہ کی گمگشتگی و قید کی حالت
مین جان نام بادشاہ کا بہائی فرمان فرما تھا اور بسبب طمع سلطنت کے اوس نے بادشاہ
کے چھوڑانے اور روپیہ کے جمع کرنے مین دیر کی تھی اسواسطے بادشاہ نے دار الخلافت مین آکر
اوسپر بہت عتاب کیا اور اوسکو قید کردیا بعد چند ماہ قصور معاف کیا اور فرمایا کہ جب تک
یہہ گناہ بہائی کا مجھکو یاد رہیگا اوسیطرح بہائی کو بہی میری معافی یاد رہیگی بعد ازان
یہہ بادشاہ کئی لڑائیان فرانس والون سے لڑا اور فتحیاب رہا آخر عمر مین اپنے پہر لشکر
جمع کیا اور چاہا کہ عرب پر چڑہائی کرے اور شام کے ملک کو فتح کرکے بیت المقدس پر

پر قبضہ پائی مگر عمر نے وفا نہ کی اس بادشاہ کی وفات کا ایک عجیب حال شہرہ ہے کہ ایک روز کسی
شخص نے جو انگلستان کے رہنے والون مین سے تہا ملک فرانس مین زمین کہودتے کہودتے دفینہ پایا
اوس مین سے آدہا تو اوس نے خود چہپا لیا اور باقی بادشاہ کی حضور مین گذرانا بادشاہ نے تمام
خزانہ کی ضبطی کا حکم دیا اوس شخص نے انکار کیا اور اپنا خزانہ قلعہ چالوس مین جا رکہا اور چند آدمیون
کے اتفاق سے قلعے کے دروازے بند کر لئے بادشاہ نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا محاصرے کے چوتہے روز
بادشاہ قلعے کے چارون طرف پہر رہا تہا اور موقع ملاحظہ کرتا تہا کہ کہین قلعہ پر چڑہنے کا
کا موقع دستیاب ہو اتنے مین برترم ڈگن جو ردوان تیر انداز نے ایک تیر بادشاہ کی طرف چلایا
اور بادشاہ کے شانہ پر نشانہ ہوا اگرچہ زخم کاری نہ تہا جس سے جان کے جانے کا اندیشہ ہو مگر جراح
نے تیر نکالنے کے وقت بے احتیاطی کی اور وہی زخم وبال جان ہو گیا نزع کی حالت مین بقیہ
ہوش و حواس خزانہ و ملک کا چہارم حصہ یعنی قدیمی نوکرون کو دیدیا اور باقی تین حصص پر شاہ
جان اپنے بہائی کو قابض و متصرف کیا اور اوس تیر انداز کو روبرو بلا کر پوچہا کہ مجہ سے
تیرے حق مین کیا برائی ظہور مین آئی تہی کہ تم نے مجہکو تیر مارا وہ بولا کہ تم نے میرے باپ اور
دو بہائیون کو مار ڈالا تہا اس عداوت سے مین تمہاری قتل پر مستعد ہوا اب مین تمہارے
قابو مین ہون جو چاہو سو کرو مگر مجہکو خوشی یہہ ہے کہ مین نے ایک ظالم کے پنجے سے خلقت
کو چہڑایا ہے بادشاہ کے دل پر یہہ جواب موثر ہوا اوس نے حکم دیا کہ اس شخص کو سو روپیہ انعام
دیکر چہوڑ دو اس بادشاہ نے دس برس سلطنت کر کے بیالیس سال کی عمر پائی سنہ ایکہزار
ایکسو ننانوے عیسوی مین مر گیا ایک بیٹا فلپ نام اس بادشاہ کا باقی رہا تہا مگر بسبب اسکے
کہ وہ غیر منکوحہ عورت سے تہا سلطنت سے محروم رہا۔

شاہ جان

اس بادشاہ کا وجود بے جود مین لاکہون عیب جمع رہا یا اسے کمال الرض تہی فاسق
فاجر بے مروت بے درجہ کا تہا دوستون کو دشمن بنا لینا اس کی طبیعت کا خاصہ تہا ایسے ایسے کام

ایسی سرزد ہوئی جس سے اسکے رعب مین فرق آیا اور رعایا کی بہی حق تلفی ہوئی بزدلی
مجہولی حماقت نادانی عیاشی ناحق شناسی دغابازی فریب ظلم وستم بیرحمی اسکی آب وگل مین
بہری ہوئی تہی اسکے ارکین دربار وخویش واقارب وملازم لشکر وفوج اس سے شکرگزار
نہ تہے نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ ملک مین بے انتظامی پہیل گئی ساری صوبے زرخیز فرانسیس کے
ملک کے جو اسکو بہائی کے مرنے کے بعد حاصل ہوئی تہے سب اسکے تصرف سے نکل گئے اور یہہ باپ
دادا کا متروکہ وموروثہ مفت ہاتہہ سی کہو بیٹہا اسکے ظلم وزبردستی کی داستان طول و
طویل ہین اگرچہ تب اس نے ایک یہودی پر ایکہزار اشرفی جرمانہ کیا یہودی مفلس تہا ادا نہ
کر سکا اوسپر اس نے حکم دیا کہ جب تک مجرم یہہ جرمانہ ادا نکرے ایک دانت اسکا ہر روز اوکہاڑا
جایا کرے چنانچہ سات روز مین سات دانت اوکہاڑے گئے جب یہودی ناچار ہوا
تو اوس نے اپنا گہر بار بیچکر جرمانہ ادا کر دیا اور باقی کے دانت بچائے اس کے ظلم سے
ناراض ہوکر سب امیر اور صوبے پہر گئے اور جا بجا جنگ کے آگ مشتعل ہوئی جس سے
بادشاہ بکمال ناچار ونادم ہوا آخر صلح اسطرح پر ہوئی کہ آئندہ بادشاہ کو بذات خود
کسی امر مین حکم دینے کا اختیار نہو اہل مجلس جمع ہوکر ہر ایک امر مین حکم نافذ کیا کرین چنانچہ
بادشاہ نے مجبوراً یہہ امر منظور کیا اور نوشت لکہہ کر دستخط کر دیئے یہہ سند اب تک
لنڈن کے عجائب گاہ مین رکہی تہی اور سند جلیل اسکا نام ہے انگلستانی رعایا کی آزادی
کی بنیاد وہی سند گنی جاتی ہے یہہ سند اگرچہ لکہی گئی اور دستخط بہی بادشاہی ہو گئے
مگر بادشاہ تہوڑی ہی مدت کے بعد اپنے عہد سے پہر گیا اور پوری تعمیل نہ کی رعیت نے
جب بادشاہ کو قول کا پورا نپایا تو پہر انحراف کو سر اوٹہایا جا بجا شور وفساد برپا ہو گئے
مگر اوسی عرصہ مین بادشاہ مرگیا اس کے مرنے کا احوال اسطرح پر اہل تواریخ لکہتے ہین کہ جب
رعیت جا بجا اور صوبہ بصوبہ اطاعت سے نکل گئے تو بادشاہ نے چاہا کہ بزور شمشیر انکو سیدہا
کیا جائے اس ارادہ پر بہت سی فوج نوکر رکہی اور چاہا کہ اس لشکر کے ساتہہ تمام ولایت

میں گردش کرے شمرد رچپت کو سزا دیوے جب یہہ فوج آراستہ ہوکر سمندر کے کنارے
گئی رچپت کو سخت کچھ جوش سے ایسا پانی فوج کی فرودگاہ میں پہونچا کہ ہزاروں سپاہی
غرق ہو گئے لاکھوں روپیہ کا اسباب بہہ گیا باقیماندہ بہہ کر خراب ہو گیا اور شاہ خود مشکل
اوس آفت ناگہانی سے جان بر ہوا اور غم و غصہ میں مبتلا دارالخلافت کو آیا اور کمال
غم و غصہ میں گرفتار ہو کر تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا اور وہ بیماری ایسی مہلک ہوئی کہ
اکیاون برس کی عمر میں اٹھارہ سال حکومت کر کے سنہ ایکہزار دو سو سولہ عیسوی میں مر گیا
اور اوسکا ولیعہد ہنری جانشین ہوا۔

شاہ ہنری تیسرا

اس بادشاہ کے خصایل بھی اسکے باپ کی طرح ناپسندیدہ تھے حکومت و عدالت و انتظام ملک کے
طرف اسکی توجہ بہت کم تھی کیونکہ یہہ نو برس کی عمر میں تخت نشین ہوا اور انتظام سلطنت
کا ارکین دربار کے متعلق رہا بڑے ہوکر بھی اسکو وہی عادت بیغرضی و بے پرواہی کے
دستگیر حال رہی فضول خرچیوں سے اسنے خزانہ خالی کر دیا وہ فضول خرچی سخاوت نہ تھی بلکہ ناکارہ
کاموں پر وہ خزانہ خرچ کیا جاتا تھا حاصلات ملک میں کمال خسارہ پیدا ہو گیا رعایا لوٹی
گئی خود بھی بادشاہ دولتمند نہوا بادشاہ کی غفلت اور تلون مزاجی و تنگ ظرفی
و نااقبالی و تکبر وغیرہ سے کئی خاندان برباد ہو گئے بہت بڑا عیب اس میں یہہ تھا کہ الغرض
کے کہنے سے فی الفور ایک عزیز کو ذلیل کر ڈالتا اسکے منہہ لگائے ہوئے خوشامدی
جسکو چاہتے برباد کرا دیتے آخر الامر جب سب لوگ اسکے نالائق حرکتوں سے تنگ ہوئے
سیمن ارل لیسٹر ایک امیر نے بادشاہ کے برخلاف ہنگامہ برپا کیا اور تمام رعیت اسبات پر
مستعد ہو گئی کہ اسکو تخت سے اوتارا جائے اور بعد بہت سی زد و کد کے بادشاہ کے
ہاتھ سے اختیارات لے لیے گئے اور یہہ تجویز قرار پائی کہ ہر ایک امر اہم کے انتظام کے وقت
بادشاہ بذات خود حکم نہ دے بلکہ ایک مجمع عالیشان جمع ہو اور سو دربار کے امیروں

وہان پادری و علما و فضلا کے ہر شہر سے دو مرد اشراف اور ہر محلے کے مختار بارہی طلب ہوکر
مشورہ لیا جایا کرے اپس مشورہ و جواب و سوال جو بات سب کے پسند ہو اوسپر تعمیل ہو
اس مجلس کا نام پارلیمنٹ رکہا گیا اور یہہ مجلس سب سے اول ۲۰ جنوری ۱۲۶۵ عیسوی مین
منعقد ہوئی اور یہی مجلس ارکان ثلاثہ کی ہے جو اب بہی لنڈن مین جمع ہوتی ہی اور
تین رکن یہہ ہین اول سردار امیر دوم پادری سوم رعایا کے وکیل یہہ تینون ارکین
جب تک کسی امر مین منظوری نہین دیتے کوئی تجویز کسی امر مین قایم نہین ہوتی جب
اختیارات ملکداری کے بادشاہ سے چہنگئے تو صورت انتظام کی نمودار ہوئی آخر
بادشاہ چونسٹھ برس کی عمر پاکر سنہ ۱۲۷۲ ایکہزار دوسو بہتر عیسوی مین بقضائے الٰہی مر گیا
چہپن سال حکومت کی اور ایڈورڈ نام اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا۔

شاہ ایڈورڈ پہلا

یہہ بادشاہ نہایت حسین و جمیل و وجیہہ و خوبصورت بلند قد چست اندام بہادر دلاور آدمی تہا
اہل تاریخ اسکو نیک بادشاہون مین شمار کرتے ہین ملک کے انتظام و سلطنت کے کام مین بہی
نہایت عقلمند فہیم و دانا ہوشیار و مآل اندیش تہا اس نے مسلمانون کے ساتھہ جہاد کیا اور چاہا کہ شام
کا ملک فتح کرکے بیت المقدس پر قابض ہوجائے کنعان کے سرزمین مین یہہ مسلمانون کے ساتھہ بہت
لڑائیان لڑا اور فتح منسکر و نام آوری ظاہر کی اوس موقع پر ایک مسلمان نے دین کی حرارت
اور مذہبی تعصب سے ایک تیر زہر آلود ایسا مارا کہ بادشاہ کے شانے مین لگا اوس سے سخت تکلیف
ہوئی بلکہ زندگی کی امید قطع ہوگئی مگر بادشاہ بیگم نے جسکا نام الینہ تہا اپنا منہہ بادشاہ کے
زخم پر دہر کر سب زہر چوس لیا اور چوسکر پہینکدیا اس حیلہ و تجویز سے بادشاہ کی جان
بچی ابہی بادشاہ اوسی جہاد کے موقع پر تہا کہ انگلستان سے خبر پہونچی کہ والس حاکم اسکاٹلنڈ
کا انگلنڈ کی ماتحتی و حکومت سے نکلگیا اوس نے اپنی علیحدہ حکومت قایم کرلی نہین چاہتا تہا
کہ آئندہ وہ شاہ انگلستان کا ماتحت کہلائے انگلستان کا فوجدار اوس کے ساتھہ لڑا

کامیاب نہین ہوا یہہ خبر ملکر بادشاہ نے وطن کو مراجعت کی اور ایک لاکہہ سوار جرار ہمراہ لیکر
اسکاٹلینڈ پر چڑہا دوڑا اور اس فوج بہی بڑی مضبوطی کے ساتہہ مقابلہ کیا اور قصبہ فالکرک
کے پاس فریقین مین لڑائی ہوئی جس مین بادشاہ کامیاب ہوا اسکاٹلینڈ کیطرف سے پچاس
ہزار سپاہی معرکہ مین کام آئی اور سرداران باغی پاؤن مین بیڑیان ہاتہون مین ہتکڑیان گلے مین
طوق مقید و محبوس بادشاہ کے روبرو حاضر آیا بادشاہ نے اوسکو سولی دیکر لاش کے ٹکڑے
ٹکڑے کرا دیئے اور اسکاٹلینڈ کا علاقہ اپنی حکومت مین لے لیا بلکہ علاقہ ویلز جو انگلینڈ کا مغربی
حصہ ہے اور حاکم اوسکا الگ تہا وہ بہی اس بادشاہ نے فتح کر لیا پارلیمنٹ کے مجلس کو بائیسوین
سال جلوس مین اسنے پہر تازہ کیا اور حکم دیا کہ پادری و امرا و علما و فضلا اور عام و خاص
رعایا کے وکلا جمع ہوکر ملک کے بہبودی کے لئے تدبیر کرین اور خاص ایک شرط اور پارلیمنٹ
مین ایزاد ہوئی کہ بے مرضی پارلیمنٹ کے آمد و خرچ کا اختیار بہی بادشاہ کو حاصل نہو اس
بادشاہ نے پینتیس سال سلطنت کے اٹہتر برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار تین سو سات عیسوی
مین جان بحق تسلیم ہوا اور شاہزادہ ایڈورڈ جو باپ کے ہمنام تہا تخت نشین ہوا۔

شاہ ایڈورڈ دوسرا

تیئیس برس کی عمر مین اس نے بادشاہت حاصل کی اگرچہ آدمی خوش اندام و خوش وضع و
حلیم و سلیم تہا مگر تہوڑے عرصہ مین اسکی اطوار بدل گئی اور ہم صحبتون اور خوشامدیون کے
پیچہ مین پہنسکر عیش و عشرت مین پہنس گیا حکومت اور ملکگیری کے انتظام سے بیخبر ہوگیا
اور مدار کل سلطنت کا مسمی پیرس گیبسٹون پر رکہہ دیا اور اوسکو مدار المہام و مختار ملک
بنا کر خود بیخبر محض ہوگیا بادشاہ کا مدار المہام بہی اگرچہ مرد خوش رو و خوش وضع تہا
مگر حقیقت مین وہ بہی فاسق و فاجر و عیاش تہا اوسکی تنگ مزاجی اور غرور سے
ارکان دربار و رعایا سب ناراض تہی اوسکی ہر ایک ناموزون حرکت بادشاہ کو پسند تہی
آخر ملک مین فساد برپا ہوا اور بے انتظامی کی گرم بازاری ہوئی — اس بادشاہ کی زوجہ

جسکا نام آیسابلا تھا اور نہایت متکبر اور کینہ توز کپتن تھی بادشاہ سے ناراض ہوکر فرانس کے
ملک مین چلی گئی اور کہلا بھیجا کہ جب تک مدار المہام دربار سے نکالا نجائیگا مین نہین آونگی
اسسے دو فائدہ بیگم نے سوچ لیے تھے ایک تو یہہ انگلستان کے رعایا جو مدار المہام سے ناراض ہے
یہہ پیام سنکر میری اطاعت مین آ جائیگی دوسرے مارٹمر نام ایک امیر جسکے ساتھہ بیگم کی کمال
محبت تھی بصورت معزولی مدار المہام کے مقرب بارگاہ ہوگا اور دونوکا ملاپ آپس مین
بے تکلف ہوتا رہیگا یہہ خبر جب انگلستان مین مشہور ہوئی کہ بادشاہ بیگم بادشاہ کی برخلاف
فرانس مین کارروائی کر رہی ہے تو اکثر لوگ انگلستان سے اوسکے پاس چلے گئے اور تھوڑے
عرصہ کے بعد تین ہزار فوج بہم پہونچا کر بیگم بسواری جہاز انگلستان مین آئی جہاز سے اوترتے
ہی فوج و رعیت بادشاہی بادشاہ سے باغی و برگشتہ ہوکر بادشاہ بیگم کے پاس چلی گئی
اور بڑا ہجوم کرکر دار الخلافت کو گھیر لیا مدار المہام بادشاہ کا گرفتار ہوکر فی الفور سولی دیا
گیا اوسکے ساتھہ چند اور امیر جو اوسکے مقرب و محرم تھے گردن مارے گئے بادشاہ موقع پاکر
بھاگ گیا مگر دشمنون نے بڑی چستی کے ساتھہ اوسکا تعاقب کرکر گرفتار کیا اور کمال ہتک و بے
حرمتی کے ساتھہ اوسکو بادشاہ بیگم کے روبرو لائے چند روز نظر بند رہا پھر پارلیمنٹ
جمع ہوئی اور بادشاہ پارلیمنٹ کے حکم سے دایم الحبس ہوا اور خرچہ روزینہ قرار پایا بادشاہ
کی معزولی کے بعد ایڈوارڈ نام اوسکا بیٹا تیسرے ایڈوارڈ کے خطاب سے مخاطب ہوکر تخت
نشین ہوا چونکہ وہ خوردسال تھا سلطنت کا انتظام نیابتاً بادشاہ بیگم کے تفویض ہوا امرائے
شاہی قید کیحالت مین بھی بادشاہ کی قتل کے درپے تھے اور دو امیرون محافظان محبس
نے آپس مین یکدل ہوکر بادشاہ کو اسطرحپر قتل کیا کہ ایک لوہے کی سیخ آگ سے گرم کرکے
بادشاہ کے پیٹ مین دہنسا دی جسسے وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا اور یہہ واقعہ سنہ ایکہزار
تین سو ستائیس مین واقع ہوا ۔

شاہ ایڈوارڈ تیسرا

یہہ بادشاہ پارلیمنٹ کے منظوری سے تخت نشین ہوا اور والدہ اسکی ایسا ملا بیگم مدار المہام سلطنت قرار پائی اور بارہ آدمی دانا لائق بیگم کے پیشدست و اہلکار مقرر ہوئے مگر چند روز کے بعد بادشاہ بیگم کو اون کی نیابت مکروہ گذرنے لگی اور اختیار اونکا اوٹھا دیا گیا سیمی ما سٹر جو بادشاہ بیگم کا محل اعتماد تہا ہر ایک کام مین دخیل ہوا چونکہ نوجوان بادشاہ سولہ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا تہا پانچ برس کے گذرنے پر وہ ہوشیار ہوگیا اور اوسکو اپنی والدہ کا اختیار اور اوسکے حریف کا دخل امورات سلطنت مین گران گذرا اور ویران کے تدبیرون کی سب خلل و اندفاع کی تدبیر کی اور فوج بہیجکر ناٹنگم کے قلعہ مین سے جہان وہ دونو رہتے تہے پہلے تا ٹر مرکو پکڑا بادشاہ بیگم نے اوسکی رہائی کے لئے بہت تجویزین کین مگر ناکارگر ہوئین اور ٹار مر گرفتار ہوکر سولی پر چڑہایا گیا اور خود بادشاہ بیگم بلحاظ بزرگی کے قتل سے بچ گئی تو بہی قلعہ ریلنگ مین دایم الحبس ہوئی اور تین ہزار روپیہ ماہوار گزارہ وجہ معاش اوسکا قرار پایا اور جب تک زندہ رہے اوس قید مین چہوٹی بادشاہ تمام سال مین ایک دفعہ اوسکے پاس جاتا مگر اوسکا قصور معاف نکیا اور وہ پچیس سال بحالت قید و ننگ و اہانت زندہ رہکر مرگئی — اس دلاور بادشاہ نے فرانسیس پر چڑہائی کر کے بکمال جوانمردی فتح حاصل کی اور بہت سی فوج کے جہاز لاد کر اودہر کو روانہ ہوا اور فلانڈرس نام سمت کے کنارے جاکر دشمن کے دو سوتیس جہاز جس مین بے تعداد سامان اور خزانہ تہا فتحیاب ہوکر اپنے قبضہ مین کرلیا وہان سے آگے بڑہکر شہر اور قصبہ دار السلطنت فرانس کو معہ اوسکے علاقہ کے بہت سے آبادیون کے لوٹ کر ویران و بیچراغ بلکہ کف دست میدان کردیا شاہ فرانس نے بہی اس آفت کے دفع کے لئے دریائے سوم کے کنارے پر ایک لاکہہ فوج اسکے مقابلہ پر مامور کی شاہ انگلستان کی بہی فوج کی جمعیت اوسوقت کلہم تیس ہزار تہی لیکن بادشاہ نے اپنے لشکر کی مضبوطی اور خدا کے فضل کے بہروسے پر اون سے لڑائی شروع کرنے کا ارادہ مستحکم کرلیا

اور ایک موضع کریسی نام کے پاس اپنی فوج کو جمع کرکے چند روز آسودہ حال کیا جب لڑائی
کا موقع نزدیک پہونچا تین حصے تیس ہزار کے کرکے ایک حصہ شہزادہ ویلس اپنے فرزند اور
ایک حصہ [illegible] دو معتمد امیروں کے حکم مین سپرد کیا اور ایک حصہ خاص اپنے ماتحت رکھا فرانسیس
کا بادشاہ بہی تین دستہ فوج کے بناکر مقابل ہوا اور دوپہر پر تین بجے کے وقت یہہ مشہور
لڑائی کریسی کی شروع ہوئی اور یہی لڑائی توپوں کی اوس وقت سے شروع ہوئی ورنہ
اسسے اول فرنگستان مین توپ کا نام ونشان نہ تہا اور تین گہنٹہ تک برابر قتال وجدال
کا ہنگامہ گرم رہا فریقین لڑائی مین برابر رہے آخر انگلستانیوں نے ہزار تیر ایکساتھ ہی دفعۃً
دشمن پر پہینکا اور ہزاروں آدمی قتل کرڈالے فرانسیسوں کے لشکر مین [illegible]
اوسوقت شاہزادہ ویلس نے بکمال جوانمردی دلاوری اپنی محکوم سپاہ کے ساتھ دشمن
پر حملہ کیا فرانسیس کے رسالوں نے بڑی شدت سے اوسکے حملے کو روکا بلکہ شاہزادے کو چاروں طرفسے
درمیان گہیر لیا بادشاہ نے جب دور سے یہہ حالت دیکہی آہستگی سے پوچہا کہ خلف نامدار
ہنوز زندہ ہے یا مارا گیا لوگوں نے جواب دیا کہ فضل الہی سے اب تک صحیح وسلامت ہے
اور جنگ مین دادمردانگی دے رہا ہے حکم دیا کہ شاہزادہ کو جاکر اطلاع دو کہ ہم
کچہہ کمک تمہاری اسوقت نہین کرسکتے ہیں تم اسوقت امداد کی امید نہ رکہو اگر ہماری تقدیر
کا ستارہ روشن ہوا تو انشاءاللہ تمہاری محنت اور تردد سے لیا کام نکلیگا مگر
تمہاری نیکنامی قیامت تک لوگوں کے دلوں مین تحریر رہیگی ورنہ خیر یہہ پیغام جب شاہزادہ
کو پہونچا دوبارہ کمر ہمت چست باندہی اور ایسی جرأت ودلیری سے لڑائی ڈالی کہ خون
کے دریا بہادیے آخر انکا سردار فرانسیس سپہ سالار مارا گیا اور فرانسیسیوں کے
پانوں پیچہے ہٹنے لگے اور اوسکے مارے جانیکے بعد کوئی شخص لایق فوج کے سردار
امیر انگلستانیوں نے جمع ہوکر اونپر دہاوا کیا جب فرانسیس نے [illegible] رہا سہا [illegible]
نے دور تک اونکا تعاقب کیا اور بہت سامال لوٹا اس فتح کے بعد بادشاہ نے تمام فوج

شاہزادہ کے محکوم کی اور خود انگلستان کو چلا آیا معاودت کا باعث یہہ تہا کہ جب
یہہ بادشاہ فرانس کے ملک کی طرف فوج لیکر چلا تو پیچہے اسکاٹلنڈ کے فرمانروا نے
میدان خالی پایا موقع وقت غنیمت جانا اور اپنے فوج لیکر انگلستان مین آیا اور دست درازی
شروع کی دارالخلافت مین اوسوقت صرف فلپا نام بادشاہ بیگم تہی اوس نے دشمن کے
مقابلہ کی تیاری کی اور جمیع فوج موجودہ ملک کے لارڈ پرسی کو اوسپر سپہ سالار مقرر کیا
اور خود بہی ہمراہ لشکر کے بکوچ بلغر چلکر شہر ڈرہم مین مقام کیا اور موضع نول کراس
کے میدان مین فوج کو اوتارا بادشاہ اسکاٹلنڈ اوسوقت ایسا مغرور تہا کہ انگلستانیون کو
دو ایک لقمہ سمجہتا تہا اور جانتا تہا کہ یہہ فوج جسکی سپہ سالار ایک عورت ہے ایک حملہ مین
بہاگ جائیگی مگر یہہ خیال اوسکا باطل تہا کہ جب اوسکے برخلاف توقع مین آیا لڑائی مین
اوس نے شکست فاحش کہائی پندرہ ہزار فوج اوسکی میدان مین ماری گئی اور خود اسیر
ہو کر بادشاہ بیگم کے روبرو آیا اور بادشاہ بیگم بحالت قید اوسکو لنڈن مین
لے آئی علاوہ اسکے بعد معاودت بادشاہ کی شہزادہ ویلس نے فرانسیسون سے پہر مردانہ
لڑائی کی اور شاہ فرانس کو پکڑکر لنڈن بہیجدیا غرض اون دنون مین انگلستان کی دولت
کا ستارہ اوج پر تہا صدہا فوج انگلستانی جابجا فتح و استقبال کو آتی شاہزادہ اس بادشاہ
کا بیٹا ملقب بہ سیاہ پوش نڈر جوانمرد بہادر صاحب جلادت و شجاعت و شہامت تہا باپ سے
بڑہکر اوصاف حمیدہ اوسکی ذات مین تہی اور اسلیئے کہ سیاہ لباس پہننے کا اوسکو بڑا
شوق تہا سیاہ پوش خطاب اوسکا مقرر ہوگیا تہا مروت و سخاوت بہی اوسکی مزاج
مین بہت تہی اور اوسکی جوانمردی کا نتیجہ تہا کہ شاہ جان بادشاہ فرانس بازنجیر
انگلستان مین آیا مگر افسوس کہ یہہ لائق لڑکا اپنے باپ کے سامنے سنہ ایکہزار
تین سو چہتر مین مرگیا جس سے بادشاہ کی پشت ٹوٹ گئی اور بیٹے کی مرگ کے بعد صرف
ایک سال جیا اور سنہ ۱۳۷۷ع مین بکمال اندوہ و غم وفات پائی پینسٹہ سال عمر پائی [illegible]

سال بادشاہت کے	اور سبب مرجانے ولی عہد کے دوسرا بیٹا بادشاہ کا رچارڈ نام تخت نشین ہوا
	شاہ رچارڈ دوسرا

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر مین مالک تاج و تخت کا بنا اور مملکت کا انتظام پارلیمنٹ کے تجویز سے یون ہوا کہ تین چچا اسکے مین جج وارکین دربار قرار پائے ایک ڈیوک لانکاسٹر دوسرے یارک تیسرے گلاسٹر اور لکہا گیا کہ جب تک بادشاہ بائیس سال کا ہو یہہ تین جج مدار المہام مہمات شاہی ہون گیارہ سال تک تینون حکام نے بکمال دیانت و امانت ملک کا انتظام کیا رعایا کو خوش رکہا مگر جب بادشاہ نے بذات شریف اختیار حاصل کئے اولٹا زمانہ آگیا بادشاہ نے ملک کے خبرگیری بلکل چہوڑدی اور عیش و عشرت مین مستغرق ہوگیا خودنمائی اور شان افزائی مین لاکہون روپیہ صرف کرڈالا کمینہ خوشامدی مصاحب بنائے خیرخواہان قدیم نظر سے گرائے ڈیوک گلاسٹر امیر و جج کو مقید کرکے کالاس کے قیدخانہ مین بہجوادیا اور وہ وہان ہلاک ہوا ایسی ایسی نامہربانیون اور ظلم و ستم سے تمام ارکین عظام بلکہ خاص و عام بادشاہ کی صورت سے بیزار ہوگئے اتفاقاً ایک دن دو امیر ڈیوک نارفاک اور ڈیوک ہریفورڈ بادشاہی گہر مین کسی بات پر آپس مین جہگڑپڑے اور آواز بلند ہوئی بادشاہ بذات خود وہان آیا اور بعلت گستاخی ایک کو تمام عمر کے واسطے اور دوسرے کو چار برس کے لئے انگلستان سے باہر رہنے کا حکم دیا ان دو امیرون کے بیگناہ جلاوطنی سے اور بہی لوگ ناراض ہوئے ہریفورڈ جب وطن سے نکلا بادشاہ کو تخت سے اوتارنے کی فکر مین لگا اور پوشیدہ انگلستان کے لوگ امرا ورعایا کو اسنے ساتہہ ملالیا اور منتظر موقع کا رہا استے مین بادشاہ ایک ہنگامہ فساد کے رفع کرنے کے واسطے ایرلنڈ کے ملک کو گیا ہریفورڈ نے موقع پاکر اپنی فطرت ظاہر کی اور ساٹہہ آدمیون کے ساتہہ جہاز مین سوار ہوکر انگلستان مین آیا اُمراؤ و اہلکار ملکی و فوجی جو بادشاہ سے ناراض تہے سب اوسکے پاس جمع ہوگئے اور چند روز مین ساٹہہ ہزار آدمی کی جمعیت اوسکے پاس ہوگئی

اس جمعیت کے خبر جب ارلنڈ مین پہونچی بادشاہی لشکر بہی بادشاہ کی رفاقت سے پہر گیا
صرف چہ ہزار آدمی بادشاہ کے پاس رہ گئے بادشاہ نے جب یہہ حال دیکہا سلطنت سے ناامید
ہوا اور ناچاری کی حالت مین خریفورڈ کے نام ایک خط لکہا کہ جو کچہہ تمہاری مرضی ہو مجہکو
قبول و منظور ہے اوس نے جواب دیا کہ آپ مجہکو شہر جسٹر مین ملین اس جواب پر
بادشاہ جسٹر کی طرف آیا خریفورڈ کے ملاقات کے بعد عام و خاص کی راے کے موجب بادشاہ
پابزنجیر ہو کر لنڈن کو بہیجا گیا اور بڑا مجمع پارلیمنٹ کا لنڈن مین ہو کر ارکین ثلاثہ کی
راے کے مطابق بادشاہ تخت سے اوتارا گیا اور بادشاہ نے بحالت مجبوری اوس تحریر پر دستخط
کر دیے جس مین اوس کی نالیاقتیون اور بد چلینیون کا کل تشریح لکہی تہی چونکہ اس بادشاہ کے
کوئی اولاد نہ تہی پارلیمنٹ نے خریفورڈ کو ہی تخت نشینی کے لئے پسند کیا اور بادشاہ ہنری چہارم
کے خطاب سے مخاطب کر کر بادشاہت کا کام اوس کے سپرد کیا اور بادشاہ رچارڈ کے لئے یہہ تجویز
کی کہ وہ تاحین حیات مقید و محبوس رہے اگرچہ خریفورڈ نے اپنی چالاکی اور فطرت سے سلطنت
حاصل کر لی مگر اس بادشاہ کے زندہ رہنے مین اوسکو کمال اندیشہ دامنگیر حال تہا اسواسطے وہ
بادشاہ کی قتل کے درپے ہوا اور آٹہہ آدمی اوس کے قتل کرنے کے لئے مامور کئے شاہ رچارڈ
بہی اون کے ارادہ سے آگاہ ہو گیا اور اون آٹہون مین سے ایک کا گرز چہین کر اون کے
مقابل ہوا اور چار کو قتل کر ڈالا باقیماندہ چار ون کے ہاتہہ سے خود مقتول ہوا اس بادشاہ نے
چونتیس سال کی عمر پائی تئیس ۲۳ سال سلطنت کے سنہ ایکہزار تین سو ننانوے عیسوی مین مقتول
ہوا اس بادشاہ کے وقت جو ایک بلوہ اسکی سلطنت کے مخالفون کی ایما سے برپا ہوا یہہ
تہا کہ سرکاری محصل نے جو محصول کے وصول پر مامور تہا ایک لوہار کی لڑکی کو چہیڑا لوہار نے
محصل کا سر اپنی ہتوڑی سے پاش پاش کر دیا اسی بات پر رعایا کا بلوہ اسقدر بڑہا کہ ایک
لاکہہ آدمی جمع ہو گیا اوس گروہ کا سرگروہ وہی لوہار تہا بادشاہ خود اس فساد کے رفع
کرنے کو گیا اور مصلحتاً لوہار کو روبرو بلایا لوہار سخت بیباک تہا ننگی تلوار ہاتہہ مین لئے

ہوئے روبرو آیا اور گفتگو کے وقت بادشاہی آداب کا کچہہ لحاظ نہ کیا تو اسپر حاجب
شہر لنڈن کا اوسوقت بادشاہ کے ہمراہ تہا اوسکی یہہ حرکت دیکھکر اپنے تئین نہ تہام سکا اور بلا
توقف ایک دستہ گرز لوہے کا اوسکے سرپر ایسا مارا کہ وہ مر گیا یہہ حال دیکھکر رعیت غضبناک ہوئے
قریب تہا کہ لڑائی شروع ہو مگر بادشاہ آگے بڑہکر کمال جرات سے مفسدون کے مجمع کے اندر جا
کہڑا ہوا اور پکار کر کہا کہ اے لوگو تم اوس مفسد لوہار کے مارے جانے کا غم نہ کرو کیونکہ تمہاری
سرگروہی کے لئے مین تمہارا بادشاہ اوس لوہار سے بہتر ہون یہہ تقریر سنکر رعیت مطیع
ہوگئی اور فساد رفع ہوگیا - اس بادشاہ نے بادشاہی اختیارات کا کچہہ اور بہی مستحکم
اقرار رعیت کے ساتہہ کیا تہا ایک یہہ کہ غلام کی خرید و فروخت ممنوع ہو جاوے دوسرے شہر
تجارتی شہرون مین مال کی خرید و فروخت مین کسی طرحکا ہرج واقع نہو تیسرے جاگیرداروں
کی جاگیرین جو بعوض نوکری کے دی گئی ہوئی ہین موقوف ہوکر وہ علاقہ اجارہ داروں
کو دیا جاوے مگر تینون مین سے ایک امر کی بہی نہ تعمیل کی ؞

شاہ ہنری چوتہا

اس بادشاہ نے بعد حبس و قتل شاہ رچارڈ کے انگلستان کا تخت پایا چند روز مین
اسکاٹلنڈ اور ویلز کی فوج نے جمع ہوکر بار مر نام حقیقی وارث سلطنت کو بادشاہت
کا دعویدار بنایا یہہ خبر جب بادشاہ کو ملی لشکر لیکر شراپشیر کے ضلع مین جہان مفسد جمع
تہے جا پہونچا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اور ہاٹسپر نام مفسدون کا سرگروہ قتل ہوا اور شاہ ہنری نے فتح پائی
چونکہ ہنری کا بیٹا ولیعہد بڑا عیاش تہا اس سبب سے بادشاہ کمال غم و اندیشہ مین رہتا ایک روز کا بیان ہے کہ ولیعہد کا کوئی
رفیق عیاش کسی جرم کی علت مین صدر الصدور کی کچہری سے مقید ہوا ولیعہد اوس مقدمہ کا فتوی حکم اخیر سنکر
ایسا ناراض ہوا کہ بسر کچہری قاضی کے منہہ پر طمانچہ مارا قاضی نے اوسیوقت ولیعہد پر حکم
عدالت جاری کرکر اوسکو محبس مین بہیجدیا یہہ خبر جب بادشاہ کو پہونچی فرمایا کہ ایسے
بادشاہ کی اقبال کی تعریف کرنی چاہیے جسکا قاضی بادشاہ کے فرزند کو بہی لوگون کے

رہتے سے اور دیگر جیلخانہ مین بہیجدے اس بادشاہ نے چودہ سال سلطنت کی چالیس برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار چار سو تیرہ عیسوی مین مر گیا اور ہنری پانچوان اوس کا بیٹا تخت نشین ہوا ✱

شاہ ہنری پانچوان

یہہ بادشاہ اگرچہ ولیعہدی کے زمانہ مین عیاش اور بدچلن تہا مگر جب اوسنے تخت حاصل کیا بدکار رفیقون کو جمع کرکے اسنے کہا کہ اب مین بادشاہ بنگیا ہون اور عدالت کے ترازو مین انصاف کو تولتا ہون خبردار آئندہ بدکام کرنے چہوڑ دو میری طرف سے اوس مین ہرگز حمایت و رعایت نہوگی بعد ازان اونکو کچہہ انعام دیکر رخصت کر دیا باپکے وقت کے اہلکار جو اس سے ترسان و ہراسان تہے اونکی بہی اس نے تسلے کی اور امید وار عنایات خسروانہ کرکے مطمئن کر دیا اور وہ قاضی جسنے اسکو مجرم ٹہراکر قید کر دیا تہا اوسکو بہی حضور مین بلاکر قضا کا خلعت پہنایا اور حکم دیا کہ آئندہ اسیطرح بے روئی و رعایت تحقیق کرتے رہو اون دنون مین فرانسیسون کی لڑائی آپس مین ہو رہی تہی اس بادشاہ نے فرصت کو غنیمت جانا اور لشکر لیکر فرانس کو چڑہ گیا اور تیس ہزار فوج کے جہاز لادکر ہمراہ لئے اور حارفلو علاقہ فرانس مین جا اوترا اوس سرزمین کی آب و ہوا ناموافق ہوئی اور فوج نصف سے زیادہ بیمار ہوگئی اور باقیماندہ بیدل ہوگئے بادشاہ نے جب یہہ حال فوج کا دیکہا اپنے آنے پر سخت پچہتایا اور چاہا کہ اس ملک سے نکل آئے جب پیچہے کو ہٹا دیکہا کہ ساری فوج فرانسیس کی اجن کورٹ کے میدان مین صف آرائی کئے ہوئے کہڑی ہے اور بدون لڑائی کے اون سے گذرنا ممکن نہین ہے یہہ حال دیکہکر کمال تردد ہوا کیونکہ تمام فوج بسبب بیماری کے نیم جان ہو رہی تہی اور بعض بسبب نملنے رسد کے بہوکہہ کے عذاب مین گرفتار ہو رہے تہے ناچار اس نے ایکطرف کو

اپنی فوج کو جمع کیا اور فکر مین تہا کہ کیا کیا جائے کہ اتنے مین دشمن لگے آ پڑا اور لڑائی
شروع ہوئی چونکہ فرانسیسی فوج اوسوقت ایک لاکہہ کے قریب تہی اور یہہ فوج تیس
ہزار ہی اوس مین سے آدہے ہیمار سجال زار لاغر و ناتوان بلکہ نیم جان تہے پہلے فرانسیس
غالب ہوئے اور انگلستانی بہاگنے پر مستعد مگر جب غور سے دیکہا تو بہاگنے کو بہی رستہ نہ تہا
ناچار دل مرگ پر قایم کرکے دوبارہ لڑائی شروع کی اور ایسے ٹوٹ کر لڑے کہ فرانسیسی بہاگ
نکلے چونکہ فرانسیسون کے لئے بہاگنے کا رستہ بند تہا ہزارون میدان مین مارے گئے
اور تمام میدان اون کی لاشون سے پر ہوگیا جب یہہ فتح حاصل کی شاہ ہنری نے فرانس ملک
مین اپنے آپ کو ولیعہد ٹہرایا اور فرانس کے بادشاہ کی لڑکی اپنے نکاح مین لیکر وہان سے
روانہ ہوا ایک سال کے بعد فرانس کا بادشاہ مرگیا اور بموجب اپنے قول و اقرار کے فرانس
والون نے وہ سلطنت بہی اسکے حوالے کردی اور ہنری بڑا بادشاہ عالیجاہ بنگیا آخرالامر
دس برس سلطنت کرکے سنہ ایکہزار چارسو تئیس عیسوی اور چونتیس برس کی عمر مین
دنیائے ناپایدار سے کوچ کیا اور شاہ ہنری چہٹا اسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ بادشاہ
ظاہری و باطنی اوصاف سے موصوف تہا سخاوت مروت جوانمردی شجاعت و چستی
و چالاکی مین طاق یگانۂ آفاق تہا دوست و دشمن کو اسنے اپنے اوصاف حمیدہ
و فضائل پسندیدہ سے خوش رکھا ❊

شاہ چہٹا ہنری

یہہ بادشاہ نو ماہ کی عمر مین تخت پر بیٹہا اسکی خوردسالی کے سبب مسمی ڈیوک بیڈفورڈ
ایک امیر جو اوس زمانے مین نہائیت دانا و لئیق و بہادر و کارآزمودہ عقلا و فضلا
مین اوسکو عزت و حرمت بدرجہ اتم حاصل تہی مدار المہام و مختار الملک مقرر ہوا پارلیمنٹ والون نے
بہی اوسکی تقرری پر رضامندی ظاہر کی چونکہ اس مدار المہام کے خواہش ملک کے ترقی
کی تہی اوس نے فرانس پر فوج کشی کی جب فوج فرانس مین پہونچگئی اور لڑائی ہوئے

لگی فرانس مین ایک عجیب امر ظہور مین آیا کہ ایک دیہقانی عورت نے جسکا نام جون آرک تھا لوگون
روبرو یہہ دعوی پیش کیا کہ مجھکو الہام خدا کیطرف سے ہوا ہے اور خدا کا حکم ہے کہ مین
اپنے ملک کو دشمن کے حملون اور یورشون سے نجات دون اور تلوار پہنکر دشمن سے لڑون
اور فتح حاصل کرکے رعیت کو بدخواہون کے پنجہ سے بچاؤن یہہ بات ہر ایک امیر غریب کے روبرو
ظاہر کی مگر حکام نے اول بنظر حقارت اوسکو دیکہا کہ اوسکو دیوانہ اور اوسکی بات کو جہوٹہ
جانا جب اوسنے اس بیان مین نہایت اصرار کیا شاہ فرانس کے روبرو یہہ دعوی و تقریر پیش
ہوئی سب نے ہنسی مین اوسکی بات کو اوڑا دیا لیکن بعض نے یہہ مشورہ دیا کہ اس عورت کے
بات پورا کردینے مین بادشاہ کا کیا ہرج ہے اگر یہہ سچی ہوگی تو اسکا امتحان عنقریب ہوجائیگا
ورنہ اسکو سزا دیجاویگی کہ آئندہ اورون کو عبرت ہو اوسپر ایک اشتہار بمضمون عام
وخاص مین مشتہر کیا گیا کہ اس عورت کو الہام ہوا ہے اور وہ اپنے الہام کے اظہار سے
چاہتی ہے کہ بادشاہی فوج کے ساتہہ ہوکر دشمنون سے جنگ کرے اور فتحیاب ہو یہہ
عجیب و غریب بات سنکر عام و خاص اوسکیطرف رجوع لائے اور چند روز مین بہت
مشہور ہوگئی آخر اوس عورت نے مردانہ لباس پہنا اور سلاح پوش بنی اور لشکر مین
گردش کرکے سب کو دیکہا پادریون اور علمانے بہی اوسے دیکہکر پہلے تعجب اور انکار
کی نظر سے دیکہا پہر خاص و عام کا رجوع اوسکیطرف دیکہکر امداد دینا منظور کیا اور
بادشاہ کو اجازت دی کہ اوسکو مطلوبہ امداد دیوے جب سامان درست ہوچکا تو
فوج قاہرہ اوسکے ہمراہ ہوئی اور اوس نے سب کے روبرو ظاہر کیا کہ شہر آرلینس
جسپر انگریزون نے قبضہ کرلیا ہوا ہے بہت جلد چہوڑا لونگی اور انگریزون کو وہان سے
نکالدونگی پس اوس نے ایک ہاتہہ مین تلوار پکڑے اور دوسرے ہاتہہ مین ایک معجزہ
کا نشان پکڑکے فرانسیسی فوج کو فتح کا امیدوار کیا اور ایسی دلجمعی کی کہ سب کو
اوسکی تقریر پر یقین آگیا جب مقابلہ اوسکا انگریزی فوج کے ساتہہ ہوا فرانسیس

اپنی فتح کی یقینی امید پر جان توڑ کر لڑے اور فتحیاب ہو کر انگریزوں کو شہر کارس سے
نکالدیا پھر تو اوس عورت کے بات پر سب کو یقین آگیا اور پے درپے لڑائیان انگریزوں کے
ساتھ ہوئین سب مین فرانسیس فتحیاب ہے انگلستان کے لوگ مغلوب ہو کر فرانس سے
نکالے گئے اخیر اوس صاحب کرامت عورت کا یہہ ہوا کہ جب وہ عورت شہر کمپین سے
انگریزوں کے نکالنے کے لیے سوار ہوئی تو وہان وہ پکڑی گئی اور جادوگری کا قصور
اوسپر جاری ہو کر پادریوں کے حکم سے زندہ آگ مین جلائی گئی اس واقعے کے درمیان ڈیوک
بیڈفورڈ مدار المہام انگلستان کا مر گیا اور انگلستان پر تباہی آئی تمام محالات اور صوبے
مفتوحہ ملک فرانس کے قبضے سے نکل گئے یہہ تمام نتیجہ بادشاہ کی نادانی و ناتجربہ کاری و بد
انتظامی و نالیاقتی کا تھا جب ملک کا انتظام بگڑ گیا طرح طرح کے فساد برپا ہوئے اور شاہ
رچارڈ کے وارث و دعویدار سلطنت کے ہوئے اور ڈیوک یارک جسکا نام رچارڈ تھا لشکر
جمع کر کے مدعی سلطنت کا ہوا اور عام و خاص کے نزدیک وہ مستحق سلطنت کا قرار پایا
چونکہ اوسوقت شاہ ہنری سخت بیمار تھا پارلیمنٹ نے جمع ہو کر یہہ تجویز کی جب تک شاہ
ہنری کو شفا حاصل نہو رچارڈ ڈیوک یارک تخت نشین ہو کر نائب کے طور پر حکومت
کرے چنانچہ چند سال حکومت کرتا رہا جب شاہ ہنری اچھا ہو گیا ڈیوک یارک اس
خیال مین تھا کہ بادشاہ اپنی زندگی تک فرمان فرما رہے مگر بعد اوسکے مرنے کے مین وارث
تخت و تاج کا سمجھا جاؤن یہہ بات بادشاہ بیگم مارگرٹ نام نے منظور نہ کی اور فریقین
کی طرف سے جنگ کی نوبت آپہونچی لڑائی مین ڈیوک یارک نے فتح پائی اور بادشاہی
لشکر نے شکست کہائی بادشاہ زخمی ہو کر پکڑا گیا مگر باوجود اس شکست کے بادشاہ بیگم
نے پھر لشکر جمع کیا اور بار بار ڈیوک یارک کے ساتھ جنگ کیا آخرش ویکفیلڈ
کے میدان مین ڈیوک یارک ناگہان مر گیا اوسوقت سب کو یقین ہوا کہ جوانمرد عورت اپنے
مراد کو پہونچیگی مگر ارل وارک نام سپہ سالار نے جو ڈیوک یارک کے فوج کا افسر تھا

وہ بدستور جنگ پر مستقل رہا بادشاہ کو وہ پابزنجیر جا بجا لیے پہرتا تہا بادشاہ بیگم نے بہی اوسکا
پیچہا نچہوڑا ایک روز دونو فوجون کا مقابلہ ہوگیا اور متصل قصبہ سینٹ البنس کے لڑائی ہوئی
ارل وارڈک کو شکست ہوئی وربے اختیار ہوکر بہاگا دو ہزار سپاہی اوسکے میدان مین کہیت
رہے بادشاہ نے بہی دشمن کی قید سے رہائی پائی اور اپنے لشکر مین آیا مگر اس فتح کی بعد
دشمنون کا ہجوم نہ ٹوٹا دیوک یارک کا بڑا بیٹا مسمی ایڈورڈ نے اپنے باپ کی طرح لشکر
جمع کرکر لندن مین آموجود ہوا شہر والون نے اوسکے آنے سے بہت خوشی ظاہر کی اور
امیدوار ہوئی کہ اب انتظام ہوجائیگا کہ اتنی مدت کی لڑائیون اور شور وفساد سے ملک تباہ
ہوچکا تہا ایڈورڈ نے سب سے اول بادشاہ کی ساتہہ لڑنا اور اوسکو شکست دینا مقدم سمجہا اور
لشکر لیکر جہان بادشاہ تہا جا پہونچا فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اور چالیس ہزار سپاہی
بادشاہ کا عین میدان مین مارا گیا اور شکست فاحش ہوئی شاہ ہنری بدنصیب پہر دشمن
کی قید مین آیا اور بادشاہ بیگم جہٹ پٹ جہاز پر سوار ہوکر فلاندرس کو روانہ ہوئی اس
معرکہ مین ہنری کی سپاہ کے تغمہ پر سرخ پہول اور مخالفین کی فوج کی چپراس پر سفید پہول
تہا اور لوگ اس لڑائی کو پہول والون کی لڑائی کہتے تہے اس فیصلہ کے بعد پارلیمنٹ نے
ایڈورڈ کو سلطنت کے تخت پر بٹہلایا اور ارل وارڈک وزیر قرار پایا چونکہ ایڈورڈ نوجوان
تہا ارل وارڈک نے اوسکو شادی کیطرف رغبت کیا بلکہ خود فرانس کو گیا کہ کوئی عالی خاندان
لڑکی اس بادشاہ کی نکاح کے لئے تجویز کرے مگر بادشاہ نے اوسکے واپس آنے سے اول ایک
انگلستانی عورت سے شادی کرلی اور اسکی تمام کوشش اور سعی کو خاک مین ملادیا یہہ سنکر
ارل وارڈک سخت ناراض ہوا اور دل سے ایڈورڈ کا دشمن بن گیا اور لوگون کی ساتہہ متفق
ہوکے طرح طرح کے فساد برپا کرادیے اور چاہا کہ اس بادشاہ کا کام بہت جلد تمام کرے
اسباب سے ایڈورڈ ڈرگیا اور بیخبر ملک چہوڑکر چلا گیا اوسکے جانے کے بعد پہر سلطان
بدنصیب ہنری نے قید سے خلاص ہوکر تخت پر اجلاس کیا اور ارل وارڈک نے بانی سلطنت

خطاب پاکر متوسلان و دوستان و خیرخواہان اڈورڈ کو بیدریغ تہہ تیغ کیا اور بہت سے بہاگ کر
بلنڈ کے ملک مین اڈورڈ کے پاس چلے گئے بادشاہ بیگم ہنری کی زوجہ پہر اپنے وطن مین
آکر حکومت کرنے لگی نو ماہ کے بعد پہر اڈورڈ جمعیت معقول کے ساتہہ انگلستان مین آیا
انگلستانے جو ارل وارڈ کے کشت و خون و جور و تعدی سے ناراض تہے اوسکے ساتہہ متفق
ہوگئی اور جمعیت کثیر قایم ہوگئی شہر لنڈن کا جب محاصرہ ہوا رعیت نے بلوا کر کے دروازہ
شہر کا کہولدیا اڈورڈ تخت پر قابض ہوا شاہ ہنری بدقسمت پہر مقید ہوا اور بادشاہ بیگم
اور ہیرارل وارڈ نے پہر باہم متفق ہوکر فوج جمع کی اور مقام سینٹ البنس کے قریب دونو
فریق مین لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ارل وارڈ سخت زخمی ہوکر قتل ہوا بادشاہ بیگم اور
شاہ ہنری کا بیٹا مقید ہوکر اڈورڈ کے روبرو آئے اڈورڈ نے اون سے اس ہنگامہ
پردازی کی بازپرس کی شاہ ہنری کے بیٹے نے جواب دیا کہ مین اپنے باپ کے مملکت
مین نقصان کا بدلہ لینے اور ضرر کا تدارک کرنے کے واسطے آیا ہون اڈورڈ کو یہہ بات
ناگوار گذری اور اپنے ہاتہہ سے اوس کے منہہ پر تہپڑ مارا اور ڈیوک گلاسٹر اور کلارنس
نے دو طرف سے حملہ کر کر شاہ ہنری کے بیٹے کو کٹارین مار کر مار دیا اور بادشاہت
اڈورڈ کی قایم ہوئی شاہ ہنری بہی ڈیوک گلاسٹر کے ہاتہہ سے سنہ ایکہزار
چارسو تہتر عیسوی مین قتل ہوا اور وہ شاہنشاہ جسنے فرانس اور انگلستان پر
حکومت کی ایسی حالت زار مین مارا گیا اوسکے ہمنشینون سے جو کوئی پکڑا گیا فی الفور
مارا گیا سوا ہی بادشاہ بیگم کے کوئی زندہ نہ بچا اوسکے بچ جانے کا یہہ باعث ہوا کہ
شاہ فرانس نے اوسکے عوض مین پچاس ہزار روپیہ نقد دیکر اوسکو رہائی دلائی اور
وہ مارگرٹ بیگم جوانمرد عورت جو بارہ لڑائیان اپنے شوہر کی رہائی کے لئے دشمنون سے
لڑی اور ہزارون آدمیون کے خون بہائے اپنے عیال و اطفال لیکر بحالت افلاس و تنگدستی
انگلستان سے جلا وطن ہوئی اور فرانس کے ملک مین چند سال زندہ رہ کر مر گئی —

شاہ ایڈورڈ چوتھا

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر جب بڑے بڑے دشمنون کے قتل سے فراغت پائی چھوٹے چھوٹے دشمنون کی طرف متوجہ ہوا اور سینکڑون بے گناہ جو متوسل شاہ سنہری کے تھے پھانسی پر چڑہا دیے اور اونکی جائداد ضبط کرلی رعایا پر طرح طرح کی زیادتیان کرکے خزانہ بھر لیا فسق وفجور زنا مین ایسا مستغرق ہوا کہ ملک کے انتظام اور بادشاہی کام کیطرف اوسکو ذرا بھی توجہ نرہی چونکہ یہہ بادشاہ نہائیت خوبصورت و وضع دار حسین وجمیل تہا اکثر عورتین اوس کے حسن وجمال پر فریفتہ ہوکر اپنے خاوندون سے رشتہ محبت توڑکر اسکے پاس رہنا قبول کرلیتین — جو ظلم وستم کہ ڈیوک کلارنس کے حق مین اسسے سرزد ہوا وہ تمام ظلمون سے اشد وسخت تر تہا اوسکی تشریح یہہ ہے کہ ایک روز بادشاہ کسی امیر کے چراگاہ مین شکار کہیلتا تہا اور ایک سفید ہرن کہ کسیکا دست پروردہ تہا شکار کیا اوسکے مالک نے دل آزردہ ہوکر کہا کہ کاش جسنے بادشاہ کو اس ہرن کے شکار کرنے کی صلاح دی تہی وہ ہرن کی سینگون سے مارا جاتا اور مین اپنی آنکہون سے دیکہتا تو میرا دل سرد ہوتا یہہ تقریر کسی سخنچین کے زبانی بادشاہ کی کان مین پہونچی اور بادشاہ نے ہرن کے مالک کو کہ بڑا امیر تہا پکڑوا کر قتل کرا دیا ڈیوک کلارنس اس ناحق ظلم سے نہائیت ناراض ہوا اور اپنی منصبی خدمت کے ادا کرنے کے لحاظ سے بادشاہ کو ملامت کی بادشاہ اوسکی تقریر سے غضب مین آیا اور قتل کا حکم دیکر کہا کہ اپنی موت جسطرح تمکو پسند ہو ظاہر کرو ناچار بسنگ آمد سخت آمد جبرًا وقہرًا اوس نے جواب دیا کہ مجھکو شراب کے پیپے مین غرق کرادو پس اوسیوقت وہ شراب کے بڑے پیپے مین غرق کرا کر مار دیا گیا — اس بادشاہ نے چاہا کہ فرانس کا ملک جو پہلے انگلستان کے متعلق تہا پہر فتح کرون اس ارادہ پر بہت سا لشکر تیار کیا مگر اوسی عرصہ مین مرض شدید بیمار ہوکر مرگیا بیالیس برس کے عمر پائی ۱۴۸۳ء ایکہزار چارسو تراسی عیسوی مین جہان فانی سے رحلت کی ووہ بعد اسکا ایڈورڈ پانچوان جانشین ہوا —

شاہ ایڈ ورڈ پانچوان

یہہ بادشاہ بارہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا رچارڈ ڈیوک گلاسٹر حقیقی چچہ بادشاہ کا بسبب
خوردسالی بادشاہ کے مختار کل و مدار المہام قرار پایا مختار کل ہو کر رچارڈ نے بیوفائی پر کمر باندھ
لی اور چاہا کہ بادشاہ اور اوسکے چھوٹے بہائی خوردسال کو بادشاہی سے محروم کرکے خود بادشاہ
بن جائے چنانچہ اوسنے بادشاہ مرحوم کی اولاد کو کم اصل ہونے کا الزام لگایا اور مشہور کیا
کہ کم اصل آدمی لائق تخت نشینی کے نہین ہوتا چنانچہ ان دونو کو لنڈن کے قلعہ مین قید کیا
اسبات پر لارڈ ہسٹینگس نے جو ایک رکن اعظم سلطنت کا تہا مخالفت کی اور نہ چاہا کہ بادشاہ
اور اوسکا بہائی قید مین ہون اوسکے ارادہ سے جب رچارڈ نے خبر پائی فریب سے اوسکو
پکڑ کر قتل کرادیا پہر تو بر ملا کہلم کہلا شاہ مرحوم کی حق تلفی پر مستعد ہوا اور اپنا دعوی سلطنت
کی نسبت ظاہر کیا ڈیوک بکنگہم جو بڑا دوست و رفیق رچارڈ کا تہا اسبات پر اوسکا حامی
بنا اوسنے رعایا اور ارکین کو رچارڈ کی بادشاہت پر راضی کرلیا جب پارلیمنٹ جمع
ہوا اور سبکے منظوری سے رچارڈ کو تخت نشین کرکے تاج شاہی پیش کیا گیا تو اوس
مکار نے ایک سرد آہ بہر کر قبول کیا گویا شاہ مرحوم کے مرنے کا اوسکو اوسوقت افسوس
ہوا بادشاہ ہو کر یہہ دو نو لڑکون کے مارنے کے فکر مین پڑا آخر ایک رات اپنی نوکر بہیجکر بہ
حالت خواب ان دونو یتیمون کو گلا گہونٹ کر مروا دیا۔

شاہ رچارڈ تیسرا
الملقب رچرڈ ظالم

یہہ بادشاہ نہایت ظالم بے رحم خونریز سفاک پستہ قد بدصورت بدکار تہا ایک ہاتھ اسکا
شانہ سے سوکہا ہوا تہا اور ایک کاندہا دوسرے سے بڑہا ہوا اسواسطے خلقت اوسکو کبڑا
کہتی تہی تمام عمر اسنے کوئی انصاف نہ کیا بلکہ ظلم و بے انصافی پر مائل رہا سب سے بڑا ظلم اسسے یہہ
ہوا کہ اسنے اپنے برادر زادون سلطنت کے حقدارون کو حق سے محروم کرکے ناحق قتل کیا رعیت

کو اسکا یہہ عمل سخت ناپسند ہوا اور چاہا کہ کوئی اور سلطنت کا وارث کھڑا ہو جب یہہ خبر ہنری
ٹوڈر الخاطب نواب رچمنڈ حاکم نارمن کو پہونچی بدعوی رشتہ داری شاہ ہنری ششم کے
فرانس کے دربار مین گیا اور مدد طلب کی شاہ فرانس نے اپنا لشکر اوسکی مدد پر دیا اور وہ
بڑی جمعیت کے ساتہہ انگلستان مین داخل ہوا اسطرف سے شاہ رچارڈ بہی اپنی فوج بیشمار ہمراہ لیکر
اوسکے راستہ روکنے کو روانہ ہوا اور بوزورتھ کے میدان مین دونو فوجون کا مقابلہ
ہوا اور ایسی لڑائی ہوئی کہ روے زمین خون سے لالہ زار بنگیا شاہ رچارڈ کی تمام فوج
تہہ تیغ ہوئی خود بہی رچارڈ مارا گیا مقتولین کی نعشون کے ڈہیر مین سے بادشاہ کے
نعش بہی نکلی اور اوسکے قریب ایک جہاڑی کے نیچے تاج بادشاہی ٹوٹا ہوا پایا وہ تاج
اوسیوقت لوگون نے اوٹہا کر رچمنڈ کے سر پر رکہدیا یہہ واقع سنہ ایکہزار چارسو پچاسی عیسوی
مین وقوع مین آیا اس فتح کے بعد شاہ رچمنڈ اپنا لشکر لیکر لنڈن گیا رعایا مبارکباد
کہتی ہوئی استقبال کو آئی اور پارلیمینٹ نے جمع ہوکر اوسکو شاہ ہنری ہفتم کا خطاب
دیکر تخت نشین کیا ۔

شاہ ہنری ساتوان

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر فی الفور بنظر رفع فساد باہمی شاہ ایڈوارڈ چہارم کے
بیٹی مسمات الزبتہ کے ساتہہ شادی کر لی اور نکاح کے وقت ان دونو فریق کے گلون مین
سفید و سرخ پہولون کے ہار پہنائے گئے اشارہ یہہ تہا کہ آج سفید اور سرخ پہولون کے
آپس مین صلح و صفائی ہوگئی مغائرت کسی طرحکی درمیان نرہی اس نیک شگون کی تقریب
مین دارالخلافت مین بڑی خوشی ہوئی اس بادشاہ نے سلطنت کا انتظام کمال نیک
نیتی اور خوبی کے ساتہہ کیا تمام قلمرو مین امن چین ہوکر تجارت کا بازار کہل گیا لوگون
کو فائدے ہونے لگے رعایا سرکاری معاملہ و محصول از خود ادا کرتے تہے درباری
اسیرون مین اتفاق تہا جسسے گمراہی وقوع آتی اوسکو سخت سزا دیجاتی عدالت کا یہہ

یہہ حال تہا کہ مجرم کی تقصیر کبہی معاف نہوتی اور نیکوکارون کی وہ توقیر کیجاتی کہ اورون کو بہی
وہ حال دیکھکر نیکوکاری کیطرف رغبت ہوتی شہرون مین مدارس جاری ہوئی علم کا بازار گرم
ہوا لوگ لکہنا پڑہنا سیکہے بڑے بڑے نامی مصنفون کو جنہون نے انگریزی زبان کو آرایش
کا جامہ پہنا کر کتابین تصنیف کین بڑے بڑے انعامات دیے گئے فن عمارت و نقاشی و مصوری
و سنگتراشی وغیرہ مین لوگون نے بادشاہ کی قدردانی سے کمال حاصل کئے اور اچہی اچہی
خوش تراش نکالی علم موسیقی کا پہیلا بڑے بڑے تحفہ باجون کی ایجاد ہوئی اکثر ہمسایہ
بادشاہون سے دوستی کا رابطہ جاری رکہا جیسے تجارت کو بڑا فائدہ پہونچا غرض کہ اسکے
وقت مین انگلستان نے ذہن رسا و عقل رسا و دانائی و ہوشیاری و ایجاد مین بڑا نام
پیدا کیا اگرچہ چندبار بادشاہ کو دشمنون کے ساتھہ لڑنے کا بہی اتفاق ہوا مگر اسکی حسن تدبیر سے
انتظام بخوبی قایم رہا کیونکہ بادشاہ کی طبیعت لڑائی سے متنفر تہی اسواسطے لڑائی جلد
بہ اختتام پہونچ جاتی تہی چونکہ انگلستان مین رسم تہی کہ جو ریکار بدمعاش اوٹہائی گیرے
خونی وقوع جرم کے بعد اگر کسی خانقاہ مین جاکر پناہ گزین ہوتے عدالت کو اوسپر دست اندازی جائز
نہوتی جبتک وہ وہان رہتا عدالت کے مواخذے سے بری رہتے سال دو سال وہان
رہکر جب مقدمہ پڑا ہو جاتا نکل آتے پہر دوسرا جرم کرکے وہان جا بیٹہتے اس بادشاہ نے
حکم دیا کہ ایکدفعہ مجرم خانقاہ مین پناہ لینے مین مواخذہ سے بری سمجہا جائیگا اگر دوبارہ
اوس سے کوئی جرم سرزد ہوگا تو خانقاہ سے بہی پکڑ لیا جائیگا اس بادشاہ کے وقت
اہل انگلستان نے ایک بڑا جنگی جہاز بنایا اور سمندر مین چلایا اور تمام ملکون مین نشان و شوکت
حاصل کی اسکی ابتدا گویا اسی بادشاہ کے وقت ہوئی اسسے پیشتر جب بادشاہ کو جہاز
مطلوب ہوتے تہے تو سوداگرون سے کرایہ پر لیئے جاتے تہے شاہ الفرڈ کے زمانہ کے بعد
یہی بادشاہ ہوا جسنے سلطنت مین نیکنامی حاصل کی اور لوگون کو فایدہ پہونچایا
آخر بکمال نیکنامی سنہ ایکہزار پانسو نو عیسوی مین جہان فانی سے رحلت کی بادن

برس کی عمر پائی تئیس سال سلطنت کی۔

شاہ ہنری آٹھوان

یہہ بادشاہ اٹھارہ برس کی عمر مین اپنے باپ ساتوین ہنری کے تخت پر بیٹھا اسکے شروع اجلاس مین ترقی اور اقبال کا سامان ایسا تہا کہ بظاہر یورپ مین کوئی بادشاہ اوسکے ہم پلہ نہ تہا پچاس ہزار فوج جرار تیار تہی سامان ملک گیری وجنگ کا سب موجود خزانہ مال و دولت سے بہرا ہوا تہا اس سلطنت کے حاصل کرنے سے یہہ بکمال متکبر ہو گیا اور چاہا کہ فرانس پر فوج کشی کرے اور سامان کی تیاری کا حکم دیا سامان کے درست ہونے تک عیش و عشرت مین ایسا مستغرق ہوا کہ ارادہ مہم کا فسخ کر دیا بلکہ اسقدر عیاشی پر کمر باندہ لی کہ باپ کا جسقدر خزانہ تہا اوسی مین خرچ کر ڈالا جب خزانہ خالی نظر آیا پہر خزانہ جمع کرنے کے فکر مین پڑا اور والسی نام ایک امیر کو کہ ایک لائق وکار آزمودہ و صناد عب شیر با تدبیر تہا مختار الملک بنا کر حکم دیا کہ آئندہ ایسا انتظام کرے جس سے شاہی خزانہ پہر اصلی حالت پر آ جائی مگر یہہ کام اوسکے سپرد کر کے پہر خبر نہ لی کہ کیا ہوتا ہے اور آمدنی اور خرچ کیا ہے علاوہ اوس کے بادشاہ کی فضولخرچی کی انتہا نہ تہی مختار الملک ہر ایک کام مین مختار تہا اور اوسکی تدبیر سے کام چلتا تہا بادشاہ رات دن عورتون کے ساتھہ صحبت رکہتا کبھی کسی غریب مستغیث کے حال پر آنکہ اوٹھا کر بہی نہ دیکھتا والسی مختار نے اپنا اختیار قائم کرنے کے واسطے بادشاہ کو کسی حرکت سے منع نکیا اور اوسی حالت مین مستغرق رکہا ہر ایک چیز پر جو بادشاہ کو رغبت دیکھتا فی الفور بہم پہونچا دیتا چنانچہ مدت مدید تک مدار المہامی کے منصب پر ممتاز رہا مگر جب اوسکی دولت کے زوال کا وقت آیا فی الفور بعزت ہو کر نکالا گیا بادشاہ نے تمام جائیداد اوس کی ضبط کر لی اور سالہا سال کی خدمت پر کچھہ لحاظ نکیا باعث یہہ ہوا کہ بادشاہ کو پہلی عورت کے طلاق دینے اور نئی عورت کے ساتھہ نکاح کرنے کا شوق ہوا اور والسی کو حکم دیا کہ پوپ امام مذہب عیسائی سے اسباب مین فتوے

لکھا نگائی والسی نے اس حکم کی تعمیل مین دیر کی اور پہنچا کہ بادشاہ پہلی عورت کو طلاق دیوے اس جرم مین اس متلون المزاج بادشاہ کی طبیعت فے الفور والسی سے برگشتہ ہوگئے اور معزولی و قرقی جایداد کا حکم دیا والسی اوسی غم و غصہ مین بیمار ہوکر مرگیا بیماری کی حالت مین والسی کا یہہ کلام دردانگیز تہا کہ وہ کہا کرتا تہا کہ جس سرگرمی سے مین نے اس بادشاہ کی خدمت و حاضر باشی کی اگر کاش اپنے خدا کی خدمت و بندگی اسقدر کرتا تو وہ مجھے ہرگز ایسی خرابی اور مفلسی کے حال مین نہ چھوڑتا یہہ بادشاہ اگرچہ سخی اور فیاض تہا مگر الفت اور محبت و گرم جوشی اسکے بالکل بے بنیاد تہی جسکو آج دوست کہتا کل اوسکا دشمن بنجاتا زبردستی فضولخرچی ناانصافی جہل مرکب گمراہی خودمطلبی جور و جفا اسکے جسم مین بجائی خون بہرا ہوا تہا چہہ عورتون سے اس نے شادی کی اور یہہ تہیرہ اختیار کیا کہ جب ایک عورت سے نکاح کرتا دو چار ماہ تک اوس سے صحبت گرم رکہتا بعد چند روز اوسکے صحبت ناموس طبع ہوتی پہر اوس سے بیزار ہو جاتا اور کوئی نہ کوئی حیلہ حوالہ بنا کر یا تو اوسکو قتل کرادیتا یا بخلاف ننگ و ناموس طلاق دیدیتا اس بادشاہ کے وقت پوپ امام مذہب عیسائی نے اشتہار جاری کیا کہ ہمکو ہر ایک گنہگار کے گنہ معاف کردینے کا اختیار ہی خدا کی جناب مین ہم سفارش کرسکتے ہین اب جس شخص کو خدا سے اپنے یا کسی اپنے متوفی کے گناہ معاف کرانے منظور ہون وہ حسب حیثیت روپیہ داخل کرے چٹھی اوسکو دی جاویگی چونکہ عیسائی اوسکو امام و خدا یعنی مسیح کا نائب تصور کرتے تھے سب کو یقین آگیا اور لاکھون روپیہ پوپ کے خزانہ مین داخل ہونے لگے پوپ کے ان حرکات سے کہ خلاف دین و آئین و شرع تہی ایک شخص مارٹن لوتہر نام نے کہ مرد فاضل و عالم و مدرس تہا ایسا بُرا مانا کہ پوپ کی پیروی سے نکلکر سینکڑون الزام دینی اوسپر قائم کیے اور رسالہ جات مین پوپ کے باطل عقیدون کی تردید مین تصنیف کیئن اور چہاپہ کی کل کا ایجاد کرکر وہ کتابین چہاپ دین جب پوپ نے

یہہ بات سنی نہایت غضبناک ہوا اور مشتہر کیا کہ جو عیسائی مارٹن لوتہر کی کتاب کو دیکھیگا ملعون
ہوجائیگا اس بادشاہ کو بہی مارٹن لوتہر کی کتابین دیکھنے کا شوق ہوا اور پوپ سے اجازت
منگواکر ملاحظہ کین اور اوسپر ایک مضمون مفید مطلب پوپ کے لکہا جسسے پوپ نے خوش
ہوکر حامی دین کا خطاب اسکو دیا غرض عیسائی دین کے علما مین سخت بحث شروع ہوئی اور
انقلاب نامہ ظہور مین آیا رومن کیتہلک مذہب کے برخلاف ہزارون لوگ ہوگئے اور سبنے
مارٹن لوتہر کو مصلح دین مقرر کیا آخر یہہ بادشاہ سنہ ایکہزار پانسو پنتالیس عیسوی مین مرگیا
ستاون برس کی عمر پائی سینتیس سال حکومت کے ۞

شاہ ایڈوارڈ چھٹا

آٹھوین ہنری کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا شاہ ایڈوارڈ تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ
نہایت خلیق رحم دل انصاف دوست سنجیدہ و فہمیدہ تہا اگرچہ عمر چہوٹی تہی مگر عقل و ہوش بزرگانہ
تہی امورات سلطنت کی ضرورت کے لئے اگر کسی سے قرض لیتا فی الفور وعدہ پر ادا کر دیتا
جب کہین باہر جاتا شہر مین منادی کراتا کہ جو شخص مظلوم و مسکین ہو وہ اپنا حال بے وسیلہ عرض کرے
اگرچہ ہر ایک متنفس سے بخلق و محبت پیش آتا مگر افسوس کہ اسکی زندگی نے وفا نہ کی اور
سات برس سلطنت کرکے ایکہزار پانسو ترپن سنہ عیسوی مین بیمار ہوکر مرگیا اسکے مرنے کا خاص
و عام نے غم کیا چونکہ اسکی کوئی اولاد نہ تہی اسکی بہن مسمات میری شاہ ہنری ہشتم کی
بیٹی جانشین ہوئی ۞

ملکہ میری

شاہ ہنری ہشتم کی دو بیٹیان تہین ایک میری دوسری جین گری دونون نے سلطنت کا
دعوی کیا پہلے دس روز تک جین گری کی سلطنت قایم ہوئی پہر ملکہ میری نے اراکین
دربار کو اپنی طرف کرلیا اور سبنے اوسکو بادشاہ مان لیا جب ملکہ میری بادشاہ بن چکی
اور اوسکی حکومت کی منادی شہر بشہر ہو چکی تو بہت لوگ بسبب جاننے کے کہ ملکہ میری

مذہب پوپ کے پیرو تھے اور ملکہ جین گرے مارٹن لوتھر مصلح دین کے مرید تھے ملکہ میری کے
بادشاہ بنانے سے پچھتائے اور ڈیوک نورتھمبر امیر الامرا جسکے سعی سے اول ملکہ جین
گرے تخت نشین ہوئی تھی اپنی جان کے خوف سے بھاگ گیا ملکہ میری نے اوسکی گرفتاری کو فوج
کاسور کی خیابچہ گرفتار ہوکر دار پر کھینچا گیا ملکہ میری نے چاہا کہ مارٹن لوتھر کے اعتقادات کو نیست و نابود
کرکے پوپ کے اعتقادات کو فروغ دے اسی ارادہ سے اوس نے ارکان دولت کے تجویز سے
شاہزادہ اسپین کے ساتھہ شادی کی اور ملکہ جین گرے اپنی بہن اور اوسکے شوہر کو پھانسی
دیکر مار دیا اور پوپ کے مذہب کے فروغ دینے کے لئے دو شخص مجتہد ایک مسمی ردلے
دوسرا امارٹمر مارٹن لوتھر جسنے دین کی اصلاح کی تھی جیتا جیتا زندہ آگ مین جلا دیے
پھر ایک اعلی مجتہد گرامر نام دو سو ستر آدمیون کے ساتھہ اسی دینی عداوت کے سبب سے آگ مین
جلوا دیا ایسے ایسے صریح ظلم دینی و دنیاوی امور مین ہونے لگے جسسے رعایا سخت ناراض
ہو گئی شہر کالس جو دو سو برس سے علاقہ فرانس مین انگلستان کے تصرف مین تھا فرانسیسیون
نے لے لیا اور ملکہ کی کوئی کوشش کارآمد نہوئی ملکہ اس خرابی اور شکست فاش سے
بکمال متردد ہوئے یہان تک کہ ایک روز چلا کر کہا کہ اگر مین مرجاؤنگی تو بھی شہر کالس کے
جہنجانی کا داغ میری جگر پر نقش ہوگا غرض کہ ایسے ایسے امور مشکل کے پیش آنے اور رعیت کے
ناراضی و بدگمانی اور شوہر کی بے پروائی و بے مروتی اور ظلم و تعدی کی شامت سے ملکہ
ہر ایک کام مین ناکام رہی اور بکمال غم و غصہ سے تپ لاحق حال ہو گئی رفتہ رفتہ بیماری اسقدر ترقی پر آئی کہ ملکہ زندگی
سے نا امید ہو گئی اوسکو خیال تھا کہ میرے مرنے کے بعد میری بہن الزبتھ بادشاہ ہوگی اس حسد سے اوسکی جان کے خواہان
ہوئی مگر وہ عقیلہ عورت تا مرگ کے دم تک اسکے پاس نہ آئی یہہ ملکہ آخر اجلاس کے پانچوین
سال تپ کی بیماری سے مرگئی تینتالیس برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار پانسو اٹھاون عیسوی
مین دار فانی سے رحلت کی اس ملکہ کو کیتھلک کے مذہب کی بڑی پچھ تھی اور چاہتے تھے
کہ دوسرے مذہب والون کو یک قلم قتل کرادون بہت سے خونریزیون کے سبب سے ملکہ

خون آشام اسکا خطاب قرار پایا غضب کے آگ سے درات جلا کرتی تھی ہر ایک شخص کیطرف سے اس کے دل مین بغض و کینہ بہرا رہتا تھا سچے دین کی دشمنی و خونریزی و تکبر و خودغرضی و بخل عداوت کا پتلا اسکا وجود تھا۔

ملکہ ایلزبتہ

یہہ ملکہ بہت نیکنام و منتظمہ تہی شہرت و ناموری و بہبودی ملک انگلستان کے جتنے اس ملکہ کے وقت ہوئی کسی بادشاہ کی وقت وقوع مین نہ آئی تہی اسکی تخت نشینی کے وقت عام و خاص رعایا برایا نے خوشی کی گہر گہر شادیانے بجے سب سے اول اسنے دین کی غلطیان رفع کرنے پر توجہ کی پوپ کے قواعد کو بالکل رفع دفع کر دیا رومن کیتہلک کا طریق اوٹہا کر مارٹن لوتہر کی تادیب و طریق کو پہیلایا اور نئے قاعدے مصلح دین کے کہ عین حق و بجا تہے پارلیمنٹ کے منظوری سے جاری کئے چونکہ ملکہ میری اسٹوارٹ اسکاٹلنڈ کی حاکمہ اسکی پہوپہی زاد بہن پوپ کے مذہب کے پابند تہی بسبب مخالفت دین کے اس کے حاسد ہوئی اور اسسے گریز کرنے لگی اور یہہ مخالفت دونو طرف سے بڑہ گئی بلکہ ملکہ میری حاکمہ اسکاٹلنڈ کی رعیت بہی بسبب مخالفت مذہب کے اوسکے دشمن ہنگئی کیونکہ مارٹن لوتہر مصلح دین کا مذہب اوسوقت انگلنڈ و اسکاٹلنڈ مین گہر گہر جاری ہوچکا تہا بین اوسکے اور اوسکی رعیت کے ایک سخت جنگ ہو کر ملکہ میری نے شکست کہائی اور گرفتار ہو کر لخلیون کے قلعہ مین محبوس ہوئی اور بڑی بڑی تکلیفین اوٹہائی چونکہ وہ عورت کمال خوبصورت و صاحب تدبیر تہی قید مین پڑے پڑے اوسنے ایک جوان صاحب ہمت ڈگلس نام کو اپنا مددگار بنایا اور اوسکی کوشش سے قید سے رہائی پائی رہائی کے بعد چہہ ہزار آدمی اوس نے پہر جمع کیا اور دشمنون کے ساتہہ سخت لڑائی کی مگر پہر بہی شکست کہائی اور اسکاٹلنڈ سے بہاگ کر انگلنڈ مین آکر پناہ گزین ہوئی ملکہ ایلزبتہ نے اوسوقت اوسکے ساتہہ کچہہ مروت نہ کی بسبب مخالفت مذہبی کے اوسکو ایک قلعہ مین قید کر دیا اٹہارہ برس تک وہ قید مین رہی اس عرصہ مین اوس نے بہت سے

منصوبے اپنی رہائی کی کئے آخر ایک سازش ظاہر ہوئی کہ ملکہ میری کی تجویز سے چند شریرون
نے یہہ چاہا کہ فرصت پاکر ملکہ الیزبتہ کو قتل کرین آخر یہہ راز فاش ہوا اگرچہ چندان ثبوت
مقدمہ مین نہ تہا مگر شک و شبہہ مین بہت آدمی سولی پر چڑہائے گئے بلکہ ملکہ میری
کی نسبت اسی جرم مین قتل کا فتوے دیا گیا اور سند حکم قطعی کی جاری ہوکر چار امیرون
اور دو جلادون کو دی گئی اور حکم ہوا کہ ملکہ میری کو قتل کرین وہ چارون امیر اور دو جلاد
ملکہ میری کے پاس گئے اور اطلاع دی کہ کل فجر کو پہر دن چڑہے تم قتل کئے جاؤگی جو
جو کاروبار منظور ہو اس عرصہ مین کرکے فراغت کرلو جب رات گذری اور قتل کے روز
صبح نمودار ہوئی ملکہ میری نے اچہا لباس مخمل کا پہنا اور مرنے پر مستعد ہو بیٹہی وقت جب
قریب آیا ایک امیر اون مین سے ملکہ کے پاس گیا اور کہا کہ میرے ساتہہ قتل کے مقام پر
تشریف لے چلئے ملکہ نے کہا کہ مین تیار ہون یہہ کہکر دو صاحبون کے کندہے پکڑ کر اوٹہے
اور اپنے نوکرون چاکرون سے رخصت ہوکر مقتل کو چلے وہ مکان بہت تکلف سیاہ
بانات سے آراستہ تہا وہان پہونچکر بیٹہہ گئے ایک امیر نے وہان بادشاہی سند جو درباب قتل
ملکہ میری کے جاری ہوئے تہے با آواز بلند پڑہ کر سنائے پہر ایک مجتہد دین کا اوٹہہ کہڑا ہوا
اور دین کے معاملات مین نصیحت کرنے لگا جس مین پوپ کے عقاید کی مذمت اور مارٹن لوتہر
کے مذہب کی تعریف تہی ملکہ نے اوس پادری کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ مین یہہ تقریر نہین
سنتی مین پوپ کے مذہب مین مرونگی پہر دونو جلادون نے ہاتہہ باندہ کر عرض کی کہ معاف
کیجئے ہم حکم بجالانا چاہتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ مین بکشادہ پیشانی جیسے لینے خدا سے بخشش
کی امیدوار ہون تمہین معاف کرتی ہون پہر ایک تقریر اپنی بے گناہی اور بے قصوری
کے باب مین بکمال فصاحت و رعب کے اور سب کو بتلا دیا کہ مین ناحق ماری جاتی ہون
اور تعصب مذہبی دین کی دشمنی سے ناحق میری جان لیتے ہین پہر جلاد کے ہاتہہ سے
رومال لیکر بے خوف و دہشت اپنی آنکہون پر باندہ لیا اور سر جہکا دیا اور خداوند جان

جان آفرین وجاں ستان کا نام زبان پر لائی جلاد نے ایک تلوار کے وار سے سر اوڑا دیا۔
حقیقت مین یہہ ملکہ بے گناہ وبے قصور قتل ہوئے اور باعث صرف تعصب مذہبی تہا چونکہ
ملکہ میری عورت نہایت خوبصورت و نازنین تہی اور اوسوقت انگلنڈ و سکاٹلنڈ مین کوئی عورت
خوبصورت عورت اوسکی ہمشکل نہ تہی اس لئے لوگون کو اوسکی قتل پر کمال افسوس ہوا انہین ایام مین فلپ نام اسپین کے
کے بادشاہ نے جو مدت سے انگلستان کی فتح کرنے کے فکر مین تہا مستعد ہوا کہ انگلستان پر فوج کشی
کرے اصلی باعث اوسکی فوج کشی کا تعصب مذہبی تہا کہ وہ بہی پوپ کے مذہب کا پیرو تہا اور چاہتا
تہا کہ مارٹن لوتہر کے سچے دین کے عقاید کو نیست و نابود کرکے انگلستان مین دوبارہ پوپ کا مذہب
پہیلائے اسی ارادہ پر اوس نے ایک بیڑا ایکسو تیس بڑے بڑے جہازون کا تیار کرکے نام اوسکا
اجیت یعنے حصن حصین رکہا اور اوس مین چون ہزار سپاہی جرار مسلح بہادر کار آزمودہ
سوار کرکے انگلستان کو روانہ کئے جب انگلستان والون کو اس یورش کی خبر پہونچی سب کے
دل مین خوف پیدا ہوا ملکہ ایلزبتہ نے بہی ایک امیر البحر ہوورڈ نام کو ایک چہوٹی سی جنگی
بیڑے کے ہمراہ دشمن کے مقابلہ کو مامور کیا یہہ بیڑا صرف تیس جنگی جہاز کا تہا اور کسیکو امید نہ تہا
کہ یہہ تہوڑی سی فوج دشمن کی کثیر فوج پر فتحیاب ہوگی مگر انگلستانی اپنے شجاعت و جوانمردی
وفضل الٰہی کے بہروسے پر اپنے آپ کو غالب تصور کرتے تہے اسپین کی بیڑہ وہی سے
روانہ ہونے کے دو روز بعد سمندر مین ایک طوفان عظیم اوٹہا اوس صدمہ سے بہت سے
جہاز غرقاب و برباد ہوگئے ناچار اسپین کی فوج مصیبت زدہ ہوکر پہر اپنے ملک کو واپس چلے
گئے اور دوبارہ شکستہ جہازون کی مرمت کرکے سامان درست کیا اتفاقاً اسپین کا امیر البحر
جو اوستاد و واقف جہاز رانی اور دریائی لڑائی کا تہا اونہین ایام مین مرگیا اور امیر البحری کا
عہدہ ڈیوک مدیناسڈونیا کو ملا یہہ شخص جہازرانی کے کام سے ناواقف تہا اس نے بعد درستی سامان
کے لنگر اوٹہایا اسکو حکم تہا کہ فلاندرس سے اور فوج ہمراہ لیکر انگلستان کو جائے اوس نے
راستہ مین ایک مچہلی کے شکاری سے خبر سنی کہ انگلستانی فوج بخبر صدمۂ طوفان اور واپسی

لشکر اسپین کے سنکر واپس چلی گئی ہے اور جنگی جہازون کی سپاہ کو موقوف کر دیا ہے اسپین کے میرِ بحری نے جب یہہ جہوٹہی خبر پائی بے فکر ہوگیا فلاندرس کی فوج بہی ہمراہ نہ لی اور یہہ تجویز کی کہ انگلستان کے ٹاپوؤن میں جلد پہونچکر جسقدر جہاز انگریزون کے پاسئے غارت کر ڈالے چنانچہ اسیوقت جہازون کے بادبان کہلوا دیے انگلستان کے میرِ بحر لارڈ افنگھم نام نے جب بے جہاز آتے دیکہے فے الفور کالیس کے بندر مین جا ٹہرا اور لڑائی شروع کر دی اور موقع پاکر آٹھہ جہاز اسپین کے جس مین بارود بہری تہی گولے مار کر جلوا دیے اور لشکر اسپین کے پاس جو بارود باقی نرہا اسواسطے وہ بہاگ گئے اور انگلستانیون نے اونکا تعاقب کیا اور بارہ جہاز اون کے پکڑ لیے کچہہ غرق کر دیے صرف تیس جہاز بچے جو اپنے وطن مین پہونچے یہہ فتح نمایان انگلستانیون کو خدا نے دی یہہ ملکہ نہایت دانا ذی شعور منصف عادل مہربان رعایا پرور غریب نواز منتظم تہی غصہ کے وقت البتہ مغلوب ہو جاتے تہے مزاج مین تیزی بدرجۂ کمال تہی اس کے نیک نیتی اور خوبی انتظام سے تمام رعایا مالدار ہوگئی لاکہون روپیہ کا بیوپار ہونے لگا کئی چیزین اس کے وقت انگلستان مین آئین جیبی گہڑی کا نٹا جیب گہڑی بیج گاڑی کی سواری کی تجویز ہوئی ورنہ اسوقت سوائی گہوڑے کی کوئی سواری نہ تہی علم کا وہ فیض کہلا کہ زن و مرد لکہنے پڑہنے لگے اچہے اچہے شاعر پیدا ہوئی کتابین نئی نئی لکہی گئین اہل صنائع فرانس کے ملک سے لنڈن مین آئے اور سب نے اون سے صنعتین سیکہین اسکے عہد مین تنباکو ایک ڈاکٹر جسکا نام ریلی تہا انگلستان مین لے گیا اور آلو جزیرہ ایرلنڈ سے آئے پہلے اس سے تمام انگلستانی کچی مٹی کے گہرون مین رہتے تہے و آلات و اسباب خانہ داری چوبی ہوتے تہے اسکے وقت پختہ عمارتین بنین برتن تانبا کانسے چینی شیشہ کے بنائے گئے سونے کے وقت چارپائیون پر پہلے بہوسن بچہایا جاتا تہا اسکے وقت طرح طرح کے فرش قالین شطرنجیان تجویز ہوئین مکانات ہوادار بنائے آتشخانے باورچیخانہ غسلخانے الگ الگ بنائے گئے اگرچہ ملکہ میری کو اس ملکہ نے بے گناہ قتل کیا مگر جبتک زندہ رہی پچہتاتی رہی آخر مرض الموت سے

جب بیمار ہوئے تو شاہ جیمس ششم اسکاٹلنڈ کے بادشاہ ملکہ میری منظلومہ مقتولہ کی بیٹی کے سپرد
انگلستان کی ولائیت بھی کر دی اور اوسکو اپنا ولیعہد بنایا اور ستر برس کی عمر مین مر گئی پینتالیس
سال سلطنت کی سنہ ایکہزار چہ سو تین اکسا سال وفات ہوا اُسکے مرنے کے بعد شاہ جیمس ششم
شاہ اسکاٹلنڈ انگلستان کا پہلا جیمس خطاب پاکر بادشاہ ہوا اور دونو علاقون کی ایک
سلطنت ہو گئی ✣

شاہ جیمس پہلا

تخت نشینی سے پہلے اِس بادشاہ کو رومن کیتہلک پوپ کے مذہب والے اپنا ہم مذہب
تصور کرتے تہے اور اوسکے بادشاہ ہونے سے بہت خوش تہے اور یقین کر چکے تہے
کہ اب یہہ بادشاہ ہمارے مذہب کی ترقی مین کوشش کریگا مگر اس نے بادشاہ ہوکر مارٹن
لوتہر کا مذہب قبول کیا اور پوپ کے مذہب سے بریت ظاہر کی اسسے وہ لوگ بادشاہ کے
سخت دشمن ہو گئے اور سب نے ملکر ایسی شیطانی حرکت تجویز کی کہ جسسے بادشاہ اور تمام
پارلیمنٹ کے ارکان ایکدم مین فنا ہو جائین اور باروت سے سب کو اوڑا دین مدت تک
دشمن اس منصوبہ مین رہے ۱۶۰۵ء مین ان لوگون نے پارلیمنٹ کے بیٹھنے کا مکان جسکے
نیچے ایک تہہ خانہ تہا اور تہہ خانے کے اندر لکڑی و کوئلہ وغیرہ سامان بہرا ہوا تہا کرایہ
پر لے لیا مالک سامان سے وہ سب سامان بہی خرید کر لیا پہر دلجمعی سے چھتیس پیپے باروت کے
اوس لکڑی اور کوئلون مین چہپا کر رکھہ دی اور مکان کا دروازہ کہولدیا عام آمد و رفت
لوگون کی اوس مین جاری رہی کسیکو اس بات کا گمان بہی نہ تہا پارلیمنٹ کے روز اجلاس
تک وہہ لوگ اپنے کام کا انتظام بخوبی کر لیا اور چاہتے تہے کہ جب بادشاہ اور بادشاہ
بیگم اور ولیعہد معہ ممبران پارلیمنٹ جمع ہونگے باروت مین آگ ڈالدی جائیگی جسسے
وہ سب اوڑ جائینگے اور اگر بادشاہ کا چہوٹا بیٹا بسبب خورد سالی کے وہان نہ آسکیگا
تو اوسوقت اوسکا کام گہر پر جاکر تمام کرینگے اور شاہ جیمس کی دختر کو بادشاہ بنائینگے

چونکہ وہ شاہزادی پوپ کے مذہب کے پیرو تھے وہ اس مذہب کے ترقی مین کوشش کر نیگی اگرچہ اس کام کے سرانجام کرنے مین بہت لوگ شامل تھے مگر کسی کی زبان سے اس راز کا افشا نہوا اجلاس سے ایک روز پہلے اون مین سے ایک شخص نے ایک دوست کے نام بے نام ونشان خط لکھا اور اوس مین درج کیا کہ اب کی مرتبہ مجمع پارلیمنٹ مین ایک ناگہانی بلا نازل ہونیوالی ہے پس مین تمکو کہ تم میرے دوست ہو اطلاع دیتا ہون کہ پارلیمنٹ کے مجمع کے روز تم وہان نہ جانا بلکہ تم اوس روز کہین شہر سے باہر چلے جانا اور اس حادثہ سے اپنی جان بچانا وہ امیر اس خط کو پڑھ کر کمال متعجب ہوا اور اصل خط بادشاہی وزیرون کے پاس لے گیا وہ بھی پڑھ کر سخت اچنبھے مین آئے او خط بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے اوسکے مطالعہ سے تامل ہوکر فرمایا کہ کوئی بلائے ناگہانی باروت کے قسم سے پارلیمنٹ پر پڑنے والی ہے اور حکم دیا کہ اوس عمارت کے تہ خانہ کی تلاشی کرو اور خوب ڈہونڈہو کہ اوس مین کچھہ چھپایا ہوا نہو چنانچہ بادشاہی حاجب اس تلاشی پر تعینات ہوا اوس نے باوجود تاکید بلیغ کے اوس روز تلاشی نہ لی دوسرے روز یعنے جس روز پارلیمنٹ کے اجلاس کا دن تھا علے الصباح اوس مکان کو دیکھا گیا جب تہ خانے مین اوترا دیکھا کہ کاہی خاکس نام ایک شخص کو زرہ پہنے ہوئے اور جوتی چڑہائے ہوئے چور قندیل ہاتھہ مین لئے ہوئے جیب مین شتابے بھرے ہوئے جابجا بندوبست کر رہا ہے اور باروت کی لکیر زمین پر کھنچے ہوئے موجود ہے حاجب کو دیکھہ کر وہ بولا کیا کہون اگر تم سب کو اور اپنے آپ کو اس سرنگ مین اوڑا کر خاکستر کر دیتا تو میرے دل کی مراد تھی خیر جو کچھہ ہوا سو ہوا اب کیا ہوتا ہے چنانچہ وہ فی الفور گرفتار ہو کر بادشاہ کے روبرو لایا گیا ہرچند اوس سے دریافت کیا گیا کہ یہہ کام تم نے کس کس کے اشارہ سے کیا وہ خاموش رہا آخر جب شکنجہ مین کھنچا گیا اور مار پڑنے لگی تو اوس تمام سازش کا حال اوس نے ظاہر کر دیا اور اپنی آدمیون کے نام مفصل لکھوا دیے جب اون معاہدون کی گرفتاری کا حکم صادر ہوا تو وہ سب جمع ہو کر

بمقابلہ پیش آئے اور چالیس آدمی اوس ہنگامہ مین مارے گئے باقی گرفتار ہوکر پھانسی ملی
چار پانچ برس کے سلطنت کے بعد اس بادشاہ کی اطوار بدل گئے فضولخرچی اور ظلم و تعدی و بانصافی
کی طرف طبیعت مائل ہوگئی اور علما و فضلا و عام و خاص کی نظر مین حقیر و ذلیل ہوگیا آخر عمر کے
کے وقت یہہ اپنے دل کو ایسا چرا تا تہا کہ حتے الامکان جنگ کا روادار نہوتا تہا بائیس
سال تک اسنے سلطنت کی اور اٹہاون برس کی عمر پائی اور سنہ ایکہزار چہ سو پچیس عیسوی
مین تپ کی بیماری سے مرگیا ۔

شاہ چارلس پہلا

یہہ شاہزادہ اوائل سلطنت مین ہر طرح خوش نصیب و رضا قسمت تہا اور انجام کار ایسی ایسی
مشکلین اوسکو پیش آئین کہ کسی بدنصیب بادشاہ کے پیش نہ آئی ہونگی پارلیمنٹ کے ارکین
نے خرچ اخراجات فوج اور جنگی جہازون کا اسکو خاطر خواہ نہ دیا کیونکہ بادشاہ کی طبیعت
اکثر فضولخرچی کیطرف مائل تہی اسواسطے اسنے بعض ممبراون مین سے موقوف کرکے
نئے ممبر بہرتی کئے اونہون نے بہی فضولخرچی بادشاہ کی ناپسند کی ناچار بادشاہنے تجارت
کے مال پر بلامنظوری پارلیمنٹ کے محصول زیادہ کردیا اور رعایا مین نارضامندی پہیل
گئی اور بغاوت کی آگ اسقدر جوش زن ہوئی کہ مذہبی جوش سے پوپ کے مذہب والون نے
پروٹسٹنٹ یعنی مارٹن لوتھر کے مذہب کے پیروی کرنے والون زن و مرد کو تہ تیغ کیا
امیر و غریب کو صاف کرڈالا اکثر بہائیون نے بہائیون کو اور دوستون نے دوستون کو اور
اپنے خویشون نے خویشون کو قتل کرڈالا اسقدر سنگی نیت اسبات پر قائم ہوگئی کہ بادشاہت
کا سلسلہ ہی دور کردیا جائے چونکہ بادشاہ کے مخالفین اکثر پارلیمنٹ کے ممبر بہی تہے
بادشاہ نے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ ایک لارڈ کمبولٹن اور پانچ شخص اور انگریزون پارلیمنٹ
سے گرفتار کرو مگر قوم کی حمایت سے وہ گرفتار نہوسکے اوسوقت خود بادشاہ پارلیمنٹ
مین گیا اور غضبناک ہوکر کہا کہ افسوس ہے کہ مین خود دشمنون کو پکڑنے کو آیا ہون

اور تم اونکو سچاتے ہو بادشاہ نے تمام مجلس کو ڈہونڈا مگر وہ دستیاب نہوئی کہ پہلے ہی وہ
بہاگ کر چلے گئے تہے بادشاہ کے جب پیش نگئی تو اپنے انتظام کو پارلیمنٹ کے سپرد
کیا پارلیمنٹ نے درخواست کی کہ جتنے جنگی جہاز ہین ہمارے محکوم رہین یہہ بات بہی بادشاہ
نے مان لی غرض جو بات نہ ملنے کی تہی وہ بہی بادشاہ نے مان لی پہر پارلیمنٹ نے ایرلنڈ
کے ملک مین یورپ کے تابعیون کے مفسدہ کا بہانہ کرکے چاہا کہ نظامت کے سپاہ ہماری حوالے
کیجائے کہ ہم اپنی تجویز سے اوس مین افسر داخل کرین اس بات سے بادشاہ نے انکار کیا اس بات
پر فریقین مین عداوت کی آگ بہڑک اوٹہی اور دونو لڑائی پر تیار ہوگئے مخالفین یعنے
پارلیمنٹ اور رعایا کی جانب سے لارڈ اسکس سردار فوج کا ہوا اور تیس ہزار آدمی مسلح
اوسکی حکومت مین اور اسیقدر فوج بادشاہ کے ماتحت مستعد بجنگ ہوکر آپس مین
سخت لڑائی ہوئی جسمین پانچہزار آدمی فریقین کا مارا گیا بادشاہ نے شہر اکسفرڈ
مین نیا پارلیمنٹ مقرر کیا اور بہت سا روپیہ اونکی معرفت لیکر خرچ کر ڈالا جس سے وہ
لوگ بہی ناراض ہوگئے بلکہ تمام رعیت ہر روز جنگ اور فساد کے سبب سے ایسی تنگ آگئی
کہ تین ہزار عورتین جمع ہوکر پارلیمنٹ مین گئین اور عرض کی کہ خداوند عیسے مسیح کے واسطے
عداوت کو جانے دو اور آپس مین صلح کرلو مگر نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے
اون کی عرض کسی نے نسنی بلکہ سپاہیون کو اشارہ کیا کہ اونکو دہکی دیکر نکالدو چنانچہ
نہایت سختی کے ساتھہ وہ نکالی گئین اور اوس کشمکش اور دہکا دہکی مین چار عورتین دب
کر مرگئین اور مخالفت اور زیادہ بڑہے اور پہر سے پارلیمنٹ اور اسکاٹلنڈ کی فوج نے
دوبارہ بادشاہی لشکر کے ساتھہ مارسٹن مور کے میدان مین لڑائی کی اور کرمڈیل
المشہور کرامول کے جوانمردی سے مخالفین نے فتح پائی اور بہت سی توپین اور سامان
بادشاہی مخالفون کے ہاتھہ آیا اس شکست کے بعد بادشاہی فوج نے پہر اپنا آپ سنبہالا
اور تیسری لڑائی قصبہ نیزبے کے پاس لڑائی ایسی تیزی و تندہی سے کی کہ بہادرون کے

خون سے زمین سرخ ہوگئی قریب تہا کہ مخالفین بہاگ جائین مگر گرام ڈیل نے آخری حملہ بڑی چستی سے بادشاہی لشکر پر کیا اور دو دستہ تلوارین مارین گولون کا مینہہ برسایا جس سے بادشاہی لشکر بے اختیار ہوکر بہاگا گرام ڈیل نے تمام وکمال اسباب وسامان جنگ وخزانہ بادشاہی اپنے قبضہ مین کرکے مفرورون کا تعاقب کیا اور پچاس ہزار آدمی بادشاہی فوج مین سے گرفتار کئے بادشاہ انگلنڈ سے بہاگ کر اسکاٹلنڈ کو چلا گیا اور خواہان امداد کا ہوا اونہون نے مدد کے عوض مین بادشاہ کو قید کرلیا پارلیمنٹ نے جب یہہ حال سنا اسکاٹلنڈ والون کو لکہا کہ بادشاہ کا بازو ہمارے حوالے کرین اونہون نے ایک کروڑ روپیہ بادشاہ کے عوض مین مانگا جو بلا عذر دیدیا گیا اور بادشاہ پابزنجیر پارلیمنٹ کی قید مین آیا اور حکومت گرام ڈیل کی قایم ہوگئی تمام لشکر اوسکے اشارہ پر جانفشان تہا تہوڑے عرصہ مین اوس نے جن جن شخصون کو اپنے برخلاف دیکہا چُن چُن کر بلاتامل نکالدیا اور پارلیمنٹ کے چند آدمی جو اوسکی اطاعت مین تہے باقی رہ گئے اوسوقت بادشاہ مجرم ٹہراکر دارالعدالت مین لایا گیا افسران فوج اور پارلیمنٹ کے ممبر اوسوقت ستر آدمی مجمع مین موجود تہے بادشاہ تیوری چڑہائے ہوئے اون کے روبرو ایک کرسی پر آکر بیٹہہ گیا اور میر منشی نے بادشاہ کے مجرم ہونے کی مثل بآواز بلند پڑہ کر سنائی اوس مضمون کا خلاصہ یہہ تہا کہ رعیت کا نقصان اور ہزارون آدمیون کا خون و ہزارون قسم کی بدانتظامیان وغیرہ بادشاہ کی سستی وکاہلی وغرور وتکبر وعداوت کی وجہ سے واقع ہوئین جسکو سنکر بادشاہ نے کچہہ جواب ندیا صرف ایک تبسم غضب آلود کیا بعد ازان صدر مجلس نے بادشاہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ صاحبان مجلس آپکے جواب کے منتظر ہین تب بادشاہ نے بدلجمعی اپنے بچاؤ کی گفتگو شروع کی اور کہا کہ اول تو مجہکو تمہارے اس تحکم سے انکار ہے کیونکہ تم مین سے کسی کو امارت کا رکن مجہکو مجلس مین ایک بہی نظر نہین آتا جبتک کوئی حکومت وعدالت کا رکن حاضر نہو انصاف کیونکر ہوسکتا ہے

اور مین خود عدل کا چشمہ ہون اور چاہتا تہا کہ انصاف سے حکومت کرون مگر تم نے فساد کرکے
میرے انتظام کو توڑ دیا اور ہزارون آدمیون کی خونریزی کرائی اس لیئے مین ہرگز
مجرم نہین ہون یہہ تقریر سنکر پہر مختار العدالت نے جواب دیا کہ یہہ تقریر آپکی بریت کے
واسطے کافی نہین ہے کوئی ایسی وجہ پیش کیجئے جسکو آپ بری سمجھے جاوین اسپر بادشاہ نے
پہر کچہہ جواب نہ دیا اوسوقت چارون طرف سے آواز بلند ہوئی کہ اس ظالم بے رحم کو قتل
کرو بلکہ ایک شخص نے زیادہ تر بے ادبی کی وہ بہی بادشاہ نے سہی اور خاموش رہا اوسوقت
بادشاہ کو تین روز کے بعد قتل کا حکم سنایا گیا اور حسب التجا بادشاہ کے اوسکو اپنے
بال بچون کو ملنے اور ایک لنڈن کے مجتہد کے ساتھہ نماز پڑہنے کی اجازت ہوئی
تیسرے روز بادشاہ تکلف لباس پہنکر مقتل مین آیا اور خاص و عام کے انبوہ مین اپنے
بے قصوری کا حال اس عبارت سے بیان کیا کہ جب تک پارلیمنٹ نے پہلے لڑائی کی
راہ نہ نکالی تہی مین از خود نہین لڑا سراسر بے قصور ہون اب تمکو اگر میرا قتل کرنا
ہی منظور ہے تو میرے بیٹے کو ولیعہد کرو مگر کسی نے جواب نہ دیا آخر سر جہکا دیا
اور جلاد نے تلوار کے ایک وار سے سرتن سے جدا کر دیا اس بادشاہ نے اونچاس
برس کی عمر پائی چوبیس سال سلطنت کے سنہ ایکہزار چہہ سو اڑتالیس مین مقتول ہوا اگرچہ متانت
اور اہلیت و رحم و حلم و عبادت و پرہیزگاری مین ضرب المثل تہا شفقت و محبت طبیعت
پر غالب تہے مگر جو باتین سلطنت کے انتظام اور رعب اور سیاست کے لئے درکار
ہین وہ اسکی ذات مین نہ تہین اسواسطے انتظام بگڑ گیا اور رعیت خود سر ہوگئی

کرامول المشہور کرام ویل

شاہ چارلس کو قتل کرکے انگلنڈ کے تخت کا یہہ مدار المہام پارلیمنٹ کے حکم سے قرار پایا
اور اوسکی جوانمردی و شیر دلی پر بہروسا کرکے پارلیمنٹ نے اوسکی خدمت مین ایرلنڈ
پر یورش کرنے کی ترغیب دی اور وہ سے فی الفور اوسطرف حملہ آور ہوا اور فتح

پائی جب واپس آیا ممبر مجلس نے اوٹھکر پارلیمنٹ کیطرف سے اوسکو تحسین و آفرین کہی
اور شکریہ بیان کیا بعد ازان سنا کہ شاہ چارلس مقتول کا بیٹا چارلس دوم اسکاٹلنڈ کے
تخت پر تخت نشین ہوا اور رعیت نے اوسکو مظلوم و حقدار تصور کرکے اپنا حاکم بنا لیا
شاید وہ اب اسکاٹلنڈ کی لشکر لیکر انگلنڈ پر حملہ آور ہو یہ خبر پاکر گرام ڈیل ایک جمیعہ
لشکر کے ساتھہ اسکاٹلنڈ کو روانہ ہوا اگرچہ گرامول کے ساتھہ صرف سولہ ہزار سپاہ تہی
اور اسکاٹلنڈ والے پچاس ہزار تعداد مین تہے مگر فتح خداداد ہے بعد ایک سخت لڑائی کے
اسکاٹلنڈ کی فوج نے شکست کہائی اور بے اختیار بہاگے گرامول نے اونکا تعاقب
کیا چونکہ اس کے اول بادشاہی خیرخواہون نے چارلس دوم کی خدمت مین اپنا عریضہ
بترغیب آنے لنڈن کے لکہکر امیدوار حصول تخت و تاج کیا تہا اوسوقت بادشاہ نے بہی
مناسب جانا کہ گرامول کے لنڈن پہنچنے سے اول وہان جائے اور اپنے ہواخواہون
کے ذریعہ سے کوئی حیلہ اپنی بہبودی کا نکالے چنانچہ موجودہ لشکر کے ساتھہ انگلنڈ
مین آیا آتے ہی معاملہ برعکس پایا خیرخواہان دولت مین سے بسبب خوف گرامول کے
کوئی بادشاہ کے پاس حاضر نہوا اور موجودہ فوج بہی تتر بتر ہوگئی وہانسے بادشاہ
بہت تکلیف اور دقت اوٹہاکر شہر وسط مین پہونچا اور سنا کہ گرامول اوس کے
تعاقب مین چالیس ہزار فوج کے ساتھہ چلا آتا ہے ابہی وہان سے چلے جانے کی
تدبیر مین بادشاہ مصروف تہا کہ گرامول وہان آ پہونچا اور شہر کے چارون طرف
فوجین ٹوٹ پڑین اور شہر مین قتل عام جاری کرکے ہر ایک کوچہ و بازار مین
خون کی ندیان جاری کردین جسقدر قدرے قلیل فوج بادشاہ کے ساتھہ تہی
ماری گئی یا گرفتار ہوگئی اوسوقت بادشاہ نے اپنی جان کو مفت برباد کرنا مناسب
نہ جانا اور پانچ امیرون اور پچاس سپاہیون کے ساتھہ وہان سے بہاگ نکلا
اور خوف و خطر بے شمار سے بچکر اکتالیس روز مین صحیح و سلامت نارمن مین پہونچا

رستہ کی تکلیف کا مجمل حال اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ جب یہہ بادشاہ شہر وسسطر سے
چلا رستہ مین رستہ بھول کر اپنے ہمراہیون سے اکیلا رہ گیا اور تن تنہا ایک زمیندار
کے گھر جا چھپا چونکہ کرامول نے شہر بشہر اور گانو گانو اشتہار جاری کئے ہوئے تھے
کہ جو کوئی بادشاہ کو چھپائیگا قتل کی سزا پائیگا اور جو کوئی پکڑکر حاضر لائیگا مال و دولت کے
انعام سے مالامال ہو جائیگا زمیندار اس سے بہت ڈرا مگر وفاداری پر مستقل رہا اور بادشاہ
کو اپنا لباس پہنا کر جنگل مین جہان اوسکی زراعت تھی لے گیا اور کلہاڑی ہاتھہ مین پکڑ
کام مین لگا دیا جب کرامول کی فوج وہان بھی تلاش کرتے ہوئے جا پہونچے زمیندار نے
ایک بڑی درخت پر چڑھا کر پتون مین بادشاہ کو چھپا دیا ایک رات اور ایک روز بادشاہ
اوسی درخت کی ڈالیون اور پتون مین چھپا رہا باوجودیکہ کرامول کے سپاہی اوس درخت
کے نیچے بھی آئے پرہرن کو چمگادڑ کی طرح اوپر کو آنکھہ اوٹھا کر نہ دیکھا جب سپاہی مسلح
چلے گئے بادشاہ بھوکھہ اور پیاس کے صدمہ سے نیم جان ہوا ہوا درخت سے اوترا اور زمیندار
کی دستگیری سے سمندر تک پہونچا اور جہاز مین سوار ہوکر نارمنڈی مین جا کر مقیم ہوا
کرامول نے اس قسم سلطنت کو بھی جب مغلوب کر لیا دلجمعی سے حکومت کرنے لگا پارلیمنٹ
کے اکثر ممبر اوس کے فرمانبردار ہو گئے اور جو مخالف تھے اوسکو اوس نے ذلیل کرکے نکال دیا
فوج کے عہدہ دارون نے جنکی کمال سازش کرامول سے تھی اپنے اختیار سے کرامول کو
ملک کا محافظ مقرر کیا اور جہان پناہ قبلۂ عالم کے لقب سے ملقب کرکے لنڈن اور تمام
قلمرو مین منادی کی گئی کرامول نے فوج کی رضامندی بنیاد سلطنت کی تصور کرکے اونکو اپنا تابعدار
بنایا خلعت و انعام روزمرہ اونکو دیتا اور ہر ایک ماہ تنخواہ پیشگی اونکو تقسیم کر دیتا
جنگ کا سامان گولہ بارود اور ہر ایک طرح کے ہتھیارون کا ذخیرہ ہر وقت موجود
تیار رکھتا اپنی عملداری مین اوس نے رعیت کی کچھہ پرواہ نہ کی صرف فوج کی خاطر
مین مصروف رہا اس سبب سے رعیت اوس کی دشمن ہو گئی جب اوسکو یہہ خبر پہونچی

کہ رعیت اوس کے جان کی خواہان ہے تو اوسکو اسقدر وہم طبیعت پر غالب ہوا اور نوبت
یہان تک پہونچی کہ پوشاک کے نیچے چار آئینہ پہنتا اور تمنچون کی جوڑی دن رات جیب
مین رکھتا اور چہرہ پر ملال کا بادل چہایا رہتا تہا جو شخص اوسکے پاس جاتا اوس سے بدگمان
ہو جاتا کہ شاید یہہ میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہو جب باہر نکلتا تو اپنے خیرخواہون
کی فوج ساتہہ لیکر نکلتا ایک بار جس راستے سے ہو کر نکلتا واپسی کے وقت پہر اوس راستے
سے نہ آتا اس خیال سے کہ مبادا کوئی گہات لگائے نہ کہڑا ہو ایک مکان مین دو تین
راتیں پے در پے نسوتا کہ کوئی دشمن اوسکے مارنے کے لئے وہان چہپا ہوا نہ ہو غرض
پہلے تو یہہ وہم وخیال کی بیماری اوس پر غالب ہوئی پہر تپ لاحق حال ہوئی اور رفتہ
رفتہ زندگی باختتام پہونچی مرنے کے وقت لوگون نے پوچہا کہ تمہارے بعد کون جانشین
ہو منہہ سے تو اوس وقت نہ بول سکا مگر اشارہ اپنے بیٹے رچارڈ کی طرف کیا دس سال اسنے
حکومت کے ایکہزار چہہ سو اٹہاون سنہ عیسوی مین جہان فانی سے انتقال کیا انچاس
برس کی عمر پائی یہہ بادشاہ مکار دفریبی و فطرتی اور ملکی معاملات مین چالاک تہا اکثر
احکام اسکے بے انصافی پر مبنی ہوتے تہے جب یہہ مرگیا چارڈ اسکا بیٹا جانشین ہوا
مگر آپسکی نااتفاقیان اور امیرون کے نفاق سے ڈرا اور اپنی جان کے خوف کے مارے
سلطنت سے دست بردار ہو کر فرانسیس کے ملک کو چلا گیا اوس کے بعد ایک شخص مسمی منک
اسکاٹلنڈ کا سپہ سالار اس تدبیر مین ہوا کہ اصل بادشاہ کے خاندان کو پہر بحال کیا جاوے
جب اوسکی مرضی ایسی ہوئی تو شاہ چارلس دوسرے نے اپنی بحالی کے لئے اوسکی طرف
چہٹی لکہی وہ چہٹی اوس نے پارلیمنٹ کو جمع کر کے سنائی اور سب ارکین اسبات پر راضی
ہوئے کہ چارلس کو بلا کر تخت نشین کیا جائے اور سب کی طرف سے ایک التجائی
عریضہ بادشاہ کی خدمت مین لکہا گیا جب وہ عریضہ شاہ لارنس کے پاس پہونچا
فوراً لنڈن کو روانہ ہوا اوسکے آنے سے انگلنڈ مین بڑی خوشی کی گئی اور سمندر سے

شہر تک وردیہ رعیت سلام کے واسطے کھڑی ہوگئی اور بادشاہ بڑے احترام سے لنڈن مین داخل ہو کر تخت نشین ہوا۔

شاہ چارلس دوسرا

بڑی محنت و مشقت کے بعد اپنے باپ کے تخت کا وارث بنا تیس برس عمر کا جوان خوبصورت حسین و خلیق تہا پہلے اپنے خوش اخلاقی سے اس نے رعیت کو راضی رکہا مگر جب تسلط اچہی طرح بیٹہہ گیا تو اپنے باپ کے قتل ناحق کا دعوی پارلیمنٹ مین کیا اور چاہا کہ جس جس شخص نے اوس کے باپ کے قتل مین سعی کی ہے اونکو از روئے عدالت سزا دی جاوے دعوی کے وقت یہہ بہی کہا کہ پارلیمنٹ جسکی نسبت معافی خطا کی درخواست کریگی وہ بہی مین قبول کرونگا چنانچہ عند التحقیقات بہت امیر اس علت مین ماخوذ ہوئے انجام کار مجرمون کی جو زندہ تہے تقصیر اس نے بسفارش پارلیمنٹ معاف کی اور اونکو سندین لکہہ دین اور بڑے مجرم کراموِل اور ایرٹن اور براڈ شو سی تینون جو مر چکے تہے اون کے نسبت یہہ حکم ملا کہ اون کی لاشین قبرون سے نکالکر کئی دن دار پر آویزان رہین جس پہر تک وہ گاڑ دی جائین چنانچہ اسیطرح تعمیل ہوئی — یہہ بادشاہ سلطنت کے حصول کے بعد عیاشی و فضول خرچی مین مستغرق ہو گیا باوجودیکہ پہلے ہی اسکی شادی ہو چکی تہی مگر دوسری شادی اسنے پورٹیگل کے بادشاہ کے بیٹے سے کی اور تین کروڑ روپیہ نقد اور دو قلعے اپنی عورت کے جہیز مین لئے وہ شہزادی اگرچہ حسب و نسب مین اچہی تہی مگر شکل و صورت و قد و قامت مین اچہی نہ تہی کلارنڈن نام مصاحب نے جو اسکا خاص مصاحب تہا اس شادی سے اسکو منع کیا مگر اوس نے نمانا اور اوس پر عتاب ظاہر کر کے اوسکو نظر سے گرا دیا اور وہ ناراض ہو کر فرانس کو چلا گیا اوس خیرخواہ امیر کے علیحدہ ہونے سے سلطنت پر ادبار چہا گیا اوس کے جانے کے بعد سلطنت کے کام بادشاہ نے اپنے مصاحبون و خوشامدیون و عیاشون کو حوالہ کر دے

اونہون نے کمال ابتری ہر ایک کام مین ڈالدی علاوہ اسکے اوسی سال مین لنڈن مین ایسی وبا پڑی کہ اڑسٹھ ہزار آدمی مرگئے دوسرے سال دارالخلافت پر یہہ آفت آئی کہ ایک نان پزکی دوکان سے آگ لگی اور تین دن اور تین رات شہر جلتا رہا آگ بجھنے نہ پائی اور شہر کے چہہ سو کوچون کی تیرہ ہزار دو سو حویلیان جلکر راکھہ ہوگئی دو آفتین تو مخلوق پر یہہ پڑین تیسرے شاہ چارلس کا عمل سال بسال زیادہ مضر اور تکلیف دہ ہوگیا اور بادشاہ کی عیاشی اور ظلم اور بے رحمی نے لوگون کو ایسا ستایا کہ لوگ اسکے مرنیکی دعا کے خواہشمند تہے باوجود اس ظلم کے اسکی تقریر ایسی دلفریب تہی کہ اگر دشمن بہی اس کے روبرو آتا دوست بنجاتا اور یہہ براہ فریب باتون مین اپنا کام نکال لیتا بڑا بہاری عیب اس مین عیاشی وزناکاری کا تہا اوس مین ایسا مستغرق ہوتا کہ انتظام ملک اور عدالت کیطرف کبہی توجہ نہوتی جسکام مین ہاتہہ ڈالتا کم ہمتی کے سبب سے انجام تک پہونچاتا رعایا کے ساتہہ اسکی کچہہ محبت نہ تہی بلکہ اونکو اپنے باپ کا قاتل تصور کرتا اور بدظن رہتا کہ کہین یہہ مجہکو بہی نہ مارڈالین اسکے تقریرین نفاق اور جہوٹ سے بہری ہوئی تہین اور نہ وعدہ و اقرار پر کیسکو بہروسا تہا آخر انسٹھہ برس کی عمر پاکر مرگی کی بیماری سے اجلاس کے پچیسوین برس سنہ سولہ سو پچاسی عیسوی مین مرگیا اور اوس کے بہائی جیمس نام نے بادشاہت پائی —

شاہ جیمس دوسرا

اس بادشاہ کا مذہب رومن کیتہلک تہا اپنی والدہ سے اس نے پوپ کے مذہب کی تعلیم پائی اور اوسپر ایسا پابند تہا کہ جو شخص اوس کے ہم مذہب نہوتا اوسکے ساتہہ دل سے کینہ رکہتا بلکہ ایک شخص کارل نام کو اوس نے پوپ کی خدمت مین بہیجا اور درخواست کی کہ کوئی متدین کے مذہب کا فاضل پادری انگلستان مین مامور کرے کہ لوگون کو آداب بندگی اور عبادت کا طریق سکہلاوے تاکہ لوگ اوسکی ہدایت و رہنمائی سے راہ راست پر آجائین

چنانچہ بادشاہ کی درخواست پر ایک پادری لندن مین آیا اور بادشاہ نے اوس کی بڑی
توقیر کی چونکہ اکثر رعایا لندن کے پوپ کے مذہب کے برخلاف تھی یہہ حرکت بادشاہ کی سب
کو ناپسند ہوئی اور دلون مین بغض پیدا ہو گیا ڈیوک منتہہ جو ایک امیر کبیر اور لائق و عقیل شخص
تھا مذہب کے تعصب کے سبب سے فساد پر مستعد ہوا اور مسمی ڈیوک اکیل کو فرانس سے اپنی
مدد کو بلایا رعایا مین سے ایک مجمع اپنے ساتھہ ملایا بادشاہ نے اوسکی سرکوبی کے لئے لشکر
بھیجا اور آپس مین جنگ ہو کر اکیل کے لشکر نے شکست کھائی اور آپ بھی گرفتار ہو کر
سولی ملا پھر منتہہ مقابلہ پر آیا اور ایسے زور شور سے لڑا کہ بادشاہی لشکر زیر ہو گیا
اور قریب تھا کہ بھاگ نکلے اتنے مین گرئی نام ایک امیر منتہہ کیطرف سے اپنے
سواران کے ساتھہ میدان سے نکل بھاگا اوس کے بھاگتے ہی منتہہ کے لشکر مین
بھاگڑ پڑ گئی ایک کے ساتھہ دوسرا نیز منتہہ بھی گھوڑے پر سوار بھاگا اور گھوڑا
اوسکو ایک دم مین پچاس کوس تک لے پہنچا مگر پھر ایسا تھکا کہ ایک قدم نہ اوٹھا سکا
منتہہ نے اپنا گھوڑا وہان ہی چھوڑا اور ایک چرواہے کا لباس لیکر پا پیادہ چلنے
لگا ایک جگہہ چھپا نا گیا اور گرفتاری مین آیا اوسوقت اوس نے اپنا عریضہ نہایت
عجز و نیاز کے ساتھہ بادشاہ کی خدمت مین بھیجا اور معافی تقصیر کا خواہشگار ہوا عریضہ
سنکر بادشاہ نے کچھہ دیر تامل کیا اور جواب دیا کہ منتہہ کا قصور قابل معافی نہین ہے
سولی پر چڑھایا جاوے چنانچہ وہ بھی دار پر کھینچا گیا ان دو فتوحات کے سبب بادشاہ
اور بھی متعصب ہو گیا پوپ کے مذہب کے لوگونکو بڑے بڑے عہدے ملنے لگے اور مخالف مذہب کے ذلیل اور خوار
تصور ہو کر بادشاہت سے خارج ہونے لگے تو ناراضی ایک بار ظاہر ہوا اور خورد و بزرگ بادشاہ سے
منحرف ہو گئے پوپ پادری وغیرہ قتل ہوئے اور سب نے ملکر ملک فرانس علاقہ ارنج
کے شہزادہ کو جسکے ساتھہ شاہ جیمس کی بڑی بیٹی مسمات میری بیاہی ہوئی تھی
انگلستان کی بادشاہت کے لئے بلایا اگرچہ وہ اس بادشاہ کا داماد تھا مگر بادشاہت

کی طمع بہت بڑہتی ہے وہ ملک انگلینڈ پر چڑھ آیا اوس وقت صرف پندرہ
ہزار سپاہ اوسکے ساتھہ تھی پہلے تو کسقدر مدت تک بادشاہ کے مخالفین بادشاہ کے
خوف کے مارے اوسکے پاس جاکر شامل نہوئے جب وہ اپنے آنے پر پچھتایا اور سمندر کے
کنارے سے واپس جاتا تو کوچ لے جاتا اب اوسکے واپس جانے کے بعد زیادہ
تر سختی بادشاہ کی طرف سے ہم پہونچی تو فوج فوج لوگ اوسکے پاس حاضر ہوئے علما و امرا اور عیانا
ولشکر جسقدر تہا سب بادشاہ سے علیحدہ ہوکر شاہ ولیم کے پاس چلا گیا اور یہانتک نوبت
پہونچی کہ شہزادہ ڈینمارک جمیس کا بیٹا اور بیٹی مسماۃ این بہی مخالف کے ساتھہ ملگئی اور
بادشاہ تنہا و بے یار و ہمدم بیکسی کی حالت مین رہ گیا اور بادشاہ نے اپنی اولاد کے
علیحدہ ہوجانے پر بکمال غم کہایا اور بحالت ناچارگی بہاگ کر فرانس کو چلا گیا اوس کے
بہاگ جانے اور تخت کے خالی ہونے پر پارلیمنٹ نے جمع ہوکر شاہ ولیم شاہ جمیس کے داماد
اور ملکہ میری اوسکی بیٹی کو بادشاہ بنایا — شاہ جمیس بادشاہی امورات مین بہت منتظم
آدمی تہا شاہی خزانہ بہہ کمال احتیاط کے ساتھہ خرچ کرتا سوداگری اور بیوپار کو بہت
تقویت دیتا جہازی کارخانون کی ترقی مین صبح و شام مصروف رہتا انگلستان کے قدر
و منزلت کے بڑہنے کے لئے بڑی بڑی تدبیرین عمل مین لاتا خانہ داری اور قبایل
پروری کے وصف مین طاق تہا بردباری و تحمل مین یگانۂ آفاق تہا سخاوت و داد و دہش
مین اسکو اگر حاتم ثانی کہا جائے تو بجا ہے عدالت مین نوشیروان سمجہا جائے تو روا ہے
ظلم و زیادتی اس نے کسی پر نہ کی کسیکے مال مین طمع کے ہاتہہ دراز نہ کی لیکن مذہب کے
تعصب نے اسکو یہانتک ذلیل کیا کہ سلطنت کے چہوڑنے پر مجبور ہوگیا بارہ برس
تک سنہ بادشاہت کی پہر معزول ہوا آخر اڑسٹھہ برس کی عمر مین سنہ اٹھارہ سو
سات سو ایک عیسوی مین مرگیا —

شاہ ولیم تیسرا اور ملکہ میری دوسری

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد ایرلنڈ کے لوگون نے شاہ جیمس معزول کی بحالی مین بہت کوشش کی اور چودھوین لوئیس شاہ فرانس نے بھی امدادی فوج جیمس کے ساتھ بھیجے اور وہ بیشمار فوج لیکر انگلستان مین آیا مگر مراد کو نہ پہونچا بلکہ فرانس اور انگلستان کی صلح بمقام شہر ریس وِک ہوکر سب طرح کے فساد رفع ہوئی۔ اس بادشاہ کے وقت بادشاہی اختیارون کی ایک حد مقرر ہو گئی اور رعایا کے حقوق بھی قرار پائی اور بادشاہی تجار جو ہندوستان کو تجارت کا مال لیکر آتے تھے وہ اپنے کام مین کامیاب ہوئی کلکتہ کے مقام پر شاہ ہند نے اون کے رہنے کو جگہہ دی جہان اونہون نے قلعہ ولیم فورٹ تعمیر کیا وہ قلعہ اسیکے نام پر تعمیر ہوا تیرہ سال یہ بادشاہ نے سلطنت کے اور باعث وفات کا یہہ ہوا کہ ایک روز یہہ شکار کھیلتا ہوا گھوڑے سے گرا اور ایسی ضرب پہونچی کہ ہنسلی کی دونو ہڈیان ٹوٹ گئین چند روز بیمار رہا اور امید تھی کہ اچھا ہو جائے مگر ایک رات کو یہہ سوتے سوتے رعشہ کی بیماری نے ظہور کیا اوسکے بعد تپ اور سہال ظاہر ہوئی اوس کے تیسرے روز باون برس کی عمر مین رحلت کی یہہ واقع سنہ ایکہزار سات سو دو مین وقوع مین آیا اور شاہ جیمس کی دوسری لڑکی مسمات اینی کو تخت و تاج ملا۔

ملکہ اینی شاہ جیمس کی لڑکی

یہہ ملکہ سینتیس برس کی عمر مین تخت نشین ہوئی اسکے جانشین ہونے پر تمام رعایا و فوج راضی تھی چونکہ پہلے صلح کے بعد فرانسیسیون سے پھر چند امور خلاف صلح کے وقوع مین آئی تھی ملکہ نے لڑائی کا اشتہار دیدیا انگلستان کے لشکر کا سپہ سالار لارڈ ڈیوک مالبرہ جو ایک شخص جوانمرد بہادر جنگ آزما گفتگو مین چالاک کام مین ہوشیار و لائق افسر تھا مقرر ہوا اور کریسی اور جن کورٹ کے مقام پر سخت سخت لڑائیان ہوئین ہر ایک لڑائی مین مالبرہ نے فتح پائی اور انگلستان کی عزت قایم رہی فوج بھی کم ماری گئی جبل الطارق کا حصن حصین

جو بنیاد سے ایسا مضبوط تہا کہ سوای ایک طرف کے اوسپر حملہ کرنا غیر ممکن تہا مفتوح ہو آجو نکہ ملک
انگلنڈ و اسکاٹلنڈ کا پارلیمنٹ اب تک علیحدہ علیحدہ تہا اس پادشاہزادی نے یہہ تجویز کی کہ دونو ایک ہو جائین
اور سولہ امیر اور پینتالیس مہاجن اسکاٹلنڈ کی انگلستان کے پارلیمنٹ مین داخل ہو کر دونو پارلیمنٹ ایک ہو گئی ملکہ مذکورہ
اور اس ملکہ کے وقت اسقدر عروج و خوش اقبالی انگلستان کو حاصل ہوئی کہ بڑے بڑے پادشاہون کو
حاصل نہی اس ملکہ کی تقریر کا لہجہ بہت شیرین اور ملیح تہا پارلیمنٹ کے اجتماع کے وقت اس خوبی کے
ساتہہ تقریر کرتے تہے کہ خاص و عام اسکی آواز کو سرود کے ترانہ سے مناسبت دیتے تہے
مزاج مین فیاضی حد سے زیادہ تہی خوش خلقی و محبت و اتحاد کا انتہا نہ تہا پرہیزگاری
و علم و سخاوت و عدل و انصاف اسکا ذاتی وصف تہا رعایا پر ایسی مہربان تہی کہ کسی بات مین
اون کے نقصان کی روادار نہوتی بڑے بڑے نامی حکیم و فاضل و شاعر و مصنف اسکے زمانے
مین ہوئی غرض اسکا زمانہ نہائت آرام و عیش و عشرت کا وقت تہا جب قضا آ پہونچی یکایک
ملکہ ایسی بیمار ہو گئی کہ زندگی کی امید کی نرہی چونکہ فرانس و انگلستان کی صلح کے وقت
یہہ قرار پایا تہا کہ ملکہ کی وفات کے بعد ہونس کا الکٹر یعنی صوبہ کہ انگلستان کے توابعین مین سے
تہا تخت نشین ہو اس قرارداد کی بموجب اوسکو خط لکہا کہ ملکہ سخت بیمار ہی آپ کا
لنڈن مین آنا درکار ہے چنانچہ وہ فی الفور آ گیا اور ملکہ اپنی پچاس برس کی عمر
پاکر اپنے جلوس کے تیرہوین سال سنہ ایکہزار سات سو چودہ مین مرگئی اور ہونس کا الکٹر
پارلیمنٹ کے تجویز سے اسکاٹلنڈ و انگلنڈ و ایرلنڈ کا بادشاہ مقرر ہوا یہہ شخص تہوڑا اوسکا
ملک جرمن ہے پہلے جیمس کے پوتے کا بیٹا تہا سب نے اسکو حقدار تصور کر کے بادشاہ بنا لیا
اور سٹورٹ جیمس اسکاٹلنڈ والی خاندان سے بادشاہت جاتی رہی—

شاہ جارج پہلا

یہہ بادشاہ اگرچہ انگلستان والون کی منظوری سے بادشاہ ہوا مگر ہونس کے رعایا کا
دل سے خیرخواہ تہا اور اونہین سے جانی محبت رکہتا تہا جسسے اکثر لوگ ناراض

ہوگئے اور بادشاہ نے چند امیر صاحبان انگریز بدظنی کی علت مین قید کرلئے اور بہت سے معزول
کردیئے نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ اسکاٹلنڈ مین مفسدہ ہوا اور ایک امیر ارل مارنی اپنی طرف کے فوج جمع
کرکے مسمی اسٹورٹ جیمس دوسرے جیمس کے پوتے کو دعویدار سلطنت کا کھڑا کیا اور اوسکو
بادشاہ گردان کر منادی کرادی جیمس نے بھی فرانس سے اسکاٹلنڈ مین آنے کا ارادہ کرکے
ایک جہاز جس مین چند عہدہ دار اور باروت وگولہ تھا پیشتر روانہ کردیا اور کہلا بھیجا
کہ دعویدار خود بھی پیچھے سے پہونچتا ہے اس خوشی مین امیر ارل مارنی کے دس ہزار سپاہی
جمع کیا اور چند مرتبہ انگلستانی فوج سے لڑا مگر شکست کہائی اتنے مین جیمس خود بھی سکاٹلنڈ
آ پہونچا ارل مارنے اور بہت امرائے نامدار نے بڑے تپاک سے اوسکا استقبال کیا اور
مکرر اوسکی بادشاہی کی منادی کی رسم رسوم تخت نشینی کی بڑی خوشی سے ادا ہوئین
اور اشتہار اس تخت نشینی کے چھپوا کر جا بجا بھیج دیئے سات روز کی سلطنت کے بعد جیمس
جب حال سے واقف ہوا تو اوس نے ارل مارنی کو مفلس و بے سامان پایا اور یقین
کرلیا کہ بے روپیہ کے بادشاہت اور بغیر سامان کے جنگ کرنا محال ہے تو ناامید ہوکر
وہ بادشاہت کے ارادہ سے درگذرا اور ارل مارنی کو بلا کر کہا کہ افسوس ہے اسوقت
مین تمکو بسبب مفلسی اور بے سامانی کے چھوڑتا ہون اور ایسے وقت کہ عنقریب جنگ
درپیش ہے روپیہ مین کہین سے منگوا نہین سکتا یہہ کہکر پہر فرانس کو چلدیا اوسکے بعد
جسقدر لوگ ارل مارنی کے پاس جمع تھے تتر بتر ہوگئے اور وہ شاہ انگلنڈ کے دربار مین
معہ اپنے رفقا کے کہ بغاوت سے پکڑے آئے اور قیدیون سے جیلخانے بہر گئے بسہولیت
تحقیقات ہوکر اکثر سولی پر چڑہائے گئے اور بعض دایم الحبس اور بعض میعادی قیدی
ہوکر جیلخانہ مین گئے اور بعض جلاوطن ہوکر انگلستان سے نکل گئے اس بادشاہ نے اپنے
آخری وقت مین قدیمی ملک ہونوور کے دیکھنے کا ارادہ کیا پہلے جہاز مین سوار ہوکر ہالنڈ تک
پہونچا پہر خشکی کے رستہ ہونوور کو روانہ ہوا پہلے منزل رات کو قصبہ سولدن مین کھانا

کہا یا بحال تندرست ہو یا اور صبح کو تندرست اوٹھہ کر روانہ ہوا تین چار کوس چلکر
سواری کی گاڑی ٹھہرائی جب گاڑی کھڑی ہو گئی تو معلوم ہوا کہ ایک ہاتھہ بادشاہ کا
بالکل بیجان ہو گیا ہی بادشاہی طبیب نے جو کہ رکاب مین حاضر تہا بہت معالجے کئے
اور تیزاب وغیرہ ادویات سریع التاثیر لگائی پر کچھہ اثر نہوا اور بادشاہ کی زبان
سوج کر تتلانے لگی فقط اتنی بات کہنے کی طاقت رہ گئی کہ جلدی چلو دوسرے
فجر کو اڑسٹھہ برس کی عمر اور تیرہ سال کی سلطنت کے بعد سنہ ایکہزار سات سو ستائیس عیسوی
مین مر گیا اس کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے دوسرے جارج نے سلطنت پائی یہہ بادشاہ
چنداں عقلمند نہ تہا مگر بے وقوف بہی نہ تہا کارروائی ہوا فق اچہا تہا ۔

دوسرا جارج

اس بادشاہ کے وقت بہت سے جنگ جدل فرانسیسون اور ہسپانیہ والون سے ہوئی
فتح وظفر کا ستارہ جا بجا روشن ہوا اسکے وقت رعیت اسسے صرف دو بات پر
ناراض تہی ایک یہہ کہ بادشاہ ہنوز والون کی رعایت اپنے باپ کی طرح بہت کرتا تہا
دوسرے سپاہ کے خرچ کا روپیہ خزانہ مین سے اور کامون مین صرف کر لیتا اور دونی
امور کے اجرائے کے لئے رعیت پر چندہ ڈالدیتا اپنے خزانہ سے خرچ نہ کرتا اس
بادشاہ کے وقت چارلس ایڈوارڈ جمیس کا بیٹا جسنے فرانس سے اسکاٹلنڈ مین آکر سلطنت
کا دعوی کیا اور نامراد پہر گیا تہا پہر اپنے باپ کی طرح دعویدار سلطنت کا ہوا اور
چہہ سات امیرون کے ساتہہ دو ہزار بندوق ساتہہ لیکر انگلستان کے تخت لینے کی امید
پر اسکاٹلنڈ کے ملک مین داخل ہوا سرکش لوگ اوسکے پاس جمع ہو گئے اور ایسا مجمع
کافی بہم پہونچا کہ شہر ایڈن دارالخلافت اسکاٹلنڈ مین بے روک ٹوک داخل
ہو گیا اور اپنے نام بادشاہت کی منادی کرائی شاہ انگلنڈ نے ایک انگریز بیگ
نام معہ ایک فوج کے اوس کے مقابلہ کو بہیجا جب یہہ فوج انگلنڈ مین گئی چارلس

اڈیورڈ سدہا ہوا اور مقام ستن بنیس آپس مین لڑائی ہوئی بادشاہی فوج کے
پانسو آدمی مارے گئے اور باقی بہاگ نکلے اس فتح خداداد کی حاصل ہونے سے اور بہی
اڈیوارڈ کا حوصلہ بڑہ گیا چونکہ امید قوی تہی کہ میری امداد و کمک کے لئے فرانس سے
فوج آئیگی فوج کے پہونچے بغیر ہی فتح کی خوشی مین انگلنڈ کو روانہ ہوا اور لندن سے
بفاصلہ ایکسو میل کے شہر ان جسٹر مین آپہونچا اوس مقام پر بہی دوسو سپاہی انگلستانی
جو بادشاہ سے ناراض تہے اوس کے شامل ہو گئے اور ترقی روز افزون ہونے لگی مگر
شاہ انگلنڈ کے اقبال سے اوسکے مصاحبون اور معاونون کے آپس مین آپنے اپنے مراتب
کی ترقی کے طمع پر فساد برپا ہوا کیونکہ اوس کے مصاحب یہی کہتے تہے کہ اڈیوارڈ
کو ہم ہی نے حکومت دی ہے اس حالت کو دیکہکر اڈیوارڈ وہان سے واپس
اسکاٹلنڈ کو چلا گیا جب اڈن کے نزدیک پہونچا وہان بہی بادشاہی لشکر سے
جو اسکے پہونچنے سے اول وہان جا پہونچا تہا مقابلہ ہوا اوسپر بہی اڈیوارڈ نے فتح پائی
جب یہہ حالت ہوئی تو بادشاہ نے ڈیوک کمبرلنڈ کو کہ سپہ سالار فوج انگلنڈ کا
تہا فلاندرس سے بلایا اور بڑی جمعیت کے ساتہہ دشمن کی سرکوبی کو بہیجا جب
اس سپہ سالار کی روانگی کی خبر مشتہر ہوئی اوسکے رعب و خوف سے مفسدون کے
جسم مین لرزہ پڑگیا اور اڈیوارڈ کے ہمراہی بہاگنے لگے جب مقابلہ کی نوبت
آئی تو تہوڑی سی لڑائی سے دشمن بہاگ نکلا سپہ سالار نے چودہ ہزار آدمی کے ساتہہ
اوسکا تعاقب کیا اور آپس مین رد و بدل ہوکر یہہ بات قرار پائی کہ گلوڈن کے
میدان مین پہر لڑائی ہو غرض اس میدان مین سخت لڑائی ہوئی آخر دشمن کے
فوج بہاگ نکلے تین ہزار مفسد مارا گیا بادشاہی فوج مین سے بہی پچیس آدمی
اوس معرکہ کی وقت بہاگے تہے جنکو سپہ سالار نے ایک دم مین پہانسی پر چڑہا
دیا چارلس اڈیوارڈ کے میدان سے بہاگ کر متغیر لباس جابجا پہرتا رہا بہوکہا

بیاسا کبھی کسی گانو اور کبھی کسی گانو روپوش ہوتا ہوا جہاز پر سوار ہوا اور فرانس پہونچا اور
مفسدہ رفع ہوا اوس کے مددگار پشیا گرفتار ہو کر پہانسی ملے۔ اِس نیک بادشاہ کے وقت ملک
فرنگ نے ہندوستان کی حکومت حاصل کی اور بنگال کا بہت سا علاقہ انگریزی تصرف مین
آگیا اوس روز سے جسطرف بادشاہ کی فوج گئی فتح استقبال کو آئی تری و خشکی مین اس
بادشاہ کی اقبال کا ستارہ چمکا مگر افسوس کہ بادشاہ کی عمر کا بھی خاتمہ ہو گیا اور ستہتر برس کے
عمر مین اجلاس کے تینتیسوین سال سنہ ایکہزار سات سو ساٹھ عیسوی مین یکایک مر گیا اس ناگہانی
موت کا کوئی باعث معلوم نہوا ایا تو بادشاہ سوتا تہا ویا نوکرون نے یکایک اوسکو نزع کی
حالت مین پایا سونے سے اول صحیح الجسم تندرست تہا کسی طرح کی بیماری کی شکایت نہ تہی
اوسوقت بڑے بڑے ڈاکٹر معالجہ کے لئے حاضر ہوئی اور بڑی بڑی تجویزین کین
مگر بادشاہ نے دو گہڑی مین تڑپ تڑپ کر جان دیدی۔

شاہ جارج تیسرا

یہہ بادشاہ اکیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا اور جلوس کے برس روز بعد جرمنی
کے ملک مین ایک کم قدر بادشاہ کی خاندان مین اسکی شادی ہوئی کیونکہ انگلستان
اہل سلطنت مثل بادشاہ فرانس وغیرہ پوپ کے مذہب پر تہی انگلنڈ کا بادشاہ بسبب تخالف
مذہب کے اون سے لڑکی نہین مانگ سکتا تہا اور نہ وہ دیتے تہے مگر عورت اسکو خدا تعالی نے
ایسی حسینہ و پارسا و پاکدامن خوشنودی کہ اسکو کبھی اسبات کا افسوس نہوا کہ میری بیگم کسی
عالیجاہ بادشاہ کی لڑکی نہین ہے اوسی سال مین ایک عورت نے کٹار لیکر اسپر حملہ کیا مگر
خیر ہوئی کہ وار خطا گیا مفصل حال اوس واقع کا یہہ ہے کہ ایک روز بادشاہ کی سواری
سر بازار چلی جاتی تہی ایک عورت ہاتہہ مین ایک عرضی لئے ہوئی سامہنے آئی اور آگے
بڑہ کر چاہا کہ بادشاہ کو وہ عرضی دیوے سپاہیان اردلی نے اوسکو پیچہے ہٹا دیا
اوس نے باواز بلند کہا کہ مجہکو جہان پناہ کے پاس کیون نہین جانے دیتے کہ میرا بنا

انصاف اوس سے طلب کرون بادشاہ یہہ بات سنکر کھڑا ہوگیا اور بڑہیا کو نزدیک
بلایا اور زمین سے جھک کر اوسکی عرضی پکڑنے لگا عورتنے ایک ہاتھہ سے تو
عرضی بادشاہ کو دی اور دوسرے ہاتھہ کٹار کا وار کیا وار خطا گیا سوار ان ہمراہی
نے چاہا کہ اوسکو قتل کردین بادشاہ نے منع کیا اور فرمایا کہ مجھکو اس کے ہاتھہ سے کوئی
ضرر نہین پہونچا تم کیون اسکو قتل کرتے ہو عورت سے حال اس حملہ کا دریافت کیا گیا تو
وہ کچھہ نہ بولی اور عدالت مین وہ عورت دیوانہ ثابت ہوکر پاگل خانہ مین بھیجی گئی
بہت برس اس بادشاہ نے بکمال عدل و انصاف سلطنت کی لشکر و رعیت
دونو کو اس نے خوش رکھا ایک متنفس بھی ناراض ہوتے نہ پایا اسکے وقت بڑے بڑے
فتوحات حاصل ہوئین فرانس اور اسپین کی طرف مملکت وسیع ہوئی بہت سے جزیرے
فتح ہوئے ہندوستان مین قوم مرہٹہ کے راجے مغلوب ہوئے بڑے بڑے نواب و مہاراجے
خراج گزار بنے اس عیش و خوشی مین بادشاہ بیمار ہوگیا اور بیماری طول کھینچ
گئی اور بسبب ضعف جسم و کم طاقتی اجلاس کے کام مین فتور واقع ہونے لگا
اسواسطے پارلیمنٹ نے اسکے بیٹے ویلس کو جو ولیعہد بھی وہی تھا نائب و
مدار المہام مقرر کیا اور تجویز کی کہ بادشاہ کے تندرست ہونے تک یہہ ولیعہد
سلطنت کا کام کرے بادشاہ کی بیماری پر دیوانگی و بدحواسی اور بھی زیادہ
ہوگئی آخر جب اجل کا پیغام آیا اکیاسی برس کی عمر پاکر سنہ ایکہزار آٹھہ سو بیس
عیسوی مین مرگیا ساٹھہ برس سلطنت کی اس کے مرنیکا غم فوج و لشکر و رعیت
کو سخت ہوا کیونکہ اسکی ذات عادل و رحیم و کریم تھی عادتین نیک گفتگو شیرین
اخلاق پسندیدہ استقلال مزاج و اتقا و پارسائی غریب پروری بندہ نوازی
صدق و راستی خالق حقیقی نے اسکی آب و گل مین بھردی تھین اپنی سلطنت
کے زمانہ مین اسکے لشکر نے کسی غنیم کے میدان میں سے شکست نہ کھائی کوئی خطرہ

و اندیشہ اس کے دامنگیر حال ہوا کسی دشمن نے اسپر ہاتھہ نہ ڈالا اِسکے بعد اِس کے
ولیعہد ولیس کو تخت و تاج ملا اور شاہ جارج چہارم کی خطاب سے مخاطب ہوا —

شاہ جارج چوتھا

یہہ بادشاہ نہایت خوبصورت و حسین اور گفتگو مین شیرین و نمکین تھا ہر ایک
امر مین چالاک و بیباک تھا مگر عیاشی مین بہت سرگرم رہتا تھا اور ملک کے انتظام
مین اپنے باپ کے برابر نتھا اس کے وقت ایک مفسد شریر فلود نام نے اپنے
ہمشریون کی تجویز سے یہہ شرارت کی کہ کسی بڑے مجمع کے روز بادشاہ اور امراؤ
کو ایکدم قتل کر دیا جائے چنانچہ ایک روز ایک امیر کے گھر بادشاہ اور امراؤ
کا کھانا ہوا اور تاریخ مقرر ہو گئی کہ فلان روز اور فلان تاریخ اس دعوت کے تقریب
سے مجمع ہوگا مقام مجمع کے دیوار بدیوار ایک طویلہ تھا وہ فلود نے کرایہ پر لیلیا
اور اوسکے بالاخانے مین ہر طرح ہتھیار اور گولہ بارود لیجاکر جمع کر دیا اور تجویز
آپس مین یہہ ٹھہرائی کہ جب مجمع بادشاہ اور امراؤ کا جمع ہو چکیگا فلود ایک بکس
یعنے صندوق اوٹھائے ہوئے ڈیوڑھی پر جائے اور وہ صندوق دروازہ
کے سنتری یعنے دربان کو دیکر کہے کہ یہہ صندوق لارڈ ہرلی صاحب کا ہے اونکو
بہت جلد پہونچاؤ جب وہ صندوق لیکر اندر جائے اور ڈیوڑھی خالی رہ جائے
تو اوس موقع پر سب ہمراہی مسلح و مستعد مکان کے اندر گھس جائین اور سب کو قتل
کر ڈالین مگر خدا نے سب کی جان بچائی کہ ایک شخص فلود کا راز دار اون سے فلود کے
آنے سے اول کسی طرح مجلس مین داخل ہو گیا اور سب کے روبرو اوس نے یہہ راز
فاش کر دیا اوسی وقت اس شرارت کے اندفاع کی تدبیر کی گئی اور فلود اور اوسکے
ہمراہیون کی گرفتاری کو کوتوال مامور ہوا وہ سب شریر مقابلہ پیش آئے اور
ایک بر قتدانہ مارا گیا اور نو آدمی اون مین سے گرفتار ہو کر پھانسی پر کھینچے گئے

گئی - اس بادشاہ بیگم خراب تھی اوس کی عاشق مزاجی مزاج سے بادشاہ بہت بیزار ہوا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ پارلیمنٹ مین یہہ مقدمہ پیش ہوا اور یہہ تجویز قرار پائی کہ بادشاہ بیگم اور کسی ملک مین سکونت اختیار کرکے روزینہ پایا کرے اس بادشاہ نے صرف دس برس سلطنت کے سنہ ایکہزار آٹھہ سو تیس مین وفات پائی اسکے وقت فوج انگلنڈ کی لڑائی فرانس کے بادشاہ بونا پارٹے کے ساتھہ ہوئی اور واٹرلو کے میدان مین نواب ڈیوک ولنگٹن صاحب نے اوسپر فتح پائی -

چوتھا ولیم

چوتھے جارج کے مرنے کے بعد وارث تخت و تاج کا شاہ ولیم ہوا یہہ بادشاہ بہت نیک سیرت و خوش خصال تھا سات برس تک سنہ سلطنت کی اور سنہ ایک ہزار آٹھہ سو سینتیس مین مر گیا -

کوئین وکٹوریا فرمانروای ہند و انگلنڈ تخت نشین حال

شاہ ولیم چہارم کی وفات کے بعد کوئین وکٹوریا اسکے حقیقی وارث تخت و تاج کی وارث ہوئی یہہ عورت مردانہ بخت بڑی صاحب اقبال ہوئی اسکے وقت دولت و علوم و فنون و صنایع و بدایع و حکومت مین انگلستان نے وہ ترقیان کین کہ ابتدائے آفرینش سے کسی بادشاہ کے نصیب نہین ہوئین تہین اسرکار کمپنی نے جو بادشاہ کی طرف سے ہندوستان مین گویا ٹھیکہ دار تھی تمام ہندوستان کے وسیع ملک پر قبضہ پالیا ہندوستان مین کوئی راجہ و رئیس باقی نرہا جسنے فرمان برداری کا حلقہ گلے مین نہ ڈال لیا ہو پنجاب کا ملک آخر مین فتح ہوکر سکھہ بیدخل ہوئے لکھنؤ کی سلطنت بھی قبضہ مین آگئی متمردان مرہٹہ مین سے کوئی سر اوٹھانے والا نرہا اور وہ جنکے سر تک عملداری

انگریزی ہو گئی کابل مین اس سرکار نے جاکر افغانستان کو فتح کیا اور شاہ شجاع
سدوزائی بادشاہ کو پھر تخت پر بٹھلایا پھر انقلاب اس ملک کے عہد مین جو سال ۱۸۵۷ء
مین باقلیم ہند وقوع مین آیا قابل تذکرہ ہے کہ فوج کے بعض دنداز و شریرون نے
پوربی ہندوستانی سپاہیون کو کہ جاہل محض تھے بات پر برانگیختہ کیا کہ بارود کے گٹھے
جو سرکار نے تقسیم کیئے ہین اونکو بجائے تیل کے گائے اور خوک کی چربی لگائی ہوئی ہے اور مطلب
سرکار کا ان گٹھون کی تقسیم سے یہہ ہے کہ ہندو و مسلمان دونو کا دین بگاڑ کر عیسائی کرے
چونکہ یہہ ایک خیالی بات تھی اور اصل مین کچھہ بھی نہ تھا سرکار نے ہر طرح سے اون کے
ظن کو رفع کیا مگر نہوا اور ہندوستانی فوج مین عام بغاوت پھیل گئی فوج نے اپنے افسر
قتل کر ڈالے ہزارون انگریز جابجا ہندوستان مین قتل ہوئے بڑا ہنگامہ مجمع فوج
کا دہلی مین ہوا اور شاہ معزول دہلی کو فوج نے پھر تخت نشین کر کے انگریزون کے
ساتھہ لڑنا شروع کیا اوس وقت تمام ہندوستان انگریزون کا دشمن تھا صرف مہاراجہ
جمون و پٹیالہ و جیند و نابہہ و ریاست حیدرآباد وغیرہ چند ریاستین جو اب تک قایم
و بحال ہین سرکار کے خیرخواہ رہین اور ملک پنجاب کا اطاعت مین حاضر رہا
اوس وقت پنجابی فوج نوملازم رکھہ کر دہلی بھیجی گئی اور جان لارنس صاحب چیف کمشنر
پنجاب نے اس مین سخت جانفشانیان کین اور پنجابی فوج نے میرٹھہ و بریلی و دہلی
و لکھنو وغیرہ مین جاکر بڑی بڑی لڑائیان کین اور مفسدان شرارت پیشہ جنھون نے
ہزارون خون ناحق کیئے تھے اپنی کردار کی سزا کو پہونچے اور تمام فوج نے نمکحرامی کا عوض پایا
ہزار در ہزار بلکہ بے تعداد ہتیار بیدریغ تہہ تیغ ہوئے اور باقیماندہ وطن سے بے
وطن ہو کر بمدت تک آوارہ دشت ادبار پھرتے رہے آخر ملکہ معظمہ نے کمپنی کا
ٹھیکہ فسخ کر کے ہندوستان کی ولایت کو بادشاہی عملداری مین لے لیا اور اشتہار
جاری کیا کہ سرکار نے مفسدون کا جرم معاف کیا ہے سب اپنے اپنے گھرون مین

اکبرآباد مین صرف چند آدمی مثل نانا راو وغیرہ جو بڑے مفسد تھے اس معافی سے
مستثنیٰ رہے جب یہہ اشتہار جاری ہوچکا سب سرشار ذلیل و خوار پہر اپنے اپنے
گہرون مین آئے اور جن جن رؤسا نے سرکار کی طاعت سے منحرف ہوکر فساد انگیزی پر
کمر باندہی تہی مثل نواب جہجر وغیرہ سرکار کے حکم سے موت کی سزا پائی اور جو رئیس
ایسے نازک وقت مین سرکار کے اتحاد قدیمہ پر ثابت قدم و راسخ دم رہے انکو
خلعت فاخرہ عطا ہوئے اور قدیمی علاقون کے بغیر اور علاقے اون کی حکومت
مین زیادہ ہوئے اور بہادر شاہ بادشاہ معزول دہلی جسکو فوج متمردنے بزبردستی
دہلی مین بادشاہ بنایا تہا جلاوطن کرکر رنگون بہیجا گیا اور وہ وہان ہی مرگیا اب
بعد معزولی سرکار کمپنی کے ۱۸۵۸ع سے بادشاہی انتظام تمام ہندوستان مین ہوگیا
ہے اور تمام زمانہ سرکار کے انتظام اور خوش معاملگی سے خوش و خورم و ممنون ہے
رعیت و فوج تمام وکمال سرکار کے اوصاف رطب اللسان و عذب البیان ہے
اس ملکہ عالیہ کے وقت مین پہر بہی فوج کشی ہوئی اور دو تین فریق مین بہت سے
لڑائیان ہوکر انگلستانی فوج فتحیاب ہوئی اور بہت سا علاقہ جین کا اس سرکار کے
تصرف مین آگیا اور ایک مہم شاہ حبش پر ہوئی جسنے متمرد ہوکر چند انگریز اپنے پاس
قید کر رکہے تہے پہلے اوسکو بذریعہ تحریر چند بار سمجہایا گیا جب نہ سمجہا تو فوج کشی
ہوئی اور شاہ حبش لڑائی مین مارا گیا غرض اس ملکہ کا اس زمانہ مین وہ اقبال ہے
کہ ابتدائے آفرینش سے آجتک کسی بادشاہ کے تاریخی حالات مین درج نہین ہے
شاہان روئے زمین سے کوئی ایسا والی تخت و تاج نہین ہے جو اسکے رعب سے
مانند بید لرزان نہین ہے اس بادشاہ کے چہتیسوین سال جلوس مین یہہ کتاب
گلزار شاہی لکہی گئی اور چہپ کر مشتہر ہوئی بعد ازان ۱۸۷۶ع مین پرنس
آف ویلز شہزادہ ولیعہد ہندوستان کی سیر کو آیا اور تمام راجون مہاراجون

و رئیسون نے رعایا نے بڑے تپاک سے اونکا استقبال کیا اور بکمال اعتقاد و اخلاص کے
ساتھ پیش آئے ولیعہد نے تمام ہندوستان میں سیر کی اور ہر ایک ریاست میں بہت تحفے
افراہوا ولایت تشریف لیگئے ماہ جنوری میں ایک عالیشان جلسہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور
ہند نے بمقام دہلی کیا دور دور سے تمام نواب و راجے و مہاراجے و رؤسا
جمع ہوئے اور اشتہار مشتہر ہوا کہ آئندہ کوئین وکٹوریا فرمان فرماے ہندوستان و انگلستان نے
قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا ہے اور اس مبارک خطاب کے اشتہار کی تقریب سے
بڑے بڑے خطاب مع تمغے والیان ملک و رؤسا کو ملے اور بڑی فیاضی ظاہر
کی گئی سینکڑون قیدی قیدخانون سے چھوڑے گئے اسی مبارک سال میں اب
دوسری بار یہہ کتاب ترمیم ہوکر چھاپی گئی جسکا خاتمہ اس ملکہ عالیہ کے احوال پر ہوا
اسی سال میں سلاطین روم و روس میں بڑی بڑی لڑائیان ہوئین گویا یورپ اور ایشیا میں خون کے دریا
چل پڑے ہزارون بندگان خدا ناحق مارے گئے اگرچہ سلطان عبدالحمید خان شاہنشاہ روم نہین چاہتے
تھے کہ روس سے لڑین مگر جب بنا انصاف خود لشکر روم کی قلمرو مین داخل ہوا تو افواج قاہرہ اسلام اوسکی
سرکوبی کو گئی اور آپس مین دونو فریق کے بڑی بڑی زورآزمایان ہوئین اور ابھی ہورہی ہین اس
معرکہ کے شروع کے وقت ہر ایک کو امید تھی کہ یہہ ملکہ معظمہ اپنے قدیمی دوست سلطان روم کے
امداد کرینگی روس کو روم کی سرحد مین داخل ہونے نہ دینگی مگر نہین معلوم کس سبب سے ملکہ معظمہ نے
خاموشی اختیار کی اور پارلیمینٹ نے اجازت نہ دی کہ قیصر ہند ان دو بادشاہون کی لڑائی مین دخل دیکر
اور اپنی فوج کٹوائے اگرچہ شاہنشاہ روس بھی اس خاندان کا دوست نہ تھا اور اوسنے امیر شیرعلی
خان والی کابل کو اغوا کرکے اس سلطنت کے اتحاد سے روگردان کرلیا ہے اور وہ برملا برگشتہ
ہوکر لڑائی کے سامان درست کررہا ہے مگر قیصر ہند پھر بھی نہین چاہتی کہ امیر کابل سے بگاڑے
بلکہ یہہ منظور ہے کہ حتی الامکان صلح و صفائی ہوجاے اس صلح و صفائی کے لئے سلطان روم
کا سفیر بھی کابل مین آیا اور امیر کو سمجھایا مگر امیر نے یہہ ہی عذر کیا کہ اگر قیصر ہند قلات اور قطع

قلع کے علاقہ سے قبضہ اوٹہالے فوج اپنی بلالے تو مین بدستور انگریزون کا دوست اور دلی خیرخواہ ہوجاونگا اسباب مین ابہی کوئی فیصلہ نہین ہوا اور سرحدی مفسدون کی سرکوبی کے لئے فوجین پشاور و کوہاٹ وغیرہ کو چلی جاتی ہین ۔

مثنوی الخاتمہ

بہ لطفِ ایزد و فضلِ الٰہی ۔ ہوئی سرسبز پہر گلزارِ شاہی

سحابِ فیضِ حق برسا یہہ گہر ۔ پہلا پہولا یہہ بستان دگر بار

نیا یہہ باغ رنگین رنگ لایا ۔ نئی طرز اور نرالا ڈہنگ لایا

نئی گلزار مین پہولے نئے پہول ۔ ہوئی بلبل سیرِ باغ مشغول

یہہ مجموعہ بہت اچہا بنا ہے ۔ کتاب اچہی ہے نسخہ دلربا ہے

بچشمِ غور جسنے اسکو دیکہا ۔ کہا لاریب یہہ نسخہ ہے اچہا

یہہ ہے تاریخ تاریخ سلاطین ۔ یہہ ہے ذکرِ شہنشاہانِ حق بین

کہین ہے ہندؤن کا ذکر مذکور ۔ کہین ہے حالتِ اسلام مسطور

کہین لکہا گیا ہے حالِ انگریز ۔ نئی نادر کتابِ فرحت انگیز

خدا سے اب یہہ مصدر کی دعا ہے ۔ یہی بندہ کے دل کا مدعا ہے

کہ دنیا مین رہے خندان یہہ گلزار ۔ خدا اسکو نہ دکہلائے کوئی خار

کبہی ہووے نہ دخل اس مین خزان کا ۔ رہے خوشدل ہمیشہ باغبان کا

یہہ بستانِ فصاحت تا قیامت ۔ رہے سرسبز مثلِ باغِ جنت

سدا اس سے زمانہ فائدہ پائے ۔ جو مانگے حق سے وہ فی الفور ہوجائے

بحقِ اہلِ بیتِ شاہِ ابرار ۔ پذیرا ہو دعا یہہ صد ہزار

تمام شد

قطعات تاریخ اختتام طبع گلزار شاہی

از نتائج طبع شاعر اہل کمال رای بہادر کنہیا لعل صاحب اگزیکٹو انجنیر لاہور

شد چو مطبوع جہان بارنگ و بو — طرفہ این گلزار بے خار بہشت

سال طبعش سعدی اندر پارسے — زود رقم سرسبز گلزار بہشت ١٢٩٤ھ

از سید علی عبد القادر شمس القادری مرشد علی صاحب میدنی پوری تخلص عاصی

کیسی اچھی چھپی ہے نسل علی — سرور نامدار کی تاریخ

فی الحقیقت ہوئی ہے یہ الیق — اچھی تاریخ اور بنی تاریخ

سہ تاریخ طبع اے عاصی — کر رقم اب نئی چھپی تاریخ ١٢٩٤ھ

از سید عبد الرسول صاحب خاندیسی ارنڈولی

عمدہ گلزار بہار سروری — چھپ چکی جب بہ فضل کردگار

یہ سال فاتحہ عبد الرسول — بولا ہے بے خار گلزار بہار ١٢٩٤ھ

از سید علی شاہ صاحب تخلص الفت لاہوری

چھپ چکی جب بہ ہزار گلزار عجیب — کھل گیا روئے زمین پر لالہ زار

لکھا الفت نے یہ سال خاتمہ — گلشن گلزار ہے تازہ بہار ١٢٩٤ھ

از منشی چراغ دین تخلص روشن لاہوری

چھپی جب یہ تاریخ مطبوع دلربا — نہ کر سے حسد طبع اہل کمال
سرور دل سے نے برجستہ تاریخ سال — کہا خوشنما ہے بہار جہانی

از مفتی غلام صفدر صاحب تخلص فوقانی لاہوری

ہے کیا نادر چھپی گلزار شاہی — کہ جسکا طبع مطبوع جہان ہے
یہ وہ گلزار ہے جس پہ ہمیشہ — سدا ابر کرم گوہر فشان ہے
پھلے پھولے بھلا کیونکر نہ یہ باغ — خبرگیر اسکا سرور باغبان ہے
یہ وہ تاریخ ہے مطبوع دوران — عیاں ہر ایک جس سے داستان ہے
بیاں طبع فوقانی نے لکھا — عجب یہ بوستان گلستان ہے

از مفتی غلام حیدر صاحب تخلص حیدر لاہوری

این بہارستان برنگ و بوی خویش — فی الحقیقت لالہ زار خوشدلی ست
گشت چون مطبوع حیدر سال طبع — گفت گلزار بہار خوشدلی است

از مفتی غلام اکبر صاحب تخلص لئیق لاہوری

کیا ہی اچھی یہ چھپی گلزار ہے — واہ وا صل علی صل علی
بہر سال طبع اسکی اے لئیق — لکھ چھپی گلزار اچھی خوشنما

از مفتی محمد انور صاحب تخلص دانش لاہوری

سرور لاہور کی گلزار اچھی چھپ چکی — سیر جسکی صاحبان دید کو منظور ہے
بہر سال خاتمہ دانش نے کیا اچھا لکھا — ہے یہ مطبوع باغ سرور لاہور ہے

خاتمۃ الطبع

بعد از سپاس کردگار و نعت سید ابرار شائقین علم تاریخ کو بشارت ہو کہ ان دنون
ایک کتاب متضمن تسلسل احوال تاریخی شاہان و راجگان ہند بنہایت شگرف و نادر
جو لب لباب کتب تواریخ معتبرہ و زبدۂ بہارستانی احوال ہے لکھی گئی جسکا نام
بہارستان تاریخ معروف بہ گلزار شاہی ہے نام اول سے مادہ
تاریخ تالیف سنہ ١٣٠٧ ہجری ہویدا ہے اور ثانی سے رنگا رنگی بہار و خزان احوال سلاطین ہند صاف
پیدا ہے ہرچند قبل اسکے مورخان سلف نے سیکڑون کتابین احوال سلاطین روے زمین
زبان عربی و فارسی مین تصنیف فرمائین لیکن بوجہ تطویل بیانات و ضخامت حجم کی طبیعت
دیکھنے سے ایک توحش پیدا کرتی ہے خصوص جو جو معتبر قصے کتابون بیانات احوال کے واقع
ہوتے ہین وہی بسبب فقدان مطالب مسلسل کے باعث انتشار ذہن زیادہ تر ہو جاتے ہین مگر
ایسی کتاب کہ نفس تحقیق و حصل مقصود اصلی پر مشتمل ہو احتیاج بہ مختصر عمدہ کی سا تھ ارباب زمان
کی تھی لہذا جناب کمالات انتساب جنکی تصنیفات بیشمار مشہور دیار و امصار ہین بڑے صاحب
علم و استعداد و ہنرور جناب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری نے نہایت متانت اور خوبی بیان
کی ساتھ اس کتاب تاریخی کو باحسن الوجوہ مدون و مؤلف فرمایا اور اس کتاب کو چند حصون پر
علاحدہ علاحدہ منقسم کیا اور ہر حصہ کو جدا جدا چمن ترتیب دیے اور ہر چمن مین نہالان احوال اصل و بہت
ایک ایک خاندان اور والیان ملک کی جماے یہ کتاب قبل ازین کسی مطبع مین مطبوع ہوئی تھی
اس مرتبہ آخرین مین مصنف علام نے کوشش بلیغ سے کسیقدر حالات سلاطین اضافہ و تزاید کر کے بحیثیت
تکمیلی یہ کتاب حسب مرضی و صحت مصنف موصوف بصرف ہمت بلند و فتوت ارجمند جناب
منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ کاغذ مناسب تقطیع خوشنما بمقام لکھنؤ مطبع عالی مین بماہ دسمبر سنہ ١٨٩١ع مطابق
ماہ ذی الحجہ سنہ ١٣٠٩ ہجری منطبع ہو کر اشاعت پذیر ہوئی مشعر انشکی جناب علی سید ہے جو کہ ہتمم مطبع...